

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ محمدیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب

← عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

← مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

← دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

← کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

← ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

← نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com



للجمالین
رجمۃ مبین
 ترجمہ
 جناب مولانا سلمان سہیل
 (۱۹۳۳-۱۹۸۳ء)

سیرۃ النبی ﷺ ایک سدا بہار موضوع ہے۔ قرآن مجید نے "ودفعنا لک ذکرک" کی جو صدا بلند کی اس کا فیضان ہر اہل ہمارے قیامت تک جاری رہے گا۔ آیات قرآنیہ میں آپ ﷺ کی سیرت کے متنوع پہلوؤں کو آشکارا کیا گیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پاکیزہ زندگیاں بھی آپ ﷺ کی سیرت کا انعکاس ہیں۔ اس طرح کائنات میں یہ واحد سیرت ہے کہ جس کا تسلسل ایک معجزہ نما اثر رکھتا ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت کے موضوعات کا تنوع بھی سیرت کا ایک روشن باب ہے۔

قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ ریاست چٹالہ کے ایک قصبہ منصور پور میں پیدا ہوئے آپ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں کے باعث اس ریاست میں بیچ اور قاضی کے منصب پر فائز ہوئے۔ وسعت مطالعہ اور تقویٰ و طہارت نے ان کی شخصیت کو ایک عجیب جاذبیت عطا کی تھی۔ ان کی یہ طبیعت تاشی کہ وہ سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر مختصر متوسط اور مطول تین کتب تحریر کریں۔ ان کی مختصر سیرت کا نمونہ "مہربوت" ہے جس میں آپ ﷺ کی نبوی زندگی کی تفصیلات کو اجمالاً پیش کیا گیا ہے۔ متوسط کتاب سیرت "رجمۃ للجمالین" کی صورت میں سامنے آئی جو برصغیر میں گھٹان سیرت کا گل سرسبد ہے۔ اس کی پہلی جلد ۱۹۶۳ء میں دوسری ۱۹۶۱ء میں اور تیسری مصحف کی وفات کے بعد ۱۹۳۳ء میں شائع ہوئی جس کا دیباچہ ان کے ہم نام سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے لکھا گیا۔

"رجمۃ للجمالین" ایک طرف متنوع معلومات سیرت کا انسائیکلو پیڈیا ہے تو دوسری طرف تقابل ادیان کا مطالعہ ہے جس سے سراپا مستقیم کا نقیض ہوتا ہے۔ عقیدہ و عمل کی درستی اور اسوۂ حسنہ ﷺ کا حقیقی شعور حاصل کرنے کے لیے اس کتاب سیرت سے نمایاں مدد ملتی ہے۔ اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ برصغیر پاک و ہند کے متعدد دانشورین نے اس کی طباعت کی سعادت حاصل کی ہے۔

اس عظیم شاہکار کی ایک اور مستند اشاعت "کتبہ محمدیہ لاہور" نے شائع کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ناشئہ اس کو شش کو مقبول اور قارئین کے لیے نافع بنائے آمین یا رب العالمین۔

پروفیسر عبدالبار شاہ رحمۃ اللہ

ڈائریکٹر محوۃ اکیڈمی انٹرنیشنل اسلام آباد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اِنَّ رُبَّ نَبِيٍّ لَّا يَكُنْ لَهُ كُتُبٌ عَلَيْهِ فَاَصْبَحَ

مَشْكُوۃُ الْمَصْبِيحِ

لِلشَّيْخِ الْاَبْدَانِيِّ اَلْاَزْهَرِيِّ اَبِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ الْاَبْدَانِيِّ اَلْاَزْهَرِيِّ

جلد دوم

ترجمہ و فوائد تجدیدیت

مولانا سید محمد عبد الاول الغزنوی رحمۃ اللہ علیہ

تخریج الحدیث

الشیخ جمال عیتانی رحمۃ اللہ علیہ

مع حکم الحدیث

اشیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ

تشہیل ترجمہ و حواشی

پروفیسر اوس محمد سرور گوہر حفظہ اللہ

حافظ عبد الخیر اویسی حفظہ اللہ

ناشر

مکتبہ محمدیہ

قذافی ٹریڈ اردو بازار لاہور

الفضل مارکیٹ 0300-4826023

جملہ حقوق تسہیل ترجمہ و حواشی و کتابت بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب

مشکوٰۃ المصابیح

عبدالرحمان عابد	-----	طابع
اپریل 2009ء	-----	طبع اول
فروری 2011ء	-----	طبع دوم
اپریل 2012ء	-----	طبع سوم
1100	-----	تعداد

مکتبہ اہل حدیث امین پور بازار فیصل آباد
Ph: 041-2629292, 2624007

اسٹاکسٹ

اسلامی کتب خانہ ڈاکخانہ بازار چیچہ وطنی ضلع ساہیوال
0346-7467125, 0301-4085081



مکتبہ محمدیہ تذاویس ثبوت اردو بازار لاہور
الفصل مارکیٹ

Mob.: 0300-4826023

E-mail: maktabah_muhammadia@yahoo.com & maktabah_m@hotmail.com

فہرست مضامین ﴿جلد دوم﴾

کتاب الصوم

191	کتاب روزے کے بیان میں	5
197	چاند کے دیکھنے کے بیان میں	5
208	روزہ کے پاک کرنے کے بیان میں	31
215	مسافر کے روزہ کے بیان میں	39
219	قضا روزہ کے بیان میں	52
221	باب نفل روزے کے بیان میں	57
238	لیلۃ القدر کے بیان میں	74
244	اعتکاف کا بیان	84

کتاب فضائل القرآن

249	قرآن کریم کی فضیلت کے بیان میں	102
281	متعلقات پہلے باب کے بیان میں	
290	باب	

کتاب الدعوات

300	کتاب دعاؤں کے بیان میں	
310	اللہ عزوجل کے ذکر اور اس کی نزدیکی حاصل کرنے کا بیان	

کتاب اسماء اللہ تعالیٰ

324	اللہ تعالیٰ کے ناموں کے بیان میں	139
	سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر	
329	کے ثواب کے بیان میں	133
341	استغفار و توبہ کے بیان میں	136
358	باب متعلق سابق بیان میں	189

کِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنازہ کا بیان	
عیادت مریض اور ثواب مرض کا بیان	
موت کی خواہش کرنے اور اس کو یاد کرنے کا بیان	
قریب المرگ شخص کو تلقین کرنے کا بیان	
میت کو غسل اور کفن دینے کا بیان	
جنازہ کے ساتھ چلنے اور نماز جنازہ پڑھنے کا بیان	
میت کو دفن کرنے کا بیان	
میت پر رونے کا بیان	
قبروں کی زیارت کا بیان	

کتاب الزکوٰۃ

کتاب زکوٰۃ کے بیان میں	
جن چیزوں میں زکوٰۃ واجب ہے ان کا بیان	
صدقہ فطر کا بیان	
اس شخص کے بیان میں کہ جس کو زکوٰۃ لینا حلال نہیں	
بنی ہاشم کے غلاموں کو بھی صدقہ کا مال لینا حلال نہیں	
جن لوگوں کو سوال کرنا جائز ہے اور جن کو جائز نہیں	
ان کا بیان	

مال خرچ کرنے کی فضیلت اور بخل کی کراہیت کا بیان	
صدقہ کی فضیلت کا بیان	
باجب بہترین صدقہ کا بیان	
باب ہے (یعنی پہلے ابواب کے تحتہ اور لواحق میں)	
اس شخص کے بیان میں جو صدقہ دے کر واپس نہ لے	

366	صح و شام اور سونے کے وقت کی دعائیں	366	کتاب البيوع
389	مختلف اوقات کی دعائیں	389	خرید و فروخت کے مسائل
401	پناہ مانگنے کے بیان میں	401	کسب اور طلب حلال کا بیان
411	جامع دعاؤں کے بیان میں	411	معاملات میں نرمی کرنے کا بیان
			خرید و فروخت میں اختیار کا بیان
424	افعال حج کے بیان میں	424	سود کا بیان
436	احرام باندھنے اور لبیک کہنے کے بیان میں	436	ممسوحہ بیوع کا بیان
442	حجۃ الوداع کے قصہ کے بیان میں	442	باب
454	کمہ میں داخل ہونے اور طواف کرنے کا بیان	454	باب بیع سلم اور گروی کے بیان میں
464	میدان عرفات میں ٹھہرنے کا بیان	464	شاک (ذخیرہ اندوزی) کرنے کا بیان
470	عرفات اور مزدلفہ سے واپس آنے کا بیان	470	مفلسی اور مہلت دینے کا بیان
475	جمرات کو کنکریاں مارنے کا بیان	475	شرکت اور وکالت کا بیان
478	قربانی کے جانور کا بیان	478	غصب اور عاریۃ لینے کا بیان
484	سرمنڈانے کا بیان	484	شفعہ کا بیان
487	پہلے باب کے متعلقات کے بیان میں	487	مساقات اور مزارعت کا بیان
	نحر کے دن خطبہ دینے، ایام تشریق میں کنکریاں مارنے اور		اجارہ کا بیان
	طواف وداع کا بیان		بخرز میں آباد کرنے اور پانی کی باری کا بیان
	ان چیزوں کا بیان جن سے محرم بچے		عطیات کا بیان
	احرام والا شکار سے اجتناب کرے		پہلے باب کے متعلق
	محرم کے روکے جانے اور حج فوت ہو جانے کا بیان		لقطہ کا بیان
	حرم کمہ کا بیان اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے		فرائض کا بیان
	مدینہ کے حرم کا بیان اللہ تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے		وصیتوں کا بیان



کِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنازہ کا بیان

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَ ثَوَابِ الْمَرَضِ

عیادت مریض اور ثواب مرض کا بیان

الفصل الاول (پہلی فصل)

۱۵۲۳ (۱) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَطْعَمُوا الْجَائِعَ وَعَوَّدُوا الْمَرِيضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۵۶۴۹ والدارمی حدیث رقم ۲۴۶۵ واحمد فی المسند ۴/۳۹۴)

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بھوکے کو کھلاؤ ۱ مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو چھڑادو۔“ (بخاری)

فوائد الحديث: ۱ یعنی مسکین، فقیر اور بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ اس حدیث میں جن امور کا ذکر ہوا ہے وہ جو کفایہ ہیں یعنی اگر ایک شخص بجالائے تو دوسروں کے ذمہ سے اتر جائیں گے اور اگر کوئی بھی نہ کرے تو سب گناہ گار ہوں گے۔ (مرقاۃ)

۱۵۲۴ (۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ)) (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۲۴۰ ومسلم حدیث رقم ۴-۲۱۶۲ وابوداؤد حدیث رقم ۵۰۳۰ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۳۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا، بیمار کو پوچھنا، جنازہ کے ساتھ جانا، دعوت کا قبول کرنا اور چھینک والے کا جواب دینا۔ ۱ (بخاری، مسلم)

فوائد الحديث: ۱ جواب دینا یعنی اگر وہ ”الحمد للہ“ کہے تو سننے والا کہے ”يَرْحَمُكَ اللَّهُ“ کہے پھر چھینک لینے والا کہے يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بِالْكُم۔ اللہ ہمیں ہدایت دے اور ہمارے حالات درست کرے۔ (نیل)

۱۵۲۵ (۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ)) قِيلَ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ ((إِذَا لَقَيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَاجِبْهُ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ فرمایا: ”جس وقت ملاقات کرے تو

وَإِذَا سَنَّصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدِ اللَّهَ
فَسَمِّتَهُ وَإِذَا مَرَضَ فَعُدَّهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ)) (رواہ
مسلم) (مسلم حدیث رقم ۵- ۲۱۶۲ والنسائی
حدیث رقم ۱۹۳۸ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۳۳)

مسلمان سے تو سلام کر اس پر اور جس وقت بلائے وہ تجھ کو تو
قبول کر اور جب وہ خیر خواہی چاہے ❶ تجھ سے تو تو اس کے
لیے خیر خواہی کر اور جب چھینک آنے پر وہ الحمد للہ کہے تو، تو
(یرحمک اللہ کہہ کر) جواب دے اس کو اور جب وہ بیمار ہو تو
پوچھ اس کو اور جب مر جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ
جا۔ ❷ (مسلم)

فوائد الحديث: ❶ یعنی جب مشورہ چاہے تو اس کو نیک صلاح دے۔ ❷ یعنی اس کے جنازہ کے ساتھ مسلمان کے مسلمان پر
بہت حقوق ہیں ہر مقام پر مناسب حال میں فرمائے ہیں اور ممکن ہے کہ یہ احکام تدریجاً بدریغ وحی اسی طرح نازل ہوئے ہوں پہلے چار پھر
پانچ پھر چھ اور بعد ازاں سات نیز اس تعداد سے حصر نہیں بلکہ کثرت مراد ہے۔ (مرقاۃ)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حکم کیا ہم کو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا اور منع فرمایا سات چیزوں سے حکم
کیا ہم کو (۱) مریض کی عیادت کرنے (۲) جنازہ کے ساتھ
جانے (۳) چھینکنے والے کا جواب دینے (۴) سلام کا جواب
دینے (۵) دعوت قبول کرنے (۶) قسم کھانے والے کو سچا
جانے ❶ اور (۷) مظلوم کی مدد کرنے کا اور منع فرمایا ہم کو
(۱) سونے کی انگوٹھی پہننے (۲) ریشم (۳) اطلس (۴) لاٹھے
کے پہننے سے (۵) سرخ زین پوش سے (۶) قسی کے
کپڑے ❷ پہننے سے اور (۷) چاندی کے برتن استعمال
کرنے سے۔ اور ایک روایت میں ہے چاندی کے برتن میں
پینے سے اس لیے کہ جو شخص دنیا میں اس میں پینے کا گوہ اس
میں آخرت میں نہ پئے گا۔ (بخاری، مسلم)

۱۵۲۶ (۱) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا
النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ
الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ
السَّلَامِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ
الْمَظْلُومِ وَنَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيرِ
وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّبَاجِ وَالْمِثْرَةِ الْحُمْرَاءِ وَالْقِسِيِّ
وَأَنِيبَةِ الْفِصَّةِ وَفِي رَوَايَةٍ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِصَّةِ
قَائِنَةً مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي
الْآخِرَةِ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۲۳۹
ومسلم حدیث رقم ۳/ ۲۰۶۶ و الترمذی حدیث رقم
۲۸۰۹ والنسائی حدیث رقم ۱۹۳۹)

فوائد الحديث: ❶ یعنی اگر کوئی مومن نیک کام کرنے یا کسی ممنوع چیز سے پرہیز کرنے کی قسم اٹھائے تو اس کے پورا کرنے میں
اللہ تعالیٰ کے نام کی بزرگی اور مومن کے حقوق کی خاطر اس سے تعاون کرنا چاہیے۔

❷ قسی۔ مصر میں قس نامی ایک شہر ہے وہاں کے بنے ہوئے ریشمی کپڑے کو قسی کہتے ہیں۔

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: ”مسلمان جس وقت اپنے مسلمان بھائی کی عیادت
کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے میوے کھاتا رہتا

۱۵۲۷ (۵) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
(إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي
خِرْقَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ۔) (رواہ مسلم) (مسلم)

ہے۔“ (مسلم)

حدیث رقم ۴۱-۲۵۶۸ والترمذی حدیث رقم ۹۶۷
وابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۴۲ واحمد فی المسند
(۲۷۹/۵)

۱۵۲۸ (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرَضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُوذُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا مَرَضَ فَلَمْ تَعُدَّهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطَعَمَكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اسْتَطَعَمَكَ عَبْدِي فَلَانَ فَلَمْ تُطْعِمَهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أُطْعِمْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدِي يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فَلَانَ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَنِي عِنْدِي۔)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۴۳-۵۵۶۹)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو تو نے میری عیادت نہ کی، بندہ کہے گا: اے میرے رب! کس طرح پوچھتا میں تجھ کو اور تو پالنے والا ہے عالموں کا! اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تو تو نے اس کی عیادت نہیں کی، کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے وہاں پاتا، اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا، تو تو نے مجھ کو نہ کھلایا! بندہ کہے گا، اے میرے رب! میں تجھ کو کس طرح کھلاتا جبکہ تو جہاں والوں کا پالنے والا ہے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نہیں جانتا کہ تجھ سے میرے فلاں بندہ نے کھانا مانگا تھا، تو تو نے اس کو نہ کھلایا! کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تو اس کو کھلاتا تو اس کو پاتا (اس کا اجر) میرے پاس اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی مانگا پس نہ پلایا تو نے مجھ کو بندہ کہے گا! اے میرے رب کس طرح پلاتا میں تجھ کو اور تو عالموں کو پالنے والا ہے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں بندہ نے پانی مانگا تھا پس تو نے اس کو نہ پلایا! کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر پلاتا تو اس کو تو اس ❶ کو میرے نزدیک پاتا۔“ (مسلم)

فوائد الحديث: ❶ کھلانے اور پلانے کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کا ثواب میرے پاس پاتا اور بیمار پرسی میں فرمایا! اگر تو بیمار پرسی کرتا تو مجھ کو اس کے نزدیک پاتا یعنی میری رحمت اس سے معلوم ہوا کہ بیمار پرسی کھلانے اور پلانے سے افضل ہے۔ (مرقاۃ)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کے لیے تشریف لے ❶ گئے اور جب بھی آپ کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو فرماتے: ”کچھ ڈنہیں ❷ اس لیے کہ پاک کرنے والی ہے

۱۵۲۹ (۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُوذُهُ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُوذُهُ قَالَ ((لَا بَأْسَ طَهُورًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) فَقَالَ لَهُ ((لَا بَأْسَ طَهُورًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) قَالَ كَلَّا بَلْ حُمِي

(بیاری) اگر چاہے اللہ تعالیٰ تو آپ نے اعرابی سے فرمایا: ”نہیں کچھ ڈر پاک کرنے والی ہے (یہ بیاری) اگر چاہے اللہ“ اعرابی نے کہا ہرگز نہیں بلکہ بخار ہے کہ بوڑھے پر جوش مارتا ہے، ملائے گا اس کو یہ بخار قبروں سے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسی طرح ہوگا۔“ ① (بخاری)

تَفُورٌ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تَزِيْرُهُ الْقُبُورُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((فَنَعَمْ اَذَنْ)) (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ۵۶۶۲ و احمد فی المسند ۳/ ۲۵۰)

فوائد الحديث: ① سبحان اللہ! نبی ﷺ کس قدر شفیق اور متواضع تھے کہ ایک دیہاتی کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ادنیٰ سے ادنیٰ کی بھی طبع پرسی کرنی چاہیے۔ ② اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیمار کے پاس ایسی گفتگو کرنا چاہیے کہ جس سے اس کی طبیعت خوش ہو جائے۔ ترمذی وابن ماجہ میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جب تم کسی بیمار کے پاس جاؤ تو اچھی باتیں کر کے اس کی زندگی میں حوصلہ افزائی کرو ایسی باتوں سے تقدیر توکل نہیں سکتی لیکن بیمار کا دل خوش ہو جاتا ہے۔ ③ اسی طرح ہوگا ہاں جب نبی ﷺ نے بیماری کا ثواب اور صبر و شکر کی تلقین فرمائی اور اس بوڑھے نے نعمت سے انکار کیا تو آپ نے فرمایا اچھا ثواب ایسا ہی ہوگا جیسے تیرا خیال ہے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت بیمار ہوتا ہم میں سے کوئی تو رسول اللہ ﷺ پھیرتے اس پر اپنا دایاں ہاتھ، پھر فرماتے: ”دور کر بیماری کو“ اے پروردگار انسانوں کے اور شفا دے تو ہے شفا دینے والا، نہیں شفا مگر شفا تیری، وہ شفا جو نہ چھوڑے کسی بیماری کو۔“ (بخاری، مسلم)

۱۵۳۰ (۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ انْشَأَ مَسْحَةً بِمِصْبِهِ ثُمَّ قَالَ ((أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۵۶۶۵ و مسلم حدیث رقم (۴۶-۱۲۹۱) و ابوداؤد حدیث رقم ۳۸۹۰ و الترمذی حدیث رقم ۹۷۳ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۱۹ و احمد فی المسند ۱/ ۷۶)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت شکایت کرتا آدمی کسی چیز کی اپنے سے بدن یا ہوتا پھوڑا یا زخم ① تو نبی ﷺ اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کر کے فرماتے: ”برکت حاصل کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے یہ ہے مٹی زمین ہماری کی ملی ہوئی ساتھ لعاب بعض ہمارے کے کہتے ہیں ہم یہ کہ شفا دیا جائے بیمار ہمارا ساتھ حکم پروردگار ہمارے کے۔“ (بخاری، مسلم)

۱۵۳۱ (۹) وَعَنْهَا قَالَتْ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِأَصْبَعِهِ ((بِسْمِ اللَّهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةٍ بَعْضِنَا لِيُشْفَى سَقِيمُنَا يَازْنِ رَبَّنَا)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۵۷۴۵ و مسلم حدیث رقم (۵۴-۲۱۹۴) و ابوداؤد حدیث رقم ۳۸۹۵ و ابن ماجہ حدیث رقم ۳۵۲۱ و احمد فی المسند ۶/ ۹۳)

فوائد الحديث: ① یعنی نبی ﷺ دعا پڑھ کر شہادت کی انگلی پر تھوکتے اور اس کو مٹی لگا کر بیمار کے بدن پر ملتے اور یہ دعا پڑھتے تھے۔ محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب بیمار ہوتے تو دم کرتے اپنے آپ پر معوذات کے ساتھ اور اپنے (جسم) پر اپنا ہاتھ پھیرتے اور جب اس بیماری میں بیمار ہوئے کہ آپ نے اس میں وفات پائی تو دم کرتی تھی میں آپ پر معوذات کے ساتھ وہ معوذات کہ آپ دم کرتے تھے اور میں پھیرتی ❶ تھی ہاتھ نبی ﷺ کا۔ (بخاری، مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”جب گھر والوں میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس پر معوذات کے ساتھ دم کرتے۔“ ❷

۱۵۳۲ (۱۰) وَ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا شَتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ يَدَهُ فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تَوَقَّعِي فِيهِ، كُنْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفُثُ وَامْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ ﷺ (متفق عليه) وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ۔ (البخاری حدیث رقم ۵۷۴۵ و مسلم حدیث رقم (۵۴ - ۲۱۹۴) و ابوداؤد حدیث رقم ۳۸۹۵ و ابن ماجہ حدیث رقم ۳۵۲۱ و احمد فی المسند ۶/۹۳)

فوائد الحديث: ❶ یعنی آپ ہی کا ہاتھ آپ کے بدن پر پھیرتی، اس سے معلوم ہوا کہ بیمار خود اپنے لیے دم کر سکتا ہے۔

❷ اس سے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس دونوں سورتیں مراد ہیں۔

سیدنا عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ میرے بدن (پیت) میں ایک درد ❶ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”ہاتھ رکھ اپنا اس جگہ پر کہ جہاں تیرے بدن میں درد ہے اور کہہ بسم اللہ تین بار اور سات بار کہہ پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کے ساتھ اس چیز کی برائی سے جو پاتا ہوں میں اب اور ڈرتا ہوں میں، عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا پس کیا میں نے تو دور ❷ کی اللہ تعالیٰ نے وہ بیماری کہ تھی مجھے۔“ (مسلم)

۱۵۳۳ (۱۱) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ شَكَّى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا آجِدُ وَأُحَازِرُ)) فَقَالَ فَقَعَلْتُ فَأَذْهَبَ اللَّهُ مَا كَانَ بِي۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۶۷ - ۲۲۰۲ و ابوداؤد حدیث رقم ۳۸۹۱ و الترمذی حدیث رقم ۲۰۸۰ و ابن ماجہ حدیث رقم ۳۵۲۲)

فوائد الحديث: ❶ مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! جب سے میں مسلمان ہوا ہوں میرے بدن میں درد سار ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا درد کی جگہ انگلی رکھ الخ۔ ❷ سنن نسائی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے درد کو دور کیا اور میں ہمیشہ اہل و عیال اور دوسرے لوگوں کو یہی دم کرنا سکھاتا تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدن میں جس جگہ درد ہو وہاں بسم اللہ کہتا ہوا ہاتھ رکھے اور یہ دعا پڑھے اور اگر کئی جگہ میں درد ہو تو ہر ایک جگہ پر اسی طرح پڑھے۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے، ❶ کہا اے محمد (ﷺ)! کیا

۱۵۳۴ (۱۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ جِبْرِئِيلَ آتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيتُ

آپ بیمار ہیں؟ آپ نے کہا ہاں، جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اللہ کے نام کے ساتھ انہیں پڑھتا ہوں آپ پر ہر چیز سے کراہید دے آپ کو برائی ہر شخص کی سے یا آنکھ حسد کرنے والی سے شفاء دے آپ کو ساتھ نام اللہ کے دم کرتا ہوں آپ پر۔ (مسلم)

فَقَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْفِقْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْفِقْ۔ (رواہ مسلم) (مسلم)
حدیث رقم ۴۰/۲۱۸۶ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۵۲۷
واحمد فی المسند ۶/۱۶۰

فوائد الحدیث: ۱۰ جبرائیل علیہ السلام آئے۔ یہ جبرائیل علیہ السلام کا دم تھا اور ایک حدیث میں ہے کہ جنت میں بے حساب ایسے لوگ جائیں گے جو دم جھاڑو علاج معالجہ نہیں کراتے۔ یہ دونوں احادیث باہم مخالف نہیں کیونکہ دم جھاڑو نہ کرانے والوں کی تعریف میں وہ دم جھاڑو مراد ہے جو جادو ٹونہ اور شرکیہ منتر پڑھتے ہیں یا ایسا کلام جس کے معنی معلوم نہ ہوں، لیکن قرآن وحدیث کی دعاؤں سے دم جھاڑ کرنا جائز ہے بعض نے کہا کہ دم جھاڑو علاج معالجہ اگرچہ جائز ہے لیکن اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے چھوڑنا افضل ہے واللہ اعلم۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کو ساتھ اس دعا کے پناہ میں دیتے تھے: پناہ میں دیتا ہوں میں تم کو اللہ تعالیٰ کے کلمات کے ساتھ جو کہ پورے ہیں، ہر شیطان کی برائی سے اور ہر زہریلے جانور مار ڈالنے والے سے اور ہر آنکھ نظر لگانے والی سے اور فرماتے: باپ تمہارے پناہ میں دیتے تھے ساتھ ان کلمات کے اسمعیل واسحق علیہ السلام کو۔ (بخاری) او مصابیح کے اکثر نسخوں میں لفظ بھما کا ساتھ ضمیر تنذیر کے ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو وہ مصیبت زدہ کے لیے بھلائی کے حصول کا سبب بن جاتی ہے۔“ (بخاری) ۱۰

۱۵۳۵ (۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ((أُعِذْكُمْ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَآمَةٍ)) وَيَقُولُ ((إِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ)) (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِي أَكْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ ((بِهِمَا)) عَلَى لَفْظِ التَّنْذِيرِ۔ (البخاری)
حدیث رقم ۳۳۷۱ والترمذی حدیث رقم ۲۰۶۰ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۵۲۵ واحمد فی المسند ۱/۲۷۰
۱۵۳۶ (۱۴) وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصَبِّ مِنْهُ)) (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ۵۶۴۵)

فوائد الحدیث: ۱۰ بن جاتی ہے مصیبت زدہ الخ اس سے ثابت ہوا کہ مصیبت ہمیشہ قہر الہی نہیں ہوا کرتی بلکہ بعض اوقات مومن صابر شاکر کے لیے بہت بڑی رحمت کا سبب ہوتی ہے جس سے گناہ چھڑتے اور جنت میں درجات بلند ہوتے ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میں پہنچتا کسی مسلمان کو کوئی رنج اور نہ کوئی دکھ اور نہ کوئی فکر اور نہ غم اور نہ ایزد اور نہ غم، یہاں تک کہ کاٹنا پہنچایا جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ

۱۵۳۷ (۱۵) وَعَنْهُ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشُّوْكَةِ يُشَاكَّهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ)) (متفق)

سے اس کے گناہ مٹاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس گیا اور آپ ﷺ بخاری میں بتلاتے تھے میں نے آپ کو ہاتھ اپنا لگایا پھر میں نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ کو بخاری سخت ہوتا ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہاں مجھے تم میں سے دو آدمیوں بتنا بخاری ہوتا ہے“ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا یہ اس لیے کہ آپ کو دو گنا ثواب ہو؟ فرمایا: ”ہاں“ پھر فرمایا: ”نہیں کوئی مسلمان کہ بچے اس کو ایذا مرض سے اور وہ چیز جو کہ اس کے سوا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ دور کرتا ہے جیسے کہ درخت پتے اپنے جھاڑتا ہے۔“ (بخاری، مسلم)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ بیماری اس پر سخت تر ہو رسول اللہ ﷺ کی بیماری سے۔ (بخاری، مسلم)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی میری جگہ اور میری ٹھوڑی کے درمیان وفات ہوئی تو (اس لیے) میں نبی ﷺ کے بعد کسی کے لیے موت کی سختی کو کمزور نہیں سمجھتی۔ (بخاری)

فوائد الحديث: اس سے معلوم ہوا کہ مومن کے لئے موت کی سختی کوئی بری چیز نہیں ہے اس سے گناہ معاف اور آخرت میں درجات کی بلندی ہوتی ہے موت کے موقع پر نبی ﷺ اس تکلیف سے دوچار ہوئے تھے آپ بار بار پانی پیتے اور سینے پر لگاتے اور فرماتے موت میں تختیاں ہیں۔

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

علیہ) (البخاری حدیث رقم ۵۶۴۱ و مسلم حدیث

رقم (۵۲-۲۵۷۳) و الترمذی حدیث رقم ۹۶۶

۱۵۳۸ (۱۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسَنَتْهُ يَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعُكَا شَدِيدًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَجَلْ إِنِّي أُوْعَكُ كَمَا يُرْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ)) قَالَ فَقُلْتُ ذَالِكَ لِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ ((أَجَلْ)) ثُمَّ قَالَ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا)) (متفق علیہ) (البخاری

حدیث رقم ۵۶۴۸ و مسلم حدیث رقم ۴۵-۲۵۷۱

والدارمی حدیث رقم ۲۷۷۱ و احمد فی المسند ۱/

(۳۸۱)

۱۵۳۹ (۱۷) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَلْوَجَعَ عَلَيْهِ أَشَدُّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۵۶۴۶ و مسلم حدیث رقم ۴۴-۲۵۷۰) وابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۲۲

و احمد فی المسند ۶/۱۷۳)

۱۵۴۰ (۱۸) وَعَنْهَا قَالَتْ مَا تِ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ حَاقِنَتَيْي وَذَاقِنَتَيْي فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ - (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۵۶۴۳ و مسلم حدیث رقم ۵۹-۲۸۱۰ و الدارمی

حدیث رقم ۲۷۴۹ و احمد فی المسند ۳/۴۵۴)

نے فرمایا: ”مومن کی مثال ❶ تروتازہ کھیتی کی کوئیل کی طرح ہے جھکاتی رہیں اس کو ہوائیں کبھی اس کو گرا دیتی ہیں اور کبھی اس کو سیدھا کر دیتی ہیں یہاں تک کہ اس کو موت آ جاتی ہے اور مثال منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے کہ جو محکم اور ثابت ہوتا ہے اس کو کوئی چیز نہیں پہنچتی یہاں تک کہ ہوتا اس کا ایک دفعہ اکھڑتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

فوائد الحديث: ❶ یعنی صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہے ہوا میں جھکتا نہیں اور اگر سخت ہوا چلے تو جز سے اکھڑ جاتا ہے مقصد یہ ہے کہ مومن ہمیشہ مصائب اور تکالیف میں ہتلا رہتا ہے اور پھر وہ مصائب میں ثابت قدم صابر رہتا ہے اور گھبراتا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا احسان سمجھتا ہے ان مصائب سے اس کے گناہوں میں تخفیف ہوتی رہتی ہے بخلاف کافر اور منافق کے ان کو دنیا میں تکلیف کم ہوتی ہیں اور وہ ثواب سے محروم رہتے ہیں اور آخرت میں سخت عذاب میں گرفتار رہتے ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کی مثال کھیتی کی طرح ہے کہ جس کو ہمیشہ ہوائیں جھکاتی رہتی ہیں اور مومن ہمیشہ رہتا ہے اس کو تکلیف پہنچتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے کہ جو نہیں ہلتا یہاں تک کہ اکھاڑا جاتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۵۴۲ (۲۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزَةِ لَا تَهْتَزُّ حَتَّى تُسْتَحْصَدَ۔

(متفق علیہ) (البحاری حدیث رقم ۵۶۴۴ و مسلم

حدیث رقم (۵۸-۲۸۰۹) والترمذی حدیث رقم

(۲۸۶۶)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام سائب کے پاس تشریف لائے پھر فرمایا: ”تجھے کیا ہے کہ تو کانپتی ہے؟“ انہوں نے کہا کہ بخار ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ دے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”بخار کو بُر امت ❶ کہو اس لیے کہ بخار بنی آدم کے گناہ دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے۔“ (مسلم)

۱۵۴۳ (۲۱) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ ((مَالِكٌ تَزْفِرُ فِينِ)) قَالَتْ الْحُمَّى لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيهَا فَقَالَ ((لَا تُسَبِّى الْحُمَّى فَإِنَّهَا تَذْهَبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يَذْهَبُ الْكَبِيرُ حَبَّتِ الْحَبْدِيدِ)) (رواه مسلم) (مسلم

حدیث رقم ۵۳-۴۵۷۵)

فوائد الحديث: ❶ بخار کو بُر امت کہو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بخار کو بُرا کہنا منع ہے ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک رات کے بخار سے سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک رات کے بخار سے ایک سال کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے یہ فرماتا ہے تو لکھا

۱۵۴۴ (۲۲) وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ بِمِثْلِ مَا

جاتا ہے اس کا ثواب مانند اس چیز کے کہ جو عمل کرتا تھا وہ گھر میں تندرستی کی حالت میں۔“ (بخاری)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ہر مسلمان کی طاعون ❶ شہادت ہے۔“ (بخاری)

كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا)) (رواہ البخاری)

(البخاری حدیث رقم ۲۹۹۶)

۱۵۴۵ (۲۳) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الطَّاعُونَ شَهَادَةٌ كُلِّ مُسْلِمٍ)) (متفق علیہ)

(البخاری حدیث رقم ۵۷۳۲ و مسلم حدیث رقم

(۱۶۶-۱۹۱۶)

فوائد الحديث: ❶ طاعون یہ ایک عام مرض اور وباء ہے جس سے فضا کی ساری ہوا خراب ہو جاتی ہے اس کی مختلف صورتیں ہیں اور عموماً یہ تپتے اور دست سے ہوتی ہے یعنی جو شخص طاعون میں صبر کرتا ہے بھانگتا نہیں اور اسی میں فوت ہو جاتا ہے تو اسے شہید کے برابر ثواب ملے گا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شہید پانچ ہیں طاعون زدہ جو پیٹ کی بیماری سے مرے ڈوبنے والا ❶ اور اللہ کی راہ میں شہید۔“ (بخاری و مسلم)

۱۵۴۶ (۲۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الشَّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۲۸۲۹ و مسلم حدیث رقم (۱۶۴-۱۹۱۴) والنسائی حدیث رقم ۲۰۵۴ والدارمی حدیث رقم ۱۴۱۳ واحمد فی المسند ۳/ ۴۸۹)

فوائد الحديث: ❶ دبنے والا یعنی دیوار یا چھت کے نیچے آ کر مرنے والا۔ دوسری احادیث میں ان کے علاوہ بھی مذکور ہیں یعنی ذات الحجب سے مرنے والا جل کر مرنے والا اور جو عورت زچگی میں مرے اور جو شخص اپنے مال اور عزت بچاتے ہوئے مرے وہ بھی شہید ہے شہادت سے مراد یہ ہے کہ جنت میں ان کے درجات اس تکلیف کی وجہ سے بلند ہو جائیں گے اور گناہوں کا کفارہ بنیں گے ان حوادث میں مرنے والا وہ شہید ہے جو مومن ہے اور فاسق فاجر کافر اور بے نماز لوگوں کے لئے اس قسم کی موت شہادت نہیں اور پھر شہادت سے مراد آخرت میں درجات کی بلندی اور گناہوں کا کفارہ ہے یعنی مومن کے لئے ایسی موت گناہوں میں تخفیف اور جنت میں درجات کی بلندی کا باعث ہوتی ہے اور شہید بنی سبیل کے علاوہ ان تمام عقلمن اور عسکریں بھی دیا جائے گا اور ان پر نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کی حقیقت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے مجھے خبر دی کہ ”یہ عذاب ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے بھیجتا ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس کو مومنوں کے لیے رحمت بنایا ہے نہیں کوئی کہ طاعون میں ٹھہرا ❶ رہے اپنے شہر میں صبر کرنے والا اور ثواب کا طلب

۱۵۴۷ (۲۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونَ فَأَخْبَرَنِي ((أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونَ فَيَمُوتُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ)) (رواہ البخاری)

کرنے والا یہ جانتا ہے کہ نہیں پہنچے گی اس کو مگر وہ چیز کہ جو کبھی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مگر ہوتا ہے واسطے اس کے مانند ثواب شہید کے۔“ (بخاری)

فوائد الحدیث: ۵ ٹھہرا ہے۔ بعض لوگوں نے طاعون کے ملک سے نکلنا اور وہاں جانا جائز کہا ہے یہ حدیث ان کا رد ہے صحیح مذہب یہ ہے کہ طاعون کے ملک میں جانا اور وہاں سے نکلنا دونوں منع ہیں یہ حدیث اس امر میں صاف ہے۔ البتہ کسی ضرورت کے لئے جانا اور نکلنا درست ہے۔ (نووی)

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”طاعون عذاب ہے جو بنی اسرائیل میں سے ایک جماعت پر بھیجا گیا تھا یا ان لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے پس جس وقت تم کسی ملک میں طاعون کے متعلق سنو تو وہاں نہ جاؤ اور اگر تم کسی ایسی جگہ ہو کہ وہاں طاعون ہو تو تم وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کرو۔“ (بخاری، مسلم)

۱۵۴۸ (۲۶) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الطَّاعُونُ رَجُزٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٌ فَلَا تَقْدِمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بَارِضٌ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِّنْهُ)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۶۹۷۴ و مسلم حدیث رقم ۹۲-۲۲۱۸)

واحمد فی المسند ۱/۱۸۲)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو سنا آپ فرماتے تھے: ”اللہ تعالیٰ جو پاک اور بلند ہے وہ فرماتا ہے کہ جس وقت بتلا کرتا ہوں میں اپنے بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں میں پھر وہ صبر کرتا ہے تو دیتا ہوں میں اس کو عوض ان دونوں کے بہشت۔“ آپ ﷺ ان دو محبوب چیزوں سے اس کی دو آنکھیں مراد لیتے تھے۔“ (بخاری)

۱۵۴۹ (۲۷) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتِهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ)) يُرِيدُ عَيْنِيَّهِ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۵۶۵۳ و احمد فی المسند ۳/۱۴۴)

الفصل الثانی (دوسری فصل)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ”نہیں کوئی مسلمان کہ عیادت کرے مسلمان کی شروع دن میں، مگر دعا کرتے ہیں اس کے لیے ستر ہزار فرشتے یہاں تک کہ شام کرے اور نہیں عیادت کرتا اس کی رات میں مگر دعا کرتے ہیں اس کے لیے ستر ہزار فرشتے یہاں تک کہ صبح ہو اور ہوتا ہے واسطے اس کے باغ

۱۵۵۰ (۲۸) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غَدُوَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسَى وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبَحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ)) (رواه الترمذی و ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۰۹۸ و الترمذی

بہشت میں۔“ (ترمذی، ابوداؤد)

حدیث رقم ۹۶۹ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۴۲

واحد فی المسند ۱/۹۱

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری آنکھوں میں تکلیف تھی تو نبی ﷺ نے میری عیادت کی۔ (احمد، ابوداؤد)

۱۵۵۱ (۳۰) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِعَيْنِي۔ (رواہ احمد و ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۳۰۲ واحد فی

المسند ۴/۳۷۵)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص وضو کرے پس اچھا وضو کرے ❶ اور ثواب کے ارادہ سے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرے، تو وہ دوزخ سے ساٹھ برس کی مسافت کے برابر دور کیا جاتا ہے۔“ (ابوداؤد)

۱۵۵۲ (۳۰) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بُوعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ سِتِّينَ خَرِيفًا)) (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۰۹۷)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس اچھا وضو کرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیمار پرسی کے لئے وضو کرنا سنت ہے اس لئے کہ بیمار کے لئے دعا اور دم بھار وغیرہ کرنے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے دم بھار بھی عبادت اور ذکر ہے عبادت اور ذکر کے لئے وضو مسنون ہے۔ (مرقاۃ)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں کوئی مسلمان جو کسی بیمار مسلمان کی عیادت کرے، پھر کہے سات بار سوال کرتا ہوں میں اللہ بزرگ پروردگار عرش بڑے کے سے کہ وہ شفاء دے تجھ کو اگر اس کی اجل ❶ نہ آئی ہو تو اسے شفا مل جاتی ہے۔“ (ابوداؤد ترمذی)

۱۵۵۳ (۳۱) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ مَسْلَمٍ يَبْعُدُ مُسْلِمًا فَيَقُولُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ إِلَّا شَفِيَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ قَدْ حَضَرَ أَجَلُهُ)) (رواہ ابو داؤد والترمذی) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۱۰۶ والترمذی حدیث رقم ۲۰۸۰)

واحد فی المسند ۱/۲۳۹)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حاضر ہوا جل اس کی۔ یعنی یہ دعائوت کے علاوہ ہر مرض کی دواء ہے اور موت لا علاج ہے۔ نبی ﷺ اس دعا کو ہر مریض کے سر ہانے (تکبیر کی جانب) بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے اس حدیث کو ترمذی نسائی ابن حبان اور امام حاکم نے بھی روایت کیا ہے۔ ترمذی نے حسن اور امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

۱۵۵۴ (۳۲) وَعَنْ أَنَسٍ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يَعْلَمُهُمْ مِنْ

الْحُمَّى وَمِنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا أَنْ يَقُولُوا ((بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ تَعَارَى وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ - (التِّرْمِذِيُّ حَدِيث رقم ۲۰۷۵ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۵۲۶)

و احمد فی المسند ۱/ ۳۰۰

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۵۵۵ (۳۳) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ اشْتَكَى مِنْكُمْ شَيْئًا أَوْ اشْتَكَاهُ أَخٌ لَهُ فَلْيَقُلْ رَبَّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحِمْتَكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَاَنَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى هَذَا الْوَجْعِ فَيَبْرَأُ)) (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ۳۸۹۲ و احمد فی المسند ۶/ ۲۱)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۵ سنابن نے ایک شخص نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہا میرے باپ کا پیشاب بند ہو گیا ہے اور اس کو پتھری ہو گئی۔ سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے اس کو یہی دم سکھایا جو اس حدیث میں ہے الداء والدواء۔

۱۵۵۶ (۳۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ بَعُودَ مَرِيضًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأَلُكَ عَدُوًّا أَوْ يَمْسُحُ لَكَ إِلَى جَنَازَةٍ)) (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ۳۱۰۷ و احمد فی المسند ۲/ ۱۷۲)

صحابہ رضی اللہ عنہم کو بخار کے لیے بلکہ سب دروں کے لیے سکھاتے تھے کہ یہ کہیں: ”ساتھ نام اللہ بڑے کے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ بڑے کے ہر جوش مارنے والی رگ کی برائی سے اور آگ کی گرمی کی برائی سے“ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے پہچانی نہیں جاتی مگر حدیث ابراہیم بن اسماعیل سے اور وہ حدیث میں ضعیف شمار کیا جاتا ہے۔

سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سنا ۱ میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے: ”جو کوئی بیمار ہو تم میں سے کچھ یا بیمار ہو بھائی اس کا تو چاہیے کہ وہ کہے رب ہمارا اللہ ہے ایسا اللہ کہ جو آسمان میں ہے پاک ہے نام تیرا حکم تیرا مانا گیا ہے آسمان میں اور زمین میں جیسے کہ رحمت تیری آسمان میں ہے پس کر رحمت اپنی زمین میں بخش ہمارے لیے گناہ ہمارے بڑے اور چھوٹے تو پروردگار ہے پاکیزوں کا نازل کر رحمت اپنی رحمت میں سے اور شفا اپنی شفا میں سے اس بیماری پر پس وہ اچھا ہو جائے۔“ (ابو داؤد)

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت کوئی آدمی مریض کی عیادت کے لیے آئے تو اسے چاہیے کہ وہ کہے یا الہی! شفا دے اپنے بندے کو جو ایذا پہنچائے دشمن کو یا وہ تیری رضامندی کے لیے جنازہ کی طرف چلے۔“ (ابو داؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

۱۵۵۷ (۳۵) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ((إِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفُّوهُ يَخَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ)) وَعَنْ قَوْلِهِ ((وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءً يُجْزِ بِهِ)) فَقَالَتْ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((هَذِهِ مُعَابَةِ اللَّهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيبُهُ مِنَ الْحُمَى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةِ يَضَعُهَا فِي يَدِ قَمِيصِهِ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْرُغُ لَهَا حَتَّى إِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَا يَخْرُجُ الْبَرُّ الْأَحْمَرُ مِنَ الْكَبْرِ)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

(الترمذی حدیث ۲۹۹۱ واحمد فی المسند ۶/۲۱۸)

علی بن زید امیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اللہ عزوجل کے فرمان: ”اگر ظاہر کرو تم وہ چیز کہ تمہارے دلوں میں ہے یا چھپاؤ اس کو حساب کرے گا تم سے ساتھ اس کے اللہ تعالیٰ“ اور اس فرمان ”جو شخص کہ عمل کرے گا برابر لہ دیا جائے گا ساتھ اس کے“ کے متعلق عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا نہیں پوچھا مجھ سے اس مسئلہ کو کسی نے جب سے پوچھا تھا میں نے نبی ﷺ سے تو آپ نے فرمایا ❶ ”یہ بندہ پر ساتھ اس چیز کے کہ جو پہنچتی ہے اس کو بخار اور رنج سے یہاں تک کہ مال میں سے کوئی چیز رکھتا ہے اپنی جیب میں تو نہیں پاتا اس کو پھر غمگین ہوتا ہے یہاں تک کہ بندہ نکل جاتا ہے اپنے گناہوں سے جیسا کہ نکل جاتا ہے سونا بھٹی سے۔“ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس فرمایا الخ۔ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن سے دل کی تمام باتوں کا حساب اور ان پر عذاب نہیں کرے گا۔ بلکہ اس محاسبہ اور جزاء سے مراد یہ ہے کہ ان کے سبب دنیا ہی میں از قسم عتاب مواخذہ کرتا ہے یعنی بخار وغیرہ بیماریوں اور مصائب میں مبتلا کر کے گناہوں سے پاک کرتا ہے۔ واللہ اعلم

۱۵۵۸ (۳۶) وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يُصِيبُ عَبْدًا نَكْبَةٌ فَمَا قَوْلُهَا أَوْ ذُنُوبُهَا إِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْقُو اللَّهُ عَنْهُ أَكْثَرُ وَقَرَأَ وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

(الترمذی حدیث رقم ۳۲۵۲ واحمد فی المسند ۶/۱۶۷)

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں پہنچتی بندہ کو کوئی مصیبت تھوڑی یا زیادہ مگر بسبب گناہ کے اور وہ گناہ کہ جو بخشا ہے ❶ اللہ تعالیٰ ان سے زیادہ ہیں ان گناہوں سے کہ سزا دیتا ہے ان پر اور آپ نے یہ آیت پڑھی: ”اور جو چیز کہ پہنچتی ہے مصیبت ❷ سے پس بسبب اس چیز کے کہ کمایا تمہارے ہاتھوں نے اور معاف کرتا ہے ❸ اکثر سے۔“ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بخشا ہے۔ یعنی دنیا و آخرت میں سزا دینے کے بغیر بخشا ہے۔ ❷ مصیبت سے۔ یعنی دنیا میں جو سختی اور بیماری وغیرہ پہنچتی ہے وہ سب تمہارے برے اعمال کی وجہ سے ہے۔ ❸ معاف کرتا ہے الخ۔ یعنی بہت سے گناہوں سے درگزر فرمادیتا ہے۔ ایک دفعہ علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ میں تمہیں ایک عظیم ترین آیت بتلاتا ہوں جو نبی ﷺ نے ہمیں بتلائی تھی۔ وہ یہ ہے: وَمَا

اصابکم من مصیبة الایة آپ نے فرمایا دنیا میں جو تمہیں کوئی بیماری یا مصیبت پہنچتی ہے تو وہ سب تمہارے برے اعمال کا بدلہ ہے اور اللہ تعالیٰ دوبارہ ان پر آخرت میں عذاب نہیں کرے گا روایت کیا اس کو احمد نے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ جس وقت ہوتا ہے راہ ٹھیک پر عبادت سے پھر وہ بیمار ہوتا ہے (تو) کہا جاتا ہے واسطے فرشتہ کے کہ جو متعین ہے ساتھ اس کے لکھ واسطے اس کے مانند عمل اس کے جس وقت کہ تھا تندرست یہاں تک کہ تندرست کروں میں آس کو یا بلا لوں اس کو طرف اپنی۔“

۱۵۵۹ (۳۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ عَلَى طَرِيقَةِ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ ثُمَّ مَرَّضَ قِيلَ لِلْمَلِكِ الْمُوَكَّلِ بِهِ اكْتُبْ لَهُ مِثْلَ عَمَلِهِ إِذَا كَانَ طَلِيقًا حَتَّى أُطْلِقَهُ أَوْ اكْفَيْتَهُ إِلَى)) (الدارمی حدیث رقم ۲۷۷۰ و احمد فی المسند ۲/۲۰۳)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت مبتلا کیا جاتا ہے مسلمان اپنی جسمانی بیماری کے ساتھ کہا جاتا ہے واسطے فرشتہ کے لکھ واسطے اس کے عمل اچھا جو یہ کرتا تھا پس اگر شفا دی اس کو اللہ تعالیٰ نے (تو) دھوتا ہے اس کو اور پاک کرتا ہے اس کو اور اگر مارتا ہے اس کو (تو) بخشتا ہے واسطے اس کے اور رحم کرتا ہے۔“ (شرح السنہ)

۱۵۶۰ (۳۸) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا بَدَأَ الْمُسْلِمُ بِلَاءٍ فِي جَسَدِهِ قِيلَ لِلْمَلِكِ اكْتُبْ لَهُ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ فَإِنْ شَفَاهُ عَسَلَهُ وَطَهَّرَهُ وَإِنْ قَبِضَهُ غَفَرْلَهُ وَرَحِمَهُ)) (رَوَاهُمَا فِي شَرْحِ السُّنَنِ) (احمد فی المسند ۳/۱۴۸)

سیدنا جابر بن عتيق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں شہید ہو جانے کے علاوہ شہادتیں سات ہیں جو طاعون سے مرے شہید ہے جو ذوب کمر سے شہید ہے اور اذہ الجنب ❶ والا شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری سے مرے شہید ہے اور جو جل کمر سے شہید ہے اور وہ شخص جو ذوب کمر سے وہ شہید ہے اور وہ عورت جو زچگی میں مرے وہ شہید ہے۔“ (مالک ابوداؤد و نسائی)

۱۵۶۱ (۳۹) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْمُطْعَمُونَ شَهِيدٌ وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِيقِ شَهِيدٌ وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدَمِ شَهِيدٌ وَالْمَرَأَةُ تَمُوتُ بِجَمْعٍ شَهِيدٌ)) (رواه مالك و ابو داود و النسائي) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۱۱۱ و النسائی ۴/۱۳ من کتاب الجنائز)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ذات الجنب۔ یہ شہور بیماری ہے جس سے پہلی میں درد ہوتا ہے۔

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا: از روئے آزمائش کے کس کی زیادہ آزمائش کی جاتی

۱۵۶۲ (۴۰) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَىُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ ((الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا مِثْلُ

ہے؟ آپ نے فرمایا: ”انبیاء علیہم السلام پھر جو بہت مشابہ ہو انبیاء علیہم السلام کے پھر وہ کہ بہت مشابہ ہو انبیاء علیہم السلام کے جتلا کیا جاتا ہے آدمی موافق دین اپنے کے پس اگر ہوتا ہے اپنے دین میں سخت (تو) سخت ہوتی ہے آزمائش اس کی اور اگر پڑتی ہے اس کے دین میں نرمی (تو) ہلکی اور کم کی جاتی ہے اس کی آزمائش تو وہ ہمیشہ رہتا ہے اسی طرح یہاں تک کہ چلتا ہے زمین پر نہیں ہوتا واسطے ❶ اس کے کوئی گناہ؟“ (ترمذی ابن ماجہ داری) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

يَتَنَلَّى الرَّجُلُ عَلَى حَسْبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ صُلْبًا اسْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةً هَوِّنَ عَلَيْهِ فَمَا زَالَ كَذَلِكَ حَتَّى يَمْشِيَ عَلَى الْأَرْضِ مَاءَهُ (ذَنْبٌ...) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْذَاَرِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (الترمذی حدیث رقم ۲۳۹۸ وابن ماجہ حدیث رقم ۴۰۲۳ والدارمی حدیث رقم ۲۷۸۳ واحمد فی المسند ۱/۱۷۲)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہیں ہوتا واسطے ان کے کوئی گناہ۔ یعنی اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور مصائب و آلام اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نیک لوگ اکثر مصائب و آلام اور آزمائش میں مبتلا رہتے ہیں نیز معلوم ہوا کہ مصائب اور بیماریوں کو اللہ تعالیٰ کا غضب نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ وہ گناہوں کا کفارہ ہیں۔

إِمَامُ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدُهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَمِعَتْهُ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ لَمْ يَمُتْ بِمَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَمُتْ بِمَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ» (ترمذی)

۱۵۶۳ (۴۱) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَغْطِطُ أَحَدًا يَهْوَنُ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ (رواه الترمذی والنسائی) (الترمذی حدیث رقم ۹۷۹)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہیں آرزو کرتی تھی میں۔ یعنی میں پہلے آرزو کیا کرتی تھی کہ موت میں آسانی ہو لیکن جب نبی ﷺ کی موت میں سختی دیکھی تو میں نے سمجھا کہ موت میں سختی بری چیز نہیں بلکہ بہتر ہے اس لئے بعد میں یہ آرزو نہ رہی۔ (مرقاۃ)

إِمَامُ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدُهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَمِعَتْهُ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ لَمْ يَمُتْ بِمَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَمُتْ بِمَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ» (ترمذی ابن ماجہ)

۱۵۶۴ (۴۲) وَعَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدْ حُفِّ بِمَاءٍ وَهُوَ يَدْخُلُ يَدَهُ فِي الْقَدْحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ ثُمَّ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ اَعِنِّي عَلَى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ أَوْ سَكْرَاتِ الْمَوْتِ...)) (رواه الترمذی و ابن ماجہ) (الترمذی حدیث رقم ۹۷۸ ابن ماجہ حدیث رقم ۹۷۸ واحمد فی المسند ۶/۶۴)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۱۵۶۵ (۴۳) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بَعْدَهُ الْخَيْرَ عَجَلَ لَهُ الْعَقُوبَةُ فِي الدُّنْيَا وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بَعْدَهُ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُؤْفِقَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۲۳۹۶ واحمد فی المسند ۴ / ۸۷)

”جس وقت ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے ساتھ بھلائی کا جلدی ❶ دیتا ہے واسطے اس کے سزا گناہوں کی دنیا میں اور جس وقت ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے ساتھ برائی کا بند ❷ رکھتا ہے اس سے بسبب گناہ اس کے یہاں تک پوری سزا دے گا اس کو سبب گناہ کے قیامت کے دن۔“ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دنیا ہی میں سزا دیتا ہے کیونکہ دنیا میں سزا آخرت کی سزا سے آسان ہے۔

❷ یعنی دنیا کے بجائے آخرت میں سزا دے گا کیونکہ وہاں سخت عذاب ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بڑی جزا بڑی آزمائش کے ساتھ ہے اور اللہ عزوجل جس وقت دوست رکھتا ہے ایک قوم کو تو مبتلا کرتا ہے ان کو پس جو شخص کہ راضی ہو تو اس کے لیے رضا ❶ ہے اور جو شخص ناراض ہو تو اس کے لیے غصہ ہے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے)۔“ (ترمذی ابن ماجہ)

۱۵۶۶ (۴۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ عَظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عَظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَاءُ وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ)) (رواه الترمذی و ابن ماجہ حدیث رقم ۴۰۳۱)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس واسطے اس کے رضا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر راضی اور خوش رہنا چاہیے بندہ کی یہی رضا اللہ تعالیٰ کی رضا کی نشانی ہے۔ اگر بندہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر ناراض ہے تو سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس پر ناراض ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان مرد یا مسلمان عورت کو اس کی ذات اس کے مال اور اس کی اولاد کے متعلق آزمائش آتی رہتی ہے یہاں تک کہ ملاقات کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اور نہیں ہوتی اس پر کوئی خطا۔“ (ترمذی مالک) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۶۷ (۴۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ أَوْ الْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى مَالِكٌ نَحْوَهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ) (الترمذی حدیث رقم ۲۳۹۹ واحمد فی المسند ۲ / ۲۸۷)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

محمد بن خالد سلمیٰ نے اپنے باپ سے اور اس نے اس کے دادا

۱۵۶۸ (۴۶) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ السُّلَمِيِّ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ مَنَزِلَةٌ لَمْ يُلْغَهَا بِعَمَلِهِ إِيْتِلَاةُ اللَّهِ فِي جَسَدِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ ثُمَّ صَبَرَهُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى يُلْغَاهُ الْمَنَزِلَةُ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللَّهِ)) (رواه احمد و ابوداؤد)

(ابوداؤد حديث رقم ۳۰۹۰ واحمد في المسند ۵/

(۲۷۲)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

(جنت الفردوس) سے روایت کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ جس وقت مقدر ہوتا ہے واسطے اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مرتبہ ① نہیں پہنچ سکتا اس مرتبہ کو وہ اپنے عمل سے ہٹتا کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اس کے بدن میں یا اس کے مال میں یا اس کی اولاد میں پھر عطا کرتا ہے اس کو صبر اس پر یہاں تک کہ پہنچاتا ہے اس کو اس مرتبہ پر جو مقدر تھا واسطے اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔“ (احمد، ابوداؤد)

فوائد الحديث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مومن مصیبت پر صبر کرنے کی وجہ سے جنت میں اس مرتبہ اور مقام کو پہنچتا ہے کہ اطاعت اور عبادت کے ذریعہ بھی نہیں پہنچ سکتا۔

١٥٦٩ (٤٧) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَخِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مِثْلُ ابْنِ آدَمَ وَالِى جَنْبِهِ تَسْعُ وَتَسْعُونَ مِثْلَهُ إِنْ أَحْطَأَتْهُ الْمَنَآيَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتَّى يَمُوتَ)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ - (التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ رَقْم ٢١٥٠)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحديث: ۱ یعنی آدمی بے شمار مختلف مصائب و آلام میں گھرا ہوا ہے اگر بالفرض ان سے خلاصی پالے تو بڑھاپہ میں مبتلا ہو جاتا ہے جو کہ درد بے دوا اور بلا بے انتہا ہے، غرض دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت تو اس لیے مومن کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی اور صابر رہے۔

١٥٧٠ (٤٨) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُودُّ أَهْلَ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ
يُعْطَى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ
قُرْصَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِضِ)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) (التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ رَقْمُ

(٢٤ . ٢)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے اس لئے کہ اس کے شواہد موجود ہیں۔

۱۵۷۱ (۴۹) وَعَنْ عَامِرِ الرَّامِ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ

ذکر کیا تو فرمایا: ”مومن کو جس وقت بیماری پہنچتی ہے پھر عافیت دیتا ہے اس کو اللہ عزوجل اس بیماری سے (تو) وہ بیماری اس کے گزرے ہوئے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے اور نصیحت ❶ ہوتی ہے اس کے لیے زمانہ آئندہ میں اور منافق جس وقت بیمار ہوتا ہے پھر عافیت دیا جاتا ہے (تو وہ) مانند اونٹ کے ہے اس کے مالک نے اس کو باندھا پھر چھوڑ دیا اس کو تو نہ جانا اونٹ نے کہ کس لیے باندھا اس کو اور کیوں کچھوڑا اس کو“ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! بیماری کیا چیز ہے؟ اللہ کی قسم! میں (تو) کبھی بیمار نہیں ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اٹھ کھڑا ہو تو ہم میں سے نہیں۔“ (ابوداؤد)

اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَسْقَامَ فَقَالَ ((إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَصَابَهُ السَّقَمُ ثُمَّ عَافَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضَىٰ مِنْ ذُنُوبِهِ وَمَوْعِظَةً لَهُ فِيمَا يَسْتَقْبِلُ وَإِنَّ الْمُنَافِقَ إِذَا مَرِضَ ثُمَّ أَغْفِيَ كَانَ كَالْبَعِيرِ عَقَلَهُ أَهْلُهُ ثُمَّ أَرْسَلُوهُ فَلَمْ يَذَرِهِمْ عَقْلُوهُ وَلَمْ أَرْسَلُوهُ)) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْأَسْقَامُ وَاللّٰهُ مَا مَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ ((فَمَنْ عَنَّا فَلَسْتُ مِنَّا))۔
(رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۰۸۹)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مومن جب صحت یاب ہو جاتا ہے تو سمجھتا ہے کہ بیماری گناہوں کی وجہ سے آئی تھی۔ نا دم اور پشیمان ہوتا ہے اور آئندہ گناہوں سے پرہیز کرتا ہے لیکن منافق نہ اسے تنبیہ ہوتی ہے نہ وہ نصیحت پکڑتا ہے اور نہ ہی توبہ کرتا ہے۔ لہذا منافق کے لئے بیماری مفید نہیں ہوتی۔

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت داخل ہو تم بیمار پر تو ❶ تم اس کی زندگی میں دور کرو غم اس کا اس لیے کہ یہ نہیں پھیرتا کسی چیز کو کہ مقدر ہے جبکہ خوش ہو جاتا ہے دل اس کا۔“ (ترمذی ابن ماجہ) (ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔)

۱۵۷۲ (۵۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ فَنَفْسُوا لَهُ فِي أَجَلِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَزِدُّ شَيْئًا وَيَطْبُبُ بِنَفْسِهِ)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۲۰۸۷ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۳۸)

۲۰۸۷ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۳۸

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اس طرح کہو کہ ابھی آپ کی عمر بہت باقی ہے یہ بیماری کیا ہے کچھ بھی نہیں ان شاء اللہ آپ جلدی شفا یاب ہو جائیں گے اور اس کے لئے صحت کی دعا کرو تو ایسی باتوں سے اس کا دل خوش ہو جاتا ہے اور خوشی سے بیماری میں بھی تخفیف ہوتی ہے لہذا ہر آدمی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسی باتوں کا خیال رکھے بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب کسی سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں آپ تو بہت دبلے اور کمزور ہیں آپ کے چہرہ پر بیماری کے نشانات معلوم ہوتے ہیں ایسی باتوں سے اسے فکر لاحق ہوتا اور وہ غم میں پڑ جاتا ہے اس قسم کی باتوں کو بلا ضرورت نہیں کہنا چاہیے۔

سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کو اس کے پیٹ ❶ نے مارا اسے اس کی قبر

۱۵۷۳ (۵۱) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ

میں عذاب نہیں دیا جائے گا۔“ (احمد ترمذی) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهٖ))۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۱۰۶۴)

واحمد فی المسند ۴/ ۲۶۲)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن دوسری ایک سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دستوں سے یا مرض استسقاء سے مرگیا تو اس کے درجات بلند ہوں گے اور یہ مرض گناہوں کا کفارہ ثابت ہوگی۔

الفصل الثالث (تیسری فصل)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا تو وہ بیمار ہوا تو نبی ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے آپ اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے پھر اس سے کہا کہ ”تو مسلمان ہو جا“ تو لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو کہ اس کے نزدیک تھا اس کے باپ نے کہا ابوالقاسم ❶ کی اطاعت کر پس وہ اسلام لایا پھر نکلے نبی ﷺ اور آپ کہہ رہے تھے: ”ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے اس کو آگ سے نجات دی۔“ (بخاری)

۱۵۷۴ (۵۲) عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرَضَ فَاتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ ((أَسْلِمَ)) فَظَرَّ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ أَطِيعْ أَبَا الْقَاسِمِ فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۱۳۵۶ و ابوداؤد حدیث رقم ۳۰۹۵ و احمد فی المسند ۳/ ۲۲۷)

فوائد الحدیث: ❶ نبی ﷺ کی کنیت ابوالقاسم تھی۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص (کسی) بیماری کی عیادت کرے (تو) پکارتا ہے پکارنے والا آسمان سے خوشی ہو تجھ کو دنیا میں اور آخرت میں اور اچھا ہو چلنا تیرا اور بنائے تو بہشت میں ایک منزل۔“ (ابن ماجہ)

۱۵۷۵ (۵۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ طِبْتُ وَطَابَ مَمْسَاكَ وَتَبَوَّءَتْ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا)) (رواه ابن ماجہ) (الترمذی حدیث رقم ۲۰۰۸ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۴۳ و احمد فی المسند ۲/ ۳۵۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس سے اس بیماری میں نکلے کہ جس میں آپ نے وفات پائی تو کہا لوگوں نے ابوالحسن ❶ کس طرح صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے؟ انہوں نے کہا الحمد للہ صبح کی ❷ اچھے

۱۵۷۶ (۵۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللَّهِ بَارِنًا۔ (رواه البخاری)

(البخاری حدیث رقم ۶۲۶۶ واحمد فی المسند ۱ / ہونے والے بیماری سے۔ (بخاری)

(۳۲۵)

فوائد الحديث: ❶ یٰ اٰیُّهَا النَّبِیُّ کی کنیت ہے۔ ❷ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی بیمار کا حال پوچھے تو ایسا ہی جواب دینا چاہیے۔

عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا نہ دکھاؤں میں تجھ کو ایک عورت اہل جنت میں سے؟ میں نے کہا ہاں، کہا یہ سیاہ فام عورت ❶ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، اور عرض کیا اے اللہ رسول! میں مرگی کی بیماری میں مبتلا ہوتی ہوں اور میرا ستر کھل جاتا ہے میرے لیے دعا کرو اللہ سے تو آپ نے فرمایا: ”اگر چاہے ❷ تو صبر کر اور تیرے لیے ہو بہشت اور اگر چاہے تو دعا کروں میں اللہ سے یہ کہ شفا دے تجھ کو“ تو عورت نے کہا صبر کروں گی میں پھر عورت نے کہا میں ڈرتی ہوں ستر کھل جانے سے پس دعا کیجئے اللہ سے کہ میرا ستر نہ کھلے پس آپ نے اس کے لیے دعا کی۔ (بخاری و مسلم)

۱۵۷۷ (۵۵) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتْ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكْشِفُ فَأَدْعُ اللَّهَ فَقَالَ ((إِنْ شِئْتَ صَبِرْتَ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِكَ)) فَقَالَتْ أَصْبِرُ فَقَالَتْ إِنِّي أَتَكْشِفُ فَأَدْعُ اللَّهَ أَنْ لَا أَتَكْشِفَ فَدَعَا لَهَا۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۵۶۵۲ و مسلم حدیث رقم ۵۴-۲۵۷۶ واحمد فی المسند ۳۴۶/۱)

فوائد الحديث: ❶ ایک اور روایت میں ہے کہ دکھائی مجھے ایک حبشہ کے علاقہ کی عورت جس کا رنگ زرد اور بڑا جسم تھا اور فرمایا یہ ہے ”سعیرہ اسدیہ“ (فتح جلد ۱۲ صفحہ ۲۱۸) ❷ اس حدیث سے درج ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں (۱) جس شخص کو مرگی آتی ہو اور وہ مومن، موحد حق سنت اور شکر گزار ہو تو اس کی بہت فضیلت ہے۔ (۲) دنیا کے مصائب پر صبر کرنا جنت کا سبب ہے۔ (۳) عزیمت پر عمل کرنا افضل اور بہتر ہے رخصت پر عمل کرنے سے (۴) دوا ترک کرنا جائز ہے۔ (۵) دعا تمام بیماریوں کا علاج ہے۔ (۶) دعا کی تاثیر سے ادویہ کی تاثیر کی نسبت بدن زیادہ متاثر ہوتا ہے (۷) ان فوائد کا حصول ان چیزوں پر منحصر ہے کہ ارادہ پختہ توجہ قوی اور دل تقویٰ اور توکل سے لبریز ہو۔ واللہ اعلم (فتح ج ۲ ص ۲۱۹)

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں موت آئی تو ایک اور شخص نے کہا، مبارک ہو واسطے اس کے کہ مرا اور نہیں گرفتار ہوا ساتھ کسی مرض کے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”افسوس ❶ تجھے کس چیز نے معلوم کرایا، اگر تجھے اللہ اس کو بیماری میں مبتلا کرتا تو وہ اس کی غلطیاں دور کرتا۔“ (مالک مرسل)

۱۵۷۸ (۵۶) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا جَاءَهُ الْمَوْتُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ رَجُلٌ هَيْنَا لَهُ مَاتَ وَلَمْ يَبْتَلْ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((وَيَحْكُ مَا يَذَرِيكَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ فَكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ))۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا) (الموطا حدیث رقم ۸ من کتاب العین)

حكم الحديث: یہ حدیث مرسل ہے۔

فوائد الحديث: ۵ یعنی بیمار نہ ہونے پر اس کی تعریف مت کر۔

۱۵۷۹ (۵۷) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَالضَّنَّاءِ بَيَّحِي أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى رَجُلٍ مَرِيضٍ يَعُوذُ بِهِ فَقَالَ لَهُ كَيْفَ أَصْبَحْتَ قَالَ: أَصْبَحْتُ بِبِعْمَةٍ قَالَ شَدَّادُ ابْشِرْ بِغَفَارَاتِ السَّنَاتِ وَحَظِ الْخَطَايَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِذَا أَنَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِي عَلَى مَا ابْتَلَيْتُهُ فَإِنَّهُ يَقُومُ مِنْ مَضْجِعِهِ ذَلِكَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا وَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا قِيدْتُ عَبْدِي وَابْتَلَيْتُهُ فَأَجْرُوا لَهُ مَا كُنْتُمْ تَجْرُونَ لَهُ وَهُوَ صَحِيحٌ (رواه احمد) (احمد في المسند ۱۲۳ / ۴)

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ اور سیدنا ضنہ صابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم دونوں ایک بیمار کی عیادت کے لیے گئے تو ہم نے اس کو کہا کس طرح صبح کی تو نے؟ اس نے کہا صبح کی میں نے ساتھ نعت کے، کہا شداد رضی اللہ عنہ نے خوش ہو ساتھ جھڑنے گناہوں کے اور دور ہونے خطاؤں کے اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”تحقیق اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ: جس وقت میں مبتلا کرتا ہوں مومن بندہ کو اپنے بندوں میں سے، پس وہ تعریف کرتا ہے میری میرے آ زمانے پر تو وہ کھڑا ہوتا ہے اس خواب گاہ اپنی سے جہاں بیمار پڑا تھا پاک ہو کر گناہوں سے مانند اس دن کے کہ جتنا تھا اس کو اس کی ماں نے پاک گناہوں سے اور فرماتا ہے پروردگار برکت والا اور بلند قید کیا میں نے اپنے بندہ کو اور آزما یا اس کو پس جاری رکھو واسطے اس کے وہ عمل کہ تم جاری رکھتے تھے اس کے لیے جبکہ وہ تندرست تھا۔ (احمد)

حکم الحديث: اس کی سند حسن ہے۔

۱۵۸۰ (۵۸) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا كُنُصْتُ ذُنُوبَ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَا يَكْفِيهَا مِنَ الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللَّهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ)) (رواه احمد) (احمد في المسند ۶)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت بندہ کے گناہ بہت ہوتے ہیں اور نہیں ہوتی اس کے لیے کوئی چیز نیک اعمال سے کہ جھاڑے ان کو (تو) مبتلا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ساتھ غم کے ۱ تاکہ جھاڑے گناہ اس بندہ کے۔“ (احمد)

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔**فوائد الحديث: ۶** طبرانی اور حاکم کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر غمگین دل کو پسند کرتا ہے۔

۱۵۸۱ (۵۹) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوضُ الرَّحْمَةَ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيهَا)) (رواه مالك و احمد) (الموطا حديث رقم ۱۷ من

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص عیادت کرتا ہے بیمار کی (تو وہ) ہمیشہ رہتا ہے دریائے رحمت میں یہاں تک کہ بیٹھے پاس بیمار کے پس جب وہ بیٹھتا ہے ڈوب جاتا ہے اس (دریائے رحمت) میں۔“

کتاب العین

(احمد)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۵۸۲ (۶۰) وَعَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا أَصَابَ أَحَدُكُمْ الْحُمَّى فَإِنَّ الْحُمَّى مِنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِي نَهْرٍ جَارٍ وَلْيَسْتَقْبِلْ جَرِيئَهُ فَيَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُولَكَ بَعْدَ صَلَوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلْيُنْعِمِمْ فِيهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي ثَلَاثٍ فَخُمْسٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي خُمْسٍ فَسَبْعٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي سَبْعٍ فَإِنَّهَا لَا تَكْادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))۔ (رواه الترمذی)

حدیث رقم ۲۰۸۴ واحمد فی المسند ۵/ ۲۸۱

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ بخار میں غسل سب کے نزدیک مفید ہے البتہ بعض بخاروں میں ٹھنڈے پانی سے اور بعض میں گرم پانی سے ڈاکٹر یا کسی طبی حکیم سے تشخیص اور مشورہ کر کے غسل کر لینا چاہیے۔ دیے حدیث میں سرد اور گرم پانی کی کوئی قید نہیں ہے اب موجودہ ڈاکٹری کتب میں کئی قسم کے بخاروں میں سرد پانی سے غسل کرنا مفید قرار دیا ہے۔ خصوصاً انٹری منت میں تمام ڈاکٹر لکھتے ہیں کہ مریض کے سر پر برف رکھنی اور اس کو برف کے ٹکڑے کھلانے چاہئیں چونکہ عرب ملک بہت گرم ہے وہاں اکثر صفری بخار آتا ہے اس لئے اس میں سرد پانی سے غسل بہت مفید ہوتا ہے تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ زاد المعاد میں امام ابن قیم فرماتے ہیں کہ بعض ناواقف اطباء نے اعتراض کیا ہے کہ بخار میں نہانا فائدہ کے بجائے نقصان ہے ایسی ہی باتوں کو دیکھ کر ملحد منکرین سنت نے اس حدیث کو غلط قرار دیا ہے العیاذ باللہ! امام صاحب فرماتے ہیں اس خطاب میں دو قسم کے لوگ مخاطب ہیں۔ ایک حکم تو تمام ممالک کے لئے ہے جیسا کہ آپ کے عام احکام ہیں اور دوسرا حکم خاص اور ایک ملک کے لئے ہے اور یہ حدیث ملک حجاز اور ان کے قرب وجوار والوں کے لئے ہے۔ کیونکہ انہیں سخت گرمی کی وجہ سے بخار یومیہ عارض ہوتے ہیں اور ایسے بخاروں میں پانی ہر طرح مفید ہوتا ہے خواہ اس کو پیئے یا اس سے نہائے (زاد المعاد ص ۷۷ ج ۳)

۲ یعنی مجھے شفا دے کر اپنے رسول کے فرمان کو سچا کر۔

۱۵۸۳ (۶۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ ذُكِرَتْ الْحُمَّى عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَبَّهَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا تَسَبَّهَا فَإِنَّهَا تَنْفِي الدُّنُوبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ حَبَّتِ الْحَدِيدُ)) (رواه ابن ماجہ) (ابن

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب پہنچے ایک تمہارے کو بخار کیونکہ بخار جو ہے آگ سے ہے تو اسے چاہیے کہ بجھائے ۱ اس کو ساتھ پانی کے پس وہ داخل ہونہر جاری میں اور کھڑا رہے سامنے بہاؤ پانی کے اور کہے: شفاعت طلب کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ یا الہی! شفا دے اپنے بندہ کو اور سچا ۲ کر اپنے رسول کو یہ نماز صبح کے بعد آفتاب نکلنے سے پہلے اس میں تین غوطے لگائے تین دن (یہ کام کرے) پس اگر اچھا نہ ہو تین دن میں پھر پانچ دن تو اگر اچھا نہ ہو پانچ دن میں تو سات دن اگر اچھا نہ ہو سات دن میں تو نو دن نو دن سے ساتھ اللہ عزوجل کے حکم سے نو دن سے تجاوڑ نہیں کرے گا۔“ (ترمذی) یہ حدیث غریب ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بخار کا ذکر کیا گیا تو بخار اس کو ایک شخص نے برا کہا“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بخار کو برا مت کہو اس لیے ۱ کہ بخار دور کرتا ہے گناہوں کو جیسے آگ لوہے کا میل دور کرتی ہے۔“

ماجہ حدیث رقم ۳۴۶۹

(ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بخار میں ردی غذاؤں سے پرہیز اور مفید غذاؤں کا استعمال ہوتا ہے اس سے بدن کا تنقیہ ہوتا ہے اور اس کی پلیدی ردی مادے اور فضلات خارج ہوتے ہیں گویا بخار بدن کے لئے وہی کام کرتا ہے جو لوہے کے لئے آگ کام کرتی ہے اس قدر تو بدن کے طبیب بھی جانتے ہیں باقی رہی یہ بات کہ بخار دل کی میل کچیل اور اس کی پلیدی کو نکال دیتا ہے تو اس امر کو دل کے حکیم ہی جانتے ہیں الغرض بخار بدن اور دل دونوں کے لئے مفید ہے ایسی مفید چیز کو برا کہنا بے انصافی ہے۔ (زاد المعاد ج ۳ ص ۷۲)

۱۵۸۴ (۶۲) وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَادَ مَرِيضًا فَقَالَ ((أَشِيرُ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ هِيَ نَارِي أُسَلِّطُهَا عَلَى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لِتَكُونَ حَظَّةً مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) (رواه احمد و ابن ماجه والبيهقي في شعب الايمان) (الترمذی حدیث رقم ۳۴۷۰ مع اختلاف وابن ماجہ حدیث رقم ۳۴۷۰)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بیمار کی عیادت کی تو فرمایا: ”خوش ہو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بخار میری آگ ہے میں غالب کرتا ہوں اس کو اپنے مومن بندے پر دنیا میں تاکہ دوزخ کی آگ سے اس کا بدلہ ہو قیامت کے دن۔“ (احمد ابن ماجہ بیہقی شعب الايمان)

واحد فی المسند ۲ / ۴۴۰

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۱۵۸۵ (۶۳) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى يَقُولُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أُخْرِجُ أَحَدًا مِنَ الدُّنْيَا أُرِيدُ أَغْفِرُ لَهُ حَتَّى اسْتَوْفَى كُلَّ حَظِيئَةٍ فِي عُنُقِهِ بِسَقْمٍ فِي بَدَنِهِ وَاقْتَارَ فِي رِزْقِهِ)) (رواه رزين)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رب پاک و برتر فرماتا ہے قسم ہے مجھے اپنی عزت اور اپنی بزرگی کی نہیں نکالوں گا میں کسی کو دنیا میں سے جس کو میرا بخشے کا ارادہ ہوتا ہے یہاں تک کہ پورا دن میں بدلہ ہر گناہ کا جو اس کی گردن پر ہے اس کی جسمانی بیماری اور اس کے رزق میں تنگی کی وجہ سے۔“ (رزین)

۱۵۸۶ (۶۴) وَعَنْ شَقِيقٍ قَالَ مَرَضَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَسْعُودٍ فَعَدَنَاهُ فَجَعَلَ يَبْكِي فَمَوْتَبَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَبْكِي لِأَجْلِ الْمَرَضِ لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الْمَرَضُ كَفَّارَةٌ)) وَإِنَّمَا أَبْكِي أَنَّهُ أَصَابَنِي عَلَى حَالٍ فَرَقَرَوْا وَلَمْ يَصْنِي فِي حَالِ اجْتِهَادٍ لِأَنَّهُ يُكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْأَجْرِ إِذَا مَرَضَ مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْرَضَ فَمَنْعَهُ مِنْهُ الْمَرَضُ (رواه رزين)

سیدنا شقیق سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے پس عیادت کی ہم نے ان کی تو انہوں نے رونا شروع کیا تو غصہ کیا لوگوں ❶ نے ان پر تو انہوں نے کہا میں بیماری کی وجہ سے نہیں روتا کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے: ”بیماری کفارہ ہے“ (بلکہ) میں تو اس لیے روتا ہوں کہ پہنچی مجھ کو بیماری بچ حالت سستی ❷ کے اور نہیں پہنچی مجھ کو قوت ❸ کی حالت میں کیونکہ لکھا جاتا ہے

واسطے بندہ کے ثواب جب بیمار ہوتا ہے جیسا کہ لکھا جاتا ہے
اس کے لیے پہلے بیمار ہونے کے پس باز رکھا اس بندہ کو اس
عمل سے اس بیماری نے (رزین)

فوائد الحديث: ❶ یعنی اس خیال سے کہ بیماری کو برا سمجھتا ہے اور دنیاوی زندگی کو پسند کرتا ہے۔ ❷ یعنی بڑھاپہ میں۔

❸ یعنی جوانی میں مقصد یہ ہے کہ جوانی میں قوت اور صحت کی وجہ سے نیک عمل بہت ہوتے ہیں اس وقت اگر بندہ بیمار ہو تو بیماری میں بھی عمل
لکھے جاتے ہیں اور بڑھاپہ اور کمزوری میں عمل تھوڑے ہوتے ہیں اس لئے بیماری بڑھاپہ کی میں بھی کم لکھے جاتے ہیں۔ میرے رونے کی یہی
وجہ ہے کہ کاش میں جوانی میں بیمار ہوتا تاکہ بیماری میں بھی میرے عمل بہت لکھے جاتے۔

۱۵۸۷ (۶۵) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا
يَعُوذُ مَرِيضًا إِلَّا بَعْدَ ثَلَاثٍ۔ (رواہ ابن ماجہ
والبیہقی فی شعب الایمان) (ابن ماجہ حدیث رقم

۱۴۳۷ والبیہقی فی شعب الایمان حدیث رقم ۹۲۱۶)

حکم الحديث: اس کی سند خت ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ یہ حدیث خت ضعیف بلکہ موضوع اور باطل ہے اس کی سند میں مسلم بن علی نامی راوی واقع ہے جو کہ تمام
محدثین کے نزدیک متروک الحدیث ہے (میزان الاعتدال ۱۰۹/۳) صحیح مسئلہ یہی ہے کہ شروع بیماری میں ہی طبع پرسی کرنی چاہیے۔

۱۵۸۸ (۶۶) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مَرِيضٍ فَمُرْهُ
يَذْعَبْكَ فَإِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَائِ الْمَلَائِكَةِ))۔ (رواہ
ابن ماجہ) (ابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۴۱)

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ یعنی جلدی قبول ہوتی ہے بلکہ بیماری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور وہ پاک و صاف ہو
جاتا ہے۔

۱۵۸۹ (۶۷) وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ
تَخْفِيفُ الْجُلُوسِ وَقِلَّةُ الصَّحَبِ فِي الْعِيَادَةِ عِنْدَ
الْمَرِيضِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا كَثُرَ لَغَطُهُمْ
وَاخْتِلَافُهُمْ ((قَوْمُوا عَنِّي))۔ (رواہ رزین)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عیادت میں بیمار کے
نزدیک کم بیٹھنا اور کم شور کرنا مسنون ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
کہا کہ جب بہت شور ہوا ❶ اور صحابہ میں اختلاف ہوا تو
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میرے پاس سے اٹھ کھڑے ہو
(چلے جاؤ)۔“ (رزین)

حکم الحديث: اسے شیخین اور امام احمد نے روایت کیا ہے۔

فوائد الحديث: ❶ یہ صحیحین کی ایک لمبی حدیث کا کٹرا ہے۔ شیعہ لوگ اس مقام پر سیدنا امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر طعن کرتے

ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو کاغذ پر کچھ لکھتے نہیں دیا اور نافرمانی کی اور کہا ہم کو کتاب اللہ کافی ہے، حاشا اللہ عن ذلک، ”راصل ان کا قصور نہیں بلکہ طعن کرنے والوں کی عقل پر پردہ پڑا ہوا ہے اس لئے کہ اگر یہ حکم تعبدی اور من جانب اللہ ضروری ہوتا تو آپ کے پاس دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے جن میں علی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے اور عمر رضی اللہ عنہ کاغذ نہیں لائے تھے تو کیا علی رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم انہوں نے ہاتھ پکڑ رکھا تھا؟ اصل حقیقت یہ ہے کہ اس وقت قرآن مجید کے علاوہ کسی اور چیز کے لکھنے کا عام رواج نہ تھا، قرآن مجید مکمل ہو چکا تھا صحابہ کو تامل ہوا اس لئے صحابہ نے گفتگو کے بعد آپ سے پوچھا لیکن آپ خاموش رہے اور کچھ نہ فرمایا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم ضروری نہ تھا اگر ضروری تھا تو نعوذ باللہ نبی ﷺ نے احکام الہی کی تبلیغ میں عمر رضی اللہ عنہ کے انکار سے کوتاہی کی حالانکہ احکام الہی کی تبلیغ آپ پر فرض تھی اور پھر آپ اس گفتگو کے بعد پانچ دن تک زندہ رہے ہیں اگر لکھنا واجب ہوتا تو دوسرے کسی وقت میں لکھوا دیتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم از قسم امتحان تھا کہ آیا صحابہ رضی اللہ عنہم کا اسلام مکمل ہونے کے بعد پختہ یقین ہیں یا مذہب، سو بھجھ اللہ صحابہ امتحان میں کامیاب ہوئے رضی اللہ عنہم اجمعین۔ (تحفۃ الاخیر)

۱۵۹۰ (۶۸) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْعِيَادَةُ فَوَاقُ نَاقَةٍ))۔ (البیہقی فی

شعب الایمان حدیث رقم ۹۲۲۲)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۵۹۱ (۶۹) وَفِي رَوَايَةٍ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا ((أَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ))۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان) (البیہقی فی شعب

الایمان حدیث رقم ۹۲۲۱)

فوائد الحدیث: ❶ مطلب یہ ہے کہ بیمار کی طبیعت پر سی کے بعد تھوڑا سا بیٹھ کر جلدی واپس آ جانا چاہیے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کی عیادت کی تو اس سے پوچھا کہ: ”تیرا کس چیز کے کھانے کو دل چاہتا ہے؟“ اس نے کہا میرا دل گیہوں کی روٹی کھانے کو چاہتا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس کے پاس گیہوں کی روٹی ہو تو اسے چاہیے کہ بھیج دے اپنے بھائی کی طرف“ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی بیمار کسی چیز کی خواہش کرے تو اسے کھلا ❶ دو۔“ (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بشرطیکہ وہ چیز علانیہ مضر نہ ہو جیسا کہ دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے، یہی صحیح اور درست ہے کہ مریض کی خواہش اور اس کی طاقت کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مریض کو سخت پرہیز کرانا اور اس کی خواہش کے مطابق بالکل غذا نہ دینا یا کسی

غذا کھلانے کے لئے اس پر جبر کرنا جیسے بعض نام نہاد حکیم کرتے ہیں نری جہالت ہے، محقق حکیم اور حاذق ذاکثروں کا ہمیشہ اسی حدیث کے مطابق عمل ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ نبی ﷺ نے جو فرمایا ہے وہی حق ہے کیونکہ حکیم مطلق اور حکیم الحکماء پروردگار ہے اور اس کا ارشاد کبھی بھی غلط نہیں ہو سکتا لہذا نام نہاد حکماء کی باتیں صریحاً جھوٹے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک آدمی کی وفات ہوئی جو مدینہ میں پیدا ہوا تھا نبی ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی آپ نے فرمایا: ”کاش! کے مرا ہوتا بغیر جگہ اپنی پیدائش کی“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کس لیے؟ آپ نے فرمایا: ”آدمی جب غیر وطن میں مرتا ہے پیدائش کی جاتی ہے اس کے لیے اس کے وطن سے تا منقطع ہونے نقش قدم اس کے جنت میں۔“ (نسائی، ابن ماجہ)

۱۵۹۳ (۷۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَوَفَّي رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ مِمَّنْ وَلَدَهَا فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((يَا لَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلَدِهِ)) قَالُوا وَلَمْ ذَاكَ يَأْرُسُوهُ اللَّهُ قَالَ ((إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلَدِهِ قَبِسَ لَهُ مِنْ مَوْلَدِهِ إِلَى مُنْقَطِعِ آثَرِهِ فِي الْجَنَّةِ)) (رواه النسائي و ابن ماجه) (النسائي حديث رقم ۱۸۳۲ وابن ماجه حديث رقم ۱۶۱۴)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دیار غیر میں مرنا شہادت ہے۔“ (ابن ماجہ)

۱۵۹۴ (۷۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ)) (رواه ابن ماجه) (ابن ماجه حديث رقم ۱۶۱۳)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بیمار ہو کر مرے تو وہ شہید مرتا ہے اور اسے پچایا جاتا ہے قبر کے فتنہ سے اور دیا جاتا ہے صبح اور شام کے وقت روزی اپنی بہشت سے۔“ (ابن ماجہ، بیہقی، شعب الایمان)

۱۵۹۵ (۷۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ مَاتَ مَرِيضًا مَاتَ شَهِيدًا وَوُقِيَ فِتْنَةُ الْقَبْرِ وَعُغِدَى وَرِيحٌ عَلَيْهِ بِرِزْقِهِ مِنَ الْجَنَّةِ)) (رواه ابن ماجه و البيهقي) (ابن ماجه حديث رقم ۱۶۱۵ والبيهقي حديث رقم ۹۸۹۷)

حکم الحدیث: اس کی سند سخت کمزور ہے۔

سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جھگڑیں گے شہید اور وہ لوگ کہ جو مرے ہیں اپنے بچھونوں پر طرف اپنے پروردگار عز وجل کے ان لوگوں کے حق میں کہ جو مرے ہیں وہ طاعون سے پس شہید

۱۵۹۶ (۷۴) وَعَنْ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يُخْتَصِمُ الشَّهَدَاءُ وَالْمُتَوَقُّونَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِلَى رَبِّنَا عَزَّوَجَلَّ فِي الَّذِينَ يَتَوَقُّونَ مِنَ الطَّاعُونِ فَيَقُولُ الشَّهَدَاءُ إِخْوَانُنَا قَتَلُوا كَمَا قَتَلْنَا

کہیں گے کہ ہمارے یہ بھائی قتل کئے گئے ہیں جیسے قتل کئے گئے ہم اور وفات پانے والے کہیں گے وہ بھائی ہمارے ہیں مرے اپنے بچھونوں پر جیسے ہم مرے تو ہمارا پروردگار فرمائے گا کہ دیکھو ان کے زخموں کی طرف اگر مشابہ ہوں زخم ان کے شہداء کے زخموں کے تو وہ ان میں سے ہیں اور ان کے ساتھ ہیں پس جب دیکھیں گے تو ناگہاں ان کے زخم مشابہ ہوں گے ان کے زخموں کے۔“ (احمد نسائی)

وَيَقُولُ الْمُتَوَقُّونَ إِخْوَانُنَا مَاتُوا عَلَى فُرُشِهِمْ كَمَا مَتْنَا فَيَقُولُ رَبَّنَا انْظُرُوا إِلَيْنَا جَرَاحَتِهِمْ فَإِنْ أَشْبَهَتْ جَرَاحَتُهُمْ جَرَاحَ الْمُقْتُولِينَ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَإِذَا جَرَّاهُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ جَرَاحَتَهُمْ))۔

(رواہ احمد و النسائی) (النسائی حدیث رقم ۳۱۶۴)

واحمد فی المسند ۴/ ۱۲۸)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بھاگنے والا طاعون سے میدان جہاد سے بھاگنے والے ❶ کی مانند ہے اور اس میں صبر کرنے والے کے لیے شہید کا ثواب ہے۔“ (احمد)

۱۵۹۷ (۷۵) وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْفَارُّ مِنَ الطَّاعُونِ كَالْفَارِّ مِنَ الزَّخْفِ وَالصَّابِرُ فِيهِ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ))۔ (رواہ احمد) (احمد فی

المسند ۳/ ۳۲۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی لڑائی سے یہ گمان کر کے بھاگنا کہ اگر نہ بھاگا تو مر جاؤں گا اور اگر بھاگ نکلا تو بچ جاؤں گا یہ کفر ہے۔

بَابُ تَمَنِّي الْمَوْتِ وَذِكْرِهِ

موت کی خواہش کرنے اور اس کو یاد کرنے کا بیان

الفصل الاول

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ❶ ”تم میں سے کوئی ایک بھی مرنے کی آرزو نہ کرے ❷ اگر وہ نیک ہے تو شاید کہ وہ زیادہ کرے نیکی اور اگر بدکار ہے تو شاید کہ وہ توبہ کر لے۔“ (بخاری)

۱۵۹۸ (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزِدَّادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتَبَ))۔

(رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ۵۶۷۳)

والنسائی حدیث رقم ۱۸۱۸ والدارمی حدیث رقم

۲۷۵۸ واحمد فی المسند ۲/ ۲۶۳)

فوائد الحدیث: ❶ اس سے ثابت ہوا کہ طاعون میں صبر کرنے والے کو اگرچہ وہ زندہ رہے شہید فی سبیل اللہ کے برابر اجر ملتا ہے۔ ❷ یعنی دل اور زبان سے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

۱۵۹۹ (۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا

يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ أَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ إِلَّا خَيْرًا۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۳-۲۶۸۲)

فرمایا: ”تم میں سے کوئی ایک بھی موت کی آرزو نہ کرے اور نہ ہی موت آنے سے پہلے موت کی دعا کرے کیونکہ جب وہ مرتا ہے تو اس کی امید منقطع ہو جاتی ہے اور نہیں ❶ زیادہ کرتی مومن کو عمر کی لمبائی مگر بھلائی میں۔“ (مسلم)

فوائد الحديث: ❶ یعنی اگر مومن کی عمر تکلیف میں گزرے گی تو صبر کی وجہ سے اجر عظیم پائے گا اور اگر خوشی سے گزارے تو شکر کی وجہ سے ثواب حاصل کرے گا اس لئے مومن کی زندگی میں ہر طرح سے بہتری ہے۔

۱۶۰۰ (۳) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ مِنْ ضَرٍّ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ ااَللّٰهُمَّ اٰحْيِيْنِيْ مَا كَانَتْ اَلْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَقَّيْ اِذَا كَانَتْ اَلْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ))۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۵۶۷۱ و مسلم حدیث رقم ۱۰-۲۶۸۰ و ابوداؤد حدیث رقم ۳۱۰۸ و الترمذی حدیث رقم ۹۷۱ و النسائی حدیث رقم ۱۸۲۱ و ابن ماجہ حدیث رقم ۴۲۶۵ و احمدی المسند ۱۰۱/۳)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”معم میں سے کوئی ایک بھی اس نقصان کی وجہ سے جو اس کو پہنچا ہے مرنے کی آرزو نہ کرے ❶ پس اگر ہے ضرور آرزو کرنے والا موت کی تو چاہیے کہ کہے: یا الہی! زندہ رکھ مجھ کو جب تک کہ ہو زندگی بہتر میرے لیے اور موت دے مجھے جس وقت کہ ہو مرنا بہتر میرے لیے۔“ (بخاری و مسلم)

فوائد الحديث: ❶ یعنی دنیاوی رنج و غم سے موت کی آرزو کرنا اس لئے منع ہے کہ اس میں بے صبری اور ناامیدی ہے البتہ دین میں قنہ پڑنے کا ڈر ہو تو موت کی آرزو کرنا جائز ہے جیسا کہ بعض سلف نے ایسے کیا ہے، لیکن افضل یہی ہے کہ صبر کرے اور قضاء الہی پر راضی رہے۔

۱۶۰۱ (۴) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ ((لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللَّهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ وَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَعُقُوبَتِهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ))۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث ۶۵۰۷ و مسلم حدیث رقم ۱۰۱/۳)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص پسند کرے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو تو اللہ تعالیٰ (بھی) پسند کرتا ہے اس کی ملاقات کو اور جو نا پسند کرتا اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو تو نا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو“ عائشہ رضی اللہ عنہا یا آپ کی کسی اور زوجہ محترمہ نے عرض کیا: ہم نا پسند کرتی ہیں مرنے کو آپ نے فرمایا: ”ایسی بات نہیں ہے، لیکن مومن کو جب موت آتی ہے خوشخبری دیا جاتا ہے ساتھ راضی ہونے اللہ تعالیٰ کے اس سے اور بزرگ رکھنے اللہ تعالیٰ کے اس کو پس نہیں کوئی زیادہ پسندیدہ چیز اس کے نزدیک اس چیز سے کہ جو آگے اس کے ہے پس ❶ پسند کرتا

ہے مومن ملاقات اللہ تعالیٰ کی اور پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ ملاقات اس کی اور کافر کو جب موت حاضر ہوتی ہے خبر دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے سخت عذاب اور اس کی سخت سزا کی پس نہیں کوئی چیز بہت ناپسند اسے اس چیز سے جو اس کے آگے ہے تو وہ ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اور اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے اس کی ملاقات کو۔“ (بخاری، مسلم)

فوائد الحديث: ❶ یعنی زندگی میں جو موت بری اور مکروہ معلوم ہوتی ہے تو اس کا کوئی مضائقہ نہیں اس کا اصل اعتبار موت کے وقت ہے تو اس وقت مومن مشتاق ہوتا ہے اور کافر و منافق گھبراتا ہے۔

اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں یہ کلمہ زیادہ ہے ”اور موت کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے پہلے۔“

۱۶۰۲ (۵) وَفِي رَوَايَةٍ عَائِشَةَ ((وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللَّهِ)) (مسلم حدیث رقم ۱۶ - ۲۶۸۴)

۱۶۰۳ (۶) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ ((مُسْتَرِيحٌ أَوْ مُسْتَرَاخٌ مِنْهُ)) فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ فَقَالَ ((الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالذَّوَابُّ))

(متفق علیہ) (بخاری حدیث رقم ۶۵۱۲ و مسلم

حدیث رقم (۶۱ - ۹۵۰) والنسائی حدیث رقم ۳۹۳۰ والموطا حدیث رقم ۵۴ من کتاب الحناظر واحمد فی المسند ۵/ ۲۹۶)

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جنازہ لایا گیا تو آپ نے فرمایا: ”یہ راحت پانے والا ہے یا اس سے اوروں کو راحت ہوئی“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کون ہے راحت پانے والا اور کون ہے جس سے اوروں کو راحت ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ❶ ”مومن بندہ مرنے کی وجہ سے دنیا کے رنج اور اس کی ایذا سے راحت حاصل کرتا ہے اور جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف اور فاجر بندہ کے مرنے کی وجہ سے لوگ راحت پاتے ہیں اس بندہ سے شہر درخت اور جانور اس کے شر سے راحت حاصل کرتے ہیں۔“ (بخاری و مسلم)

فوائد الحديث: ❶ فرمایا بندہ یعنی مومن متقی کے لئے دنیا قید خانہ ہے جب بھی فوت ہوا دنیاوی تکالیف سے چھوٹا اور قبر ہی میں جنت کا لطف اٹھائے گا اور ظالم اور فاسق چونکہ بے لگام ہوئے ہیں اپنے فسق و فجور سے تمام مخلوق کو ستاتے ہیں اس لئے ان کی موت سے تمام جہان کو آرام نصیب ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ گناہ سے صرف آدمی خود ہی خراب نہیں ہوتا بلکہ تمام مخلوقات بھی اس کے گناہ سے ایذا پاتی ہے۔ اعاذنا اللہ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

۱۶۰۴ (۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَخَذَ رَسُولُ

نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا: ”ہو ❶ تو دنیا میں گویا کہ تو مسافر ہے یا راہ گزرنے والا ❷ اور تھے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے جب شام کرے تو نہ انتظار کر صبح کا اور جس وقت کہ صبح کرے تو تو نہ انتظار کر شام کا اور غنیمت جان اپنی تندرستی کو اپنی بیماری سے اور اپنی زندگی کو اپنی موت کے لیے۔“ (بخاری)

اللَّهُ عَلَيْهِ بِمَنْكِبِي فَقَالَ ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ)) وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ۔ (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم

۶۴۱۴ والترمذی حدیث رقم ۲۳۳۳ وابن ماجہ

حدیث رقم ۴۱۱۴ واحمد فی المسند ۲/۲۴)

فوائد الحديث: ❶ یعنی مسافر اور راہ چلنے والے کی طرح زندگی گزار۔ جیسے مسافر سفر میں زیادہ سروسامان نہیں کرتا اور ہر وقت اپنا وطن یاد کر کے زادراہ کی فکر میں رہتا ہے اسی طرح مومن کو چاہیے کہ دنیا کو سرائے جان کر بے فائدہ حرص کو مار کر اپنے اصلی وطن سے غافل نہ ہو اور ہر وقت وہاں کا سامان کرتا رہے۔ ❷ یعنی دنیا میں پریشانی اور دلوں کی بے رونقی کا سبب موت کی غفلت ہے جب موت یاد رہے تو سب مشکلات آسان ہو جاتی ہیں یہ حدیث زہد اور درویشی کی جڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کی وفات سے تین دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا: ”نہ مرے کوئی تمہارا مگر یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نیک گمان ❶ رکھتا ہو۔“ (مسلم)

۱۶۰۵ (۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُولُ ((لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ))۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۸۱-۲۸۷۷) وابوداؤد حدیث رقم

۳۱۱۳ وابن ماجہ حدیث رقم ۴۱۶۷ واحمد فی

المسند ۳/۲۹۳)

فوائد الحديث: ❶ ایمان کے دو پہلو ہیں خوف اور امید حالت صحت اور زندگی میں خوف الہی پیش نظر رکھے تاکہ گناہوں سے بچے اور موت کے قریب خوف کا خیال نہ کرے کیونکہ گناہوں کا وقت نہیں ہے بلکہ اس وقت اللہ تعالیٰ کو رحیم کریم استار اور غفار جان کر اس کی بخشش کی امید رکھے تاکہ خوشی اور شوق سے دربار الہی میں حاضر ہو اور موت سے نفرت نہ کرے۔

الفصل الثاني

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر چاہو تم خبر دوں میں تم کو اس چیز کی کہ اول فرمائے گا اللہ تعالیٰ واسطے مومنوں کے قیامت کے دن اور اس چیز کی کہ جو پہلے کہیں گے مومن واسطے اللہ تعالیٰ کے“ ہم نے عرض کیا ہاں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ مومنوں کو فرمائے گا کیا تم محبوب رکھتے تھے ملاقات میری کو وہ

۱۶۰۶ (۹) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ مَا أَوَّلُ مَا يَقُولُ اللَّهُ لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا أَوَّلُ مَا يَقُولُونَ لَهُ)) قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ هَلْ أَحْبَبْتُمْ لِقَائِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُولُ لِمَ فَيَقُولُونَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ

کہیں گے ہاں اے رب ہمارے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا ❶
کیوں؟ تو وہ کہیں گے ہم تیرے درگزر کرنے اور تیری بخشش
کی امید رکھتے تھے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ: ”تمہارے لیے
میری بخشش ثابت ہوئی۔“ (شرح السنہ اور ابو نعیم)

فَيَقُولُ قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِي۔)) (رَوَاهُ فِي شَرْحِ
السُّنَنِ وَأَبُو نَعِيمٍ فِي الْحِلْيَةِ) (احمد فی المسند ۵/
(۳۲۸)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تم نے میری ملاقات کو کیوں پسند کیا۔ (مرقاۃ)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”لذتوں کو کھود دینے (توڑنے بھلانے) والی ❶ یعنی
موت کو بہت یاد کرو۔“ (ترمذی نسائی ابن ماجہ)

۱۶۰۷ (۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَثِيرٌ وَادْكُرَهَا ذِمَّ اللَّذَاتِ
الْمَوْتَ)) (رواه الترمذی والنسائی وابن ماجہ)
(الترمذی حدیث رقم ۲۳۰۷ والنسائی حدیث رقم
۱۸۲۴ وابن ماجہ حدیث رقم ۴۲۵۸ واحمد فی
المسند ۲/۲۹۳)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ موت کی یاد سے دنیا کی بے ثباتی ذہن میں پختہ ہوتی ہے اور آخرت کا خیال پیدا ہوتا ہے قبروں کی زیارت
سے بھی یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے موت کو لذتوں کی کھود دینے والی اس لئے فرمایا کہ دنیا کی جسمانی لذتیں مٹا دیتی ہے مثلاً مال و دولت کی
لذت عہدہ و حکومت کی لذت اہل و اولاد کی لذت یہ سب لذتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اور یہ معنی نہیں کہ موت سے بالکل لذتیں مٹ جاتی ہیں
کیونکہ مومن کے لئے موت کے بعد ایسی لذتیں حاصل ہوتی ہیں کہ دنیا کی نعمتیں ان کے مقابلہ میں کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتیں۔ حدیث میں
ہے کہ مومنوں کی ارواح جنت کے میوے کھاتی پھرتی ہیں لیکن یہ لذتیں اور قسم کی ہیں جو دنیاوی لذتوں سے مختلف ہیں۔ جنت اور دنیا کے
میووں کے نام اگرچہ ایک ہی طرح کے ہیں لیکن حقیقت میں وہ علیحدہ علیحدہ ہیں۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے
ایک دن اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو فرمایا: ”حیا کرو اللہ تعالیٰ سے حق
حیا کا“ انہوں نے عرض کیا: ”اے اللہ کے نبی ہم اللہ تعالیٰ
سے حیا کرتے ❶ ہیں اور تعریف ہے واسطے اللہ کے آپ
نے فرمایا: نہیں حیا کا یہ حق لیکن جو کوئی حیا کرے اللہ تعالیٰ سے
حق حیا کا تو ❷ اسے چاہیے کہ محافظت کرے سر کی اور اس
چیز کی کہ جو سر میں ❸ ہے اور چاہیے کہ حفاظت کرے پیٹ کی
اور اس چیز کی ❹ کہ جو جمع کیا ہے پیٹ نے اور چاہیے کہ یاد
رکھے موت کو اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کو اور جو شخص کہ

۱۶۰۸ (۱۱) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ
قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِّأَصْحَابِهِ ((اسْتَحْيُوا مِنَ اللَّهِ حَقَّ
الْحَيَاءِ)) قَالُوا إِنَّا نَسْتَحْيِي مِنَ اللَّهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَالَ ((لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنْ مَنِ اسْتَحْيَى
مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَطَى
وَلْيَحْفَظِ الْبُطْنَ وَمَا حَوَى وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبَلَى
وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ
فَقَدْ اسْتَحْيَى مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ۔)) (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
الْإِسْرَمَذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔ (الترمذی)

حدیث رقم ۲۴۵۷ واحمد، فی المسند ۱/ ۳۸۷) ارادہ کرتا ہے آخرت کا تو وہ چھوڑتا ہے دنیا کی زینت کو جس نے کیا یہ تو حیا کی اللہ سے حق حیا کا۔“ (احمد ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے اور مجھے اس کے کچھ شواہد ملے ہیں مجھے امید ہے کہ یہ حسن درجہ تک ہوگی۔
فوائد الحدیث: ❶ یعنی ہم بالجلہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کرتے ہیں۔ ❷ یعنی غیر کی خدمت، میں اس کو استعمال نہ کرے اور نہ اس کے سوا کسی کو سجدہ کرے اور نہ ریا کاری سے نماز پڑھے اور نہ بلند کرے سر کو فخر سے۔ ❸ یعنی زبان کا ان اور آنکھ کو گناہ سے بچائے۔ زبان کو غیبت اور جھوٹ سے آنکھ کو نامحرم کے دیکھنے سے اور کان کو غیبت اور خلاف شرع باتوں کے سننے سے بچائے۔ ❹ یعنی وہ چیزیں جو بیٹ سے متصل ہیں مثلاً ستر ہاتھ پاؤں اور دل وغیرہ لگ کو بھی گناہوں سے بچائے۔

۱۶۰۹ (۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ أَلْمُوتُ)) - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”موت مومن کا تحفہ ہے۔“ (بیہقی شعب الایمان)

(البیہقی فی شعب الایمان حدیث رقم ۹۸۸۴)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

۱۶۱۰ (۱۳) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ)) - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) (التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ رَقْمُ ۹۸۲ وَالنَّسَائِيُّ حَدِيثٌ رَقْمُ ۱۸۲۹ وَابْنُ مَاجَةَ حَدِيثٌ رَقْمُ ۱۴۵۲ وَاحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ ۵/ ۳۵۷) سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن پیشانی کے پینے کے ساتھ فوت ہوتا ہے۔“ ❶ (ترمذی نسائی ابن ماجہ)

حدیث رقم ۱۴۵۲ واحمد فی المسند ۵/ ۳۵۷)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مومن فوت ہوتا ہے۔ اس کے کئی معنی ہیں (۱) یہ کہ مومن پر موت کی سختی ہوتی ہے یہاں تک کہ پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے۔ (۲) یہ کہ مومن مرنے تک عبادت اور ریاضت کرتا ہے اور تیسرا یہ ہے کہ مومن کی موت کی یہ نشانی ہے کہ پیشانی پر پسینہ آجائے۔ سیدنا عبید اللہ بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اچانک آنے والی موت غضب کی پکڑ ہے۔“ (ابوداؤد) اور زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں ”اور پکڑ غضب کافر کے لیے ہے اور مومن کے لیے رحمت ہے۔“ (ابوداؤد حدیث رقم

۱۶۱۱ (۱۴) وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَوْتُ الْفَجَاءَةِ أَخَذَةُ الْأَسْفَى)) - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَزَيْنٌ فِي كِتَابِهِ ((أَخَذَةُ الْأَسْفَى لِلْكَافِرِ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِ)) - (ابوداؤد حدیث رقم

۳۱۱۰ واحمد فی المسند ۳/ ۴۲۴)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک نوجوان کے پاس جو کہ حالت جان کنی میں تھا تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا: ”کس طرح ❶ پاتا ہے تو اپنے آپ کو؟“ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں امید ❷ رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ سے اور میں اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں جمع ہوتے خوف و امید بندے کے دل میں بیچ مانند اس وقت کے مگر دیتا ہے اس کو ❸ اللہ تعالیٰ وہ چیز جو امید رکھتا ہے اور امن دیتا ہے اس کو اس چیز سے کہ جس سے ڈرتا ہے۔“ (ترمذی ابن ماجہ) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۱۶۱۲ (۱۵) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَاةٍ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ ((كَيْفَ تَجِدُكَ)) قَالَ أَرْجُو اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبٍ عَبْدٌ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ)) - ((رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)) (الترمذی حدیث رقم ۹۸۳ وابن ماجہ حدیث رقم ۴۲۶۱)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تو اس وقت اپنے دل کو کس طرح پاتا ہے کیا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امیدوار یا اس کے غضب سے ڈرنے والا۔ ❷ یعنی میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار پاتا ہوں۔ ❸ یعنی اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت میں رکھتا ہے اور عذاب سے بچاتا ہے مقصد یہ ہے کہ خاتمہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ اپنے مالک کے فضل و کرم کی امید رکھے اور اپنی نجات اور کامیابی کا گمان رکھے۔

الفصل الثالث

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہ آرزو کرو موت کی اس لیے کہ ہول جان کنی کا سخت ہے اور نیک بختی یہ ہے کہ عمر بندے کی دراز ہو اور نصیب کرے اس کو اللہ عز و جل رجوع کرنا طرف طاعت اپنی کے۔“ (احمد)

۱۶۱۳ (۱۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَمْسُوا الْمَوْتَ فَإِنَّ هَوَلَ الْمُطْلَعِ شَدِيدٌ وَإِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ أَنْ يَطُولَ عُمْرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْإِنَابَةَ)) - (رواه احمد)

(احمد فی المسند ۳/ ۳۳۲)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم متوجہ ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تو آپ ﷺ نے ہم کو نصیحت کی اور نرم کئے دل ہمارے پس روئے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور بہت روئے پھر کہا اے کاش! میں ❶ مرجاتا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے سعد! کیا تو ❷ نزدیک میرے

۱۶۱۴ (۱۷) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ جَلَسْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَّرْنَا وَرَفَقْنَا فَبَكَى سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ فَأَكْثَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ يَا لَيْتَنِي مِتُّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((يَا سَعْدُ أَعْنَدِي تَمَمِّي الْمَوْتَ)) فَزَدَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ ((يَا سَعْدُ إِنْ كُنْتَ خَلِيفَتُ

آرزو کرتا ہے مرنے کی؟“ پس مکر فرمایا اس کلمہ کو تین بار پھر فرمایا ”اے سعد! اگر تو پیدا کیا گیا ہے جنت کے لیے تو جس قدر لمبی ہوگی عمر تیری اور اچھا ہوگا عمل تیرا تو وہ تیرے لیے بہتر ہے۔“ (احمد)

لِلْجَنَّةِ فَمَا طَالَ عُمُرُكَ وَحَسَنَ مِنْ عَمَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ))۔ (رواہ احمد) (احمد فی المسند ۵/ ۲۶۷)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ① یعنی میں بچپن ہی میں مرجاتا تو گناہ گار نہ ہوتا اور آخرت میں عذاب سے نجات پاتا۔

② یعنی میرے ہوتے ہوئے موت کی آرزو کرنے میں کیا فائدہ؟ کیونکہ میری صحبت کا شرف ہر نعمت سے بہتر ہے۔

سیدنا حارث بن مضرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کے پاس اس حال میں گیا کہ داغ لیے تھے ① انہوں نے سات جگہ بدن پر پس کہا اگر نہ سنا ہوتا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے: ”نہ خواہش کرے ایک تمہارا مرنے کی“ البتہ خواہش کرتا میں اور تحقیق دیکھا میں نے اپنے آپ کو ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہیں مالک تھا میں ایک درہم کا جبکہ اب میری گھر کے گونے میں چالیس ہزار درہم ہیں، کہا حارث نے پھر پایا گیا خباب رضی اللہ عنہ کے پاس کفن ② ان کا پس دیکھا اس کو تو روئے اور کہا، لیکن سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ نہیں پایا گیا واسطے ان کے کفن مگر چار سفید وسیاہ دھاری دار جب ڈالی جاتی سر پر تو کھل جاتی قدموں سے اور جس وقت ڈالی جاتی قدموں پر کھل جاتی سر ان کے سے یہاں تک کہ کھینچی گئی ان کے سر پر اور رکھی گئی ان کے پاؤں پر ③ اؤخر۔ (احمد ترمذی) لیکن ترمذی نے نہیں نقل کیا ثم اتی بکفنه آخر تک۔

۱۶۱۵ (۱۸) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى خَبَّابٍ وَقَدْ اُكْتَوَى سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا يَتَمَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ)) لَتَمَنَيْتُهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَمْلِكُ دِرْهَمًا وَإِنِّي فِي جَانِبِ بَنِي الْأَنْ لَا رُبْعِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ ثُمَّ أَتَى بِكَفْنِهِ فَلَمَّا رَأَاهُ بَكَى وَقَالَ لَكِنْ حَمْزَةٌ لَمْ يُوجَدْ لَهُ كَفَنٌ إِلَّا بُرْدَةٌ مَلْحَاءٌ إِذَا جُعِلَتْ عَلَى رَأْسِهِ فَلَصَتْ عَنْ قَدَمَيْهِ وَإِذَا جُعِلَتْ عَلَى قَدَمَيْهِ فَلَصَتْ عَنْ رَأْسِهِ حَتَّى مَدَّتْ عَلَى رَأْسِهِ وَجُعِلَ عَلَى قَدَمَيْهِ الْإِذْخَرُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ أَتَى بِكَفْنِهِ إِلَى آخِرِهِ) (احمد فی المسند ۵/ ۱۱۱)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ① ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ آخری دوا داغ ہے اور داغ دینے سے منع بھی فرمایا ہے تو ان میں تطہیق اس طرح ہے کہ جب کسی علاج سے بھی فائدہ نہ ہو تو آخر میں داغ دینا بھی درست ہے۔ ② شاید قیمتی ہوگا اس لئے حمزہ رضی اللہ عنہ کے کفن کو یاد کر کے رو دیتے۔ ③ یا ایک قسم کا خوشبودار گھاس ہے جسے پنجابی میں کھوی کہتے ہیں ہمارے ملک میں جہاں ہوتا ہے اسے مساجد میں صفوں کے بجائے ڈال لیتے ہیں عرب میں لوہار اور زرگر استعمال کرتے ہیں۔

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

قریب المرگ شخص کو تلقین کرنے کا بیان

الفصل الاول

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے قریب المرگ لوگوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔ (مسلم)

۱۶۱۶ (۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۹۱۶/۱) و ابوداؤد

حدیث رقم ۳۱۱۷ و الترمذی حدیث رقم ۹۸۶ و النسائی حدیث رقم ۱۸۲۶ و ابن ماجہ حدیث رقم

۱۴۴۵ و احمد فی المسند ۳/۳

فوائد الحديث: یعنی مرنے کے وقت کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ اس کے پاس بیٹھ کر بآواز بلند کہوتا کہ وہ سنے اور اسے یہ کلمہ یاد آ جائے اور وہ اسے ادا کرے تلقین ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے کرنی چاہیے لگاتار اور دیر تک نہ ہونی چاہیے اور نہ ہی شور و غل اور چلا کر کیونکہ مریض پر جانکی کا وقت نہایت نازک ہوتا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ آزرده خاطر ہو کر کہیں زبان سے کوئی نامناسب بات نکالے یا اس کے دل کو اس سے نفرت ہو۔ مریض جب ایک بار کلمہ کہے تو پھر تلقین کی ضرورت نہیں ہاں اس کلمہ کے بعد کوئی دوسری بات بولے تو پھر تلقین کرنا چاہیے تاکہ وہ اس کلمہ کو پھر کہے اور اس کا آخری کلام یہی کلمہ ہو۔ امام عبد اللہ بن مبارک جب قریب الموت ہوئے تو ایک شخص ان کو کلمہ کی تلقین کرنے لگا اور اس کو بار بار کہنے لگا امام صاحب نے فرمایا جب میں اس کلمہ کو ایک بار کہہ لوں تو میں اسی پر ہوں جب تک میں کوئی اور بات نہ بولوں امام ترمذی فرماتے ہیں ابن مبارک کی مراد وہ معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا جس شخص کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ترمذی ص ۱۶۱) ف: تلقین کی اس حدیث سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ تلقین کے وقت فقط لا الہ الا اللہ کہنا چاہیے لیکن امام ابن حجر وغیرہ نے لکھا ہے کہ اس میں کلمہ سے مراد شہادت کے دونوں کلمات ہیں یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ دونوں کلمات کی تلقین کرنا چاہیے واللہ تعالیٰ اعلم جنازہ کے تفصیلی اور مکمل مسائل کے لئے مولانا محمد عبدالرحمن صاحب محدث مبارک پوری کی کتاب کتاب الجنائز کا مطالعہ نہایت مفید ہے پاکستان میں طبع ہو چکی ہے۔

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت تم مریض یا قریب المرگ کے پاس حاضر ہو تو کہو بھلائی کی بات کیونکہ فرشتے کہتے ہیں آمین اس چیز پر جو تم کہتے ہو۔“ (مسلم)

۱۶۱۷ (۲) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَوْمُنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۶-۹۱۹) و ابوداؤد

حدیث رقم ۴۱۱۵ و الترمذی حدیث رقم ۹۷۷ و النسائی حدیث رقم ۱۸۲۵ و ابن ماجہ حدیث رقم

۱۴۴۷ و احمد فی المسند ۶/۳۰۶)

۱۶۱۸ (۳) وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِ إِنَّا لِلَّهِ وَأَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أَلَلَّهُمْ أَجْرُنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلَفَ لِي خَيْرًا مِنْهَا)) فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَتَى الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ أَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. (رواه مسلم) (مسلم)

حدیث رقم (۹۱۸/۳) و ابو داؤد حدیث رقم (۳۱۱۹)

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں کوئی مسلمان کہ پہنچے اس کو ❶ مصیبت پس کہے وہ چیز کہ حکم کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے ساتھ اس کے“ انا للہ وانا الیہ راجعون یا الہی! دے ثواب مجھ کو بسبب میری مصیبت کے اور بدلہ دے واسطے میرے بہتر اس سے“ مگر دیتا ہے اللہ تعالیٰ بدلہ واسطے اس کے بہتر اس سے“ پس جب سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میں نے کہا کون مسلمان بہتر ہوگا ابوسلمہ سے اول صاحب خانہ کہ ہجرت ❷ کی طرف رسول اللہ ﷺ کے پھر میں نے کہے یہ کلمات تو اللہ تعالیٰ نے ابوسلمہ کے عوض میں مجھے رسول اللہ ﷺ عطا فرمائے۔ (مسلم)

فوائد الحديث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب کوئی مصیبت پہنچے خصوصاً موت کے صدمہ کے وقت صبر کرنا چاہیے اور یہ دعا پڑھنا مسنون ہے ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ اس ایک دفعہ چراغ گل ہو گیا تو آپ نے انا للہ پڑھا صحابہ نے عرض کیا چراغ گل ہونا کون سی بڑی مصیبت ہے جس پر آپ نے انا للہ پڑھا آپ نے فرمایا مسلمان کو جس چیز سے تکلیف ہو وہی مصیبت ہے۔ (مراسیل ابی داؤد و بحوالہ جلالین معراج المل جلد ۱ صفحہ ۱۲۳) ❷ یعنی مکہ مکرمہ سے جو لوگ ہجرت کر کے مدینہ منورہ گئے تھے ان میں سب سے پہلے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ مع اہل و عیال ہجرت کر کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی غرض یہ ہے کہ میں باوجود ایسے تردد اور فکر میں تھی لیکن آپ کے فرمان کے مطابق جب میں نے اس دعا کو پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلہ میں ان سے بہتر شخص یعنی نبی ﷺ مجھے عطا فرمائے۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت تشریف لائے تو ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں پس آپ نے بند کیا ان کی آنکھوں کو پھر فرمایا: ”روح جب ❶ قبض کی جاتی ہے تو پیچھا کرتی ہیں اس کا آنکھیں“ پس اس کے اہل خانہ چلائے آپ نے فرمایا: ”اپنے لیے دعائے خیر کیا کرو کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہیں اس چیز پر کہ کہتے ہوتم“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”یا الہی! بخش واسطے ابوسلمہ کے اور بلند کر درجہ ان کا بیچ ان کے کہ

۱۶۱۹ (۴) وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ فَأَعْمَصَهُ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ)) فَضَخَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ ((لَا تَدْعُوا عَلَيَّ أَنْفُسَكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَوْمُنُونَ عَلَيَّ مَا تَقُولُونَ)) ثُمَّ قَالَ ((أَلَلَّهُمْ أَغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْقِعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمُهْدِيَيْنِ وَأَخْلَفْهُ فِي عَقْبِهِ فِي الْعَابِرِينَ وَأَغْفِرْ لَنَا وَلَكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ)) (رواه

(مسلم) (مسلم حدیث رقم (۷- ۹۲۰) و ابو داؤد حدیث رقم ۳۱۱۸)

سیدھی راہ دکھائے گئے ہیں اور جانشین ہو ان کا بیچ ان کے پسماندگان کے اور بخش واسطے ہمارے اور واسطے ان کے اے پروردگار عالموں کے اور کشادگی کر قبران کی میں اور روشنی کر اس میں ان کے لیے۔“ (مسلم)

فوائد الحدیث: ۵ یعنی روح قبض ہو جائے تو آنکھیں بند کر دی جائیں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیئے جائیں اور تمام بدن کپڑے سے ڈھانپ دیا جائے اور میت کے لئے اور اپنے لئے دعا اور استغفار کریں اور کوئی برا کلمہ زبان سے نہ نکالیں کیونکہ اس وقت جو کچھ کہا جاتا ہے: شے اس پر آمین کہتے ہیں۔

۱۶۲۰ (۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ تُوَفَّى سَجَى بِبُرْدٍ حَبْرَةٍ (متفق علیہ)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو آپ کو یحییٰ چادر کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا۔“ (بخاری و مسلم)

(البخاری حدیث رقم ۱۲۴۱ و مسلم حدیث رقم ۹۴۲-۴۸ و ابو داؤد حدیث رقم ۳۱۲۰ و احمد فی المسند ۱۵۳/۶)

الفصل الثانی

۱۶۲۱ (۶) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ كَانَ آخِرَ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ۳۱۱۶)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ (ابو داؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۱۶۲۲ (۷) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اقْرَأْ وَأَسُورَةَ يَسَّ عَلَى مَوْتَاكُمْ)) (رواه احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ)

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے مردوں پر سورہ یسین پڑھو۔“ (احمد و ابو داؤد و ابن ماجہ)

(ابو داؤد حدیث رقم ۱۳۲۱ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۲۸ و احمد فی المسند ۲۶/۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۵ یعنی قریب الموت آدمی کے پاس سورہ یسین پڑھنی چاہیے کیونکہ یہ سورت قرآن مجید کا دل ہے اور اس کے پڑھنے اور سننے سے مومن کا دل بھی مطمئن ہوتا ہے ایک اور حدیث میں اس طرح ہے کہ آپ نے فرمایا: قریب الموت آدمی کے سر کے پاس اگر سورہ یسین پڑھی جائے گی تو اللہ تعالیٰ اس پر موت آسان کر دیتا ہے (ابن حبان ابن ابی الدنیا ابن مردویہ)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو انہیں بوسہ دیا اور آپ ﷺ روتے تھے یہاں تک کہ بچے آنسو نبی ﷺ کے عثمان رضی اللہ عنہ کے چہرے پر۔ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

۱۶۲۳ (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبَلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِي حَتَّى سَأَلَ دُمُوعُ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى وَجْهِ عُثْمَانَ (رواه ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجہ) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۱۶۳ و الترمذی حدیث رقم ۹۸۹ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۵۶ و احمد فی المسند ۶/۴۳)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ آپ کے رضاعی بھائی تھے۔ ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ منورہ میں مہاجرین میں سب سے پہلے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ہی فوت ہوئے آپ کی وفات ماہ شعبان ہجرت سے اڑھائی سال بعد واقع ہوئی تھی اور جب وہ دفن ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا پیش رو بہت اچھا ہے۔

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بوسہ لیا نبی ﷺ کا جب کہ آپ نے وفات ❶ پائی۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۱۶۲۴ (۹) وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَلَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مَيِّتٌ (رواه الترمذی و ابن ماجہ) (البخاری حدیث رقم ۱۲۴۲ و الترمذی حدیث رقم ۹۸۹ و النسائی حدیث رقم ۱۸۴۰ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۵۷ و احمد فی المسند ۶/۵۵)

فوائد الحدیث: ❶ اس سے معلوم ہوا کہ میت کا بوسہ لینا جائز ہے اور اس کا کوئی بھی منکر نہیں بلکہ یہ مسئلہ بالاتفاق جائز ہے۔ (نیل) حصین بن حوح سے روایت ہے کہ طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ بہار ہوئے تو آئے ان کے پاس نبی ﷺ عیادت کرتے تھے ان کی پس فرمایا: ”میں گمان کرتا ہوں کہ طلحہ پر موت طاری ہو چکی ہے پس خبر دینا مجھ کو ان کے متعلق اور جلدی ❶ کرو کیونکہ نہیں لائق واسطے مسلمان میت کے کہ روک رکھا جائے اسے درمیان اس کے اہل کے۔“ (ابوداؤد) رقم ۳۱۵۹

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب روح قبض ہو جائے تو فوراً تجھیز و تکفین کا سامان کرنا چاہیے اگر کوئی رات کو فوت ہو اور رات ہی میں تجھیز و تکفین اور نماز جنازہ ہو سکے تو رات ہی میں دفن کر دیں دن کا انتظار نہ کریں۔ رات میں میت کو دفن کرنا صحیح حدیث سے ثابت ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہما رات ہی میں دفن کئے گئے ہیں۔ البتہ رات کے وقت تجھیز و تکفین اور نماز جنازہ نہ ہو سکے تو دن کا انتظار کرنا چاہیے اور جمعہ کے دن اگر نماز جمعہ سے پہلے تجھیز و تکفین اور نماز جنازہ سے فراغت ہو سکے تو پہلے ہی فارغ ہو جانا چاہیے نماز جنازہ میں زیادہ لوگوں کے شریک ہونے کے خیال سے نماز جمعہ کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔ (کتاب الجنائز ص ۱۷)

الفصل الثالث

سیدنا عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تلقین کرو تم اپنے قریب المرگ لوگوں کو کلمہ کی“ نہیں کوئی معبود مگر اللہ حوصلہ والا عزت والا پاک ہے اللہ پروردگار عرش بڑے کا سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جو پروردگار عالموں کا“ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیسا ہے سکھانا اس کا تندرستوں کو؟ فرمایا: ”بہتر اور بہتر۔“ ❶ (ابن ماجہ)

۱۶۲۶ (۱۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَتَقْتُلُوا مَوْتًا كُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لِلْأَحْيَاءِ قَالَ ((أَجُودُوا أَجُودًا)) (رواه ابن ماجه) (ابن ماجه حديث رقم ۱۴۴۶)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی اگر زندہ لوگ بھی اس دعا کو پڑھیں تو کوئی نقصان نہیں بلکہ بہتر ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو (انسان) مرنے کے قریب ہوتا ہے آتے ہیں اس کے پاس فرشتے“ ❶ تو جو ہوتا ہے مردنیک کہتے ہیں نکل اے جان! پاک تھی بدن پاک میں نکل اس حالت میں کہ تعریف کی ❷ گئی ہے اور خوش ہو ساتھ راحت کے اور رزق پاک کے بہشت میں اور ساتھ ملاقات ❸ رب غیر غضبانہ کے پس ہمیشہ رہتی ہے وہ جان کہ کہا جاتا ہے اس کو یہ یہاں تک کہ وہ باہر نکلتی ہے پھر لے جاتے ہیں اس کو آسمان کی طرف پھر کھولا جاتا ہے دروازہ آسمان کا واسطے اس کے پس کہا جاتا ہے کون ہے؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ فلاں شخص ہے پس کہا جاتا ہے خوشی ہو جان پاک کو کہ تھی پاک بدن میں داخل ہو اس حال میں کہ تعریف کی گئی ہے اور خوش ہو ساتھ راحت اور رزق پاک کے اور ساتھ ملاقات پروردگار کے کہ نہیں وہ ناراض پس ہمیشہ رہتی ہے جان کہ کہا جاتا ہے واسطے اس کے یہ یہاں تک ❹ کہ پہنچتی ہے اس آسمان تک کہ اس میں ہے اللہ تعالیٰ پس جو آدمی برا ہوتا ہے تو ملک الموت کہتا

۱۶۲۷ (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوا أُخْرِجِي أَتَيْتَهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ أُخْرِجِي حَمِيدَةً وَأَبْشِرِي بِرُوحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ غَضَبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ ثُمَّ يَعْرُجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هَذَا فَيَقُولُونَ فَلَانٌ فَيُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ ادْخُلِي حَمِيدَةً وَأَبْشِرِي بِرُوحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ غَضَبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى تَنْهَى إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللَّهُ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوءَ قَالُوا أُخْرِجِي أَتَيْتَهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ أُخْرِجِي ذَمِيمَةً وَأَبْشِرِي بِحَمِيمٍ وَعَسَاقٍ وَآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ أَرْوَاحٌ فَمَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى تَخْرُجَ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هَذَا فَيُقَالُ فَلَانٌ فَيُقَالُ لَمْ يَرْحَبَا بِالنَّفْسِ

الْحَبِيبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ اِرْجِعِي ذَمِيمَةً
فَإِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لِكَ أَبْوَابِ السَّمَاءِ فَنُرْسَلُ مِنَ
السَّمَاءِ ثُمَّ تَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ)). (رواه ابن ماجه)
(ابن ماجه حديث رقم ۴۲۶۲ واحمد في المسند ۲/

(۳۶۴)

ہے نکل تو اے ناپاک جان کہ تھی ناپاک بدن میں نکل تو
در حالیکہ مذمت کی گئی ہے اور خوش ہوساتھ پانی گرم اور پیپ
کے اس جیسے طرح طرح کے عذابات کے پس ہمیشہ رہتی ہے
جان کہا جاتا ہے اس کے لیے یہ یہاں تک کہ نکلتی ہے پھر لے
جاتے ہیں اس کو طرف آسمان کی پس کھولائے جاتے ہیں ۔
آسمان کے دروازے اس کے لیے کہا جاتا ہے کون ہے یہ؟
کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص پھر کہا جاتا ہے نہ خوشی ہو جان
ناپاک کی کہ تھی بدن ناپاک میں لوٹ جا مذمت کی گئی ہے تو
تحقیق نہیں کھولے جائیں گے تیرے لیے دروازے آسمان
کے پھر ڈالی (گرائی) جاتی ہے آسمان سے پھر واپس آتی
ہے ۵ طرف قبر کی۔“ (ابن ماجہ)

حکم الحديث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحديث: ۱ یعنی رحمت کے فرشتے۔ ۲ یعنی اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے نزدیک۔ ۳ بلکہ مہربان کے سبحان اللہ روح صدائے
ربانی پر عاشق ہے یہ نغمہ سننے ہی بدن کو چھوڑ کر نکل آتی ہے۔ ۴ اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کا آسمان پر ہونا ثابت ہوتا ہے جو لوگ انکار کرتے
ہیں اور اہل حدیث کو مشبہ اور مجسمہ کہتے ہیں ان کی ارواح بھی اللہ تعالیٰ تک نہ جاسکیں گی اور پہلے آسمان سے ہی واپس زمین پر شیخ دی جائیں
گی اعاذنا اللہ منہم۔ ۵ اور وہاں عذاب میں مبتلا رہتی ہے اللہم فنا عذاب القبر و عذاب النار۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”جس وقت نکلتی ہے روح مومن کی لیتے ہیں اس کو دو
فرشتے لے کر چڑھتے ہیں اس کو“ کہا حماد ۱ نے پس ذکر کیا
آپ ﷺ نے اس روح کی خوشبو کا اور ذکر کیا مشک کا آپ
نے فرمایا: ”کہتے ہیں اہل آسمان روح پاک آئی زمین کی
طرف سے رحمت بھیجے اللہ تجھ پر اور تیرے بدن پر کہ آباد
رکھتی تھی تو اس کو پس لے جاتے ہیں اس کو طرف اس کے
پروردگار کی پھر فرماتا ہے پروردگار لے جاؤ ۲ اس کو مہلت
دی جائے قیامت تک“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب کافر کی
روح نکلتی ہے کہا حماد نے اور ذکر کیا نبی ﷺ نے اس کی بدبو
کا اور ذکر فرمایا لعنت کا؟“ کہتے ہیں اہل آسمان روح ناپاک

۱۶۲۸- (۱۳) وَ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلْقَاهَا
مَلَكَانِ يُصْعِدُ إِيَّاهَا)) قَالَ حَمَادٌ فَذَكَرْتُ مِنْ طِيبِ
رِيحِهَا وَذَكَرْتُ الْمِسْكَ قَالَ ((وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ
رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ
وَعَلَى جَسَدٍ كُنْتَ تَعْمُرُ بِنَهْ فَيُنْطَلِقُ بِهِ إِلَى رَبِّهِ ثُمَّ
يَقُولُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ)) قَالَ ((وَأَنَّ
الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ)) قَالَ حَمَادٌ وَذَكَرْتُ مِنْ
نَسْنَاهَا وَذَكَرْتُ لَنَا ((وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ خَبِيثَةٌ
جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ فَيَقَالُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ
الْأَجَلِ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رِبْطَةً

آئی زمین کی طرف سے پس کہا جاتا ہے کہ لے جاؤ اس کو مہلت ③ دی جائے قیامت تک“ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”پس رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر ④ جو کہ آپ پر تھی اپنی ناک پر اس طرح رکھی۔“ (مسلم)

كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَىٰ أَنْفِهِ هَكَذَا (رواه مسلم) (مسلم)
حدیث رقم (۷۵-۲۸۷۲)

فوائد الحديث: ① اس حدیث کے ایک راوی کا نام ہے۔ ② یعنی علین میں جہاں مومنوں کی روحیں ہیں۔ ③ یعنی قیامت تک وہیں علین میں رہے۔ ④ جب آپ نے کافر کی روح کا ذکر کیا اور اس کی بد بو بیان فرمائی تو آپ نے اپنی چادر سے اپنا ناک ڈھانپ لیا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت آتی ہے مومن کو موت لاتے ہیں فرشتے رحمت کے سفیر ریشمی ① کپڑا پھر کہتے ہیں روح کو نکل تو اس حال میں کہ راضی ہے تو اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ راضی ہے تجھ سے طرف رحمت الہی کے اور رزق خوب کے اور طرف پروردگار کی کہ نہیں غضبناک پس نکلتی ہے روح مانند بہترین خوشبو مشک کے یہاں تک کہ لیتے ہیں ② اس روح کو بعض فرشتے بعض سے یہاں تک کہ لاتے ہیں اس کو آسمان کے دروازوں پر پس کہتے ہیں فرشتے آپس میں کیا خوب ہے یہ خوشبو کہ آئی تم کو زمین کی طرف سے ③ پھر لاتے ہیں اس کو مومنوں کی ارواح کی تو وہ بہت خوش ہوتے ہیں بسبب آنے اس روح کے ایک تمہارے ④ سے ساتھ غائب اپنے کے کہ آتا ہے اس کے پاس پھر پوچھتی ہیں مومنوں کی ارواح اس روح سے کیا کیا فلاں نے؟ کیا کیا فلاں نے؟ تو ارواح آپس میں کہتی ہیں چھوڑ دو اس کو اس لیے کہ یہ تھی غم دنیا میں تو کہتی ہے یہ روح کہ تحقیق مر گیا فلاں کیا نہیں آیا تمہارے پاس وہ ارواح کہتی ہیں کہ تحقیق لے گئے اس کو طرف اس کی ماں کی جو آگ دوزخ کی ہے اور کافر کو جس وقت موت آتی ہے لاتے ہیں اس کے پاس فرشتے عذاب کے ٹاٹ پھر کہتے ہیں روح کافر کو کہ نکل طرف عذاب اللہ عزوجل کے تو ناخوش اور ناخوشی کی لگی تجھ پر پس نکلتی ہے روح بد بودار مانند نہایت

۱۶۲۹ (۱۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ أَتَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُولُونَ أَخْرِجِي رَاحِيَةً مَرْضِيًّا عَنْكَ إِلَى رَوْحِ اللَّهِ وَرَيْحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ غَضَبَانَ فَتَخْرُجُ كَمَا طِيبَ رِيحِ الْمِسْكِ حَتَّى آتَهُ لِيَنَازِلَهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَأْتُوا بِهِ أَبْوَابَ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ مَا أَطْيَبَ هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي جَاءَتْكُمْ مِنْ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِينَ فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرْحًا بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِغَائِبِهِ يَقْدُمُ عَلَيْهِ فَيَسْأَلُونَهُ مَاذَا فَعَلَ فَلَانٌ مَاذَا فَعَلَ فَلَانٌ فَيَقُولُونَ دَعَاؤُهُ فَإِنَّهُ كَانَ فِي عَمِّ الدُّنْيَا فَيَقُولُ قَدْ مَاتَ أَمَا أَتَاكُمْ فَيَقُولُونَ قَدْ ذَهَبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِ الْهَوَايَةِ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا احْتَضَرَ أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُولُونَ أَخْرِجِي سَاحِطَةً مَسْحُوطًا عَلَيْكَ إِلَى عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَأَنَّ رِيحَ جِيفَةٍ حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ إِلَى بَابِ الْأَرْضِ فَيَقُولُونَ مَا أَتَنَّنَ هَذِهِ الرِّيحُ حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحُ الْكُفَّارِ)) (رواه احمد و النسائي) (النسائي حديث رقم ۱۸۳۳)

بدیو مدار کے یہاں تک کہ لاتے ہیں اس کو زمین کے دروازہ کی طرف پس کہتے ہیں فرشتے کیا بری ہے یہ بدیو یہاں تک کہ لاتے ہیں اس کو طرف ارواح کفار کے ⑤ (احمد نسائی)

حکم الحدیث: پہلی روایت صحیح ہے اور دوسری ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ① یہ کپڑا مومن کی روح کے لئے لاتے ہیں اور اس میں لپیٹ کر لے جاتے ہیں۔ ② یعنی تعظیم و تکریم کے لئے۔ اسے ہاتھوں ہاتھ لے جاتے ہیں۔ ③ پ یعنی جہاں مومنوں کی ارواح رہتی ہیں علیین میں یا جنت میں یا عرش کے نیچے تو اس کو وہیں لاتے ہیں۔ ④ یعنی جیسے کوئی سفر سے آتا ہے اور اس کے اہل و عیال اس کی آمد پر بہت خوش ہوتے ہیں اسی طرح سے اس مومن کی روح سے وہاں موجود ارواح خوش ہوتی ہیں۔ ⑤ یعنی مومنوں کی ارواح علیین میں رکھتے ہیں اور کفار کی کھین میں۔

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نکلے ہم نبی ﷺ کے ساتھ انصار کے ایک شخص کے جنازہ میں پس پہنچے ہم طرف قبر کی اور ابھی وہ قبر تیار نہیں کی گئی تھی تو رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور ہم بھی نبی ﷺ کے گرد بیٹھ گئے گویا کہ ہمارے ① سروں پر پرندے تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی آپ اس کے ساتھ زمین کریدتے تھے پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: ”پناہ مانگو ساتھ اللہ تعالیٰ کے عذاب قبر ② سے“ دو بار فرمایا یا تین بار پھر فرمایا: ”بندہ مومن جب ہوتا ہے بچ منقطع ہونے کے دنیا سے (مرنے کے قریب) اور متوجہ ہونے کے طرف آخرت کے تو اترتے ہیں فرشتے اس کی طرف آسمان سے نہایت روشن ہوتے ہیں ان کے چہرے مانند سورج کے ساتھ ان کے کفن ہوتا ہے جنت کے کفن سے اور خوشبو ہوتی ہے جنت کی خوشبو سے یہاں تک کہ بیٹھتے ③ ہیں سامنے اس کے جہاں تک کہ پہنچے نگاہ پھر آتے ہیں ملک الموت علیہ السلام یہاں تک کہ بیٹھتے ہیں نزدیک اس کے سر کے کہتے ہیں اے جان پاک! نکل اللہ تعالیٰ کی طرف بخشش کی طرف اور اس کی خوشنودی کی طرف فرمایا: ”پس نکلتی ہے وہ بہتی ہوئی جیسے بہتا ہے ④ قطرہ پانی کا مشک میں سے تو لیتے ہیں اس کو ملک الموت اور جب لیتے ہیں اس کو تو نہیں چھوڑتے بلکہ جھپکنے کے برابر یہاں تک کہ لیتے ہیں اس کو وہ فرشتے اور رکھتے ہیں اس کو اس کفن میں اور اس خوشبو میں اور نکلتی ہے

١٦٣٠ (١٤) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَتَيْنَاهَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّا عَلَى رُءُوسِ الطَّيْرِ وَفِي يَدِهِ عِودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ ((اسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ)) مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَاقْبَالَ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِنَ السَّمَاءِ بِيضُ الْوُجُوهِ كَأَنَّ وُجُوهُهُمْ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوطُ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسُوا مِنْهُ مَذَابِصُ ثُمَّ يَجِئُ الْمَلَكُ الْمَوْتُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ إِنَّهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ أُخْرِجِي إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ)) قَالَ ((فَتَخْرُجُ تَسِيلُ كَمَا تَسِيلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَاءِ فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدْعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتَّى يَأْخُذَهَا فَيَجْعَلُوهَا فِي ذَلِكَ الْكَفَنِ وَفِي ذَلِكَ الْحَنُوطِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَطِيبٍ نَفْحَةٍ

اس روح سے خوشبو بہترین مشک کی خوشبو کی طرح کی کہ پائی جائے روئے زمین پر آپ نے فرمایا: ”لے کر چڑھتے ہیں اس جان کو پس نہیں گزرتے ❸ فرشتے یعنی ساتھ اس جان کے کسی جماعت پر فرشتوں سے مگر کہتے ہیں کون ہے یہ روح پاک تو فرشتے لانے والے کو کہتے ہیں فلاں بیٹا فلاں کا ساتھ بہترین ناموں اس کے کہ تھے اہل دنیا ذکر کرتے اس کو ساتھ ان کے دنیا میں یہاں تک کہ پہنچتے ہیں اس کے ساتھ آسمان دنیا تک پھر کھلاتے ہیں دروازہ اس کے لیے پس کھولا جاتا ہے آسمان ان کے لیے پس ساتھ ہوتے ہیں اس کے ہر آسمان سے مقرب الہی کے کہ اس آسمان میں اس آسمان تک کہ متصل ہے اس کے یہاں تک کہ پہنچایا جاتا ہے اس کو ساتویں آسمان تک تو اللہ عز وجل فرماتا ہے کھونا مہ اعمال میرے بندہ کا علمین میں اور پھر لے جاؤ ❹ اس کو طرف زمین کے اس لیے کہ میں نے زمین ہی سے پیدا کیا ان کو اور اسی میں پھر بھیجتا ہوں ان کو اور اسی سے نکالوں گا ان کو“ آپ نے فرمایا: ”پھر داخل کی جاتی ہے روح اس کی اس کے بدن میں پھر آتے ہیں اس کے پاس دو فرشتے ❺ پس بٹھاتے ہیں اس کو پھر کہتے ہیں اس کو کون ہے رب تیرا؟ پس کہتا ہے میرا رب اللہ ہے پھر اس کو کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے پھر وہ اس کو کہتے ہیں کہ کون ہے یہ ❻ آدمی جو بھیجا گیا تم میں؟ وہ کہتا ہے وہ اللہ کے رسول ہیں (ﷺ) پھر اس کو کہتے ہیں کہ یہ تجھے کیسے پتہ چلا؟ وہ کہتا ہے میں نے کتاب اللہ پڑھی اور میں اس پر ایمان لایا اور میں نے سچ جانا پھر پکارتا ہے پکارنے والا آسمان سے یہ سچا ہے بندہ میرا پس بچھاؤ اس کے لیے جنت کے پھول اور پہناؤ اس کو بہشت کے لباس اور کھولو اس کے لیے دروازہ بہشت کی طرف نبی ﷺ نے فرمایا: ”پس آتی ہے اس کو ہوا اس کی اور خوشبو اس کی پھر اس کی نظر کی حد تک کشادہ کی جاتی ہے اس کی قبر اس کے لیے آپ نے فرمایا: ”آتا ہے اس کے پاس ایک شخص خوب روایتچہ خوشبودار کپڑے پہنے ہوئے تو یہ کہتا ہے

مِسْكٍ وَجَدْتُ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ)) قَالَ ((فَيُصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ بِعَيْنِي بِهَا عَلَى مَلَأَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا مَا هَذَا الرُّوحُ الطَّيِّبُ فَيَقُولُونَ فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ بِأَحْسَنِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانُوا يُسَمُّونَهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى يَنْتَهَوْا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُونَ لَهُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشِيعُهُ مِنْ كُلِّ سَّمَاءٍ مُقَرَّبُوهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي تَلِيهَا حَتَّى يَنْتَهِيَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي عِلِّيِّينَ وَاعْبُدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتَهُمْ وَفِيهَا أَعِيدُهُمْ وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرَى)) قَالَ ((فَتَعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ فَإِنِّي بِهِ مَلَكَانُ فَيَجْلِسَانِيهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ دِينِي الْإِسْلَامُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَقُولَانِ لَهُ وَمَا عِلْمُكَ فَيَقُولُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَأَمَنْتُ بِهِ وَصَدَقْتُ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ صَدَقَ عَبْدِي فَأَفْرِ شَوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَالْبُسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَإِنِّي مِنْ رُوحِهَا وَطَيِّبُهَا فَيُنْفَسِحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَبَصَرِهِ)) قَالَ ((وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيحِ فَيَقُولُ أَبَشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّكَ هَذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ فَيَقُولُ لَهُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهَكَ الْوَجْهُ يُحْيِي بِالْخَيْرِ فَيَقُولُ أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحِ فَيَقُولُ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ حَتَّى أَرْجِعَ إِلَى

خوش وقت ہو ساتھ اس چیز کے جو خوش کرے تجھ کو یہ وہ دن ہے کہ وعدہ دیا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے اس میت کو کون ہے تو پس چہرہ تیرا لاتا ہے بھلائی کو اور خوشخبری دیتا ہے اس کی تو وہ کہتا ہے شخص کہ میں ہوں تیرا نیک عمل پس کہتا ہے میت اے پروردگار میرے قائم کر قیامت اے پروردگار میرے قائم کر قیامت تاکہ جاؤں میں طرف اہل اور مال اپنے کے نبی ﷺ نے فرمایا اور بندہ کافر جس وقت ہوتا ہے بیچ منقطع ہونے کے دنیا سے (مرنے کے قریب) اور متوجہ ہونے کے طرف آخرت کی اترتے ہیں اس کی طرف فرشتے آسمان سے سیاہ چہرے والے ان کے ساتھ ٹاٹ ہوتے ہیں پس بیٹھتے ہیں وہ روبرو اس کے جہاں تک کہ نگاہ پہنچے پھر آتا ہے ملک الموت یہاں تک کہ اس کے سر ہانے بیٹھتا ہے پس کہتا ہے اے جان خبیث! اللہ کے عذاب کی طرف نکل نبی ﷺ نے فرمایا: پس پراگندہ ہوتی ہے جان کافر کے بدن میں پس کھینچتا ہے ملک الموت اس روح کو جیسے کھینچا جاتا ہے انکڑہ صوف ترے اور لیتا ہے اس کو تو جب لیتا ہے اس کو تو نہیں چھوڑتے فرشتے روح کو اس کے ہاتھ میں تدرجہ چمکنے آنکھ کے یہاں تک کہ رکھتے ہیں اس کو ان ٹاٹوں میں اور پھلتی ہے اس روح سے نہایت بدبو مانند بومردار کے کہ پائی جائے روئے زمین پر لے کر پھر چڑھتے ہیں تو نہیں گزرتے ساتھ اس کے کسی جماعت پر فرشتوں میں سے مگر یہ کہ کہتے ہیں فرشتے کون ہے یہ روح ناپاک وہ لانے والے فرشتے کہتے ہیں کہ یہ فلاں بیٹا فلاں کا ہے ذکر کرتے ہیں ساتھ بدترین اس کے ناموں کے جو کہ تھا ذکر کیا جاتا ساتھ ان کے دنیا میں یہاں تک کہ پہنچایا جاتا ہے اس کو طرف آسمان دنیا کے پس کھلوایا جاتا ہے اس کے لیے دروازہ آسمان کا تو نہیں کھولا جاتا اس کے لیے پھر پڑھی ۹ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت: ”نہیں کھولے جاتے واسطے کافروں کے دروازے آسمان کے اور ۱۰ نہ داخل ہوں گے بہشت میں یہاں تک کہ داخل ہواونٹ سوئی کے سوراخ میں“ پھر اللہ عزوجل فرماتا ہے: بلکھونا مہ اعمال اس کا کھین میں

أَهْلِي وَمَالِي)) قَالَ ((وَأَنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ سَوَّدَ الْوُجُوهُ مَعَهُمُ الْمُسَوِّحُ فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّةَ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتَّى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ أَيَّتَها النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ أَخْرَجِي إِلَى سَخَطٍ مِنَ اللَّهِ)) قَالَ ((فَتَفَرَّقَ فِي جَسَدِهِ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يَنْزَعُ السَّفُودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُوطِ فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدْعُوهَا فِي يَدِهِ طَرَفَةٌ عَيْنٍ حَتَّى يَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ الْمُسَوِّحِ وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَانَتْ رِيحٌ جَيْفَةٌ وَجَدَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَيَصْعَدُونَ بِهَا فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلَى مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوا مَا هَذَا الرُّوحُ الْخَبِيْثُ فَيَقُولُونَ فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ بَاقِيحِ اسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمِّي بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتَّى يَنْتَهِيَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُسْتَفْتَحُ لَهُ فَلَا يَفْتَحُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُفْتَحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوا كِتَابَهُ فِي سَجِينٍ فِي الْأَرْضِ السُّفْلَى فَتَطْرَحُ رُوحُهُ طَرَحًا ثُمَّ قَرَأَ ((وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيحٍ)) فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا دِينُكَ فَيَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ

جو نیچے کی زمین میں ہے، پس پھینکی جاتی ہے روح اس کی پھینکنے کی جگہ میں، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ”اور جو شخص شرک کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ پس گویا گرا وہ آسمان سے چہرے کے بل، اچک لیتے ہیں اس کو پرندے ⑪ یا پھینک ⑫ دیتی ہے اس کو ہوا دور کے مکان میں،“ پھر ڈالی جاتی ہے روح اس کے بدن میں اور آتے ہیں اس کے پاس دو فرشتے، جو اس کو بٹھاتے ہیں پھر اس کو کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: ہا ہا ⑬ میں نہیں جانتا، پھر کہتے ہیں اس کو کیا ہے دین تیرا؟ تو وہ کہتا ہے: ہا میں نہیں جانتا پھر اس کو کہتے ہیں کون ہے یہ شخص کہ جو تم میں بھیجا گیا؟ وہ کہتا ہے: ہا میں نہیں جانتا پھر پکارتا ہے پکارنے والا آسمان کی طرف سے: یہ جھوٹا ہے پس بچھاؤ بچھو اس کے لیے آگ کا اور کھول دو اس کے لیے دروازہ طرف دوزخ کی، پس آتی ہے اس کو گرمی اس کی اور ہوا گرم اس کی اور تنگ کی جاتی ہے قبر اس پر اس کی یہاں تک کہ مل کر ادھر ادھر نکل آتی ہیں قبر میں پسلیاں اس کی اور آتا ہے اس کے پاس ایک شخص بد شکل بد بودار برے کپڑے پہنے ہوئے وہ کہتا ہے: خوش وقت ہو ساتھ اس چیز کے کہ ناخوش کرے تجھ کو اور وہ یہ دن ہے جو وعدہ دیا جاتا تھا تو، وہ مردہ کہتا ہے کون ہے تو؟ تیرا تو چہرہ نہایت برا ہے لاتا ہے برائی، تو وہ کہتا ہے کہ میں ہوں تیرا بد عمل پھر کہتا ہے مردہ اسے پروردگار میرے نہ قائم کر تو قیامت کو۔ ایک روایت میں اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ جس وقت نکلتی ہے روح مومن کی رحمت بھیجتا ہے اس پر ہر وہ فرشتہ جو درمیان آسمان اور زمین کے ہے اور ہر وہ فرشتہ جو آسمان میں ہے اور کھولے جاتے ہیں اس کے لیے دروازے آسمان کے اور نہیں کوئی دروازے والا مگر یہ کہ وہ دعا مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ سے یہ کہ چڑھائی جائے روح اس کی ان کی طرف سے اور نکالی جاتی ہے ۴ جان اس کی یعنی کافر کی ساتھ رگوں کے تو لعنت کرتے ہیں اس کو تمام فرشتے درمیان آسمان و زمین کے اور ہر فرشتہ آسمان میں اور بند کئے جاتے ہیں دروازے آسمان کے نہیں کوئی دروازے والا مگر کہ دعا کرتا ہے

الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ فَيَقُولُ هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي
فَيَسْأَلُ مَنْ دُونَهُ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ يَكْفُرَ شَوْهَهُ
مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ فَيَأْتِيهِ مِنْ
حَرِّهَا وَسُومُومِهَا وَيُضَيِّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتَّى
تَخْتَلِفَ فِيهِ أَصْلَاعُهُ وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ فَيَبْسُخُ الْوُجْهَ
فَيَبْسُخُ الْيَتَابَ مَتْنُ الرِّيحِ فَيَقُولُ أَبْشِرْ بِالَّذِي
يَسْأَلُكَ هَذَا يَوْمَكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعِدُ فَيَقُولُ
مَنْ أَنْتَ فَوَجْهَكَ الْوُجْهَ يَجِيءُ بِالشَّرِّ فَيَقُولُ
أَنَا عَمَلُكَ الْحَبِيبُ فَيَقُولُ رَبِّ لَا تَقِمِ السَّاعَةَ
وَفِي رِوَايَةٍ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ إِذَا خَرَجَ رُوحُهُ
صَلَّى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ ۚ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ
السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابِ الْإِلَهِمْ يَدْعُونَ
اللَّهَ أَنْ يُعْرِجَ بِرُوحِهِ مِنْ قَبْلِهِمْ وَتَنْزِعُ نَفْسُهُ
يَعْنِي الْكَافِرَ مَعَ الْعُرُوقِ فَيَلْعَنُهُ كُلُّ مَلَكٍ ۚ بَيْنَ
السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ
وَتُعَلَّقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابِ
الْإِلَهِمْ يَدْعُونَ اللَّهَ أَنْ لَا يُعْرِجَ رُوحَهُ مِنْ
قَبْلِهِمْ)) (رواه احمد) (ابوداؤد حديث رقم

٤٧٥٣ واحمد في المسند ٤/ ٢٨٧)

اللہ تعالیٰ سے یہ کہ نہ چڑھائی جائے روح اس کی ان کی ہماری طرف۔“ (احمد)

فوائد الحدیث: ❶ پرندے تھے۔ یہ سکون اور اطمینان سے کنایہ ہے۔ ❷ عذاب قبر سے الخ۔ اس حدیث سے عذاب قبر ثابت ہوتا ہے کتاب و سنت میں اس کے بہت دلائل موجود ہیں اور عقل کے لحاظ سے بھی یہ ناممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ بدن کے کسی حصہ میں حیات پیدا کر دے اور اسے عذاب ہو بخاری مسلم اور اصحاب سنن نے اس مسئلہ میں بہت احادیث نقل کی ہیں ابجدیث کا یہی مذہب ہے۔ ❸ بیٹھے ہیں الخ۔ یعنی نہایت ادب و احترام سے بیٹھ کر روح نکلنے کی انتظار کرتے ہیں۔ ❹ جیسے بہتا ہے قطرہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ مومن کی جان نہایت آسانی سے نکلتی ہے اور ایسی حدیثیں بھی آئی ہیں جن میں یہ بیان ہے کہ مومن پر بھی سختی ہوتی ہے مقصد یہ ہے کہ مومن پر جان نکلنے سے پہلے سختی ہوتی ہے اور نکلنے وقت بالکل سہولت ہوتی ہے بخلاف کافر اور فاسق و فاجر کے کہ اس کی جان نہایت سختی سے نکلتی ہے۔ واللہ اعلم (م) ❺ نہیں گزرتے۔ یعنی اس کی جان لے کر۔ ❻ طرف زمین کے۔ یعنی اس کے بدن کی طرف لے جاؤ جو زمین میں مدفون ہے تاکہ اس کے ساتھ وابستہ ہو کر منکر و نکیر کے سوالات کا جواب دے۔ ❼ دو یعنی منکر و نکیر۔ ❸ کون ہے وہ شخص الخ۔ بعض روایات میں یوں ہے ”فسی هذا الرجل لمحمد“ اور بعض میں صرف ”فسی هذا الرجل“ آیا ہے مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قبر میں تین سوالات ہوں گے (۱) توحید باری تعالیٰ (۲) دین (۳) اور میری رسالت کے متعلق۔ اللہ تعالیٰ مومن کو ان تینوں سوالوں کے صحیح جواب یاد کرا دیتا ہے اور کافر و منافق کو ان کے جواب بھول جاتے ہیں۔ اللہم ثبتنا بالقول الثابت فی الحیوة الدنیا و فی الآخرة۔ یہاں ”ہذا الرجل“ سے بعض کم فہم لوگوں کو غلطی لگی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ ہذا سے اشارہ نبی ﷺ کے جسم پاک کی طرف ہے جو بذات خود یا مثالی طور پر قبر میں موجود ہوں گے بالفرض نبی ﷺ قبر میں موجود ہوں بھی تو ہر جگہ اور قبر میں کیسے موجود ہوئے؟ اگر مثالی جسم مراد ہو تو پھر آپ بذات خود موجود نہ رہے بلکہ ان کی مثال اور شبیہ موجود ہوئی اور پھر ہذا کے لئے یہ ضروری نہیں کہ جس کی طرف ہذا کا اشارہ ہو وہ پاس اور سامنے ہی موجود ہو بلکہ عقلی معنوی اور حاضری الذہن چیزوں کی طرف بھی لفظ ہذا سے اشارہ کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کی مثالیں اکثر ملتی ہیں فرشتے جب لوط علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کرنے کے لئے آئے تھے تو پہلے ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے انہوں نے آمد کا سبب پوچھا تو فرشتوں نے کہا: انما مہلکوا اہل هذه القرية ان اہلہا کانوا ظالمین۔ (العنکبوت: ۳۰) اب تو یہ معلوم ہوا کہ لوط علیہ السلام سدوم کی بستیوں میں رہتے تھے اور ابراہیم علیہ السلام فلسطین میں اور یہ بھی معلوم ہے کہ سدوم سامنے نہیں تھا بلکہ ابراہیم علیہ السلام اور فرشتوں کے ذہن میں تھا۔ اسی طرح ”الم ذلك الکتاب“ میں ذلک کا اشارہ قرآن مجید کی طرف ہے حالانکہ اس آیت کے نزول کے وقت سارا قرآن مجید نہیں نازل ہوا تھا۔ نیز جب نبی ﷺ مدینہ منورہ میں زندہ موجود تھے۔ اس وقت جو مسلمان یا غیر فوف ہوتے تھے تو ان سے یہ سوال کیسے کیا جاتا تھا؟ آپ تو کبھی عالم برزخ کی سیر کے لئے تشریف نہیں لے گئے بلکہ زندگی میں ہمیشہ مدینہ منورہ میں اقامت فرما رہے۔ ❹ یہ آیت یعنی دلیل اور سند کے لئے۔ ❺ اور نہ داخل ہوں گے۔ یعنی جیسے یہ امر محال ہے ایسے ہی کافروں کا جنت میں داخل ہونا محال ہے۔ ❻ پرندے یعنی ہلاک ہو جاتا ہے۔ ❼ پھینک الخ یعنی ایسا ہلاک ہوتا ہے کہ پھر نجات کی کوئی امید باقی نہیں رہتی۔ ❽ ہا ہا الخ ایک کلمہ ہے جو عرب حیرت اور دہشت کے وقت بولتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ کافر اور منافق، منکر و نکیر کے سوالات کے جواب میں کہتا ہے جو کچھ لوگ کہا کرتے تھے میں بھی وہی کہتا تھا لیکن آہ آہ اب مجھے یاد نہیں آ رہا اس سے معلوم ہوا کہ بلا یقین ایمان، محض سن سنا کر ماننا کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور نہ اس سے نجات مل سکتی ہے لہذا آدمی کے لئے ضروری ہے کہ وہ سوچ، سمجھ کر یقین کے ساتھ ایمان لائے۔ واللہ الموفق وهو المعین۔ ❽ نکالی جاتی ہے الخ۔ اس سے معلوم ہوا کہ کافر و منافق اور فاسق و فاجر کی جان بدن سے انتہائی ناخوشی سے نکلتی ہے اور فرشتے اسے کھینچ کر نکالتے ہیں۔

عبدالرحمن بن کعب رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ جب سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کو موت آئی تو ان کے پاس ام بشر بنت براء بن معرور آئی اس نے کہا اے ابا عبدالرحمن (کعب رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) اگر ملے تو ❶ فلاں سے تو اس کو میری طرف سے سلام کہنا سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے کہا بخشے اللہ تجھ کو اے ام بشر! ہم زیادہ مشغول ❷ ہوں گے اس سے ام بشر نے کہا اے ابا عبدالرحمن! کیا نہیں سنا تو نے رسول اللہ ﷺ نے فرماتے تھے: ”روحیں مومنوں کی سبز پرندوں میں ہوں گی کھائیں گی میوے بہشت سے؟“ کہا ہاں ام بشر! ام بشر نے کہا پس یہی اس کا مطلب ❸ ہے۔ (ابن ماجہ بیہقی نے کتاب بعث و البیہقی فی کتاب البعث و النشور) (ابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۴۹)

۱۶۳۱ (۱۶) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ أَتَتْهُ أُمُّ بَشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي لَقِيتُ فَلَانًا قَافِرًا عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامُ فَقَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا أُمَّ بَشْرٍ تَحْنُ أَشْغَلُ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فِي طَيْرٍ خَضِرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرٍ الْجَنَّةِ)) قَالَ بَلَى قَالَتْ فَهَوُ ذَاكَ۔ (رواہ ابن ماجہ و البیہقی فی کتاب البعث و النشور) (ابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۴۹)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اگر ملے تو یعنی فوت ہونے کے بعد عالم برزخ میں ❷ مشغول ہوں گے الخ۔ یعنی حساب وغیرہ کے معاملہ میں خود مصروف ہوں گے وہاں سلام پہنچانے کی کب فرصت مل سکتی ہے۔ ❸ یہ وہ ہے الخ۔ مطلب یہ ہے کہ براء رضی اللہ عنہ بھی چڑیا کی صورت میں ہوں گے اور آپ بھی اسی صورت میں ہوں گے تو تم ان سے ضرور ملو گے لہذا ایسے موقع پر سلام پہنچانا کوئی مشکل بات نہیں۔

عبدالرحمن بن کعب رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک مومن کی روح ❶ پرندہ کی طرح ہوتی ہے میوہ کھاتی ہے جنت میں یہاں تک کہ قیامت کے دن واپس لائے گا اس کو اللہ تعالیٰ اس کے بدن میں۔“ (مالک نسائی بیہقی کتاب بعث و النشور)

۱۶۳۲ (۱۷) وَعَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَمَّا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ تَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يُوجِعَهُ اللَّهُ فِي جَسَدِهِ يَوْمَ يَبْعَثُهُ)) (رَوَاهُ مَالِكٌ وَ النَّسَائِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِي - كِتَابِ الْبُعْثِ وَ النُّشُورِ) (النسائی حدیث رقم ۲۰۷۳ و ابن ماجہ حدیث رقم ۴۲۷۱ و الموطا حدیث رقم ۴۹)

مَنْ كَتَابَ الْجَنَائِزَ وَاحْتَمَدَ فِي الْمَسْنَدِ ۳/ ۴۵۵)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ روح مومن کی۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ اس حدیث میں مومن سے وہ مومن مراد ہے جو شہید ہو کر فوت ہوئے اور بعض کہتے ہیں کہ مومن مراد ہے۔ (زرقانی)

محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ میں سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا جبکہ وہ ❶ قریب المرگ تھے میں نے کہا کہ

۱۶۳۳ (۱۸) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَمُوتُ فَقُلْتُ

إِقْرَأْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ السَّلَامَ۔ (رواہ ابن

ماجہ) (ابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۵۰)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قریب فوت ہونے کے ارخ یعنی حالت سکران میں تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مومنوں کی ارواح عالم برزخ میں آپس میں ایک دوسرے سے ملتی باتیں کرتیں کھاتی بیتی اور خوش ہوتی ہیں (زرقانی ج ۲ ص ۸۵)

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَتَكْفِينِهِ

میت ❶ کو غسل اور گفن دینے کا بیان

الفصل الأول (پہلی فصل)

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ آئے جبکہ ہم نہلا رہی تھیں آپ کی بیٹی کو ❷ آپ نے فرمایا: ”نہلاؤ اس کو تین بار ❸ یا پانچ بار یا زیادہ اس سے اگر دیکھو تم یہ مناسب ساتھ پانی کے اور پتے پیری کے اور ڈالو آخری بار میں کافور یا کچھ کافور سے تو جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتا دینا“ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب ہم فارغ ہوئیں تو ہم نے آپ کو خبر دی تو آپ نے اپنا تہبند ڈال اطراف ہماری پس فرمایا: ”اس تہبند کو بدن سے لگا دو (یعنی اس میں لپیٹ دو)“ اور ایک روایت میں ہے: ”غسل دو اس کو طاق تین بار یا پانچ یا سات بار اور شروع کرو اس کے دائیں طرف سے اور اعضاء وضو اس کے سے“ اور ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور بنائیں ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں پھر ڈالا ہم نے ان کو پیچھے ان کے۔ (بخاری ومسلم)

۱۶۳۴- (۱) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ ((اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتِنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَبِذَرٍّ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا قَرَعْتَ فَاذْنِي)) فَلَمَّا قَرَعْنَا أَذْنَاهُ قَالَ لِيْنَا حِفْوُهُ فَقَالَ ((أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ)) (وَفِي رَوَايَةٍ) ((اغْسِلْنَهَا وَتَرَّ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا وَابْدَأِي بِمِائِمَتِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا)) قَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ فَالْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا۔

(متفق علیہ) (البحاری حدیث رقم ۱۲۵۴ ومسلم

حدیث رقم (۳۶-۹۳۹) و ابو داؤد حدیث رقم ۳۶۴۲

والترمذی حدیث رقم ۹۹۰ والنسائی حدیث رقم

۱۸۸۱ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۵۸ والموطا حدیث

رقم ۲ من کتاب الجنائز واحمد فی المسند ۵/۸۴)

فوائد الحدیث: ❶ غسل میت بالا جماع زندہ مسلمانوں پر واجب ہے۔ شہید کے سوا ہر مسلمان میت کو غسل دینا ضروری ہے شہید کو بغیر غسل اس کے کپڑوں میں خون سمیت دفن کرنے کا حکم ہے اور میت کو اس کے رشتہ دار غسل دیں جو رشتہ داری میں قریب ہوں بشرطیکہ ان کو غسل دینے کا طریقہ معلوم ہو اگر ان میں سے کسی کو معلوم نہ ہو تو پھر وہ لوگ غسل دیں جو پرہیزگار اور امانت دار ہوں۔ (نیل ج ۳/۲۷)

جب کوئی عورت مر جائے اور وہاں عورتیں موجود نہ ہوں جو اس کو غسل دیں اور نہ اس کا شوہر ہو جو غسل دے تو وہ عورت تیمم کرائی جائے اس کا

منہ اور دونوں ہتھیلیاں پاک مٹی سے ملی جائیں اور جب کوئی مرد مر جائے اور وہاں عورتوں کے سوا کوئی مرد نہیں تو عورتیں اس کو تیمم کرائیں۔ (سبل السلام ج ۲ ص ۱۲۶) شوہر کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی بیوی کو غسل دے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! اگر تو مجھ سے پہلے مرتی تو میں تجھے غسل دیتا۔“ (مسند احمد ابن ماجہ ابن جریر ابن حبان بلوغ المرام سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا تھا) (دارقطنی شافعی بیہقی اور اس کی اسناد حسن ہے۔ نیل الاوطار ص ۲۵۷ ج ۳) اور یہی مذہب ہے امام مالک امام شافعی امام احمد اور جمہور علماء کا اور بیوی کے لیے بھی جائز ہے کہ اپنے شوہر کو غسل دے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان کی بیوی نے غسل دیا تھا۔ فقہائے حنفیہ کے نزدیک بھی جائز ہے کہ عورت اپنے شوہر کو غسل دے۔ (کتاب الجنائز ص ۲۲) مزید تفصیل کے لئے کتاب الجنائز امام مبارکپوری کی تالیف انیف کی طرف رجوع فرمائیں۔ (۲) یعنی آپ کی صاحبزادی ام کلثوم یا زینب رضی اللہ عنہا کو۔ (۳) میت کے غسل کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اس کے کپڑے اتاریں لیکن بدن کا جتنا حصہ زندگی کی حالت میں چھپانا ضروری ہے اس کو بے پردہ نہ کریں پھر بائیں ہاتھ میں کپڑا لپیٹ کر اس کا استنجہ کرائیں اور بدن پر کہیں نجاست ہو تو اس کو بھی پاک کریں پھر وضو کرائیں سر اور داڑھی میں بال ہوں تو خطمی سے یا کسی اور صاف کرنے والی چیز (صابن وغیرہ) سے دھوئیں اور اگر میت عورت ہو تو اس کے سر کی چونٹیوں کو کھول کر اس کا سر دھوئیں پھر تین بار پانی اور پیری کے پتوں سے غسل دیں اور آخری بار پانی میں کاغذ ملائیں اگر تین بار سے زیادہ غسل دینے کی ضرورت معلوم ہو تو پانچ بار غسل دیں اگر پانچ بار سے بھی زیادہ ضرورت ہو تو طاق ہونا چاہیے غسل دینے میں دائیں طرف سے شروع کریں جیسا کہ اس حدیث میں آیا ہے۔ نرمی اور آہستگی سے غسل دیں اور میت سے کوئی مکروہ یا معیوب چیز معلوم ہو تو اس کو چھپائیں اور کسی سے ظاہر نہ کریں اور جس مقام میں غسل دیں وہاں پردہ کر لیں نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی فرمائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ البتہ اگر غسل دینے والا میت کی کوئی اچھی چیز دیکھے مثلاً چہرہ کا چمکنا اور روشن ہونا یا اس سے خوشبو کا محسوس کرنا تو بہتر ہے کہ اس کو لوگوں سے بیان کرے اور مکروہ چیز دیکھے تو ظاہر کرنا جائز نہیں۔ (کتاب الجنائز ص ۲۶۲۵)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو محمول (۱) کے بنے ہوئے روئی کے سفید یمنی تین کپڑوں میں کفن دیا گیا ان میں کرتا تھا اور نہ ہی پٹری۔ (بخاری و مسلم)

۱۶۳۵ (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بَيْضَ سَحْوَلِيَّةٍ مِنْ كُرْسَفٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ۔ (متفق علیہ)
(البخاری حدیث رقم ۱۲۶۴ و مسلم حدیث رقم ۴۵۰ - ۹۴۱) و ابوداؤد حدیث رقم ۳۱۵۱ و الترمذی حدیث رقم ۹۹۶ و النسائی حدیث رقم ۱۸۹۸ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۶۹ و المؤطا حدیث رقم ۵ من کتاب الجنائز و احمد فی المسند ۹۳/۶

فوائد الحديث: ۵ محمول۔ محمول ایک بستی ہے ملک یمن میں۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت کفن دے ایک تمہارا اپنے بھائی کو تو چاہیے کہ وہ اس کو اچھا کفن دے۔“ (مسلم)

۱۶۳۶ (۳) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا كُفِّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۹۴۳ - ۹۴۹) و ابوداؤد

حدیث رقم ۳۱۴۸ والترمذی حدیث رقم ۹۹۵ وابن
ماجہ حدیث رقم ۱۴۷۴ والنسائی حدیث رقم ۱۸۹۵
واحمد فی المسند ۳/۲۹۵)

۱۶۳۷ (۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا
كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَقَّصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَمَاتَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ
وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمْسُوهُ بِطَبِّ وَلَا تَحْمَرُّوا
رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُلَيًّا)) - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(البخاری حدیث رقم ۱۲۵۷ ومسلم حدیث رقم
۹۳-۱۲۰۶ والترمذی حدیث رقم ۹۵۱ والنسائی
حدیث رقم ۱۹۰۴ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۰۸۴
والدارمی حدیث رقم ۱۸۵۲ واحمد فی المسند ۱/

(۲۱۵)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی
نبی ﷺ کے ساتھ تھا، پس اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ
دی، اور وہ احرام پہنے ہوئے تھا تو وہ مر گیا، پھر رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: ”غسل دو اس کو پانی اور پیری کے ساتھ اور کفناؤ
اس کو اس کے دو کپڑوں میں اور اس کو خوشبو نہ لگاؤ اور نہ
ڈھانچو اس کا سر، کیونکہ وہ اٹھایا جائے گا دن قیامت کے لیک
کہتا ہوا۔“ (بخاری ومسلم)

اور ہم سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کی حدیث ”قتل کئے گئے سیدنا
مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ“ باب جامع مناقب میں ذکر کریں گے
اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

الفصل الثانی

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”پہنؤ تم سفید کپڑے کیونکہ وہ بہتر ہیں تمہارے کپڑوں
میں اور کفناؤ سفید کپڑوں میں اپنے مردوں کو اور تمہارے
سرموں میں سے بہترین سرمہ اٹھ ۱ ہے اس لیے کہ وہ اگاتا
ہے پلکوں کے بالوں کو اور روشن کرتا ہے بینائی کو۔“
(ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ)

۱۶۳۸ (۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ
فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَمِنْ
خَيْرِ أَكْحَالِكُمْ إِلَّا نَمِدُ فَإِنَّهُ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُوا
الْبَصَرَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ
مَاجَةَ إِلَى مَوْتَاكُمْ - (ابوداؤد حدیث رقم ۴۰۶۱

والترمذی حدیث رقم ۹۹۴ والنسائی حدیث رقم
۱۸۹۶ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۷۲ واحمد فی

(المسند ۱/۲۴۷)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ائمہ دینی سرمہ ہے جس کو ہمارے ملک کے لوگ عام استعمال کرتے ہیں، افضل یہ ہے کہ سوتے وقت لگایا جائے اس لئے کہ نبی ﷺ سوتے وقت لگاتے تھے اور اس وقت کا لگایا ہوا اچھا اثر کرتا ہے۔

۱۶۳۹ (۶) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَغَالَوْا فِي الْكُفْنِ فَإِنَّهُ يُسْلَبُ سَلْبًا سَرِيعًا)) (رواہ ابو داؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ۳۱۵۴)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کفن میں بہت مہنگا ❶ کپڑا استعمال نہ کرو کیونکہ وہ چھینا جاتا ہے چھیننا جلد۔“ (ابو داؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ میت نے اگر کچھ مال چھوڑا ہے تو اس سے پہلے اس کی تجہیز و تکفین کی جائے، اگر اس قدر مال چھوڑا ہے کہ اس سے کفن منسوں ہو سکتا ہے تو کفن منسوں ہی دینا چاہیے یعنی مرد ہو تو تین کپڑے اور عورت ہو تو پانچ کپڑے، کفن میں قیمتی کپڑا نہیں لگانا چاہیے کیونکہ یہ بہت جلدی گل سڑ جائے گا اور بے فائدہ مال ضائع ہوگا، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے میرے پرانے ان دونوں کپڑوں میں ہی کفنا دینا، نئے کپڑوں کے زندہ لوگ نسبت مردوں کے زیادہ مستحق ہیں، یہ کفن کے دونوں کپڑے تو لہو پیپ کے لئے ہیں۔ (طبری ج ۲ ص ۵۱۳)

۱۶۴۰ (۷) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ لَمَّا حَصَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِشَابٍ جَدُّ فَلَبِسَهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((الْكَمِيْتُ يَبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي يَمُوتُ فِيهَا)) (رواہ ابو داؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ۳۱۱۴)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان کو موت آئی ❶ تو انہوں نے نئے کپڑے منگوائے پھر ان کو پہنا، پھر کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ”مردہ اٹھایا جاتا ہے ان کپڑوں میں جن میں وہ مرتا ہے۔“ (ابو داؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نئے کپڑے پہننے کے لئے بطور دلیل یہ حدیث بیان کی حالانکہ اس حدیث میں کپڑوں سے مراد وہ عمل مراد ہیں جن کو کرتے ہوئے آدمی فوت ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے صفائی اور نظافت کے لئے نئے کپڑے پہننے تھے اتفاقاً ان کو یہ حدیث بھی یاد آگئی تو بیان کر دی، نہ کہ نئے کپڑے پہننے کی دلیل کے لئے بیان کی۔

۱۶۴۱ (۸) وَعَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((خَيْرُ الْكُفْنِ الْحُلَّةُ وَخَيْرُ الْأُصْحِيَّةِ الْكَبَشُ الْأَقْرَنُ)) (رواہ ابو داؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ۳۱۵۶)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین کفن حلہ ❶ اور بہترین قربانی سینگوں والا دنبہ ہے۔“ (ابو داؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تہنڈ اور اوپر کی چادر کو حلہ کہتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر تین چادریں نہ مل سکیں تو دو ہی کافی ہیں بلکہ ضرورت کے وقت ایک ایسے کپڑے میں بھی کفنا ناجائز ہے جو اس قدر لمبا نہ ہو کہ میت کے پورے قد کو چھپائے، ایسی صورت میں سر کی طرف

کھانا چاہیے اور پاؤں کی طرف ازخریا کسی اور گھاس سے چھپا دینا چاہیے جیسے شہداء احد کھنائے گئے تھے۔

۱۶۴۲ (۹) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي
اور ترمذی ابن ماجہ نے سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
امامہ (الترمذی حدیث رقم ۱۵۱۷ وابن ماجہ حدیث
رقم ۱۴۷۳)

۱۶۴۳ (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ
سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
شہداء احد کے متعلق فرمایا: ”اتارا جائے ان سے لوہا اور
چمڑے اور یہ کہ انہیں دفن کیا جائے ان کے خون اور ان کے
ابوداؤد و ابن ماجہ (ابوداؤد حدیث رقم ۳۱۳۴
رقم ۱۵۱۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

﴿ف﴾ مردوں کے لئے کفن مسنون تین کپڑے یعنی تین چادریں جو اس قدر لمبی اور چوڑی ہوں جن میں میت کو خوب اچھی طرح لپیٹ سکیں اور سر سے قدم تک بنجی چھپ جائے۔ اکثر اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم کا اسی پر عمل ہے، مردہ دفن دینے کا طریقہ یہ ہے کہ تینوں چادروں کو ایک دوسرے پر بچھائیں، پھر میت کو چت لٹائیں، پھر اوپر کی چادر کی دائیں طرف کو پہلے لپیٹیں۔ تاکہ کفن کا پلینا دائیں طرف سے شروع ہو، پھر بائیں طرف کو لپیٹیں، پھر اس طرح نیچے کی باقی چادروں کو لپیٹیں، پھر سر اور پاؤں کی طرف کفن کو گرہ دیں تاکہ کفن منتشر نہ ہونے پائے اور جب میت کو لحد میں رکھیں تو ان دونوں گرہوں کو کھول دیں، سرہ بنہ بنہ جناب رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔ عورتوں کے لئے مسنون کفن پانچ کپڑے ہیں اور وہ یہ ہیں، تہہ بند کرتا، شمار جس کو دامنی کہتے ہیں یعنی سر بند اور دو چادریں عورتوں کے تہہ بندی لہبائی بقدر تہ بند شرعی کے ہونی چاہیے اور عورتوں کا کرتا کندھے سے قدم تک ہونا چاہیے جیسا کہ زندہ عورتوں کو لہبا کرتہ پہننا مشروع و درست ہے اور سر بندی لہبائی اور چوڑائی اس قدر ہونی چاہیے کہ عورت کا سر بالوں سمیت اس میں چھپ جائے۔ (کتاب الجنائز)

الفصل الثالث

۱۶۴۴ (۱۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْرَهِيمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا
فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّي كُفْنٌ فِي
بُرْسَةِ إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِنْ غُطِّيَ
رِجْلَاهُ بَدَتْ رَأْسُهُ وَأَرَاهُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ
مِّنِّي ثُمَّ بَسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بَسِطَ أَوْ قَالَ أُعْطِينَا
مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا وَلَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا
عَجَلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ۔ (رواہ

سعید بن ابراہیم رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ سیدنا
عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا گیا اور وہ روزہ سے
تھے انہوں نے کہا، سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے
گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے وہ ایک چادر میں کفن دیئے گئے
اگر ڈھانپا جاتا ان کا سر تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور اگر
ڈھانپے جاتے پاؤں تو ان کا سر کھل جاتا تھا اور میں گمان کرتا
ہوں کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ شہید کر دیئے گئے سیدنا
حمزہ رضی اللہ عنہ وہ بہتر مجھ سے تھے پھر ہمارے لیے دنیا بہت زیادہ

(البخاری) (البخاری حدیث رقم ۴۰۴۵)

کشاہدہ کی گئی کہ ڈرتے ہیں ہم کہ ہو ثواب ہماری نیکیوں کا جلدی دیا جانا ہمارے لیے پھر انہوں نے رونا شروع کیا یہاں تک کہ کھانا چھوڑ دیا۔ (بخاری)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عبد اللہ بن ابی کے پاس آئے جبکہ وہ اپنی قبر میں رکھا گیا پھر حکم فرمایا اس کے نکالنے کا تو وہ نکالا گیا، پھر رکھا اس کو نبی ﷺ نے اپنے گھٹنوں پر اور ڈالا اس کے منہ میں لعاب اپنا اور پہنایا اس کو اپنا کرتے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا، اور عبد اللہ بن ابی نے پہنایا تھا عباس رضی اللہ عنہ کو کرتے۔ (بخاری و مسلم)

۱۶۴۵ (۱۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَفَقَّتْ فِيهِ مِنْ رَيْقِهِ وَالْبَسَ قَمِيصَهُ قَالَ وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيصًا - (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۵۷۹۵ و مسلم حدیث رقم ۲۷۷۳) والنسائی حدیث رقم ۱۹۰۱ واحمد فی المسند ۳/ ۳۸۱

بَابُ الْمَشْيِ بِالْجَنَازَةِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهَا

جنازہ کے ساتھ چلنے ❶ اور نماز جنازہ پڑھنے کا بیان

الفصل الاول

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: ”جنازہ میں جلدی کرو کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو بہتر ہے پہنچاؤ اس کو طرف اس کے اور اگر ہے اس کے علاوہ تو بد ہے اس کو اپنی گردنوں سے (جلدی) اتارو۔“ (بخاری و مسلم)

۱۶۴۶ (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكَ صَلَاحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكَ سَوَاءٌ ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهَا عَنْ رِقَابِكُمْ)) - (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۳۱۵ و مسلم حدیث رقم ۹۴۴-۵۰) والترمذی حدیث رقم ۱۰۱۵ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۷۷ واحمد فی المسند ۲/ ۲۴۰

فوائد الحديث: ❶ جنازہ کے ساتھ چلنے۔ جنازہ کے ساتھ چلنا ایک حق ہے، مجملہ ان حقوق کے جو مسلمانوں میں باہم ایک دوسرے پر واجب ہیں۔ علاوہ ازیں جنازہ کے ساتھ چلنے میں بہت بڑا ثواب ہے جیسا کہ اس باب میں احادیث آئی ہیں جنازہ کے اٹھانے میں کسی قسم کی کوئی ذلت نہیں ہے۔ خود نبی ﷺ اور بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کرام تابعین اور ائمہ دین جنازہ اٹھایا کرتے تھے لہذا جو شخص جنازہ کے اٹھانے میں ذلت سمجھے تو وہ یقیناً ضعیف الایمان ہے۔

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: ”جس وقت جنازہ تیار کیا جاتا ہے اور اس کو لوگ اپنی

۱۶۴۷ (۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا وَضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرَّجُلُ

گروں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ نیک بخت ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ مجھے جلدی لے چلو اور اگر وہ بد بخت ہوتا ہے تو کہتا ہے اپنے لوگوں کو اے مصیبت مجھے کہاں لے جاتے ہو اس کی آواز ہر چیز سنتی ہے سوائے انسانوں کے اور اگر اسے انسان سنیں تو وہ بیہوش ہو جائیں۔“ (بخاری)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ ❶ اور جو شخص ساتھ ہو اس کے تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ رکھا جائے جنازہ۔“ (بخاری، مسلم)

عَلَىٰ اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِ مَوْنِيْ وَ اِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لَا اُهِلُّهَا يَا وَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانُ وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ)) (رواہ البخاری)
(البخاری حدیث رقم ۱۳۱۴ والنسائی حدیث رقم ۱۹۰۹ واحمد فی المسند ۳/ ۴۱)

۱۶۴۸ (۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوَضَّعَ)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۳۱۰ ومسلم حدیث رقم (۷۷-۹۶۹) وابوداؤد حدیث رقم ۳۱۷۳ والترمذی حدیث رقم ۱۰۴۳ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۵۷۲)

فوائد الحدیث: ❶ کھڑے ہو جاؤ۔ جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جانے کا یہ حکم پہلے تھا پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا جیسا کہ صحیح مسلم میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے جو آگے آ رہی ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر ایک جنازہ تو کھڑے ہوئے اس کے لیے رسول اللہ ﷺ اور کھڑے ہوئے ہم ساتھ آپ کے پس کہا ہم نے اے اللہ کے رسول! یہ جنازہ یہودیہ کا ہے پس نبی ﷺ نے فرمایا: ”موت گھبراہٹ اور ڈر ہے پس جب دیکھو جنازہ تو اٹھ کھڑے ہو۔“ (بخاری، مسلم)

۱۶۴۹ (۴) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اِنَّهَا يَهُودِيَّةٌ فَقَالَ ((اِنَّ الْمَوْتَ فَرَعٌ اِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۳۱۱ ومسلم حدیث رقم (۷۸-۹۶۰) وابوداؤد حدیث رقم ۳۱۷۴ والنسائی حدیث رقم ۱۹۲۲ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۵۴۳ واحمد فی المسند ۳/ ۳۱۹)
۱۶۵۰ (۵) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فَقُمْنَا وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا يَعْنِي فِي الْجَنَازَةِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي رَوَايَةٍ مَالِكٍ وَابْنِ دَاوُدَ قَامَ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ (مسلم حدیث رقم ۸۴-۹۶۲) وابوداؤد حدیث رقم ۳۱۷۵ والترمذی حدیث رقم ۱۰۴۴ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۵۴۴ والموطأ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دیکھا ہم نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہوئے اور آپ بیٹھے تو ہم بھی بیٹھے ❶ گئے یعنی جنازہ دیکھ کر۔ (مسلم) اور مالک اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ جنازہ کے لیے کھڑے ہوئے پھر بعد میں بیٹھ گئے۔

حدیث رقم ۳۳ من کتاب الجنائز

فوائد الحديث: ❶ پس بیٹھے ہم۔ جنازہ میں کھڑے ہونے کے دو حکم تھے ایک وہ شخص جو جنازہ کو دیکھے تو کھڑا ہو جائے جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے یہ دونوں حکم علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے منسوخ ہو گئے ہیں اب جنازہ کو دیکھ کر اٹھنا سنت نہیں ہے۔ (زرقاتی ج ۱ ص ۶۹)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مسلمان کے جنازہ کے ساتھ جائے ثواب حاصل کرنے کے لیے اور رہے ساتھ اس کے یہاں تک کہ نماز پڑھے اس پر اور اس کے دفن سے فراغت پائے تو وہ لوٹتا ہے دو قیراط کے برابر اجر لے کر ❶ ہر قیراط مانند احد کے ہے اور جو آدمی کہ نماز پڑھے جنازہ پر پھر واپس جائے دفن سے فراغت پائے تو وہ لوٹتا ہے ایک قیراط کے برابر ثواب لے کر۔“ (بخاری، مسلم)

۱۶۵۱ (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ-)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۳۲۵ و مسلم حدیث رقم ۵۲-۹۴۵) و ابوداؤد حدیث رقم ۳۱۶۸ والنسائی حدیث رقم ۱۹۴۰

واحمد فی المسند ۲/۲

فوائد الحديث: ❷ قیراط۔ دانی کا آدھا حصہ ہوتا ہے اور دانی درہم کا چھٹا حصہ ہے تو قیراط درہم کا بارہواں حصہ ہوا یعنی تقریباً دو رتی کے برابر مقصد یہ ہے کہ قیراط اگرچہ معمولی وزن ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک احد پہاڑ سے بھی زیادہ وزن رکھتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو نجاشی کے مرنے کی خبر پہنچائی ❶ جس دن وہ مرا اور نکلے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے عید گاہ کی طرف پھر صف باندھی ساتھ ان کے اور تکبیرات کہیں چار۔ (بخاری، مسلم)

۱۶۵۲ (۷) وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ- (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۳۲۰۴ و مسلم حدیث رقم ۶۲-۹۵۱) و ابوداؤد حدیث رقم ۳۲۰۴ و الترمذی حدیث رقم ۱۰۲۲ والنسائی حدیث رقم ۱۹۸۰ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۵۳۴ والموطا حدیث

رقم ۱۴ من کتاب الجنائز و احمد فی المسند ۲/۲۸۱

فوائد الحديث: ❸ خبر نجاشی الخ۔ ملک حبشہ کے بادشاہ کا لقب نجاشی تھا اور اس بادشاہ کا نام اصمہ تھا جب مہاجرین ہجرت کر کے ملک حبش میں پہنچے تو اس بادشاہ نے ان کی خاطر خواہ عزت کی اور ان کو اپنے ملک میں نہایت امن و امان سے رکھا اور صحابہ سے اسلامی تعلیمات معلوم کر کے دل میں مسلمان ہو گیا تھا۔ اس لئے نبی ﷺ نے اس کی فوجی کی خبر صحابہ کو دی جب وہ فوت ہوا تھا اور صحابہ کو لے کر آپ عید گاہ میں پہنچے اور صفیں باندھیں اور آپ نے نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیرات کہیں اس سے ثابت ہوا کہ میت غائب پر نماز جنازہ بھی جائز ہے۔ امام شافعی، امام احمد اور اکثر سلف کا یہی مذہب ہے حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک میت غائب پر نماز جنازہ جائز نہیں وہ کہتے ہیں کہ نجاشی کا جنازہ فرشتے اٹھالائے تھے وہ آپ کے سامنے ظاہر ہو گیا تھا جیسے میت حاضر ہوتی ہے لیکن اس کی کیا دلیل ہے؟ ایسے ہی بلادلیل باتیں بنا کر

حدیث نبویؐ کو ٹھکرانا ایمان کے خلاف ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے تعجب ہے کہ احناف قبر پر نماز جنازہ جازز کہتے ہیں حالانکہ قبر میں بھی میت نظر نہیں آتی، موت کے بعد قلیل اور کثیر فاصلہ برابر ہے اور پھر نماز جنازہ تو دعا ہے جو ہر مومن کے لئے درست ہے غائب ہو یا حاضر بلکہ مومن غائب کے لئے دعا جلد قبول ہوتی ہے احناف کی یہ باتیں اب صرف کتابوں تک رہ گئی ہیں اور ان کا عمل اس کے خلاف ہے بانی پاکستان محمد علی جناح کا تمام احناف نے غائبانہ جنازہ پڑھا تھا حالانکہ اس کا مقامی طور پر بھی جنازہ پڑھا گیا تھا افہام انہ نفیس۔

۱۶۵۳ (۸) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعًا وَاتَّهَ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۹۵۷-۷۲) وابوداؤد حدیث رقم ۳۱۹۷ والترمذی حدیث رقم ۱۰۲۳ والنسائی حدیث رقم ۱۹۸۲ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۵۰۵ واحمد فی المسند ۴/۳۶۷

سیدنا عبدالرحمن بن ابی لیلیؓ سے روایت ہے کہ سیدنا زید بن ارقمؓ ہمارے جنازوں پر چار تکبیرات کہتے اور انہوں نے ایک جنازہ پر پانچ تکبیرات کہیں پس ہم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ پانچ تکبیرات کہتے تھے۔ ❶ (مسلم)

فوائد الحديث: ❶ پانچ تکبیرات۔ نبی ﷺ نے نماز جنازہ میں احادیث صحیحہ سے چار تکبیرات ثابت ہیں اور پانچ بھی اور بعض صحابہ سے پانچ سے زیادہ بھی ثابت ہیں، مگر اکثر عمل چار تکبیرات پر ہے، چار تکبیرات میں رفع یدین کرنا کسی حدیث مرفوعہ صحیح سے ثابت نہیں ہے اور جو مرفوع ہیں تو وہ ضعیف ہیں البتہ سیدنا ابن عمر اور سیدنا ابن عباسؓ سے رفع یدین کرنا سند صحیح ثابت ہے امام مالک، امام شافعی امام احمد بن حنبل اور اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے۔ (کتاب الجنائز)

۱۶۵۴ (۹) وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةِ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ لَتَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ۔ (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ۱۳۳۵ وابوداؤد حدیث رقم ۳۱۹۸ والترمذی حدیث رقم ۱۰۲۶ والنسائی حدیث رقم ۱۹۸۸ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۹۵)

طلحہ بن عبد اللہ بن عوف تابعیؓ سے روایت ہے کہ ہم نے سیدنا ابن عباسؓ کے پیچھے ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو انہوں نے اس میں سورہ فاتحہ پڑھی ❶ اور کہا کہ میں نے سورہ فاتحہ اس لیے پڑھی تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے۔ (بخاری)

فوائد الحديث: ❶ سورہ فاتحہ۔ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد دعائے انشاء اور سورہ فاتحہ پڑھے دوسری تکبیر کے بعد ردد و شریف، تیسری کے بعد میت کے لئے دعا اور چوتھی کے بعد سلام پھیر دئے پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ پڑھنے کی دلیل یہی حدیث ہے اور یہ حدیث بالکل صحیح ہے اس سے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ نماز جنازہ میں پڑھنا سنت ہے امام شافعی، امام احمد، امام اسحاق اور جمہور محدثین رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے اور یہی حق ہے۔ امام شوکانی فرماتے ہیں کہ پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ اور ایک سورت پڑھنا چاہیے اہل حدیث کا بھی یہی مسلک ہے جبکہ علماء احناف نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا مکروہ جانتے ہیں ہاں اگر سورہ فاتحہ دعا کی نیت سے پڑھے تو پھر کوئی حرج نہیں لیکن حنفیہ کا یہ قول صحیح نہیں ہے کیونکہ خود محققین علماء احناف نے اس کی تردید کر دی ہے علامہ شرنبلالی حنفی نے فقہائے احناف کے اس قول کی تردید میں ایک مستقل کتاب لکھی ہے النظم المستطاب لحکم القراءة فی صلوة الجنائزہ بام کتاب، علامہ محمود نے اس کتاب میں فقہائے احناف

کے اس قول کی اچھی طرح سے تردید کی ہے اور محکم دلائل سے ثابت کیا ہے کہ نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ کا پڑھنا افضل ہے اور کراہت کی کوئی دلیل نہیں ہے، مولانا عبدالحی لکھنوی نے بھی اپنی تصنیفات میں فقہائے احناف کے اس قول کی تردید لکھی ہے الغرض نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ کا پڑھنا سنت ہے جبکہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور احناف کا قول صحیح نہیں ہے۔ (کتاب الجنائز ص ۶۵)

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی، پس یاد کی میں نے آپ کی وہ دعا جو آپ نے پڑھی تھی آپ فرماتے تھے: ”یا الہی! بخش گناہ اس کے اور رحمت کر اس پر اور خلاص کر اس کو اور معاف کر اس سے، بہتر کر مہمانی اس کی اور کشادہ کر قبر اس کی اور پاک کر اس کو ساتھ پانی کے اور برف کے اور اولے کے اور پاک کر اس کو گناہوں سے جیسے پاک کرتا ہے تو کپڑے سفید کو میل سے اور بدل دے اس کو گھر بہتر گھر اس کے سے اور اہل بہتر اہل اس کے سے اور بیوی بہتر بیوی اس کی سے اور داخل کر اس کو جنت میں اور پناہ دے اس کو قبر کے عذاب سے“ یا کہا: ”دوزخ کے عذاب سے“ اور ایک روایت میں ہے ”پچاس کو قننہ قبر سے اور آگ کے عذاب سے“ کہا (عوف نے) یہاں تک کہ میں نے آنرز کی کہ یہ میت میں ہوتا۔ (مسلم)

سیدنا ابی سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وفات ہوئی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی تو ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ان کو مسجد میں داخل کرو تا کہ میں ان پر نماز پڑھوں پس اس کا انکار کیا گیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء کے دو مینوں سہیل اور اس کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی ہے۔ ❶ (مسلم)

۱۶۵۵ (۱۰) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَآكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالسَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ)) وَفِي رَوَايَةٍ ((وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ)) قَالَ حَتَّى تَمَيَّنْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَلِكَ الْمَيِّتَ۔ (رواه مسلم)

(مسلم) حدیث رقم (۱۵-۹۶۳) والنسائی حدیث رقم ۱۹۸۳ وابن ماجہ حدیث رقم (۱۵۰۰)

۱۶۵۶ (۱۱) وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تَوَفَّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَتْ أَدْخِلُوهَا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتَّى أَصَلِّيَ عَلَيْهِ فَإِنْ كُرِ ذَٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ابْنِي بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَأَخِيهِ۔ (رواه مسلم)

(مسلم) حدیث رقم (۱۰۱-۹۷۳) و ابوداؤد حدیث

رقم (۱۳۹۰)

فوائد الحديث: ❶ مسجد میں۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مسجد میں نماز جنازہ درست ہے امام شافعی اور اہل حدیث کا یہی مسلک ہے اس کے خلاف ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابن ماجہ میں جو حدیث آئی ہے کہ ”جو شخص مسجد میں نماز جنازہ پڑھے اس کے لئے کچھ نہیں۔“ یہ حدیث ضعیف ہے اس کو صرف ”صالح بن غہان مولی التوامہ“ نے روایت کیا ہے امام ابن حبان فرماتے ہیں یہ حدیث باطل ہے علاوہ ازیں ابوداؤد میں اس طرح ہے ”فلا شیء علیہ“ یعنی اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

سیدنا سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی جو کہ اپنے نفاس کے دوران مر گئی تھی، تو آپ اس کے وسط میں کھڑے **۱** ہوئے۔ (بخاری، مسلم)

۱۶۵۷ (۱۲) وَعَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ قَالَتْ صَلَّيْتُ وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا فَقَامَ وَسَطُهَا۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۳۳۱ و مسلم حدیث رقم ۸۷-۹۶۴) و ابو داؤد حدیث رقم ۳۱۹۵ و الترمذی حدیث رقم ۱۰۳۵ و النسائی حدیث رقم ۱۹۷۶ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۹۳ و احمد فی المسند ۱۴/۵

فوائد الحدیث: ۱ کھڑے۔ میت اگر مرد ہو تو اس کے سر کے برابر اور عورت ہو تو اس کی کمر کے برابر امام کو کھڑا ہونا چاہیے، فقہ حنفیہ میں جو لکھا ہے کہ ”میت مرد ہو خواہ عورت دونوں کی نماز جنازہ میں امام کو اس کے سینہ کے برابر کھڑا ہونا چاہیے۔“ اس کا کوئی ثبوت صحیح حدیث سے نہیں ملتا۔ بلکہ امام ابو حنیفہؒ سے حدیث کے موافق ایک قول منقول ہے کہ میت اگر مرد ہو تو امام اس کے سر کے مقابل اور اگر عورت ہو تو اس کی کمر کے مقابل کھڑا ہو۔ امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ مزید تفصیل کتاب الجنازہ ص ۵۱ میں دیکھئے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے، مردہ اس میں رات کو دفن کیا گیا تھا، تو آپ نے فرمایا کہ یہ کب دفن کیا گیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا آج کی رات آپ نے فرمایا: ”تم نے مجھے کیوں نہ خبر دی؟“ عرض کیا دفن کیا ہم نے اس کو اندھیری رات میں پس ناپسند سمجھا ہم نے آپ کو جگانا پھر کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس صف باندھی ہم نے پیچھے آپ کے اور اس پر نماز پڑھی۔ (بخاری، مسلم)

۱۶۵۸ (۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِقَبْرِ دُفْنٍ لَيْلًا فَقَالَ ((مَتَى دُفِنَ هَذَا)) قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ ((أَفَلَا اذْنُتُمُونِي)) قَالُوا دَفَنَاهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُزَيِّنَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۲۴۷ و مسلم حدیث رقم ۶۹-۹۵۴) و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۵۳۰

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ رنگ کی عورت جو مسجد میں جھاڑو دیتی تھی یا تھا ایک جوان پس نہ پایا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، تو پوچھا احوال اس عورت یا اس جوان کے متعلق، صحابہ نے عرض کیا، مر گیا یا مر گئی آپ نے فرمایا: ”تم نے مجھے کیوں نہ بتایا؟“ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، گویا کہ صحابہ نے حقیر جانا اس عورت کو یا اس آدمی کو تو فرمایا ”مجھے اس کی قبر بتاؤ“ آپ کو بتایا گیا تو آپ نے اس پر نماز پڑھی **۱** پھر فرمایا ”یہ قبریں تاریکیوں سے مردوں پر بھری

۱۶۵۹ (۱۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُ الْمَسْجِدَ أَوْ شَابًا فَقَفَدَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَالَ عَنْهَا أَوْعَنَهُ فَقَالُوا مَاتَ قَالَ ((أَفَلَا كُنْتُمْ اذْنُتُمُونِي)) قَالَ فَكَانَتْهُمْ صَغُرُوا أَمْرَهَا أَوْ امْرَأَةً فَقَالَ ((دَلُونِي عَلَى قَبْرِه)) فَدَلُّوهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللَّهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَوَتِي عَلَيْهِمْ)) (متفق علیہ) و لفظہ لمسلم۔ (البخاری حدیث رقم ۱۳۳۷)

ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ روشن کرتا ہے میری نماز کی وجہ سے
مردوں کی قبروں کو“ (بخاری، مسلم) لفظ اس کے مسلم کے
ہیں۔

ومسلم حدیث رقم (۷۱-۹۵۶) وابن ماجہ حدیث
رقم ۱۵۳۳ واحمد فی المسند ۲/۳۸۸

فوائد الحدیث: ۵ نماز پڑھی۔ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ قبر پر نماز پڑھنا مسنون ہے۔ امام شافعی، اصحاب امام مالک رحمہ اللہ اور
محدثین رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے۔ احناف نے یہاں بھی تاویلات باطلہ کر کے اس کو ناجائز کرنے کی سعی نامتمام کی ہے۔ العیاذ باللہ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریم سے روایت
ہے انہوں نے نقل کیا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ان کا بیٹا
قدید میں یا عسفان میں مر گیا، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، اے
کریم! دیکھ اس کے لیے کس قدر لوگ جمع ہوئے، کریم
نے کہا پھر نکلا میں تو اس کے لیے لوگ جمع ہو گئے تھے تو میں
نے ان کو خبر دی انہوں نے کہا، کیا خیال ہے وہ چالیس ہوں
گے؟ میں نے کہا ہاں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جنازہ نکالو
پس تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے
تھے ”نہیں کوئی مسلمان کہ فوت ہو اور اس کی نماز جنازہ میں
چالیس مواحد آدمی ہوں جو کہ شرک کرنے والے نہ ہوں تو
اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت میت کے حق میں قبول فرماتا
ہے۔“ (مسلم)

۱۶۶۰ (۱۵) وَعَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ مَاتَ لَهُ ابْنٌ بِقَدِيدٍ أَوْ
بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ
قَالَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوا لَهُ فَأَخْبَرْتُهُ
فَقَالَ تَقُولُ هُمْ أَرْبَعُونَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَخْرِجُوهُ
فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ رَجُلٍ
مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا
لَا يَشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ))۔ (رواہ
مسلم) (مسلم حدیث رقم ۵۹-۹۴۸) وابن ماجہ
حدیث رقم ۱۴۸۹ واحمد فی المسند ۱/۲۷۷

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے روایت کیا،
آپ نے فرمایا: ”نہیں کوئی میت کہ نماز پڑھے اس پر ایک
جماعت مسلمانوں سے جو کہ پچیس ۵ ایک سو کو سب
شفاعت کریں واسطے اس کے، مگر قبول کی جاتی ہے شفاعت
ان کی میت کے حق میں۔“ (مسلم)

۱۶۶۱ (۱۶) وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
((مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ))۔
(رواہ مسلم) (البخاری حدیث رقم ۱۳۶۷ و مسلم
حدیث رقم ۶۰-۹۴۹ و الترمذی حدیث رقم ۱۰۵۹ و
النسائی حدیث رقم ۱۹۳۲ واحمد فی المسند ۳/
(۲۸۱)

فوائد الحدیث: ۵ سو کہ یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی گزشتہ حدیث کے خلاف نہیں بلکہ کثرت بیان کرنا مقصود ہے کہ نماز جنازہ
میں مسلمانوں کا کثرت سے شریک ہونا میت کے حق میں قبولیت دعا کا سبب ہے، چالیس مواحد مسلمان شریک ہوں اور خلوص سے دعا کریں
اور اس سے زیادہ شریک ہوں تو اور فائدہ ہے اور یہ اس میت کے لئے خوش نصیبی ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ایک جنازہ پر گذرے اس پر بھلائی کی تعریف کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”واجب ہوئی“ پھر گزرے ایک اور جنازہ پر تو ذکر کیا اس پر برائی کا آپ نے فرمایا: ”واجب ہوئی“ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”کیا واجب ہوئی؟“ آپ نے فرمایا: ”وہ شخص کہ تعریف کی تم نے اس پر بھلائی کی تو واجب ہوئی اس کیلئے بہشت اور وہ شخص کہ جس پر ذکر کیا تم نے برائی کا تو واجب ہوئی اس کیلئے دوزخ تم گواہ ہو اللہ تعالیٰ کے زمین پر۔ (بخاری، مسلم) ایک اور روایت میں ہے: ”مومن گواہ ہیں ❶ اللہ تعالیٰ کے زمین پر۔“

فوائد الحديث: ❶ گواہ ہیں۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام اور دیگر مومنین اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں ان کی تعریف اور ان کی خدمت بیان کرنے میں بڑا دخل ہے اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ صحابہ کرام اور مجتہدین ائمہ حدیث کا اجماع اور اتفاق جنت ہے۔ مسند بزار میں عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب کوئی بندہ فوت ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کی بدی جانتا ہے اور مومن لوگ اس کی تعریف کریں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندوں کی گواہی قبول کی اور اس کے گناہ دیدہ دانستہ معاف کئے واللہ سبحانہ و تعالیٰ غفور رحیم۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس مسلمان کے لیے چار آدمی بھلائی کی گواہی دیں تو داخل کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں“ ہم نے کہا اگر تین شخص گواہی دیں؟ آپ نے فرمایا: ”اگر تین بھی ❶ گواہی دیں تو بھی“ ہم نے کہا اگر دو گواہی دیں؟ فرمایا: ”اور دو بھی“ پھر ہم نے آپ سے ایک کے متعلق نہ پوچھا۔ (بخاری)

فوائد الحديث: ❶ اگر تین۔ اس سے معلوم ہوا کہ تین خالص مسلمانوں کی گواہی بھی نجات کا سبب ہے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مردوں کو برا نہ کہو ❶ کیونکہ جو انہوں نے آگے بھیجی ہے وہ اس چیز کی جزا کو پہنچ گئے۔“ (بخاری)

۱۶۶۲ (۱۷) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَتَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((وَجَبَتْ)) ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَتَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ ((وَجَبَتْ)) فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ فَقَالَ ((هَذَا أَتَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهَذَا أَتَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ)) (متفق عليه) وَفِي رَوَايَةٍ ((الْمُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ))۔ (البخاری حدیث رقم ۱۳۶۷ و مسلم حدیث رقم ۹۴۹-۶۰)

۱۶۶۳ (۱۸) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ)) قُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ ((وَوَثَلَاثَةٌ)) قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ ((وَاثْنَانِ)) ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۱۳۶۸ والنسائی حدیث رقم ۱۹۳۴ واحمد فی المسند ۱/۲۲)

فوائد الحديث: ❶ اگر تین۔ اس سے معلوم ہوا کہ تین خالص مسلمانوں کی گواہی بھی نجات کا سبب ہے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مردوں کو برا نہ کہو ❶ کیونکہ جو انہوں نے آگے بھیجی ہے وہ اس چیز کی جزا کو پہنچ گئے۔“ (بخاری)

۱۶۶۴ (۱۹) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَقْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا))۔ (البخاری) (البخاری حدیث رقم ۱۳۹۳ والنسائی حدیث رقم ۱۹۳۶ الدارمی حدیث رقم ۲۵۱۱ واحمد فی المسند ۶/۱۸۰)

فوائد الحديث: ❶ نہ برا کہو۔ یعنی وفات پانے والوں نے جو نیک یا بد کام کئے تھے وہ قبروں میں ان کے مطابق جزا یا سزا پار ہے

ہوں گے اب ان کو برا کہتا ہے فائدہ بلکہ ناحق اور ان کے زندہ وارثوں کی دل آزاری ہے۔

سیدنا جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شہداء احد میں سے دو شخصوں کو ایک کپڑے میں جمع کرتے تھے پھر فرماتے ”ان میں سے قرآن کس کو زیادہ یاد ہے؟“ پس جب ان میں سے کسی ایک کے متعلق آپ کو اشارہ کیا جاتا تو آپ آگے کرتے ❶ اس کو قبر میں اور فرماتے: ”میں ان کے متعلق گواہی دوں گا دن قیامت کے“ ❷ اور حکم فرمایا ان کو خون سمیت دفن کرنے کا اور ان کی نماز ❸ جنازہ نہ پڑھی اور وہ غسل نہیں دیئے گئے۔“ (بخاری)

۱۶۶۵ (۲۰) وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أَحَدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ ((أَيُّهُمَا أَكْثَرَ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ)) فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ ((أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) - وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا - (رواه البخاری)
(البخاری حدیث رقم ۱۳۴۷ والترمذی حدیث رقم ۱۰۳۶ والنسائی حدیث رقم ۱۹۵۵ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۰۳۶)

حدیث رقم ۱۰۳۶

فوائد الحديث: ❶ یعنی قبلہ کی جانب گویا وہ قاری ہونے کی وجہ سے دوسروں کے لئے امام ہے۔

❷ یعنی کہ واقعی یہ لوگ تیری راہ میں شہید ہوئے تھے۔ ❸ ان اس سے معلوم ہوا کہ شہیدوں کے لئے غسل ہے اور نہ ہی نماز جنازہ۔

سیدنا جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے نبی ﷺ کے پاس بغیر زین کے گھوڑا لایا گیا پس آپ اس پر اس وقت سوار ہوئے جب آپ ابن وداح کے جنازہ سے واپس آئے اور ہم نبی ﷺ کے ارد گرد چلتے تھے۔ (مسلم)

۱۶۶۶ (۲۱) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بَفَرَسٍ مَعْرُورٍ فَرَكِبَهُ حِينَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِي حَوْلَهُ - (رواه مسلم)
(مسلم حدیث رقم ۸۹-۹۶۵) و ابو داؤد حدیث رقم ۳۱۷۸ والترمذی حدیث رقم ۱۰۱۳

۳۱۷۸ والترمذی حدیث رقم ۱۰۱۳

الفصل الثاني

سیدنا مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”سوار چلے ❶ پیچھے جنازہ کے اور پیادہ چلے پیچھے جنازہ کے اور آگے اس کے اور دائیں اور بائیں اس کے پاس پاس اس کے اور ناکمل پیدا ہونے والے بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور اس کے ماں باپ کے لیے بخشش اور رحمت کی دعا کی جائے۔“ (ابوداؤد) اور احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی روایت میں اس طرح ہے کہ آپ نے فرمایا: ”سوار چلے پیچھے جنازہ کے اور پیادہ جنازہ کے جس طرف چاہے چلے اور جو بچہ مر جائے اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔“ اور

۱۶۶۷ (۲۲) وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((الرَّكَّابُ يَسِيرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي يَمْشِي خَلْفَهَا وَأَمَامَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيبًا مِّنْهَا وَالسَّقْطُ يُصَلِّي عَلَيْهِ وَيَذُ عَلَى لَوِ الدِّيَةِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ)) - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رَوَايَةٍ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) قَالَ ((الرَّكَّابُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلِّي عَلَيْهِ)) وَفِي الْمَصَابِيحِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ - (ابوداؤد حدیث رقم ۳۱۸۰ والترمذی

مصباح میں یہ روایت مغیرہ بن زیاد سے ہے۔

حدیث رقم ۱۰۳۱ والنسائی حدیث رقم ۱۹۴۲ وابن

ماجہ حدیث رقم ۱۴۸۱ واحمد فی المسند ۴/۲۴۷

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جنازہ کے ساتھ کسی سواری پر سوار ہو کر جانا جائز ہے مگر اولیٰ اور افضل یہ ہے کہ بغیر کسی عذر کے سوار ہو کر نہ جائے اور جنازہ سے واپسی پر سوار ہونا بلا کراہت جائز ہے جنازہ کے ساتھ کسی عذر سے سوار ہو کر جانے کا اتفاق ہو تو جنازہ کے پیچھے چلنا چاہیے جنازہ کے آگے یا دائیں یا بائیں نہیں چلنا چاہیے (کتاب الجنائز)

زہری نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کو جنازہ کے آگے چلتے ہوئے دیکھا تھا۔ (احمد ابوداؤد ترمذی نسائی) اور ترمذی نے کہا کہ الہدیث گویا اس حدیث کو مرسل جانتے ہیں۔

۱۶۶۸ (۲۳) وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَاهْلُ الْحَدِيثِ كَانَتْهُمْ يَرَوْنَهُ مُرْسَلًا) (ابوداؤد حدیث رقم

۳۱۷۹ والترمذی حدیث رقم ۱۰۰۷ والنسائی حدیث

رقم ۱۹۴۴ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۸۲ واحمد فی

المسند ۴/۲۴۷

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنازہ متبوع ❶ ہے اور نہیں ❷ وہ تابع نہیں ہوتا ساتھ اس کے شخص کہ جو اس سے آگے بڑھ گیا۔“ (ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ) ترمذی نے کہا ابو ماجہ راوی مجہول ہے۔

۱۶۶۹ (۲۴) وَعَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْجَنَازَةُ مَتْبُوعَةٌ وَلَا تَتَّبِعُ لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ الرَّاَوِي رَجُلٌ مَجْهُولٌ) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۱۸۴

والترمذی حدیث رقم ۱۰۱۱ وابن ماجہ حدیث رقم

۱۴۸۴ واحمد فی المسند ۱/۴۱۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی لوگوں کو جنازہ کے پیچھے چلنا چاہیے۔ ❷ یعنی ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ جنازہ پیچھے رہ جائے اور لوگ آگے آگے ہوں۔ یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں ابو ماجہ راوی ضعیف، منکر الحدیث، متروک الحدیث اور مجہول ہے۔ (میزان ج ۳ ص ۵۶۶) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص جنازہ کے ساتھ ہو اور اٹھائے اس کو تین بار تو اس

۱۶۷۰ (۲۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ تَبَعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا

ثَلَاثَ مِرَاقٍ فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا))۔ (رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) (الترمذی حدیث
نے ❶ ادا کیا حق اس کا جو کہ اس پر تھا۔“ ترمذی نے کہا یہ
حدیث غریب ہے

رقم (۱۰۴۱)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جنازہ اٹھانے کا طریقہ یہ ہے کہ جنازہ کی چار پائی کے چاروں کونوں کو چار شخص کندھے پر اٹھائیں، ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا جو شخص جنازہ کے ساتھ چلے تو اس کو چاہیے کہ چار پائی کے چاروں جانب کو اٹھائے کیونکہ یہ سنت ہے۔ مصنف عبد الرزاق میں اس طرح ہے کہ ”جس شخص نے جنازہ کو اس کے چاروں طرف سے اٹھایا تو اس نے پورا کیا جو حق میت کا اس کے ذمہ تھا“ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو کم از کم ایک ایک مرتبہ چاروں طرف سے اٹھانا چاہیے اور اس کو اٹھانے کی صورت یہ ہے کہ پہلے سر کی دائیں طرف پھر پائتانہ کی بائیں طرف کو اپنے بائیں کندھے پر اٹھائے اور کچھ دیر چلے۔ (کتاب الجنائز ص ۳۶)

۱۶۷۱ (۲۶) وَقَدَرُوْیَ فِیْ شَرْحِ السَّنَةِ أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ حَمَلَ جَنَازَةً سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ بَيْنَ الْعُمُوْدَيْنِ۔
روایت کی گئی شرح السنہ میں روایت کیا گیا ہے کہ نبی ﷺ نے
سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ درمیان دو کھڑکیوں کے اٹھایا۔ ❶

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دو کھڑکیوں الخ۔ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ الباقیہ میں فرماتے ہیں ”جنازہ کے آگے یا پیچھے چلنا اور اس کو چار آدمی اٹھائیں یا دو اور قبر میں پاؤں کی طرف سے اتاریں یا قبلہ کی طرف سے تو ان میں سے ہر ایک کی گنجائش ہے اور ہر امر میں نبی ﷺ سے حدیث یا کوئی اثر مروی ہے۔ (حجۃ اللہ مترجم ج ۲ ص ۱۲۵)

۱۶۷۲ (۲۷) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ
ﷺ فِیْ جَنَازَةٍ فَرَأَى نَاسًا مُّكْبَنًا فَقَالَ ((أَلَا
تَسْتَحْيُونَ أَنَّ مَلَائِكَةَ اللَّهِ عَلَى أَقْدَامِهِمْ وَأَنْتُمْ عَلَى
ظُهُورِ الدَّوَابِّ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ
وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ نَحْوَهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ وَقَدَرُوْیَ عَنْ
ثَوْبَانَ مَوْقُوفًا) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۱۷۷ و الترمذی

حدیث رقم ۱۰۱۲ ابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۸۰)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۶۷۳ (۲۸) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ
عَلَى الْجَنَازَةِ بِقَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) (الترمذی حدیث رقم ۱۰۲۶

وابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۹۵)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ پڑھی الخ اس کونسا ئی نے بھی (ج اس ۲۲۸) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ اور ایک سورت پڑھی اور قراءت بآواز بلند کی اور جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: یہ سنت ہے اور حق ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ بآواز بلند پڑھنا بھی مسنون ہے۔ تفصیل مطولات میں ہے۔

۱۶۷۴ (۲۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ))۔ (رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ)
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت تم کسی میت پر نماز جنازہ پڑھو تو اس کے لیے دعا خالص ❶ کرو۔“ (ابوداؤد ابن ماجہ)
(ابوداؤد حدیث رقم ۳۱۹۹ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۹۷)

فوائد الحديث: ❶ خالص الخ۔ اغلاص سے دعا کرنے کے یہ معنی ہیں کہ کسی کو دکھانے، سنانے کا خیال نہ ہو، صرف اللہ تعالیٰ ہی کی رضا اور خوشنودی مطلوب ہو۔

۱۶۷۵ (۳۰) وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيَ عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكْرِنَا وَأُنثَانَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنْنَا بَعْدَهُ))۔ (رواہ أحمد و أبو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ)
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب (کسی کی) نماز جنازہ پڑھتے تو فرماتے: ”یا الہی! بخشش کر ہمارے زندوں اور ہمارے مردوں کے لیے اور ہمارے حاضر اور ہمارے غائبوں کے لیے اور ہمارے چھوٹوں اور ہمارے بڑوں کے لیے اور ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں کے لیے یا الہی! جس کو زندہ رکھے تو ہم میں سے تو زندہ رکھ اس کو اسلام پر اور جس کو تو ہم میں سے موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے یا الہی! نہ محروم ❶ رکھ ہم کو اس کے ثواب سے اور نہ فتنہ میں ڈال ہم کو اس کے بعد۔“ (احمد ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ)
حدیث رقم ۱۰۲۴ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۹۸
واحمد فی المسند ۲/۳۶۸

حکم الحديث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ یعنی اس مصیبت میں ہمیں صبر کی توفیق بخش اور اس صبر کے اجر سے کسی گھبراہٹ کی وجہ سے محروم نہ رکھ۔
اور روایت کیا نسا ئی نے ابو ابراہیم اشہلی سے کہ اس نے نقل کیا اپنے باپ سے اور اس کی روایت ”وانشانا“ تک پوری ہوئی اور ابوداؤد کی روایت میں ہے ”پس زندہ رکھ اس کو ایمان پر اور وفات دے اس کو اسلام پر“ اور اس حدیث کے آخر میں ہے: ”اور نہ گمراہ کر ہم کو اس کے بعد۔“
۱۶۷۶ (۳۱) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَانْتَهَتْ رَوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ ((وَأُنْشَانَا)) وَفِي رَوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ ((فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِيمَانِ وَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ)) وَفِي آخِرِهِ ((وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ))۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۴۲۰۱
والترمذی حدیث رقم ۱۹۸۶)

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نماز جنازہ پڑھائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان شخص کی پس سنا میں نے آپ کو فرماتے تھے: ”یا الہی! فلاں! ❶ بیٹا فلاں کا تیری امان اور تیری پناہ میں ہے پس بچا تو اس کو فتنہ قبر اور آگ کے عذاب سے اور تو صاحب وفا اور صاحب حق کا ہے یا الہی! بخشش کر اس کے لیے اور رحم کر اس پر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے۔“ (ابوداؤد ابن ماجہ)

۱۶۷۷ (۳۲) وَعَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَحِمْهُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَقَاءِ وَالْحَقِّ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)) (رواه ابوداؤد وابن ماجہ)

(۱۳۹۹)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فلاں بیٹا الخ یہاں میت کا نام اور اس کے باپ کا نام لینا چاہیے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یاد کرو نیکیاں اپنے مُردوں کی اور بند (باز) رہو تم ان کی برائیوں کے بیان سے۔“ (ابوداؤد ترمذی)

۱۶۷۸ (۳۳) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ادْكُرُوا مُحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مُسَاوِيِهِمْ)) (رواه ابوداؤد والترمذی)

(ابوداؤد حدیث رقم ۴۹۰۰ والترمذی حدیث رقم

(۱۰۱۹)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

نافع ابو غالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی تو کھڑے ہوئے آپ اس کے سر کے برابر پھر لائے لوگ جنازہ قریش کی ایک عورت کا انہوں نے کہا اے ابو حمزہ! ❶ اس جنازہ پر نماز پڑھ تو وہ چار پائی کے درمیان کھڑے ہوئے علماء بن زیاد نے ان سے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح دیکھا تھا کہ آپ کھڑے ہوئے جنازہ پر جس جگہ آپ کھڑے ہوئے ہیں اس عورت کے جنازہ پر اور جس طرح کھڑے ہوئے آپ مرد کے جنازہ پر کہا ہاں (ترمذی ابن ماجہ) ابوداؤد کی روایت میں اتنی زیادتی ہے کہ عورت کے کولہے کے نزدیک کھڑے ہوئے۔

۱۶۷۹ (۳۴) وَعَنْ نَافِعِ أَبِي غَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلَى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهِ ثُمَّ جَاءَ وَابِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسْطِ السَّرِيرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ هَلْ كَذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رَوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ نَحْوَهُ مَعَ زِيَادَةٍ) وَفِيهِ فَقَامَ عِنْدَ عَجِيزَةِ الْمَرْأَةِ (ابوداؤد حدیث رقم ۳۱۹۴ والترمذی حدیث رقم ۱۰۳۴ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۴۹۴)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

سیدنا عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور سیدنا قیس بن سعد رضی اللہ عنہما قادیسیہ ❶ میں بیٹھے ہوئے تھے تو ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو کھڑے ہوئے وہ دونوں پھر کہا گیا ان کو یہ جنازہ یہاں کے باشندوں یعنی ذمیوں ❷ سے ہے تو ان دونوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تھا اور آپ کھڑے ہوئے تو کہا گیا آپ کو کہ یہ جنازہ یہودی کا ہے آپ نے فرمایا: ”کیا یہ جاندار نہیں ❸ ہے۔“ (بخاری، مسلم)

۱۶۸۰ (۳۵) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَيْ مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ فَقَالَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَا فَقِيلَ لَهُ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ ((أَلَيْسَتْ نَفْسًا)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۳۱۲ و مسلم حدیث رقم ۸۱۱-۹۶۱)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قادیسیہ۔ یہ ایک جگہ کا نام ہے جو کوفہ سے چند رہ کوں کے فاصلہ پر واقع ہے۔ (لمعات) ❷ ذمیوں اہل یہاں ذمیوں سے مراد مزارعین ہیں جن کو مسلمانوں نے اسلامی زمینوں پر مقرر کر رکھا تھا اور ذمی ان کو اس لیے کہا کہ ان سے خراج وصول کرتے تھے۔ ❸ جاندار اہل یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے کہ جنازہ کو دیکھ کر کھڑا ہونا منسوخ ہو گیا ہے۔ شاید ان کو منسوخ ہونے کا علم نہ ہو۔ واللہ اعلم

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت جنازہ کے ساتھ جاتے تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ مردہ قبر میں رکھا جاتا پس یہود کے علماء میں سے ایک عالم آپ کے سامنے آیا اس نے کہا اے محمد (ﷺ)! ہم ❶ اسی طرح کرتے ہیں، روای نے کہا پس بیٹھے ❷ رسول اللہ ﷺ اور فرمایا: ”مخالفت کرو یہودیوں کی۔“ (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۱۶۸۱ (۳۶) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَبَعَ جَنَازَةً لَمْ يَقْعُدْ حَتَّى تُوَضَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهُ جَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ لَهُ إِنَّا هَكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ ((خَالِفُوهُمْ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَسَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَبِشْرُ بْنُ رَافِعٍ الْكِرَاوِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِيٍّ) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۱۷۶ و الترمذی حدیث رقم ۱۰۲۰ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۵۴۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کرتے ہیں۔ یعنی جب تک جنازہ نہ رکھا جائے ہم کھڑے رہتے ہیں۔ ❷ بیٹھے اہل یہود کی مخالفت کی بنا پر اس کے بعد جنازہ دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے۔

۱۶۸۲ (۳۷) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَرَنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَمَرَنَا بِالْجُلُوسِ - (رواه احمد) (احمد فی المسند ۱ / ۸۲)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

۱۶۸۳ (۳۸) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ إِنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمْ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ الْيَسَّ قَدْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ (رواه النسائي) (النسائي حديث رقم ۱۹۲۴)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہاں کھڑے اٹھ۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ جنازہ دیکھ کر کھڑا ہونا منسوخ ہو گیا ہے، ممکن ہے حسن رضی اللہ عنہ کو منسوخ کا حکم نہ پہنچا ہو۔

۱۶۸۴ (۳۹) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتَّى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّمَا مَرَّ بِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى طَرِيقِهَا جَالِسًا وَكِرَةً أَنْ تَعْلُوَ أَرَأْسَهُ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَامَ - (رواه النسائي) (النسائي حديث رقم ۱۹۲۷)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جعفر۔ یعنی جعفر صادق اور محمد سے مراد محمد باقر ہیں۔ ❷ مکروہ جانا اٹھ یہ حسن رضی اللہ عنہ کا اپنا خیال ہے ورنہ نبی ﷺ نے کھڑے ہونے کی وجہ ملائکہ کی تعظیم بیان کی ہے۔

۱۶۸۵ (۴۰) وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا مَرَّتْ بِكَ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ أَوْ مُسْلِمٍ فَقُومُوا لَهَا فَلَسْتُمْ لَهَا تَقُومُونَ إِنَّمَا تَقُومُونَ لِمَنْ مَعَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ)) - (رواه احمد) (احمد فی

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا جنازہ دیکھنے کے وقت کھڑا ہونے کا پھر اس کے بعد بیٹھے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔ (احمد)

محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے ایک جنازہ گزر رہا پس کھڑے ہوئے حسن رضی اللہ عنہ اور نہ کھڑے ہوئے ابن عباس رضی اللہ عنہ حسن رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا رسول اللہ ﷺ واسطے یہودی کے جنازہ کھڑے نہیں ہوئے تھے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں ❶ کھڑے ہوئے تھے اور پھر بیٹھ گئے تھے۔ (نسائی)

جعفر بن ❶ محمد نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے جنازہ گزرا تو کھڑے ہوئے لوگ یہاں تک کہ جنازہ گزر گیا، پس حسن رضی اللہ عنہ نے کہا بے شک ایک یہودی کا جنازہ گزرا تھا اور رسول اللہ ﷺ راستہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ نے اس بات کو مکروہ ❷ جانا کہ یہودی کا جنازہ بلند ہو آپ کے سر سے پس آپ کھڑے ہو گئے۔ (نسائی)

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت تیرے پاس سے یہودی یا نصرانی یا مسلمان کا جنازہ گزرے تو تمہارا یہ کھڑا ہونا اس جنازہ کے لیے نہیں ہے۔ تم تو ان فرشتوں کے لیے کھڑے ہوتے ہو جو اس جنازہ

المسند ۴/ ۳۹۱

کے ساتھ ہیں، پس اس کے لیے کھڑا ہو جاؤ۔“ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہوئے تو کسی نے عرض کیا، یہ تو یہودی کا جنازہ ہے آپ نے فرمایا: ”میں صرف فرشتوں کے لیے کھڑا ہوا ہوں۔“ (نسائی)

۱۶۸۶ (۴۱) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَنَازَةَ مَرْتٍ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ فَقِيلَ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ ((أَنَّمَا قُمْتُ لِلْمَلَائِكَةِ))۔ (رواہ النسائی) (النسائی حدیث رقم ۱۹۲۸)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

سیدنا مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو کوئی مسلمان مرے اور اس کی نماز جنازہ مسلمانوں کی تین صفیں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ بہشت اور مغفرت اس کے لیے واجب کرتا ہے“ پس تھے مالک جس وقت کم جانتے آدمیوں کو تقسیم کرتے ان کو تین صفوں میں اس حدیث کی وجہ سے۔ (ابوداؤد)

۱۶۸۷ (۴۲) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا أُوجِبَ)) فَكَانَ مَالِكٌ إِذَا اسْتَقَلَّ أَهْلُ الْجَنَازَةِ جَزَاءَهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ لِهَذَا الْحَدِيثِ۔ (رواہ ابوداؤد)

اور ترمذی کی روایت میں اس طرح ہے راوی نے کہا کہ سیدنا مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ جس وقت نماز جنازہ پڑھتے تو اگر کم جانتے ❶ لوگوں کو تو کرتے لوگوں کو تین حصوں میں پھر وہ کہتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس پر نماز پڑھیں تین صفیں تو اللہ تعالیٰ بہشت کو واجب کرتا ہے۔“ اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

وَفِي رَوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ ابْنُ هُبَيْرَةَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَتَقَالَ النَّاسُ عَلَيْهَا جَزَاءَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ أُوجِبَ)) وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۳۱۶۶ والترمذی حدیث رقم ۱۰۲۸ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۹۰)

رقم ۱۰۲۸ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۹۰

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کہ جاننے والے یعنی اگر جنازہ کے ساتھ اتنے لوگ ہوتے جو ایک ہی صف یا دو صفوں میں پورے آسکتے تو پھر بھی ان کی تین صفیں کرتے اور مستحب یہ ہے کہ تین صفیں بنائی جائیں اور ان کا طریقہ یہ ہونا چاہیے کہ پہلی صف میں بڑی عمر کے دوسری میں درمیانی عمر کے اور تیسری میں جوان اور لڑکے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ پہلی صف میں علماء دوسری میں طالب علم اور تیسری میں عام لوگ ہونے چاہئیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کیا، آپ نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے: ”یا الہی! تو پروردگار ہے اس کا“ تو نے پیدا کیا اس کو اور تو نے ہدایت دی اس کو اسلام کی طرف اور تو نے قبض کی روح اس کی اور تو دانا تر ہے اس کے باطن

۱۶۸۸ (۴۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَا نَيْتَهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ

کے ساتھ اور اس کے ظاہر کے ساتھ آئے ہیں ہم شفاعت کرنے والے پس تو اس کو بخش دے۔“ (ابوداؤد)

قَاغِرْلَه۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۲۰۰ واحمد فی المسند ۲/۴۵۸)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک لڑکے کی نماز جنازہ پڑھی کہ اس نے ہرگز کوئی گناہ نہ کیا تھا پس سنا میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو وہ کہتے تھے یا الہی! اس کو عذاب قبر سے پناہ دے۔ (مالک)

۱۶۸۹ (۴۴) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى صَبِيٍّ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيئَةً قَطُّ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ اعْزِهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ (رواہ مالک) (الموطا حدیث رقم ۱۸ من کتاب الجنائز)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

اور امام بخاری رحمہ اللہ سے بطریق تعلیق ① روایت ہے حسن بصری لڑکے کے جنازہ پر سورہ فاتحہ ② پڑھتے تھے اور کہتے تھے ③ یا الہی! اس کو ہمارے لیے پیشوا ④ اور پیش رو ⑤ اور ذخیرہ اور (باعث) ثواب کر۔

۱۶۹۰ (۴۵) وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَقْرَأُ الْحَسَنُ عَلَى الطِّفْلِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَقَرِطًا وَذُخْرًا وَأَجْرًا۔ (البخاری فی صحیحہ ۳/۲۰۳ تعلیق فی باب قراءة الفاتحة من کتاب الجنائز)

کتاب الجنائز)

فوائد الحدیث: ① تعلیق یعنی یہ حدیث ترجمۃ الباب میں بلا سند بیان کی ہے۔ ② فاتحہ اس اثر سے بھی معلوم ہوا کہ میت خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کی نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد دعا و ثناء کے بعد سورہ فاتحہ پڑھنا مسنون ہے۔ ③ اور کہتے۔ اس میں اگرچہ یہ ذکر نہیں کہ کس تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے لیکن مسنون طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تیسری تکبیر کے بعد کہتے تھے۔ ④ سلف۔ اس کا معنی پیشوا ہے اور سلف اس مال کو کہتے ہیں جو آدمی اپنے آگے کسی شہر میں بغرض منفعت بھیجے۔ ⑤ فرط جس کا معنی پیش رو ہے اس سے مراد وہ شخص ہے جو فوج یا لشکر کے آگے جا کر ان کی رہائش اور آب و گیاہ کا انتظام کرے مقصد یہ ہے کہ یہ بچہ ہمارے لیے فائدہ اور شفاعت کا سبب ثابت ہو۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نا تمام بچہ کی نماز جنازہ پڑھی جائے نہ وراثت ہو کسی کا اور نہ وارث کیا جائے کوئی اس کا یہاں تک کہ (پیدائش کے وقت) آواز کرے۔“ ① (ترمذی ابن ماجہ) مگر ابن ماجہ نے ((بلا یورث)) کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

۱۶۹۱ (۴۶) وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((الْطِّفْلُ لَا يَصَلِّي عَلَيْهِ وَلَا يَرِث وَلَا يُوْرَثُ حَتَّى يَسْتَهْلَ))۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ ۱۰۳۲) (الترمذی حدیث رقم ۱۰۳۲ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۰۳۲)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ① آواز یعنی پیدا ہونے کے وقت آواز نکالے اور ابن ماجہ میں اس طرح ہے: ”اور استہلال یہ ہے کہ روئے یا چہچہ یا چھیکے“ غرض کوئی ایسا کام کرے جس سے اس کی زندگی ثابت ہو تو اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے تو وہ وارث بھی ہوگا ورنہ نہیں۔

سیدنا ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے کہ کھڑا ہو ① امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر ایک چیز

۱۶۹۲ (۴۷) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْإِنصَارِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَقُومَ الْإِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَ

النَّاسُ خَلْقَهُ يَعْنِي أَسْفَلَ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِي فِي الْمُجْتَبَىٰ فِي كِتَابِ الْجَنَائِزِ) (ابوداؤد حدیث رقم ۵۹۷ والدارقطنی حدیث رقم ۱ من باب نہی رسول اللہ ان يقوم الامام فوق شئ) کے اور لوگ اس کے پیچھے ۲ ہوں یعنی اس سے نیچے ہوں۔ (دارقطنی نے مجتبٰی میں کتاب الجنائز میں روایت کیا ہے۔)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ① یعنی اکیلا۔ ② یعنی نیچے اس سے معلوم ہوا کہ اگر صرف امام نیچے کھڑا ہوا اور دوسرے لوگ اس سے اونچے ہوں تو بطریق اولیٰ منع ہوگا اور یہ حکم سب نمازوں میں ہے اس میں جنازہ کی کوئی خصوصیت نہیں اور حدیث میں بھی یہ الفاظ عام ہیں۔

بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ

میت کو دفن کرنے کا بیان

الفصل الأول

۱۶۹۳ (۱) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ الْحَدُّوْا إِلَيَّ لِحَدٍّ وَأَنْصِبُوا عَلَيَّ اللَّيْنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۹۰-۹۶۶) والنسائی حدیث رقم ۲۰۰۷

وابن ماجہ حدیث رقم ۱۵۵۶

فوائد الحدیث: ① لحد۔ اس سے معلوم ہوا کہ لحد بنانا افضل ہے جس کو بغلی قبر کہتے ہیں اور نبی ﷺ کے لیے بالاتفاق ایسی ہی قبر بنی تھی اور اس میں نوپکی اینٹیں لگی تھیں۔

۱۶۹۴ (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُطَيْفَةٌ حُمْرَاءُ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۹۱-۹۶۷) والترمذی حدیث رقم ۱۰۴۸ والنسائی حدیث رقم ۲۰۱۲ واحمد فی المسند ۱/۳۵۵

فوائد الحدیث: ① ڈالی گئی۔ نبی ﷺ کے آزاد کردہ غلام شقران رضی اللہ عنہ نامی نے دیگر صحابہ کرام کے مشورہ کے بغیر اس چادر کو رکھ دیا تھا تاکہ اس کو کوئی اور نہ استعمال کرے امام ابن عبد البر لکھتے ہیں کہ مٹی ڈالنے سے پہلے یہ چادر نکال لی گئی تھی۔ (الاستیعاب ج ۱ ص ۲۰) ۱۶۹۵ (۳) وَعَنْ سُفْيَانَ الثَّمَارِ أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ سِدْنَا سُفْيَانُ تَمَارٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (بکھور بیچنے والے) سے روایت ہے

رقم ۱۳۹۰

عَلَيْهِ السَّلَامُ مُسْتَمًّا۔ (رواہ البخاری) (البخاری حدیث

کہ انہوں نے نبی ﷺ کی قبر دیکھی جو کہ اونٹ کی کوبان کی طرح تھی۔ ❶ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ کوبان۔ امام مالک، امام احمد اور امام ابو حنیفہ رحمہم اللہ نے اسی حدیث کی بناء پر کہا ہے کہ قبر کو اونٹ کے کوبان کی طرح بنانا افضل ہے اور امام شافعی فرماتے ہیں قبر کو مربع صورت بنانا بہتر ہے اس کے متعلق آگے حدیث آرہی ہے۔

۱۶۹۶ (۴) وَعَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَلِيُّ الْأَبْعَثُكَ عَلَيَّ مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا تَدْعَ تَمْنًا إِلَّا طِمَسَتْهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوِيَتْهُ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۹۳۔

۹۶۹) و ابوداؤد حدیث رقم ۳۲۱۸ و الترمذی حدیث

رقم ۱۰۴۹ و احمد فی المسند ۱/۹۶

فوائد الحدیث: ❶ نہ چھوڑاں پورے حیوان کی مجسم تصویر یا لاتفاق ممنوع اور حرام ہے اگر عکسی یا نقشی ہو تو اس میں چار قول ہیں: (۱) مطلقاً جائز ہے (۲) مطلقاً ممنوع ہے (۳) اگر سر سے پاؤں تک پوری شکل ہو تو ممنوع ہے ورنہ درست (۴) اگر زمین پر پڑی ہو تو درست ہے اور اگر دیوار وغیرہ پر معلق ہو تو ممنوع ہے اور حدیث سے ہر قسم کی تصاویر کو مٹانا ثابت ہوتا ہے خواہ عکسی ہوں یا نقشی۔ (زرقانی ج ۳ ص ۳۷۷) ❷ برابر کراخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر زمین سے اونچی نہ بنائی جائے زیادہ سے زیادہ ایک بالشت اونچی کی جائے بالشت سے زیادہ اونچی قبریں بنانا پختہ کرنا ان پر گنبد تیار کرنا ان پر عمارتوں کا بنانا اور قبروں پر محراب بن کر بیٹھنا یہ سب چیزیں ائمہ اربعہ اور باجماع امت حرام ہیں اور فقہاء نے وہ مٹی جو قبر سے نکلتی ہے اس سے زیادہ لگانا حرام کہا ہے۔

۱۶۹۷ (۵) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُنْبَى عَلَيْهِ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۹۴۔ ۹۶۹)

و الترمذی حدیث رقم ۱۰۵۲ و النسائی حدیث رقم

۲۰۲۷ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۵۶۲ و احمد فی

المسند ۶/۲۹۹

۱۶۹۸ (۶) وَعَنْ أَبِي مَرْثِدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تَصَلُّوا إِلَيْهَا))۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۹۷۔

۹۷۲) و ابوداؤد حدیث رقم ۳۲۲۹ و الترمذی حدیث

رقم ۱۰۵۰ و النسائی حدیث رقم ۷۶۰

فوائد الحديث: ❶ نہ نمازِ قبر کی تعظیم کے لیے نماز پڑھنا تو یہ صریحاً کفر ہے اور اگر ویسے کوئی قبروں میں نماز پڑھتا ہے تو یہ بھی حرام ہے۔ (مرقاۃ)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”البتہ یہ کہ بیٹھے ایک تمہارا انگاری پر کہ جلادے کپڑے اس کے پس پہنچے انگارا اس کے بدن تک یہ بہتر ہے واسطے اس کے کہ بیٹھ جائے قبر پر۔“ (مسلم)

۱۶۹۹ (۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَجْلِسُ أَحَدُكُمْ عَلَى جُمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلَصَ إِلَى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرِ))۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۹۶)۔

(۹۷) وابوداؤد حدیث رقم ۳۲۲۸ والنسائی حدیث

رقم ۲۰۴۴ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۵۶۶)

الفصل الثاني

سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مدینہ میں دو شخص ❶ تھے ایک ❷ ان میں سے لحد (والی قبر) کھودتا تھا اور دوسرا لحد نہ کھودتا تھا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا ان میں سے جو آئے پہلے کرے کام اپنا پس آیا وہ شخص کہ لحد کھودتا تھا تو رسول اللہ ﷺ کے لیے لحد تیار کی گئی۔ (شرح السنہ)

۱۷۰۰ (۸) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَلْحَدُ وَالْآخَرُ لَا يَلْحَدُ فَقَالُوا أَيُّهُمَا جَاءَ أَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَهُ فَجَاءَ الَّذِي يَلْحَدُ فَلَحَدَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔ (رواہ فی شرح السنۃ) (البغوی فی شرح السنۃ ۵/۳۸۸ وابن ماجہ حدیث رقم

(۱۵۱۰)

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ وہ شخص ارح۔ یعنی ابو طلحہ انصاری اور ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہما ابو طلحہ رضی اللہ عنہ لحد۔ یعنی بغلی قبر کھودتے تھے اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ شق یعنی صندوقی قبر بناتے تھے۔ ❷ لحد ارح قبر دو قسم کی کھودی جاتی تھی ایک بغلی اور دوسری صندوقی، بغلی اس کو کہتے ہیں جس میں میت کے رکھنے کی جگہ قبلہ کی دیوار میں زمین سے لگا کر کھودی جاتی ہے اس کو عربی میں لحد کہتے ہیں اور صندوقی وہ ہے جس میں میت کے رکھنے کی جگہ درمیان میں بنائی جاتی ہے اس کو عربی میں شق کہتے ہیں۔ بغلی اور صندوقی دونوں قسم کی قبر بنانا جائز ہے۔ لیکن بغلی اولیٰ اور افضل ہے کیونکہ نبی ﷺ کی قبر بغلی بنائی گئی تھی۔ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے مرض الموت میں وصیت کی تھی کہ میرے لیے بغلی قبر بنانا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی قبر بغلی بنائی گئی تھی مدینہ منورہ میں قبر کھودنے والے دو شخص تھے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو صحابہ نے دونوں کے پاس آدمی بھیجا کہ جو پہلے آجائے وہی آپ کے لیے قبر کھودے چنانچہ پہلے سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ پہنچے جو بغلی قبر کھودتے تھے اس لیے آپ کے لیے بغلی قبر کھودی گئی اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہم کے لیے بھی بغلی قبر کھودی گئی تھی۔ دونوں قسم کی قبر میں میت کے رکھنے کی جگہ خوب کشادہ ہونی چاہیے تاکہ اس میں میت با فراغت اور بلا تکلیف رکھی جائے (کتاب الجنائز)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لحد ہمارے لیے ہے اور شق ہمارے غیر کے لیے

۱۷۰۱ (۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْحَدُّ لَنَا وَالشَّقُّ لغيرِنَا))

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) ہے۔“ (ترمذی ابوداؤد نسائی ابن ماجہ)

(ابوداؤد حدیث رقم ۳۲۰۸ و الترمذی حدیث رقم

۱۰۴۵ و النسائی حدیث رقم ۲۰۰۹ و ابن ماجہ حدیث

رقم ۱۵۵۴)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۰۲ (۱۰) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

(ابن ماجہ حدیث رقم ۱۵۵۵ و احمد فی المسند ۴/

۳۵۷)

سیدنا ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن فرمایا: ”کھودو قبریں اور فراخ کرو اور گہرا کرو اور اچھا کرو قبروں کو اور دفن کرو دو کو ❶ اور تین کو ایک قبر میں اور آگے کرو ❷ اس کو کہ جوان میں سے قرآن بہت یاد رکھتا ہو۔“ (احمد ترمذی ابوداؤد نسائی) اور روایت کی ابن ماجہ نے لفظ واحسنو تک۔

۱۷۰۳ (۱۱) وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ ((احْفَرُوا وَارْزُقُوا وَأَعْمِقُوا

وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الْإِنْسَانَ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ وَ

قَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا))۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

وَابُودَاوُدُ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ

((وَأَحْسِنُوا))۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۳۲۱۵

و الترمذی حدیث رقم ۱۷۱۳)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دو کو۔ بوقت ضرورت دو دو تین تین بلکہ اس سے بھی زیادہ کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا جائز ہے۔ ❷ آگے کرو ارح یعنی قبلہ کی جانب اس سے معلوم ہوا کہ اہل علم کی تعظیم ان کی زندگی میں اور ان کے فوت ہونے کے بعد بھی کرنی چاہیے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے غزوہ احد کے معرکہ میں میری

پھوپھی ❶ میرے باپ کو لائیں تاکہ دفن کریں ان کو ہمارے

قبرستان میں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے ندا کی تم

شہیدوں کو ان کی جائے شہادت کی طرف واپس لاؤ۔“ (احمد

ترمذی ابوداؤد نسائی) اور دارمی نے اور لفظ اس کے ترمذی

کے ہیں۔

۱۷۰۴ (۱۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ

جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي لِنَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا فَنَادَى مُنَادِي

رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((رُدُّوا الْقَتْلَى إِلَى مَضَاجِعِهِمْ))۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدُ وَالنَّسَائِيُّ وَ

الدَّارِمِيُّ وَ لَفْظُهُ لِلتِّرْمِذِيِّ) (ابوداؤد حدیث رقم

۳۱۶۵ و الترمذی حدیث رقم ۱۷۱۷ و النسائی حدیث

رقم ۲۰۰۴ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۵۱۶ و الدارمی

حدیث رقم ۴۵ و احمد فی المسند ۳/ ۲۹۷)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ لائیں الخ جابر بن عبد اللہ کے والد عبد اللہ رضی اللہ عنہما اور بعض دیگر شہداء کو قبع الغرقہ میں دفن کرنے کے لیے لائے تو آپ نے واپس اسی جگہ کر دیا جہاں وہ شہید ہوئے تھے اس سے معلوم ہوا کہ میت کا بلا عذر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا ممنوع ہے۔

۱۷۰۵- (۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ۔ (رواہ الشافعی) (البیہقی)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نکالے ❶ گئے رسول اللہ ﷺ اپنے سر کی طرف سے۔ (شافعی)

فی السنن والشافعی فی مسنده ص ۳۶۰

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ نکالے الخ۔ یعنی لیے گئے سر کی طرف سے میت کو قبر میں قبر کے پاؤں کی طرف سے داخل کرنا سنت ہے (ابوداؤد) اور قبلہ کی طرف سے بھی داخل کرنا حدیث میں آیا ہے (ترمذی) غرض دونوں طرح جائز ہے لیکن قبر کے پاؤں کی طرف داخل کرنا افضل اور سنت ہے (کتاب الجنازہ ص ۶۸)

۱۷۰۶ (۱۴) وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ قَبْرَ الْبَلَاءِ فَأُسْرِجَ لَهُ بِسَرَّاجٍ فَأَخَذَ مِنْ قَبْلِ الْقَبْلَةِ وَقَالَ ((رَحِمَكَ اللَّهُ إِنْ كُنْتَ لَا وَاهَاتَلَاءَ لِلْقُرْآنِ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِي شَرْحِ السُّنَنِ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ) (الترمذی حدیث رقم ۱۰۵۷ والبعوی فی شرح السنة حدیث رقم ۱۵۱۴)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ داخل ہوئے ایک قبر میں رات کو پس روشن کیا گیا آپ کے لیے چراغ، تو لیا آپ نے میت کو جانب قبلہ سے اور فرمایا: ”رحمت کرے اللہ تجھ پر تھا تو بہت رونے والا (بسبب خوف الہی کے) اور بہت تلاوت کرنے والا قرآن کا۔“ (ترمذی اور کہا شرح السنہ میں اسناد اس کی ضعیف ہے)

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۷۰۷ (۱۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أُدْخِلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ قَالَ ((بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ)) وَفِي رَوَايَةٍ ((وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ))۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ الثَّانِيَةَ)۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۳۲۱۳)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جس وقت داخل کرتے تھے میت کو قبر میں تو فرماتے: ”رکھتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ اور اوپر شریعت رسول اللہ کے“ اور ایک روایت میں ہے ”اوپر طریقہ رسول اللہ کے“۔ (احمد ترمذی ابن ماجہ ابوداؤد)

والترمذی حدیث رقم ۱۰۴۶ وابن ماجہ حدیث رقم

۱۵۵۰ واحمد فی المسند ۲/۲۷

حکم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

۱۷۰۸ (۱۶) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حُشِيَ عَلَى الْمَيِّتِ ثَلَاثَ حَيَّاتٍ يَبْدِيهِ جَمِيعًا وَأَنَّهُ رَسَّ عَلَى قَبْرِ ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ

جعفر بن محمد اپنے باپ سے مرسل روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دونوں ہاتھوں کو اکٹھا کر کے میت پر تین لمبیں ڈالیں ❶ اور تحقیق آپ ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم کی قبر پر

پانی چھڑکا اور قبر پر سنگریزے رکھے۔ (شرح الشافعی نے لفظ ”رش“ سے۔)

وَوَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبًا (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ) وَ رَوَى الشَّافِعِيُّ مِنْ قَوْلِهِ ((رَشَّ)). (البنوی فی شرح

السنة حدیث رقم ۱۵۱۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ڈالیں اے آپ نے پہلی لپ پر منہا خلقنا کم دوسری پر وہیہا نعید کم اور تیسری پر وہیہا نخر حکم

تارۃ اخری پڑھا۔ رواہ احمد باسناد ضعیف۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو پختہ بنانے ان پر لکھنے اور انہیں روندنے سے منع فرمایا۔ (ترمذی)

۱۷۰۹ (۱۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُجَصَّصَ الْقُبُورُ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا وَأَنْ تُوْطَأَ.

(رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۱۰۵۲)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ کی قبر پر پانی چھڑکا گیا اور وہ شخص تھا جس نے آپ کی قبر پر خشکیزہ کے ساتھ پانی چھڑکا تھا بلال بن رباح رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے شروع کیا چھڑکنا سر کی طرف سے یہاں تک کہ پہنچے پاؤں تک۔ (بیہقی دلائل النبوة)

۱۷۱۰ (۱۸) وَعَنْهُ قَالَ رَشَّ قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ الَّذِي رَشَّ الْمَاءَ عَلَى قَبْرِهِ بِلَالُ بْنُ رِبَاعٍ بِقَرْبَةِ بَدَأَمِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى رِجْلَيْهِ (رواه البيهقي في دلائل النبوة)

مطلب بن ابی وداع سے روایت ہے کہ جب فوت ہوئے سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ❶ نکالا گیا جنازہ ان کا پس دفن کئے گئے اور نبی ﷺ نے ایک شخص کو حکم کیا کہ وہ آپ کے پاس پتھر لائے تو وہ شخص اس پتھر کو نہ اٹھا سکا پھر کھڑے ہوئے طرف اس کی رسول اللہ ﷺ اور دونوں ہاتھوں کی آستینیں چڑھائیں راوی نے کہا اس شخص نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں بتایا کہ گویا میں دیکھتا ہوں طرف سفیدی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں کی جبکہ کھولا ان دونوں کو پھر اٹھایا اس کو پس رکھا اس کو ان کے سر ہانے اور فرمایا: ”نشان کیا مس کیا“ ❷ ساتھ اس کے اپنے بھائی کی قبر کا اور دفن کردوں گا میں پاس ان کے اس شخص کو کہ مرے گا میرے اہل سے۔“ (ابوداؤد)

۱۷۱۱ (۱۹) وَعَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ لَمَامَاتِ عُثْمَانَ بْنِ مَطْعُونٍ أُخْرِجَ بِجَنَازَتِهِ فُذِّنَ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا أَنْ يَأْتِيَهُ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمَلَهَا فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعِيهِ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِي يُخْبِرُنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَنِي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ ذِرَاعِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهِ وَقَالَ ((أَعْلَمُ بِهَا قَبْرَ أَخِي وَادْفِنُ إِلَيْهِ مِنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِي)). (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۲۰۶)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ آپ کے رضاعی بھائی تھے۔ ❷ نشان الخ اس سے معلوم ہوا کہ قبر کے سرہانے نشانی کے لیے کوئی پتھر رکھا جائے تو درست ہے تو یہی کافی ہے اس کے علاوہ قبر کو بلند کرنا اس پر عمارت بنانا یا اسے سینٹ اور چونے سے پختہ کرنا یا اس پر لکھنا خواہ آیات قرآنی ہوں یا میت کا نام اور اس کی تاریخ ولادت و وفات جیسے آج کل عادت ہے یا اس پر چراغ جلانا چادر چڑھانا یا خوشبودار تیل وغیرہ اٹیلنا یہ سب بدعت اور بری رسومات ہیں۔ اعاذ باللہ خدا۔

۱۷۱۲ (۲۰) وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّاهُ اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَاحِبِيهِ فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُورٍ لَا مُشْرِفَةَ وَلَا لَا طِنَةَ مُبْطُوحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرُصَةِ الْحُمْرَاءِ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ۳۲۲۰)

قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا پس میں نے کہا اماں جان! میرے لیے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کی قبر کھول دیں تو کھول دیں میرے لیے تینوں قبریں نہ تھیں وہ بہت بلند اور نہ متصل ❶ ساتھ زمین کے پیچھی ہوئی تھیں کنکریاں ❷ سرخ میدان کی۔ (ابو داؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہ متصل۔ یعنی ایک بالشت بھر زمین سے بلند تھیں۔

❷ یعنی میدان کی سرخ کنکریاں تھیں جو مدینہ منورہ کے گرد تھا اور یہ قبریں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں ہیں۔

۱۷۱۳ (۲۱) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَتَيْنَاهُمَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدُ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنَا مَعَهُ. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِي آخِرِهِ كَأَنَّ عَلِيَّ رُؤْسَنَا الطَّيْرَ. (ابو داؤد حدیث رقم ۳۲۱۲ والنسائی حدیث رقم ۲۰۰۱ وابن ماجہ حدیث رقم ۲۸۷/۴)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم انصار میں سے ایک شخص کے جنازہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے پس پہنچے ہم طرف قبر کی اور وہ ابھی تک دفن نہ کیا گیا تھا تو نبی ﷺ بیٹھے سامنے ❶ قبلہ کے اور ہم بھی نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھے۔ (ابو داؤد نسائی ابن ماجہ) اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے اس کے آخر میں زیادہ کیا کہ گویا ہمارے سروں پر پرندے تھے۔ ❷

۱۵۴۹ واحمد فی المسند ۴/۲۸۷

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس سے معلوم ہوا کہ قبروں کی زیارت کرنے والے کے لیے قبلہ رخ بیٹھنا مسنون ہے۔ (الروضة الندیہ)

❷ یعنی سر جھکا کر انتہائی اطمینان سے بیٹھے تھے۔

۱۷۱۴ (۲۲) وَعَنِ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكْسْرِهِ حَيًّا)). (رواه مالك و ابو داؤد و ابن ماجه) (ابو داؤد حدیث رقم ۳۲۰۷)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مردے کی ہڈی کا توڑنا ❶ زندہ آدمی کی ہڈی توڑنے کی طرح ہے۔“ (مالک ابو داؤد ابن ماجہ)

وابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۱۶ والموطا حدیث رقم ۴۰

من کتاب الحنائن واحمد فی المسند ۱۶۸/۶

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ توڑنا الخ قبر کھودنے میں بہت احتیاط کرنی چاہیے، مردہ کی کوئی ہڈی نکلے تو ٹوٹے نہ پائے، جو ہڈی نکلے اس کو بحفاظت تمام پھر اسی قبر میں دفن کر دینا چاہیے۔ نبی ﷺ نے فرمایا مردہ کی ہڈی کا توڑنا ایسا ہی گناہ ہے جیسے زندہ کی ہڈی توڑنے میں گناہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مسلمان میت کی توہین منع ہے جیسے زندہ کی توہین ممنوع ہے۔ (کتاب الجنائز)

الفصل الثالث

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ کی بیٹی دفن کی جا رہی تھیں ہم وہاں موجود تھے اور رسول اللہ ﷺ قبر کے پاس بیٹھے تھے پس دیکھیں ❶ میں نے آنکھیں آپ کی آنسو بہاتی تھیں، پھر آپ نے فرمایا: ”کیا ہے تم میں کوئی شخص کہ جس نے آج رات نہ صحبت کی ہو اپنی عورت سے؟“ پس سیدنا ابوطلمحہ رضی اللہ عنہ ❷ نے کہا میں ہوں، آپ نے فرمایا: ”اتر ان کی قبر میں“ تو وہ قبر میں اترے۔ (بخاری)

۱۷۱۵ (۲۳) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ شَهِدْنَا بَيْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَذْفُنْ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ ((هَلْ فِيكُمْ مَنْ أَحَدٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ)) فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ ((فَأَنْزِلْ فِي قَبْرِهَا)) فَانْزَلَ فِي قَبْرِهَا۔ (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ۱۲۸۵ واحمد فی

المسند ۱۲۶/۳)

فوائد الحدیث: ❶ دیکھیں الخ اس وقت نبی ﷺ کی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا زوجہ عثمان رضی اللہ عنہ کی جارہی تھیں اس سے معلوم ہوا کہ آنکھوں سے صرف آنسوؤں کا نکلنا اور غم کرنا صبر کے مخالف نہیں ہے بلکہ نرم دلی کی نشانی ہے۔ ❷ کہا ابوطلمحہ الخ میت لحد میں رکھنے کے لیے بقدر ضرورت دوا تین یا چار آدمی قبر میں داخل ہو سکتے ہیں نبی ﷺ کی قبر میں چار آدمی اترے تھے عورت کی قبر میں اس کے محرم لوگ داخل ہوں اور عورت کی قبر میں اس کا شوہر بھی داخل ہو سکتا ہے اگر محرم یا شوہر موجود نہ ہوں پھر غیر محرم بھی داخل ہو سکتے ہیں لیکن غیر محرم بھی بڑی عمر کے ہوں اگر وہ نہ ہوں تو نو جوانوں میں صالح، دین دار، متقی اور نیک خیال ہوں اس سے معلوم ہوا کہ عورت کی قبر میں غیر محرم اس شخص کا اترنا افضل ہے جس نے اس رات اپنی بیوی سے صحبت نہ کی ہو۔ (کتاب الجنائز)

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے بیٹے کو کہا اس حالت میں کہ وہ نزع میں تھے، جس وقت مردوں میں پس نہ ہو ساتھ میرے کوئی ❶ نوحہ کرنے والی اور نہ آگ، پس جب ارادہ کرو میرے دفن کرنے کا تو ڈالو مجھ پر مٹی ڈالنا بہولت پھر اس قدر میری قبر کے گرد کھڑے رہو کہ ذبح کیا جائے اونٹ اور تقسیم کیا جائے گوشت اس کا یہاں تک کہ آرام پکڑوں میں تمہاری وجہ سے ❷ اور میں جانوں

۱۷۱۶ (۲۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَا يَنْبَغُ وَهُوَ فِي سِيَاقِ الْمَوْتِ إِذَا أَنَامَتْ فَلَا تَصْحَيْنِي نَائِحَةً وَلَا نَارًا فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشَبُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَبًّا ثُمَّ أَقْبِمُوا حَوْلَ قَبْرِی قَدْرَ مَا يَنْبَغُ جَزُورًا وَيُقَسِّمُوا لَحْمَهَا حَتَّى اسْتَأْنَسَ بِكُمْ وَأَعْلَمَ مَاذَا أَرَا جَعُ بِهِ رَسُولَ رَبِّی۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۹۲۔

(۱۲۱)

کہ میں کیا جواب دیتا ہوں پروردگار اپنے کے فرشتوں کو۔
(مسلم)

فوائد الحديث: ❶ نوحہ کرنے والی الخ میت پر کپڑے پھاڑنا بال وچٹا واویلا کرنا اور مین کرنا بالاجماع حرام اور موجب لعنت ہے۔ ❷ بتمہاری وجہ سے الخ یعنی تمہاری دعاؤں کے ذریعہ ابوداؤد میں ہے کہ نبی ﷺ جب کسی کے دفن سے فارغ ہوتے تو آپ کچھ وقت ٹھہرتے اور فرماتے اپنے بھائی کے لیے ثابت قدمی کی دعاء مانگو کیونکہ اس کا اب حساب ہوگا۔ (مرقاۃ)

۱۷۱۷ (۲۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلَا تَحْسِبُوهُ وَأَسْرِعُوا بِهِ إِلَى قَبْرِهِ وَلْيُفْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهِ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ)) (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَيْهِ) (البیہقی فی شعب الایمان حدیث رقم ۹۲۹۴)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرماتے تھے کہ: ”جس وقت مرے ❶ ایک تمہارا تو نہ روک رکھو اس کو اور جلدی پہنچاؤ اس کو اس کی قبر کی طرف اور چاہیے کہ پڑھی جائے نزدیک سر اس کے ابتداء سورۃ بقرہ ❷ اور نزدیک اس کے پاؤں کے خاتمہ سورۃ بقرہ کا۔ (یہی شعب الایمان اور کہا صحیح یہ ہے کہ یہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے)

حکم الحديث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ مرے الخ یعنی میت کی تجمیز و تکفین میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے کیونکہ دیر کرنے سے میت کے سڑنے کا اندیشہ ہے جس سے لوگوں کو نفرت اور تکلیف ہوگی اور میت کی ذلت ہوگی۔ ❷ ابتداء سورۃ بقرہ یعنی الم سے مقلدوں تک اور خاتمہ سورۃ بقرہ کا یعنی آمین الرسول سے آخر تک۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں قبروں کی زیارت کے وقت سورۃ فاتحہ قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس اور سورہ اخلاص پڑھنی چاہیے اور میت کو اس کا ثواب بخشنا چاہیے۔

۱۷۱۸ (۲۶) وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ لَمَّا تَوَفَّيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِالْحَبَشِيِّ وَهُوَ مَوْضِعٌ فَحُمِلَ إِلَى مَكَّةَ فَدُفِنَ بِهَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَائِشَةُ أَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ:

وَكُنَّا كُنْزُ مَانَى جَذِيمَةَ حِقْبَةَ
مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى قِيلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا تَحَابَّنِي وَمَالِكَا
لِطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبْتَ لَيْلَةً مَعَا
نَمْ قَالَتْ وَاللَّهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتُ إِلَّا حَيْثُ مِتَّ
وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ (رواه الترمذی) (الترمذی)

ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی حبشی ❶ میں وفات ہوئی اور وہ ہے ایک جگہ پھر وہ لائے گئے طرف مکہ کی پھر دفن کئے گئے مکہ میں پس جب عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ میں آئیں (حج کے لیے) عبد الرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس آئیں پس کہا ❷ اور تھے ہم مانند دو ہم نشینوں جذیمہ کے جدا نہ تھے آپس میں مدت مدید زمانہ سے یہاں تک کہ کہا گیا ہرگز نہ جدا ہوں گے پس جب جدا ہوئے ہم گویا میں اور مالک۔ باوجود بہت مدت تک ساتھ رہنے کے نہیں گزاری ایک رات اکٹھی۔ پھر ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: قسم ہے اللہ کی! اگر حاضر ہوتی میں تیرے

حدیث رقم (۱۰۵۵)

پاس تیرے مرنے کے وقت تو نہ دفن کیا جاتا تو مگر اسی جگہ کہ
(جہاں تو) مرا تھا تو اور اگر حاضر ہوتی میں تیرے پاس تیری
وفات کے وقت تو نہ زیارت کرتی میں تیری۔ (ترمذی)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حبشی بضم الحاء المجلد وسكون الباء الموحدة۔ مکہ معظمہ کے قریب ایک جگہ ہے۔ (مجمع البحار)

❷ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی کے فراق میں یہ شعر پڑھے دراصل یہ دو شعر تمیم بن نویرہ نے اپنے بھائی مالک بن نویرہ کے فراق میں کہے تھے جب اس کو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں قتل کیا تھا جذیمہ کسی وقت میں عراق اور عرب کا بادشاہ تھا اور اس کے دو وزیر مالک اور عقیل۔ چالیس سال تک اس کے پاس رہے اور باہم متمنن اور ایک دوسرے پر انتہائی گرویدہ رہے اور کبھی جدا نہ ہوئے تھے عرب میں ان کی محبت ضرب الشقی تھی تمیم اپنے بھائی کے مرثیہ میں کہتا ہے ”کہاے مالک! میں اور تو ہم تمہنی اور محبت میں ایسے تھے جیسے جذیمہ کے دو وزیر باہم اخلاص سے مدت دراز تک جذیمہ کے پاس رہے اور کبھی جدا نہ ہوئے تھے اور اب جب ہم تیری موت کی وجہ سے جدا ہوئے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے باہم ایک رات بھی اکٹھی نہیں گزاری۔“

۱۷۱۹ (۲۷) وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَلَّ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ سَعْدًا وَرَشَّ عَلَى قَبْرِهٖ مَاءً (رواہ ابن ماجہ)

(ابن ماجہ فی السنن حدیث رقم ۱۵۵۱)

ان کی قبر پر پانی۔ (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سر کی طرف الخ اس سے معلوم ہوا کہ میت کو قبر میں اتارنے کے لیے قبر کے پاؤں کی طرف رکھ کر میت کو سر کی طرف سے قبر میں لانا چاہیے۔ محدثین اور امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے۔

۱۷۲۰ (۲۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

صَلَّى عَلَى جَسَادِهِ ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَحَضَى عَلَيْهِ مِنْ قَبْلِ

رَأْسِهِ ثَلَاثًا۔ (رواہ ابن ماجہ) (ابن ماجہ حدیث رقم

سر کی طرف سے تین لپٹیں مٹی کی۔ (ابن ماجہ)

(۱۵۶۵)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

۱۷۲۱ (۲۹) وَعَنْ عُمَرَ وَبْنِ حَزْمٍ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ

مَتَكِنًا عَلَى قَبْرِ فَقَالَ ((لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هَذَا

الْقَبْرِ أَوْ لَا تُؤْذِهِ))۔ (رواہ احمد) (لم نجدہ فی مسند

اس قبر والے کو یا فرمایا: ”نہ ایذا دے“ (اس کو۔) (احمد)

الامام احمد)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہ ایذا الخ ایذا سے صاحب قبر کی ذلت اور حقارت مراد ہے۔ واللہ اعلم

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر رونے کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابوسیف لوہار کے پاس گئے اور وہ ابراہیم کا رضاعی باپ تھا جسے لیا رسول اللہ ﷺ نے ابراہیم کو پھر بوسہ لیا ان کا اور سونگھا ان کو پھر گئے ہم ان کے پاس بعد اس کے اور ابراہیم حالت نزاع میں تھے پس رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو نکلنے شروع ہوئے تو عرض کیا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اے اللہ کے رسول! ❶ (آپ روتے ہیں) تو آپ نے فرمایا: ”ابن عوف! ❷ ”یہ رحمت ہے“ پھر اس رونے کے بعد پھر روئے پھر فرمایا: ”آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل غمگین ہے اور نہیں کہتے ہم باوجود اس کے مگر وہ چیز کہ رضی ہو رہا ہمارا اور تحقیق ہم سب جدائی تیری کے اے ابراہیم البتہ غمگین ہیں۔“ (بخاری، مسلم)

۱۷۲۲ (۱) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَيْفٍ الْقَيْنِ وَكَانَ ظَنَرًا لِأَبِرَاهِيمَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِبْرَاهِيمُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ)) ثُمَّ اتَّعَهَا بِأُخْرَى فَقَالَ ((إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمَ لَمَحْزُونُونَ))۔

(متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۳۰۳ و مسلم حدیث رقم ۶۲-۲۳۱۵ و ابوداؤد حدیث رقم

۳۱۲۶)

فوائد الحديث: ❶ آپ روتے۔ یعنی لوگ تو بے علمی اور جہالت کی وجہ سے روتے ہیں اور آپ کی شان تو اس سے بہت بالاتر ہے آپ کیوں روتے ہیں آپ کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی عمر سترہ ماہ یا سولہ ماہ کی تھی جب ان کی وفات ہوئی۔ ❷ یہ رحمت ہے الخ یعنی آنکھ سے آنسو نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے معنی نہیں بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہے نوح اور شکوہ کرنا حرام اور صبر کے مخالف ہے۔

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ کی بیٹی نے نبی ﷺ کے پاس پیغام بھیجا ❶ کہ بیٹا میرا مر رہا ہے آپ میرے پاس تشریف لائیں تو آپ نے بیٹی کو سلام کہلا بھیجا اور فرمایا: ”اللہ ہی کیلئے ہے جو چیز کہ لی اور اسی کے لیے ہے جو چیز کہ دی اور ہر چیز نزدیک اس کے ساتھ مدت معین کے ہے پس چاہیے کہ صبر کرے اور ثواب چاہے پھر پیغام بھیجا ❷ انہوں نے آپ کی طرف اور قسم دی تو آپ تشریف لائے اور

۱۷۲۳ (۲) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْهِ أَنَّ ابْنَاتِي قَيْضٌ فَاتَنَا فَأَرْسَلَ يَقْرِيءُ السَّلَامَ وَيَقُولُ ((إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ)) فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لِكَيْتَنَاهَا فِقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرَفَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّبْرُ وَنَفْسُهُ تَتَقَعَّقُ

فَقَاصَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا فَقَالَ ((هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ فَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ عِبَادِهِ الرَّحِمَاءَ))۔ (متفق عليه)
(البخاری حدیث رقم ۱۲۸۴ و مسلم حدیث رقم ۱۱-۹۲۳) و ابوداؤد حدیث رقم ۳۱۲۵ والنسائی حدیث رقم ۱۸۶۸ و احمد فی المسند ۵/۲۰۴

آپ کے ساتھ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور کچھ اور صحابہ رضی اللہ عنہم تھے پس اٹھایا ۵ گیا طرف رسول اللہ ﷺ کی لڑکا اور روح اس کی حرکت ۴ کرتی تھی پس آپ کی دونوں آنکھیں بہنے لگیں تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا ۵ ہے یہ؟ فرمایا: ”یہ رحمت ہے پیدا کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پس رحمت نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے مگر رحمت ۶ کرنے والوں پر۔“ (بخاری و مسلم)

فوائد الحديث: ۱۔ بھیجا الخ جس بیٹی نے یہ پیغام بھیجا تھا اس میں اختلاف ہے کہ یہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا تھیں یا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، بعض کہتے ہیں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا تھیں اور بچے کا نام علی بن عاص تھا اور بعض نے کہا ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور بچے کا نام محسن بن علی تھا واللہ اعلم۔ ۲۔ پھر بھیجا یعنی دوبارہ بلا بھیجا۔ ۳۔ پس اٹھایا الخ یعنی بچے کو آپ کی گود میں دیا۔ ۴۔ حرکت کرتی الخ یعنی جان نکلنے کے قریب تھی۔ ۵۔ کیا ہے یہ۔ یعنی یہ رونا کیسا ہے۔ ۶۔ رحمت۔ آپ کی غرض یہ تھی کہ آنکھ سے بلا آواز آنسو نکلتا اور غم کرنا خلاف شرع نہیں ہے بلکہ رقت قلب اور مزاج کے اعتدال کی نشانی ہے اور جس کو اس موقع پر بھی غم نہ ہو تو اس کا دل سخت اور مزاج اعتدال سے خالی ہے اور بیٹے کی موت پر ہنسنا یا اظہار غم نہ کرنا کوئی قابل تعریف بات نہیں ہے عمدہ اور افضل طریقہ وہی ہے جو نبی ﷺ کا تھا اور وہ صرف آنکھوں سے آنسو بہانا ہے البتہ چیخنا، چلانا، کپڑے پھاڑنا بال نوچنا اور چھاتی پیٹنا وغیرہ یہ جاہلیت کی رسم ہے اسلام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا بیمار ہوئے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ، تو ان کے پاس نبی ﷺ ان کی عیادت کر نیلے لیے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ گئے پس جب گئے ان کے پاس تو پایا ان کو بیہوشی میں آپ نے پوچھا: ”کیا فوت ہو گیا ہے؟“ ۱۔ صحابہ نے کہا نہیں اے اللہ کے رسول! پس روئے نبی ﷺ تو جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رو پڑے نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا نہیں سنتے ہو تم کہ اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب کرتا ساتھ آنسو آنکھوں کے اور نہ ساتھ غم کرنے دل کے لیکن عذاب کرتا ہے ساتھ اس کے“ اور اشارہ کیا طرف زبان اپنی کی ”یا آپ نے فرمایا رحم کرتا ہے اور تحقیق میت کو عذاب کیا جاتا ہے اس کے گھر والوں کے

۱۷۲۴ (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عِبَادَةَ شَكْوَى لَهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَاشِيَةٍ فَقَالَ ((قَدْ قُضِيَ)) قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَبَكَى النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمَ بَكَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بَكَوْا فَقَالَ ((أَلَا تَسْمَعُونَ أَنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا)) وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ ((أَوْ يَرْحَمُ وَإِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذِّبُ بِكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ))۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۳۰۴ و مسلم حدیث رقم ۱۲-۹۲۴)

رونے کی وجہ سے اس پر۔“ (بخاری، مسلم)

فوائد الحديث: ❶ نوت ہوا الخ اس سے معلوم ہوا کہ آپ کو اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو علم غیب نہ تھا۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص پیٹے رخسار اور پھاڑے گریبان اور پکارے ❶ پکارنا جاہلیت کا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“ (بخاری، مسلم)

۱۷۲۵ (۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَى بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ))۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۲۹۴ و مسلم حدیث رقم (۱۶۵-۱۰۳) والترمذی حدیث رقم ۹۹۹ والنسائی حدیث رقم ۱۸۶۲ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۵۸۴ واحمد فی المسند ۱/ ۴۳۲)

فوائد الحديث: ❶ جاہلیت الخ یعنی کسی عزیز کی موت پر واویلا کرنا یا یہ کہنا کہ کیا غضب ہوا کیا ظلم ہوا وغیرہ بے صبری کے الفاظ بولنا سنت طریقہ یہ ہے کہ مصیبت میں انا اللہ پڑھے اور رسومات بد سے پرہیز کرے۔

سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیہوش ہوئے تو ان کی بیوی ام عبداللہ رضی اللہ عنہا نے چلا کر رونا شروع کیا پھر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ہوش میں آئے تو کہا کیا نہیں جانتی تو اور حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں بیزار ہوں اس سے جو منڈائے ❶ سر کے بال اور چلا کر روئے اور پھاڑے کپڑے اپنے۔“ (بخاری، مسلم) لفظ مسلم کے ہیں۔

۱۷۲۶ (۵) وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَعْمِيَ عَلَى أَبِي مُوسَى فَأَقْبَلَتْ امْرَأَتُهُ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ تَصْبُحُ بَرْنَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمِي وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ))۔ (متفق عليه ولفظه لمسلم) (البخاری حدیث رقم ۱۲۹۶ و مسلم حدیث رقم (۱۶۷-۱۰۴) والنسائی حدیث رقم ۱۸۶۳ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۵۸۶)

فوائد الحديث: ❶ منڈائے بال جیسے بعض جاہلوں کی عادت ہوتی ہے بلکہ یہ عادت ہندوؤں کی ہے کہ جب ان کا کوئی مر جاتا ہے تو غم میں سر ہلکے داڑھی وغیرہ سب منڈاوا لیتے ہیں۔

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایام جاہلیت کی چار چیزیں میری امت میں رہیں گی (جن کو یہ) نہیں چھوڑیں ❶ گے“ فخر کرنا حسب میں اور طعن کرنا نسب میں اور بارش طلب کرنا ستاروں کے ذریعہ اور نوحہ کرنا اور فرمایا: ”نوحہ کرنے والی عورت اگر بغیر توبہ کے مر جائے قیامت کے دن موقف میں کھڑی کی جائے گی اور اس پر کرتہ گندھک کا اور کرتہ خارش کا ہوگا۔“ (مسلم)

۱۷۲۷ (۶) وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَرْبَعٌ فِيَّ أَمِّيٌّ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَسْرُكُونَهَا الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالِاسْتِسْقَاءُ بِالنَّجْوَمِ وَالْيَاخَاضَةُ)) وَقَالَ ((الْيَاخَاضَةُ إِذَا لَمْ تَبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قِطْرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (۲۹-۹۳۴)

واحمد فی المسند ۵/ ۳۴۲)

فوائد الحديث: ❶ بدقتی سے یہ تمام بدی رسومات آج کے مسلمانوں میں بصورت اتم پائی جاتی ہیں اعاذنا اللہ منہا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے گزرے نبی ﷺ ایک عورت کے پاس سے جو ایک قبر کے پاس (اوپنچی) آواز سے روتی تھی گزرے آپ نے فرمایا: ”ڈر عذاب الہی سے اور صبر کر“ اس عورت نے کہا ایک طرف ہو مجھ سے اس لیے کہ تو میری سی مصیبت میں گرفتار نہیں ہوا ہے وہ عورت آپ کو پہچانتی نہ تھی تو بتایا گیا اس عورت کو یہ نبی ﷺ تھے پس آئی وہ عورت آپ کے دروازہ پر پس نہ پایا دروازہ پر دربانوں کو اس نے کہا میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا تو آپ نے فرمایا: ”نہیں“ ❶ اعتبار صبر کا مگر نزدیک صدمہ پہلے کے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۷۲۸ (۷) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ فَقَالَ ((تَقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي)) قَالَتْ إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبِّ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيلَ لَهَا إِنَّهُ النَّبِيُّ ﷺ فَاتَتْ بَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَائِبَ فَقَالَتْ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ ((أَنَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى)) - (متفق عليه)

(البخاری حدیث رقم ۱۲۸۳ و مسلم حدیث رقم ۱۵۰-۹۲۶) و ابوداؤد حدیث رقم ۳۱۲۴ والنسائی حدیث رقم ۱۸۶۹ والترمذی حدیث رقم ۹۸۷ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۵۹۶ واحمد فی المسند ۳/ ۱۳۰)

فوائد الحديث: ❶ نہیں اعتبار الخ یعنی مصیبت کے شروع میں صبر کرنا باعث ثواب اور اس کا شروع میں اعتبار ہے جب مدت گزر جائے تو آدمی کو خود بخود ہی صبر آ جاتا ہے خواہ مومن ہو یا کافر اس صبر کا شرع میں کوئی اعتبار نہیں ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں مرتے تین فرزند کسی مسلمان کے پھر داخل ہو آگ میں مگر واسطے کھولنے ❶ قسم کے۔“ (بخاری، مسلم)

۱۷۲۹ (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَلَجَّ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ)) - (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۶۶۵۶ و مسلم حدیث رقم ۱۵۰-۲۶۳۲ والترمذی حدیث رقم ۱۰۶۰ والنسائی حدیث رقم ۱۸۷۵ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۰۳ والموطا حدیث رقم ۳۸ من کتاب الجنائز واحمد فی المسند ۲/ ۲۳۹)

فوائد الحديث: ❶ مگر واسطے کھولنے قسم کے الخ یہ اس آیت کی طرف اشارہ ہے ﴿وَأَن مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ یعنی تم میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں جو دوزخ میں داخل نہ ہوا اگرچہ تھوڑا ہی وقت جائے۔ اس سے دوزخ کی پل صراط پر چلنا مراد ہے مومنوں کو کوئی عذاب نہ ہوگا۔ چونکہ لڑکے کی موت کا ماں باپ کو بے حد صدمہ ہوتا ہے باوجود اتنے صدمہ کہ اس نے رضاء الہی کے لیے صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کے بدلہ میں دوزخ سے بچائے گا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ❶ انصار کی صورتوں سے فرمایا: ”نہیں مرتے واسطے کسی کے تم

۱۷۳۰ (۹) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُنْسَوِيَ مِّنَ الْأَنْصَارِ ((لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ

سے تین فرزند پھر چاہے ثواب مگر داخل ہوگی جنت میں“ تو ایک عورت نے کہا ان میں سے یاد و فرزند اے اللہ کے رسول! نبی ﷺ نے فرمایا: ”یادو“ (مسلم) اور بخاری مسلم کی ایک روایت میں ہے ”میں تین فرزند نہ پہنچے ہوں حد بلوغت کو“

فَتَحْتَسِبُهُ إِلَّا دَخَلَتْ الْجَنَّةَ)) فَقَالَتْ اِمْرَأَةٌ مِنْهُمْ أَوْ اِثْنَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((أَوْ اِثْنَانِ)) (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي رَوَايَةٍ لَهُمَا ((ثَلَاثَةٌ لَمْ يُلْغُوا الْحِنْتَ)) (البخاری حدیث رقم ۱۳۸۱ و مسلم حدیث رقم ۱۵۱-۲۶۳۲ و الترمذی حدیث رقم ۱۰۵۹ و النسائی حدیث رقم ۱۸۷۳ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۰۴ و المؤطا حدیث رقم ۳۹ من کتاب الحنائن و احمد فی المسند ۵۱۰/۲)

فوائد الحديث: ❶ فرمایا۔ عورتوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مرد آپ کی صحبت میں ہر وقت رہتے اور دین سیکھتے ہیں ہمارے لیے بھی کوئی وقت مقرر فرما دیجئے آپ نے ان کے لیے بھی وقت مقرر کر دیا اور یہ حدیث اس وقت میں ارشاد فرمائی۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے مومن بندہ کے لیے اہل دنیا میں سے اس کے چاہیے کو قبض کرتا ہوں پھر وہ ثواب کی امید رکھے تو میرے نزدیک اس کی جزا جنت ❶ ہے۔“ (بخاری)

۱۷۳۱ (۱۰) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَقُولُ اللَّهُ مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّةً مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ)) (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۶۴۲۲ و النسائی حدیث رقم ۱۸۷۱ و احمد فی المسند ۴۱۷/۲)

فوائد الحديث: ❶ جنت الخ یعنی مومن کا کوئی عزیز مثلاً بیٹا ماں باپ بہن بھائی یا بیوی یا استاذ یا کوئی اور دوست فوت ہو جائے اور اس نے صبر کیا تو اس کا بدلہ جنت ہے۔

الفصل الثاني

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے والی عورت کو اور نوحہ سننے والی عورت کو۔ (ابوداؤد)

۱۷۳۲ (۱۱) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاتِحَةَ وَ الْمُسْتَمِيعَةَ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۱۲۸ و احمد فی المسند ۱۶۵/۳)

حكم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عجب حال ہے مومن کے لیے اگر پہنچے اس کو بھلائی تو حمد کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی اور شکر ادا کرتا ہے اور اگر پہنچے

۱۷۳۳ (۱۲) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبٌ لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ اللَّهَ وَشَكَرَ وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ

اس کو مصیبت تو حمد کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی اور صبر کرتا ہے، پس مومن کو اس کے ہر کام پر ثواب دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ لقمہ کا جواٹھا کر دے اپنی بیوی کے منہ میں۔ (بیہقی، شعب الایمان میں)

حَمْدَ اللَّهِ وَصَبَرَ فَأَلْمُوهُنَّ يُوجَرُ فِي كُلِّ أَمْرِهِ حَتَّى فِي اللَّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى فِي أَمْرَاتِهِ۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان) (احمد والبیہقی فی شعب الایمان حدیث رقم ۹۹۵۱)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کے لیے دو دروازے ہیں، ایک دروازہ ہے کہ چڑھتے ہیں اس سے اس کے عمل اور ایک دروازہ ہے کہ اترتی ہے اس سے اس کی روزی، تو جب وہ مرتا ہے تو روتے ہیں دونوں دروازے اس پر، پس سمجھا جاتا ہے قول اللہ تعالیٰ سے: ”پس نہ رویا۔ ❶ ان (کافروں) پر آسمان اور نہ زمین۔“ (ترمذی)

۱۷۳۴ (۱۳) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ مُؤْمِنٌ إِلَّا وَلَهُ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ فَإِذَا مَاتَ بَنِيًّا عَلَيْهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى «فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ»۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۲۵۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس نہ رویا الخ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی موت پر زمین و آسمان روتے ہیں۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں سے وہ آدمی کہ جس کے دو بچے مر گئے ہوں تو اس کو ان بچوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بہشت میں داخل کرے گا“ تو ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپ کی امت میں سے جس شخص کا ایک بچہ مر گیا ہو (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا اس کا بھی یہی حکم ہے اور توفیق دی گئی پس عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور وہ شخص کہ جس کا کوئی بچہ نہ مرا ہو آپ نے فرمایا: ”پس میں ہوں ❶ میر منزل امت اپنی کا“ نہیں مصیبت پہنچائے گئے مانند مصیبت میری کی۔“ (ترمذی) یہ حدیث غریب ہے۔

۱۷۳۵ (۱۴) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كَانَ لَهُ قَرَطَانٌ مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ قَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ ((وَمَنْ كَانَ لَهُ قَرَطٌ يَأْمُوقُهُ)) فَقَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ قَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ ((فَأَيُّ قَرَطٍ أُمَّتِي لَنْ يُصَابُوا بِمِثْلِي))۔ (رواہ الترمذی حدیث رقم ۳۲۵۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ میں ہوں الخ یعنی میں ان کا میر سامان ہوں گا یعنی ان سے پہلے جا کر ان کی شفاعت کر کے ان کو جنت میں لے جاؤں گا کیونکہ ثواب تکلیف کے موافق ملتا ہے۔ پھر دنیا سے میرے انتقال سے بڑھ کر مسلمانوں پر کوئی بڑی مصیبت نہیں ہے۔

۱۷۳۶ (۱۵) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمَلَائِكَتِهِ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فَوَادِهِ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ حَمْدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُولُ اللَّهُ ابْنُو الْعَبْدِ يَتَا فِي الْجَنَّةِ وَ سَمُوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ))۔ (رواه احمد و الترمذی)
(الترمذی حدیث رقم ۱۰۲۱ واحمد فی المسند ۴/ ۴۱۵)

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت مرتا ہے فرزند کسی بندے کا تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو ❶ فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے لخت جگر کی روح قبض کی تو وہ کہتے ہیں کہ ہاں! پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ: ”کیا قبض کیا تم نے اس کے دل کا میوہ؟ تو وہ کہتے ہیں ہاں! پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”کیا کہا بندے میرے نے؟ وہ کہتے ہیں کہ تعریف کی اس نے تیری اور انا اللہ وانا الیہ راجعون کہا“ تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ بناؤ میرے بندے کے لیے ایک گھر جنت میں اور نام ❷ رکھو اس کا بیت الحمد۔“ (احمد ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔ دوسری مسند کی بنا پر حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فرشتوں کو الخ یعنی ملک الموت اور اس کے تابعداروں کو۔ ❷ بیت الحمد الخ اس گھر کا نام بیت الحمد اس لیے رکھا کہ اس نے صدمہ میں حمد اور شکر کیا تھا۔

۱۷۳۷ (۱۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ عَزَى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ))۔ (رواه الترمذی و ابن ماجہ و قَالَ الترمذی هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ الرَّاَوِيِّ وَقَالَ وَ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مَوْفُوقًا)
(الترمذی حدیث رقم ۱۰۷۳ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۰۶)

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص تسلی دے مصیبت زدہ کو تو اس کے لیے ❶ اس کے مانند ثواب ہے۔“ (ترمذی ابن ماجہ) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مرفوع مگر حدیث علی بن عاصم راوی سے اور ترمذی نے کہا کہ روایت کیا اس کو بعض محدثین نے محمد بن سوقة سے موقوف اسناد کے ساتھ۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی تعزیت کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا مصیبت والے کو ملے گا۔ ابن ماجہ میں ابن حزم سے مرفوعاً مروی ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کی کسی مصیبت میں تعزیت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عزت کا لباس پہنائے گا۔

۱۷۳۸ (۱۷) وَعَنْ أَبِي بَرزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ عَزَى تَكْلِي كَيْسَى بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ))۔ (رواه الترمذی و قَالَ هَذَا حَدِيثٌ

سیدنا ابو بزرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص تسلی دے اس عورت کو کہ جس کا بیٹا مر گیا ہو تو وہ پہنایا جائے گا لباس بہشت کا۔“ (ترمذی) کہا یہ حدیث

غریب ہے۔

غَرِيبُ) (الترمذی حدیث رقم ۱۰۷۶)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تیار کرو واسطے اہل جعفر کے کھانا کیونکہ آئی ہے ❶ ان کو وہ چیز کہ باز رکھتی ہے ان کو کھانے پکانے سے“ (ابوداؤد ابن ماجہ)

۱۷۴۹ (۱۸) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اصْنَعُوا لِأَهْلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ آتَاهُمْ مَا يَشْعُلُهُمْ))۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۳۲ و الترمذی حدیث رقم ۹۹۸ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۱۰)

ابن ماجہ)

الترمذی حدیث رقم ۹۹۸ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۱۰

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ آئی ہے اہل یعنی جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی جب جنگ موتہ میں شہید ہوئے ابن ماجہ میں ہے کہ عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا ”پھر یہ کام ایک مدت تک مسنون رہا یہاں تک کہ ایک نیا کام شروع ہوا پھر اسے چھوڑ دیا گیا“ اس کا مطلب یہ ہے کہ میت والوں کو کھانا بھیجنا پہلے سنت تھا پھر لوگوں نے اس میں فخر اور بیاہ بلا ضرورت تکلف کرنا شروع کیا، طرح طرح کے کھانے پکا کر بھیجنے لگے دوسری یہ رسم نکلی کہ تمام کنبہ والوں نے جمع ہونا شروع کر دیا پھر کھانا بھی ان کی حیثیت کے مطابق بھیجنا پڑا اس لیے یہ امر بدعت سمجھ کر چھوڑ دیا گیا چنانچہ مسند احمد اور ابن ماجہ میں جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم اہل میت کے پاس جمع ہونا اور میت کے دفن کے بعد کھانا بھیجنا دونوں کو نوحہ میں شمار کرتے تھے۔ البتہ ضرورت کے مطابق ایک یا دو وقت کھانا بھیجنا سادہ قسم کا محدثین کے نزدیک جائز ہے۔

الفصل الثالث

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ”جس پر نوحہ کیا جاتا ہے اسے روز قیامت عذاب ❶ کیا جائے گا بسبب نوحہ کے۔“ (بخاری، مسلم)

۱۷۴۰ (۱۹) عَنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ نُيِّحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نُيِّحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۲۹۱ و مسلم حدیث رقم ۲۸-۹۳۳)

والترمذی حدیث رقم ۱۰۰۰ و احمد فی المسند ۲/

(۶۱)

فوائد الحدیث: ❶ عذاب اہل جاہلیت میں مرتے وقت وصیت کیا کرتے تھے کہ ہمیں خوب رویا جائے اور ہماری خوبیاں بیان کی جائیں اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روئے سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔ یعنی جس میت نے اپنے وارثوں کو روئے کی وصیت کی یا یہ معنی ہے کہ جس خاندان میں روئے اور زمین کرنے کا رواج ہو اور اس نے منع نہ کیا ہو تو اس کے مرنے کے بعد اس پر جو رویا جائے گا اسے اس وجہ سے عذاب ہوگا کہ وہ منع کرنے کی طاقت رکھتا تھا لیکن اسے منع نہیں کیا۔ البتہ اس کے منع کرنے کے باوجود اگر کوئی روئے تو پھر اسے کوئی عذاب نہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”ولا تنزو اذرة و ذر اخری“۔

سیدنا عمرہ بنت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ سنا میں نے

۱۷۴۱ (۲۰) وَ عَنْ عُمَرَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا

قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَذَكَرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِكَأَيِّ الْحَيِّ عَلَيْهِ تَقُولُ يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكُذِبْ وَلَكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى يَهُودِيَةٍ يُبْكِي عَلَيْهَا فَقَالَ ((أَنَّهُمْ لَيَكُونُونَ عَلَيْهَا وَأَنَّهُمَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا))۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۲۸۹ و مسلم حدیث رقم (۲۷-۹۳۲) و ابوداؤد حدیث رقم ۳۱۲۹ و الترمذی حدیث رقم ۱۰۰۶ و النسائی حدیث رقم ۱۸۵۶ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۵۹۵ و الموطا حدیث رقم ۳۷ من کتاب الحناظر و احمد فی المسند ۲/ ۳۸)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کے سامنے ذکر کیا گیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میت کو البتہ عذاب کیا جاتا ہے زندہ کے رونے کی وجہ سے اس پر ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ❶ کہ بخشنے اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن کو خبردار رہو! عبداللہ نے نہیں (کوئی بات) کہ رسول اللہ ﷺ ایک یہودیہ عورت کی قبر کے پاس سے گزرے جس پر رویا جاتا تھا تو آپ نے فرمایا: ”اس کے گھر والے اس پر روتے ہیں اور تحقیق وہ اپنی قبر میں عذاب کی جاتی ہے۔“ (بخاری، مسلم)

فوائد الحديث: ❶ کہتی ار سبحان اللہ! سلف صالحین حسن اخلاق میں کس قدر بلند پایہ تھے کہ مسائل اختلافیہ میں بھی نہایت ادب و احترام سے ایک دوسرے کا ذکر کیا کرتے تھے چنانچہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیسی حسن و خوبی سے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا تذکرہ فرمایا ”اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو معاف فرمائے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ”اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے وہ بھول گئے ہیں“ اللہم اہدنا للاحسن الاخلاق۔

سیدنا عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بیٹی نے مکہ میں وفات پائی ❶ پس آئے ہم تاکہ حاضر ہوں نماز جنازہ اور دفن اس کے میں۔ اور حاضر ہوئے اس کے لیے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا ہوا تھا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ سے جو کہ ان کے سامنے تھے کیا نہیں منع کرتے تم رونے سے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”میت کو البتہ اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کے باعث عذاب کیا جاتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”تحقیق ❷ تھے عمر رضی اللہ عنہما کہتے کچھ اس میں سے پھر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی تو کہا کہ پھر آیا میں ساتھ عمر رضی اللہ عنہما کے مکہ سے یہاں تک کہ جب پہنچے ہم بیداء ❸ میں پس ناگہاں ملے

۱۷۴۲ (۲۱) وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ تَوَقَّيْتُ بِنْتَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ بِمَكَّةَ فَجِئْنَا لِنَشْهَدَ هَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَاتَيْنِي لَجَالِسٍ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لِعُمَرَ وَبْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مَوَاجِهُهُ أَلَا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِكَأَيِّ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضُ ذَلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ فَإِذَا هُوَ بِرُكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ فَقَالَ أَذْهَبَ فَنَظَرْتُ مَنْ هُوَ لَآءِ الرُّكْبِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ قَالَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَدْعُهُ فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ إِرْتَحِلْ فَالْحَقَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا

أَنَّ أُصَيْبَ عُمَرَ دَخَلَ صُهَيْبُ يَبْكِي يَقُولُ وَأَخَاهُ
وَأَصَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ
بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ
ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَ لَا
وَاللَّهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ
بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَلَكِنْ إِنَّ اللَّهَ يَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا
بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ حَسْبُكُمْ الْقُرْآنُ
((وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى)) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ
ذَلِكَ وَاللَّهُ أَضْحَكَ وَأَبْكَى قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ
فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَيْئًا - (متفق عليه) (البخاری

حدیث رقم ۱۲۸۶ و مسلم حدیث رقم (۲۳-۹۲۷)

عمر رضی اللہ عنہ ساتھ ایک قافلہ کے نیچے درخت لکیر کے تو کہا کہ جا
کر دیکھ اس قافلہ میں کون ہیں میں نے دیکھا تو وہ صہیب
تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ان کو بتایا تو عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا اس کو بلاؤ پھر میں صہیب رضی اللہ عنہ کی طرف گیا میں نے کہا
چلو اور ملو امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پس جب زخمی کئے
گئے عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے صہیب روتے ہوئے کہتے اے
بھائی میرے اور صاحب میرے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اے
صہیب! کیوں روتا ہے تو مجھ پر حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”میت کو عذاب کیا جاتا ہے سبب بعض رونے اہل اس
کے اس پر پس کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جب وفات ہوئی عمر رضی اللہ عنہ
کی تو ذکر کیا میں نے یہ سامنے عائشہ رضی اللہ عنہا کے تو انہوں نے کہا
رحم کرے اللہ عمر رضی اللہ عنہ پر“ قسم ❶ اللہ کی! نہیں اس طرح نہیں
حدیث فرمائی رسول اللہ ﷺ نے یہ کہ میت کو عذاب کیا جاتا
ہے سبب رونے اس کے اہل کے اس پر لیکن اللہ تعالیٰ
زیادہ کرتا ہے کافر کو عذاب بسبب رونے اہل اس کے اس پر
اور کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کفایت کرتا ہے تم کو قرآن کہ فرماتا ہے:
”نہیں اٹھاتا کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا“ کہا ❷ ابن
عباس رضی اللہ عنہ نے نزدیک اس کے اور اللہ تعالیٰ ہنساتا اور رلاتا
ہے ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ نہ کہا۔
(بخاری، مسلم)

فوائد الحديث: ❶ وفات کی تاریخ مسلم کی روایت میں صراحت ہے کہ اس کا نام ”ام ابان“ تھا۔ ❷ تھے الخ یعنی نبی ﷺ کے فرمان
سے تو مطلق رونا منع معلوم ہوتا ہے لیکن اسے رونے سے خاص رونا مراد ہے جو میت پر رویا جاتا ہے یعنی بین وغیرہ کرنا۔ ❸ بیداء مکہ مکرمہ اور
مدینہ منورہ کے درمیان ایک میدان کا نام ہے۔ ❹ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس چیز کا ظن غالب ہو اس کے متعلق قسم اٹھائی جاسکتی ہے
جیسے ام المؤمنین نے قسم اٹھائی۔ میت پر رونے کی وجہ سے ”عذاب قبر“ کے متعلق سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متعدد روایات مروی ہیں
لیکن ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ان کے بارہ میں فرماتی ہیں کہ ان حضرات کو آپ کے فرمان سے شبہ ہو گیا ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ
فرماتے تھے کہ میت کو ان کے اہل کے رونے کی بنا پر قبر میں عذاب ہوتا ہے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”ولا تزر وازرة وزر اخروی“ یعنی
کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ رہی وہ حدیث جس سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ عذاب قبر کے متعلق دلیل لیتے ہیں تو وہ نبی ﷺ

نے ایک یہودیہ عورت کے لیے فرمائی تھی کہ لوگ اسے رو رہے ہیں اور وہ عذاب قبر میں مبتلا ہے۔ یعنی اسے عذاب اس کے کفر کی وجہ سے تھا نہ کہ ان کے رونے سے ان احادیث کے بارہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ توجیح بھی دراصل ان کا اپنا خیال ہے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے کی روایات کا جمہور علماء نے یہ معنی کیا ہے جو شخص مرنے کے وقت رونے کی وصیت کر گیا ہو جیسے جاہلیت میں رواج تھا تو اسے ان کے اہل کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوگا اگر وصیت نہ کی یا اس کے دل میں نوحہ وغیرہ کی کراہت تھی تو پھر رونے سے اس کو کوئی عذاب نہ ہوگا۔ (نوی ج ۱ ص ۳۰۲) یعنی ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے خیال کی تائید میں یہ آیت پڑھی یعنی جب رونا اور ہنسنا، غمی اور خوشی سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو عذاب میں رونے کا کیا دخل؟ لیکن یہ بات درست نہیں کیونکہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی ہے اور کام بندے کرتے ہیں اور کاموں پر ثواب و عذاب دیا جاتا ہے چنانچہ یہی ہنسنا اگر کسی مسلمان کو دیکھ کر خوشی سے ہنسنا ثواب کا مستحق ہے اگر بطور مذاق اور مسخری کے ہنس جائے تو گناہ گار ہوگا اسی طرح خوشی اور غمی کبھی اچھی ہوتی ہے اور کبھی بری لہذا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول اس صورت میں دلیل ہو سکتا ہے جبکہ رونا اور ہنسنا بے اختیاری ہو اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خاموشی اس وجہ سے نہ تھی کہ انہوں نے اس بات کو قبول کر لیا بلکہ بحث اور جھگڑا ختم کرنے کے لیے خاموشی اختیار فرمائی۔ جیسا کہ اہل علم کی شان ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

۱۷۴۳ (۲۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَأَبْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرِفُ فِيهِ الْحُزْنَ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ تَعْنِي شِقَ الْبَابِ فَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ قَامَرَهُ أَنْ يَنْتَهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةُ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ ((أَنْتَهُنَّ)) فَاتَاهُ الثَّالِثَةُ قَالَتْ وَاللَّهِ عَلَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَعَمْتُ أَنَّهُ قَالَ ((فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التَّرَابَ)) فَقُلْتُ أَرَعَمَ اللَّهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْعِنَاءِ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ۱۲۹۹ ومسلم حديث رقم (۳۰-۹۳۵) والنسائي حديث رقم ۱۸۴۷ واحمد في المسند ۵۹/۶)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ کے پاس زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، جعفر رضی اللہ عنہ اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی ① آپ بیٹھے پہچانا جاتا تھا آپ کے چہرہ مبارک پر غم اور میں دیکھتی تھی دروازہ کے سوراخ سے یعنی دروازہ کی درزوں سے تو نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا جعفر رضی اللہ عنہ کی عورتیں کرتی ہیں ② ایسا اور ایسا اور ذکر کیا رونا ان کا تو حکم فرمایا نبی ﷺ نے اس کو یہ کہ منع کرے ان کو۔ پھر گیا وہ پھر آیا آپ کے پاس دوسری بار کہ نہ مانا عورتوں نے کہنا اس کا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”منع کر ان کو“ پھر آیا وہ آپ کے پاس تیسری بار اور کہا قسم ہے اللہ کی! غلبہ کیا عورتوں نے ہم پر اے اللہ کے رسول! پس گمان کیا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”پس ڈال ان کے منہ میں ③ مٹی“ پس کہا میں نے خاک آلودہ کرے اللہ ناک تیری نہیں بجالاتا جو حکم کرتے ہیں تجھ کو رسول اللہ ﷺ اور نہ چھوڑا تو نے رسول اللہ ﷺ کو رنج پہنچانے سے۔ (بخاری، مسلم)

فوائد الحديث: ① یعنی جب جعفر رضی اللہ عنہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے اور ان کی شہادت کی خبر پہنچی تو آپ غمزدہ ہوئے۔ ② کرتی ہیں الخ یعنی چیخ و پکار اور چلا رہی ہیں جو کہ شرع میں منع ہے۔ ③ مٹی الخ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مصیبت کے وقت چیخ چلانا اور بلند آواز

سے رونا اور پشیمانی منع ہے اسی وجہ سے آپ نے سخت انداز سے روکا البتہ آنسوؤں سے رونا منع نہیں سبحان اللہ نبی ﷺ نے ایسے رنج و غم کے موقع پر بھی امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ نہایت بلند ہمتی سے سرانجام دیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو میں نے کہا ابوسلمہ مسافر تھے اور بیچ زمین مسافرت کے روؤں گی میں کہ نفل ❶ کیا جائے گا وہ رونا پس تحقیق تیاری کی میں نے رونے کی ان پر اچانک آئی ایک عورت ارادہ رکھتی تھی کہ وہ شریک ہو میری تو سامنے آئے اس کے رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا: ”کیا ❷ ارادہ کرتی ہے کہ تو داخل کرے شیطان کو دوبارہ اس گھر میں کہ نکالا اس کو اللہ تعالیٰ نے اس گھر سے“ پس بند رہی میں رونے سے پس نہ روئی میں۔ (مسلم)

۱۷۴۴ (۲۳) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيبٌ وَفِي أَرْضٍ غُرْبَةٍ لَا يَكُونُهُ بَكَاءٌ يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبَكَاءِ عَلَيْهِ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ تُرِيدُ أَنْ تُسْعِدَنِي فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((اتْرِيدِينَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ مِنْهُ)) مَرَّتَيْنِ وَكَفَفْتُ عَنِ الْبَكَاءِ فَلَمْ أَبْكْ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۹۲۲-۱۰)

فوائد الحديث: ❶ نقل الخ جہان میں خوب مشہوری ہوگی۔ ❷ کیا ارادہ الخ یعنی میں اور خاص انداز سے رونا گویا شیطان کو مہمان بلاتا ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رونے اور پینے کے لیے محفل قائم کرنا شیطانی کام ہے اور بوقت مصیبت صبر کرنا چاہیے نیز معلوم ہوا کہ اگر کوئی غم میں مبتلا ہو کر روئے کوئی خلاف شرع کام کرے براہ راست اسے سمجھانے کی بجائے دوسرے آدمی کو جو اس کا معاون ہو سمجھانا چاہیے تاکہ وہ خود بخود سمجھ جائے اس لیے نبی ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کچھ نہیں کہا بلکہ دوسری عورت سے فرمایا کہ یہ گھرا ایمان کی برکت سے شیطان سے پاک ہوا ہے اب دوبارہ رونے اور پینے سے شیطان کو اس گھر بلانا چاہتی ہو۔

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے ہوشی ڈالی گئی عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر پس ان کی بہن عمرہ رضی اللہ عنہا نے رونا شروع کیا اور یہ کہا اے پہاڑ افسوس! اے ایسے اور ایسے گنتی تھی اس پر عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا جبکہ ہوش میں آئے کہ نہیں کہا تو نے کچھ مگر کہا گیا واسطے میرے ایسا ہے تو؟ اور زیادہ کیا ایک روایت میں کہ جب وہ (عبد اللہ) فوت ہوئے نہ روئی بہن ان پر۔ (بخاری)

۱۷۴۵ (۲۴) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةَ تَبْكِي وَاجْبَلَاهُ وَاكْذَا وَاكْذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ جِئْنَا أَفَاقَ مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لِي أَنْتَ كَذَلِكَ زَادَ فِي رَوَايَةٍ فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكْ عَلَيْهِ۔ (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ۴۲۶۷)

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسافر ماتے تھے: ”نہیں کوئی میت کہ مرے پس کھڑا ہو کر رونے والا ان میں سے اور کہے اے پہاڑ اور اے سید اور مانند اس کی مگر کہ متعین کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اس میت کے

۱۷۴۶ (۲۵) وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بِأَكْبِهِمْ فَيَقُولُ وَاجْبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ وَتَحَوِّ ذَٰلِكَ إِلَّا وَكَّلَ اللَّهُ بِهِ مَلَكَ يُلْهَزَانِهِ وَيَقُولَانِ هَلْ كَذَا كُنْتَ))۔ (رواہ

الْبِرْمَذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ (الترمذی)
دو فرشتے کہ جو مکے ❶ مارتے ہیں اس کے سینہ میں اور کہتے
ہیں کیا ایسا ہی تھا تو؟ (ترمذی اور کہا یہ حدیث غریب حسن
ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کے مارتے الخ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ میت پر بلند آواز سے رونا چلانا حرام ہے اور یہ حدیث اس شخص
کے متعلق ہے جو رونے کی وصیت کر گیا ہو یا رونے کو پسند کرتا ہو جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

۱۷۴۷ (۲۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ مَيْتٌ مِنْ
الْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِينَ عَلَيْهِ
فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
(دَعِهِنَّ يَا عُمَرُ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَ
الْعَهْدُ قَرِيبٌ)) (رواه احمد والنسائي) (النسائي)
حدیث رقم ۱۸۵۹ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۵۸۷
واحمد فی المسند ۲/ ۴۴۴

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آل ❶ رسول اللہ ﷺ
سے ایک شخص فوت ہو گیا تو جمع ہوئیں عورتیں رونے لگیں اس
پر تو کھڑے ہوئے عمر رضی اللہ عنہ منع کرتے ان کو اور دور کرتے ان
کو پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چھوڑ دے ❷ ان کو اے
عمر کیونکہ آنکھیں روتی ہیں اور دل مصیبت زدہ ہے اور وقت
مرنے کا نزدیک ہے۔“ (احمد نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس سے زینب رضی اللہ عنہا مراد ہیں۔ ❷ چھوڑ الخ اس حدیث سے ظاہر ابھی معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے عورتوں کو
رونے کی اجازت فرمائی اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو ان کو ڈانٹنے سے روکا، لیکن اگلی حدیث میں بصراحت موجود ہے کہ نبی ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو
مارنے سے روکا اور فرمایا عورتوں کو نرمی سے منع کیجئے۔ اور عورتوں سے فرمایا کہ تم شیطان کی آواز سے پرہیز کرو اور صرف آنسو اور دل میں غم ہو
تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ الخ

۱۷۴۸ (۲۷) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ زَيْنَبُ
بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَكَتِ النِّسَاءُ فَجَعَلَ عُمَرُ
يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهِمْ فَأَخْرَجَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ وَ
قَالَ ((مَهْلًا يَا عُمَرُ)) ثُمَّ قَالَ ((إِبْرَأْنِي وَنَعِيقَ
الشَّيْطَانِ)) ثُمَّ قَالَ ((إِنَّهُمَا كَأَنَّ مِنَ الْعَيْنِ وَمِنْ
الْقَلْبِ فِيمَنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ الرَّحْمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ
الْيَدِ وَمِنْ اللِّسَانِ فِيمَنْ الشَّيْطَانِ)) (رواه احمد)
(احمد فی المسند ۱/ ۳۳۵)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فوت ہوئی رسول
اللہ ﷺ کی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا تو رونے لگیں عورتیں اور شروع کیا
عمر رضی اللہ عنہ نے مارنا ان کو ساتھ کوڑے اپنے کے پس ہٹایا عمر رضی اللہ عنہ
کو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اور فرمایا: ”آہستگی کر
اے عمر!“ پھر عورتوں کو فرمایا دور ❶ رکھو خود کو شیطان کی آواز
سے، پھر فرمایا: ”جو کچھ ہو آنکھ سے اور دل سے پس وہ اللہ
عز وجل کی طرف سے اور سب رحمت کا ہے اور جو ہو ہاتھ اور
زبان سے تو وہ شیطان سے ہے۔“ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دوران یعنی چیخنا چلانا اور منہ پر طمانچہ مارنا کپڑے پھاڑنا بال نوچنا ان تمام کاموں کو شیطان پسند کرتا ہے

اور اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اعاذنا اللہ منها (مرقاۃ)

۱۷۴۹ (۲۸) وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتْ امْرَأَتُهُ الْقَبَّةَ عَلَى قَبْرِهِ سَنَةً ثُمَّ رَفَعَتْ فَسَمِعَتْ صَاحًا يَقُولُ الْآهْلُ وَجَدُوا مَا فَقدُوا فَاجَابَهُ الْخَرِبُ لَيَسُوا فَأَنْقَلَبُوا۔ (البخاری تعلیقاً فی کتاب الجنائز باب ۶۱)

امام بخاری رحمہ اللہ سے بطریق تعلیق ۱ روایت ہے کہ جب حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو نصب کیا ان کی عورت نے خیمہ ان کی قبر پر برس روز پھراٹھا لیا پھر سنا آواز کرنے والے کو کہتا ہے: خبردار ہو! کیا پایا اس چیز کو کہ گم کیا تھا؟ پس جواب دیا اس کو دوسرے نے بلکہ ناامید ہو گئے اور پھر گئے۔

فوائد الحديث: ۱ تعلیق یعنی ترجمۃ الباب میں بلا سند بیان کی ہے۔ ۲ نصب کیا ان کا نام قاطعہ حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں خیمہ اس لیے لگایا تاکہ ان کے پاس رہ کر دل کو تسلی دیں اور محبت معبودہ کا خیال رکھیں اور غم بڑھائیں جیسا کہ بعض لوگ ویران مقامات میں کھڑے ہو کر دل کو تسلی دیتے ہیں اور مکانون کو خطاب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہاتھوں (فرشتوں یا مومن جنوں) کے ذریعہ اس بے فائدہ کام کی برائی بیان فرمائی (فتح الباری)

۱۷۵۰ (۲۹) وَعَنِ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبِي بَرزَةَ قَالَ أَخْرَجَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ قَرَأَى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوا أَرْدِيَّتَهُمْ يَمْشُونَ فِي قُمْصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «إِنِّي لَأَفْعَلُ الْجَاهِلِيَّةَ تَأْخُذُونَ أَوْ يَصْنَعُ الْجَاهِلِيَّةُ تَشْهَوْنَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَدْعُو عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُونَ فِي غَيْرِ صُورِكُمْ» قَالَ فَآخُذُوا أَرْدِيَّتَهُمْ وَلَمْ يَعُودُوا لِذَلِكَ (رواه ابن ماجه) (ابن ماجه حديث رقم ۱۴۸۵)

سیدنا عمران بن حصین اور سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نکلے ہم ساتھ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ کے پس دیکھا ۱ آپ ﷺ نے کئی شخصوں کو کہ پھینک دیں انہوں نے اپنی چادریں چلتے تھے کتوں میں تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا فعل جاہلیت پر عمل کرتے ہو یا ساتھ کام جاہلیت کے مشابہت کرتے ہو تحقیق قصد کیا میں نے یہ کہ بددعا کروں تم پر ایسی بددعا کہ پھر تم طرف اپنے گھروں کی غیر صورتوں اپنی میں“ کہا راوی نے پس پکڑ لیں ان شخصوں نے اپنی چادریں پھر دوبارہ ایسا کام نہ کیا۔ (ابن ماجه)

حكم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ۱ پس انہوں نے اس سے معلوم ہوا کہ وہ لوگ قمیصوں کے اوپر چادریں پہنا کرتے تھے اس دن انہوں نے غم اور پریشانی کی وجہ سے چادریں اتار دیں اور بظاہر غم اور سوگ کا لباس پہنا تھا جب آپ نے اس کو دیکھا تو ان کو اس سے منع فرمایا۔ امام طبری فرماتے ہیں آپ نے انہیں صرف چادروں کو اتارنے سے اس قدر ڈرنا آج کل کی رسومات بددیکھتے تو معلوم نہیں کیا وعید فرماتے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا ۱ رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ ساتھ جایا جائے اس جنازہ کے کہ اس کے ساتھ نوحہ کرنے والی ہو۔ (احمد ابن ماجه)

۱۷۵۱ (۳۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا آتَةٌ۔ (رواه احمد و ابن ماجه) (ابن ماجه حديث رقم ۱۵۸۳)

حكم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ منع کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسے جنازہ کے ساتھ جانا منع ہے جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی عورتیں ہوں اور اس جنازہ کے ساتھ بھی جانا منع ہے جس کے ساتھ رسومات بدکی جائیں اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ایسی مجلس نکاح یا دعوت میں بھی جانا ممنوع ہے جہاں ناچ، گانا اور خلاف شرع کام ہوں یہ حدیث اس باب میں اصل ہے۔

۱۷۵۲ (۳۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ مَاتَ ابْنٌ لِي فَوَحَدْتُ عَلَيْهِ هَلْ سَمِعْتُ مِنْ خَلِيلِكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ شَيْئًا يَطْبُبُ بِنَفْسِنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُهُ ﷺ قَالَ ((صَغَارُهُمْ دَعَائِمُصُ الْجَنَّةِ يُلْقَى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ فَيَأْخُذُ بِنَا حِيَةَ ثَوْبِهِ فَلَا يُفَارِقُهُ حَتَّى يَدْخُلَهُ الْجَنَّةَ)) - (رواهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتَّفْظُ لَهُ) (مسلم حدیث رقم ۱۵۴ - ۲۶۳۵) و احمد فی المسند ۲/ ۴۸۸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ میرا بیٹا مر گیا تو غم کیا میں نے اس پر کیا سنی تم نے اپنے دوست سے، رحمتیں ہوں اللہ کی ان پر، کوئی چیز کہ خوش کرے ہمارے دلوں کو ہمارے مردوں کی طرف سے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا: ”چھوٹے لڑکے مسلمانوں کے جانور ❶ دریا کے سے ہوں گے بہشت میں، طے گا ایک ان کا اپنے باپ سے پس پکڑے گا اس کے کپڑے کا کونا اور نہ جدا ہوگا اس سے یہاں تک کہ داخل کرے گا اس کو بہشت میں۔“ (مسلم احمد) لفظ میں واسطے احمد کے۔

فوائد الحديث: ❷ جانور دریا کے الخ دعائیم کا واحد دعویس ہے دعویس پانی کا ایک چھوٹا سا جانور ہے جو غوطہ مار کر پھر نکل آتا ہے یہاں ہماری زبان میں اسے ”جولاہا“ کہتے ہیں، یعنی مومنوں کی چھوٹی اولاد جتنی ہے وہاں وہ جانوروں کی طرح سیر کرتی پھرتی ہیں۔

۱۷۵۳ (۳۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الرَّجُلُ بِحَدِيثِكَ فَأَجْعَلَ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تَعْلَمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ فَقَالَ ((اجْتَمَعْنَ فِي يَوْمٍ كَذَا وَكَذَا فِي مَكَانٍ كَذَا وَكَذَا)) فَأَجْتَمَعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ ((مَا مِنْكُمْ امْرَأَةٌ تَقْدُمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةَ إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ)) فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَاتْنِيْنَ فَاَعَا دَتْهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ ((وَاتْنِيْنَ وَاتْنِيْنَ)) - (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۱۰۱ و مسلم حدیث رقم ۱۵۲ - ۲۶۳۳) و احمد فی المسند ۳/ ۷۲

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی، اس نے کہا اے اللہ کے رسول! بہر مند ہوئے مرد ساتھ آپ کی احادیث کے پس مقرر کیجئے ہمارے لیے اپنی طرف سے ایک دن کہ حاضر ہوں ہم آپ کے پاس اس دن میں تاکہ سکھائیں آپ ہم کو وہ چیز کہ سکھایا آپ کو اللہ تعالیٰ نے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”جمع ہو جاؤ تم فلاں دن میں اور فلاں وقت میں اور فلاں مکان میں“ پس جمع ہوئی عورتیں پھر آئے ان کے پاس رسول اللہ ﷺ اور سکھایا ان کو اس چیز سے کہ سکھایا ان کو اللہ تعالیٰ نے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ”نہیں تم میں سے کوئی عورت کہ آگے بھیجے ہوں اپنی اولاد سے تین لڑکے یا لڑکیاں مگر کہ ہوں گے وہ اس کے لیے پردہ آگ سے“ پس کہا ایک عورت نے اے اللہ کے رسول! فرمائیے یا

دو بھیجے ہوں اور اس نے دوبار کہا یہ بات ❶ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یا دو بھیجے ہوں یا دو یادو۔“ (بخاری)

فوائد الحديث: ❶ پھر فرمایا الخ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ مومنوں کی چھوٹی اولاد خواہ تین ہوں یا دو یا ایک بلکہ اگلی حدیث میں بصراحت آیا ہے ناکمل بچہ بھی مومنوں کے لیے آگ سے بچاؤ کا ذریعہ ہوگا، سبحان اللہ! یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ اپنے بندوں سے ماں باپ سے بھی زیادہ محبت رکھتا ہے اور ان کو کسی نہ کسی طرح سے آگ دوزخ سے آزاد کرنا منظور ہے۔

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں دو مسلمان کہہ مریں ان دونوں کے تین فرزند مگر یہ کہ داخل کرے گا ان کو اللہ تعالیٰ بہشت میں ساتھ فضل اور رحمت اپنی کے ان دونوں کو پس عرض کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے اے اللہ کے رسول! فرمائیے یا دو فرمایا ”ہاں یا دو“ عرض کیا فرمائیے یا ایک فرمایا ”ایک بھی“ پھر فرمایا ”قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تحقیق ناکمل حمل ❶ کہ جو گرتا ہے البتہ کھینچے گا ماں اپنی کو ساتھ آنول نال اپنی کے طرف بہشت کی جبکہ صبر کرے اور گمان کرے اس کی ماں اس کے مرنے کو ثواب۔“ (احمد ابن ماجہ نے قول والذی نفسی بیدہ سے)

۱۷۵۴ (۳۳) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَفَّى لَهُمَا ثَلَاثَةٌ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ)) فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ ثَنَانٍ قَالَ ((أَوْ ثَنَانٍ)) قَالُوا أَوْ وَاحِدًا قَالَ ((أَوْ وَاحِدًا)) ثُمَّ قَالَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ السَّقَطَ لِكَبْرُ أُمَّةٍ بِسَرَرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ)) (رَوَاهُ أَحْمَدُ) وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مِنْ قَوْلِهِ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ)) (ابن ماجه حديث رقم ۱۶۰۵ واحمد في المسند ۵/ ۲۴۱)

حكم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ ناقم حمل الخ عربی میں سقط اس کو کہتے ہیں جو مدت حمل پوری ہونے سے پہلے پیدا ہوا اور اس کے اعضاء پورے نہ بنے ہوں اکثر ایسا بچہ پیدا ہوتے ہی ایک یا دو روز زندہ رہ کر فوت ہو جاتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے آگے بھیجے ہوں تین بچے کہ نہ پہنچے ہوں ❶ حد بلوغت کو ہوں گے واسطے اس کے مضبوط پناہ آگ دوزخ سے“ تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا آگے بھیجے میں نے دو آپ نے فرمایا: ”اور دو بھی“ کہا سید القراء ابوالمہدی رابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے آگے بھیجا میں نے ایک لڑکا، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اور ایک بھی۔“ ❷ (ترمذی ابن ماجہ) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے۔

۱۷۵۵ (۳۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَلْغُوا لِحَنِّ كَانُوا أَلَةً حِصْنًا حَصِينًا مِنَ النَّارِ)) فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ ((وَأَتْنَيْنِ)) قَالَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَبُو الْمُنْذِرِ سَيِّدُ الْقُرَاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ ((وَوَاحِدًا)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ (الترمذی حديث رقم ۱۰۶۱ وابن ماجه حديث رقم ۱۶۰۶)

واحمد فی المسند ۱/ ۳۷۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حد بلوغت الخ یعنی جوان ہونے سے پہلے فوت ہو گئے ہوں۔ ❷ ایک بھی الخ یعنی ایک بچہ بھی آگ جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہوگا سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنے بندوں پر کیسی وسیع ہے! اللہ تعالیٰ نے فرمایا صبر کرنے والے اپنی مزدوری بلا حساب پائیں گے ہاں مشکل کے ساتھ آسانی ہے ہاں مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

سیدنا قرہ مزیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آتا تھا اور اس کے ساتھ بیٹا اس کا ہوتا نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ”کیا ❶ محبوب رکھتا ہے تو اس کو؟“ اس نے کہا اے اللہ کے رسول! محبوب رکھے آپ کو اللہ تعالیٰ جیسا کہ محبوب رکھتا ہوں میں اس کو پھر نہ پایا ❷ اس کو نبی ﷺ نے تو فرمایا کہ: ”کیا ہوا بیٹا فلاں کا؟“ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مر گیا بیٹا اس کا تو ❸ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا نہیں پسند کرتا تو کہ آئے گا تو بہشت کے کسی بھی دروازے پر پائے گا تو اس کو منتظر ہوگا ❹ تیرا“ پس کہا ایک آدمی نے اے اللہ کے رسول! اسی کے لیے ہے یہ بشارت یا ہم سب کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تم سب کے لیے۔“ (احمد)

۱۷۵۶ (۳۵) وَعَنْ قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((أُتِجُّهُ)) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَبَّكَ اللَّهُ كَمَا أُحِبُّهُ فَقَقَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَمَّا تُحِبُّ أَنْ لَا تَأْتِيَ أَبَاكَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ يَنْتَظِرُكَ)) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَهُ خَاصَّةٌ أَمْ لِكُلِّنَا قَالَ ((بَلَى لِكُلِّكُمْ))۔ (رواہ احمد)

(احمد فی المسند ۵/ ۳۵)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کیا تو اسے اتنا پسند کرتا ہے کہ یہ لڑکا تجھ سے کبھی بھی جدا نہیں ہوتا۔ ❷ نہ پایا الخ یعنی اتفاقاً پھر جب اس کی نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی تو وہ بچہ اس کے ساتھ نہ تھا۔ ❸ پس فرمایا یعنی آپ نے اس کے باپ کو مخاطب کر کے فرمایا۔

❹ منتظر الخ یعنی تیری سفارش کر کے تجھے جنت میں لے جائے گا۔

۱۷۵۷ (۳۶) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ السَّقَطَ لَمِرَا غَمٌّ رَبَّهُ إِذَا أَدْخَلَ أَبَوِيهِ السَّارَ فَيُقَالُ أَيُّهَا السَّقَطُ الْمُرَاغَمُ رَبَّهُ أَدْخَلَ أَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ فَيَجْرُ هُمَا بِسَرِّهِ حَتَّى يَدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ))۔ (رواہ ابن ماجہ) (ابن ماجہ حدیث رقم ۱۵۹۷)

سیدنا علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”البتہ نا تمام بچہ جھگڑے گا اپنے رب سے جبکہ داخل کرے گا پروردگار اس کے ماں باپ کو آگ میں تو کہا جائے گا اے نا تمام بچے جھگڑنے والے پروردگار اپنے سے داخل کر ماں باپ اپنے کو بہشت میں پس کھینچے گا ساتھ آنول نال اپنی کے یہاں تک کہ داخل کرے گا ان کو بہشت میں۔ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے! اگر صبر کرے تو اور ثواب چاہے وقت صدمہ پہلے ❶ کے نہیں پسند کرتا میں تیرے لیے ثواب کو سوائے بہشت کے۔“ (ابن ماجہ)

۱۷۵۸ (۳۷) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّ صَبْرَتَ وَ احْتِسَبْتَ عِنْدَ الصَّدَمَةِ الْأُولَى لَمْ أَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ))۔ (رواہ ابن ماجہ)

(حدیث رقم ۱۶۰۸)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وقت الخ یعنی جب مصیبت کی خبر پہنچے تو اسی وقت صبر کر کے کہے ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ اور کسی قسم کی بے صبری کا اظہار نہ کرے اسی کا نام صبر ہے جو عند اللہ قابل تعریف اور باعث ثواب ہے اگر روئے چلائے اور خوب پیئے اور تھک کر صبر کرے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں اور نہ اس کا کوئی ثواب ملے گا۔

۱۷۵۹ (۳۸) وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ تُصَابُ بِمُصِيبَةٍ فَيَذْكُرُهَا وَإِنْ طَالَ عَهْدُهَا فَيُحْدِثُ لِذَلِكَ اسْتِزْجَاعًا إِلَّا جَدَّدَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَأَعْطَاهُ مِثْلَ أَجْرِهَا يَوْمَ أُصِيبَ بِهَا))۔ (رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان) (احمد فی المسند ۱/

(۲۰۱)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پھر یاد آخ مثلاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی مصیبت یاد کر کے ہم اس وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہیں تو ہمیں بھی وہی ثواب ملے گا جو صحابہ کرام کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ملا تھا اس سے معلوم ہوا کہ گزشتہ مصیبت کو یاد کرنا درست ہے اور جب یاد آئے تو انا للہ وانا الیہ راجعون کہے۔

۱۷۶۰ (۳۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا انْقَطَعَ بِنْعْ أَحَدِكُمْ فَلْيَسْتَرْجِعْ فَإِنَّهُ مِنَ الْمَصَائِبِ))۔ (البیہقی حدیث رقم ۹۶۹۳)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ٹوٹ الخ یعنی چھوٹی سے چھوٹی مصیبت پر بھی اس کلمہ کو پڑھنا چاہیے۔ چنانچہ آپ نے ایک دفعہ چراغ گل ہو جانے سے یہ کلمہ پڑھا (جلالین)

سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے سنا میں نے سیدنا ابو دراء رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے کہ سنا میں نے ابوالقاسم علیہ السلام سے آپ فرماتے تھے: ”اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ! تحقیق میں پیدا کروں گا تیرے بعد ایک امت ❶ کہ جس وقت پہنچے گی ان کو وہ چیز کہ پسند کرتے ہیں شکر کریں گے اللہ تعالیٰ کا اور اگر پہنچے ان کو وہ چیز کہ ناپسند جانتے ہیں امید ثواب کی رکھیں گے اور صبر کریں گے اور حال یہ کہ نہیں ہے بردباری اور نہ عقل“ تو کہا عیسیٰ علیہ السلام نے اے رب میرے کس طرح ہو گا یہ ان کے لیے حالانکہ ❷ نہ بردباری ہے اور نہ عقل فرمایا دوں گا ❸ میں ان کو اپنے حلم میں سے اور اپنے علم میں سے“ روایت کیس یہ دونوں احادیث یہی نے شعب الایمان میں۔

۱۷۶۱ (۴۰) وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ يَا عِيسَى ابْنِي بَاعِثْ مَنْ بَعْدِكَ أُمَّةً إِذَا أَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّونَ حَمِدُوا اللَّهَ وَإِنْ أَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُونَ احْتَسَبُوا وَصَبَرُوا وَلَا جِلْمَ وَلَا عَقْلَ فَقَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ يَكُونُ هَذَا لَهُمْ وَلَا جِلْمَ وَلَا عَقْلَ قَالَ أُعْطِيَهُمْ مِنْ جِلْمِي وَعِلْمِي)) (رواهما البيهقي في شعب الإيمان) (البيهقي حديث رقم ۹۹۵۳)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ امت کے نیک افراد مراد ہیں۔ ❷ حالانکہ اہل یعنی ان کی عقل و بردباری مصیبت کی وجہ سے ختم ہونے کے باوجود صبر کر کے ثواب کی امید رکھیں گے مقصد یہ ہے کہ عقل اور بردباری یہ دونوں صفات ایسی ہیں کہ ان کے ذریعہ آدمی جزع و فزع سے باز رہتا ہے اور نفع اور نقصان من جانب اللہ سمجھتا ہے پس ان کے نہ ہونے کی وجہ سے صبر کرنا تعجب خیز بات ہے۔ ❸ دوں گا۔ یعنی اپنی طرف سے بلا کسی محنت اور کمائی علم اور بردباری عطا کروں گا کہ اس کے سبب صبر کا ثواب اور بلند مرتبہ حاصل کریں گے۔

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

قبروں کی زیارت کا بیان

الفصل الاول

سیدہ بریدہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”منع ❶ کیا تھا میں نے تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے پس اب تم قبروں کی زیارت کرو اور منع ❷ کیا تھا میں نے تم کو تین دن سے زائد قربانی کا گوشت کھانے سے پس رکھو جب تک کہ خواہش ہو واسطے تمہارے اور منع ❸ کیا تھا میں

۱۷۶۲ (۱) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُزُّوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصَاحِي فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيدِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَأَشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا)) (رواه

مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۰۶-۹۷۷) و ابو داؤد حدیث رقم ۳۶۹۸ والنسائی حدیث رقم ۲۰۳۲ پیونشہ آور چیز۔“ (مسلم) واحد فی المسند ۱/۱۴۵)

فوائد الحدیث: ❶ منع کیا۔ ابتداء اسلام میں لوگ بت پرستی چھوڑ کر مسلمان ہوئے اور آداب قبور سے ناواقف تھے اس لیے نبی ﷺ نے قبروں کی زیارت سے منع فرمادیا تاکہ پھر شرک میں مبتلا نہ ہو جائیں اور جب لوگوں کے دلوں میں اسلام اور عقیدہ توحید مضبوط ہو گیا تو آپ نے قبروں پر جانے کی اجازت دے دی۔ ❷ منع کیا تھا الخ ایک دفعہ نبی ﷺ کی خدمت میں عید الاضحیٰ کے موقع پر دیہاتی غریب لوگ حاضر ہوئے آپ نے ان کی وجہ سے فرمایا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ رکھو باقی سب خیرات کر دوا گلے سال صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم اپنی قربانی کی کھالوں سے مشکیں بناتے اور ان میں چربی پگلاتے ہیں آپ نے فرمایا اب کیا ہوا؟ صحابہ نے کہا آپ نے قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع کر دیا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے محتاجوں کی وجہ سے تم کو اس وقت منع کیا تھا۔ اب کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور صدقہ کرو۔ (مسلم) اس سے معلوم ہوا کہ جب بھی ایسی ہی صورت پیدا ہوگی تو یہ حکم لاگو ہوگا۔ واللہ اعلم

❸ جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنوں کا استعمال بھی منع ہوا تاکہ شراب یاد نہ آئے جب اس کی برائی دلوں میں بیٹھ گئی اور عادت بالکل چھوٹ گئی تو پھر ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دے دی۔

۱۷۶۳ (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ أَبِيهِ وَابْنَيْهِ مِنْ حَوْلهُ فَقَالَ ((اَسْتَاذَنْتُ رَبِّي فِي اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَاذَنْتُهُ فِي اَنْ اُزُوْرَ قَبْرَهَا فَاُذِنَ لِي فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ۔)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۰۸-۹۷۶) و ابو داؤد حدیث رقم ۳۲۳۴ والنسائی حدیث رقم ۲۰۳۴ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۵۷۲ و احمد فی المسند ۲/۴۴۱)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اور آپ روئے اور ان لوگوں کو رو لایا جو کہ آپ کے گرد تھے پھر فرمایا ”اجازت مانگی تھی میں نے پروردگار اپنے سے اس بات کی کہ بخشش مانگوں واسطے ان کے پس مجھے اجازت نہ ملی ❶ اور اجازت مانگی میں نے اپنے پروردگار سے بچ اس کے کہ زیارت کروں میں ان کی قبر کی تو اذن دیا گیا مجھ کو پس تم زیارت کرو قبروں کی کیونکہ وہ یاد دلاتی ہے موت کی۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تاذن الخ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے سورہ توبہ میں مشرکوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے سے منع کیا ہے اور تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی ﷺ کے والدین اور آپ کے چچا ابوطالب کفر پر فوت ہوئے ہیں صحیح احادیث میں ہے کہ ان کو بہت ہلکا عذاب دیا جائے گا یعنی صرف آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی جن کی وجہ سے ان کا داغ جوش مارے گا۔ معاذ اللہ کفر اور شرک ایک ایسی برائی ہے کہ نبی کی قربت بھی کوئی کام نہیں آتی سبحانہ و تعالیٰ عما یشرکون

۱۷۶۴ (۳) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوا اِلَى الْمُقَابِرِ ((اَلْسَلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَلْاَحْيَوْنَ نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ۔))

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سکھاتے تھے مسلمانوں کو جب نکلیں طرف قبروں کی تو کہیں: ”سلام ہے تم پر اے گھروالو مومنوں میں سے اور مسلمانوں میں سے اور ہم اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے ساتھ تمہارے البتہ ملیں گے مانگتے ہیں

ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت۔“ (مسلم)

(رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۰۴-۹۵۷) وابن

ماجہ حدیث رقم ۱۵۴۷ واحمد فی المسند ۳۵۳/۵

الفصل الثانی

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ مدینہ میں قبروں کے پاس سے گزرے تو ان کی طرف رخ انور کر کے فرمایا: ”سلام ہو تم پر اے رہنے والے قبروں کے! بخشے اللہ تعالیٰ ہم کو اور تم کو اور تم پہلے پہنچے ہو ہم سے اور ہم پیچھے آتے آئیں۔“ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۱۷۶۵ (۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقُبُورٍ بِالْمَدِينَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِرُجْهِ فَقَالَ ((الْسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْآخِرِ)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ) (الترمذی حدیث رقم ۱۰۵۳)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

الفصل الثالث

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ ﷺ جبکہ ہوتی شب نوبت ان کی رسول اللہ ﷺ کی طرف سے نکلتے آخر شب میں بقیع کی طرف پھر فرماتے: ”سلام ہو تم پر اے قوم ایماندار اور آئی وہ چیز پاس تمہارے کہ تھے ① تم وعدہ دیئے جاتے کل کو ② تم ڈھیل دیئے گئے ہو تحقیق ہم اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے ساتھ تمہارے ملنے والے ہیں! یا الہی! بخش بقیع ③ غرقہ والوں کو۔“ (مسلم)

۱۷۶۶ (۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ ((الْسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ذَا رَقُومٍ مُؤْمِنِينَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُونَ غَدًا مُوَجِّلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْحَقِيقُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۰۲-۹۷۴)

(۹۷۴) والنسائی حدیث رقم ۲۰۳۹

فوائد الحدیث: ① تھے تم وعدہ دیئے جاتے یعنی ثواب وعذاب کا۔ ② کل کو یعنی قیامت کو۔ ③ بقیع غرقہ والوں کو بقیع الغرقہ مدینہ کے قبرستان کا نام ہے جس کو جنت البقیع کہتے ہیں اس دعا میں بشارت ہے مغفرت کی ان کو جو مدینہ میں مرے۔ (تحفۃ الاخیار)

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے انہوں نے کہا: ”کس طرح کہوں میں اے اللہ کے رسول! مراد ① رکھتی تھیں بیچ زیارت کرنے قبروں کی آپ نے فرمایا: ”کہو سلام ہے اوپر صاحب گھروں کے مؤمنین میں سے اور مسلمانوں میں سے اور رحم کرے اللہ تعالیٰ ہم سے پہلے کرنے والوں پر اور پیچھے رہنے والوں پر اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے ساتھ تمہارے البتہ ملنے والے ہیں۔“ (مسلم)

۱۷۶۷ (۶) وَعَنْهَا قَالَتْ كَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَعْنِي فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ قَالَ ((قُولِي اَلْسَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّبَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَبِرَحْمِ اللَّهِ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأَخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْحَقِيقُونَ)) (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۰۳-۹۷۴) والنسائی حدیث رقم

(۲۰۳۸)

فوائد الحديث: ❶ مراد رکھتی تھیں یعنی اس سوال سے کہ کیا کہوں میں اس حدیث سے دلیل لائی ہیں جو لوگ عورتوں کے لیے زیارت قبور کو جائز کہتے ہیں اور اس پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ عام رخصت خاص ممانعت کے معارض نہیں ہو سکتی، لیکن مؤید ہے جو ازکی یہی روایت جو صحیح میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور دونوں طرف کی دلائل میں یوں جمع ہو سکتا ہے کہ ممانعت ان عورتوں کے لیے ہے جو زیارت کے وقت نوحہ وغیرہ کریں اور اذان ان عورتوں کے لیے ہے جو خلاف شرع کام نہ کریں۔ (الروضة الندیہ)

محمد بن نعمان سے روایت ہے پہنچاتے تھے حدیث طرف نبی ﷺ کے (یعنی مرفوع بیان کرتے ہیں) فرمایا: ”جو شخص ہر جمعہ ❶ اپنے ولدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کرے تو بخشش کی جاتی ہے اس کے لیے اور لکھا جاتا ہے نیکی کرنے والا (ساتھ ماں باپ کے)“ (نیہی شعب الایمان میں بطریق ارسال کے۔)

۱۷۶۸ (۷) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبِيهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَكُتِبَ بَرًّا))۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا) (البیہقی حدیث رقم ۷۹۰۱)

حكم الحديث: یہ روایت من گھڑت ہے۔

فوائد الحديث: ❶ لکھا جاتا ہے یعنی دیوان اعمال میں اس حدیث میں بشارت ہے اس شخص کے لیے جو ماں باپ کی نافرمانی کرتا رہا ہو ان کی زندگانی میں کہ وہ اگر ہفتہ کے بعد ان کی قبر پر جایا کرے اور ان کے واسطے بخشش کی دعا کیا کرے تو اس کے اپنے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرنے والوں میں بھی لکھا جاتا ہے سچ ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر شفقت کرنے والا مہربان ہے۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”منع ❶ کیا تھا میں نے تم قبروں کی زیارت کرنے سے پس زیارت کرو قبروں کی“ کیونکہ زیارت کرنا بے رغبت کرتا ہے دنیا سے اور یاد دلاتا ہے آخرت کو۔“ (ابن ماجہ)

۱۷۶۹ (۸) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرَوَوْهَا فَإِنَّهَا تُزِيهِدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ)) (رواه ابن ماجه) (ابن ماجہ حدیث رقم ۱۵۷۱)

حكم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ منع کیا تھا اس پہلے آپ نے شرک کا زمانہ قریب ہونے کی وجہ سے قبروں کی زیارت سے بھی منع کر دیا تھا جب ایمان خوب دلوں میں جم گیا اور شرک کا خوف نہ رہا تو آپ نے اس کی اجازت دی۔ (الروضة الندیہ)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی بہت زیادہ زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ (احمد ترمذی ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ترمذی نے کہا کہ بعض اہل علم کی رائے ہے کہ نبی ﷺ کا قبرستان کی اجازت سے پہلے کا حکم تھا اور جب آپ نے اس کی اجازت دیدی تو اس میں مرد و عورت دونوں داخل ہیں بعض علماء نے کہا سوائے اس کے نہیں کہ نبی ﷺ

۱۷۷۰ (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ زَوَارَاتِ الْقُبُورِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ قَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هَذَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُرَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِي رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا كَرِهَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ لِقَلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ

جَزَعِيْنَن تَمَّ كَلَامُهُ۔ (الترمذی حدیث رقم ۱۰۵۶
والنسائی حدیث رقم ۲۰۴۳ وابن ماجہ حدیث رقم
۱۵۷۵ واحمد فی المسند ۳/ ۴۴۲)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ① یعنی لعنت کرنا۔

نے قبروں کی زیارت کرنا عورتوں کے کم صبر کرنے اور بہت
جزع فزع کرنے کی وجہ سے مکروہ جانا تمام ہوا کلام ترمذی
کا۔ ①

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں داخل
ہوتی تھی اپنے اس گھر میں جس میں ① رسول اللہ ﷺ مدفون
تھے اس حال میں کہ میں رکھتی ② کپڑا اپنا ③ میں کہتی ④
سوائے اس کے نہیں شان یہ ہے کہ مدفون ⑤ ہیں خاوند
میرے اور باپ میرے تو جب دفن کئے گئے عمر رضی اللہ عنہ ساتھ ان
کے تو قسم ہے اللہ کی نہیں داخل ہوئی میں گھر میں مگر میں
عمر رضی اللہ عنہ سے حیا ⑥ کی وجہ سے اپنے اوپر کپڑا باندھ لیتی تھی۔
(احمد)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ① رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی مدفون تھے۔ ② یعنی اتارتی بدن سے۔ ③ یعنی چادر اپنی۔

④ یعنی اس پردل میں۔ ⑤ یعنی نبی ﷺ اور باپ میرا یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ اور وہ دونوں اجنبی نہیں ہیں۔

⑥ اس لیے کہ وہ اجنبی تھے اس میں دلیل ہے کہ زیارت کے وقت میت کا دینا ہی لحاظ کرے جیسے اس کی زندگانی میں اس کا لحاظ کرتا تھا۔ رہنا
ہب لنا من ازواجنا و ذریاتنا قرة اعین و اجعلنا للمتقین اماما۔ آمین



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الزَّكَاةِ

کتاب زکوٰۃ کے بیان میں ❶

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ ❷ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا: ”بے شک تو جا رہا ہے ایسی قوم کے پاس جو اہل کتاب ہے“ ❸ پس بلا تو ان کو اس امر کی گواہی کی طرف کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو اگر انہوں نے اس بات کو مان لیا تو (پھر) بتلا ان کو کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں پس اگر انہوں نے اس کو مان لیا تو (پھر) بتلا ان کو کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے ان کے دولت مندوں سے لی جائے اور ان کے فقیروں کو دی جائے پھر اگر وہ اس کو بھی مان لیں تو ان کے اچھے مال لینے سے بچ ❹ اور مظلوم کی بددعا سے اس لیے کہ اس (مظلوم کی دعا) اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۷۷۲- (۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَأَذْغُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تَتَّخِذُ مِنْ أَعْيَانِهِمْ فَتَرُدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَتَكْرَامَ أَمْوَالِهِمْ وَآتِي دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ - (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۴۹۶ و مسلم حدیث رقم ۲۹-۱۹) و ابوداؤد حدیث رقم ۱۵۸۴ و الترمذی حدیث رقم ۶۳۵ و النسائی حدیث رقم ۲۵۲۲ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۸۳ و الدارمی حدیث رقم ۱۶۱۴ و احمد فی

(المسند ۱/۳۳۳)

فوائد الحديث: ❶ زکوٰۃ کے لغوی معنی ”پاکی اور صفائی کے ہیں“ یعنی گناہ اور دوسری روحانی، قلبی اور اخلاقی برائیوں سے پاک و صاف ہونا لیکن شرعی اصطلاح میں زکوٰۃ صرف اس مالی امداد کو کہتے ہیں جو ہر مسلمان پر واجب ہے جو دولت کی ایک خاص مقدار کا مالک ہے۔ ❷ نبی ﷺ کے دور میں ملک یمن کئی اضلاع پر مشتمل تھا۔ (۱) جند (۲) صنعاء (۳) کندہ (۴) حضرموت (۵) زبیدہ زمرہ اور ساحلی علاقہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ۹ ہجری میں علاقہ جند کی طرف حاکم اور قاضی بنا کر بھیجے گئے تھے۔ (الاستیعاب ج ۳) ❸ یعنی یہود اور نصاریٰ۔ ❹ یعنی زکوٰۃ میں بہترین مال نہ لے بلکہ درمیانہ قسم کا مال لے۔

۱۷۷۳- (۲) وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ صَاحِبٍ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ صَفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِي عَلَيْهِ فِي نَارٍ جَهَنَّمَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبْهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا رُدَّتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ أَمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِذَا بَلَغَ قَالَ وَلَا صَاحِبَ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلْبُهَا يَوْمَ وَرُدَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ بَطِحَ لَهَا بِقَاعٌ قَرَقَرٌ أَوْ قَرَمًا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا تَطَّاهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِأَفْرَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولُهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ أَمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِذَا بَلَغَ قَالَ وَلَا صَاحِبَ بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ بَطِحَ لَهَا بِقَاعٌ قَرَقَرٌ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءٌ وَلَا جُلُجَاءٌ وَلَا عَصَبَاءٌ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَّاهُ بِأَضْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولُهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرَى سَبِيلَهُ أَمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا إِلَى النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِذَا خَلِيلٌ قَالَ فَالْخَلِيلُ ثَلَاثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وَرَزٌّ وَهِيَ لِرَجُلٍ يَسْتُرُ وَهِيَ لِرَجُلٍ آجَرٌ فَأَمَّا الْيَتَّى هِيَ لَهُ وَرَزٌّ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں کوئی سونا اور چاندی رکھنے والا کہ نہ ادا کرے اس سے اس کا حق مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو بنائی جائیں گی اس کے لئے تختیاں ❶ آگ کی وہ دوزخ کی آگ میں گرم کی جائیں گی تو داغ دیے جائیں گے ان کے ساتھ پہلو اس کے اور اس کی پیشانی اور اس کی پیٹھ جب جدا ❷ کی جائیں گی تو پھر دوبارہ جلانی جائیں گی اس پر اس دن میں کہ اس کی مقدار پچاس ہزار ❸ برس ہے یہاں تک کہ فیصلہ کیا ❹ جائے گاہندوں کے درمیان پس دیکھے گا وہ اپنی راہ جنت کی طرف، یا دوزخ کی طرف آپ سے پوچھا گیا اے اللہ کے رسول! پس اونٹوں کا کیا حال ❺ ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اور نہیں کوئی اونٹوں کا مالک کہ نہ ادا کرے ان سے ان کا حق اور اونٹوں کا ایک حق یہ بھی ہے کہ جس روز ان کو پانی پلایا جائے گا اور ان کا دودھ ❻ دہا جائے گا مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو لٹا دیا جائے گا ان کے سامنے (وہ آدمی) ہموار میدان میں اس حالت میں کہ اونٹ پورے ہوں گے گنتی اور موٹاپے میں نہیں کم پائے گا اونٹوں کا مالک ان میں سے اونٹ کا ایک بچہ بھی وہ روندیں گے اس کو اپنے پاؤں کے ساتھ اور کانٹیں گے اس کو اپنے مونہوں سے جب بھی گزرے گی اس پر ان کی پہلی جماعت تو لوٹا دی جائے گی اس پر ان کی کچھلی جماعت اس دن میں کہ اس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے یہاں تک کہ فیصلہ کیا جائے گاہندوں کے درمیان پس دیکھے گا وہ راہ اپنی جنت کی طرف یا دوزخ کی طرف“ کہا گیا اے اللہ کے رسول! پس گائیں اور بکریوں والے کا کیا حال ہے؟ فرمایا: ”نہیں کوئی گائے اور بکریوں کا مالک کہ نہ ادا کرے ان سے ان کا حق مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو ڈالا جائے گا ان کے سامنے (وہ آدمی) چٹیل میدان میں نہیں گم پائے گا ان میں سے کچھ بھی نہ ہوگی ان میں سے کوئی مڑے (بغیر سینگ والی) سینگ والی اور نہ منڈی نہ ٹولے سینگ والی ماریں گی اس کو اپنے سینگوں کے ساتھ اور کچلیں گی

اس کو اپنے کھروں کے ساتھ جب گزرے گی اس پر ان کی پہلی جماعت تولائی جائے گی اس پر ان کی چھٹی جماعت اس دن میں کہ مقدار اس کی پچاس ہزار برس ہے یہاں تک کہ فیصلہ کیا جائے گا بندوں کے درمیان پس دیکھے گا وہ راستہ اپنا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔“ کہا گیا اے اللہ کے رسول! گھوڑوں کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا: ”گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہیں ایک تو آدمی کیلئے گناہ کا سبب ہوتے ہیں اور ایک آدمی کیلئے پردہ ہوتے ہیں اور ایک آدمی کے لئے ثواب کا باعث ہوتے ہیں پس وہ گھوڑے جو گناہ کا سبب ہوتے اس شخص کے گھوڑے ہیں جن کو اس نے ریا کاری اور فخر و غرور کیلئے باندھا اور مسلمانوں سے دشمنی کیلئے تیار کیا ہے پس یہ گھوڑے اس کے لئے گناہ کا سبب ہیں اور وہ گھوڑے جو اس کیلئے پردہ ہیں اور وہ گھوڑے جو اس کیلئے ثواب کا ذریعہ ہیں کہ باندھا ان کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اہل اسلام کیلئے چراگاہ یا سبزہ میں پس نہیں کھاتے اس چراگاہ سے یا سبزہ سے کچھ مگر لکھی جاتی ہیں اس کیلئے نیکیاں بقدر اس چیز کی گنتی کے جو انہوں نے کھائی ہے اور لکھی جاتی ہیں اس کے لئے نیکیاں بقدر ان کی لید کی گنتی کے اور بقدر ان کے پیشاب کے اور وہ اپنی رسی کو توڑ کر نہیں دوڑتے ایک میدان یا دو میدان مگر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے بقدر ان کے قدموں کے نشانات اور ان کی لید کے گنتی کے مقدار نیکیاں اور نہیں گزرتا ان کا مالک ان کو لے کر کسی نہر پر سے اور وہ اس نہر سے پانی پیتے ہیں حالانکہ نہیں ارادہ ان کے مالک کا ان کو پانی پلانے کا مگر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ ان کے پئے ہوئے پانی کی مقدار (کے برابر) نیکیاں“ کہا گیا اے اللہ کے رسول! گدھوں کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا: ”گدھوں کے بارہ میں مجھ پر کوئی حکم ۷ نہیں اتارا گیا، مگر یہی ایک آیت جو تمام نیکیوں اور بندوں کی جامع ہے پس جو شخص عمل کرے ایک ذرہ کے برابر نیکی کا (تو) دیکھے گا اس کو اور جو شخص عمل کرے ذرہ کی مقدار برائی کا (تو) دیکھے گا اس کو۔“ (مسلم)

رِئَاءَ وَفَخْرًا وَنَوَاءَ عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وَزُرُّ وَأَمَّا النَّبِيُّ هِيَ لَهُ سِتْرٌ قَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي ظَهْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَأَمَّا النَّبِيُّ هِيَ لَهُ أَجْرٌ قَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ وَرَوْضَةٍ فَمَا أَكَلْتُ مِنْ ذَلِكَ الْمَرْجِ أَوْ الرُّوضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدُ مَا أَكَلْتُ حَسَنَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ عَدَدُ أَوْزَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَسَنَاتٍ وَلَا تَقْطَعُ طَوَلُهَا فَاسْتَنْتَ شَرْفًا أَوْ شَرْفَيْنِ إِلَّا كُتِبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدُ أَثَارِهَا وَأَزْوَانِهَا حَسَنَاتٍ وَلَا مَرِيْبَهَا صَاحِبُهَا عَلَى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا إِلَّا كُتِبَ اللَّهُ لَهُ عَدَدُ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْحُمْرُ قَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَى فِي الْحُمْرِ شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ۔ (رواہ مسلم) (البحاری حدیث

رقم ۱۴۰۲ قسما منہ و مسلم كاملا حدیث رقم

۹۸۷-۲۴ و ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۵۸ و

الدارمی حدیث رقم ۱۶۱۷ و احمد فی المسند

(۴۸۹/۲)

فوائد الحديث: ① یعنی چاندی اور سونے کو پگھلا کر ان کی تختیاں بنائی جائیں گی پھر ان کو آگ میں اس قدر پگھلا دیا جائے کہ وہ بالکل آگ کی شکل ہو جائیں گی۔ ② یعنی جب تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی تو دوبارہ ان کو آگ میں گرم کر کے ان کے پہلو اور ماتھے اور ان کی پیٹھ داغی جائے گی پھر ہمیشہ یوں ہی کرتے رہیں گے اس دن میں کہ درازی اس کی پچاس ہزار برس کے برابر ہے۔ ③ یہ مدت قبروں سے نکلنے اور جنت اور دوزخ میں چلے جانے تک کی ہے (مشوع القرآن) ④ یعنی بندوں کا حساب و کتاب ہو جائے گا اور جنت میں جانے والے جنت میں اور دوزخ میں کود دوزخ میں بھیج دیا جائے گا۔ ⑤ پہلے جو کچھ آپ نے بیان فرمایا وہ نقدی کا حکم تھا۔ اب اونٹوں کے بارہ میں دریافت کیا کہ ان کا کیا حکم ہے؟ اگر ان کی زکوٰۃ نہ دی جائے تو کیا عذاب ہوگا؟ ⑥ عرب کا دستور تھا کہ وہ تیسرے یا چوتھے روز اونٹوں کو پانی پلانے لے جاتے وہاں محتاج اور مسکین بھی آ جاتے تھے اونٹوں کے مالک ان کو دودھ دودھ کر پلاتے تھے یہ حکم مستحب ہے واجب نہیں لیکن ازراہ مروت اور ادائے شکر نعمت بمنزلہ واجب کے ہے کیوں کہ ایک حدیث میں ہے کہ زکوٰۃ کے سوال میں دوسرا حق بھی ہے اس کو ترمذی نے فاطمہ بنت قیس سے روایت کیا ہے۔ ⑦ اس حدیث سے بعض لوگ استدلال کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے لئے اجتہاد جائز نہیں تھا آپ جو حکم فرماتے وحی سے فرماتے تھے اس لئے گدھوں کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا مجھ پر کوئی وحی نہیں آئی۔ مگر جمہور کا یہ مسلک ہے کہ آپ کے لئے اجتہاد روا تھا اور گدھوں کے متعلق آپ کا اجتہاد یہی ثابت ہوا کہ ان میں زکوٰۃ فرض نہ کی جائے (نوی ج ۱)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے دیامال اس نے اس کی زکوٰۃ نہ ادا کی تو بنایا جائے گا اس کے لئے اس کا مال قیامت کے دن گنجا سناپ ① جس کی آنکھوں پر دو نقطے (داغ) ہوں گے ڈالا جائے گا بطور طوق اس کی گردن میں قیامت کے دن پھر پکڑے گا اس کے منہ کی دونوں طرف کو یعنی دونوں باجھوں کو پھر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ”اور نہ سمجھیں وہ لوگ کہ بخل کرتے ہیں“۔ آخر آیت تک (بخاری)

۱۷۷۴- (۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَلَمْ يُوَدِّ زَكَوَّتَهُ مِثْلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَجَاعًا أَفْرَعَ لَهُ زَبَيَّتَانِ يَطْوِفُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلَهْزَمَتَيْهِ يَعْغِي شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالِكٌ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ أَلْيَةً- (بخاری)
(البخاری حدیث رقم ۱۴۰۳ والنسائی حدیث رقم ۲۴۸۱ والموطا حدیث رقم ۲۲ من کتاب الزکاة واحمد فی المسند ۲/ ۳۵۵)

فوائد الحديث: ① یعنی اس کے سر پر کوئی بال نہیں ہوگا یہ اس کے بہت زہریلے ہونے نیز اس کی لمبی عمر کی نشانی ہے۔ (حق)
سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نے کوئی شخص نہ دیکھا کہ اس کے اونٹ یا گائیں یا بکریاں ہوں نہ ادا کرے ان کا حق گر لائی جائیں گی وہ قیامت کے دن اس حالت میں کہ بہت بڑی اور بہت موٹی ہوں گی، چکیں گی اس کو اپنے پاؤں کے ساتھ اور ماریں گی اس کو اپنے سینگوں کے ساتھ جب بھی گزرے گی ان کی پچھلی پھر لائی جائے گی ان کی پہلی یہاں تک کہ فیصلہ کیا جائے گا لوگوں کے درمیان۔“

۱۷۷۵- (۴) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُوَدِّي حَقَّهَا إِلَّا آتَتْ بِهَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَعْظَمُ مَا يَكُونُ وَأَسْمَنُ تَطَاهُ بِأَخْفِئِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا جَارَتْ أُخْرَاهَا رَدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ- (متفق علیہ)
(البخاری حدیث رقم ۱۴۶۰ ومسلم حدیث رقم (۳۰- ۹۹۰) والنسائی حدیث رقم ۲۴۵۶ وابن

(بخاری و مسلم)

سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آئے تمہارے پاس زکوٰۃ لینے والا پس چاہئے کہ ❶ لوٹے تم سے اس حالت میں کہ وہ تم سے راضی ہو۔“ (مسلم)

ماجا حدیث رقم ۱۷۸۵ واحمد فی المسند ۳/ ۳۲۱ (۱۷۷۶- (۵) وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا آتَاكُمْ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم ۹۸۹-۲۹ والترمذی حدیث رقم ۶۴۷ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۸۰۲ والہدارمی حدیث رقم ۱۶۷۰ واحمد فی المسند ۴/ ۳۶۵)

فوائد الحديث: ❶ یعنی زکوٰۃ پوری ادا کرو تا کہ وہ راضی ہو جائے۔

سیدنا عبد اللہ بن ابی بنی ہاشم سے روایت ہے انہوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس جب کوئی قوم اپنی زکوٰۃ لے کر آتی تو آپ اس کے لئے دعا کرتے یا اللہ! فلاں کی آل پر ❶ رحم فرما پس لایا آپ کے پاس میرا باپ اپنی زکوٰۃ تو آپ نے فرمایا: ”یا اللہ! ابو ابی کی آل پر رحم کر۔“ (بخاری و مسلم) ایک اور روایت میں ہے جب لاتا کوئی شخص نبی ﷺ کے پاس اپنی زکوٰۃ تو آپ فرماتے: ”یا اللہ! اس پر رحمت فرما۔“

۱۷۷۷- (۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا آتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ فَآتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رَوَايَةٍ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ بِصَدَقَتِهِ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ۔ (البخاری حدیث رقم ۱۴۹۷ و مسلم حدیث رقم ۱۵۹۰ (۱۷۶- ۱۰۷۸) وابوداؤد حدیث رقم ۱۵۹۰ والنسائی حدیث رقم ۲۴۵۹ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۹۶ واحمد فی المسند ۴/ ۳۵۵)

فوائد الحديث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی کے علاوہ کسی امتی کے لئے لفظ ”صلوٰۃ“ سے بھی دعا کرنا جائز ہے مثلاً صلی اللہ علی اہل بکرو وغیرہ کہنا درست ہے مگر بعض علماء کہتے ہیں کہ لفظ ”صلوٰۃ“ سے امتی کے لئے دعا کرنا صرف نبی ﷺ کے ساتھ خاص تھا کسی امتی کے لئے درست نہیں کہ کسی دوسرے امتی کے لئے لفظ ”صلوٰۃ“ سے دعا کرے واللہ اعلم۔ (قسطانی ج ۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ: ”رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ لینے کے لئے بھیجا پس کہا گیا ابن جمیل ❶ خالد بن ولید اور عباس رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ نہیں دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں انکار کیا اللہ تعالیٰ کی نعمت کا ابن جمیل نے مگر اس لئے کہ وہ تھا فقیر پس مال دار کر دیا اس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے“ اور رہا خالد تو بیشک تم ظلم کرتے ہو خالد پر بیشک اس نے وقف ❷ کر رکھی ہیں اپنی

۱۷۷۸- (۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنْعَ ابْنِ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَهُ خَالِدًا قَدْ احْتَبَسَ أَذْرَاعَهُ وَأَعْيَدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَبِهِ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ أَمَا شَعُرْتَ أَنَّ

زر ہیں اور لڑائی کا سامان اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور ہی عباس کی زکوٰۃ تو وہ مجھ ❶ پر ہے اور اتنی ہی اور پھر فرمایا: ”اے عمر! کیا تو نہیں جانتا کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی مانند ہوتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

عَمَّ الرَّجُلُ صَوَّ أَبِيهِ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۴۶۸ و مسلم حدیث رقم (۱۱-۹۸۳) و ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۲۳ و النسائی حدیث رقم ۲۴۶۴ و احمد فی المسند ۲/۳۲۲)

فوائد الحديث: ❶ ابن جمیل کا نام معلوم نہیں ہوا۔ امام ذہبی فرماتے ہیں کہ وہ اپنے باپ ہی کے نام سے مشہور ہے بعض کہتے ہیں کہ اس کا نام عبداللہ یا حمید تھا، ابن جمیل اسلام لانے سے پہلے نہایت مفلس اور قلاش تھا، اس نے بظاہر اسلام قبول کیا اور نبی ﷺ سے درخواست کی کہ اگر مجھے مال ملے تو میں اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر کروں آپ نے دعا فرمائی وہ مال دار ہو گیا پھر شکر گزاری تو کبادہ زکوٰۃ سے ہی منکر ہو گیا۔ ❷ اس عبارت کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ جو شخص اپنا مال نفل عبادت میں خوشی سے خرچ کرے اس سے ممکن نہیں کہ وہ فرض ادا نہ کرے دوسرا یہ کہ جس قدر اس کے پاس مال تھا وہ سب اس نے فی سبیل اللہ وقف کر دیا ہے اب اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ ❸ کہتے ہیں کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ دوسری زکوٰۃ پیشگی نبی ﷺ کو دے چکے تھے اس لئے انہوں نے زکوٰۃ لینے والوں کو نہ دی۔

ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ”نبی ﷺ نے قبیلہ ازد کے ایک شخص کو جس کا نام ابن لہیعہ تھا زکوٰۃ کا عامل ❶ بنا کر بھیجا پس جب وہ واپس آیا تو اس نے کہا: یہ مال تمہارے لئے ہے اور یہ مال مجھے تحفہ دیا گیا ہے پس یہ بات سن کر نبی ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا: آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: اباعد! بے شک میں تم میں سے چند آدمیوں کو ان امور پر مامور کر کے بھیجتا ہوں کہ جن پر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو مامور کر کے بھیجا ہے پس آتا ہے ان میں سے ایک شخص اور یہ کہتا ہے کہ یہ تمہارا سامان ہے اور یہ ہدیہ ہے کیوں نہ بیٹھا وہ شخص اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر دیکھتا کہ ❷ اس کو کوئی تحفہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! انہیں پکڑے گا کوئی شخص اس مال سے کوئی چیز (بغیر حق کے) مگر قیامت کے دن لائے گا اس کو اٹھاتا ہوا اپنی گردن پر اگر وہ چیز اونٹ ہوگی تو اس کی آواز ہوگی اور اگر گائے ہوگی تو اس کی آواز ہوگی اور اگر بکری ہوگی تو وہ بھی آواز کرتی ہوگی“ پھر اٹھائے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ یہاں تک کہ دیکھی ہم نے آپ کی بظلم

۱۷۷۹- (۸) وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِّنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللَّئِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي فَقَطَّبَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي اسْتَعْمِلُ رَجُلًا مِّنْكُمْ عَلَى أَمْرٍ مِّمَّا وَلَا نَبِيَّ لِلَّهِ فَإِنِّي أَحَدُهُمْ يَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ فَيَنْظُرَ أَيُّهُدَى لَهُ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا أَوْ رَعَاءً أَوْ بَقَرًا أَوْ خَوَارٍ أَوْ شَاةً تَعْرِفُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا غُفْرَةً ابْطِئَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ (متفق علیہ)

(البخاری حدیث رقم ۲۵۹۷ و مسلم حدیث رقم ۲۶-۱۸۳۲ و ابوداؤد حدیث رقم ۲۹۴۶ و احمد فی المسند

(۴۲۳/۵)

کی سفیدی پھر آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! بیشک میں نے پہنچا دیا، اے اللہ! بے شک میں نے پہنچا دیا۔“ (بخاری و مسلم)

فوائد الحديث: ❶ یعنی زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے حاکم بنا کر بھیجا۔ ❷ پس دیکھتا کیا الخ یعنی اگر اس وقت بھی جب سرکاری کام نہ ہو کوئی ہدیہ دیتا ہو تو اس کا ہدیہ کام کے بعد بھی درست ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اس نے ہدیہ دیا تو اسے دیا یا کسی اور غرض سے دیا ہے اور ایسا ہدیہ لینا حرام ہے، امام نووی نے مسلم کی اس حدیث پر یہ باب مقرر کیا ہے ”جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو وہ تحفہ نہ لے“ اور یہی معنی خطابی کے آئندہ قول کا ہے۔

خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں کہ ”وہ کیوں نہیں بیٹھتا اپنی ماں یا اپنے باپ کے گھر میں پھر دیکھتا کہ کیا اس کی طرف تحفہ بھیجا جاتا ہے یا نہیں؟“ کے بارہ میں فرمایا: ”یہ اس امر پر دلیل ہے کہ جس چیز کو امر حرام کا وسیلہ بنایا جائے تو وہ وسیلہ بھی حرام ہے“ اور ہر وہ عقد ❶ جو عقود میں داخل ہو تو دیکھا جائے گا کہ کیا اس کا حکم علیحدگی کے وقت بھی وہی ہے جو اجتماع کے وقت ہے یا نہیں اسی طرح شرح سنہ میں ہے۔

قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَفِي قَوْلِهِ هَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ امِّهِ أَوْ أَبِيهِ فَيَنْظُرُ أَيُّهُمَا إِلَيْهِ أَمْ لَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ كُلَّ امْرِئٍ يَتَذَرَعُ بِهِ إِلَى مَحْظُورٍ فَهُوَ مَحْظُورٌ وَكُلَّ دَخِيلٍ فِي الْعُقُودِ يُنْظَرُ هَلْ يَكُونُ حُكْمُهُ عِنْدَ الْإِنْفِرَادِ كَحُكْمِهِ عِنْدَ الْإِفْتِرَاقِ أَمْ لَا هَكَذَا فِي شَرْحِ السَّنَةِ۔

فوائد الحديث: ❶ پس وہ وسیلہ بھی حرام ہے الخ اس میں قرض داخل ہے جس سے نفع حاصل کرے اور گھر گروی کہ اس میں گروی لینے والا بغیر کرایہ کے رہے اور جانور گروی کیا گیا کہ اس پر سوار ہو اور اس سے فائدہ اٹھائے بغیر عوض کے اور دوسرے قاعدہ کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص ایک چیز دس روپیہ کی سو روپیہ میں خریدے تاکہ اس کو قرض دے یہی بیچنے والا ہزار روپیہ مثلاً اور اس قرض کا نفع اس چیز کے ٹکس میں سمجھ لے تو یہ درست نہیں ہے کیونکہ اگر فقط وہی چیز بیچتا تو وہ لیتا اس نے قرض کے لاچ سے لی ہے گویا قرض کا سود اس چیز کی قیمت میں ادا کیا اور جہاں دو عقد ہوں کہ اگر ایک کو دوسرے سے جدا کریں تو بھی جائز ہوں تو وہ درست ہے مثلاً اسی قرض دینے کی صورت میں دس روپیہ کی چیز دس روپیہ کو بیچنا۔ (مرقات)

سیدنا عدی بن عیسرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کو ہم تم میں سے زکوٰۃ کی وصولی پر مقرر کریں اور وہ مال زکوٰۃ سے بمقدار ایک سو کی یا اس سے کم و بیش چھپا لے تو وہ خیانت ہے وہ اس کو قیامت کے دن لائے گا۔“ ❶

۱۷۸۰- (۹) وَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنِ اسْتَعْمَلَنَاهُ مِنْكُمْ عَلَى عَمَلٍ فَكُنْمَا مُحِبَّطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُوًّا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم ۳۰-۱۸۳۳ و ابوداؤد حدیث رقم ۲۹۴۳ و احمد فی المسند ۴)

فوائد الحديث: ❶ اس کو قیامت کے دن لائے گا الخ تاکہ تمام مخلوق کے سامنے ذلیل ہو۔

الفصل الثانی (دوسری فصل)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری: ”اور جو لوگ کہ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں“ تو یہ آیت مسلمانوں پر بھاری ❶ ہوئی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہاری اس پریشانی کو دور کر دوں گا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ گئے اور کہا: اے اللہ کے نبی! آپ کے ساتھیوں پر یہ آیت بھاری ہوئی ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ فرض نہیں کی مگر اس لئے کہ پاک کرے تمہارے باقی مال کو میراث بھی تو صرف اسی لئے مقرر ❷ ہوئی ہے تاکہ وہ تمہارے وارثوں کو ملے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما ❸ نے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے (خوشی سے) اللہ اکبر کہا اور پھر آپ نے فرمایا: ”کیا نہ خبر دوں میں تجھ کو اے عمر بہترین خزانہ کی جو آدمی حاصل کرتا ہے اور وہ نیک عورت ❹ ہے۔ جب اس کی طرف دیکھے تو وہ اس کو خوش کرے اور جب حکم کرے تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے اور جب اس سے غائب ہو تو وہ اس کی محافظت کرے۔“ (ابوداؤد)

۷۸۱ - (۱۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ كَبُرَ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ أَنَا أَفْرَجُ عَنْكُمْ فَأَنْتَلِقُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّهُ كَبُرَ عَلَى أَصْحَابِكَ هَذِهِ الْآيَةُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكَاةَ إِلَّا لِيُطِيبَ مَا بَقِيَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيثَ وَذَكَرَ كَلِمَةً لَتَكُونَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَقَالَ فَكَبُرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرٍ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ الْمَرْءَ الصَّالِحَةَ إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ۔ (رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۶۴)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بھاری ہوئی الخ یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم ظاہر آیت سے یہ سمجھے کہ مطلق جمع کرنا مال کا منع ہے نبی ﷺ نے اس شبہ کو دور کیا اور فرمایا کہ زکوٰۃ تو اسی لئے فرض ہوئی کہ باقی مال پاک ہو جائے اب جس مال حلال سے زکوٰۃ دی جائے وہ کنز نہیں ہے اگرچہ لاکھوں کروڑوں روپیہ ہو بلکہ مال حلال اللہ جل جلالہ کی بڑی نعمت ہے۔ ❷ مقرر ہوئی ہے الخ یعنی اگر مطلق جمع کرنا مال کا منع ہوتا تو اللہ جل جلالہ زکوٰۃ فرض کرتا اور نہ ہی میراث۔ ❸ اور ایک کلمہ ذکر کیا یہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے یعنی نبی ﷺ نے ”وانما فرض الموارث“ کے بعد ایک کلمہ اور ذکر کیا جو مجھے یاد نہیں رہا۔ ❹ نیک بخت عورت الخ جبکہ آپ یہ بیان کر چکے کہ مطلق مال کا اکٹھا کرنا برا نہیں ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم اس سے خوش ہوئے تو بیان کی وہ چیز جو کہ عمدہ مال ہے اور وہ نیک بخت اور خوبصورت عورت ہے۔

جابر بن عتیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب تمہارے پاس چھوٹا سا قافلہ آئے گا جو تم کو برا معلوم ہوگا تو جس وقت وہ تمہارے پاس آئے تو ان کو مرحبا کہو ان کو اپنا مال زکوٰۃ ادا کرو جبکہ وہ زکوٰۃ طلب کریں تو اگر

۱۷۸۲ - (۱۱) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِيَكُمْ رَكِيبٌ مُبْغَضُونَ فَإِنْ جَاءَ وَكُمْ فَرَجِّبُوا بِهِمْ وَخَلُّوا بَيْنَهُمْ وَتَبَّ مَا نَسَعُوا فَإِنْ عَدَلُوا أَفْلَا نَفْسَهُمْ وَإِنْ ظَلَمُوا

فَعَلَيْهِمْ وَأَرْضُوهُمْ فَإِنَّ تَمَامَ زَكَاتِكُمْ رِضَاهُمْ
وَلْيَدْعُوا لَكُمْ (رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم
۱۵۸۸)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

۱۷۸۳- (۱۲) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ
نَاسٌ يَعْينِي مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا
إِنَّ نَاسًا مِنَ الْمُصَدِّقِينَ يَأْتُونَنَا فَيُظْلِمُونَا فَقَالَ إِرْضُوا
مُصَدِّقِيكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ ظَلَمُونَا قَالَ
أُضُوا مُصَدِّقِيكُمْ وَإِنْ ظَلِمْتُمْ۔ (رواہ ابو داؤد)

(مسلم حدیث رقم ۲۹- ۹۸۹) و ابو داؤد حدیث رقم
۱۵۸۹ والنسائی حدیث رقم ۲۴۶۰ واحمد فی

المسند ۴/ ۳۶۲)

جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ یعنی گنواروں
میں سے کچھ آدمی رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے انہوں نے
عرض کیا کہ تحقیق کچھ لوگ ہمارے پاس زکوٰۃ لینے والوں میں
سے آتے ہیں تو وہ ہم پر ظلم کرتے ہیں آپ نے فرمایا:
”راضی کرو زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو“ انہوں نے عرض کیا:
اے اللہ کے رسول! اگرچہ وہ ہم پر ظلم کریں آپ نے فرمایا:
”اپنے زکوٰۃ لینے والوں کو راضی کرو۔“ ❶ اگرچہ تم ظلم کئے
جاؤ۔“ (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ راضی کرو الخ مقصد یہ ہے کہ حکام کی اطاعت کرو ان کو راضی رکھو بات چیت نشست و برخاست میں ان کو غم نہ
دو کہ اس میں صلاح ذات البین ہے اور اجماع مسلمین ہے اگرچہ تمہارے خیال میں وہ ظلم کریں۔

۱۷۸۴- (۱۳) وَعَنْ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ قُلْنَا
إِنَّ أَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُونَ عَلَيْنَا أَفَنَكْتُمُ مِنْ أَمْوَالِنَا
بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُونَ قَالَ لَا (رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد
حدیث رقم ۱۵۸۶)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا: ”نہیں“ الخ نبی ﷺ نے اس لئے چھپانے کی اجازت نہ دی کہ شاید وہ اپنے گمان سے زیادتی جانتے
تھے جبکہ حقیقت میں ایسا نہ تھا۔ (مولانا محمد اسحاق)

۱۷۸۵- (۱۴) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْعَامِلُ عَلَى
الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْعَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ
إِلَى بَيْتِهِ (رواہ ابو داؤد) (الترمذی) (ابوداؤد حدیث
رقم ۲۹۳۶ والترمذی حدیث رقم ۶۴۵ وابن ماجہ

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: ”حق کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا اللہ تعالیٰ کی
راہ میں عازمی کی مانند ہے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر کی طرف
لوٹ آئے۔“ (ابوداؤد و ترمذی)

حدیث رقم ۱۸۰۹ واحمد فی المسند ۴/۱۴۳)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۸۶- (۱۵) عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا جَلْبَ وَلَا جَنْبَ وَلَا
تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ (رواه ابوداؤد)

(ابوداؤد حدیث رقم ۱۵۹۱ واحمد فی المسند ۲/

۲۱۵)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ① مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ حاصل کرنے والا لوگوں کی بستیوں میں جا کر زکوٰۃ وصول کرے یہ نہ ہو کہ لوگ اپنی
بستیوں سے باہر زکوٰۃ دینے کے لئے بلائے جائیں یہ بھی ایک غریب رعایا پر شفقت ہے۔ ② مگران کے مکانوں میں الخ اور ابن ملجہ کی
روایت میں ہے ان کی زکوٰۃ ان کے پانی پلانے کی جگہ پر لی جائے گی اور یہ اس لئے کہ ہر ایک اپنے جانوروں کو اپنی بستی میں پانی پلاتا ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جو کوئی مال حاصل کرے تو اس مال میں زکوٰۃ نہیں ① یہاں
تک کہ اس پر سال گزر جائے۔“ (ترمذی) اور ترمذی نے
ایک جماعت کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو ابن
عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف کیا ہے۔

۱۷۸۷- (۱۶) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ فِيهِ
حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَذَكَرَ
جَمَاعَةٌ أَنَّهُمْ وَقَفُوهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ - (الترمذی حدیث

رقم ۶۳۲)

حکم الحدیث: یہ سند سخت کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ① یہاں تک کہ اس پر سال گزرے جائے الخ اگر کسی کے پاس شروع سال میں دس دینار تھے لیکن سال کے
درمیان دس دینار اور سب تو اب زکوٰۃ واجب نہ ہوگی جب تک کہ بیس دینار پر پورا سال نہ گزرے۔ شافعی رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ کا یہی قول ہے
اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ سال کے درمیان میں جو مال حاصل ہو وہ پہلے والے مال سے شامل ہو جائے گا اور جب پہلے والے مال پر سال
گزر جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی یہ اختلاف اس صورت میں ہے جب کہ دوسرا مال کسی اور طریقہ سے حاصل ہوا ہو اور اگر پہلے مال کا نفع ہو تو
بالا اتفاق اس سے ملایا جائے گا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے رسول
اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اپنی زکوٰۃ کی شتائی قبل از وقت ادا
کرنے کے بارہ میں سال پورا ہونے سے پہلے تو نبی ﷺ ان
کو اس میں اجازت دی۔ (ابوداؤد ترمذی ابن ملجہ و دارمی)

۱۷۸۸- (۱۷) وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَةٍ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهُ
فِي ذَلِكَ (رواه ابوداؤد، الترمذی، ابن ماجہ و
الدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۲۴، الترمذی حدیث
رقم ۶۷۸، ابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۹۵، الدارمی

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

۱۷۸۹- (۱۸) وَعَنْ عُمَرَو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَجَرَّ فِيهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ لِأَنَّ الْمُثَنَّى ابْنَ الصَّبَاحِ ضَعِيفٌ. (التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ رَقْم ۶۴۱)

عمر و بن شعیب سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے نقل کی اس نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ”خبردار رہو جو کوئی کسی یتیم کا والی ہو اور یتیم کے لئے مال ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اس مال سے کاروبار کرے اور اس کو بے تجارت نہ چھوڑے کہ اس کو صدقہ کھا جائے۔“ (ترمذی) اور انہوں نے فرمایا: اس کی اسناد میں کلام ہے اس لئے کہ ثنی بن صباح راوی ضعیف ہے۔

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے۔ یہ تینوں بزرگ بیٹا باپ اور دادا اصحابی رسول ہیں (رضی اللہ عنہم) ۲ یہاں تک کہ اس طرح ائمہ ثلاثہ کا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک یتیم کے مال میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے سید علامہ نے روضہ میں کہا اس مسئلہ میں نبی ﷺ سے کوئی حدیث ثابت نہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے یتیم اور مجنون کے اولیاء پر ان کے اموال کی زکوٰۃ کا نکالنا واجب نہیں ظہرایا اور نہ اس کا ارشاد فرمایا اور نہ اس کو جائز رکھا بلکہ ایسی وعید بیان کی ہے جس کو کون کر جو دھڑک جاتا ہے اور دل کانپ جاتا ہے۔

الفصل الثالث (تیسری فصل)

۱۷۹۰- (۱۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى النَّبِيُّ ﷺ وَاسْتَخْلَفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَّرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا قَاتِلَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ. (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۳۹۹)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ کی وفات ہوئی اور ان کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے (بنائے گئے) اور کافر ہوئے لوگ عرب سے جو کافر ہوئے ۱ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا تم لوگوں سے کس طرح لڑتے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں حکم کیا گیا ہوں کہ لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہا تو اس نے اپنا مال اور اپنی جان مجھ سے بچائی مگر حق ۲ اسلام کے ساتھ اور اس کا حساب ۳ اللہ تعالیٰ پر ہے۔“ ابو بکر نے کہا اللہ کی قسم! البتہ میں اس شخص سے لڑوں گا ۴ جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے اس لئے کہ تحقیق زکوٰۃ مال کا حق ہے اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے بکری کا بچہ نہ دیں گے کہ جو وہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کرتے تھے تو میں

ان سے اس کے نہ دینے پر لڑوں ❶ گا، عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! بات کچھ نہ تھی مگر میں نے جانا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ لڑنے کے لیے کھول دیا تو میں نے جانا کہ یہی حق ہے۔ (بخاری و مسلم)

وابوداؤد حدیث رقم ۱۵۵۶ والنسائی حدیث رقم ۳۰۹۱ واحمد فی المسند ۱/۱۹

فوائد الحديث: ❶ خطابی نے کہا جو لوگ اسلام سے پھر گئے تھے وہ دو طرح کے تھے ایک تو وہ جو بالکل دین اسلام کو چھوڑ کر اپنے کفر کی حالت کی طرف دوبارہ لوٹ گئے تھے اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو کہا کا کافر ہو گئے الخ اس سے مراد اسی قسم کے لوگ ہیں دوسرے وہ لوگ تھے جنہوں نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا یعنی نماز پڑھتے تھے لیکن زکوٰۃ دینے سے انکار کیا، انہیں لوگوں کے بارہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو شبہ ہوا۔ (السراج الوہاج) ❷ مگر حق اسلام کے ساتھ یعنی کسی قصور (گناہ) کے بدلہ جیسے زنا کرے یا خون کرے تو پکڑا جائے گا۔ ❸ اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے اگر اس کے دل میں کفر ہوا اور ظاہر میں ڈر کے مارے مسلمان ہو گیا ہو تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے سمجھ لے گا لیکن، نیا میں اس سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اعتراض بنظر ظاہر حدیث تھا کہ جب نبی ﷺ نے فرمایا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس نے اپنے مال اور اپنی جان کو بچا لیا اور یہ لوگ لا الہ الا اللہ کہتے ہیں تو پھر ان سے لڑنا اور ان کے اموال اور جان لینا کیوں کر درست ہو گا۔ ❹ اس لئے کہ تحقیق زکوٰۃ مال کا حق ہے الخ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مال اور جان کی حفاظت کو دو شرائط سے معلق رکھا ہے اور جو حکم دو شرائط سے معلق ہو تو وہ ایک شرط کے ہونے سے حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ دوسری شرط نہ ہو پھر اس کا نماز سے اس کے بعد قیاس کیا زکوٰۃ کو نماز کے مثل قرار دیا۔ ❺ اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا یعنی ان کے دل میں یہ بات ڈال دی۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن تمہارے خزانے کا ایک سانپ گنجا ہوگا، اس سے مالک اس کا بھاگے گا اور وہ اس کو ڈھونڈتا ہوگا یہاں تک کہ اس کی انگلیوں کو لقمہ کرے (بتالے) گا۔“ (احمد)

۱۷۹۱- (۲۰) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَفْرَعًا يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَ يَطْلُبُهُ حَتَّى يُلْقِمَهُ أَصَابِعُهُ (رواه احمد) (احمد فی المسند ۲/۵۰۳)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”کوئی شخص نہیں کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے مگر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی گردن میں ایک سانپ ❶ گردانے گا پھر آپ نے ہم پر اس کے مطابق کتاب اللہ میں سے یہ آیت پڑھی: ”اور وہ لوگ نہ گمان کریں کہ اس کے ساتھ بخلی کرتے ہیں کہ (جو کچھ) ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دیا ہے۔“ آخر آیت تک (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

۱۷۹۲- (۲۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي عُنُقِهِ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ ﴿وَلَا يَحْسِنَنَّ الَّذِينَ يَخْلُونُ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ الْآيَةَ۔ (رواه الترمذی والنسائی وابن ماجہ) (الترمذی حدیث رقم ۳۰۱۲ والنسائی حدیث رقم ۲۴۴۱ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۸۴)

حکم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ ایک سانپ گردانے کا یعنی لٹکا گئے گا۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”کسی مال میں کبھی زکوٰۃ نہیں ملتی، مگر اس کو ہلاک کر دیتی ہے۔“ (یہ شافعی اور بخاری رحمہما اللہ نے روایت کیا اپنی تاریخ میں اور حمیدی نے) اور حمیدی نے زیادہ کیا کہ بخاری نے کہا تحقیق تجھ پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے پس تو اس کو نہیں نکالتا تو حرام حلال کو ہلاک کرتا ہے اور تحقیق اس حدیث کے ساتھ دلیل پکڑی ہے اس شخص نے جو زکوٰۃ کو عین کے ساتھ ❶ متعلق ہونے کا قائل ہے اسی طرح مستثنیٰ میں ہے اور یہی نے شعب الایمان میں احمد بن حنبل سے اپنی اسناد کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تک روایت کی اور احمد نے لفظ خالطت میں کہا اس کی تفسیر یہ ہے کہ ایک شخص زکوٰۃ لیتا ہے اور وہ دولت مند یا غنی ہے حالانکہ زکوٰۃ تو صرف فقیروں کے لئے ہے۔

۱۷۹۳- (۲۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا خَالَطَتِ الزَّكَاةُ مَالًا قَطُّ إِلَّا أَهْلَكَتْهُ. (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي تَارِيخِهِ وَالْحُمَيْدِيُّ) وَزَادَ قَالَ يَكُونُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ فَلَا تُخْرِجُهَا فِيهِ لَكَ الْحَرَامُ الْحَلَالُ وَقَدْ احْتَجَّ بِهِ مَنْ يَرَى تَعَلُّقَ الزَّكَاةِ بِالْعَيْنِ هَكَذَا فِي الْمُنتَقَى وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بِإِسْنَادِهِ إِلَى عَائِشَةَ وَقَالَ أَحْمَدُ فِي خَالَطَتْ تَفْسِيرُهُ أَنَّ الرَّجُلَ يَأْخُذُ الزَّكَاةَ وَهُوَ مُوسِرٌ أَوْ غَنِيٌّ وَإِنَّمَا هِيَ لِلْفُقَرَاءِ. (الشافعي في مسنده ص ۹۹)

حكم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❷ عین کے ساتھ یعنی جس مال کی زکوٰۃ دے تو اسی مال میں سے دے اس کی قیمت دینا جائز نہیں ہے یہی امر ثلاثہ کا مذہب ہے اور اسی کو ترجیح دی ہے شوکانی رحمہ اللہ نے نیل الاوطار میں اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہما اللہ نے مستثنیٰ میں اس پر باب باندھا ہے۔

بَابُ مَا يَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةُ

جن چیزوں میں زکوٰۃ واجب ہے ان کا بیان

الفصل الأول (پہلی فصل)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کچھوروں میں پانچ وسق ❶ سے کم پر زکوٰۃ نہیں اور چاندی میں پانچ اوقیہ ❷ سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور اونٹوں میں پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔“ (بخاری و مسلم)

۱۷۹۴- (۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ فِيْمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُونَ خَمْسِ أَوْاقٍ مِنَ الْوَرَقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُونَ خَمْسِ دَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ. (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم

۱۴۵۹ و مسلم حدیث رقم ۹۷۹/۱) و ابو داؤد

حدیث رقم ۱۵۵۸ والترمذی حدیث رقم ۶۲۶

والنسائی حدیث رقم ۲۴۴۵ وابن ماجہ حدیث رقم

۱۷۹۳ والدارمی حدیث رقم ۱۶۳۳ والموطا حدیث

رقم ۲ من کتاب الزکاة واحمد فی المسند ۶۰ / ۳

فوائد الحديث: ❶ وقت میں سے لے کر وقت ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع دو سیر گیارہ چھٹانک کا ہے تو ایک وقت اندازاً چار من پختہ کا ہوا اور اس حساب سے پانچ وقت بیس من ہوئے حدیث میں نصاب کا بیان ہے کہ ان سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ ❷ پانچ اوقیہ سے اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے تو پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوئے اور موجودہ وقت کے حساب سے اس کا وزن ساڑھے باون تولہ ہے اور سونا کا نصاب بیس دینار ہے اور دینار ساڑھے تین روپیہ کا ہوتا ہے یہاں کے حساب سے سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہوا اس سے چالیسواں حصہ زکوٰۃ نکالے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان پر اس کے غلام میں زکوٰۃ فرض ہے نہ اس کے گھوڑے میں۔“ اور ایک روایت میں اس طرح ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس کے غلام ❶ میں زکوٰۃ نہیں مگر عید الفطر کا صدقہ ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۷۹۵- (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي

فَرَسِهِ وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ لَيْسَ فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ إِلَّا

صَدَقَةُ الْفِطْرِ - (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم

۱۴۶۴ و مسلم حدیث رقم ۸- ۹۸۲) وابوداؤد

حدیث رقم ۱۵۹۵ والترمذی حدیث رقم ۶۲۸

والنسائی حدیث رقم ۲۴۶۷ وابوداؤد حدیث رقم

۱۵۹۵ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۸۱۲ والدارمی

حدیث رقم ۱۶۲۳ والموطا ۱/ ۲۷۷ حدیث رقم ۳۷

من کتاب الزکاة واحمد فی المسند ۲/ ۲۴۲)

فوائد الحديث: ❶ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث اصل ہے اسباب کی کہ ضروری چیزوں میں زکوٰۃ نہیں جیسے گھوڑے اور غلام اور یہی قول تمام علماء کا سلف سے خلف تک ہے مگر ابو حنیفہ اور ان کے شیخ حماد بن سلیمان اور امام زفر نے اس میں بھی زکوٰۃ واجب کہی ہے اور یہ حدیث صریح ان کے مذہب کو رد کرتی ہے اور قادی مالگیری میں لکھا ہے کہ فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے کہ ان میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے یہ حکم نامہ لکھا جبکہ ان کو بحرین ❶ کی طرف بھیجا اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے یہ صدقہ فرض کا وہ بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مسلمانوں پر فرض کیا اور وہ صدقہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ اپنے رسول

۱۷۹۶- (۳) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ

هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسْمِ اللَّهِ

الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذِهِ قَرِيبَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي

قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي

أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولُهُ فَمَنْ سُلِّمَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ

عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطَهَا وَمَنْ سئِلَ فَوْقَهَا فَلَا
يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا
مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خُمْسٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ
خُمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خُمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا
بِنتٌ مَخَاضٍ أَنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى
خُمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أَنْثَى فَإِذَا
بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ
طَرُوقَةٌ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى
خُمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا
وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ
إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا
حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى
عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي
كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ
مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا
فَإِذَا بَلَغَتْ خُمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ
مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ
جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ
وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَ تَا لَهْ أَوْ
عِشْرَيْنِ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ
الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ
فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ
عِشْرَيْنِ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ
صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ
فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطَى شَاتَيْنِ أَوْ
عِشْرَيْنِ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتُ لَبُونٍ
وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ کو حکم کیا، پس مسلمانوں میں سے جس شخص سے زکوٰۃ طلب کی جائے تو اس طریقہ کے مطابق وہ دیدے اور جو اس سے زیادہ مانگا جائے تو وہ نہ دے چوبیس اونٹوں میں اور کم میں زکوٰۃ اس طرح واجب ② ہے کہ ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری ہے، پس جب پچیس سے پینتیس تک پہنچیں تو ان میں سے ایک سال کی ایک مادہ بونی (اونٹنی) ہے، تو جس وقت چھتیس سے پینتالیس تک پہنچیں تو ان میں دو برس کی مادہ بونی ہے اور جس وقت کہ چھیالیس سے ساٹھ تک پہنچیں تو ان میں حقہ ③ ہے جو اونٹ کے حسرت کرنے کے قابل پس جس وقت اونٹ اکٹھ سے پچتر تک پہنچیں تو ان میں چار برس کی بونی (مادہ) ہے اور جس وقت چھتر سے نوے تک پہنچیں تو ان میں دو بوتیاں (مادہ اونٹنیاں) دو دو برس کی ہیں۔ اور جس وقت اکیانوے سے ایک سو بیس تک پہنچیں تو ان میں تین تین برس کی دو اونٹنیاں ہیں جو اونٹ کے حسرت کرنے کے قابل ہوں اور جس وقت کہ ایک سو بیس سے زیادہ ہوں تو ہر چالیس میں دو برس کی بونی ہے اور ہر پچاس میں تین برس کی اونٹنی ہے اور وہ شخص کہ اس کے ساتھ نہ ہوں مگر چار اونٹ پس ان میں زکوٰۃ واجب نہیں مگر یہ کہ ان کا مالک چاہے پس جس وقت کہ پانچ اونٹ ہوں تو ان میں ایک بکری ہے اور جو شخص کہ اس کے پاس اس قدر اونٹ ہوں کہ ان میں چار برس ④ کی اونٹنی واجب ہو اور اس کے نزدیک چار برس کی نہ ہو اور اس کے پاس تین برس کی ہو تو اس سے تین برس کی قبول کی جائے اور زکوٰۃ دینے والا اس کے ساتھ دو بکریاں دے اگر اس کو میسر ہوں یا بیس درہم دے ⑤ اور جو شخص کہ اس کے پاس اس قدر اونٹ ہوں کہ ان میں تین برس کی اونٹنی واجب ہو اور اس کے پاس تین برس کی نہ ہو اور اس کے پاس چار برس کی ہو تو اس سے چار برس کی قبول کی جائے اور زکوٰۃ لینے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے اور جو شخص کہ اس کے پاس اس قدر اونٹ ہوں کہ ان میں تین برس کی اونٹنی واجب ہو ⑥ اور اس کے پاس نہ ہو مگر دو برس کی تو

الْمُصَدِّقُ عَشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ
 بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بَنْتُ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ
 بَنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بَنْتُ مَخَاضٍ
 وَيُعْطَى مَعَهَا عَشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ
 بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بَنْتُ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ
 وَعِنْدَهُ بَنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ
 الْمُصَدِّقُ عَشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ
 تَكُنْ عِنْدَهُ بَنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهَيْهَا وَعِنْدَهُ
 ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَفِي
 صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ
 إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةِ شَاةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى
 عَشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ فَإِذَا
 زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهِ
 فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ
 فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ
 شَاةٍ وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ
 رَبُّهَا وَلَا تَخْرُجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ
 عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا
 يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يَفْرَقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ
 خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا
 يَتَرَجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَفِي الرِّقَّةِ رُبْعُ
 الْعَشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ
 فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا۔ (رواه البخاری)

(البخاری مقطعا فی ثمان امکنه فی الجزء الثالث)

فی الاماکن الثالیه الحدیث رقم ۱۴۵۴ والحدیث

رقم ۱۴۵۳ والحدیث رقم ۱۴۴۸ والحدیث رقم

(۱۴۵۰ و ۱۴۵۵)

اس سے دو برس کی تو وہی قبول کی جائے اور زکوٰۃ دینے والا دو
 بکریاں یا بیس درہم دے اور جو شخص کہ اس کے پاس اس قدر اونٹ
 ہوں کہ ان میں دو برس کی اونٹنی ۷ واجب ہو اور اس کے پاس تین
 برس کی ہو تو اس سے تین برس کی قبول کی جائے اور اس کو زکوٰۃ لینے
 والا بیس درہم یا دو بکریاں دے اور جو شخص کہ اس کے پاس اس قدر
 اونٹ ہوں کہ ان میں دو برس کی اونٹنی واجب ہو اور اس کے پاس وہ
 نہ ہو اور اس کے پاس ایک برس کی ہے تو اس سے ایک برس کی قبول
 کی جائے اور زکوٰۃ دینے والا اس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں
 بھی دے اور وہ شخص کہ اس کے پاس اس قدر اونٹ ہوں کہ ان
 میں ایک برس کی اونٹنی واجب ۹ ہو اور وہ اس کے پاس نہیں اور اس
 کے پاس دو برس کی ہے تو اس سے قبول کی جائے اور اس کو زکوٰۃ
 لینے والا بیس درہم یا دو بکریاں دے۔ اور اگر اس کے نزدیک اونٹنی
 برس روز کی دینے کے قابل نہ ہو اور اس کے پاس اونٹ دو برس کا ہو
 تو وہ اس سے قبول کیا جائے اور ساتھ اس کے کوئی چیز ۹ نہیں اور
 بکریوں کی زکوٰۃ میں کہ جو چرنے والی ہوں جبکہ بکریاں چالیس
 سے ایک سو بیس تک ہوں تو ایک بکری واجب ہوتی ہے اور جس
 وقت ایک سو بیس سے دو سو تک سے زیادہ ہوں تو ان میں دو بکریاں
 اور جس وقت دو سو سے زیادہ ہوں تو ان میں تین سو تک تین بکریاں
 ہیں اور جب تین سو سے زیادہ ہوں تو ہر سو میں سے ایک بکری ہے تو
 جب چرنے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں خواہ ایک ہی کم ہو تو ان
 میں زکوٰۃ نہیں مگر یہ کہ ان کا مالک چاہے اور زکوٰۃ میں بوڑھی بکری
 دی جائے نہ عیب والی اور نہ بوک مگر اس ۱۰ وقت کہ زکوٰۃ لینے والا
 چاہے اور نہ جانور متفرق جمع ۱۱ کئے جائیں اور نہ اکٹھے جدا کئے
 ۱۲ جائیں زکوٰۃ کے خوف کے لئے اور جو ۱۳ کہ دو شریکوں میں
 نصاب ہو تو وہ آپس میں برابری کے ساتھ رجوع کریں اور چاندی
 میں چالیسواں حصہ دینا فرض ہے اور اگر اس کے پاس نہ ہوں مگر
 ایک سو نوے درہم تو ان میں کچھ زکوٰۃ نہیں مگر یہ کہ اس کا مالک

چاہے۔“ (بخاری)

فوائد الحديث: ❶ بحرین ایک موضع کا نام ہے۔ ❷ واجب الخ پہلے ایک حدیث میں گذرا کہ تم اپنے زکوٰۃ لینے والوں کو راضی کرو اگرچہ تم پر ظلم ہو تو تطبیق ان دونوں احادیث میں یہ ہے کہ اس حدیث میں جو زکوٰۃ لینے والے مذکور ہوئے مراد ان سے صحابہ کرام ہیں اور نسبت ظلم کی ان کی طرف زکوٰۃ دینے والوں کے گمان کے مطابق تھی اور اس حدیث کے علاوہ اور لوگ مراد ہیں۔ (علی قاری)

❸ ان میں حصہ ہے یعنی تین سال کی اونٹنی۔ ❹ کہ ان میں چار برس کی اونٹنی واجب ہو مثلاً اکٹھے سے پچتر تک اونٹ ہوں۔ ❺ یا بیس درہم دے یعنی دو بکریوں کے عوض میں۔ ❻ کہ ان میں تین برس کی اونٹنی واجب ہو یعنی چھالیس سے ساٹھ تک اونٹ ہوں۔ ❼ کہ ان میں دو برس کی اونٹنی واجب ہوں یعنی چھتیس سے پینتالیس تک اونٹ ہوں۔ ❽ کہ ان میں برس روز کی اونٹنی واجب ہو یعنی پچیس سے پینتیس تک اونٹ ہوں۔ ❾ اور ساتھ اس کے کوئی چیز نہیں الخ مطلب یہ ہے کہ اگر پورے سن کی اونٹنی نہ ہو تو اس سے سال زیادہ کا زناونٹ اسی کے برابر سمجھا جائے گا صاحب مال کو کچھ زیادہ دینا ہو گا نہ زکوٰۃ والے کو کچھ پھیرنا پڑے گا۔ ❿ مگر اس وقت کہ زکوٰۃ لینے والا چاہے یعنی اگر زکوٰۃ لینے والا چاہے یعنی اگر زکوٰۃ لینے والا کسی مصلحت کے لیے ایسے جانور کو لے لے تو درست ہے۔ ⓫ اور نہ جانور مفرق جمع الخ یعنی جیسے چالیس بکریوں سے ایک سو میں تک کی زکوٰۃ ایک بکری ہے تو مثلاً دو آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ چالیس چالیس بکریاں ہیں تو زکوٰۃ دینے کے وقت یہ حیلہ کریں کہ ان سب بکریوں کو ملا کر ایک شخص کی بتلا میں تاکہ زکوٰۃ میں ایک بکری جائے کیونکہ اگر علیحدہ علیحدہ رہیں تو زکوٰۃ میں دو بکریاں جائیں گی یہ حیلہ بازی جائز نہیں۔ ⓬ اور نہ اکٹھے جدا کئے الخ مثلاً ایک شخص کی چالیس بکریاں ہیں تو ایک بکری دینا لازم تھا اس نے زکوٰۃ دینے کے وقت بیس میں دو گھلہ کر دیں تاکہ زکوٰۃ دینا نہ پڑے اس لیے کہ چالیس بکریوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں تو فرمایا کہ زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ کے خوف سے ایسا حیلہ نہ کرے اور نہ زکوٰۃ لینے والا زیادہ لینے کا حیلہ کرے اس سے معلوم ہوا کہ زکوٰۃ بچانے کا حیلہ درست نہیں جیسے بعض ظاہری مسلمان زکوٰۃ کے مال کو ایک برتن میں رکھ کر اس کو اناج سے چھپا کر فقیر کو دیتے ہیں اور فقیر کو معلوم نہیں کہ اس میں کیا ہے پھر دوسرے آدمی کو اشارہ کر دیتے ہیں کہ زیادہ قیمت دے کر اس فقیر سے وہ برتن اور اناج خریدے یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو فریب دیتے ہیں بازی برلش بابا بازی ایسا کام تو یہودی لوگ کرتے تھے جن پر اللہ تعالیٰ نے غضب اور عذاب کیا۔ ⓭ اور جو کہ دوشریکوں میں نصاب ہو الخ خطاب نے کہا مثلاً دو آدمیوں کی چالیس بکریاں اکٹھی چرتی ہیں بیس ایک کی اور بیس ایک کی اور ہر ایک اپنی بکریوں کو پہنچاتا ہے زکوٰۃ لینے والا آیا اور اس نے ایک شخص کی بکریوں میں سے ایک بکری لے لی اب جس کی بکری لے گیا وہ اپنے شریک سے نصف بکری کی قیمت وصول کر لے اور اس کو حلقہ الجوار کہتے ہیں۔ (فتح)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس چیز میں کہ آسمان (بارش) اور چشموں نے پانی پلایا زمین تروتازہ ہو تو اس میں دسواں حصہ واجب ہوتا ہے اور وہ زمین کہ جو کنوئیں کے پانی سے بیل وغیرہ کے ساتھ پلانی گئی ہو تو اس میں بیسواں ❶ حصہ ہے۔“ (بخاری)

۱۷۹۷- (۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعِيُونُ أَوْ كَانَ عَشْرًا الْعُشْرُ وَمَا سُمِّيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔ (بخاری)
(البحاری حدیث رقم ۱۴۸۳ و ابوداؤد حدیث رقم ۱۵۹۶ والترمذی حدیث رقم ۶۳۹ والنسائی حدیث رقم ۲۴۸۸ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۸۱۶ والموطا

حدیث رقم ۳۳ من کتاب الزکوٰۃ)

فوائد الحديث: ❶ میواں حصہ الخ ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ جملہ پیداوار میں دسواں حصہ اور بیسواں حصہ

ہے کیونکہ ”ماسقت السماء“ کا لفظ عام ہے ابن قیمؒ نے کہا ہے کہ احادیث میں تطبیق دینا ضروری ہے اور اگر غور سے دیکھیں تو ان میں تعارض نہیں ہے اس حدیث میں مقصود یہ ہے کہ آسمانی اور بارانی زراعت میں دسواں حصہ ہے اور کنویں سے پلائی گئی زمین کی آمدن میں بیسواں حصہ لیکن اس میں اموال زکوٰۃ کے مقدار اور نصاب کی تصریح نہیں ہے یہ تصریح دوسری احادیث میں وارد ہے کہ زکوٰۃ نہیں ہے مگر پانچ چیزوں میں اور پانچ وقت سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے تو یہ عام اسی خاص پر محمول ہوگا۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جانوران کا زخم پہنچانا معاف ہے اور کنویں کی کھدائی میں کوئی گر کر مر جائے تو معاف ہے اور کان کھدوانے میں کوئی اگر مر جائے تو معاف ہے اور رکاز میں پانچواں حصہ واجب ہے۔“ (بخاری، مسلم)

۱۷۹۸- (۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَجَمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبَنَرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ۔ (البخاری حدیث رقم ۱۴۹۹ و مسلم حدیث رقم ۴۵- ۱۷۱۰) و ابو داؤد حدیث رقم ۱۴۹۲ و الترمذی حدیث رقم ۶۴۲ و النسائی حدیث رقم ۲۴۹۵ و ابن ماجہ حدیث رقم ۲۶۷۳ و الدارمی حدیث رقم ۱۱۶۸ و الموطا حدیث رقم ۱۲ و احمد فی المسند ۲/ ۲۲۸)

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

سیدنا علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے گھوڑوں اور غلاموں میں سے زکوٰۃ کی معاف کی پس چاندی کی زکوٰۃ ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم دو اور ایک سونوے میں کچھ زکوٰۃ نہیں اور جس وقت کہ دوسو درہم ہوں تو ان میں پانچ درہم زکوٰۃ ہیں۔“ (ترمذی و ابو داؤد) اور ابو داؤد کی ایک روایت میں جو حارث اعور سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ زہیر نے کہا میں گمان کرتا ہوں حارث اعور سے کہ اس نے یہ کہا کہ بیان کیا علیؓ نے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہر چالیس حصہ میں سے ایک درہم چالیسواں حصہ دو اور تم پر کچھ نہیں یہاں تک کہ دوسو درہم پورے ہوں اور جس وقت کہ دوسو درہم ہوں تو ان میں پانچ درہم واجب ہیں اور جو دوسو سے زیادہ ہو تو اس میں اسی حساب پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں سے ایک بکری ایک سو بیس تک ہے اور جس وقت ان میں ایک بھی

۱۷۹۹- (۶) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّيْقِي فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ فِي ثِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خُمُسَةٌ دَرَاهِمٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ) وَفِي رَوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ أَحْبَبَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ هَاتُوا رُبْعَ الْعَشْرِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتَّى تَمَّ مَا نَتَى دِرْهَمًا فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْنِ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خُمُسَةٌ دَرَاهِمٍ فَمَا زَادَ فَعَلَى حِسَابِ ذَلِكَ وَفِي الْعَنَمِ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةً إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَشَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِنْ زَادَتْ ثَلَاثَ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعُ

زیادہ ہو تو دو سو تک دو بکریاں ہیں اور جس وقت کہ دو سو سے (ایک بھی) زیادہ ہو تو تین سو تک تین بکریاں ہیں اور جس وقت تین سو سے زیادہ ہوں (ایک بھی) تو ایک بکری ہر سو میں ہے اور اگر بکریاں انتالیس ہوں تو تجھ پر ان میں کچھ نہیں اور گائے میں ہر تیس میں ایک برس ❶ کا ایک تیل اور چالیس میں ایک گائے دو برس کی ہے اور کام ❷ والوں پر کچھ نہیں۔“

وَتَلَاوُونَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيهَا شَيْءٌ وَفِي الْبَقَرِ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعٌ وَفِي الْأَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۱۵۷۴ والترمذی حدیث رقم ۶۲۰ والنسائی حدیث رقم ۲۴۷۷ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۹۰ والدارمی حدیث رقم ۱۶۲۹ واحمد فی المسند ۱/ ۹۲ وابوداؤد الروایۃ الثانیۃ ۲/ ۲۲۸ حدیث رقم ۱۵۷۲)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ برس روز کا ایک تیل اٹھ اس میں نرمادہ برابر ہیں چاہے تیل دے چاہے گائے جیسے آگے کی روایت میں آیا ہے جانا چاہئے کہ گائے اور بکری میں مادہ کا دینا لازمی نہیں ہے بخلاف اونٹوں کے کہ ان میں مادہ افضل ہوتی ہے گائے بکری میں یہ تمیز نہیں ہے اور بھینس کی زکوٰۃ ایسی ہی ہے جیسے گائے کی اور بھیڑ دینے کی زکوٰۃ بکری کی زکوٰۃ کی طرح ہے۔ ❷ اور کام کرنے والوں پر کچھ نہیں یعنی جو جانور کام میں آئیں مثلاً تیل بل (کنویں وغیرہ) چلانے میں لگے رہیں اگرچہ یہ جانور حد نصاب کو پہنچیں تو پھر بھی ان میں زکوٰۃ واجب نہیں ایسا ہی حکم اونٹ وغیرہ کا ہے۔ یہی مذہب ائمہ ثلاثہ کا بخلاف امام مالک رحمہ اللہ کے اور یہ حدیث ان پر حجت ہے۔

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبکہ نبی ﷺ نے ان کو یمن کی طرف ❶ بھیجا تو ان کو حکم کیا کہ ہر تیس گائے میں سے لے ایک تیل ایک سال کا یا ایک سال کی گائے اور ہر چالیس گائے میں سے لے دو برس کی ایک گائے (کی زکوٰۃ وصول کرے)۔“ (ابوداؤد ترمذی نسائی دارمی)

۱۸۰۰- (۷) وَعَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی والدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۵۷۸ والترمذی حدیث رقم ۶۲۳ والنسائی حدیث رقم ۴۵۰ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۸۰۳ والترمذی

حدیث رقم ۶۴۶ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۸۰۸)

فوائد الحدیث: ❶ ان کو یمن کی طرف بھیجا یعنی عامل بنا کر۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زکوٰۃ لینے میں زیادتی کرنے والا زکوٰۃ سے منع کرنے ❶ والے کی مانند ہے۔“ (ابوداؤد و ترمذی)

۱۸۰۱- (۸) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَا نِعَهَا (رواہ ابو داؤد والترمذی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۵۸۵ والترمذی حدیث رقم ۶۴۶ وابن ماجہ حدیث

رقم ۱۸۰۸)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحديث: ❶ زکوٰۃ کے منع کرنے والے کی مانند ہے یعنی جیسا گناہ زکوٰۃ نہ دینے میں ہے ویسا ہی گناہ زیادہ لینے میں ہے۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”غلو اور کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے یہاں تک کہ پانچ وسق کو پہنچے۔“ (نسائی)

۱۸۰۲- (۹) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي حَبٍ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ (رواه النسائي) (مسلم حدیث رقم ۹۷۹/۵ والنسائی حدیث رقم ۲۴۸۵ واحمد فی المسند ۵۰۲/۳)

حکم الحديث: یہ حدیث صحیح ہے۔

سیدنا موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا خط ہے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ❶ نے اس کو یہ حکم کیا کہ گندم، جو انگور اور کھجور میں سے زکوٰۃ لے۔“ یہ حدیث مرسل ہے۔ (شرح السنہ)

۱۸۰۳- (۱۰) وَعَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ عِنْدَنَا كِتَابٌ مُعَازِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا أَمْرٌ أَنْ يَأْخُذَ الصَّدَقَةُ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّرْبِيبِ وَالتَّمْرِ مُرْسَلٌ - (رواه فی شرح السنة) (احمد فی المسند ۵/۲۲۸ والدارقطنی حدیث رقم ۸)

حکم الحديث: یہ حدیث صحیح ہے۔

❶ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یہ حکم کیا کہ اس حدیث میں چار چیزیں مذکور ہیں اور ابن ماجہ نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً پانچویں جواز بیان کی اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ زمین کی ہر اس پیداوار میں زکوٰۃ ہے جو ذخیرہ بن سکے جب کہ پانچ وسق یا زیادہ مقدار میں ہو اور جو چیز ذخیرہ نہ بن سکے مثلاً ترکاری اور پھل وغیرہ تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

سیدنا عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کی زکوٰۃ میں فرمایا: ”ان کا اندازہ کیا جائے جس طرح کھجوروں کا اندازہ کیا جاتا ہے ❶ پھر ان کی زکوٰۃ دی جائے جبکہ انگور خشک ہوں، جیسے کہ کھجوروں کی زکوٰۃ دی جاتی ہے جبکہ کھجوریں خشک ہوں۔“ (ترمذی وابوداؤد)

۱۸۰۴- (۱۱) وَعَنْ عَتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي زَكَاةِ الْكُرُومِ أَنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا تُخْرَصُ السَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاةُ رَبِيبَا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ السَّخْلِ تَمَرًا (رواه الترمذی و ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۰۳ والترمذی حدیث رقم ۶۴۴ والنسائی حدیث رقم ۲۶۱۸ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۸۱۹)

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ اندازہ کروا لینی جب کہ انگور اور کھجور میں شیرینی پیدا ہو تو ایک ماہر شخص اندازہ کرے کہ جب یہ پھل خشک ہوگا تو اس قدر ہوگا اگر حد نصاب کو پہنچے تو اس میں زکوٰۃ نکالے۔

سیدنا سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۸۰۵- (۱۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ حَدَّثَنَا أَنَّ

فرماتے تھے: ”جس وقت کہ اندازہ کرو پس لو ❶ اور ایتج تہائی کے قدر چھوڑ دو پس اگر تہائی نہ چھوڑو تو چوتھائی چھوڑو۔“ (ترمذی وابوداؤد و نسائی)

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِذَا عَرَضْتُمْ فَخُذُوا وَدَعُوا الثُّلْثَ فَإِنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلْثَ فَدَعُوا الرُّبْعَ (رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی) (ابوداؤد

حدیث رقم ۱۶۰۵ و الترمذی حدیث رقم ۶۴۳

والنسائی حدیث رقم ۲۴۹۱ و الدارمی حدیث رقم

۳۶۱۹ و احمد فی المسند ۳/ ۴۴۸)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس لو یعنی دو تہائی الخ ابن حبان نے کہا اس کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ دسویں حصہ سے تہائی یا چوتھائی چھوڑی

جائے دوسرا یہ کہ دسواں حصہ نکالنے سے پہلے سارے پھل کا تیسرا یا چوتھا حصہ چھوڑا جائے۔ اور امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا ہے زکوٰۃ کا تیسرا یا چوتھا حصہ زکوٰۃ دینے والے کے پاس چھوڑ دیں تاکہ اتنی مقدار کے ساتھ وہ خود لوگوں کی خبر گیری کرے۔ (نیل الاوطار)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو یہود ❶ کی طرف بھیجتے جس وقت کھجوروں کی شیرینی ظاہر ہوتی تو وہ ان کا اندازہ کرتے اس سے پہلے کہ کھانے کے لائق ہوں۔ (ابوداؤد)

۱۸۰۶- (۱۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْعَثُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلَى يَهُودٍ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِينَ يَطِيبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ. (رواہ ابوداؤد)

(ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۰۶ و ابن ماجہ حدیث رقم

۱۸۲۰ و الموطا حدیث رقم ۱ من کتاب المساقاة

و احمد فی المسند ۲/ ۲۴)

حکم الحدیث: اس کی سند میں انقطاع ہے لیکن اس کے شواہد موجود ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ یہودی کی طرف یعنی یہود خبر کی۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے شہد کی زکوٰۃ میں فرمایا: ”ہر ❶ دس مشکوں میں ایک مشک ہے۔ (ترمذی) اور کہا اس کی اسناد میں کلام ہے اور اس باب میں بہت سی روایات نبی ﷺ سے صحیح نہیں ہیں۔

۱۸۰۷- (۱۴) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَسَلِ فِي كُلِّ عَشْرَةِ أَزْقِي زَقٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا الْبَابِ كَثِيرٌ شَيْءٌ۔

(الترمذی حدیث رقم ۶۲۹)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے لیکن اس کا شاہد جدید سند سے موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہر دس الخ اس حدیث کی سند میں صدقہ ابن یسین ضعیف ہے اور اس باب میں یہی احادیث مروی ہیں لیکن یہ سب ضعیف ہیں۔ مگر اہل حدیث کا اس پر عمل ہے کہ شہد سے دسواں حصہ لیا جائے گا مطلقاً اور امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا پہاڑی شہد میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ (روضہ وغیرہ)

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ زینب رضی اللہ عنہا سے روایت

۱۸۰۸- (۱۵) وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ

ہے کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے خطبہ فرمایا تو فرمایا: ”اے عورتوں کی جماعت! زکوٰۃ نکالو اگرچہ اپنے زیور سے ہو اس لئے کہ قیامت کے دن جہنم میں تمہاری کثرت ہوگی۔“ (ترمذی)

حَطَبْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (رواہ الترمذی) (البخاری حدیث رقم ۱۴۶۶ والترمذی حدیث رقم ۶۳۵ والنسائی حدیث رقم ۲۵۸۳ والدارمی حدیث رقم ۱۶۵۴ واحمد فی المسند ۵۰۲/۳)

حکم الحدیث: اس کی دو میں سے ایک سند صحیح ہے۔

عمرو بن شعیب سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے نقل کی انہوں نے اپنے دادا (بی ﷺ) سے کہ دو عورتیں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور ان کے ہاتھوں میں دو کڑے سونے کے تھے نبی ﷺ نے ان دونوں کو فرمایا: ”کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟“ دونوں نے کہا: نہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم پسند کرتی ہو کہ تم کو اللہ تعالیٰ دو کڑے آگ کے پہنا دے؟“ ان دونوں نے کہا: نہیں آپ نے فرمایا: ”تو (پھر) ان کی زکوٰۃ دو۔“ (ترمذی)

اور کہا تحقیق یہ حدیث ثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے روایت کی ہے اس طرح اور ثنی بن صباح اور ابن ابیہر حدیث میں ضعیف کئے گئے ہیں اور اس باب میں نبی ﷺ سے کچھ بھی صحیح نہیں ہے۔ ❶

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ قَدَرَوَى الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هَذَا وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهْيَعَةَ يُضَعِّفَانِ فِي الْحَدِيثِ وَلَا يَصِحُّ فِي هَذَا الْبَابِ عَنِ النَّسِيِّ ﷺ شَيْءٌ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۱۵۶۳ والترمذی حدیث رقم ۶۳۷ والنسائی حدیث رقم ۲۴۷۹ واحمد فی المسند ۱۷۸/۲)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قولہ صحیح نہیں الخ ابن ملقن نے کہا ابوداؤد نے اس حدیث کو صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام منذری نے کہا کہ ابوداؤد کی روایت میں کوئی کلام نہیں ہے اور ترمذی نے جو یہ کہا ہے کہ نبی ﷺ سے اس باب میں کچھ صحیح ثابت نہیں ہے شاید اس سے وہ دو سندیں مراد ہیں جن کو انہوں نے روایت کیا ہے ورنہ ابوداؤد کی روایت میں کوئی کلام نہیں ہے اور ابن القطان نے بھی ابوداؤد کی روایت کو صحیح کہا ہے اور ائمہ ثلاثہ اس زیور کی زکوٰۃ کے قائل نہیں جو پہنا جائے اور عاریتاً دیا جائے مرقاۃ۔

۱۸۱۰- (۱۷) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْبَسُ

کے پازیب پہنچتی تھی، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! کیا یہ خزانہ ہے؟ ❶ آپ نے فرمایا: ”جو مال نصاب زکوٰۃ کو پہنچے اور اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے تو وہ خزانہ نہیں۔“ ❷ (مالک، ابوداؤد)

أَوْصَا حَا مِّنْ دَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْزَهُوْ فَقَالَ مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ فَرَزْتُكِي فَلَيْسَ بِكُنْزٍ (رواہ مالک و ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۵۶۴ والموطا ۱/ ۲۴۸ حدیث رقم ۸ من کتاب الزکاة والدارقطنی حدیث رقم ۱ من باب ما ادى زکاة فلیس بکنز)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث اور اس سے پہلی احادیث سے امام ابوحنیفہؒ نے زیور کی زکوٰۃ کا وجوب نکالا ہے ائمہ ثلاثہ اور اکثر علماء رحمہم اللہ کے نزدیک زیور میں زکوٰۃ نہیں ہے وہ ان احادیث کو ضعیف کہتے ہیں امام شوکانی رحمہم اللہ نے درر میں اسی کو اہل حدیث کا مذہب قرار دیا ہے علامہ لکھنوی رحمہم اللہ نے تعلیق میں کہا ہے اس حدیث کے بعض طرق کا ضعیف ہونا مضر نہیں ہے، کیونکہ مل جل کر قوت حاصل ہو جاتی ہے خاص کر جب کہ بعض طریق قدح سے سالم ہیں۔ ❷ میرک شاہ نے فرمایا اس کی اسناد میں کوئی ضعف نہیں، ابن عربی رحمہم اللہ نے کہا اس حدیث کے راوی بخاری کے راوی ہیں اور حاکم نے بھی اس کو روایت کیا ہے اور ابن القطان نے اس کو صحیح کہا ہے۔ (مرقاۃ)

۱۸۱۱- (۱۸) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِي نَعْدُ لِلْبَيْعِ - (رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۵۶۲)

سیدنا سمیرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو حکم کرتے تھے کہ ہم اس چیز کی زکوٰۃ نکالیں ❶ کہ جو ہم نے بیچنے کے لئے تیار کی ہو (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ زکوٰۃ نکالیں الخ ابن حجر رحمہم اللہ نے تخصیص میں کہا ہے کہ اس حدیث کی سند مجہول ہے اور ایسی حدیث سے حجت قائم نہیں ہو سکتی، اہل حدیث کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے دور میں تجارت جاری تھی لیکن آپ نے تجارت کے مال میں سے زکوٰۃ نہیں لی۔ (من الروضة)

۱۸۱۲- (۱۹) وَعَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْطَعَ لِبَلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزْنِيَّ مَعَادِنَ الْقَبِيلَةِ وَهِيَ مِنْ نَّاحِيَةِ الْقُرْعِ فَبَلَكَ الْمَعَادِنُ لَا تَوْخَذُ مِنْهَا إِلَّا الزَّكَاةُ إِلَى الْيَوْمِ (رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۰۶۱)

ربیعہ بن ابوعبدالرحمن سے روایت ہے کہ صحابہ جن رحمہم اللہ سے نقل کی کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ کو مقام قبل کی کانیں جاگیر میں عطا فرمائیں اور وہ مقام قبل فرع کی جانب ہے اور ان کانوں سے اب تک کچھ نہیں لیا جاتا رہا سوائے ❶ زکوٰۃ کے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سوائے زکوٰۃ کے الخ امام مالک نے کہا میں تو یہ جانتا ہوں کہ کانوں میں سے جو مال برآمد ہو اس میں سے کچھ نہ لیا جائے جب تک اس کی قیمت بیس دینار یا دوسروہ پیہ کو نہ پہنچے جب اس قدر قیمت کا مال نکلے تو اس میں سے زکوٰۃ لی جائے اور جو اس سے

بھی زیادہ کا ہو تو اس کے حساب سے زکوٰۃ لی جائے جب تک کہ کان سے آمدنی رہے اور جب آمدن بند ہو جائے اور جب دوبارہ پھر آمدن شروع ہو تو زکوٰۃ بھی اس وقت ہی شروع ہوگی جیسے پہلی آمدنی میں شروع ہوئی تھی۔ (موطاماک)

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ترکاریوں میں زکوٰۃ ہے ❶ نہ عاریت کے درختوں میں اور پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ ہے نہ کام کرنے والے جانوروں میں اور نہ ہی جہت میں زکوٰۃ ہے“ صقر راوی نے کہا جہت گھوڑا، خچر اور غلام ہے۔“ (دارقطنی)

۱۸۱۳- (۲۰) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِي الْخَضِرَاوَاتِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ وَلَا فِي أَقْلٍ مِنْ خُمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ وَلَا فِي الْجِبْهَةِ صَدَقَةٌ قَالَ الصَّقَرُ الْجِبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِيدُ - (رواه الدارقطني)

(الدارقطنی حدیث رقم ۱ من باب ليس في الخضراوات

(صدقة)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن اس مسئلہ میں صحیح حدیث موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور نہ اناج بظاہر یہ حدیث موید ہے اہل حدیث کے مذہب اور احناف پر حجت ہے اگرچہ اس میں صقر بن حبیب اور احمد بن حارث دونوں ضعیف ہیں لیکن صحیح احادیث میں یہ مضمون موجود ہے۔

طاؤس سے روایت ہے کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس گائے کا ایک قصب لایا گیا تو معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس میں نبی ﷺ نے مجھ کو زکوٰۃ دینے کے متعلق کوئی حکم نہیں فرمایا۔ (دارقطنی، شافعی) اور شافعی رضی اللہ عنہ نے کہا قصب وہ جانور ہیں کہ نصاب فرض کو نہ پہنچیں۔

۱۸۱۴- (۲۱) وَعَنْ طَاوُسٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أُتِيَ بِرَقِصِ الْبَقَرِ فَقَالَ لَمْ يَأْمُرْنِي فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ - رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَقَالَ الْوَقُصُ مَا لَمْ يَبْلُغِ الْفَرِيضَةَ - (الدارقطني حدیث رقم ۲۱ من باب ليس

في الخضراوات صدقة)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقة فطر کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرض کیا ❶ صدقہ فطر ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جوئے غلام اور آزاد پر مرد اور عورت پر چھوٹے اور بڑے پر جبکہ

۱۸۱۵- (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ

مسلمان ہوں اور صدقہ ❷ فطر کا حکم فرمایا کہ لوگوں کے نماز کی طرف نکلنے سے پہلے دیا جائے۔ (بخاری و مسلم)

وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ۔ (متفق علیہ) (البخاری
حدیث رقم ۱۵۰۳ و مسلم حدیث رقم (۱۲-۹۸۴) و
ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۱۲ و الترمذی حدیث رقم ۶۷۶
والنسائی حدیث رقم ۲۵۰۴ و ابن ماجہ حدیث رقم
۱۸۱۶ و الدارمی حدیث رقم ۱۶۶۱ و الموطا حدیث
رقم ۵۲ من کتاب الزکاة و احمد فی المسند ۱۰۲/۲)

فوائد الحديث: ❶ فرض کیا الخ ظاہر حدیث کی رو سے صدقہ فطر جمہور سلف و خلف کے نزدیک فرض ہے اور صدقہ فطر وہ صدقہ ہے جو عید الفطر کے دن نماز سے پہلے دیا جاتا ہے اہل حدیث کے نزدیک ہر قسم میں سے (کھجور یا غلہ سے) ایک صاع دینا چاہئے۔ حجازی صاع جو پانچ رطل کا ہوتا ہے اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک گندم میں سے آدھا صاع کافی ہے اور ایک صاع کا اندازہ انگریزی سیر کے ساتھ دوسیر گیارہ چھٹا تک ہے۔ ❷ اور صدقہ فطر کا حکم فرمایا الخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ امر استحباب کے لئے ہے اور جمہور علماء کے نزدیک عید کے دن سورج کے غروب ہونے تک صدقہ فطر دینا جائز ہے اور عید کے روز سے اس کی تاخیر کرنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز نہیں اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امید ہے کہ عید کے روز سے تاخیر کرنے میں گناہ نہ ہوگا۔ (رحمۃ الامۃ)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک صاع ❶ طعام سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع پیڑ سے یا ایک صاع خشک انگور سے صدقہ فطر نکالتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۱۶- (۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيبٍ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم
۱۵۰۶ و مسلم حدیث رقم (۱۷-۹۵۸) و ابوداؤد
حدیث رقم ۱۶۱۴ و الترمذی حدیث رقم ۶۷۳۔
والنسائی حدیث رقم ۲۵۱۲ و ابن ماجہ حدیث رقم
۱۸۲۹ و الدارمی حدیث رقم ۱۶۶۴ و الموطا ۱/۲۸۴
حدیث رقم ۵۳ من کتاب الزکاة)

فوائد الحديث: ❶ ایک صاع طعام الخ خطابی نے کہا طعام سے مراد حدیث میں گندم ہے اور ابن منذر نے خطابی کے اس قول کو رد کیا اس لئے کہ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے طعام میں اجمال کیا پھر اس کی تفصیل بیان کی پھر اس کی دلیل میں ابوسعید کا یہ قول اور ہمارا طعام جو اور منقہ اور پیڑ تھا بروایت بخاری وغیرہ بیان کیا۔ (نیل)

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

۱۸۱۷- (۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِيْ اخْرِ رَمَضَانَ سَيَدَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آخر

رمضان میں کہا، اپنے روزوں کی زکوٰۃ نکالو رسول اللہ ﷺ نے فرض کیا یہ صدقہ ایک صاع کھجور سے یا جو سے یا آدھا ❶ صاع گندم سے ہر آزاد اور غلام پر مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا۔ (ابوداؤد نسائی)

أَخْبَرَنَا جُوَّادٌ صَدَقَهُ صَوْمُكُمْ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ۔ (رواہ ابو داؤد والنسائی) (ابوداؤد

حدیث رقم ۱۶۲۲ والنسائی حدیث رقم ۲۵۰۸)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یا آدھا صاع گندم سے اہل امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اسی حدیث سے دلیل لے کر گندم کا نصف صاع کافی سمجھا ہے اور ابن منذر نے علی عثمان ابن الزبیر رحمہ اللہ اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے صحیح شامی کے ساتھ ایسا ہی نقل کیا ہے اور حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً ذکر کیا ہے کہ صدقہ فطر دو مد ہیں گندم میں سے اور ترمذی نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ایسا ہی ذکر کیا ہے۔ (روضہ)

۱۸۱۸- (۴) وَعَنْهُ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طَهُرَ الصَّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطَعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ (رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم

۱۶۰۹ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۸۲۷)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مسکینوں کے اہل اس کی سند حسن ہے۔ اس لئے کہ ابوداؤد اور منذری نے اس میں کلام نہیں کیا اور حاکم نے کہا کہ یہ روایت صحیح ہے اور اس کے راوی بخاری کے راوی ہیں۔ (مرقاۃ)

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

عمر دین شعیب سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے نقل کیا کہ نبی ﷺ نے مکہ کے گلی کوچوں میں ایک منادی کو یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ ہر مسلمان ❶ پر مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام چھوٹا ہو یا بڑا صدقہ الفطر واجب ہے گندم کے دو مد یا سوائے ❷ اس کے یا ایک صاع طعام سے۔ (ترمذی)

۱۸۱۹- (۵) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُنَادِيًا فِي فَجَاجٍ مَكَّةَ أَلَّا إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ مَذَانٍ مِنْ قَمْحٍ أَوْ سَوَاهُ أَوْ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی

حدیث رقم ۶۷۴ والدارقطنی حدیث رقم ۱۴ من باب

زكاة الفطر)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہر مسلمان پر واجب ہے اس حدیث میں دلیل ہے کہ صدقہ فطر لازمی ہے مال دار اور مفلس دونوں پر نصاب کا مالک ہو یا نہ ہو البتہ جس کے پاس ایک دن رات کی خوراک سے زیادہ نہ ہو اس پر فرض نہیں ہے اہل حدیث اور شافعی کا یہی قول ہے اور

ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ صدقہ فطر اس پر واجب ہے جو نصاب کا مالک ہو۔ ملقطاً من الدرر وغیرہ۔ ❶ قولہ یا اس کے سوائے اس یعنی اس کو اختیار ہے چاہے تو صدقہ فطر گندم سے دو مدے اور چاہے اس کے سوائے کسی اور چیز سے پورا صاع دے جیسے جواد کجھور وغیرہ۔ (مرقاۃ)

۱۸۲۰- (۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ أَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَعِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعٌ مِّنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ صَاعٌ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى أَمَّا غَيْرُكُمْ فَيَزِيحُهُ اللَّهُ وَأَمَّا فَقِيرٌ كُمْ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهُ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ۱۶۱۹)

عبد اللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبد اللہ بن ابی صعیر سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک صاع برے ❶ یا فرمایا قمع سے ہر دو کی طرف سے چھوٹے ہوں یا بڑے آزاد ہوں یا غلام مرد ہوں یا عورت رہا غنی تمہارا تو اللہ تعالیٰ اس کو پاک کرتا ہے اور رہا تمہارا فقیر تو اللہ تعالیٰ اس کو اس سے زیادہ دیتا ہے جتنا اس نے دیا ہے۔“ (ابو داؤد) ❷

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قولہ برے سے فرمایا الخ اور بردوئوں کے معنی گندم کے ہیں اس میں راوی کو شک ہے کہ برکایا قمع کا لفظ فرمایا۔ (مرقاۃ) ❷ قولہ (ابو داؤد) الخ ابو داؤد کے نزدیک یہ روایت حسن ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

اس شخص کے بیان میں کہ جس کو زکوٰۃ لینا حلال نہیں

الفصل الأول (پہلی فصل)

۱۸۲۱- (۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَا كَلْتُهَا۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۲۰۵۵)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ ایک کجھور پر سے گذرے جو کہ راستہ میں پڑی تھی تو آپ نے فرمایا: ”اگر نہ میں ڈرتا کہ یہ کجھور زکوٰۃ کی ہو ❶ البتہ میں اس کو کھاتا۔“ (بخاری و مسلم)

ومسلم حدیث رقم (۱۶۴-۱۰۷۱) و ابو داؤد حدیث رقم ۱۶۵۲ واحمد فی المسند ۳/ ۲۹۱

فوائد الحدیث: ❶ البتہ میں اس کو کھاتا الخ معلوم ہوا کہ کوئی حقیر چیز اگر راہ میں پڑی ملے جس کے گرجانے سے مالک کو کچھ غم نہ ہو تو اس کا لینا اور کھانا درست ہے (تحفۃ الاخیار) اور ترقی کو چاہنے کے جس چیز میں شبہ ہو اس سے بچے۔ (مرقاۃ)

۱۸۲۲- (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فَمِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كَخْ كَخْ لِيَطْرَحَهَا ثُمَّ قَالَ أَمَّا شَعَرْتُ أَنَا لَأَنَا كُلَّ الصَّدَقَةِ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۲۰۵۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ زکوٰۃ کی کجھوروں سے ایک کجھور لی اور وہ اپنے منہ میں ڈالی نبی ﷺ نے فرمایا: ”دور کر دور کر تا کہ پھینک دیں اس کو پھر فرمایا: ”کیا تو جانتا نہیں ❶ کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔“

۱۴۹۱ و مسلم حدیث رقم (۱۶۱-۱۰۶۹) والدارمی (بخاری و مسلم)

حدیث رقم ۱۵۹۱ و احمد فی المسند ۲۰۰/۱

فوائد الحدیث: ❶ ہم صدقہ نہیں کھاتے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس سے بڑوں کو پचना واجب ہے اس سے چھوٹوں کو بھی پचना واجب ہے اور اس سے آپ پر اور آپ کی اولاد پر زکوٰۃ کی حرمت ثابت ہوئی اور وہ بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب ہیں۔ (نووی)

۱۸۲۳- (۳) وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَاتُ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِأَلِ مُحَمَّدٍ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۶۷-۱۰۷۲ و النسائی حدیث رقم ۲۶۰۹ و احمد فی المسند ۴/۱۶۶)

فوائد الحدیث: ❶ وہ آدمیوں کی میل ہے شاید یہ اس کی طرح سے ہے کہ روپے پیسہ ہاتھ کی میل ہے، بعض بنی ہاشم نے نبی ﷺ سے کہا کہ ہم کو بھی تحصیل زکوٰۃ کا حاکم کر کے بھیجئے تاکہ ہم کو بھی منافع ہو جیسے دوسرے کو ہوتا ہے تب نبی ﷺ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم میری برادری ہو تمہارے لیے لائق نہیں کہ لوگوں کا میل پیکل اور صدقہ لو اور یہ ان کی تسکین کے لیے فرمایا۔

۱۸۲۴- (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهْدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُّوْا وَلَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهِ فَأَكَلَ مَعَهُمْ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۲۵۷۶ و مسلم حدیث رقم ۱۷۵-۱۰۷۷ و الترمذی حدیث رقم ۶۵۶ و النسائی حدیث رقم ۲۶۱۳)

فوائد الحدیث: ❶ یہ پوچھنا آپ کا درع کی وجہ سے تھا اور جب تک کہ لوگوں کو خوب معلوم نہ تھا کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے اور اس سے اصل ماکل اور مشارب کا دریافت کرنا جائز ثابت ہوا۔ ❷ قولہ کہ یہ تحفہ ہے اس صدقہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مسکین کو صرف ثواب آخرت حاصل کرنے کے لئے کچھ دے اس میں دینے والے کی عزت پائی جاتی ہے اور لینے والے کی ذلت اس لئے صدقہ آپ پر حرام تھا اور ہدیہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو اس نیت سے کچھ دے کہ وہ مجھ سے خوش ہو جائے اور وہ میری عزت کرے تو اس میں لینے والے کی عزت پائی جاتی ہے اور ہدیہ کا عوض دینا بھی جائز ہے جیسے کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ کے عوض دیا کرتے تھے تو اس میں لینے والے پر کچھ احسان نہیں ہوتا بلکہ صرف آپس کی محبت حاصل کرنے کے لئے ہوتا ہے اور یہ اسی لیے آپ کو بھی جائز تھا۔ (مرقاۃ)

۱۸۲۵- (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سَنٍ أَحَدَى السَّنِ أَنْهَا عُنُقَتْ فَخَيْرَتْ فِي بَرِيرَةَ سَنَيْنِ سَيِّدَةٍ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سے روایت ہے کہ سیدہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے بارہ میں تین احکام تھے ایک حکم یہ کہ آزاد

رُوحِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَوْلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ
وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَرْمَةَ تَفَوَّرَ بِلَحْمٍ فَقَرَّبَ
إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأَذَمَ مِنْ أَدَمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرِ بَرْمَةً فِيهَا
لَحْمٌ قَالُوا بَلَى وَلَكِنْ ذَلِكَ لَحْمٌ تَصَدِّقُ بِهِ عَلَى
بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ
وَلَنَا هَدِيَّةٌ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم
۵۲۷۹ ومسلم حدیث رقم (۱۴ - ۱۵۰۴) والنسائی
حدیث رقم ۲۶۱۴ وابن ماجہ حدیث رقم ۲۰۷۶
والدارمی حدیث رقم ۲۲۸۹ والموطا ۲/ ۵۶۲ حدیث
رقم ۲۵ من کتاب الطلاق واحمد فی المسند ۱/

(۲۸۱)

فوائد الحديث: ۵ قولہ بریرہ کے اہل بیت کا نام ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو خرید کر آزاد کیا تھا (مرقاۃ)
اس حدیث میں تین مسائل کا ذکر ہے ایک یہ کہ صدقہ جس کو دینا تھا جب اس تک پہنچ گیا اور اس نے دوسرے کو ہدیہ دیا تو اب اس کی حرمت
جو سادات پر تھی وہ باقی نہ رہی دوسرا غلام کا مال اسی کا ہے جو آزاد کرے تیسرا الوئذی جب آزاد ہو تو اس کو اپنے خاوند کے پاس رہنے یا نہ رہنے
کا اختیار ہے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
ہدیہ قبول کرتے اور اس پر بدلہ دیتے تھے (بخاری)

۱۸۲۶ - (۶) وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُسَبُّ عَلَيْهَا - (رواه البخاری)
(البخاری حدیث رقم ۲۵۸۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”اگر میں کراع ۱ کی طرف بلایا جاؤں تو میں قبول کروں
اور اگر میری طرف ایک دستی تحفہ بھیجا جائے تو میں قبول
کروں۔“ (بخاری)

۱۸۲۷ - (۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَا جَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ
فِرَاعٌ لَقَبِلْتُ - (رواه البخاری) (البخاری حدیث
رقم ۲۵۶۷ واحمد فی المسند ۲/ ۴۲۴)

فوائد الحديث: ۵ کراع کی طرف یعنی بکری کی پنڈلی کی طرف۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعوت اور تحفہ میں تھوڑے بہت اور
اچھے برے کا خیال نہیں کرنا چاہئے بلکہ مسلمانوں کی خاطر داری ضروری ہے۔

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: ”وہ مسکین نہیں ہے کہ لوگوں پر پھرتا ہے اس کو ایک
لقمہ ملتا ہے یا دو لقمے اور ایک کھجور یا دو کھجوریں لیکن ۱

۱۸۲۸ - (۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ
الْمُسْكِينُ الَّذِي يَطْوِفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللَّقْمَةُ
وَاللَّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَكِنَّ الْمُسْكِينَ

مسکین وہ ہے کہ (وہ اتنا) مال نہیں پاتا، کہ اس کو بے پروا کرے اور معلوم نہیں کیا جاتا کہ وہ محتاج ہے کہ اس کو صدقہ دیا جائے اور نہ وہ کسی کے پاس مانگنے کے لئے جاتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

الَّذِي لَا يَجِدُ غَنًى يُغْنِيهِ وَلَا يَقْنُ بِهِ فَيَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ - (متفق عليه) (البخاری
حدیث رقم ۱۴۷۹ و مسلم حدیث رقم ۱۰۱-۱۰۳۹
وابوداؤد حدیث رقم ۱۶۳۱ والنسائی حدیث رقم ۲۵۷۱ والدارمی حدیث رقم ۱۶۱۵ والموطا حدیث
رقم ۷ من کتاب صفة النبی ﷺ واحمد فی المسند ۱/

(۳۸۴)

فوائد الحديث: ❶ لیکن مسکین وہ ہے کہ مال نہیں پاتا یا بہت سے اہل و عیال والے غریب مسلمان ایسے ہی ہیں کہ باوجود محنت و مشقت کے ان کو ضرورت کے موافق نہیں ملتا اور تنگ دست اور قرض دار رہتے ہیں ایسے لوگوں کو دینا اور ان کی دل جوئی کرنا اور مدد کرنا ہزار مسکین کے دینے سے بہتر ہے اور ہر مال دار کو اس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

الفصل الثانی (دوسری فصل)

بنی ہاشم کے غلاموں کو بھی صدقہ کا مال لینا حلال نہیں

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ ❶ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بنو مخزوم میں سے زکوٰۃ لینے کو بھیجا تو اس نے سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میرے ساتھ چلو تا کہ تم کو بھی زکوٰۃ میں سے کچھ مل جائے سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب تک میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت نہ کر لوں ساتھ نہیں جاؤں گا ابورافع رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں گئے اور آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ❷ اور تحقیق مولیٰ قوم کا اسی قوم ❸ میں سے ہے۔“ (ترمذی ابوداؤد و نسائی)

۱۸۲۹- (۹) عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ أَصْحَبْنِي كَمَا مَاتَصِبُ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتَّى آتِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاسْأَلُهُ فَأَنْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَجِلُّ لَنَا وَإِنْ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ (رواه الترمذی و ابو داؤد و النسائی)
(ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۵۰ و الترمذی حدیث رقم ۶۵۷ و النسائی حدیث رقم ۲۶۱۲ واحمد فی المسند ۱۰/۶)

حكم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ قولہ ابی رافع الخ یہ سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے اور آپ نے ان کو زکوٰۃ لینے سے منع فرمایا کہ جیسے ہم کو زکوٰۃ لینا درست نہیں ویسے ہی تجھے بھی درست نہیں۔ (مرقاۃ) ❷ اور تحقیق مولیٰ الخ معلوم ہوا کہ بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب کے غلاموں کو بھی زکوٰۃ کا مال لینا درست نہیں ہے خواہ ملوک ہوں خواہ آزاد۔ ❸ قولہ اسی قوم میں سے ہے الخ میرک شاہ نے کہا کہ اس روایت کو ترمذی نے صحیح کہا ہے اور احمد اور ابن حبان نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔ (مرقاۃ)

۱۸۳۰- (۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ سَيِّدُنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَايَتُ هَـ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

فرمایا: ”غنی کے لئے ① زکوٰۃ حلال ہے نہ صاحب ② قوت تندرست کے لئے۔“ (ترمذی، ابوداؤد و دارمی)

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ) - (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۳۴)

والترمذی حدیث رقم ۶۵۲ والداری حدیث رقم

۱۶۳۹ واحمد فی المسند ۲/ ۳۸۹

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ① غنی کے لئے کیونکہ غنی اپنے مال میں سے کھائے۔ علماء کا اختلاف ہے کہ کسی غنی کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس غنی کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں جس کے پاس نصاب ہو یعنی اتنا مال ہو جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ جس شخص کے پاس چالیس درہم ہوں اس کے لئے بھی زکوٰۃ لینا جائز ہے اور امام شافعی کے نزدیک جس شخص کا گذارہ نہیں چلتا اور ضروریات پوری نہیں ہوتیں تو اس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے اگرچہ اس کے پاس چالیس درہم سے بھی زیادہ مال ہو اور جس شخص کا گذارہ چلتا ہو تو اس کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں اگرچہ اس کے پاس تھوڑا سا مال ہو اور امام احمد کے اکثر شاگردوں نے ان سے یہ روایت کیا ہے کہ جس کے پاس پچاس درہم یا اس قدر سونا ہو تو اس کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں اور بعض نے اس سے یہ روایت کیا ہے کہ جو شخص کسب کرنے والا ہو اس کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔ (رحمۃ اللہ علیہ) ② اور نہ صاحب قوت الخ یعنی ہٹا کٹنا محنت مزدوری کر کے کھائے اور غنی کی مقدار کو ہم آئندہ باب میں بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ یعنی اس شخص کے لئے زکوٰۃ حلال نہیں کہ جس کے اعضاء سالم ہوں اور وہ قادر ہو اس قدر کماں پر کہ اس کو اور اس کے عیال کو کفایت کرے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے کہ جو شخص قوی ہو اور کسب پر قادر ہو اس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں اور احناف کے نزدیک جب وہ مالک نصاب نہ ہو تو اس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے اور انہوں نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے حالانکہ نسخ صرف احتمال سے ثابت نہیں ہو سکتا میرک شاہ نے کہا کہ ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ (مرقاۃ وغیرہ)

۱۸۳۱- (۱۱) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ) (النسائی حدیث رقم ۲۵۹۷ وابن

ماجد حدیث رقم ۱۸۳۹ واحمد فی المسند ۲/ ۱۶۴)

عبد اللہ بن عدی بن خیار سے روایت ہے کہ مجھے دو آدمیوں نے خبر دی کہ وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع ① میں مال زکوٰۃ تقسیم فرما رہے تھے تو ان دونوں نے آپ سے صدقہ مانگا تو آپ نے ہم میں نظر بلند کی اور پست کی اور آپ نے ہم کو قوی دیکھا تو آپ نے فرمایا: ”اگر تم ② چاہو تو میں تم کو دوں اور غنی کے لئے اس صدقہ میں حصہ ہے نہ قوی کے لئے جو کہ کسب کی قدرت رکھتا ہو۔“ (ابوداؤد و نسائی)

۱۸۳۲- (۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ إِنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَمَسَّاهُ مِنْهَا قَرْفَعَةً فَبِنَا النَّظَرَ وَخَفَضَهُ فَرَأَانَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ إِنْ شِئْتُمَا أَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيِّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ (ابوداؤد حدیث رقم

۱۶۳۳ والنسائی حدیث رقم ۲۵۹۸)

حکم الحدیث: اس کی سند قوی ہے۔

فوائد الحدیث: ① حجۃ الوداع رسول اللہ ﷺ کا وہ حج کہ جس میں آپ نے احکام بیان فرمائے اور لوگوں کو رخصت فرمایا کیونکہ آپ کی وفات کے دن قریب تھے۔ ② یعنی صدقہ کھانا تم پر حرام ہے اور اگر تم حرام ہی کھانا چاہو تو میں تم کو دے دوں گا یہ بطریق توبیخ آپ نے فرمایا اور علماء احناف نے یہ معنی کیا ہے کہ جو شخص کس پر قدرت رکھتا ہو اس کو لائق نہیں کہ زکوٰۃ لے کر اس ذلت پر راضی ہو۔

عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے بطریق ارسال روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”غنی کے لئے زکوٰۃ حلال نہیں مگر پانچ آدمیوں کے لئے ایک ② اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے لئے دوسرے ③ عامل زکوٰۃ کے لئے تیسرے ④ تاوان بھرنے والے کے لئے چوتھے اس کے لئے کہ جو زکوٰۃ کی چیز اپنے مال کے ساتھ خریدے ⑤ پانچویں اس کے لئے کہ اس کے پاس غریب ہمسایہ ہے پس فقیر کو زکوٰۃ دی گئی تو تحفہ بھیجا ⑥ فقیر نے غنی کے واسطے۔“ (مالک و ابو داؤد)

۱۸۳۳- (۱۳) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّي إِلَّا لِخَمْسَةِ لِعَاِزٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا أَوْ لِعَارِمٍ أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مَسْكِينٌ فَتُصَدِّقُ عَلَى الْمَسْكِينِ فَأَهْدَى الْمَسْكِينُ لِلْغَنِيِّ - (رواه مالك وأبو داؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ۱۶۳۵ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۸۴۱ والموطا حدیث رقم ۲۹ من کتاب

الزكاة واحمد في المسند ۳/ ۵۶)

فوائد الحدیث: ① مگر پانچ آدمیوں کے لئے یعنی یہ اگر غنی بھی ہوں تو ان کو زکوٰۃ لینا درست ہے۔

② ایک جہاد کرنے والے کے الخ یعنی جب اس کو سواری یا ہتھیار یا خرچ راہ کی ضرورت ہو۔ غازی اگر غنی ہو اس کو زکوٰۃ دینا امام شافعی کے نزدیک درست ہے اور علماء احناف کے نزدیک جب غازی غنی ہو تو اس کو زکوٰۃ دینا درست نہیں۔ (ح و ع)
③ دوسرے عامل زکوٰۃ کے لئے یعنی وہ اس میں اپنی محنت کے مطابق لے لے۔ ④ تیسرے تاوان بھرنے والے کے لئے یعنی جس کا مال اس تاوان کے ادا کرنے کو کافی نہ ہو تو اس کو تاوان ادا کرنے کے لئے صدقہ لینا درست ہے اگرچہ وہ مال دار ہو۔
⑤ کہ اپنے مال کے ساتھ زکوٰۃ کی چیز خریدے الخ یعنی کسی فقیر سے زکوٰۃ کا مال قیمت دے کر خرید لے۔
⑥ پس تحفہ بھیجا الخ مثلاً فقیر کو گوشت ملا اور اس نے وہ گوشت تحفہ کے طور پر کسی مال دار کو بھیجا تو مال دار کو اس کا کھانا درست ہے۔

۱۸۳۴- (۱۴) وَفِي رَوَايَةٍ لِسَابِيٍّ دَاوُدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَوْ ابْنِ السَّبِيلِ - (ابو داؤد حدیث رقم ۱۶۳۷)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔ دوسری سند سے موصول مروی ہے اور وہ سند صحیح ہے۔

سیدنا زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا میں نے آپ سے بیعت کی اور زیاد نے لمی حدیث ذکر کی (اس میں ہے کہ) نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا تو کہا مجھے زکوٰۃ میں سے دیجئے اس کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زکوٰۃ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کسی نبی کے حکم

۱۸۳۵- (۱۵) وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصَّدَائِي قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَايَعْتُهُ فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتَّى حَكَمَ فِيهَا هُوَ فَجَزَّاهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ

پراضی ہوا نہ غیر نبی کے یہاں تک کہ خود اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ میں ❶ حکم فرمایا پس زکوٰۃ کے آٹھ مصارف ❷ بیان کئے اگر تو ان آٹھ میں سے ہے تو میں تجھ کو دوں گا۔“ (ابوداؤد)

لَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتَكَ (رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۳۰ والدارقطنی حدیث رقم ۹ من باب الحدث علی اخراج الصدقة)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ زکوٰۃ میں یعنی اس کی تقسیم میں کہ اس کا کون مستحق ہے۔

❷ اللہ تعالیٰ نے ان مصارف کو سورۃ براءت کے آٹھویں رکوع میں خود بیان فرمایا ہے۔ اس طرح کہ یہ صدقات تو دراصل فقیروں اور مسکینوں کے لئے ہیں اور ان کے لئے جو صدقات کے کام پر مامور ہوں اور ان کے لئے جن کی تالیف قلب مطلوب ہو اور گردنوں کے چھڑانے میں اور قرض داروں کی مدد کرنے میں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور مسافر نوازی میں استعمال کرنے کے لئے ہیں (سورۃ توبہ آیت ۶۰)

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا تو ان کو اچھا لگا پھر اس شخص سے پوچھا کہ جس نے ان کو دودھ پلایا وہ کہاں سے آیا ہے؟ اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ وہ ایک پانی پر گیا تھا کہ (تحقیق اس کا نام لیا) اچانک وہاں کتنے اونٹ زکوٰۃ کے اونٹوں سے تھے اور اونٹوں والے اونٹوں کو پانی پلاتے تھے تو انہوں نے ان کا تھوڑا سا دودھ دوہا پھر میں نے اس کو اپنی مشک میں ڈال لیا یہ دودھ وہی ہے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اپنا اپنے منہ میں داخل کیا اور قے کر دی۔ (مالک، بیہقی فی شعب الایمان)

۱۸۳۶- (۱۶) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا فَأَعْجَبَهُ فَسَأَلَ الَّذِي سَقَاهُ مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ فَأُخْبِرَهُ أَنَّهُ وَرَدَ عَلَى مَاءٍ قَدْ سَمَاهُ فَأَذَانَعُمْ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُونَ فَحَلَبُوا مِنْ اللَّبَنِهَا فَجَعَلَتْهُ فِي سِقَائِي فَهُوَ هَذَا فَأَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَ (رواہ مالک و البیہقی فی شعب الایمان) (الموطا حدیث رقم ۳۱ من کتاب الزکاة و البیہقی فی شعب الایمان حدیث رقم ۵۷۷۱)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ وَمَنْ تَحِلُّ لَهُ

جن لوگوں کو سوال کرنا جائز ہے اور جن کو جائز نہیں ان کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ضامن ❶ ہوا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اس حال میں کہ میں ان سے سوال کرتا تھا اس (تاوان) کے ادا کرنے کے لئے تو

۱۸۳۷- (۱) عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حِمَالَةً فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ ائْتِ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ

الْمُسْنَلَةُ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدٍ ثَلَاثَةِ رَجُلٍ تَحْمِلُ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمُسْنَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمِسَّكَ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَانِحَةٌ اجْتَا حَتَّى مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمُسْنَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَلِ مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فَلَانًا فَاقَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمُسْنَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمُسْنَلَةِ يَأْتِي صُحُفٌ سَحَتْ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْبًا۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۰۹-۱۰۴۴) و ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۴۰ والنسائی حدیث رقم ۲۵۸۰ والدارمی حدیث رقم ۱۶۷۸ واحمد فی المسند ۳/ ۴۷۷)

آپ نے فرمایا: ”مٹھرا رہے یہاں تک کہ ہمارے پاس زکوٰۃ آئے، ہم اس میں سے تمہیں دلوادیں گے۔“ پھر فرمایا: اے قبضہ! سوال درست نہیں مگر تین آدمیوں میں سے ایک کے لیے ایک تو وہ شخص کہ جو ضامن ہوا تو اس کے لئے درست ہے سوال یہاں تک کہ اس ضمانت کو پہنچے ❷ پھر سوال کرنے سے بند رہے اور دوسرا وہ شخص ہے کہ اس کو آفت ❸ پہنچی کہ اس نے اس کا مال ہلاک کر دیا تو اس کو سوال درست ہے یہاں تک کہ وہ اس قدر کو پہنچے کہ اس سے اس کی ضرورت پوری ہو جائے یا فرمایا جگہ کی کو دفع کرے اور تیسرا شخص وہ ہے کہ اس کو سخت حاجت پہنچے یہاں تک کہ تین آدمی اس کی قوم سے صاحب عقل کھڑے ہوں ❹ اور وہ کہنے والے ہوں (یعنی گواہی دیں) کہ فلاں کو سخت حاجت پہنچی تو اس کو سوال درست ہے یہاں تک کہ اس قدر کو پہنچے کہ جس سے اس کی ضرورت پوری ہو جائے یا فرمایا جگہ کی کو دفع کرے تو اسے قبضہ! ان تین صورتوں کے سوا سوال کرنا حرام ہے اس کا صاحب حرام کھاتا ہے۔“ (مسلم)

فوائد الحديث: ❶ ضامن ہونا یہ ہے کہ اپنے پر غیر کا بوجھ ڈالے اس طرح کہ جیسے دو آدمیوں کے باعث قرض کی بابت جھگڑا ہوا خون بہا کی بابت یا جرمانہ کی بابت اور تیسرا آدمی ان دونوں میں صلح کر دے اور مال کو اپنے لئے اس قدر لے تو اس کو سوال کرنا درست ہے عرب میں اس طرح کی ذمہ داری کا بہت رواج تھا۔ (تختہ الاختیار) ❷ یعنی اتنا مال حاصل کر لے کہ جس مال سے ضمانت ادا کرے۔ ❸ اس کو آفت پہنچی مراد مال کا برباد ہونا ہے جیسے آگ کا جلانا یا غرق ہونا یا لٹ جانا۔ ❹ فاقہ کی گواہی میں جو تین آدمیوں کی شرط لگائی تو با احتیاط اور احتیاج کے لئے ورنہ یہ شرط ضروری نہیں کہ فاقہ والے کو گواہی کے بغیر سوال کرنا درست نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوال اصل میں حرام ہے لیکن ان تین صورتوں میں مانگنا درست ہے ان کے سوا کسی طرح کا سوال درست نہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص لوگوں سے ان کے اموال اس لئے مانگتا ہے کہ اپنا مال ❶ بڑھائے تو وہ آگ کا انگارہ مانگتا ہے اب اس کو چاہئے (اس کی مرضی ہے) کہ کم مانگے یا بہت مانگے۔“ (مسلم)

۱۸۳۸- (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكْفُرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيُسْقِلْ أَوْ لِيُسْتَكْثِرْ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۰۵-۱۰۴۱) وابن ماجہ حدیث رقم

فوائد الحديث: ❶ اپنا مال بڑھائے الخ فاقہ میں سوال کرنا درست ہے مال جمع کرنے کے لئے درست نہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آدمی ہمیشہ لوگوں سے مانگتا رہتا ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت نہیں ❶ ہوگا۔“ (بخاری و مسلم)

۱۸۳۹- (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مَرْعَةٌ لَحْمٌ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۴۷۴ و مسلم حدیث رقم (۱۰۴-۱۰۴۰) والنسائی حدیث رقم ۲۵۸۵)

واحمد فی المسند ۱۵/۲

فوائد الحديث: ❷ یعنی لوگوں سے سوال کرنے والا قیامت کے دن نہایت ذلیل ہوگا یا حقیقتہً اس کا یہی حال ہوگا کہ اس کے چہرہ پر اصلاً گوشت نہ ہوگا سوال کرنے کی یہ سزا ہوگی یا لوگوں کے نشانہ کرنے کے لیے کہ لوگ پہچانیں کہ یہ وہ شخص ہے جو دنیا میں لوگوں سے سوال کرتا تھا اس سے وہ بہت شرمندہ اور ذلیل ہوگا اس نے اپنے نفس کو دنیا میں سوال کرنے کے ساتھ ذلیل کر ڈالا تھا اور اپنی آبرو کو کھودیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو آخرت میں ذلیل کیا اور اس کی عزت اور آبرو کو ہودی اور آخرت کی بے عزتی بہت بڑا عذاب ہے اس زمانہ کے لوگوں نے کسب حلال چھوڑ کر سوال کرنا پیش بنالیا ہے اور آخرت کی بے عزتی اور رسوائی کا کچھ خیال نہیں کرتے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ ”اللهم کما اصنعت وجهی عن سجود غیبرک“ یا الہی! جیسا کہ تو نے میرے چہرہ کو غیر اللہ کے آگے سجدہ کرنے سے بچایا ہے ویسے ہی میرے چہرہ کو غیر اللہ سے سوال کرنے سے بچا۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مانگنے میں مبالغہ نہ کرو اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی مجھ سے کچھ نہیں مانگتا تو اس کے لیے کچھ نکالے اس کا مجھ سے سوال کرنا اس حال میں کہ میں اس چیز کے دینے کو مکروہ جانتا ہوں پھر ❷ برکت دی جائے اس کے لیے اس چیز میں کہ میں نے اسے دی ہے۔“ (مسلم)

۱۸۴۰- (۴) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُلْحِقُوا فِي الْمَسْئَلَةِ قَوْلَ اللَّهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْئَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ تَكَارُهُ فَيَسْأَلُكَ لَهُ فِيمَا أُعْطِيتُهُ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم (۹۹-۱۰۳۸) والنسائی حدیث رقم ۲۵۹۳ والدارمی حدیث رقم ۱۶۴۴ واحمد فی المسند ۹۸/۴)

فوائد الحديث: ❸ پھر برکت دی جائے الخ یعنی جو چہٹ کر سوال کر کے مجھ سے کچھ حاصل کر لے گا تو وہ مال بے برکت ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہے خصوصاً چہٹ کر مانگنا سخت حرام ہے۔

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”البتہ یہ کہ تمہارا ایک اپنی رسی لے پھر ایک لکڑیوں کی گٹھی لائے اپنی پیٹھ پر اس کو بیچے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی آبرورکھے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگے وہ اس کو دیں یا نہ دیں۔“ (بخاری)

۱۸۴۱- (۵) وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَنِّي بَأْخَذُ أَحَدَكُمْ حَبْلَهُ فَيَأْتِي بِحِزْمَةٍ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَقِيْعَهَا فَيَكْفُ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۱۴۷۱ والنسائی حدیث رقم ۲۵۸۴ وابن ماجہ حدیث رقم

(۱۸۳۶)

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو آپ نے مجھ کو دیا، پھر مانگا تو مجھے دیا، پھر مجھے فرمایا: ”اے حکیم! یہ مال سبز شیریں ہے پس تو جو کوئی اس کو نفس کی بے پروائی کے ساتھ لے اس کے لئے اس میں برکت دی جاتی ہے اور جو کوئی نفس کے طمع کے ساتھ لے تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں ❶ کی جاتی اور وہ اس شخص کی مانند ہوتا ہے کہ کھاتا ہے اور پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے“ ❷ حکیم نے کہا پس میں نے کہا اے اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! اب میں کسی کے مال میں سے کچھ کم نہ کروں گا ❸ یہاں تک کہ میں دنیا سے چلا جاؤں۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۴۲- (۶) عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصِرٌ حُلُوٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرِزُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أَقَارِقَ الدُّنْيَا۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۴۷۲ و مسلم حدیث رقم ۵۶-۱۰۳۵) والترمذی حدیث رقم ۲۴۶۳ والنسائی حدیث رقم ۲۶۰۱ والدارمی حدیث رقم ۱۴۷۲ واحمد فی المسند ۳/ ۴۳۴)

فوائد الحديث: ❶ برکت نہیں کی جاتی اگر یعنی نجی اور قناعت والے کے مال میں اللہ تعالیٰ برکت دیتا ہے کہ وہ آسودہ آسودہ رہتا ہے اور حرص والے کے مال میں برکت نہیں ہوتی یعنی کتنا ہی اس کو ملے اس کا پیٹ نہیں بھرتا جیسے جوع القلب کی بیماری والا کتنا ہی کھائے اس کو آسودگی نہیں ملتی۔ اس چیز میں کہ دی ہے اگر غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جو کوئی کسی سے کچھ مال حاصل کرے اور لینے والا جانتا ہو کہ دینے والے نے جو مجھ کو یہ چیز دی تو صرف میری یا مجلس والوں کی شرم کی وجہ سے دی ہے اور جو کوئی اس پر باعث نہ تھا تو لینے والے پر اجماع کے ساتھ یہ حرام ہے وہ مال دینے والے یا اس کے وارثوں کو واپس دے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ علماء نے ضرورت کے بغیر سوال کرنے کی ممانعت پر اتفاق کیا ہے اور علماء شافعیہ نے اس شخص کے حق میں اختلاف کیا ہے جو کسب حلال پر قدرت رکھتا ہو لیکن فی الحال اس کے پاس کچھ نہ ہو تو صحیح قول یہی ہے کہ اس شخص پر بھی سوال کرنا حرام ہے اس لئے کہ احادیث کے ظاہر سے یہی معلوم ہوتا ہے۔

❷ یعنی دینے والا جو ہاتھ اٹھا کر دیتا ہے مانگنے والے سے افضل ہے جو ہاتھ پھیلا کر مانگتا اور لیتا ہے۔

❸ کم نہ کروں گا اگرچہ نچا حکیم نے اپنا حصہ بیت المال میں سے بھی کبھی نہ لیا سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی خلافت میں ان کو بلا کر دیتے تھے اور یہ نہ لیتے تھے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا جب کہ وہ منبر پر تھے آپ صدقہ کا ذکر کرتے تھے اور سوال سے بچنے کا اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے اور اونچا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچا ہاتھ مانگنے والا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۸۴۳- (۷) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالْتَعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۴۲۹ و مسلم حدیث

رقم (۹۴-۱۰۳۳) و ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۴۸

والنسائی حدیث رقم ۲۵۳۳ والموطا حدیث رقم ۸

من کتاب الصدقة واحمد فی المسند ۶۷/۲

۱۸۴۴- (۸) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ إِنَّ
أُنَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ
ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى نَفَذَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا يَكُونُ
عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَذْجِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعِفَّ
يُعِفَّهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصْبِرْهُ
اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ
الصَّبْرِ- (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۴۶۹

ومسلم حدیث رقم (۱۲۴-۱۰۵۳) و ابوداؤد حدیث

رقم ۱۶۴۴ والترمذی حدیث رقم ۲۰۲۴ والنسائی

حدیث حدیث ۲۵۸۸ والدارمی حدیث رقم ۱۶۴۶

والموطا حدیث رقم ۷ من کتاب الصدقة واحمد فی

المسند ۱۲/۳

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق انصار میں
سے کتنے آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ سے مانگا آپ نے ان
کو دیا پھر انہوں نے آپ سے مانگا تو آپ نے ان کو دیا
یہاں تک جو آپ کے پاس تھا ختم ہو چکا تو فرمایا: ”جو چیز
میرے پاس تھی ختم ہو گئی میں ہرگز اس کو تم سے ذخیرہ نہ کروں
گا اور جو شخص ❶ سوال کرنے سے بچے تو اللہ تعالیٰ اس کو بچاتا
ہے اور جو بے پروائی ظاہر کرتا ہے اللہ اس کو بے پرواہ کرتا ہے
اور جو صبر چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کو صبر دیتا ہے اور کوئی شخص
بخشش نہیں دیا گیا کہ وہ بہتر ہو اور فراخ تر ہو صبر سے۔“
(بخاری و مسلم)

فوائد الحديث: ❶ اور جو شخص الخ یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی اصل ہے معلوم ہوا کہ آدمی کی خود بدنامی ممکن ہے لیکن بد خو
جھوٹے میں محنت اور ریاضت کرنا پڑتی ہے اور نیک خوعات ہو جاتی ہے پھر محنت اور تکلف اور بناوٹ کی کچھ حاجت نہیں رہتی بعض لوگ جو
کہتے ہیں کہ آدمی کی خوشی بدلتی تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ بات غلط ہے اگر خود بدنامی ممکن نہ ہوتا تو انبیاء علیہم السلام کا آنا اور ان کی تعلیم بے
فائدہ ہو جاتی جانوروں کی تعلیم اور محنت سے بدل جاتی ہے جیسے باز اور شکاری کتے کی تو پھر بھلا آدمی کی کیوں کرنے بدلے ہاں یہ ضرور ہے
کہ محنت کے بغیر کچھ نہیں ہوتا جو بد خو بدلنے کا طریقہ معلوم کرنا چاہے تو وہ احیاء العلوم اور کیسے سعادت کو دیکھے۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ مجھے کچھ
دینا چاہتے تو میں کہتا مجھ سے زیادہ جو شخص محتاج ہو اس کو
دیجئے آپ فرماتے ”اس کو لے لو اور اس کو اپنے مال میں
داخل کر اور اس کو صدقہ کر تو جو چیز کہ تیرے پاس مال سے
آئے اور تو طمع نہ کرنے والا ہو اور نہ مانگنے والا ہو تو اس کو لے
اور جو چیز کہ اس طرح نہ ہو پس اس کے پیچھے ❶ اپنے نفس کو
نہ لگا۔“ (بخاری و مسلم)

۱۸۴۵- (۹) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرًا إِلَيْهِ
مِنِّي فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ
هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ
وَمَا لَا فَلَا تَتَّبِعْهُ نَفْسَكَ (متفق عليه) (البخاری حدیث

رقم ۱۴۷۳ و مسلم حدیث رقم ۱۱۰-۱۰۴۵ و

النسائی حدیث رقم ۲۶۰۸ واحمد فی المسند ۱۷/۱)

فوائد الحديث: ❶ پیچھے یعنی جو مال بغیر توقع اور بغیر حرص اور سوال کے ملے وہ حلال ہے اور اگر زبان سے ظاہر سوال کیا یا دل میں امیر رکھی اور اس کی طرف خیال لگا کر باطنی سوال کیا تو وہ حلال طیب نہیں ہے۔ (تحفۃ لا خیار)

الفصل الثانی (دوسری فصل)

سیدنا سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سوال کرنا ایک زخم ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی اپنے چہرہ کو زخمی کرتا ہے تو جو شخص باقی رکھنا چاہے اپنے چہرہ پر تو وہ ❶ باقی رکھے اور جو شخص باقی نہ رکھنا چاہے تو وہ باقی نہ رکھے مگر یہ کہ آدمی حاکم سے سوال کرے ❷ یا اس امر میں سوال کرے کہ اس کو ضرورت ❸ ہے۔“ (ابوداؤد ترمذی نسائی)

۱۸۴۶- (۱۰) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلُ كُدُوحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ أَبْقَى عَلَى وَجْهِهِ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ فِي أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بَدَأً۔ (رواه ابو داؤد والترمذی والنسائی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۳۹ والترمذی حدیث رقم ۶۸۱ والنسائی حدیث رقم ۲۵۹۹ واحمد

فی المسند ۲۲/۵)

حکم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ اپنے چہرہ پر باقی رکھے اس یعنی آبرو حیاء کرنے سوال کرنے کے لیے اور سوال کے ترک کرنے کے لیے۔

❷ مگر یہ کہ آدمی حاکم سے سوال کرے اس یعنی جس کے تصرف میں بیت المال ہو تو اس سے اپنا حق طلب کرے۔

❸ کہ اس کو ضرورت ہے اس طرح ضروری سوالوں کا ذکر پہلے ایک حدیث میں گزر چکا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص کہ لوگوں سے مانگے اور اس کے لیے وہ چیز ہو کہ وہ اس کو غنی کرے وہ قیامت کے دن آئے گا اور اس کا سوال اس کے چہرہ پر خموش ❶ یا خندوش یا کدوح ہوگا“ کہا گیا اے اللہ کے رسول! اس کو کیا چیز غنی کرتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ”پچاس ❷ درہم یا ان کی قیمت سونے سے۔“ (ابوداؤد ترمذی و نسائی وابن ماجہ و دارمی)

۱۸۴۷- (۱۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْأَلُهُ فِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ أَوْ خَدُوشٌ أَوْ كُدُوحٌ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ (رواه ابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ والدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۲۶ والترمذی حدیث رقم ۶۵۰ والنسائی حدیث رقم ۲۵۹۲ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۸۴۰ والدارمی حدیث رقم

(۱۶۴۰)

حکم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ خموش ہوگا یا خدوش ہوگا یا کدوح ہوگا اس عبارت میں راوی کو شک ہے کہ ان تین جملوں میں سے کون سا جملہ

فرمایا اور یہ تینوں جملے قریب المعنی ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ سوال چھلے ہوئے کا نشان بن کر آئے گا۔ ❷ قولہ پچاس درہم الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص پچاس درہم یا اتنی قیمت کا مالک ہو جائے تو وہ غنی ہے اور اس پر سوال کرنا حرام ہے اور اس کو صدقہ لینا ناجائز ہے اور یہی مذہب نوری ابن البارک احمد اسحاق رحمہ اللہ اور اہل علم سے ایک جماعت کا ہے۔ (نیل الاوطار)

۱۸۴۸- (۱۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ قَالَ النَّفِيلِيُّ وَهُوَ أَحَدُ رُؤَاتِهِ فِي مَوْضِعٍ آخَرٍ وَمَا الْغِنَى الَّذِي لَا تَنْبَغِي مَعَهُ الْمُسْأَلَةُ قَالَ قَدَرُ مَا يَغْدِيهِ وَيُعْشِيهِ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ أَنْ يَكُونَ لَهُ شَبْعٌ يَوْمَ أَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمَ (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۲۹ واحمد فی المسند ۱۸۰/۴)

سیدنا سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مانگے اور اس کے پاس اس قدر ہو کہ اس کو غنی کرے تو سوائے اس کے نہیں کہ وہ بہت آگ طلب کرتا ہے“ نفیلی ❶ نے کہا، وہ اس حدیث کے راویوں میں سے ہے اور جگہ میں ❷ ہے کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا غنا کی حد کیا ہے کہ اس کے ساتھ مانگنا نہ چاہئے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”رات اور دن کو پیٹ بھر کھانے کے بقدر“ اور نفیلی نے اور جگہ میں کہا کہ اس کے لیے، بقدر پیٹ بھرے ہوئے دن کے یا رات ❸ دن کے۔“ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نفیلی نے الخ ان کا نام عبد اللہ بن محمد ہے یہ ابوداؤد کے استاد ہیں، مطلب یہ ہے کہ نفیلی نے کسی اور روایت میں یہ الفاظ بھی ذکر کئے ہیں وما الغنی سے لے کر بعثتہ تک یعنی کسی نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کیا کہ اس غنا کی کیا حد ہے جس میں سوال کرنا جائز نہیں تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ وہ غنا صبح و شام کا کھانا ہے۔ (مرقاۃ) ❷ اور جگہ میں یعنی دوسری روایت میں۔ ❸ یارات اور دن کی الخ یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ دن فرمایا یا رات دن۔

۱۸۴۹- (۱۳) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أَوْقِيَّةٌ أَوْ عَدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ الْخَافَا (رواه مالك و ابو داؤد والنسائي) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۲۷ والنسائی حدیث رقم ۲۵۹۶ واحمد فی المسند ۴۳۰/۵)

عطاء بن یسار بنو اسد کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص تم میں سے مانگے اور اس کے لیے چالیس درہم ❶ یا ان کے برابر ہوں تو اس نے تحقیق بطریق الحاح کے سوال کیا۔“ (مالک و ابوداؤد و نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یا چالیس درہم کے برابر الخ یعنی اتنی قیمت کی کوئی چیز حجۃ اللہ میں ہے وہ تو غری جو مانع ہے سوال کرنے سے اس کی مقدار چالیس درہم یا پچاس درہم ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ جس کے پاس صبح و شام کا کھانا ہو وہ غنی ہے ان تمام احادیث میں کوئی متعارض نہیں کیونکہ لوگوں کا حال کچھ مختلف ہے اور ہر ایک کا ایک پیشہ ہے جس کو وہ نہیں چھوڑ سکتا تو جو حرفت والا ہو وہ جب تک اپنے حرفہ کے حالات نہ پائے تو معذور ہے لہذا اس کو سوال کرنا درست ہے اور جو کاشت کار ہو تو جب تک وہ کھیتی کا سامان نہ پائے تو معذور ہے اور جو سوداگر ہو تو

جب تک وہ بچہ نہ پائے تو معذور ہے اور جو سپاہی ہو تو اس کا پیانا یہ ہے کہ اس کے پاس چالیس یا پچاس درہم ہوں اور جو وزانہ کا مزدور ہو جیسے پانڈی یا کلڑیاں بیچنے والا تو اس کا پیانا یہ ہے کہ ایک دن کا کھانا اس کے پاس ہو۔ (حجۃ اللہ الباقہ)

سیدنا حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”غنی کے لیے مانگنا حلال ہے اور نہ صاحب قوت تندرست اعضاء کے لیے لیکن فقیر کے لیے حلال ہے کہ اس کو زمین ① میں ڈالایا قرض رکھتا ہو اور جو کوئی لوگوں سے مانگے تاکہ مانگ کر مال کو بڑھائے تو اس کے چہرہ پر زخم کا سوال قیامت کے دن ہوگا اور دوزخ میں گرم پتھر کھائے گا“ تو جو کوئی چاہے کم سوال کرے اور جو کوئی چاہے زیادہ کرے۔“ (ترمذی)

۱۸۵۰- (۱۴) وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِعَنِي وَلَا لِيذِي مِرَّةً سَوِيًّا إِلَّا لِيذِي فَقْرٍ مُدْفِعٍ أَوْ غَرْمٍ مُقْطِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثَرِّيَ بِهِ مَالَهُ تَكَانَ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْثِرْ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۶۵۳)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ① یہ کہنا یہ ہے نہایت تنگ دستی سے یعنی ایسا محتاج ہے کہ حاجت نے اس کو خاک میں ملا دیا ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا وہ کچھ مانگتا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تیرے گھر میں کچھ نہیں؟“ کہا ہاں ایک موٹی چادر ہے اس میں سے کچھ اوڑھتا ہوں اور کچھ اس میں سے بچھاتا ہوں اور ایک پیالہ ہے اس میں پانی پیتا ہوں آپ نے فرمایا: ”ان دونوں کو لے آ“ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان دونوں کو لایا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا: ”ان دونوں کو کون خریدتا ہے؟“ ایک شخص نے کہا میں ان دونوں کو خریدتا ہوں ایک درہم میں آپ نے فرمایا: ”درہم سے کون زیادہ ① دیتا ہے؟“ دوبار یا تین بار آپ نے فرمایا ایک شخص نے کہا میں ان کو دو درہم میں لیتا ہوں تو آپ نے وہ دونوں اس شخص کو دیئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں درہم لیے پھر وہ دونوں انصاری کو دیئے اور فرمایا: ”ان میں سے ایک کے ساتھ طعام خرید اور اس کو اپنے اہل کے سپرد کر اور دوسرے کے ساتھ خرید کر تیشہ پھر اس کو میرے پاس لے آ“ تو وہ آپ

۱۸۵۱- (۱۵) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْأَلُهُ فَقَالَ أَمَا فِي بَيْتِكَ شَيْءٌ فَقَالَ بَلَى جِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضُهُ وَنَبْسُطُ بَعْضُهُ وَقَعْبٌ تَشْرَبُ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ قَالَ أَتَيْنِي بِهِمَا فَاتَاهُ بِهِمَا فَأَخَذَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ وَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هَذَيْنِ قَالَ رَجُلٌ أَنَا أَخُذُهُمَا بِدَرَاهِمٍ قَالَ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دَرَاهِمٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ رَجُلٌ أَنَا أَخُذُهُمَا بِدَرَاهِمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ فَأَخَذَ الدَّرَاهِمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا الْأَنْصَارِيَّ وَقَالَ اشْتَرِ بِأَحَدِهِمَا طَعَامًا فَأَبْذُهُ إِلَى أَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْآخَرِ قَدُومًا فَأَتِنِي بِهِ فَاتَاهُ بِهِ فَشَدَفِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَوْدًا بِبِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاحْتَطَبْ وَبِعْ وَلَا أَرَيْتَكَ خُمُوشَةً عَشْرِيومًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطَبُ وَيَبِيعُ فَجَاءَهُ وَقَدْ أَصَابَ عَشْرَةَ دَرَاهِمٍ فَاشْتَرَى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ

کے پاس تیش لایا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس میں اپنے ہاتھ سے ایک مضبوط لکڑی کا دستہ اس میں ڈال دیا پھر فرمایا: ”جا“ اور لکڑیوں کو جمع کر اور بیچ اور میں پندرہ دن تک تجھ کو نہ دیکھوں، چنانچہ وہ شخص گیا لکڑیاں جمع کرتا تھا اور بیچتا تھا پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آیا جبکہ وہ دس درہم کو پہنچا ان میں سے کچھ کا کپڑا خریدا اور کچھ سے غلہ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تیرے لئے بہتر ہے اس سے کہ تو مانگتا پھرے اور قیامت کے دن تیرے چہرہ پر سوال کا برادارغ ہو، تحقیق تین آدمیوں کے علاوہ مانگنا لائق نہیں ہے۔ صاحب احتیاج کے لئے کہ زمین میں ڈال رکھا ہو یا قرض دار کے لئے کہ بھاری قرض ہو یا صاحب خون کیلئے کہ درد پہنچائے (ابوداؤد) اور ابن ماجہ نے نقل کیا قول یوم القیمۃ تک۔

أَنْ تَجِيءَ الْمَسْأَلَةَ نُكْتَةً فِي وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لثَلَاثَةٍ لِّدِي فَقَرٍ مُدْفِعٌ أَوْ لِدِي غُرْمٌ مُفْطِطٌ أَوْ لِدِي دَمٌ مُوَجِعٌ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۴۱ وابن ماجہ حدیث رقم ۲۱۹۸ واحمد فی المسند ۱۱۴/۳)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۱۔ کون زیادہ دیتا ہے اگر یہی نیلام ہے یعنی بیع من یزید اس کو ہراج بتی کہتے ہیں۔ قولہ بطریق الحاح کے الخ یعنی زیادتی کی مانگتے ہیں جو کہ برا اور ممنوع ہے چنانچہ قرآن شریف میں فقرا کی مدد میں فرمایا ہے لَا یَسْأَلُونَ النَّاسَ الْحَافَا یعنی لوگوں سے بطریق الحاح کے نہیں مانگتے ہیں۔ ۲۔ یعنی جنگل میں۔ ۳۔ یعنی کسی کا خون کیا اور مقتول کے وارث دیت پر راضی ہو گئے لیکن اس کے پاس روپیہ نہیں ہے اب مقتول کے وارث اس کو مجبور کر رہے ہیں تو اس کو سوال کرنا درست ہے تاکہ روپیہ جمع کر کے دیت ادا کرے۔ اسی طرح سخت قرض داری سے یہ مراد ہے کہ قرضہ اس کے مال سے زیادہ ہو اگر قرضہ مال کے برابر ہو تو وہ سخت نہیں ہے مال کو بیچ کر قرض ادا کرے اسی طرح انتہا کی محتاجی یہ ہے کہ ایک رات دن کا کھانا اس کے پاس موجود نہ ہو۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو فاقہ پہنچا پھر اس کو لوگوں پر ظاہر کیا اس کی حاجت روائی نہیں کی جائے گی اور جس نے اس کو عرض کیا اللہ تعالیٰ سے تو اللہ تعالیٰ اس کو جلدی فائدہ پہنچائے گا اور کفایت کو یا بسبب جلدی مرنے کے یا دولت مندی دیر کے۔“ (ابوداؤد و ترمذی)

۱۸۵۲- (۱۶) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدِّدْ فَاقَتَهُ وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللَّهِ أَوْشَكَ اللَّهُ لَهُ بِالْغِنَاءِ إِنَّمَا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ أَوْ غِنًى آجِلٍ (رواه ابوداؤد و الترمذی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۴۵ و الترمذی حدیث رقم ۲۳۲۶ واحمد فی المسند ۴۰۷/۱)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

ابن فراسی سے روایت ہے کہ تحقیق فراسی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا 'اے اللہ کے رسول! میں سوال کرتا ہوں تو نبی ﷺ نے فرمایا: "نہ مانگ اگر تو نے ضرور ❶ مانگنا ہو تو نیک لوگوں سے مانگ۔" (ابوداؤد و نسائی)

۱۸۵۳- (۱۷) عَنْ ابْنِ الْفَرَّاسِيِّ أَنَّ الْفَرَّاسِيَّ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا وَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَنَسَلِ الصَّالِحِينَ (رواه ابو داؤد والنسائی) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۲۶ و احمد فی ۱۶۴۵ و الترمذی حدیث رقم ۲۳۲۶ و احمد فی

المسند ۴۰۷/۱)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور اگر ہو تو ضرور مانگنے والا الخ یعنی اگر کسی ضروری حاجت کے لئے سوال کرنے کی نوبت آئے تو نیک لوگوں سے مانگ کیونکہ ان کا مال حلال ہوتا ہے اور وہ مخلوق پر برد بار اور مہربان ہوتے ہیں اور پردہ دری نہیں کرتے۔

سیدنا ابن ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ لینے پر مقرر کیا تو جب میں اس سے فارغ ہوا اور میں نے عمر رضی اللہ عنہ کی طرف زکوٰۃ پہنچائی تو انہوں نے میرے لیے زکوٰۃ کی مزدوری کے ساتھ حکم کیا میں نے کہا نہیں میں نے یہ عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیا ہے اور میرا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو وہ چیز لے کہ دیا گیا تو تحقیق میں نے عمل کیا رسول اللہ ﷺ کے دور میں تو آپ نے مجھے مزدوری دی میں نے بھی تیری طرح کہا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو فرمایا: "جس وقت کہ تو کچھ مانگنے کے بغیر دیا جائے تو کھا اور صدقہ کر۔" (ابوداؤد) ❶

۱۸۵۴- (۱۸) وَعَنْ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِي بِعَمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلَّهِ وَاجَرِي عَلَى اللَّهِ قَالَ خُذْ مَا أُعْطِيتْ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَعَمَلْنِي فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُعْطِيتْ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَهُ فُكُلٌ وَتَصَدَّقَ (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۴۷)

فوائد الحدیث: ❶ اور صدقہ کراخ یعنی جو کچھ تیری حاجت سے بچ رہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرفہ کے دن ایک شخص کو سنا کہ وہ لوگوں سے مانگتا ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا کیا اس دن میں اور اس مکان میں تو غیر اللہ سے مانگتا ہے؟ تو انہوں نے اس کو درہ کے ساتھ مارا۔ (رزین)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا لوگو! تحقیق طمع محتاجی ہے اور تحقیق ناامید ❶ ہونا ہے پروائی ہے اور تحقیق

۱۸۵۵- (۱۹) وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلًا يَسْأَلُ النَّاسَ فَقَالَ أَفِي هَذَا الْيَوْمِ وَفِي هَذَا الْمَكَانِ تَسْأَلُ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ فَحَقَّقَهُ بِالذَّرَةِ (رواه رزین)

۱۸۵۶- (۲۰) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعْلَمُونَ أَيُّهَا النَّاسُ أَنَّ الطَّمَعَ فَقَرَوَ أَنَّ الْإِيَّاسَ غَنَى وَأَنَّ الْمَرْءَ إِذَا بَسَسَ

عَنْ شَيْءٍ اسْتَغْنَى عَنْهُ۔ (رواہ رزین)

جب آدمی کسی چیز سے ناامید ہوتا ہے تو وہ اس سے بے پروا ہو جاتا ہے۔ (رزین)

فوائد الحديث: ❶ ناامید ہونا یا یعنی اس چیز سے جو لوگوں کے پاس رہے۔

۱۸۵۷- (۲۱) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفُلُ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَاتَّكِفُلْ لَهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ أَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا (رواہ ابو داؤد والنسائی)
(ابو داؤد حدیث رقم ۱۶۴۳ و احمد فی المسند ۵/۲۷۵)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص میرے ساتھ عہد کرے کہ وہ آدمیوں سے کچھ نہ مانگے تو اس کے لئے میں جنت کا ضامن ہوں“ تو سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا میں عہد کرتا ہوں کہ میں کسی سے نہ مانگوں گا“ اور ❶ وہ (ثوبان) کسی سے کچھ سوال نہیں کرتے تھے۔“ (ابو داؤد نسائی)

حکم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ ابن ماجہ کی روایت میں اس طرح ہے کہ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کلیہ حال تھا کہ جب وہ سوار ہوتے (گھوڑے پر سوال نہیں کرتے تھے) اور ان کا کوڑا اگر گر پڑتا تو کسی سے یوں نہ کہتے کہ میرا کوڑا اٹھا دو بلکہ خود اتر کر اٹھاتے یہ بڑا اعلیٰ درجہ ہے حالانکہ اس قسم کا سوال مباح ہے مگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان بڑی تھی انہوں نے مطلق سوال کرنا ہی مخلوق سے چھوڑ دیا اور صرف خالق سے سوال کرنا کافی سمجھا۔

۱۸۵۸- (۲۲) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَسْتَرْطِ عَلَيَّ أَنْ لَا تَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ إِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتَّى تَنْزِلَ إِلَيْهِ فَتَأْخُذَهُ۔ (رواہ احمد) (احمد فی المسند ۵/۱۸۱)

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا جبکہ وہ مجھ پر شرط طلب کرتے تھے یہ کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگے میں نے کہا ”جی ہاں“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اور کسی سے اپنا کوڑا نہ مانگے اگر تجھ سے گر پڑے یہاں تک کہ تو اس کی طرف اترے پس تو اس کو لے۔“ (احمد)

حکم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ الْإِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْإِمْسَاكِ

مال خرچ کرنے کی فضیلت اور بخل کی کراہیت کا بیان

الفصل الأول (پہلی فصل)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میرے لئے احد پہاڑ کی مانند سونا ہوتا تو مجھ کو یہ خوش کرتا کہ مجھ پر تین راتیں نہ گزریں اور اس میں سے کچھ میرے پاس ہو مگر وہ چیز ❶ کہ میں ادائے قرض کے لئے رکھوں۔“

۱۸۵۹- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّيْنِي أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ۔ (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ۲۳۸۹)

و مسلم حدیث رقم (۳۱-۹۹۱) وابن ماجہ حدیث (بخاری)

رقم ۴۱۳۲ واحمد فی المسند ۲/۲۵۶

فوائد الحديث: ① حدیث میں سخاوت اور ترک دنیا کی فضیلت ہے اور اشارہ ہے کہ قرض ادا کرنے کی فکر اور کوشش واجب ہے۔

۱۸۶۰- (۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنِيفًا خَلْفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اللَّهُمَّ أَعْطِ مُمِسِكًا تَلْفًا۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۴۴۲ و مسلم حدیث رقم ۵۷-۱۰۱۰) واحمد فی المسند ۲/۳۰۵

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی دن نہیں کہ اس میں بندے صبح کرتے ہیں مگر کہ دو فرشتے اترتے ہیں تو ایک ان میں سے کہتا ہے یا الہی! خرچ کرنے والے کو بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے یا الہی! بخیل (کے مال) کو تلف کر دے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۸۶۱- (۳) وَعَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْفِقِي وَلَا تَحْصِي فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللَّهُ عَلَيْكَ إِنْ رَضِخِي مَا اسْتَطَعْتَ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۲۵۹۱ و مسلم حدیث رقم ۸۸-۱۰۲۹) واحمد فی المسند ۶/۳۵۴

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خرچ ① کر اور شمار نہ کر ② پس ③ اللہ تعالیٰ تجھ پر شمار کرے گا اور نہ روک ④ رکھے پس اللہ تعالیٰ تجھ سے روک لے گا اور دے جس کی تو طاقت رکھے۔“ (بخاری و مسلم)

فوائد الحديث: ① خرچ کر یعنی جس خرچ کرنے میں مالک خوش ہو۔ ② اور نہ شمار کر کہ کتنا دوں اور کیا دوں۔ ③ پس اللہ تعالیٰ تجھ پر شمار کرے گا یعنی تیرا رزق کم کرے گا بسبب قطع کرنے برکت کے اور اس محدود چیز کی طرح اس کا تجھ سے آخرت میں محاسبہ لے گا۔ ④ اور نہ روک رکھا یعنی فقیر سے جو حاجت سے مال زائد ہو یعنی بخیل مت بن اور مال کو جمع نہ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیا کر اللہ تعالیٰ بھی تجھ کو دیے جائے گا اور اگر تو روکے گا تو اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے روکے گا۔ من رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۸۶۲- (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْفِقْ يَا بَنَ آدَمَ أَنْفِقْ عَلَيْكَ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۵۳۵۲ و مسلم حدیث رقم ۳۶-۹۹۳) واحمد فی المسند ۲/۲۴۲

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدَمَ کے بیٹے! خرچ کر ① میں تجھ پر خرچ کروں گا۔“ (بخاری و مسلم)

فوائد الحديث: ⑤ خرچ کراخ اس حدیث میں اللہ تعالیٰ نے نخی سے فراخی مال کا وعدہ کیا ہے یہی وجہ ہے کہ نخی کھانا نہیں دیکھا گیا لیکن یاد رکھئے کہ سخاوت اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور اسراف ناپسند ہے سخاوت یہ ہے کہ شرع کے موافق نیک کاموں میں خرچ کر اور اسراف یہ ہے کہ خلاف شرع اور بے جا کاموں میں مال کو اڑا جیسے ناچ رنگ میں یا نمود کے مقام میں۔

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے آدم کے بیٹے! تیرا مال کو خرچ کرنا کہ حاجت سے زیادہ ہوتیرے لئے بہتر ہے اور تیرا اس کو بند کرنا تیرے لئے برا ہے اور تجھ پر کفایت کے قدر پر ملامت نہیں ❶ کیا جائے گا اور اپنے عیال ❷ کے ساتھ شروع کر۔“ (مسلم)

۱۸۶۳- (۵) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ وَأَنْ تُمَسِّكَهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تَكْلُمُ عَلَى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم ۹۷-۱۰۳۶)

فوائد الحديث: ❶ اس سے معلوم ہوا کہ اپنے گھر کے اخراجات کے مطابق جمع رکھنے پر ہرگز ملامت نہیں اور توکل کے بھی خلاف نہیں اس لئے نبی ﷺ اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو سال بھر کا غلہ دیتے تھے۔ ❷ یعنی جن کا نفقہ تجھ پر لازم ہے پہلے پہل ان کو دے اور جب ان سے بچے تو پھر بے گانوں کو دے یہ نہ کہ وہ محتاج رہیں اور تو دوسروں کو دے دے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ حدیث قدسی ہے اگرچہ صریح لفظ حدیث قدسی کے نہیں ہیں اور احتمال یہ بھی ہے کہ شاید رسول اللہ ﷺ نے اس طرح فرمایا ہو۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بخیل اور صدقہ دینے والے کا حال دو آدمیوں کی طرح ہے کہ ان پر لوہے کی دوزرہیں ہوں کہ بیشک ان کے ہاتھ ان کی چھاتیوں اور گردنوں کے ساتھ چٹا دیئے گئے ہوں پس صدقہ دینے والا جب صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کھل جاتی ہے اور جب بخیل صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ کے حلقے تنگ ہو جاتے ہیں اور سب ❶ حلقے اپنی جگہ پر پہنچ جاتے ہیں“ (بخاری مسلم)

۱۸۶۴- (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدْ اضْطَرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى ثُدْيَتِهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَآخَذَتْ كُلَّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۴۴۳ و مسلم ۷۰۸/۲)

فوائد الحديث: ❶ اور سب حلقے الخ مضمون حدیث کا یہ ہے کہ نجی جب خیرات کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا سینہ کشادہ ہو جاتا ہے ہاتھ دل کی اطاعت کرتے ہیں دینے کے وقت خوب پھیلتے ہیں بخلاف بخیل کے خیرات کرتے وقت اس کا دل تنگ ہوتا ہے تو دینے کو ہاتھ نہیں پھیلتے گویا کسی نے اس کے ہاتھ پکڑ لئے خلاصہ یہ کہ نجی کمال محوشی سے خیرات کرتا ہے اور بخیل کی خیرات کے وقت جان نکلتی ہے اور اس کی روح قبض (تنگ) ہوتی ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ظلم سے بچو! پس تحقیق ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا باعث ہے اور بخیلی سے بچو! اس لئے کہ بخیل نے ان لوگوں کو ہلاک کر دیا جو تم سے پہلے تھے بخیل نے ان کو اس پر آمادہ کیا کہ وہ خون ریزی کریں اور حرام کو حلال جانیں۔“ (مسلم)

۱۸۶۵- (۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظَلُمْتُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَاتَّقُوا الشَّحَّ فَإِنَّ الشَّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحْلَوْا مَحَارِمَهُمْ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم ۵۶)

(۲۵۷۸) و احمد فی المسند ۳/۳۲۳

سیدنا حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صدقہ کرو اس لئے کہ تم پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لے کر چلے گا تو اس کو صدقہ قبول کرنے والا نہ ملے گا“ آدمی کہے گا: ”اگر تو اس کو کل لاتا تو میں اس کو قبول کرتا“ (لیکن) آج کے دن ❶ مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔“ (بخاری و مسلم)

۱۸۶۶- (۸) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتُ بِهَا بِالْأُمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمُ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا۔ (بخاری حدیث رقم ۱۴۱۱ و مسلم حدیث رقم ۵۸-۱۰۱۱) والنسائی حدیث

رقم ۲۵۵۵ و احمد فی المسند ۳۰۶/۴

فوائد الحديث: ❶ پس آج کے الخ یہ بات اخیر دور میں امام مہدی عجیہ کے عہد میں ہوگی۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ثواب کے لحاظ سے کون سا صدقہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ تو اس وقت صدقہ ❶ کرے جب کہ تو تندرست ہو، حرص کرتا ہو جمع کرنے مال کی ڈرتا ہو فقر سے اور دولت کی امید رکھتا ہو اور ڈھیل نہ کریں یہاں تک کہ جس وقت جان حلق میں پہنچے تو“ تو کہے کہ فلاں ❷ کے لئے اتنا اور فلاں کے لئے اتنا اور حال یہ کہ تحقیق وہ فلاں کے لئے ہو چکا ہے۔“

۱۸۶۷- (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَارِسُ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَكْبَرُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمَلُ الْغِنَى وَلَا تُمِيلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلُقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔ (متفق علیہ)

(بخاری حدیث رقم ۱۴۱۹ و مسلم حدیث رقم

۹۲-۱۰۳۲) والنسائی حدیث رقم ۲۵۴۲ و احمد

فی المسند ۲/۲۳۱

فوائد الحديث: ❶ تولہ صدقہ کرے تو اس یعنی صدقہ دے تو تندرستی کی حالت میں کہ اس وقت یہ سب درازی عمر کے حرص ہوتی ہے مال جمع کرنے کی اور بخل کرتا ہے اور تنگ دستی سے ڈرتا ہے کہ اگر صدقہ دوں گا تو محتاج ہو جاؤں گا اور تو نگری کی آرزو رکھتا ہے تو ایسے وقت میں صدقہ کرنا بڑا کام رکھتا ہے۔ ❷ فلاں کے الخ حدیث شریف کا حاصل یہ ہے کہ تندرستی میں دینا بہت ثواب ہے اور جب مرنے کا وقت آجائے اس وقت وصیت کرے یا صدقہ دے تو زیادہ ثواب نہیں۔

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور وہ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے جب آپ نے مجھ کو دیکھا تو فرمایا: ”وہ نہایت خسارے میں ہیں پروردگار کعبہ کی قسم! تو میں نے کہا“ آپ پر میرا باپ اور ماں قربان ہوں وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا ”وہ مال کے بہت جمع کرنے والے مگر جس شخص ❶ نے کہ ادھر اور ادھر خرچ کیا اور ادھر یعنی اپنے آگے اور اپنے پیچھے اور اپنے دائیں اور اپنے بائیں اور

۱۸۶۸- (۱۰) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكُعْبَةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ قَالَ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكُعْبَةِ فَقُلْتُ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ۔ (متفق علیہ)

(بخاری حدیث رقم ۶۶۳۸ و مسلم حدیث رقم

وہ کم ہیں۔“ (بخاری و مسلم)

(۳۰۔ ۹۹۰) والترمذی حدیث رقم ۶۱۷ والنسائی

حدیث رقم ۲۴۴۰ واحمد فی المسند ۱۵۲/۵

فوائد الحدیث: ❶ مگر جس شخص نے الخ یعنی جس مال دار نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خوب دیا وہ بہت زیادہ ثواب پائے گا اور جس نے بخیل کی اور مال کو دبا کر رکھا تو وہ قیامت کے دن میں مفلس ہوگا نہ تو مال ہی پاس ہوگا اور نہ ہی ثواب۔ ❷ اور وہ کم ہیں الخ سیدنا ابوذر صحابی رضی اللہ عنہ نے مسکینی کو غنا پر اختیار کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے ان کی تسلی کے لئے یہ حدیث بیان فرمائی اس میں مسکینی کی فضیلت پر اشارہ ہے۔

الفصل الثانی (دوسری فصل)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بخنی نزدیک ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے بہشت کے نزدیک ہے لوگوں کے اور دور ہے آگ سے اور بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہے، بہشت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے اور آگ سے نزدیک ہے اور البتہ ❶ جاہل بخنی اللہ تعالیٰ کی طرف بہت پیارا ہے عابد بخیل سے۔“ (ترمذی)

۱۸۶۹- (۱۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللَّهِ بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ مِنْ عَابِدٍ بِخِيلٍ (رواه الترمذی) (البخاری حدیث

رقم ۱۹۶۱)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قولہ البتہ جاہل الخ مراد جاہل سے عابد کی ضد ہے یعنی وہ شخص مراد ہے جو صرف فرائض ادا کرتا ہے اور نوافل نہیں پڑھتا اور جاہل کا ذکر اس لئے فرمایا کہ بخنی اگر چہ جاہل ہی ہو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اس عابد بخیل سے جو فرائض ادا کرنے کے بعد نوافل بھی بہت ادا کرتا ہے عالم ہوا جاہل۔ اور بخنی مذکور اللہ تعالیٰ کو ای لیے پسند ہے کہ اس نے دنیا کی محبت چھوڑ دی ہے اور دنیا کی محبت چھوڑ دینا تمام عبادات کی جڑ ہے اور بخیل اللہ تعالیٰ کو پیارا نہیں اس لیے کہ اس نے دنیا کی محبت نہیں چھوڑی اور دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ جو شخص فرض ادا کرتا رہے اور نوافل چھوڑ دے وہ اس شخص سے افضل ہے جو نوافل ادا کرتا رہے اور فرض چھوڑ دے اور اکثر لوگوں کا یہی حال ہے جیسے کہ بہت لوگ رمضان شریف میں تراویح نماز پڑھتے ہیں اور نماز عید میں بھی شریک ہوتے ہیں اور نماز پنجگانہ ادا نہیں کرتے بعض عارفین نے فرمایا ہے کہ لوگ بسبب ضائع کرنے اصول یعنی فرائض کے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے سے قاصر رہے۔ مرقاۃ وغیرہ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ❶ ”آدی کا اپنی زندگی میں ایک درہم صدقہ کرنا اپنے مرنے کے نزدیک سو درہم صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔“ (ابوداؤد)

۱۸۷۰- (۱۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِي حَيَاتِهِ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِائَةِ عِنْدَ مَوْتِهِ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم

(۲۸۶۶)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا الخ یعنی زندگی میں تھوڑا سا دینا مرتے وقت بہت دینے سے ثواب زیادہ رکھتا ہے۔

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص کی مثال جو اپنے مرنے کے وقت خیرات کرتا یا آزاد کرتا ہے اس شخص کی مانند ہے جو تھوڑے بھیجتا ہے جبکہ پیٹ بھر چکتا ہے۔“ (احمد نسائی، دارمی اور ترمذی) اور ترمذی نے اس کو صحیح کہا۔

۱۸۷۱- (۱۳) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ أَوْ يُعْتِقُ كَالَّذِي يُهْدِي إِذَا شِيعَ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ) (ابو داؤد حدیث رقم ۳۹۶۸ و الترمذی حدیث رقم

۲۱۲۳ و النسائی حدیث رقم ۳۶۱۴ و الدارمی حدیث رقم ۳۲۲۶ و احمد فی المسند ۱۹۷/۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن میں دو خصلتیں جمع نہیں ❶ ہوتیں ایک بخل اور دوسری بدخلقی۔“ (ترمذی)

۱۸۷۲- (۱۴) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ الْبُخْلُ وَسُوءُ الْخُلُقِ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۱۹۶۲)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جمع نہیں ہوتیں الخ یعنی لائق نہیں ہے کہ مومن کامل میں یہ خصلتیں جمع ہوں یا مراد یہ ہے کہ مومن میں یہ خصلتیں اتم درجہ پر موجود نہیں ہوتیں جو اس سے جدا ہی نہ ہوں۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مکار بہشت میں داخل ❶ ہوگا نہ بخیل اور نہ احسان جتنے والا۔“ (ترمذی)

۱۸۷۳- (۱۵) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيلٌ وَلَا مَسْنَانٌ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۱۹۶۴ و احمد فی المسند ۷/۱)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہ داخل ہوگا یعنی اول ہی بار داخل نہ ہوگا بغیر عذاب کے بلکہ سزا پا کر بہشت میں جائے گا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی میں دو بری خصلتیں ہوتی ہیں ایک نہایت بخل اور دوسری نہایت نا مردی۔“ (ابوداؤد) ہم سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث لا یجتمع الشح والایمان کا ذکر

۱۸۷۴- (۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَجَبْنٌ خَالِعٌ (رواه ابو داؤد) وَسَنَذَكُرُ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي

کتاب الجہاد میں کریں ❶ گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

کتاب الجہاد ان شاء اللہ تعالیٰ۔ (ابوداؤد حدیث)

رقم ۲۵۱۱ واحمد فی المسند ۳۰۲/۲

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ذکر کریں گے الخ یعنی مصابیح والے نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو یہاں بیان کیا ہے اور ہم ان شاء اللہ کتاب الجہاد میں بیان کریں گے۔

الفصل الثالث (تیسری فصل)

۱۸۷۵- (۱۷) وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّا أَسْرَعُ بِكَ لِحُوقًا؟ قَالَ أَطُولُكُمْ يَدًا فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا وَكَانَتْ سَوْدَةً أَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ إِنَّمَا كَانَ طُولُ يَدِهَا الصَّدَقَةِ وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لِحُوقًا بِهِ زَيْنَبُ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی بعض ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے نبی ﷺ سے عرض کیا، ہم میں سے کون سی جلدی آپ کے ساتھ ملنے والی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”جو تم میں سے ہاتھ کی لمبی ہو تو انہوں نے لکڑی لی ہاتھوں کو ناپنے لگیں تو سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے لمبے تھے پھر ہم نے جانا کہ ہاتھ کی لمبائی سے مراد صدقہ تھا اور ہم میں سے نبی ﷺ کے ساتھ جلد ملنے والی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا تھیں اور سیدہ زینب ❶ رضی اللہ عنہا خیرات کو پسند رکھتی تھیں۔“ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ اور ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا الخ اس حدیث سے سخاوت کی فضیلت معلوم کرنا چاہئے اور اس حدیث میں معجزہ ہے کہ آئندہ کی بات فرمائی پھر ویسا ہی ہوا۔

وَرَفِي رَوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْرَعُكُمْ لِحُوقَابِي أَطْوَلُكُمْ يَدًا قَالَتْ وَكَانَتْ يَتَطَاوَلْنَ أَتِيَهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَتَصَدَّقُ۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے میرے ساتھ جلد ملنے والی جو تم میں سے ہاتھ کی لمبی ہو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اور نبی ﷺ کی بیویاں آپس میں ہاتھوں کی لمبائی کی پیمائش کرتی تھیں کہ ان میں سے کون سی لمبے ہاتھ والی ہے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہم میں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا لمبے ہاتھ کی تھیں اس لئے کہ وہ اپنے ہاتھ کے ساتھ کام کرتی اور صدقہ دیتی تھیں۔“

(البخاری حدیث رقم ۱۴۲۰ و مسلم حدیث رقم

۱۰۱-۲۴۵۲)

۱۸۷۶- (۱۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تَصَدَّقَ الْيَلَّةُ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک شخص نے کہا کہ البتہ ❶ میں کچھ صدقہ دوں گا“ اس نے اپنی خیرات نکالی تو اس کو چور کے ہاتھ میں دیا لوگوں نے صبح کی اس حال میں کہ باتیں کرتے تھے آج کی رات

چور کو (کوئی) صدقہ دیا گیا ہے اس شخص نے کہا کہ یا اللہ تیرے ہی لئے تعریف ہے چور پر خیرات کرنے کی البتہ میں اور خیرات کروں گا تو (اس نے دوبارہ) اپنی خیرات نکالی اس کو زنا کرنے والی کے ہاتھ میں دے آیا پس لوگوں نے صبح کی باتیں کرتے تھے کہ خیرات کی گئی آج کی رات زنا کرنے والی کو اس نے کہا یا الہی تیرے لئے ہی تعریف ہے زنا کرنے والی پر خیرات کرنے کی البتہ میں اور خیرات کروں گا تو (اس نے تیسری مرتبہ) اپنی خیرات نکالی اور خیرات غنی کے ہاتھ میں دے آیا، لوگوں نے صبح کی باتیں کرتے تھے کہ آج کی رات خیرات دی گئی دولت مند کو اس نے کہا یا الہی! تیرے ہی لئے تعریف ہے چور پر خیرات کرنے کی اور زنا کرنے والی پر اور دولت مند پر تو وہ خواب ❷ میں دکھایا گیا اس کو کہا گیا کہ تیری خیرات چور پر جو ہوئی اس سے ہو سکتا ہے کہ وہ چوری سے باز آ جائے اور رہی زنا کرنے والی پر تو ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے زنا سے باز آ جائے اور رہی دولت مند پر تو ہو سکتا ہے کہ وہ نصیحت پکڑے اور اس میں سے خرچ کرے جو کچھ کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے دیا۔“ (بخاری، مسلم)

فوائد الحديث: ❶ یعنی آج کی رات جیسا کہ مسلم کی روایت میں ہے اس طرح صدقہ کو چھپانا منظور تھا کہ رات کو لے کر نکلا۔

❷ پس وہ خواب میں اٹھ یعنی فرشتہ نے آ کر کہا یا اس دور کے کسی نبی نے آ کر کہا کہ تیرے سارے صدقات منظور ہو گئے آگے اس کی تفسیر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینے والے کو خواب ہے اگرچہ اس کا صدقہ فاسق وغیرہ کو پہنچے جبکہ اس کو معلوم نہ ہو۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے نقل فرمایا: ”ایک شخص جنگل میں کھڑا تھا اس نے بادل میں سے ایک آواز سنی کہ کوئی کہتا ہے فلاں شخص کے باغ کو پانی دے پھر بادل ایک طرف چلا اس نے اپنا پانی پتھروں کی زمین میں ڈالا تو ناگہاں ان نالیوں میں سے ایک نالے نے وہ سارا پانی جمع کیا وہ شخص پانی کے پیچھے چلا تو دیکھا کہ ایک شخص کھڑا ہوا تھا اپنے باغ میں پانی کو اپنے نیلے کے ساتھ پھیرتا تھا اس

سَارِقٍ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تَصَدَّقَ اللَّيْلَةُ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تَصَدَّقَ اللَّيْلَةُ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَزَانِيَةٍ وَغَنِيٍّ فَأَتَى فَقِيلَ لَهُ أَمَا صَدَقْتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرَقَتِهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ زَنَاهَا وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيَنْفِقَ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ۔ (متفق عليه ولفظه للبخاری) (البخاری)

حدیث رقم ۱۴۲۱ و مسلم حدیث رقم (۷۸-۱۰۲۲)

والنسائی حدیث رقم ۲۵۲۳ واحمد فی المسند ۲/

(۳۲۲)

شخص نے اس کو کہا اللہ کے بندے تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا میرا نام فلاں ہے اس نے وہ نام لیا کہ اس نے بادل میں سے سنا تھا تو باغ والے نے کہا اے اللہ کے بندے! مجھ سے میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے آواز سنی تھی اس بادل میں سے کہ جس بادل کا یہ پانی ہے وہ آواز کبھی تھی کہ فلاں کے باغ کو پانی دے تیرا نام لے کر تو کیا کرتا ہے اپنے باغ میں اس نے کہا جب تو نے یہ پوچھا ہے تو میں بتلا دیتا ہوں کہ جو کچھ میرے باغ میں پیدا ہوتا ہے اس کا تہائی حصہ ❶ صدقہ کر دیتا ہوں ایک تہائی میں اور میرا عیال کھاتا ہے اور ایک تہائی اس باغ میں لگا دیتا ہوں۔ (مسلم)

فوائد الحديث: ❶ صدقہ کر دیتا ہوں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منافع سے تہائی مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا مستحب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے بارش کو حکم الہی کے برساتے ہیں اور حکم نام اور نشان کے ساتھ ہوتا ہے کہ فلاں ملک فلاں جگہ فلاں کھیت اور باغ میں پانی برساؤ اسی طرح تمام دنیا کے کام حسب الحکم فرشتے کرتے ہیں تو مسلمانوں کو لازم ہے کہ جو نعمت اس کو ملے خواہ جان کی ہو خواہ مال کی تو اپنے رب کی شکر گزاری کرے اس کو اتفاقاً نہ جانے بلکہ اپنے حق میں داد الہی سمجھے۔ (تحفۃ الخیار)

۱۸۷۸- (۲۰) وَعَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى فَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَتْلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَتَذَهَبُ عَنِّي الذِّبْءُ قَدْ قَدَّرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَدْرُهُ وَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكََّ إِسْحَقُ إِلَّا أَنَّ الْأَبْرَصَ أَوْ الْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عَشْرَ آءٍ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَاتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”تحقیق بنی اسرائیل میں سے تین شخص تھے ایک کوڑھی، دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو آزمانے کا ارادہ کیا ❶ ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا وہ کوڑھی کے پاس آیا اس نے کہا کون سی چیز تجھے بہت پیاری ہے؟ کوڑھی نے کہا اچھا رنگ اور اچھا بدن اور مجھ سے وہ چیز جاتی رہے جس کو لوگ مجھ سے ناپسند کرتے ❷ ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا اس سے اس کی گھن دور ہوئی اور اچھا بدن اور اچھا رنگ دیا گیا فرشتہ نے کہا تجھے کون سا مال بہت محبوب ہے اس نے کہا اونٹ یا کہا گاؤں شُک کیا اسحاق نے (جو کہ راوی حدیث کا ہے) مگر کوڑھی یا گنجنے ایک نے ان میں سے ❸ اونٹ اور دوسرے نے کہا گاؤں نبی ﷺ نے فرمایا: ”حاملہ اونٹنی دیا گیا پھر فرشتہ نے کہا اللہ تعالیٰ تیرے لئے اس میں برکت دے“ نبی ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتہ گنجنے کے پاس آیا

وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا الَّذِي قَدْ قَدَّرَنِي النَّاسُ قَالَ
فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَالَ وَأُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا
قَالَ فَأَتَى الْمَالَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقْرُ فَأُعْطِيَ
بَقْرَةً حَامِلًا قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى
الْأَعْمَى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَنْ
يَرُدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأَبْصُرَ بِهِ النَّاسُ قَالَ
فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصْرَهُ قَالَ فَأَتَى الْمَالَ
أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا
فَانْتَجَ هَذَانِ وَوَلَدَ هَذَا فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنَ
الْإِبِلِ وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ
قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ
فَقَالَ رَجُلٌ مُسْكِينٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بَيِّ الْجِبَالِ
فِي سَفَرِي فَلَا بَلَغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بَكَ
أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ
الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ بِهِ فِي سَفَرِي
فَقَالَ الْحَقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ إِنَّهُ كَاتِبٌ أَعْرِفُكَ
أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْدِرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ
اللَّهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هَذَا الْمَالَ كَابِرًا
عَنْكَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى
مَا كُنْتُ قَالَ وَآتَى الْأَفْرَعَ فِي صُورَتِهِ فَقَالَ لَهُ
مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى
هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتُ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا
كُنْتُ قَالَ وَآتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ
فَقَالَ رَجُلٌ مُسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بَيِّ
الْجِبَالِ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ
ثُمَّ بَكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصْرَكَ شَاةً
أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ

اس سے کہا کہ تجھے کوئی چیز بہت محبوب ہے؟ اس نے کہا اچھے بال
اور مجھ سے یہ چیز دور ہو جائے کہ لوگ جس کی وجہ سے مجھ سے گھن
کھاتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: فرشتہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو
اس سے اس کا گنجا پن جاتا رہا اور اچھے بال دیا گیا نبی ﷺ نے فرمایا:
فرشتہ نے کہا تجھے کون سا مال بہت پیارا ہے اس نے کہا گائیں تو وہ
گائے دیا گیا فرشتہ نے کہا اللہ تعالیٰ تجھ کو اس میں برکت دے نبی
ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اس نے کہا کون سی چیز
تجھے بہت محبوب ہے اس نے کہا اللہ تعالیٰ میری طرف مینائی
پھیر دے تو اس کے ساتھ میں لوگوں کو دیکھوں نبی ﷺ نے فرمایا کہ
فرشتہ نے اس پر ہاتھ پھیرا اللہ تعالیٰ نے اس کو مینائی عطا فرمادی
فرشتہ نے کہا کون سا مال تجھے بہت پیارا ہے؟ اس نے کہا بکریاں
پس گا بھن بکریاں دیا گیا، پس بچے لئے کوڑھی اور گنجنے نے اونٹ اور
گائے کے اور اندھے نے بکری کے (اللہ تعالیٰ نے ان میں برکت
دی) تو کوڑھی کے لئے ایک جنگل اونٹوں کا اور گنجنے کے لئے ایک
جنگل گایوں کا اور اندھے کے لئے ایک جنگل بکریوں کا ہوا آپ نے
فرمایا: فرشتہ کوڑھی کے پاس اپنی صورت میں اور اپنی ہیئت میں آیا
اس فرشتہ نے کہا کہ میں مسکین آدمی ہوں مجھ سے میرے سفر میں
اسباب جاتا رہا پس آج (میں اپنی منزل پر) نہیں پہنچ سکتا مگر اللہ کی
عنایت کے ساتھ پھر تیری وجہ سے میں تجھ سے بواسطہ اس ذات کے
کہ جس نے تجھے اچھا رنگ اچھا چہرہ اور مال دیا ایک اونٹ مانگتا
ہوں تاکہ اس کے ذریعہ میں اپنے سفر میں پہنچوں (پس کوڑھی نے
کہا) حق بہت ہیں ۴ فرشتہ نے کہا تحقیق گویا کہ میں تجھ کو پہچانتا
ہوں کیا تو کوڑھی نہ تھا کہ تجھ سے لوگ نفرت کرتے تھے اور تو فقیر تھا
اللہ نے تجھ کو صحت و مال دیا اس (کوڑھی) نے کہا سوائے اس کے
نہیں کہ میں اس مال کا باپ دادا سے وارث ۵ دیا گیا ہوں فرشتہ
نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو تجھ کو اللہ اس حالت میں کر دے جس طرح
کہ تو پہلے تھا نبی ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتہ گنجنے کے پاس اپنی پہلی

اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ
قَالَ اللَّهُ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلَّهِ فَقَالَ
أَمْسِكْ مَا لَكَ فَإِنَّمَا ابْتَلَيْتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ
وَسُخِطَ عَلَى صَاحِبِكَ۔ (متفق علیہ)
(البخاری حدیث رقم ۳۴۶۴ و مسلم حدیث
رقم (۱۰) - ۲۹۶۴)

صورت میں آیا اس کو بھی اسی طرح کہا جس طرح کہ کوڑھی کو کہا تھا اور
گنچے نے بھی ویسا ہی جواب دیا جیسا کوڑھی نے جواب دیا تھا پھر فرشتہ
نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو تجھے اللہ تعالیٰ ویسا ہی بنا دے جیسا کہ تو پہلے تھا
نبی ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتہ اندھے کے پاس اپنی پہلی شکل و صورت
میں آیا اس سے کہا کہ میں مسکین آدمی ہوں اور مسافر ہوں دوران سفر
میرا سبب جاتا رہا مجھ سے اب نہیں پہنچنا ہو سکتا، مگر عنایت اللہ کے
ساتھ پھر تیری مدد کے بغیر میں تجھ سے بواسطہ اس ذات کے کہ جس
نے تجھے بینائی دی ایک بکری مانگتا ہوں تاکہ میں اس کے ذریعہ اپنے
سفر میں پہنچوں تو اندھے نے کہا تحقیق میں اندھا تھا پھر اللہ نے میری
طرف بینائی پھیری پس تو جتنا چاہے لے لے اور جو تو چاہے چھوڑ
دے اللہ کی قسم میں آج تجھے کوئی تکلیف ۵ نہ دوں گا اس چیز کے
واپس کرنے کی جو تو اللہ کے لئے لے گا پھر فرشتہ نے کہا تو اپنا مال رکھ
پس سوائے اس کے نہیں کہ تم آزمائش کئے گئے ہو تحقیق تجھ سے رضا
کی گئی اور اوپر دونوں تیرے ساتھیوں کے غصہ کیا گیا۔“ (بخاری و
مسلم)

فوائد الحديث: ① ان کو آزمائے کہ شاکر ہیں یا کافر۔ ② یعنی مجھ سے یہ سفید داغ جاتے رہیں یعنی نفرت کرتے ہیں۔

③ ایک نے کہا ان میں سے اونٹ اور دوسرے نے کہا گائے یعنی شک فقط تبین میں ہے کہ اس نے کیا کہا اور اس نے کیا کہا۔

④ حق بہت ہیں یعنی میں قرض دار ہوں یا گھر کے اخراجات سے میرے پاس مال زیادہ نہیں جو میں تجھ کو دوں۔

⑤ وارث الخ یعنی ہم پشتہا پشت کے نامی سردار ہیں۔ ⑥ تکلیف نہیں دوں گا الخ یعنی تیرا ہاتھ نہ پکڑوں گا لیتے وقت اور دوسری روایت میں
اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ کیلئے دینے میں اگر تو کچھ چھوڑے گا تو میں تعریف نہ کروں گا یعنی تیرے نہ لینے سے خوش نہ ہوں گا اور تیری بے
پردہی کی تعریف بھی نہ کروں گا اس حدیث میں شکر گزار اور ناشکر بندہ کا بیان ہے بلکہ اگر غور کیجئے تو یہ حدیث سارے عالم کے حال میں ہے
یعنی ہم سب لوگ اول کچھ حقیقت نہ رکھتے تھے جان مال صحت حکومت محض اس کے کرم سے سب کو ملے سو جو ہوشیار ہے وہ اپنی حقیقت اور
اللہ تعالیٰ کا کرم جان کر شکر گزار ہے اور جو احمق ہے وہ اپنی حقیقت اللہ کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقہ تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور ہے لہذا
وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہے۔

سیدہ ام بجدیؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا
اے اللہ کے رسول! تحقیق مسکین میرے دردازہ پر کھڑا ہوتا
ہے یہاں تک کہ میں حیا کرتی ہوں اور میں اپنے گھر میں وہ

۱۸۷۹- (۲۱) وَعَنْ أُمِّ بَجْدٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ الْمُسْكِينَ لَيَقِفُ عَلَى بَابِي حَتَّى اسْتَحْبِي
فَلَا أَجِدُ فِي بَيْتِي مَا أَدْفَعُ فِي يَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

چیز نہیں پاتی کہ میں اس کے ہاتھ میں دوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو ہاتھ میں دے ❶ اگرچہ جلا ہوا کھر ہو۔“ (احمد ابوداؤد ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَعِيَ فِي يَدِهِ وَلَوْ ظَلَفًا مُّحَرَّقًا۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۶۷ والترمذی حدیث رقم ۶۶۵ والنسائی حدیث رقم

۲۵۷۴ واحمد فی المسند ۶/۳۸۳)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اگرچہ جلا ہوا کھر ہو۔ مقصود مبالغہ ہے دینے میں یعنی کچھ نہ کچھ سائل کو دیدے اگرچہ حقیر چیز ہی ہو۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو ایک ٹکڑا گوشت کا تھہ بھیجا گیا اور نبی کریم ﷺ کو گوشت پسند تھا تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے لونڈی سے کہا کہ اس گوشت کو گھر کے طاق میں رکھ دے شاید نبی ﷺ اس کو کھائیں لونڈی نے اسے گھر کے طاق میں رکھ دیا اور مانگنے والا آیا وہ دروازہ پر کھڑا ہوا تو اس نے کہا اے گھر والو! صدقہ دو تم کو اللہ تعالیٰ برکت دے گھر والوں نے کہا اللہ تعالیٰ تجھ کو برکت دے تو مانگنے والا چلا گیا پھر نبی ﷺ تشریف لائے اور کہا ”اے ام سلمہ! تمہارے پاس کچھ چیز ہے کہ میں اسے کھاؤں؟“ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں اور لونڈی سے کہا کہ جا نبی ﷺ کے پاس وہ گوشت کا ٹکڑا لے آ لونڈی گئی تو نہ پایا طاق میں مگر ایک ٹکڑا سفید پتھر کا نبی ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے سائل کو نہ دینے کی وجہ سے وہ گوشت سفید پتھر ہو گیا۔“ (بیہقی نے دلائل النبوة میں روایت کیا۔)

۱۸۸۰- (۲۲) وَعَنْ مَوْلَى لِعُثْمَانَ قَالَ أَهْدَى لَأُمِّ سَلَمَةَ بُضْعَةً مِنْ لَحْمٍ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ اللَّحْمُ فَقَالَتْ لِلْخَادِمِ ضَعِبِهِ فِي الْبَيْتِ لَعَلَّ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُهُ فَوَضَعَتْهُ فِي كُورَةِ الْبَيْتِ وَجَاءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ تَصَدَّقُوا بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ فَقَالُوا بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ فَذَهَبَ السَّائِلُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ أَطْعَمُهُ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لِلْخَادِمِ اذْهَبِي فَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِذَلِكَ اللَّحْمِ فَذَهَبَتْ فَلَمْ تَجِدْ فِي الْكُورَةِ إِلَّا قِطْعَةً مَرُوءَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَإِنَّ ذَلِكَ اللَّحْمَ عَادَ مَرُوءَةً لِمَا لَمْ تُعْطَوْهُ السَّائِلَ۔ (رواه البيهقي في دلائل النبوة)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا نہ خبر دوں میں تم کو ساتھ بدترین آدمیوں کے مرتبہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں خبر دیجئے آپ نے فرمایا: ”وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرے اور وہ اس کو نہ دے۔“ ❶ (احمد)

۱۸۸۱- (۲۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَّا أَخْبَرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلًا قِيلَ نَعَمْ قَالَ الَّذِي يُسْئَلُ بِاللَّهِ وَلَا يُعْطَى بِهِ (رواه احمد)

(النسائی حدیث رقم ۲۵۶۹ والدارمی حدیث رقم

۲۳۹۵)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قولہ اور اس کو نہ دے الخ یعنی سائل نے کہا کہ مجھ کو اللہ کے لئے دے اور اس کے باوجود اس نے نہ دیا تو وہ سب لوگوں میں مرتبہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک برا ہے مگر اس صورت جبکہ سائل مستحق نہ ہوگا اور جس سے مانگا اس کے پاس اپنی اور اپنے مال کی حاجت سے مال زیادہ نہ ہو تو وہ گناہ گار نہیں ہوگا۔ غرض کہ نہ دیئے والا اس وقت گناہ گار ہوگا جبکہ سائل اس مال کا مستحق ہو اور اس کے پاس حاجت سے زیادہ مال ہو اور یہ معنی تب ہوگا کہ ”یُسْئَلُ“ پڑھا جائے اور اگر ”یُسْأَلُ“ پڑھا جائے تو معنی یہ ہوگا کہ آدمیوں کا بدترین وہ ہے جو اللہ کے نام سے مانگتا ہے اور وہ شخص جس سے اللہ کے نام کے ساتھ مانگا جائے اور وہ نہ دے تو دوسرے معنی میں سائل کی بھی مذمت ہے۔

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی تو انہوں نے انہیں اجازت دے دی اور ان کے ہاتھ میں ان کی لائیں تھیں تو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا اے کعب! تحقق ❶ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اور بہت ❷ مال چھوڑ گئے پس ❸ تم اس کے حق میں کیا کہتے ہو؟ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا اگر عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اس میں ❹ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتے تھے تو ان پر کوئی ذر نہیں (یہ سن کر) سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنی لائیں ❺ اٹھائی اور کعب رضی اللہ عنہ کو ماری اور کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”میں پسند نہیں کرتا ❻ اگر میرے لیے یہ پہاڑ سونے کا ہو کہ اس کو میں خرچ کروں اور قبول کیا جائے مجھ سے اور چھوڑ جاؤں میں اس میں سے چھ اوقیہ“ قسم دیتا ہوں میں تم کو اللہ تعالیٰ کی اے عثمان! کیا تم نے سنا ہے؟ اس کو تین بار کہا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ”ہاں“۔ (احمد)

۱۸۸۲ - (۲۴) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُثْمَانَ فَأَذِنَ لَهُ وَبِيَدِهِ عَصَاهُ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا كَعْبُ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ مَا لَا فَمَاتَرِي فِيهِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَصِلُ فِيهِ حَقُّ اللَّهِ فَلَبَّاسٌ عَلَيْهِ فَرَفَعَ أَبُو ذَرٍّ عَصَاهُ فَضْرَبَ كَعْبًا وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا أَحَبُّ لِي هَذَا الْجَبَلُ ذَهَبًا أَنْفِيقُهُ وَبِتَقَبُّلِ مِنبَى أَدْرُ خَلْفِي مِنْهُ سِتَّ أَوْاقِي أَنُشِدُكَ بِاللَّهِ يَا عُثْمَانُ أَسْمِعْتَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ (رواه احمد) (احمد فی

المسند ۱/ ۶۳)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عبد الرحمن سے مراد سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ہیں جو مشہور صحابی تھے۔ ❷ قولہ بہت مال الخ ان کے ترکہ کا مال بہت تھا، کل مال کے آٹھویں حصہ کی چوتھائی اسی ہزار دینار تھے۔ (مرقاۃ) ❸ کیا پس تم کہتے ہو الخ یعنی مال کی کثرت اس کے مال کے لئے مضرت تھی۔ (مرقاۃ) ❹ قولہ اللہ تعالیٰ کا حق الخ یعنی زکوٰۃ وغیرہ ❺ پس سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے لائیں اٹھائی الخ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فقیہ اور زہاد صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے ان کا مذہب یہ تھا کہ اپنے پاس کچھ نہ جمع کیجئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے لیے لے لیجئے اس جذبہ میں آ کر سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کو مار بیٹھے۔ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ اگر مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہو تو جمع کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں اگرچہ بہت مال ہو اور یہی حق ہے۔ ❻ پسند نہیں کرتا الخ یعنی اگر اتنا مال ہو اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کروں اور قبول ہو تو بھی میں پسند نہیں کرتا کہ چھ اوقیہ کے بقدر پیچھے چھوڑ جاؤں۔ سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے پیچھے مدینہ میں عصر کی نماز پڑھی تو نبی ﷺ نے

مُسْرِعًا فَتَخْطِي رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ
فَقَزَعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ فَحَرَجَ عَلَيْهِمْ قَرَأَى أَنَّهُمْ
قَدْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تَبَرُّ
عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ (رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ) وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ قَالَ كُنْتُ خَلَفْتُ فِي
الْبَيْتِ تَبَرًّا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيَّتَ (البخاری
حدیث رقم ۱۴۳۰ والنسائی حدیث رقم ۱۳۶۵
واحمد فی المسند ۷/۴)

سلام پھیرا پھر جلدی سے کھڑے ہوئے اور لوگوں کی گردنیں
پھلانگتے ہوئے اپنی بعض ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے حجروں
کی طرف متوجہ ہوئے تو لوگ آپ کے جلدی کرنے اور آپ
کا گردنیں پھلانگ کر جانے سے گھبرا گئے پھر دیکھا صحابہ نے
تعجب کیا آپ کے جلد واپس آنے پر آپ نے فرمایا: ”میں
نے ایک چیز سونے کی یاد کی کہ ہمارے نزدیک تھی پس مکروہ
جانا میں نے یہ کہ مجھ ❶ کو روکے تو میں نے اس کو بانٹ
دینے کا حکم کیا۔“ (بخاری) اور بخاری کی ایک روایت میں
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں گھر میں زکوٰۃ میں سے ایک
ڈلا سونے کا چھوڑ آیا تھا پس میں نے مکروہ جانایہ کہ میں رات
کو رکھوں اس کو۔“

فوائد الحديث: ❶ مجھ کو روکے الخ یعنی قرب الہی سے اس سے معلوم ہوا کہ مقربین کا اللہ تعالیٰ کے ماسوا کی طرف التفات کرنا
مقام قرب سے باز رکھتا ہے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میرے پاس ان کی بیماری میں چھ یا سات
دینار تھے تو آپ نے مجھے حکم کیا کہ میں ان کو بانٹ دوں پھر
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری نے باز رکھا پھر مجھ سے آپ
نے پوچھا کہ ان چھ یا سات دیناروں کا کیا کیا؟ سیدہ
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، نہیں بانٹا میں نے، قسم اللہ کی! تحقیق مجھ کو
بانٹنے سے آپ کی بیماری نے باز رکھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو
منگوا یا پھر ان کو اپنے ہاتھ میں رکھا اور فرمایا نبی کا گمان کیا ہے
اگر اللہ عز وجل سے ملاقات کرے اور یہ ❶ اس کے پاس
ہوں۔“ (احمد)

۱۸۸۴- (۲۶) وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِي فِي مَرَضِهِ سِتَّةٌ دَنَانِيرٌ أَوْ سَبْعَةٌ
فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَفْرِقَهَا فَشَغَلَنِي وَجَعُ
نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْهَا مَا فَعَلْتُ السِّتَةَ
أَوِ السَّبْعَةَ قُلْتُ لَا وَاللَّهِ لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِي وَجَعُكَ
فَدَعَا بِهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِي حَقِّهِ فَقَالَ مَا طُنَّ نَبِيَّ اللَّهِ لَوْ
لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهَذِهِ عِنْدَهُ (رواه احمد) (احمد
فی المسند ۶/۱۰۴)

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ اور دینار اس کے پاس ہوں الخ یعنی ان کا ہونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نبوت کے مقام کے معنی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلال رضی اللہ عنہ کے
پاس داخل ہوئے اور بلال رضی اللہ عنہ کے نزدیک کھجور کا ایک ڈھیر

۱۸۸۵- (۲۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ عَلَى بِلَالٍ وَعِنْدَهُ صَبْرَةٌ مِنْ تَمْرٍ فَقَالَ: ((مَا

تھا تو آپ ﷺ فرمایا: ”اے بلال! کیا ہے یہ؟“ کہا ایک چیز ہے کہ ذخیرہ کیا میں نے اس کو کل کے لئے، آپ نے فرمایا: ”کیا نہیں ڈرتا تو کہ تو دیکھے اس کے لئے کل کو بخار ❶ آگ کا دوزخ میں قیامت کے دن خراج کرتا اے بلال اور نہ ڈر رکھ صاحب عرش سے فقر کا۔“

هَذَا يَا بِلَالُ؟ قَالَ: شَيْءٌ إِذْ خَرْتُهُ لَعْدِي فَقَالَ: ((أَمَّا تَخْشَى أَنْ تَرَى لَهُ عَذَابًا بُخَارًا فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْفِقَ بِلَالُ! وَلَا تَخْشَى مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِفْلَاحًا)) (البيهقي حديث رقم ۱۳۴۶)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کل کو الخ یعنی قیامت کے دن، پس یوم القیامت تاکید ہے اس کی یہ حکم سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا کمال مقام حاصل کرنے کے لیے یعنی تو کل اور اعتماد حق پر حاصل ہو سال بھر کا اناج عیال کے لئے ورنہ ذخیرہ کرنا جائز ہے نبی ﷺ اپنی بیویوں کو سال بھر کا اناج دیتے تھے یہ حدیث صحیح میں ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سقاوت بہشت میں ایک درخت ❶ ہے پس جو شخص خلی ہوگا اس میں سے ایک ٹہنی پکڑے گا تو ٹہنی اس کو نہیں چھوڑے گی یہاں تک کہ اس کو بہشت ❷ میں داخل کرے گی اور بخلی دوزخ میں ایک درخت ہے پس جو شخص کہ بخلی ہو اس میں سے ایک ٹہنی کو پکڑے گا تو اس کو وہ ٹہنی نہ چھوڑے گی یہاں تک کہ اس کو دوزخ میں داخل کرے گی۔“ (یہ دونوں احادیث یہی نے شعب الایمان میں نقل کیں)۔

۱۸۸۶- (۲۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّخَاةُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَمَنْ كَانَ سَخِيحًا أَخَذَ بَغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتَّى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَالشُّحُّ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ فَمَنْ كَانَ شَحِيحًا أَخَذَ بَغُصْنٍ مِنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتَّى يُدْخِلَهُ النَّارَ- رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ (البيهقي حديث رقم ۱۰۸۷۶)

فوائد الحدیث: ❶ درخت ہے الخ یعنی سقاوت کی صفت بہشت میں ایک درخت کی صورت کے ساتھ تصور ہے اور یا مراد یہ ہے کہ سقاوت درخت کی مانند ہے اور سقاوت کو درخت کے ساتھ اس لئے مشابہت دی کہ جیسے درخت ہوتا ہے ایسے ہی سقاوت بھی ایک بڑی چیز ہے اور اس کی بہت سی اقسام ہیں۔ (مرقاۃ) ❷ اس کو بہشت میں داخل کرے گی الخ یعنی اگر چہ سزا پا کر جائے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صدقہ دینے کے ساتھ ❶ جلدی کرو اس لئے کہ صدقہ ❷ دینے سے بلا نہیں بڑھتی۔“ (رزین)

۱۸۸۷- (۲۹) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوا بِالْصَّدَقَةِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَخْطَأُهَا (رواه رزین) (البيهقي في شعب الايمان بلفظ باكر وا حديث رقم ۳۳۵۳)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قولہ جلدی کرو الخ یعنی موت سے یا بیماری سے یا دوسرے لوگوں سے پہلے دو۔ (مرقاۃ) ❷ صدقہ سے بلا نہیں بڑھتی یعنی صدقہ دینے سے بلا دفع ہو جاتی ہے صدقہ رو بلا مشہور ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

صدقہ کی فضیلت کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص حلال مال سے کھجور کے برابر خیرات کرے اور اللہ تعالیٰ حلال ہی کو قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے پھر پالتا اور بڑھاتا ہے اس خیرات کو خیرات کرنے والے کے لئے جس طرح کہ پالتا ہے تم میں سے کوئی ایک اپنے بچھیرے کو یہاں تک کہ وہ پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے (اس خیرات کا ثواب)۔“ ❶

۱۸۸۸- (۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِمِثْنِهِ ثُمَّ يُرَبِّهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۴۱۰ و مسلم حدیث رقم (۶۳- ۱۰۱۴) و الترمذی حدیث رقم ۶۶۱ و النسائی حدیث رقم ۲۵۲۵ و ابن ماجہ حدیث رقم ۲۵۲۵ و الدارمی حدیث رقم ۱۶۷۵ و السموطا حدیث رقم ۱ من کتاب الصدقة و احمد فی المسند ۲/ ۳۳۱)

فوائد الحديث: ❶ پہاڑ کی مانند یعنی حلال مال تھوڑا ہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے تو اس کا ثواب بے حساب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام مال سے اگر لاکھوں روپے خرچ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہرگز قبول نہیں کرتا اس کے بالمقابل حلال مال سے ایک روپیہ دینا لاکھ روپے سے بھی زیادہ درجہ رکھتا ہے اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ مسلمان کو حلال مال خرچ کرنے کا خیال رکھنا چاہئے، قلیل، کثیر کی طرف توجہ نہ دے اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ہاتھ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے بلا کیف ہاتھ کی تاویل قدرت سے کرنا غلط ہے تمام صحابہ کرام تابعین تبع تابعین اور تمام اسلاف صالحین اس پر بغیر تاویل کے ایمان لاتے رہے ہیں اور یہ امر بحال ہے کہ اس کی تاویل کرنا جائز ہوتی اور آپ بلا بیان دنیا سے تشریف لے جاتے کیونکہ اصول میں ثابت ہو چکا ہے کہ حکم کو وقت سے مؤخر کر کے بیان کرنا جائز نہیں ہے۔

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا اور کسی کا قصور معاف ❶ کر دینے سے اللہ تعالیٰ اس بندہ کی عزت بڑھاتا ہے اور نہیں تو اضع کرتا کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے لیے مگر اللہ تعالیٰ اس کا رتبہ بلند کرتا ہے۔“ (مسلم)

۱۸۸۹- (۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم (۶۹- ۲۵۸۸) و الترمذی حدیث رقم ۲۰۲۹ و الدارمی حدیث رقم ۱۶۷۶ و السموطا حدیث رقم ۱۲ من کتاب الصدقة و احمد فی المسند ۲/ ۲۳۵)

فوائد الحديث: ❶ یعنی انتقام اور بدلہ لینے کی طاقت کے باوجود معاف کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت افزائی کر دیتا ہے۔

۱۸۹۰ - (۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دُعِيَ مِنَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَلِلْجَنَّةِ أَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرَجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم

۱۸۹۷ و مسلم حدیث رقم ۱۰۲۷) والنسائی

حدیث رقم ۲۴۳۹ والدارمی حدیث رقم ۲۴۰۳

والموطأ حدیث رقم ۴۹ من كتاب الجهاد واحمد فی

المسند ۲/ ۳۶۶)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص چیزوں میں سے کسی چیز کا جوڑا ❶ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے تو اس کو بہشت کے دروازوں سے بلایا جائے گا اور جنت کے کئی دروازے ہیں پس جو شخص نماز پڑھنے والوں سے ہوگا تو اس کو نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا اور جو شخص جہاد کرنے والوں سے ہوگا تو وہ جہاد کے دروازہ سے بلایا جائے گا اور جو شخص صدقہ کرنے والوں سے ہوگا تو وہ صدقہ کے دروازہ سے بلایا جائے گا اور جو شخص روزہ داروں سے ہوگا وہ ریان دروازہ سے بلایا جائے گا سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس پر جو شخص ان دروازوں میں سے کسی دروازہ سے بلایا جائے اس میں کوئی نقصان ❷ تو نہیں تو کیا بلایا جائے گا کوئی انسان ان تمام دروازوں سے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں میں امید رکھتا ہوں کہ تو (ابو بکر) ان لوگوں میں سے ہوگا۔“ (بخاری و مسلم)

فوائد الحديث: ❶ مثلاً دو روپے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے وغیرہ۔ ❷ یعنی جو شخص تمام دروازوں میں سے کسی دروازہ سے بھی جنت میں چلا جائے اس کو کوئی نقصان نہیں ہے مقصد تو جنت میں جانا ہے خواہ کسی دروازہ سے ہو باری باری تمام دروازوں سے بلائے جانے کی کیا ضرورت ہے؟

۱۸۹۱ - (۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ تَبَعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَسْكِينًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا اجْتَمَعْنَ فِي أَمْرٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۸۷/ ۱۰۲۸)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ”تم میں سے آج کون روزہ دار ہے؟“ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں ہوں پھر آپ نے پوچھا: ”تم میں سے کون جنازہ کے ساتھ گیا؟“ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں آپ نے فرمایا: ”تم میں سے آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟“ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آپ نے فرمایا: ”تم میں سے آج کس نے بیمار کی عیادت کی؟“ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آپ نے فرمایا: ”جس شخص میں یہ باتیں جمع ہو جائیں وہ جنت میں جائے گا۔“ (مسلم)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے مسلمان عورتو! نہ حقیر سمجھے کوئی ہمسائی اپنی ہمسائی کو (ہدیہ یا صدقہ بھیجنے میں) اگرچہ وہ بکری کا کھر ❶ ہی کیوں نہ ہوں۔“ (بخاری و مسلم)

۱۸۹۲- (۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً لِّجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسَنَ شَاةٍ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۶۰۱۷ و مسلم حدیث رقم ۹۰-۱۰۳۰) والدارمی

حدیث رقم ۱۶۷۲ واحمد فی المسند ۴۳۵/۶

فوائد الحدیث: ❶ بکری کا کھر الخ یعنی ہمسائے اور پڑوسیوں کو آپس میں محبت اور الفت کرنی چاہئے اور یہ چیز باہمی تحائف و عطیات دینے سے زیادہ ہوتی ہے اس سلسلہ میں دینے اور لینے والے کو تھوڑے اور زیادہ کا خیال نہیں رکھنا چاہئے عورتوں کو مخاطب کر کے اس لئے فرمایا کہ ان میں عموماً صبر اور تحمل کم ہوتا ہے بعض اوقات حقیر جان کر چیز کو واپس کر دیتی ہیں جس سے بجائے محبت کے ناراضگی اور عداوت بڑھ جاتی ہے۔ (تحفۃ الاخیار)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ اور سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر نیکی صدقہ ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۸۹۳- (۶) عَنْ جَابِرٍ وَحَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۶۰۲۱ و مسلم حدیث رقم ۵۲-۱۰۰۵) وابوداؤد حدیث رقم ۴۹۴۷ والترمذی

حدیث رقم ۱۹۷۰ واحمد فی المسند ۳۴۴/۳

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نیکی میں سے تو کسی چیز کو حقیر نہ جان اگرچہ (وہ نیکی یہی ہو کہ) تو اپنے بھائی سے خوش چہرہ بنا کر ملاقات کرے۔“ (مسلم)

۱۸۹۴- (۷) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تُلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلِيقٍ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۴۴-۲۶۲۶) واحمد فی المسند ۵/۲۷۳

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر مسلمان پر صدقہ واجب ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اگر کسی کے پاس (صدقہ میں دینے کیلئے) کچھ نہ ہو؟ تو آپ نے فرمایا: ”اپنے ہاتھوں سے مال کمائے اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو یا ایسا نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا: ”پھر مدد کرے حاجت مند غمگین مال کھو بیٹھے ہوئے کی“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا پس اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ آپ نے فرمایا: ”نیک کام کرنے کا حکم کرے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا

۱۸۹۵- (۸) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِيَدِهِ فَيَنْفَعْ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقْ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِينْ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيَاْمُرْ بِالْخَيْرِ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۶۰۲۲ و مسلم حدیث رقم ۵۵-۱۰۰۸) والنسائی حدیث رقم ۲۵۳۸ والدارمی حدیث رقم ۲۷۴۷ واحمد فی

اگر یہ بھی نہ کر سکے؟“ آپ نے فرمایا: ”پس وہ اپنے آپ کو برائی سے روک رکھے تو یہ اس کے لئے صدقہ ہے۔“ (بخاری و مسلم)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آدمی کے بدن میں جتنے جوڑ ہیں ان میں سے ہر ایک پر صدقہ ❶ واجب ہے ہر روز کہ نکلتا ہے اس میں سورج دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا یہ بھی صدقہ ہے اور مدد کرنا آدمی کی سواری پر سوار ہونے میں یا اس کا سامان لدوانے میں یہ بھی صدقہ ہے اور اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے اور ہر قدم جو اٹھاتا ہے نماز کے لئے یہ بھی صدقہ ہے اور راستہ سے کسی موذی چیز کا دور کرنا بھی صدقہ ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۸۹۶- (۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ سَلَامَةٍ مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يُعْدِلُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى دَأَائِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَيُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۲۹۸۹ و مسلم حدیث رقم ۵۶-۱۰۰۹) واحمد فی

فوائد الحديث: ❶ واجب الخ یعنی ہر روز ہر آدمی کو خیرات کرنا لازم ہے اس لئے کہ ہر روز نئی زندگی اور نئی تازگی نصیب ہوتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے جس کا شکر بجالانا بندوں پر ضروری ہے پھر یہ شکر اور خیرات مال پر ہی موقوف نہیں ہے جو انسان پر ہر روز مشکل پڑے بلکہ انصاف اور عدل کرنا یا تھکے ماندہ کو سواری پر سوار کر دینا اور اس کا سامان وغیرہ لاد دینا نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہونا راستہ سے تکلیف دینے والی چیزوں کو ہٹا دینا یہ سب کام خیرات اور صدقات میں داخل ہیں ان میں سے جو سامنے آئے اس کو کرے اپنے بدن کی صحت و قوت کی شکر گزاری اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے بجالائے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پیدا کیا گیا ہے ہر آدمی بنی آدم سے تین سو ❶ ساتھ جوڑوں پر پس جو شخص اللہ اکبر کہے اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور لا الہ الا اللہ کہے اور سبحان اللہ کہے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے (استغفر اللہ) اور دور کرے پتھر کو لوگوں کے راستہ سے یا کانٹے کو یا ہڈی کو یا نیک بات کسی کو بتائے یا بری بات سے روکے (یہ سب باتیں) تین سو ساتھ جوڑوں کی گنتی کے برابر ہیں تو وہ شخص اس روز اس طرح چلتا ہے گویا اس نے اپنے کو آگ سے دور رکھا ہے۔“ (مسلم)

۱۸۹۷- (۱۰) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِّنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِ مِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ وَحَمَدَ اللَّهَ وَهَلَّلَ اللَّهَ وَسَبَّحَ اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِ مِائَةِ فَإِنَّهُ يَمِشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ رَحَّحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۵۴-۱۰۰۷)

فوائد الحديث: ❶ یعنی اس کے بدن میں تین سو ساتھ جوڑ ہیں۔

۱۸۹۸- (۱۱) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَفِي بَضْعٍ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَاتِي أَحَدُنَا شَهْوَتُهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَصَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهِ وَزْرٌ فَكَذَلِكَ إِذَا وَصَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ۔ (رواه مسلم) (مسلم)

حدیث رقم (۵۳-۱۰۰۶) واحمد فی المسند ۵/ (۱۶۷)

۱۸۹۹- (۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللَّفْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةٌ وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةٌ تَعْدُو بِنَاءً وَتَرْوُحُ بِأَحْرَ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۵۶۰۸ و مسلم حدیث رقم (۷۴-۱۰۲۰)

فوائد الحديث: ❶ یعنی کسی مسکین اور غریب مسلمان نمازی کو دودھ پینے کے لئے عاریتاً بھیجیں گے یا بکری دی جائے جب اس کا دودھ ختم ہو جائے تو وہ واپس کر دے یہ ایک بہترین صدقہ ہے اسی لئے نبی ﷺ نے اس کی تعریف فرمائی۔

۱۹۰۰- (۱۳) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۶۰۰۸ و مسلم حدیث رقم (۱۲-۱۵۵۳) والترمذی حدیث رقم ۱۳۸۲ والدارمی حدیث رقم (۲۶۱۰)

فوائد الحديث: ❶ پھر کھائے الخ یعنی کسی سب سے مسلمان کا مال کھایا جائے اس کو ثواب حاصل ہوتا ہے اس میں مسلمانوں کو مالی نقصان پر تپلی دی کہ صبر کریں کہ اس سے بہت ثواب ملتا ہے (مرقاۃ)

۱۹۰۱- (۱۴) وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَمَا سُْرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ۔ (مسلم حدیث رقم (۷-۱۵۵۲)

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیشک ہر تسبیح صدقہ ہے ہر تکبیر صدقہ ہے ہر تحمید صدقہ ہے ہر تہلیل صدقہ ہے نیک بات کی ہدایت کرنا صدقہ ہے بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور پیوی سے صحبت کرنا صدقہ ہے“ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی آدمی اپنی شہوت پوری کرتا ہے کیا اس کے لئے اس میں بھی ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا: ”مجھے بتلاؤ کہ اگر وہ حرام میں اپنی شہوت کو پورا کرتا ہے تو اس پر گناہ ہوتا ہے یا نہیں؟ پس اسی طرح جب حلال طریقہ سے شہوت کو پورا کرے گا تو اس کے لئے اس میں ثواب ملے گا۔“ (مسلم)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین صدقہ ہے بہت زیادہ دودھ دینا والی اونٹنی کو ❶ عاریتاً دینا اور بہترین صدقہ ہے بہت زیادہ دودھ دینے والی بکری کو عاریتاً دینا جو صبح کو برتن بھر کر دودھ دیتی ہے اور شام کو بھی برتن بھر دیتی ہے۔“ (بخاری و مسلم)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں کوئی مسلمان کہ لگائے کوئی درخت یا بوئے کھیتی پھر کھائے ❶ اس سے کوئی آدمی یا پرندہ یا چار پائے مگر اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں جو سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں: ”جو کچھ چورنی کیا جائے اس سے وہ بھی

اس کے لئے صدقہ ہے۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک بدکار عورت کی اس بنا پر بخشش ❶ کی گئی کہ وہ ایک کتے کے پاس سے گزری کہ جو کھڑا تھا کنویں کے پاس جو پیاس سے اپنی زبان نکال رہا تھا اور قریب تھا کہ پیاس اس کو ہلاک کر دے تو اس عورت نے اپنا موزہ اتارا اور اپنی اوڑھنی

۱۹۰۲- (۱۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَفِرَ لِمَرْأَةٍ مُوسِمَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكْبٍ يَلْهَتْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ حَقْفَهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغَفِرَ لَهَا بِذَلِكَ قِيلَ إِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا قَالَ فِي كُلِّ ذَاتٍ

تَجِدُ رَطْبَةً أَجْرًا۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۳۳۱۸ و مسلم حدیث رقم ۱۵۴-۲۲۴۵)

میں باندھا پھر اس کے لئے کنویں سے پانی نکالا تو اس عمل کی وجہ سے اس کی بخشش کی گئی، آپ سے پوچھا گیا کیا جانوروں پر احسان کرنے میں بھی ثواب ❷ ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہر جان دار کے احسان کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے۔“ ❸ (بخاری و مسلم)

فوائد الحديث: ❶ بخشش کی گئی اس لئے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس کو توبہ اور اعمال صالحہ کی توفیق مل گئی، جس کی بناء پر اس کا خاتمہ بالخیر ہوا اور جنت میں چلی گئی۔ ❷ ثواب ملتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر جانور کے کھلانے پلانے میں ثواب ملتا ہے سوا موزی جانوروں کے جن کے مارنے کا حکم ہے جیسے سانپ بچھو، چیل وغیرہ، ملک پنجاب میں رسم پڑی ہے کہ یک شنبہ کے دن گوشت لے کر چیلوں اور کوؤں کے آگے ڈالتے ہیں کہ ان کے کھلانے سے بلا رد ہو جاتی ہے احمق لوگ یہ خیال نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی میں بلا کیسے رد ہو سکتی ہے؟ بلکہ اس گناہ کی شامت سے بہت بڑی بلا نازل ہونے کا خطرہ ہے۔ ❸ اس سے معلوم ہوا کہ ہر جان دار کے احسان میں ثواب ہے، خواہ آدمی ہو یا جانور مسلمان ہو یا نہ۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جس کو اس نے باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی وہ نہ تو اس کو کھانے کو دیتی تھی اور نہ اس کو کھولتی تھی، کہ وہ زمین کے جانوروں میں سے کچھ کھا لیتی۔“ (بخاری و مسلم)

۱۹۰۳- (۱۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَذَّبْتُ امْرَأَةً فِي هِرَّةٍ أَمْسَكْتَهَا حَتَّى مَاتَتْ مِنَ الْجُوعِ فَلَمْ تَكُنْ تَطْعِمُهَا وَلَا تُرْسِلُهَا فَنَأْكُلُ مِنْ خَشَائِشِ الْأَرْضِ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۳۳۱۸ و مسلم حدیث رقم ۱۵۱-۲۲۴۲ و ابن ماجہ حدیث رقم ۴۲۵۶ و الدارمی حدیث رقم ۲۸۱۴ و احمد فی المسند ۲/

(۵۰۷)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۹۰۴- (۱۷) وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللّٰهُ ﷻ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنٍ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ لَا نَجِيْنَ هَذَا عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يُؤْذِيْهِمْ فَاَدْخَلَ الْجَنَّةَ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۶۵۲ و مسلم حدیث رقم ۱۲۷-۱۹۱۴) وابن ماجہ

حدیث رقم ۳۶۸۲ و احمد فی المسند ۳۰۴/۲

فرمایا: ”ایک شخص ایک درخت کی ٹہنی کے پاس سے گزرا جو راستہ کے درمیان واقع تھی اس نے کہا اس کو مسلمانوں کے راستہ سے ضرور دور کروں گا تا کہ وہ ان کو تکلیف نہ دے تو وہ ❶ جنت میں داخل کیا گیا۔“ (بخاری و مسلم)

فوائد الحديث: ❶ یعنی اس عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو مزید نیکی کی توفیق عطا کر دی جس کے عوض اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ بدلہ دیا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ اور راحت پہنچانا بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔

۱۹۰۵- (۱۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَأَنَّهُ تَوَذَّى النَّاسَ - (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۲۹-۱۹۱۴) و احمد فی المسند ۱۵۴/۳

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے ایک شخص کو جنت میں بڑی عیش و چین سے پھرتا ہوا دیکھا (اس بنا پر کہ) اس نے راستہ پر سے ایک درخت کو کاٹ پھینکا تھا جو لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔“ (مسلم)

۱۹۰۶- (۱۹) وَعَنْ أَبِي بَرزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ عَلِمْنِي شَيْئًا أَنْتَفَعُ بِهِ قَالَ إِعْزِلِ الْأَذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِيْنَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَسَنَدُ كُرْ حَدِيثُ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ اتَّقُوا النَّارَ فِي بَابِ عِلَامَاتِ النَّبُوَّةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى (مسلم حدیث رقم ۱۳۱-۲۶۱۸) وابن ماجہ حدیث رقم ۳۶۸۱ و احمد فی المسند ۴۲۲/۴

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے کہا اے اللہ کے نبی! مجھے کوئی ایسی بات بتائیں کہ میں اس سے نفع پاؤں آپ نے فرمایا: ”مسلمانوں کے راستہ سے موذی چیز کو دور کیا کر۔“ (مسلم) اور عنقریب عدی ❶ بن حاتم کی حدیث ”اتقوا النار“ ان شاء اللہ ہم علامات نبوت کے باب میں بیان کریں گے۔

فوائد الحديث: ❶ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے مصابیح میں اس حدیث کو یہاں بیان کیا تھا لیکن اس حدیث کا اصل مقام یہ نہ تھا بلکہ اس کی اصل مناسبت اس باب سے ہے جس کا حوالہ دیا گیا ہے

الفصلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

۱۹۰۷- (۲۰) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ جُنْتُ فَلَمَّا تَبَيَّنَتْ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلُ مَا قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطِيعُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ يَنَامُ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ (رواه الترمذی وابن ماجہ والدارمی)

سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ جب مدینہ میں تشریف لائے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو جب میں نے آپ کا چہرہ دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے تو آپ نے سب سے پہلے ❶ جو بات فرمائی یہ تھی: ”اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ ❷ بھوکوں کو کھانا کھلاؤ رشتہ داروں سے (حسن) سلوک کرو اور رات میں نماز

پڑھو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو گے۔“ (ترمذی ابن ماجہ داری)

(الترمذی حدیث رقم ۲۴۸۵ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۳۳۴ والدارمی حدیث رقم ۱۴۶۰ واحمد فی المسند ۵/۴۵۱)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ① یعنی مدینہ منورہ پہنچ کر سب سے پہلے لوگوں سے جو آپ نے بات کی تھی وہ یہ تھی جس کا بیان عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کیا۔ ② یعنی سلام پکار کر کہو اس طرح کہ جس سے سلام کہو وہ سن لے اور ہر ایک سے سلام کہو خواہ واقف ہو یا ناواقف مگر بے دین مثلاً مرزائی وغیرہ کو سلام نہیں کہنا چاہئے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عبادت ① کرو تم رحمن کی اور بھوکوں کو کھانا کھلاؤ اور آپس میں بہت سلام کہو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو گے۔“ (ترمذی ابن ماجہ)

۱۹۰۸- (۲۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْبُدُوا الرَّحْمَنَ وَأَطِعُوا الطَّعَامَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ (رواه الترمذی وابن ماجہ) (الترمذی حدیث رقم ۱۸۵۵ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۳۹۴)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ① ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا قرآن مجید میں جہاں کہیں ”اعبدوا“ آیا ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو ایک مانو، شرک سے بچو اسی کا نام توحید ہے توحید یہ نہیں ہے کہ زبان سے کلمہ تو حید پڑھ لیا لیکن مشکلات کے موقع انبیاء علیہم السلام اولیاء بیٹے اور پیروں کو پکاریں اور ان کی نذریں مانے یہ تو عین شرک ہے توحید یہ ہے کہ اپنے دل کو اس طرح پاک اور صاف کرے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی مخلوق اس کے دل پر اثر انداز نہ ہو سکے نفع اور نقصان کا مالک صرف اللہ تعالیٰ کو سمجھے اور اس کائنات کے اندر کسی مخلوق کو کوئی اختیار نہیں ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیشک صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت کو دور کرتا ہے۔“ (ترمذی)

۱۹۰۹- (۲۲) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَذْفَعُ مِثَّةَ السَّوْءِ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۶۶۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نیکی صدقہ ہے اور بیشک یہ بات بھی نیکی میں سے ہے کہ ملاقات کرے تو اپنے بھائی سے کشادہ چہرہ سے اور پانی پلٹے تو اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں۔“ (احمد ترمذی)

۱۹۱۰- (۲۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلِقٍ وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلُوكَ فِي إِنَاءِ أَخِيكَ (رواه احمد و الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۱۹۷۰ واحمد فی المسند ۳/۳۴۴)

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے بھائی کے سامنے تیرا مسکرانا صدقہ ہے تیرا نیک بات کہنا صدقہ ہے تیرا بری بات سے روکنا صدقہ ہے بتا دینا بے نشان زمین میں کسی کو راستہ تیرا صدقہ ہے اندھے کی یا جس کو کم دکھائی دیتا ہو مدد کرنا ❶ تیرا صدقہ ہے کانٹے کا دور کرنا راستہ سے تیرا صدقہ ہے اور اپنے بھائی کے ڈول میں پانی بھر دینا بھی تیرے لئے صدقہ ہے۔“ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۱۹۱۱- (۲۴) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَسْمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَنَصْرُكَ الرَّجُلَ الرَّدِّيَّ الْبَصَرَ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِمَا طَنُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

(الترمذی حدیث رقم ۱۹۵۶)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ہاتھ پکڑ کر سیدھے راستہ پر لگانا یا منزل مقصود تک پہنچانا۔

سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! سعد رضی اللہ عنہ کی ماں فوت ہو گئی ہے پس کون سا صدقہ بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”پانی“ ❶ پس کھودا سعد نے کنواں اور کہا یہ سعد کی ماں کی طرف سے (صدقہ) ہے۔“ (ابوداؤد نسائی)

۱۹۱۲- (۲۵) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ سَعْدِمَاتٍ قَاتَتْ الصَّدَقَةَ أَفْضَلَ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بَشْرًا وَقَالَ هَذِهِ لِأُمِّ سَعِيدٍ. (رواه ابوداؤد والنسائی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۷۹ والنسائی

حدیث رقم ۳۶۶۴ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۶۸۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وہاں پانی کی لوگوں کو اشد ضرورت ہوگی اس لئے اس کو مناسب حال کے افضل صدقہ قرار دیا۔

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مسلمان کسی ننگے مسلمان کو کپڑا پہنائے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا سبز حلہ پہنائے گا اور جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے تو اس کو اللہ تعالیٰ جنت کے پھلوں سے کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پلائے تو اس کو اللہ تعالیٰ مہر کی ہوئی شراب سے پانی پلائے گا۔“ (ابوداؤد و ترمذی)

۱۹۱۳- (۲۶) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلَى عُرَى كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خَضِرِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَى مُسْلِمًا عَلَى ظَمَأٍ سَقَاهُ اللَّهُ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ (رواه ابوداؤد والترمذی)

(ابوداؤد فی السنن ۲/ ۳۱۴ حدیث رقم ۱۶۸۲)

والترمذی فی السنن ۴/ ۵۴۶ حدیث رقم ۲۴۴۹

واحمد فی المسند ۱۳/ ۳)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۹۱۴- (۲۷) وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ ثُمَّ تَلَا لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قَبْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ الْآيَةَ۔ (رواه الترمذی وابن ماجہ والدارمی) (الترمذی حدیث رقم ۶۵۹ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۸۹ والدارمی حدیث رقم ۱۶۳۷)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۹۱۵- (۲۸) وَعَنْ بُهْصَةَ عَنْ أَبِيهَا قَالَتْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ قَالَ أَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۴۷۶ واحمد فی المسند ۴۸۰/۳ والدارمی حدیث رقم ۲۶۱۳)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔**فوائد الحدیث:** ❶ پانی الخ یعنی جو پانی اور نمک وغیرہ صیورت سے زیادہ ہو۔

۱۹۱۶- (۲۹) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْبَبَ أَرْضًا مِثْنَةً فَلَهُ فِيهَا أَجْرٌ وَمَا أَكَلَتِ الْعَاقِبَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ (رواه النسائی والدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۰۷۴ والترمذی حدیث رقم ۱۳۷۹ والدارمی حدیث رقم ۲۶۰۷ والموطا حدیث رقم ۲۷ من کتاب الاقضية)

حکم الحدیث: اس کی بعض سندیں صحیح ہیں۔

۱۹۱۷- (۳۰) وَعَنِ الْبُرَّاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیشک زکوٰۃ کے علاوہ بھی مال میں حق ہے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت لَيْسَ الْبِرُّ لِيَسَّرَ الْيُسْرَىٰ یعنی نیکی یہی نہیں ہے کہ پھیرو تم اپنے چہروں کو مشرق اور مغرب کی طرف آخر آیت تک۔“ (ترمذی ابن ماجہ دارمی)

بہیہ اپنے باپ سے روایت کرتی ہیں ان کے باپ نے کہا اے اللہ کے رسول! کون سی چیز ہے جس سے منع کرنا جائز نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: ”پانی“ ❶ پھر پوچھا (اس کے علاوہ) کون سی چیز ہے جس کا انکار منع ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نمک“ پھر پوچھا اور کون سی چیز ہے جس سے انکار کرنا منع ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اپنے لئے بھلائی کرنا تیرے لئے بہتر ہے۔“ (ابوداؤد)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے غجر زمین کو آباد کیا تو اس کے لئے اس میں ثواب ہے اور جو کچھ کھا جائیں اس کے کھیت میں سے جانور یا آدمی تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔“ (نسائی دارمی)

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَنَحَ مِنْحَةً لَبَنٍ أَوْ وَرْقٍ
أَوْ هَدَى زُقَاً كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ - (رواه
الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۱۹۵۷ واحمد فی

المسند ۴/ ۲۸۵)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۱۹۱۸- (۳۱) وَعَنْ أَبِي جَرِيرٍ جَابِرِ بْنِ
سُلَيْمٍ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ قَرَأْتُ رَجُلًا يُصَدِّرُ
النَّاسَ عَنْ رَأْيِهِ لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ
قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ
عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَا
تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ
الْمَيِّتِ قُلْ السَّلَامُ عَلَيْكَ قُلْتُ أَنْتَ رَسُولُ
اللَّهِ فَقَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي إِنْ أَصَابَكَ
ضُرٌّ قَدْ عَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَإِنْ أَصَابَكَ غَامٌ
سَنَةِ قَدْ عَوْتَهُ ابْتُهِتَا لَكَ وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ فَقُرْ
أَوْ قَلَادَةً فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا
عَلَيْكَ قُلْتُ اعْهَدْ إِلَيَّ قَالَ لَا تَسْبِنَ أَحَدًا قَالَ
فَمَا سَبَبَتْ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا
شَاةً قَالَ وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ
وَأَنْ تَكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهَكَ
إِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْقِعْ إِذَا رَكَ إِلَى
نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَتَيْتَ قَالِي الْكُعْبَيْنِ وَابَّكَ
وَأَسْبَالَ الْأَزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمُخِيلَةِ وَإِنَّ اللَّهَ لَا
يُحِبُّ الْمُخِيلَةَ وَإِنْ أَمْرٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا
يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا يَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالَ
ذَلِكَ عَلَيْهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ
مِنْهُ حَدِيثَ السَّلَامِ وَفِي رَوَايَةٍ فَيَكُونُ لَكَ

”جو شخص کسی کو دودھ پینے کے لئے دودھ کا جانور دے یا
روپیہ قرض دے یا راہ تلائے تو اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا
ثواب ملے گا۔“ (ترمذی)

سیدنا ابو جری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں مدینہ میں آیا تو
میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس کی رائے پر چلتے ہیں جو کچھ وہ
کہتا تھا لوگ اس پر عمل کرتے تھے میں نے کہا یہ کون شخص ہے؟ لوگوں
نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں ابو جری نے کہا میں نے آپ کو
”علیک السلام یا رسول اللہ“ کہا میں نے یہ الفاظ دومرتبہ کہے تو آپ
نے فرمایا: ”علیک السلام“ نہ کہہ کیونکہ ”علیک السلام“ کہنا میت کے
لئے دعا ہے بلکہ ”السلام علیک“ کہہ میں نے کہا کیا آپ اللہ کے
رسول ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”میں اللہ کا رسول ہوں کہ جب تجھ کو کوئی
تکلیف پہنچے اور تو اس کو پکارے تو وہ دور کر دے گا تیری تکلیف کو اور
اگر قسط سالی میں تو مبتلا ہو اور پکارے تو اس کو تو پیدا کر دے گا تیرے
لئے غلہ اور جب تو کسی ایسی زمین میں ہو جو پانی سے خالی ہو یا کسی
ایسے جنگل میں آبادی سے دور ہو اور تیری سواری گم ہو جائے اور تو
اس سے دعا کرے تو وہ تیرے لئے تیری سواری کو واپس لوٹا دے گا“
جابر نے کہا میں نے یہ سن کر کہا مجھے کچھ نصیحت فرمائیے آپ نے
فرمایا: ”کسی کو گالی نہ دے“ جابر نے کہا کہ اس کے بعد میں نے کسی
آزاد کو گالی دی نہ کسی غلام کو اور نہ کسی اونٹ اور نہ کسی بکری کو گالی دی
آپ نے فرمایا: ”نیکی کی کسی بات کو حقیر نہ سمجھ“ اور جب تو اپنے بھائی
سے بات کرے تو اپنے چہرہ کو خوش بنا کر بات کر بیشک یہ تیرے لئے
نیکی ہے اور اپنی چادر کو اونچا کر نصف پنڈلی تک اگر تو اتنا اونچا پسند نہ
کرے تو ٹخنوں تک اور بچا تو خود کو چادر لٹکانے سے اس لئے کہ ازار کا
لٹکانا تکبر ❶ ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ تکبر کو دوست نہیں رکھتا اور اگر کوئی
شخص تجھے گالی دے اور تجھ میں عار دلائے اس عیب کے ساتھ جو تجھے

میں جانتا ہے پس نہ عار دلاتو اس کو اس عیب کی جو تو اس میں جانتا ہے اس لئے کہ اس کا گناہ اسی پر ہوگا (ابوداؤد) اور ترمذی نے اس حدیث میں سے روایت کی حدیث سلام کی اور ایک روایت میں یہ ہے: ”تیرے لئے اس کا ثواب ہوگا اور ہوگا وبال اس کا اس پر۔“

أَجْرُ ذَلِكَ وَوَبَّالُهُ عَلَيْهِ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۴۰۸۴ والترمذی حدیث رقم ۲۷۲۲ واحمد فی المسند ۵/۶۳)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ کبر سے ہر اہل یعنی ازارخوں سے نیچے لگانا حرام ہے کیونکہ اس میں اسراف ہے اور اس میں بڑی وعید آئی ہے ایک روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ازار لگانے والے کو نماز اور وضو دونوں کے دوبارہ کرنے کا حکم دیا نبی ﷺ کی ازار نصف پٹلی تک ہوتی، یہی افضل ہے اور خٹوں تک رخصت ہے اور اس سے نیچے حرام ہے۔

۱۹۱۹- (۳۲) وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا دَبَّحُوا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ إِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرُ كَتِفِهَا۔ (رواہ الترمذی وصححہ)

(الترمذی حدیث رقم ۲۴۷۰ واحمد فی المسند ۶/۵۰)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس میں سے کیا باقی رہا؟“ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اس میں باقی نہیں رہا مگر شانہ آپ نے فرمایا: ”باقی رہی ہے سب ۱ سوائے شانہ کے۔“ (ترمذی)

فوائد الحدیث: ۱ باقی رہی ہے سب سوائے شانہ کے اہل یعنی باقی وہی ہے جو لوگوں کو ثواب کی نیت سے دی گئی اور جو کچھ گھر میں رہا یہ فانی ہے اس میں آئیریمہ کی طرف اشارہ ہے ماعد کم یفقد وما عند الله باق۔

۱۹۲۰- (۳۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا كَانَ فِي حِفْظٍ مِنَ اللَّهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ۔ (رواہ احمد و الترمذی)

(الترمذی حدیث رقم ۲۴۸۴)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے: ”نہیں کوئی مسلمان کہ مسلمان کو کپڑا پہنائے مگر ۱ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت میں جب تک کہ اس پر اس کپڑے میں سے ایک ٹکڑا بھی ہو۔“ (احمد و ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت میں ہوتا ہے اہل یہ فائدہ تو دنیا میں ہے اور آخرت میں بے شمار ثواب ہے۔

۱۹۲۱- (۳۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَرْفَعُهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ وَرَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُو كِتَابَ اللَّهِ وَرَجُلٌ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ بِسَمِينِهِ يُخْفِيهَا أَرَاهُ قَالَ مِنْ شِمَالِهِ وَرَجُلٌ كَانَ فِي سِرِّيَةٍ فَأَنْهَزَمَ أَصْحَابُهُ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ۔ (رواہ الترمذی)

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے آپ نے فرمایا: ”تین شخص ہیں کہ اللہ ان کو دوست رکھتا ہے ایک وہ شخص کہ کھڑا ہو رات میں قرآن ۱ کی تلاوت کرتا ہے دوسرا وہ شخص کہ نفلی صدقہ دے اپنے دائیں ہاتھ سے اس طرح کہ چھپائے اس کو راوی نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے یہ

فرمایا اپنے بائیں ہاتھ سے ② اور تیسرا وہ شخص ہے جو کہ لشکر میں شامل ہو اس کے ساتھیوں نے شکست پائی اور وہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا۔“ (ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ اس کا ایک روایت کرنے والا ابو بکر بن عیاش ہے وہ بہت غلطیاں کرتا ہے۔

هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ أَحَدُ رَوَاتِهِ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ كَثِيرُ الْغَلَطِ - (الترمذی حدیث رقم ۲۵۶۷ والنسائی ۸۴/۵ حدیث رقم ۲۵۷۰)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ① قرآن کی تلاوت کرتا ہے الخ یعنی نماز میں یا غیر نماز میں اور اول ظاہر ہے۔

② اس کو بائیں ہاتھ سے چھپائے الخ اس سے چھپانے میں مبالغہ مراد ہے یا معنی یہ ہیں دائیں طرف والے کو دے تو بائیں طرف والے کو خبر نہ ہو غرض کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی رضامندی کے لئے دینے کا برا ثواب ہے۔

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین شخص (ایسے) ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اور تین شخص (ایسے) ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے پس وہ اشخاص کہ جن کو اللہ دوست رکھتا ہے یہ ہیں ایک تو وہ ہے جس نے ایسے شخص کو صدقہ دیا جو اپنی قوم کے پاس مانگنے گیا تھا اس نے ان سے اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کیا تھا اور رشتہ داری کے نام پر نہیں مانگا تھا تو قوم نے اس کو دینے سے انکار کر دیا ایک شخص نے اپنی قوم کو اپنے پیچھے چھوڑا اور اس نے اس کو چپکے سے دیا اس کے دینے کا اللہ تعالیٰ کو اور وہ شخص کہ جس نے اس کو دیا کسی کو علم نہ تھا اور دوسرا وہ شخص جو قوم کے ساتھ ساری رات چلے یہاں تک کہ جب نیند بہت ہی پیاری ہو ہر چیز سے جو اس کے برابر ہے تو قوم سو رہی اور وہ شخص کھڑا ہو کر میرے روبرو گڑ گڑاتا ہے اور میری آیات پڑھتا ہے۔ اور تیسرا وہ شخص کہ لشکر میں تھا دشمن سے مقابلہ ہوا تو شکست ہوئی اور یہ شخص برابر دشمن کے سامنے سینہ سپر رہا یہاں تک کہ مارا گیا یا اس نے فتح پائی اور وہ تین شخص کہ جن سے اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے ایک تو بوڑھا ہو کر زنا کرے اور دوسرا فقیر تکبر کرنے والا اور تیسرا دولت مند ظلم کرنے والا۔“ (ترمذی نسائی ①)

۱۹۲۲- (۳۵) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمْ اللَّهُ فَأَمَّا الَّذِينَ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ فَرَجُلٌ أَتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللَّهِ وَلَمْ يَسْأَلَهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَمَنْعُوهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بَاعِيَانِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللَّهُ وَالَّذِي أَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوا إِلَيْتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النُّومُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدِلُ بِهِ فَوَضَعُوا رُؤُوسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِي وَيَتْلُوا آيَاتِي وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهَزَمُوا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتَّى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهُ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ الْكُذِبِيُّ وَالزَّانِي وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظُّلُمُ)) (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ) (الترمذی حدیث رقم ۲۵۶۸ والنسائی حدیث رقم ۲۵۷۰ واحمد فی المسند ۱۵۳/۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ اور ناسائی نے یہ عبارت و ثلثة ببعضهم ذکر نہیں کی الخ یعنی ناسائی نے ان تین آدمیوں کا ذکر نہیں کیا جن کو اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے فقط اللہ کے محبوب بندوں کا ذکر کیا ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ نے زمین پیدا کی تو وہ بٹنے لگی پھر پہاڑ پیدا کئے اور پہاڑوں کو زمین پر ٹھہرایا تو زمین ٹھہر گئی اور فرشتوں نے پہاڑ کی سختی سے تعجب کیا تو فرشتوں نے کہا اے ہمارے رب کیا تیری مخلوقات سے کوئی چیز سخت تر پہاڑوں سے ہے؟ فرمایا: ہاں لوہا ❶ ہے فرشتوں نے عرض کیا: اے ہمارے پروردگار! کیا تیری مخلوقات سے کوئی چیز لوہے سے سخت تر ہے؟ فرمایا: ”ہاں آگ“ ❷ تو فرشتوں نے عرض کیا: اے ہمارے رب! کیا تیری مخلوقات میں سے آگ سے کوئی سخت تر چیز ہے؟ فرمایا: ”ہاں پانی“ ❸ فرشتوں نے عرض کیا: اے ہمارے پروردگار! کیا ہے تیری مخلوقات میں سے پانی سے سخت تر کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں ہوا“ ❹ پھر فرشتوں نے عرض کیا: اے ہمارے رب! کیا ہے تیری مخلوقات میں سے ہوا سے سخت تر کوئی چیز؟ فرمایا: ہاں ❺ صدقہ دینا آدم کے بیٹے کا دائیں ہاتھ سے اس طرح کہ چھپاتا ہے اس کو اپنے بائیں ہاتھ سے۔“ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث ”صدقہ گناہوں کو بجھاتا ہے“ کتاب الایمان میں ذکر کی گئی۔

۱۹۲۳- (۳۶) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيمٌ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَمَجَبَّتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ الْحَدِيدُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيدِ قَالَ نَعَمْ النَّارُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ الْمَاءُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمْ الْريِّحُ فَقَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْريِّحِ قَالَ نَعَمْ ابْنُ آدَمَ تَصَدَّقْ صَدَقَةً يَمِينُهُ يُخْفِيهَا مِنْ شِمَالِهِ)) (رواه التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَذَكَرَ حَدِيثٌ مُعَاذٍ الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ - (الترمذی حدیث رقم ۳۳۶۹) و احمد فی المسند ۵/ ۱۵۱

حكم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ ہاں لوہا یعنی وہ پتھر کو بھی توڑ ڈالتا ہے۔ ❷ فرمایا ہاں آگ یعنی وہ لوہے کو بھی نرم کر دیتی ہے۔ ❸ فرمایا ہاں پانی یعنی وہ بجھا دیتا ہے آگ کو بھی۔ ❹ ہوا یعنی وہ پانی کو خشک کر دیتی ہے۔ ❺ ہاں صدقہ دینا فرزند آدم کا الخ یہ سب سے زیادہ سخت اس لئے ہے کہ اس میں نفس کی مخالفت ہے اور طبیعت پر جبر کرتا ہے اور شیطان کو دفع کرتا ہے

الفصل الثالث (تیسری فصل)

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ اپنے ہر مال سے خرچ کرے اللہ

۱۹۲۴- (۳۷) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ

کی راہ میں دودو چیزیں مگر اس کا استقبال کریں گے بہشت کے دربان سارے پکاریں گے اس کو اس چیز کی طرف کہ ان کے نزدیک ہے“ میں (ابو ذر) نے کہا یہ خرچ کرنا کس طرح سے ہے؟ فرمایا: ”اگر اونٹ ہوں پس دو اونٹ دے، اگر گائیں ہوں تو دو گائیں دے۔“ (نسائی)

كُلَّ مَالٍ لَهُ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا اسْتَقْبَلْتَهُ حَاجَةً الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوهُ إِلَى مَا عِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذَلِكَ قَالَ إِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبِعَيْرَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً فَبَقْرَتَيْنِ ((رواه النسائي) (النسائي حديث رقم ۳۱۸۵ و السداری حديث رقم ۲۴۰۳ و احمد في المسند ۱۵۱/۵)

حکم الحديث: یہ حدیث صحیح ہے۔

مرثد بن عبداللہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے حدیث بیان کی انہوں رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”تحقیق ۱ مومن کا سایہ قیامت کے دن اس کا صدقہ ہوگا۔“ (احمد)

۱۹۲۵- (۳۸) وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ)) (رواه احمد) (احمد في المسند ۱۴۷/۴)

حکم الحديث: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ۱ مومن کا سایہ قیامت کے دن اس کا صدقہ ہوگا الخ یعنی جیسے چھتری دھوپ سے بچاتی ہے ویسے ہی صدقہ قیامت

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے کنبہ پر خرچ کرنے میں کشادگی کرے عاشورہ کے دن تو اللہ تعالیٰ اس پر کشادگی کرے گا اس کے باقی سال میں“ سفیان ثوری نے کہا تحقیق ہم نے تجربہ کیا ہے اس کا پس ہم نے اسے اسی طرح پایا۔ (رزین)

کے دن آرام اور راحت کا سبب ہوگا۔ اللهم اجرنا من النار ۱۹۲۶- (۳۹) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ وَسَّعَ عَلَى عِيَالِهِ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ قَالَ سُفْيَانُ إِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَا كَذَلِكَ)) (رَوَاهُ رَزِينٌ) (الطبرانی في الكبير ذكره في كنز العمال حديث رقم ۴۴۲۵۹)

حکم الحديث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

اور بیہقی نے شعب الایمان میں سیدنا ابن مسعود، سیدنا ابو ہریرہ، سیدنا البوسعید، سیدنا جابر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے اور بیہقی نے اسے ضعیف کہا ہے۔

۱۹۲۷- (۴۰) وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ ضَعْفًا - (البیہقی حديث رقم ۳۷۹۵)

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ! مجھ کو خبر دو کہ صدقہ کا ثواب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”چند ۱ در چند ہے اور اللہ تعالیٰ کے

۱۹۲۸- (۴۱) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ قَالَ ((أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللَّهِ الْمَزِيدُ)) (رواه احمد) (احمد

نزدیک زیادہ بھی ہے۔“ (احمد)

فی المسند ۵/ ۱۷۸)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ چند در چند ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ بھی ہے الخ اس میں اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرف اشارہ ہے (ان کی مثال جو اپنے اموال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں جیسے ایک دانہ جس سے سات بالیاں اگیں اور ہر بالی میں سو سو دانہ ہے اور اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے زیادہ کرتا ہے۔)

بَابُ أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ

باب بہترین صدقہ کے بیان میں الفصل الأول (پہلی فصل)

سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین ❶ صدقہ وہ ہے کہ جو بے پروائی سے ہو اور اس شخص کے ساتھ شروع ہو کہ تجھ پر اس کا فقدان لازم ہو۔“ (بخاری) اور مسلم نے صرف حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۱۹۲۹- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَأَبْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ)) (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ حَكِيمٍ وَحَدَّثَهُ) (البخاری حدیث رقم ۱۴۲۶ و مسلم حدیث رقم ۹۵-۱۰۳۴)

وابوداؤد حدیث رقم ۱۶۷۶ والنسائی حدیث رقم

۲۵۴۲ واحمد فی المسند ۲/ ۴۰۲)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی قرض واریتاج کو خیرات کرنا ضروری نہیں اس کو واجب ہے کہ اول قرض ادا کرے اور اپنے اہل و عیال کی خبر گیری کرے کہ ان کا حق فقیروں کے حق پر مقدم ہے خیرات کرنا تو مال دار کو چاہئے جس کا مال حاجت شرعی سے زیادہ ہو۔

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت کہ مسلمان کچھ خرچ کرتا ہے کچھ خرچ اپنے اہل پر اور اس میں ثواب کی توقع رکھتا ہے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۹۳۰- (۲) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا تَمَانًا لَهُ صَدَقَةٌ)) (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۵۳۵۱ و مسلم حدیث رقم

۳۵-۱۰۳۴) والنسائی حدیث رقم ۲۵۴۵ والدارمی

حدیث رقم ۳۶۶۴ واحمد فی المسند ۵/ ۲۷۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک دینار ہے کہ اس کو تو اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور ایک دینار ہے کہ اس کو تو غلام آزاد کرنے میں خرچ کرے

۱۹۳۱- (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مُسْكِينٍ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ

اور ایک دینار ہے کہ تو مسکین کو صدقہ دے اور ایک دینار ہے کہ خرچ کرے تو اس کو اپنے اہل پر^① ان (تمام) دیناروں میں سے ثواب کے لحاظ سے وہ دینار سب سے بڑا ہے کہ جو تو نے اپنے اہل پر خرچ کیا۔“ (مسلم)

فوائد الحديث: ① جہاد اور آزادی اور خیرات سے اہل و عیال کا خرچ اس لیے افضل ہوا ہے کہ یہ فرض عین ہے فرض کا ثواب نفل وغیرہ سے زیادہ ہوتا ہے اپنے اہل و عیال پر شخص خرچ کرتا ہے لیکن اگر اس کو اللہ تعالیٰ کا حکم جان کر خرچ کرے تو نیت کے سبب سے زیادہ ثواب پائے گا۔

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین ① دینار کہ خرچ کرے اس کو آدمی وہ دینار ہے کہ خرچ کرے اس کو اپنے عیال پر اور وہ دینار ہے کہ اس کو اپنے جانور پر خرچ کرے کہ اس کو جہاد کے لئے پالا ہوا اور وہ دینار ہے کہ اس کو خرچ کرے اپنے ساتھیوں پر اس حال میں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہوں۔“ (مسلم)

۱۹۳۲- (۴) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى ذَاتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) (رواه مسلم)
مسلم حدیث رقم ۳۸-۹۹۴ واحد فی المسند ۵/ (۲۷۷)

فوائد الحديث: ① بیوی بچوں پر مال خرچ کرنا اس لیے افضل ہے کہ فرض ہے اور اپنے گھوڑے پر خرچ کرنا اس لیے بہتر ہوا کہ مملوک ہے خصوصاً راہ اللہ میں زیادہ پردوش کے لائق ہے اور غازیوں پر صرف کرنا دین کی امداد ہے اور احسان ہے معلوم ہوا کہ فقیروں کے دینے سے اپنی بیوی اور لڑکوں کا دینا مقدم اور افضل ہے اس لیے کہ فرض ہے اور خیرات کرنا نفل ہے اور فرض نفل سے افضل ہے۔
۱۹۳۳- (۵) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَلَيْ أَجْرٌ أَنْ أَنْفِقَ عَلَى بَنِي أَبِي سَلَمَةَ إِنَّمَا هُمْ بَنِي فَقَالَ ((أَنْفِقِي عَلَيْهِمْ فَلَكَ أَجْرٌ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ)) (متفق عليه) (بخاری حدیث رقم ۱۴۶۷ و مسلم حدیث رقم ۴۷-۱۰۰۱) واحد فی المسند (۵۰۳/۳)

فوائد الحديث: ① ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے لڑکے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند تھے ان سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے کئی بچے ہوئے عمر زینب اور درہ جب سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی ﷺ سے ہوا پس ان بچوں کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کچھ دیا کرتی تھیں کہ مجھے تو اس کے بارہ میں پوچھا ان کے دینے میں مجھے کچھ ثواب بھی ہے یا نہیں، نووی رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث کے طرق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صدقہ تطوع تھا اور معلوم ہوا کہ صدقہ عزیزوں اور قریبیوں کو دینا افضل ہے بہ نسبت فقیروں کے جب کہ عزیز محتاج ہوں۔

۱۹۳۴- (۶) عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ سَيِّدَتِنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ زینب رضی اللہ عنہا سے روایت محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صدقہ کرواے عورتوں کی جماعت! اگرچہ تمہارے زیور سے ہو“ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کہا: پس ① میں عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچی اور میں نے ان سے کہا آپ ایک مفلس ② آدمی ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے ہم کو صدقہ دینے کا حکم دیا ہے آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر پوچھیں ③ اگر میں آپ پر خرچ کروں ④ یہ کافی ⑤ ہوگا یا نہیں؟ اگر نا کافی ہو تو میں دوسروں کو صدقہ دوں۔ زینب رضی اللہ عنہا نے کہا کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر مجھ سے کہا بلکہ آپ کے پاس تم ہی جاؤ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے کہا پس میں آپ کے پاس گئی تو دیکھا کہ ایک انصاری عورت رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر بیٹھی ہے اس کی حاجت بھی میری حاجت کے مانند ⑥ تھی زینب رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ ﷺ میں بہت ہی ہیبت ⑦ تھی زینب رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اچانک ہمارے پاس بلال رضی اللہ عنہ آئے ہم نے کہا جاؤ رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ان کو خبر دو کہ دو عورتیں دروازہ پر بیٹھی ہیں اور آپ سے یہ پوچھتی ہیں کہ اگر وہ اپنے خاوندوں اور ان یتیم بچوں کو جو ان کی پرورش میں ہیں صدقہ دیں تو کیا یہ کافی ہوگا اور آپ کو یہ نہ بتلانا کہ ہم کون ہیں؟ بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے تو آپ سے (وہ مسئلہ) پوچھا بلال رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا: ”وہ دونوں کون ہیں؟“ بلال رضی اللہ عنہ نے کہا انصار میں سے ایک عورت ہے اور ایک زینب ہے تو رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ: ”کون سی زینب؟“ کہا عبد اللہ کی عورت“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان کے لئے دو ہرا ثواب ہے ایک قرابت ⑧ کا ثواب اور دوسرا ثواب ⑨ صدقہ دینے کا۔“ (بخاری و مسلم)

قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَصَدَّقِي يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيٍّ كُنَّ)) قَالَتْ فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفٌ ذَاتُ الْيَدِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَأَتَيْتُهُ فَاسْتَلْتُهُ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ يُجْزِي عَنِّي وَلَا أَصْرِفُهَا إِلَى غَيْرِكُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بَلِ إِنِّيهِ أَنْتِ قَالَتْ فَأَنْطَلَقْتُ فَبَادَا امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ بِبَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَاجَتِي حَاجَتُهَا فَقَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَلْقَيْتَ عَلَيْهِ الْمَهَابَةَ قَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّتِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ أَنْتُجْزِي الصَّدَقَةَ عَنْهُمَا عَلَى أَرْوَاجِهِمَا وَعَلَى إِيْتَامٍ فِي حُجُورِهِمَا وَلَا تَخْبِرُهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ هُمَا)) قَالَ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَيُّ الزَّيْنَبِ)) قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ)) (متفق عليه واللفظ لمسلم) (البخاری حدیث رقم ۱۴۶۶ و مسلم حدیث رقم ۴۷-۱۰۰۰ والنسائی حدیث رقم ۲۵۸۳ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۸۳۴ والدارمی حدیث رقم ۱۶۵۴ و احمد فی المسند ۶/۳۶۳)

فوائد الحديث: ① یعنی نبی ﷺ کی مجلس سے۔ ② آپ ایک مفلس آدمی ہیں الخ یعنی آپ مفلس اور تنگ دست آدمی ہیں۔ ③ اور ان سے پوچھے الخ یعنی یہ کہ مجھے آپ پر اور آپ کی اولاد پر صدقہ کرنا کفایت کرتا ہے یا نہیں۔ ④ خرچ کروں الخ یعنی آپ پر اور

آپ کی اولاد پر۔ ⑤ کافی ہوگا یعنی تو پھر آپ پر خیرات کروں۔ ⑥ میری حاجت اس کی حاجت کی مانند تھی الخ یعنی اس کا کام بھی یہی تھا جو میرا تھا۔ ⑦ ان پر ہیبت ڈالی گئی یعنی نبی ﷺ کا لوگوں پر رعب تھا۔ ⑧ قرابت کا ایک سوال الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر زکوٰۃ اپنے مفلس رشتہ دار کو دے یا بیوی خاوند کو دے تو اور بھی زیادہ ثواب ہے اور زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ بیوی زکوٰۃ کا روپیہ اپنے خاوند کو نہیں دے سکتی ان کا یہ قول غلط ہے اور پہلی بات صحیح ہے۔ ⑨ تو بہت بڑا ثواب ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ برادر پروری کا ثواب آزاد کرنے والے سے زیادہ تر ہے۔

سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک لونڈی آزاد کی سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے روبرو اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”اگر تو اس کو اپنے ماموں کو دیتی تو تجھے بہت بڑا ثواب ہوتا۔“ (بخاری و مسلم)

۱۹۳۵- (۷) عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلَيْدَةً فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((فَقَالَ لَوْ أَعْطَيْتَهَا أَحْوَالِكَ كَانَ أَعْظَمَ لَاجِرِكَ.)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۲۵۹۲ و مسلم حدیث رقم

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! تحقیق میرے دو ہمسائے ہیں تو میں ان میں سے کس کو تجھ بھیجوں؟ آپ نے فرمایا: ”اس کی طرف کہ جس کا دروازہ تجھ سے بہت نزدیک ہو۔“ (بخاری)

(۴۴-۹۹۹) و ابو داؤد حدیث رقم (۱۶۸۹) ۱۹۳۶- (۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ ((إِلَى أَقْرَبِيهِمَا مِنْكَ بَابًا.)) (رواہ بخاری) (البخاری حدیث رقم ۲۵۹۵ و احمد فی المسند ۱۷۵/۶)

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت پکائے تو شور بہ (والا سالن) تو اس میں پانی زیادہ ڈال لیا کرو اور اپنے ہمسایوں کا خیال کر۔“ ⑩ (مسلم)

۱۹۳۷- (۹) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا طَبَخْتَ مَرْقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ.)) (مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۴۲-۲۶۲۵) و الدارمی حدیث رقم (۲۰۷۹)

فوائد الحديث: ⑩ اس حدیث اور ابو ذر رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث میں ہمسائے کے حق کی نہایت تاکید ہے۔

الفصل الثانی (دوسری فصل)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ زیادہ بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”کم مال والے کے لئے ① بہت کوشش کرنا اور پہلے اس کو دینا جس کا تجھ پر نفع لازم ہے۔“ (ابوداؤد)

۱۹۳۸- (۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُولَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ ((جَهْدُ الْمُقِلِّ وَابْتِدَاءُ يَمَنُ تَعُولُ.)) (رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۷۷)

حكم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ① کم مال والے کے لیے بہت کوشش کرنا الخ یعنی افضل صدقہ وہ ہے کہ آدمی مشقت کر کے کچھ حاصل کرے اور

حسب طاقت اس میں سے خرچ کرے۔

۱۹۳۹- (۱۱) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْصَّدَقَةُ عَلَى الْمُسْكِينِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصَلَّةٌ)) (رواه احمد والترمذی والنسائی وابن ماجه والدارمی) (الترمذی حدیث رقم ۶۵۸ والنسائی حدیث رقم ۲۵۸۲ وابن ماجه حدیث رقم ۱۸۴۴ والدارمی حدیث رقم ۱۶۸۰ واحمد فی المسند ۵/ ۲۱۵)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور رشتہ دار کو صدقہ دینا دوا ہر اثواب ہے الخ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صدقہ عزیز و اقربا کو دینا بہ نسبت غیروں کے جب کہ عزیز محتاج ہوں افضل ہے۔

۱۹۴۰- (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ عِنْدِي دِينَارٌ قَالَ ((أَنْفِقْهُ عَلَى نَفْسِكَ)) قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ ((أَنْفِقْهُ عَلَى وَلَدِكَ)) قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ ((أَنْفِقْهُ عَلَى أَهْلِكَ)) قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ ((أَنْفِقْهُ عَلَى خَادِمِكَ)) قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ ((أَنْتَ أَعْلَمُ)) (رواه ابو داؤد والنسائی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۹۱ والنسائی حدیث رقم ۲۵۳۵)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تو زیادہ جانتا ہے الخ یعنی اب جس کو تو مستحق جانے اس کو دے۔

سیدنا سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تم کو بہترین آدمی کے بارہ میں نہ بتاؤں وہ شخص کہ ❶ جس نے پکڑی ہوئی ہے اپنے گھوڑے کی لگام اللہ کی راہ میں کیا نہ خبر دوں اس شخص کے بارہ میں کہ جو مرتبہ

۱۹۴۱- (۱۳) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمِسِكٌ بَعَنَانَ قَرَبِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَتْلُوهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي غَنِيمَةٍ لَهُ

میں مذکورہ شخص کے قریب ہو وہ شخص کہ جس نے اپنی چند بکریوں میں گوشہ ❷ پکڑا ہے ان میں اللہ کا حق ادا کرتا ہے کیا نہ بتاؤں میں تم کو بدترین آدمیوں میں سے وہ شخص ہے کہ جو سوال کیا جاتا ہے اللہ کی قسم کے ساتھ اور وہ اس کو نہیں دیتا۔“ (ترمذی نسائی دارمی)

يُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ فِيهَا إِلَّا أَخْبِرْكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُسَلُّ بِاللَّهِ وَلَا يُعْطِي بِهِ)) (رواه الترمذی والنسائی والدارمی) (الترمذی حدیث رقم ۱۶۵۲ والنسائی حدیث رقم ۲۵۶۹ والدارمی حدیث رقم ۲۳۹۵ والموطا حدیث رقم ۴ من کتاب الجہاد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے اللہ کی راہ میں الج یعنی سوار ہو کر جنگ کرنے کا منتظر کافروں کے ساتھ ہے۔ ❷ گوشہ پکڑا ہے الج یعنی جنگل میں الگ ہو کر جا رہا لوگوں سے بکریوں سے اپنی گزراوقات کرتا ہے اور ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور غرض یہ ہے کہ اچھے لوگوں میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کیونکہ یہ سب لوگوں سے افضل نہیں ہے اسی طرح بدترین آدمیوں سے بھی یہی مراد ہے کہ بدوں میں سے ایک یہ بھی ہے۔

سیدہ ام بکیرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ما تکلن دالے کو دو اگرچہ ❶ جلا ہوا کھر ہو۔“ (مالک نسائی اور نقل کئے ترمذی اور ابوداؤد نے معنی اس کے۔)

۱۹۴۲- (۱۴) وَعَنْ أُمِّ بَكْرٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظُلْفٍ مُحْرَقٍ)) (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَزَوَى التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ مَعْنَاهُ) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۶۷)

والترمذی حدیث رقم ۶۶۵ والنسائی حدیث رقم ۲۵۶۵ والموطا حدیث رقم من کتاب صفة النبی ﷺ واحمد فی المسند ۶/۴۳۵)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اگرچہ جلے ہوئے کھر کے ساتھ ہو الج یہ اس بات میں مبالغہ ہے کہ سائل کو بغیر کچھ دینے خالی ہاتھ نہ لوٹائے بلکہ کچھ نہ کچھ ضرور دے اس کلام سے حقیقت مراد نہیں ہے اس لئے کہ جلا ہوا کھر انتفاع کے قابل نہیں ہے۔

سیدنا ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ❶ پناہ مانگے اللہ کے ساتھ تو اس کو پناہ دو جو کوئی اللہ کے نام کے ساتھ مانگے تو اس کو دو اور جو شخص کہ تم کو بلائے تو اس کا بلانا قبول کرو اور جو شخص تمہاری طرف احسان کرے تو اس کو بدلہ دو اگر تم اس کا بدلہ دینے کے لیے مال نہ پاؤ تو محسن کے لیے دعا کرو یہاں تک ❷ کہ تم گمان کرو کہ تم نے اس کا بدلہ دے دیا ہے۔“ (احمد ابوداؤد نسائی)

۱۹۴۳- (۱۵) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللَّهِ فَأَعِذُوهُ وَمَنْ سَأَلَ بِاللَّهِ فَأَعْطُوهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مَا تُكَافِئُوهُ فَأَدْعُوا لَهُ حَتَّى تَرَوْا أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ)) (رواه احمد و ابوداؤد والنسائی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۷۲ والنسائی حدیث رقم ۲۵۶۷ واحمد فی المسند ۲/۶۸)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ج یعنی جو شخص تم سے پناہ مانگے اور تم سے تمہارے شر کا دفع کرنا طلب کرے یا شر غیر تمہارے کا اور پناہ مانگنے کے وقت اللہ تعالیٰ کا واسطہ ڈالے تو اس کا کہنا قبول کرو۔ اور اس سے جہاں تک ہو سکے برائی کو دور کرو اللہ عزوجل کے نام کی تعظیم کے لئے۔

❷ یہاں تک کہ گمان کروا لیں اس کے حق میں بار بار دعا مانگو یہاں تک کہ تم گمان کرو کہ اس کا حق ادا ہو گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ جس شخص کے ساتھ احسان کیا گیا پھر کرنے والے کو جزا اللہ خیرا کہا، تو تحقیق اس نے ثناء میں مبالغہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ جس نے (ایک بار) جزا اللہ خیرا کہا تو اس نے عوض ادا کیا اگرچہ بہت حق ہو اس لیے کہ اس کے کہنے میں گویا اس نے اپنے نفس کو بدلہ اتارنے سے عاجز جانا اور احسان کرنے والے کا بدلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا تو اس کا ایک بار کہنا بمنزلہ مکرر دعا ہونے سے ہوا اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عادت تھی کہ جب سائل ان کے لیے سوال کرتا تو وہ بھی اسی طرح اس کے لیے سوال کرتیں پھر اس کو مال دیتیں لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا اگر میں اس کے لیے دعا نہ کروں تو اس کا حق میرے حق سے زیادہ ہو جائے گا اس لیے میں اس کے لیے دعا کرتی ہوں جیسے کہ وہ میرے لیے دعا کرتا ہے تاکہ میں اپنی دعا کے ساتھ اس کی دعا کا بدلہ اتاروں اور صدقہ خالص ہو۔

۱۹۴۴- (۱۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِهِ إِلَّاهُ الْجَنَّةُ)) (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ۱۶۷۱)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی ذات کے واسطہ سے نہ ❶ مانگی جائے مگر بہشت۔“ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اللہ تعالیٰ کی ذات کے واسطہ کے ساتھ نہ مانگی جائے مگر بہشت الخ یعنی اللہ تعالیٰ کا مرتبہ کہیں اس سے بڑھ کر ہے کہ اس کا وسیلہ دے کر کسی سے دنیا فانی کے اسباب طلب کرے وہ تو اس لائق ہے کہ اس کے آگے اس کے نام کی دوبائی دے اور بہشت مانگے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ انصار مدینہ میں کھجوروں کی قسم کے لحاظ سے بہت مالدار تھے اور ان کے مالوں میں سے ان کو بیرحاء بہت محبوب تھا جو مسجد کے سامنے تھا رسول اللہ ﷺ اس میں تشریف لے جاتے تھے اور پانی پیتے اس میں کہ اچھا تھا انس نے کہا جب یہ آیت اتری ”تم ہرگز نیکی کو نہ پہنچو گے یہاں تک کہ اس چیز سے خرچ کرو“ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”تم ہرگز نیکی کو نہ پہنچو گے یہاں تک کہ اس چیز سے خرچ کرو جس کو تم پسند کرتے اور تحقیق مجھے مال میں سے بیرحاء بہت پسند ہے اور تحقیق وہ صدقہ ❶ ہے واسطہ اللہ تعالیٰ کے میں اس کی نیکی کی امید رکھتا ہوں اور

۱۹۴۵- (۱۷) عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ تَخْلٍ وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءٌ وَكَانَتْ مُسْتَقْبَلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تَنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تَنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءٌ وَانْهَى صَدَقَةً لِلَّهِ تَعَالَى أَرْجُو بَرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعُمَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بَخْ بَخْ ذَالِكَ مَالٌ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے ذخیرہ رکھنے کا تو اے اللہ کے رسول! اس کو استعمال میں لائیے جیسے اللہ تعالیٰ آپ کو دکھائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہت خوب! بہت خوب!“ یہ یعنی بیرحاء مال ہے نافع اور تحقیق میں نے سنا جو تو نے کہا اور تحقیق میں مناسب جانتا ہوں کہ تو اس کو تقسیم کر دے اپنے قرائتوں میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ایسا ہی کروں گا پھر اس باغ کو سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے قرائتداروں اور بچوں کے بیٹوں میں تقسیم کیا۔ ② (بخاری و مسلم)

رَابِعٌ)) وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتُ وَإِنِّي أَرَىٰ أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ۔ (متفق عليه) (السخاری حدیث رقم ۱۴۶۱ و مسلم حدیث رقم (۴۲-۹۹۸) والدارمی حدیث رقم ۱۶۵۵ واحمد فی المسند ۳/۱۴۱)

سیدنا بخاری رحمہ اللہ

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ① وہ صدقہ ہے اس ایمان کامل کی یہی علامت ہے کہ اپنی نہایت پیاری چیز کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شاکر کر دے۔
② اپنے قرائتوں اور بچوں کے بیٹوں میں اس امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقات و خیرات میں اہل فضل سے مشورہ لینا مستحب ہے جیسے انہوں نے نبی ﷺ سے مشورہ لیا اور معلوم ہوا کہ صدقہ عزیزوں اور رشتہ داروں کو دینا افضل ہے غیروں کے بہ نسبت جب کہ عزیز محتاج ہوں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب رشتہ داری میں قریبی لوگ نہ ہوں تو پھر دور کے رشتہ داروں کو دے اس لئے کہ سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ باغ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ میں تقسیم کیا اور وہ ان کے ساتویں واد میں جا کر ملتے ہیں۔
۱۹۴۶- (۱۸) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ تُشَبَّعَ كَيْدًا جَانِعًا)) (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔)
سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین صدقہ یہ ہے کہ تو ایک بھوکے جاندار کا پیٹ ① بھر دے۔“ (نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں)

(البیہقی حدیث رقم ۱۹۴۶)

فوائد الحدیث: ① تو ایک بھوکے جاندار کا پیٹ بھر دے اس یعنی جو چیز کہ جاندار ہو خواہ کافر ہو خواہ مسلمان خواہ جانور۔

بَابُ

باب ہے ① سابق باب کے تتمہ میں

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت عورت اپنے گھر سے صدقہ کرتی ہے طعام میں سے اس حال میں کہ ② نہ اسراف کرنے والی ہو تو

۱۹۴۷- (۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلَزَوْجُهَا أَجْرُهُ

اس کے لیے اس کے خرچ کرنے اس کا ثواب ہے اور اس کے خاوند کو اس مال کے کمانے کا ثواب ہوگا اور خزانچی کے لیے بھی اسی کے مانند ہے اور ان کے ثواب میں سے کسی کے ثواب میں سے کوئی کمی نہیں کرے گا۔“ (بخاری و مسلم)

بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا)) (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۴۳۷ و مسلم حدیث رقم (۷۹-۱۰۲۳) و احمد فی المسند ۶/۴۴)

فوائد الحدیث: ❶ تولد باب ہے الخ ابن الملک نے فرمایا ہے کہ بعض شخصوں میں باب الفقہ لکھا ہوا ہے اور بعض باب تنفقہ المراقۃ من مال زوجها موجود ہے۔ مرقاۃ۔ ❷ اسراف نہ کرنے والی ہو الخ یعنی اتنا نہ دے کہ اس کی اولاد فاقہ پر مجبور ہو جائے یا بڑا بے وقت ہے کہ جب خاوند نے دینے سے منع کیا ہو۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کہ عورت اپنے خاوند کی کمائی سے صدقہ کرتی ہے ❶ اس کے حکم ❷ کے بغیر تو اس کے لئے اس کا آدھا ثواب ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۹۴۸- (۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسَبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِهَا فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ)) (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۵۳۶۰ و مسلم حدیث رقم

(۸۴-۱۰۲۶) و ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۸۷)

فوائد الحدیث: ❶ اس کے حکم کے بغیر الخ یعنی اس کے خاوند نے دینے سے نہ منع کیا تھا اور نہ ہی اجازت دی تھی۔ ❷ دوصدقہ کرنے والوں میں سے الخ یعنی جو دینے کا ثواب ہے اس میں خزانچی بھی شریک ہے بشرطیکہ خوشی سے دے اور جو خزانچی دیتے ہوئے تنگ دل ہو وہ ثواب سے بے نصیب ہے۔ اس لیے کہ مالک تو دینا چاہتا ہے اس ناپاک کا ناحق پیٹ پھوٹا ہے تو اس کے برابر دوسرا بخیل کون ہے؟ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایسا مسلمان امانتدار خزانچی کہ جو حکم دیا گیا ہے وہ اس کو پورا پورا ادا کرتا ہے اس میں کوئی کمی نہیں کرتا اور اپنے دل کی خوشی سے اور اس شخص کو دیتا ہے جس کو دینے کا حکم دیا گیا ہے تو وہ بھی دوصدقہ ❶ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔“ (متفق علیہ)

۱۹۴۹- (۳) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوقَرًّا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ)) (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۴۳۸ و مسلم حدیث رقم (۷۹-۱۰۲۳) و ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۸۴

و النسائی ۵/۶۵ حدیث رقم ۲۵۳۹)

فوائد الحدیث: ❶ تولد اس کے حکم کے بغیر یعنی خاص اس صدقہ کا خاوند نے اس کو حکم نہیں کیا تھا لیکن اس کی خوشی کو مجملًا جانتی ہے یعنی تھوڑی سی چیز کہ جس کے دینے سے کوئی منع نہیں کرتا جیسے یہاں فقیر کو آنا یا پیسہ وغیرہ دیتے ہیں۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کو کہا کہ میری ماں اچانک مر گئی اور میں گمان کرتا ہوں کہ اگر وہ کچھ بولتی تو ضرور صدقہ کی وصیت کرتی تو کیا اب

۱۹۵۰- (۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أُمِّي أَفْلَيْتْ نَفْسَهَا وَ أَطْنَهَا لَوْ تَكَلَّمْتُ تَصَدَّقْتُ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا

اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو اس کا ثواب اس کو ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“ ❶ (بخاری و مسلم)

قَالَ نَعَمْ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۳۸۸ و مسلم حدیث رقم (۵۱-۱۰۰۴) وابن ماجہ حدیث رقم ۲۷۱۷)

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا ہاں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ دینا میت کو نفع دیتا ہے اور باتفاق علماء اہل سنت میت کو ثواب پہنچتا ہے اور اسی طرح دعا کے پہنچنے میں بھی اجماع ہے اور فرض کے ادا میں بھی اور ان سب میں نصوص وارد ہوئے ہیں۔ (نووی)

الفصل الثانی (دوسری فصل)

سیدنا ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ حجۃ الوداع کے سال اپنے خطبہ میں فرما رہے تھے: ”عورت کچھ ❶ نہ خرچ کرے اپنے خاوند کے گھر سے مگر اپنے خاوند کی اجازت سے“ کہا گیا اے اللہ کے رسول! اور طعام بھی نہ خرچ کرے فرمایا: ”یہ ہمارے مالوں میں سے نفیس ترین ہے۔“ (ترمذی)

۱۹۰۱- (۵) عَنْ أَبِي أَسَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ((لَا تُفِيقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامُ قَالَ ذَٰلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا)) (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۶۷۰ وابن ماجہ ۷۰۰/۲)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عورت خرچ نہ کرے الٰہی یہی اس عورت کے ساتھ خاص ہے جس کو خاوند نے خرچ کرنے سے روکا ہو اور جس عورت کو خاوند نے خرچ کرنے کی اجازت دی ہے نہ خرچ کرنے سے روکا ہے تو اس کو اپنے خاوند کے مال سے دینا درست ہے جیسے فصل اول کی دوسری حدیث میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا گزرا۔

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کہ جب رسول اللہ ﷺ نے جب عورتوں سے بیعت لی تو ایک جلیل القدر عورت کھڑی ہوئی گویا کہ وہ قبیلہ مضر کی عورتوں سے تھی اس نے کہا اے اللہ کے نبی! تحقیق ہم اپنے باپوں اپنے بیٹوں اور اپنے خاوندوں پر بوجھ ہیں تو ان کے مالوں سے ہمارے لئے کیا حلال ہے؟ فرمایا: ”تازہ ❶ مال تم اس کو کھاؤ اور بطریق تحفہ کے اس کو بھیجو۔“ (ابوداؤد)

۱۹۰۲- (۶) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَأَةٌ جَلِيلَةٌ كَانَتْهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُلُّ عَلَى ابْنِنَا وَابْنَانِنَا وَأَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ قَالَ ((الرَّطْبُ تَأْكُلْنَهُ وَتَهْدِيَنَهُ)) (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۶۸۶)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مراد تازہ مال سے وہ چیزیں ہیں جو جلدی خراب ہو جاتی ہیں کیونکہ عادیہ بات معلوم ہے کہ لوگ ایسی چیزوں کے خرچ کرنے سے نہیں روکتے اس میں اجازت کی دلیل حاصل ہے بخلاف خشک چیزوں کے کہ ان میں اجازت کی ضرورت ہے۔

تعالیٰ کی راہ میں گھوڑے پر سوار کیا تو اس شخص نے ❶ کہ جس کے پاس گھوڑا تھا ضائع کیا میں نے چاہا کہ میں اس کو خرید لوں اور میں نے گمان کیا کہ وہ اس کو ستا بیچے گا پھر میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”اس کو نہ خرید کر اور ❷ اپنے صدقہ میں رجوع نہ کر اگرچہ وہ تجھ کو ایک درہم کے بدلہ میں دے اس لئے کہ رجوع کرنے والا اپنے صدقہ میں کتے کی مانند ہے کہ جو اپنی قے کو چاٹتا ہے۔“ اور ایک روایت میں ہے: ”اپنے صدقہ میں نہ رجوع کر اس لئے کہ رجوع کرنے والا اپنے صدقہ میں اپنی قے کو چاٹنے والے کی مانند ہے۔“ (بخاری و مسلم)

عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَصَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ ((فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَ بِدَرَاهِمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْنِهِ)) وَفِي رَوَايَةٍ ((لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْنِهِ)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۴۹۰ و مسلم حدیث رقم (۷۹۷-۷) حدیث رقم ۲۳۸۴ واحمد فی المسند ۲۷/۲)

فوائد الحديث: ❶ ضائع کیا الخ یعنی دبا کر ڈالا۔

❷ اس کو نہ خرید کر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے اس کو پھر قیتا بھی نہ لے۔

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ اچانک آپ کے پاس ایک عورت آئی اس نے کہا اے اللہ کے رسول! تحقیق میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی صدقہ کی تھی اور میری ماں مر گئی ہے ❶ آپ نے فرمایا: ”تیرا ثواب ثابت ہو گیا اور لونڈی کو میراث نے تجھ پر لوٹا دیا“ عورت نے کہا اے اللہ کے رسول! تحقیق میری ماں پر مہینہ بھر کے روزے تھے؟ کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ نے فرمایا: ”اس کی طرف سے روزے رکھ“ اس نے کہا میری ماں نے کبھی حج نہیں کیا کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ ❷ آپ نے فرمایا: ”ہاں اس کی طرف سے حج کر۔“ (مسلم)

۱۹۵۵- (۲) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ ((وَجَبَ أَجْرُكَ وَرَدَّهَا عَلَيْكَ الْمِيرَاثُ)) قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرٍ أَفَأَصُومُ عَنْهَا قَالَ ((صُومِي عَنْهَا)) قَالَتْ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا ((قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا)) (مسلم) (مسلم حدیث رقم (۱۱۴۹-۱۰۵۷) وابوداؤد حدیث رقم ۳۳۰۹)

فوائد الحديث: ❶ فرمایا تیرا ثواب ثابت الخ یعنی تجھ کو وہ فائدہ ہوئے ایک تو دینے کا ثواب اور دوسرا لونڈی کی ملکیت وراثت کی وجہ سے۔ ❷ اس کی طرف سے حج کر اس حدیث سے کئی مسائل حل ہوتے ہیں (۱) روزہ کا میت کی طرف سے جائز ہونا (۲) احبیبہ کی بات سننا ضرورت شرعی سے (۳) جو چیز کسی عزیز پر صدقہ کرے اور وہ میراث کے سبب سے لوٹ آئے تو اس کا بلا کراہت لینا جائز ہے بخلاف اس کے کہ وہ اس کو خریدے کیونکہ یہ منع ہے (۴) نائب ہونا میت کی طرف سے حج میں جائز ہے۔ نووی مختصر۔

کِتَابُ الصَّوْمِ

کتاب روزے کے بیان میں الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب رمضان داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں“ اور ایک روایت میں ہے: ”بہشت کے دروازے دل دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان قید کئے جاتے ہیں“ اور ایک روایت میں ہے: ”دروازے رحمت ❶ کے کھول دیئے جاتے ہیں۔“ (بخاری و مسلم)

۱۹۵۶- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فَتُحْتُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ)) وَفِي رَوَايَةٍ ((فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ وَفِي رَوَايَةٍ فَتُحْتُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۸۹۹، مسلم حدیث رقم ۲-۱۰۷۹، الدارمی حدیث رقم ۱۷۷۵ و الموطا حدیث رقم ۵۹ من کتاب الصیام)

فوائد الحدیث: ❶ دروازے رحمت کے الخ اس حدیث میں رمضان کی فضیلت کا بیان ہے اس لیے کہ جب آدمی نے روزہ رکھا اور پیٹ خالی ہوا، اکثر گناہوں سے بچا تو رحمت الہی جوش میں آئی، بہشت کے دروازے کھل گئے، دوزخ کے دروازے بند ہو گئے اور شیطان قید ہو گئے اس لیے کہ اکثر شیطان کا قابو آدمی پر پیٹ بھرنے میں ہوتا ہے اور اکثر بے نماز لوگ بھی رمضان میں روزے رکھتے ہیں اور نماز شروع کرتے ہیں تو یہ بھی دلیل ہے شیطان کے قید ہونے کی الغرض رمضان کی برکت میں کوئی شے نہیں۔

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بہشت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ ہے کہ اس کا نام ریان رکھا گیا ہے اس میں سے داخل نہیں ہوں گے مگر روزہ دار۔“ ❶ (بخاری و مسلم)

۱۹۵۷- (۲) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرِّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ))۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۳۲۵۷، مسلم حدیث رقم ۱۶۶۶-۱۱۵۲) وابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۴۰)

فوائد الحدیث: ❶ مگر روزہ دار الخ ویسے تو ہر مومن سب قسم کی نیکیاں بجالاتا ہے مگر شخص کی طبیعت میں ایک قسم کی نیکی کا شوق ذوق زیادہ ہوتا ہے جیسے بہادر کو جہاد کا، نخی کو صدقہ کا، تو وہ بھی اسی نیکی والوں میں گنا جاتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے روزہ رکھا رمضان کا ایمان سے اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے بخشے جائیں گے اس کے پہلے تمام گناہ اور جو شخص کھڑا ہوا رمضان میں ایمان سے اور ثواب

۱۹۵۸- (۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَارْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَارْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا

حاصل کرنے کی نیت سے، بخشے جائیں گے اس کے تمام پہلے گناہ اور جو شخص کھڑا ہوا (قیام کیا) شب قدر میں ایمان سے اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے بخشے جائیں اس کے پہلے تمام گناہ۔“ (بخاری و مسلم)

وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔)) (متفق علیہ)
(البحاری حدیث رقم ۱۹۰۱ و مسلم حدیث رقم ۱۷۵۰-۷۶۰) والترمذی حدیث رقم ۶۸۳ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۴۱ والدارمی حدیث رقم ۱۷۷۶
واحمد فی المسند ۲/۳۲)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”انسان کے ہر نیک عمل کے ثواب کو زیادہ کیا جاتا ہے اس طرح کہ نیک کا ثواب دس گنا ملتا ہے یہاں تک کہ ثواب سات سو گنا تک پہنچ جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا مگر روزہ کا ثواب اس سے بھی بہت بلند ہے اس لئے کہ وہ میرے لئے ① ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا روزہ دار چھوڑتا ہے اپنی خواہشات کو اور اپنے کھانے کو صرف میری رضا کے لئے، روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں ایک خوشی ② روزہ کھولنے کے وقت اور دوسری خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت (ہوگی) اور روزہ دار کے منہ کی بوا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک ③ کی بو سے خوش تر ہے اور روزہ سپر ④ ہے پس جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ فحش باتیں نہ کرے اور نہ بیہودگی کے ساتھ آواز بلند کرے پس اگر اس کو کوئی برا کہے یا اس سے لڑنے کا ارادہ کرے تو چاہئے کہ وہ اسے کہے میں روزہ دار ہوں۔“ (بخاری و مسلم)

۱۹۵۹- (۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ يُضَعَّفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَلِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضَعِيفٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ يَدْعُ شَهْرَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجَلِي لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَائِ رَبِّهِ وَلَخُلُوفٌ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَالصَّيَّامُ جَنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثُ وَلَا يَصْخَبُ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي أُمْرٌءٌ صَائِمٌ۔)) (متفق علیہ) (البحاری حدیث رقم ۱۹۰۴ و مسلم حدیث رقم ۱۶۴۰-۱۱۵۱) والترمذی حدیث رقم ۷۱۴ والنسائی حدیث رقم ۲۲۱۵ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۳۸ والدارمی حدیث رقم ۱۷۷۰ و احمد فی المسند ۲/۲۶۶)

فوائد الحديث: ① روزہ میرے ہی لئے ہے روزہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اس لیے نسبت کیا کہ دوسری عبادات جیسے نماز، زکوٰۃ اور حج میں ریا کو دخل ہے لیکن روزہ میں نہیں کیونکہ اگر روزہ دار ظاہر نہ کرے تو اس کو کوئی نہیں جان سکتا اور دوسرا سبب یہ ہے کہ ہر عبادت میں فرشتے آدمی کے شریک ہیں مگر روزہ میں شریک نہیں اس لیے کہ ان کو بھوک پیاس نہیں لگتی کہ اس کو روکیں۔ ② ایک خوشی اپنے افطار کے الٹ روزہ کھولنے کے وقت تو یہ خوشی ہے کہ روزہ پورا ہوا اور بھوک پیاس کا غلبہ دور ہوا اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت خوشی یہ ہوگی کہ روزہ کا ثواب پائے گا تو خوش ہوگا۔ ③ مشک کی بو سے الٹ روزہ دار کے منہ کی بو کو مشک سے زیادہ پسند فرمایا جیسے شہیدوں کے خون کو فرمایا کہ رنگ خون کا اور بو مشک کی۔ ④ روزہ سپر ہے یعنی گناہوں سے پناہ ہے روزہ دار کا جب پیٹ خالی رہا تو اکثر گناہوں سے بچتا رہا اور جب گناہوں سے بچا تو دوزخ سے بچا۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت کہ ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو قید کئے جاتے ہیں شیطان اور سرکش ❶ جن اور بند کئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے پس اس کا کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا اور بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو اس سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور پکارنے والا پکارتا ہے اے خیر کے طلب کرنے والے متوجہ ہو ❷ اور اے برائی کا ارادہ کرنے والے بند رہ ❸ اور اللہ تعالیٰ کے لئے ❹ ہیں آگ سے آزاد کئے ہوئے اور ❺ یہ ہر شب پکارنا ہوتا ہے۔“ (ترمذی وابن ماجہ)

۱۹۶۰- (۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِقَتِ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِي مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلَّهِ عِتْقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذَلِكَ كُلُّ لَيْلَةٍ))۔ (رواه الترمذی وابن ماجہ)

(الترمذی حدیث رقم ۶۸۲ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۴۲ والنسائی حدیث رقم ۲۱۰۷ واحمد فی المسند ۴/۳۱۱)

حکم الحدیث: یہ حدیث غریب ہے لیکن اس کا شاہد موجود ہے جو اسے مضبوط کرتا ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور سرکش جن ان شیطانوں کو قید کرتے ہیں اس لئے کہ وہ روزہ داروں کے دلوں میں وسوساں نہ ڈالیں اور اس کی علامت یہ ہے کہ ماہ رمضان میں اکثر گناہ گار اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور اللہ عزوجل کی طرف رجوع کرتے ہیں اور بعض میں جو اس کے خلاف پایا جاتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ شیطانوں کے پہلے بہکانے کی تاثیر ان کے دلوں میں بیٹھی ہوئی ہوتی ہے اسی عادت کے موافق وہ اب بھی برائی کرتے ہیں۔ ❷ متوجہ ہوا یعنی اللہ عزوجل کی طرف۔ ❸ بند رہا یعنی برائی میں کمی کر گناہوں کو چھوڑ دے۔ ❹ اور اللہ کے لئے ہیں آگ سے آزاد کئے ہوئے ان یعنی ہو سکتا ہے کہ تو بھی ان میں سے ہو۔ ❺ اور یہ پکارنا ہر شب ہوتا ہے ان یعنی رمضان کے ختم ہونے تک۔

اور اس کو احمد نے ایک شخص سے روایت کیا اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۱۹۶۱- (۶) وَرَاهُ أَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔ (احمد فی المسند ۴/۳۱۲)

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم پر رمضان بابرکت مہینہ آیا ہے اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض کئے اس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس میں دوزخ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں اور اس ❶ میں سرکش شیطانوں کو طوق پہنائے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے

۱۹۶۲- (۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((آتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مَبَارَكٌ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغْلَقُ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ لِلَّهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ))۔ (رواه احمد والنسائی)

رقم ۲۱۰۶ واحمد فی المسند ۲/ ۲۳۰)

بہتر ہے جو کوئی محروم رہا اس کی بھلائی سے تو تحقیق ❷ وہ (ہر بھلائی سے) محروم رہا۔“ (احمد و نسائی)

فوائد الحديث: ❶ اور اس میں سرکش شیطانوں کو الخ اس حدیث سے سمجھا جاتا ہے کہ مقید صرف سرکش شیطان ہوتے ہیں تو یہ حدیث گزشتہ میں مردہ کا عطف شیاطین پر تفسیری ہے۔

❷ ہر بھلائی سے محروم رہا الخ یعنی اس کو شب بیداری کی توفیق نہ ہوئی اور اگر اول شب یا آخر شب جاگتا تو محروم نہ رہتا کیونکہ حدیث میں ہے کہ جس نے عشا کی اور صبح کی نماز جماعت سے پڑھی اس نے اپنا حصہ لیلۃ القدر سے پالیا۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”روزہ اور قرآن بندہ کے لیے شفاعت کریں گے“ روزہ کہے گا اے میرے رب! میں نے اس کو دن کے وقت کھانے اور ❶ رغبت کی چیزوں سے منع کیا پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول کر اور قرآن ❷ کہے گا میں نے اس کو رات کی نیند سے باز رکھا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما تو ان کی شفاعت قبول کی جائے گی۔“ (نقل کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔)

۱۹۶۳- (۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الصَّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُولُ الصَّيَامُ أَيْ رَبِّ إِنِّي مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفَعْنِي فِيهِ وَيَقُولُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفَعْنِي فِيهِ فَيُشَفَّعَانِ))۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) (البیہقی حدیث رقم ۱۹۹۴)

حکم الحديث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحديث: ❶ اور رغبت کی چیزوں سے دن میں الخ یعنی پانی جماع اور غیبت وغیرہ سے۔

❷ قرآن کہے گا الخ یعنی قرآن پڑھنا طیبی رحمہ اللہ نے کہا کہ قرآن سے مراد تہجد اور رات کا قیام ہے اور شاید کہ رمضان کی شفاعت سے گناہ مٹائے جائیں گے اور قرآن کی شفاعت سے اعلیٰ درجات ملیں گے۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رمضان داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ مہینہ تم پر آیا ہے اور اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص کہ اس سے محروم رہا تو تحقیق وہ ہر چیز سے محروم رہا اور اس کی خیر سے محروم نہیں کیا جاتا مگر ہر ❶ بے نصیب۔“ (ابن ماجہ)

۱۹۶۴- (۹) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَ كُمْ وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرِ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا كُلُّ مُحْرَمٍ)) (رواه ابن ماجه) (ابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۴۴)

حکم الحديث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحديث: ❶ مگر ہر بے نصیب الخ یعنی جو سعادت سے بے نصیب ہے اور فسق و فجور میں مصروف ہے اور اس کو عبادت میں ذوق نہیں ہے وہی اس سے محروم رہتا ہے۔

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ❶ فرمایا آخر دن شعبان کے آپ

۱۹۶۵- (۱۰) وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شُعْبَانَ فَقَالَ ((يَا

نے فرمایا، اے لوگو! تحقیق ② تم پر بڑے مہینے نے سایہ ڈالا، بابرکت مہینہ ہے کہ اس میں ③ ایک رات ہزار ماہ سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کئے اور اس کی رات کا قیام نفل، جو کوئی اس میں اللہ کی نزدیکی ڈھونڈے کسی خصلت ④ کے ساتھ نیکی سے اس کی مانند ہوتا ہے ⑤ ہے کہ فرض ادا کیا سوائے رمضان کے اور جس نے فرض ⑥ ادا کیا رمضان میں اس کی مانند ہوتا ہے کہ ستر فرض ادا کئے سوائے رمضان کے اور وہ صبر کا مہینہ ⑦ ہے اور صبر اس کا ثواب بہشت ہے اور غم خواری ⑧ کا مہینہ ہے اور مہینہ ہے کہ اس میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے ⑨ جس نے رمضان میں روزہ دار کو افطار کرایا اس کے لئے بخشش کا سبب ہوتا ہے اس کے گناہوں کے لئے اور آگ سے اس کی ذات کی نجات کا ذریعہ ہوگا اور اس کے لیے روزہ دار کی مانند ثواب ہوگا بغیر اس کے کہ اس کے ثواب سے کچھ کم ہو، ہم نے کہا، اے اللہ کے رسول! ہم سب نہیں ہیں کہ اس قدر پائیں کہ اس کے ساتھ افطار کرائیں روزہ دار کو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو دیتا ہے ⑩ کہ افطار کرائے روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ یا ایک کھجور سے یا ایک گھونٹ پانی سے اور جو شخص کہ روزہ دار کا پیٹ بھرے گا اس کو پلائے گا اللہ میرے حوض ⑪ سے پلانا کہ وہ پیاسا ⑫ نہ ہوگا یہاں تک کہ بہشت میں داخل ہو اور وہ مہینہ ہے کہ اس کا پہلا (عشرہ) رحمت کا ہے اور اس درمیان والا (عشرہ) بخشش ⑬ کا ہے اور اس کے آخری (عشرہ) آزادی ⑭ کا ہے آگ سے اور جس شخص نے لونڈی غلام سے بوجھ ہلکا کیا رمضان کے مہینہ میں بخشتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اور اس کو آگ سے آزاد کرتا ہے۔

أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظْلَكْتُكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنَ أَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللَّهُ صِيَامَهُ قَرِيبَةً وَرَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى قَرِيبَةً فِيمَا سِوَاهُ وَمَنْ أَدَّى قَرِيبَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ قَرِيبَةً فِيمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمَوَاسَاةِ وَشَهْرُ يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةٌ لِدُنُوبِهِ وَعِتْقٌ رَقَبَةٍ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نَفْطِرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُعْطَى اللَّهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلَى مَذْقَةٍ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرِبَةٍ مِنْ مَاءٍ وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ حَوْضِي شَرِبَةً لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ)) (البيهقي حديث رقم ۳۶۰۸)

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ① خطبہ فرمایا الخ یعنی جمعہ کا یا وعظ کا خطبہ۔ ② تحقیق تم پر بڑے مہینے نے سایہ ڈالا الخ یعنی رمضان کا مہینہ قریب آیا۔ ③ اس میں ایک رات ہے الخ یعنی لیلة القدر۔ ④ کسی خصلت کے ساتھ نیکی سے الخ یعنی انواع نفل سے۔ ⑤ مانند ہوتا ہے الخ یعنی نفل کا ثواب ایسا ہوتا ہے جیسے فرض کا دوسرے دنوں میں۔ ⑥ جس نے رمضان میں فرض ادا کیا الخ یعنی بدنی یا مالی۔ ⑦ اور وہ صبر کا مہینہ ہے کہ آدمی کھانے پینے وغیرہ سے بند رہتا ہے۔ ⑧ غم خواری کا مہینہ سے الخ کہ فقیہوں اور بھوکوں کی اس میں خبر گیری چاہئے رزق مومن کا یعنی رزق حسی اور معنوی۔ ⑨ جس نے افطار کرایا الخ یعنی حلال کسب سے۔ ⑩ اللہ دیتا ہے الخ سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اس سے بھی زیادہ فراخ ہے وہ نکتہ نواز ہے چھوٹے چھوٹے بے حقیقت کاموں پر ان گنت ثواب عنایت فرماتا ہے فسخان من فضله و کرمه اوسع من ذلك اللهم اغفر لکاتبہ و لمن سعی فیہ۔ ⑪ حوض الخ یعنی حوض کوثر سے۔ ⑫ کہ پیاسا نہ ہوگا الخ یعنی اس کے بعد۔ ⑬ درمیان والا ہے الخ یعنی وہ دور مغفرت کا ہے۔ ⑭ اور اس کے آخر آزادی ہے آگ سے الخ یعنی یہ تینوں چیزیں مومن ہی کے لئے ہوتی ہیں نہ کہ کافروں کے لئے۔

۱۹۶۶- (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ أَطْلَقَ كُلَّ أَسِيرٍ وَأَعْطَى كُلَّ سَائِلٍ۔ (البيهقي حديث رقم ۳۶۲۹)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جس وقت کہ رمضان کا مہینہ داخل ہوتا ہر قیدی ① کو چھوڑ ② دیتے تھے اور ہر مانگنے والے کو دیتے تھے۔ ③

حکم الحديث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ① ہر قیدی کو چھوڑ دیتے الخ یعنی جو کہ قید کئے جاتے واسطے حق اللہ تعالیٰ کے یا بندوں کے حق کے لئے قید ہوتے ان کے چھوڑنے سے مراد یہ ہے کہ ان کو ان سے کہہ کر چھڑوا دیتے اور احتمال یہ بھی ہے جو قیدی نبی ﷺ کے حق کے لئے ہوتے ہوں انہیں کو چھوڑتے ہوں۔ ② چھوڑ دیتے الخ یعنی جو کافر آپ کے قید خانہ میں ہوتا رمضان شریف میں اس کو احساناً قید سے رہا کر دیتے اس لئے کہ جو کافر بالغ مسلمانوں کی قید میں آجائے تو امام کو اختیار ہے چاہے اس کو قتل کر ڈالے چاہے تو اس کو احساناً چھوڑ دے چاہے اس سے فدیہ لے لے اور اگر چاہے تو اس کو غلام بنالے امام شافعی رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے علماء احناف کے نزدیک دو باتوں میں اختیار ہے قتل کر ڈالے یا غلام بنا کر رکھے۔ (مرقاۃ)

③ اور ہر مانگنے والے کو دیتے الخ نبی ﷺ ہر رمضان کے علاوہ بھی ہر سال کو دیتے اور یہاں مراد یہ ہے کہ عادت سے زیادہ دیتے۔

۱۹۶۷- (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْجَنَّةَ تَزُخَرُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ إِلَى حَوْلِ قَابِلٍ قَالَ فَإِذَا كَانَ أَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُورِ الْعِينِ فَيَقْلُنَّ يَارَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ أَزْوَاجًا تَقَرُّبُهُمْ أَعْيُنُنَا وَتَقَرُّ أَعْيُنُهُمْ بَنَاءً))۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) (البيهقي حديث رقم ۳۶۲۳)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”رمضان کے آنے کے لئے آغاز سال ① سے آئندہ سال تک بہشت کو زینت دی جاتی ہے آپ نے فرمایا جس وقت کہ رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے ہوا چلتی ہے عرش کے نیچے بہشت کے پتوں سے سر حور عین کے اوپر پھر حور عین کہتی ہیں اے ہمارے رب! ہمارے لئے اپنے بندوں سے خاوند بنا جن کی وجہ سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہماری وجہ سے ٹھنڈی ہوں۔“ (بیہقی نے یہ تینوں احادیث

شعب الایمان میں نقل کیں۔)

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قولہ آغاز سال سے الخ مراد سال سے غرہ محرم یا غرہ شوال۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے لئے رمضان کی آخری رات بخشش کی جاتی ہے“ کہا گیا، اے اللہ کے رسول! کیا وہ لیلۃ القدر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں لیکن کام کرنے والا اس کے سوائے نہیں کہ اپنی مزدوری پوری دیا جاتا ہے جس وقت کہ وہ اپنا کام مکمل کر لیتا ہے۔“ (احمد)

۱۹۶۸- (۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((يُغْفَرُ لَأُمَّتِهِ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ قَبْلَ يَأْسُ رَسُولَ اللَّهِ أَهْيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلَكِنَّ الْعَامِلَ إِنَّمَا يُؤْتَى أَجْرُهُ إِذَا قَضَى عَمَلَهُ)) (رواه احمد) (احمد فی المسند ۲/ ۲۹۲)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

بَابُ رُؤْيَةِ الْهَلَالِ چاند کے دیکھنے کے بیان میں الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہ روزہ رکھو جب تک کہ چاند دیکھو اور نہ افطار کرو جب تک کہ اس کو دیکھو پس اگر تم پر چاند ڈھانپا ❶ جائے تو اس کے لیے اندازہ کرو۔“ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ”کبھی مہینہ انتیس رات کا ہوتا ہے تم روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھو اور اگر تم پر ابر (بادل) کیا جائے تو تیس دن کی گنتی پوری کرو۔“ (بخاری و مسلم)

۱۹۶۹- (۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَاصْكُمُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ))

(متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۹۰۶ و مسلم حدیث رقم (۳- ۱۰۸۰) و ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۲۰ و الترمذی حدیث رقم ۶۸۴ و النسائی حدیث رقم ۲۱۲۱ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۵۴ و الدارمی حدیث رقم ۱۶۸۴ و المؤطا حدیث رقم ۲ من کتاب

(الصیام)

فوائد الحدیث: ❶ پس اگر تم پر چاند ڈھانپا جائے الخ یعنی انتیس شعبان کو ابر ہو جائے تو شعبان کے تیس دن پورے کر لو اس کے بعد روزہ رکھو اسی طرح اگر انتیس رمضان کو بادل ہو تو تیس روزے پورے کر لو اس کے بعد عید الفطر ادا کرو۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”چاند یکھنے کے بعد روزہ رکھو اور چاند یکھنے کے بعد افطار
کرو پس اگر تم برابر کیا جائے تو تمہیں دن کی گنتی پوری کرو۔“
(بخاری و مسلم)

۱۹۷۰- (۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((صُومُوا لِرُؤْيَيْهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ عُمَ
عَلَيْكُمْ فَاصْكُمُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ)) (متفق عليه)
(البخاری حدیث رقم ۱۹۰۹ و مسلم حدیث رقم
(۱۸-۱۰۸۱) والنسائی حدیث رقم ۲۱۲۴ والدارمی

حدیث رقم ۱۶۸۵ واحمد فی المسند ۵/۴۲)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”ہم امی ❶ جماعت ہیں کہ کتاب و حساب نہیں جانتے مہینہ
ایسا ایسا اور ایسا ہوتا ہے اور آپ نے انگوٹھے کو بند کیا تیسری
بار میں پھر فرمایا مہینہ ایسا ایسا اور ایسا ہوتا ہے یعنی پورا تیس
دن کا اس سے مراد یہ ہے کہ ایک ❷ دفعہ انتیس دن کا ہوتا
ہے اور ایک دفعہ تیس دن کا۔“ (بخاری و مسلم)

۱۹۷۱- (۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((أَنَا أُمَّةٌ أَمِيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ الشَّهْرُ
هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَعَقَدَ الْإِبْهَامُ فِي الثَّلَاثَةِ ثُمَّ
قَالَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي تَمَامَ الثَّلَاثِينَ
يَعْنِي مَرَّةً تِسْعًا وَعَشْرِينَ وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ)) (متفق
عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۱۳ و مسلم حدیث
رقم ۱۵-۱۰۸۰ و ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۱۹ و
النسائی حدیث رقم ۲۱۴۱ واحمد فی المسند ۲/

(۱۲۲)

فوائد الحديث: ❶ امی جماعت ہیں ان امی عرب کو اس لئے کہا کہ جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے تھے ویسے ہی رہتے تھے
لکھے پڑھتے نہیں تھے اور یہ بات باعتبار اکثر کے ہے یا مرادیہ ہے کہ اچھی طرح حساب و کتاب نہیں جانتے تھے اور حدیث کا معنی یہ ہے کہ نجوم
کے قواعد پر عمل کرنا ہمارا طریقہ نہیں ہے بلکہ ہمارا علم رویت چاند سے متعلق ہے۔ ❷ ایک دفعہ انتیس دن کا ہوتا ہے ایک دفعہ تیس دن کا ان
شاید بعض لوگوں نے کہا کہ رمضان کے مہینہ کا روزہ ہم پر فرض ہوا اور کبھی رمضان کا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ پورے مہینہ کا
ثواب نہ ہو؟ تو نبی ﷺ نے یہ حدیث فرمائی اور کمال تصریح سے اشارہ کر کے فرمایا کہ دونوں صورت میں ثواب برابر ہے خواہ تیس دن کا ہو خواہ
انتیس دن کا۔

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”عید کے دو ماہ ❶ ناقص ہوتے رمضان اور ذوالحجہ۔“
(بخاری و مسلم)

۱۹۷۲- (۴) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((شَهْرًا عِيدٌ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ
وَذُو الْحِجَّةِ)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم
۱۹۱۲ و مسلم حدیث رقم ۳۱-۱۰۸۹ و ابوداؤد
حدیث رقم ۳۳۲۳ والترمذی حدیث رقم ۶۹۲ و ابن
ماجہ حدیث رقم ۱۶۵۹ واحمد فی المسند ۵/۳۸)

فوائد الحديث: ۵ دو مہینے عید کے ناقص نہیں ہوتے امام احمدؒ نے اس حدیث کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ ایک ہی سال میں یہ دو ماہ کم نہیں ہوتے اگر ایک اتیس دن کا ہو گا تو دوسرا تیس دن کا ہو گا۔ اسحاقؒ نے کہا کہ ان دونوں ماہ کا ثواب کم نہیں ہوتا پورا ملتا ہے اگرچہ دونوں شمار میں کم ہوں اور یہی قول زیادہ درست ہے۔ واللہ اعلم

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص بھی رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے مگر وہ شخص کہ جو روزے رکھنے کی عادت ۱ رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اس دن کا روزہ رکھے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۹۷۳- (۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمٍ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۱۴ و مسلم حدیث رقم ۱۰۸۲-۲۱ و ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۳۵ و الترمذی حدیث رقم ۶۸۵ و النسائی حدیث رقم ۲۱۳۰ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۵۰ و الدارمی حدیث رقم ۱۶۸۹ و احمد فی المصنوع ۵۲۱/۲)

فوائد الحديث: ۵ روزے رکھنے کی عادت پس چاہئے کہ روزہ رکھے الخ یعنی جیسے بطور سنت کسی کو دوشنبہ یا پنجشنبہ کے روزہ کی عادت ہو اور وہ دن رمضان سے ایک دن پہلے آجائے تو اس کو روزہ رکھنا درست ہے لیکن صرف رمضان کی پیشوائی (استقبال رمضان) کے لئے ایک یا دو دن کا روزہ رکھنا درست نہیں ہے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت شعبان کا آدھا مہینہ گزرے جائے تو پھر روزے نہ رکھو۔“ ۱ (ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ دارمی)

۱۹۷۴- (۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُومُوا)) (رواه ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجہ و الدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۳۷ و الترمذی حدیث رقم ۷۳۸ و ابن ماجہ حدیث رقم ۶۵۰ و الدارمی حدیث رقم ۱۷۴۰)

حکم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ۵ پس نہ روزے رکھو ممانعت کی وجہ یہ ہوگی کہ فرض اور نفل مل نہ جائیں اور عام لوگوں کو یہ دوسو سہ پیدا نہ ہو کہ شعبان کے روزے بھی رکھنا ضروری ہیں اور بعض نے کہا یہ ممانعت ضعیف لوگوں کے حق میں ہے بعض نے کہا کہ عام لوگوں کے حق میں ہے اور خاص کے لئے ایسا کرنا منع نہیں ہے واللہ اعلم۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شعبان کا مہینہ رمضان کے (دنوں کے) شمار کرتے رہو۔“

۱۹۷۵- (۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أُخْصُوا هَلَالَ شَعْبَانَ

لِرَمَضَانَ)) (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم (ترمذی)

(۶۸۷)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو لگا تار (متواتر) ماہ روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا مگر شعبان ❶ اور رمضان کے۔ (ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ)

۱۹۷۶- (۸) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شُعْبَانَ وَرَمَضَانَ (رواہ ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ)
(ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۳۶ و الترمذی حدیث رقم ۷۳۶ و النسائی حدیث رقم ۲۱۷۵ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۴۸)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مگر شعبان اور رمضان الخ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی دوسری روایت اس کے معارض ہے اس میں ہے کہ جو کوئی تم سے بیان کرے کہ نبی ﷺ نے رمضان کے سوا اور کسی مہینہ میں پورے روزے رکھے ہیں تو اس کی تصدیق نہ کرنا اس مسئلہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم سے اب تک اختلاف ہے اور احتیاط اسی میں ہے کہ شعبان کی پندرہ تاریخ کے بعد روزہ نہ رکھے جب تک کہ رمضان شروع نہ ہو جائے واللہ اعلم۔

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جو شخص شک کے دن روزہ رکھے تو تحقیق ❶ اس نے نافرمانی کی ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کی نافرمانی کی۔ (ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ دارمی)

۱۹۷۷- (۹) وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يَشْكُ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ۔ (رواہ ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و الدارمی) (البخاری تعليقا باب اذا رايتم الهلال فصوموا و ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۳۴ و الترمذی حدیث رقم ۶۸۶ و النسائی حدیث رقم ۲۱۸۸ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۴۵ و الدارمی حدیث رقم ۱۶۸۲)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس نے نافرمانی کی ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کی الخ اکثر ائمہ جیسے امام ابوحنیفہ امام شافعی اور امام مالک رضی اللہ عنہم نے اسی حدیث سے شک کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے اور کہا ہے کہ جو اس دن روزہ رکھے تو نفل کی نیت سے رکھے رمضان کی نیت سے نہ رکھے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا تحقیق دیکھا میں نے چاند یعنی رمضان کا چاند تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو گواہی دیتا ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ؟“ اس نے کہا: ہاں آپ نے فرمایا: ”کیا گواہی

۱۹۷۸- (۱۰) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْهَلَالَ يَعْنِي هَلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ ((أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ

دیتا ہے تو کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔؟“ اس نے کہا: ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے بلال! لوگوں میں اعلان کر دے کہ ❶ کل روزہ رکھیں۔“ (ابوداؤد ترمذی نسائی)

((يَا بَلَالُ اِنَّ فِي النَّاسِ اَنْ يَصُومُوا عَدًّا))۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ والدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۴۰ والترمذی حدیث رقم ۶۹۱ والنسائی حدیث رقم ۲۱۱۳ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۵۲ والدارمی حدیث رقم

(۱۶۹۲)

حکم الحدیث: یہ حدیث مرسل ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کل کو روزہ رکھیں اس اہل حدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے کہ رمضان کا چاند ایک عادل شخص کی خبر سے ثابت ہو جاتا ہے۔ ❷ روزہ رکھیں اس ابن مبارک احمد بن حنبل اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے کہ رمضان کے چاند کے لئے ایک شخص کی شہادت کافی ہے اور اہل حدیث کا بھی یہی مذہب ہے اور مالک علیہ السلام اور اوزاعی اور ثوری رحمہ اللہ کے نزدیک دوسروں کی شہادت ضروری ہے اور اس میں کچھ فرق نہیں کہ آسمان پر ایسا ہوتا ہو اور رفتہ خفیہ میں ہے کہ جب ابر نہ ہو تو بہت سے لوگوں کی گواہی ضروری ہے اور جب دن کو چاند دیکھا گیا زوال سے پہلے یا زوال کے بعد تو نہ روزہ رکھیں اور نہ افطار کریں اور یہ آنے والی رات کا چاند شمار کیا جائے گا (روضہ وغیرہ)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ چاند دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو خبر دی کہ تحقیق میں نے چاند دیکھا ہے تو آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ کا حکم فرمایا۔ (ابوداؤد دارمی)

۱۹۷۹- (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَأَى النَّاسُ الْهَلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ۔ (رواہ ابوداؤد والدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۴۲ والدارمی حدیث رقم

(۱۶۹۲)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

الْفَصْلُ الثَّلَاثُ (تیسری فصل)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ شعبان کے مہینہ کے دن اس اہتمام سے شمار کرتے کہ شعبان کے علاوہ کسی اور ماہ کا اہتمام نہ کرتے پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے پس اگر ان پر اصرار کیا جاتا تو تیس دن پورے کرتے اور پھر روزہ رکھتے۔ (ابوداؤد)

۱۹۸۰- (۱۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَحَقَّقُ مِنْ شُعْبَانَ مَا لَا يَتَحَقَّقُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُومُ لِرُؤْيَا رَمَضَانَ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۲۵ واحمد فی المسند ۶/۱۴۹)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

ابو بخری سے روایت ہے کہ ہم عمرہ کرنے کے لئے نکلے اور جب ہم بطن نخلہ ❶ میں اترے تو ہم چاند دیکھنے کے لئے جمع

۱۹۸۱- (۱۳) وَعَنِ أَبِي الْبَخَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهَلَالَ فَقَالَ

ہوئے کچھ لوگوں نے کہا کہ وہ تیسری شب کا ہے اور کچھ لوگوں نے کہا کہ وہ دوسری شب کا ہے پھر ہم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو ہم نے کہا تحقیق ہم نے چاند دیکھا تو بعض نے کہا یہ تیسری شب کا ہے اور بعض نے کہا دوسری شب کا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا تم نے اس کو کس رات دیکھا؟ ہم نے کہا فلاں فلاں رات میں دیکھا ہے انہوں نے کہا کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے رمضان کی مدت ٹھہرائی چاند دیکھنے کے وقت اور وہ اس ۲ رات کا ہے کہ جس رات میں تم نے اس کو دیکھا اور ایک روایت میں ابو خری سے ہے کہ ہم نے رمضان کا چاند دیکھا اور ہم ذات عرق میں تھے تو ہم نے ایک شخص کو ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا کہ ان سے پوچھو تو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ”تحقیق اللہ تعالیٰ ۳ نے شعبان کی مدت دراز کی رمضان کا چاند دیکھنے تک اور اگر تم پر بادل کیا جائے تو گنتی پوری کرو۔“ (مسلم)

بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهَلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَيْ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ قُلْنَا لَيْلَةٌ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَا فَهُوَ لِلَّيْلَةِ رَأَيْتُمُوهُ وَفِي رَوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ أَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَيْهِ فَإِنْ أُمِغِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ))۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۰۸۸-۳۰)

فوائد الحديث: ۱ بطن نکلہ ایک مقام کا نام ہے۔ ۲ پس وہ اس رات کا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہیں ہے جب رویت ہو اس شب کا ہے خواہ وہ رات اٹھویں ہو یا تیسویں۔ ۳ معلوم ہوا کہ رویت ہلال کی عام نہیں ہوتی یعنی جس شہر والے دیکھیں وہی روزہ رکھیں یا انتظار کریں اور دوسروں کو ان کی رویت پر اعتماد ضروری نہیں ہے اور بعض علماء نے کہا اگر مطلع ایک ہو تو دوسروں کو بھی اعتبار ضروری ہے اور یہی صحیح ہے اور بعض علماء نے کہا ایک اقلیم تک اگر اتفاق ہے تو اعتبار ہے ورنہ نہیں اور بعض علماء کا قول ہے کہ رویت ایک جگہ کی تمام روئے زمین والوں کو کافی ہے۔ یہ صحیح نہیں۔

بَابُ

باب ۱

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سحری کھاؤ اس لئے کہ تحقیق سحری کھانے میں برکت ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۱۹۸۲- (۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكََةً)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۲۳، مسلم حدیث رقم

۱۰۹۵/۴۵ الترمذی حدیث رقم ۷۰۸ النسائی

حدیث رقم ۲۱۵۵ ابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۹۲

الدارمی حدیث رقم ۱۶۹۶ واحمد فی المسند ۳/۹۹

فوائد الحديث: ❶ یہ باب روزوں کے متفرق مسائل کے بیان میں ہے۔ ❷ برکت ہے الخ یعنی ثواب اور قوت صوم۔

۱۹۸۳- (۲) عَنْ عُمَرُو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَصَلُّ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحْرِ)) (مسلم) (مسلم حدیث رقم ۴۶)۔
سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمارے روزوں اور اہل کتاب ❶ کے روزوں کے درمیان فرق سحری کھانے سے ہے۔“ (مسلم)

۱۰۹۶) والترمذی حدیث رقم ۷۰۸ والنسائی حدیث

رقم ۲۱۶۶ والدارمی حدیث رقم ۱۶۹۷

فوائد الحديث: ❶ اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ کے نزدیک روزہ میں سحری کھانا درست نہیں جبکہ اسلام میں درست اور باعث برکت ہے۔

۱۹۸۴- (۳) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم و مسلم حدیث

رقم ۴۸-۱۰۹۸ والترمذی حدیث رقم ۶۹۹ وابن

ماجہ حدیث رقم ۱۶۰۹۷ والدارمی حدیث رقم

۱۶۹۹ والموطا حدیث رقم ۶ من کتاب الصیام

واحمد فی المسند ۵/۳۳۹

فوائد الحديث: ❶ افطار میں جلدی کریں گے الخ سورج غروب ہونے کے فوراً بعد اول وقت میں روزہ کھولنا مستحب ہے جو کہ خیر کا سبب ہے اس لیے کہ یہ نبی ﷺ کی سنت ہے اور دیر کرنا جیسے نادان لوگ شیعہ کی صحبت کے اثر سے کرتے ہیں وہ مکروہ ہے۔

۱۹۸۵- (۴) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هُنَا وَعَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ)) (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۵۴ مسلم حدیث رقم

۵۱-۱۱۰۰ وابوداؤد حدیث رقم ۲۳۵۱ الترمذی

حدیث رقم ۶۹۸ والدارمی حدیث رقم ۱۷۰۰

فوائد الحديث: ❶ تحقیق افطار کیا الخ یعنی حکماً یا افطار کرنے والا ہو چکا اگر چہ کھائے پئے نہیں یا معنی یہ کہ روزہ دار روزہ کھول دے۔

۱۹۸۶- (۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوَصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّكَ تَوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((وَأَيْكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِيُنِي)) (متفق عليه)
(البخاری حدیث رقم ۱۹۶۰ و مسلم حدیث رقم ۵۷-۱۱۰۳) و ابو داؤد حدیث رقم ۲۳۶۱ و الدارمی حدیث رقم ۱۷۰۳ و المؤطا حدیث رقم ۳۹ من کتاب

الصیام و احمد فی المسند ۶/ ۲۵۸)

فوائد الحديث: ۱۰ رسول اللہ ﷺ نے وصال کے روزے رکھنے سے منع کیا اور وہ روزہ پر روزہ رکھنا ہے بغیر اس کے کہ درمیان میں کچھ کھائے یا پئے۔ خطابی وغیرہ نے کہا کہ وصال کا روزہ نبی ﷺ کے خاصائص میں سے ہے اور امت پر حرام ہے اور بعض علماء نے کہا کہ امت پر نبی بسبب رحمت اور شفقت کے ہے۔ نووی مختصر ۲۔ تم میں کون ہے میری مانند؟ ہے چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

۱۹۸۷- (۶) عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ لَمْ يَجْمَعْ الصَّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَفَّهَ عَلَى حَفْصَةَ مَعْمَرُ وَ الزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ عَيْنَةَ وَ يُونُسُ الْأَيْلِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔ (ابو داؤد حدیث رقم ۲۴۵۴ و الترمذی حدیث رقم ۷۳۰ و النسائی حدیث رقم ۲۳۳۳ و الدارمی حدیث رقم ۱۶۹۸ و المؤطا حدیث رقم ۵ من کتاب الصیام و احمد فی المسند ۶/ ۲۸۷)

حكم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ۱۰ تو اس کا روزہ نہیں الخ اہل حدیث اور شافعیہ اور حنابلہ اسی حدیث کے موافق روزہ کی نیت رات سے ضروری جانتے ہیں لیکن نفل روزہ میں رات سے نیت ضروری نہیں اس کی دلیل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ نبی ﷺ میرے پاس آئے اور فرمایا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے میں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا تو میں روزہ سے ہوں اور آپ اپنے روزہ پر قائم رہتے الحدیث۔
۱۹۸۸- (۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا سَمِعَ النَّدَاءَ أَحَدُكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت تم میں سے کوئی شخص اذان سنے ۱ اور اس کے

وَالْإِنَاءُ فِي يَدِهِ فَلَا يَضَعُهُ حَتَّى يَقْضَى حَاجَتَهُ (رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۵۰) ہاتھ میں برتن ہو تو وہ برتن کو رکھ نہ دے یہاں تک کہ اس سے اپنی حاجت پوری کرے۔“ (ابوداؤد)

واحمد فی المسند ۵۱۰/۲

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اذان سے اذان یعنی صبح کی تو اپنی حاجت پوری کرے یہ اس وقت ہے جب یقینی بات ہو کہ صبح نہیں ہوئی یا صبح نہ ہونے کا گمان غالب ہو تو ایسی صورت میں فقط اذان سننے سے کھانا پینا موقوف نہ کرے اور اگر صبح ہونے کا یقین ہو گیا ہو تو پھر کھانا پینا چھوڑ دے۔

۱۹۸۹- (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعَجَلَهُمْ فِطْرًا))۔ (رواہ الترمذی) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا، میرے بندوں میں سے مجھے وہ شخص بہت پیارا ہے جو افطار میں جلدی کرے۔“ (ترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۷۰۰ و احمد فی المسند ۲/۳۲۹)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۹۹۰- (۹) وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَفْطِرْ عَلَى تَمْرِ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُورٌ))۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و الدارمی و لم يذكر فإنه بركة غير الترمذی) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۵۵) سیدنا سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص افطار کرے تو چاہئے کہ وہ کھجور سے افطار کرے ❶ کیونکہ کھجور برکت کا سبب ہے تو اگر کھجور نہ پائے تو پھر پانی پر افطار کرے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔“ (احمد و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی) اور کسی نے ”فانہ برکۃ“ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۲۳۵۵ الترمذی حدیث رقم ۶۵۸ ابن ماجہ حدیث

رقم ۱۶۹۹ الدارمی حدیث رقم ۱۷۰۱ و احمد فی

المسند ۱۷/۴

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کھجور پر اس سے معلوم ہوا کہ کھجور پر روزہ افطار کرنا مستحب ہے۔

۱۹۹۱- (۱۰) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رُطَبَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٍ فَمَمِيرَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ مَمِيرَاتٍ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نماز مغرب سے پہلے چند تازہ کھجوروں سے افطار کرتے تھے اور اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے افطار کرتے پھر اگر

خشک کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو چند چلو پانی کے پیئے‘ (ترمذی و ابوداؤد) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَّاءٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ) وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ (ابوداؤد

حدیث رقم ۲۳۵۶ و الترمذی حدیث رقم ۶۹۶ و احمد

فی المسند ۱۶۴/۳)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کہ روزہ دار کو افطار کرائے یا کسی غازی کا ستمان درست کر دے تو اس کو بھی اس کی طرح ہی ثواب ہے۔“ (بیہقی فی شعب الایمان) اور محی السنۃ نے شرح السنۃ میں اور کہ یہ صحیح ہے۔

۱۹۹۲- (۱۱) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ فَطَرَ صَائِمًا أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ)) - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَمُحْيِي السُّنَنِ فِي شَرْحِ السُّنَنِ وَقَالَ صَحِيحٌ) (احمد فی المسند ۱۱۴/۴)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب افطار کرتے (کر لیتے) تو فرماتے: ”گئی پیاس اور رگیں تر ہوئیں اور ثواب ثابت ہوا اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔“ (ابوداؤد)

۱۹۹۳- (۱۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ ((ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَبُكَتِ الْأَجْرَانُ شَاءَ اللَّهُ)) - (رواه ابوداؤد)

(ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۵۷)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

سیدنا معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب افطار کرتے تو فرماتے: ”یا الہی! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا۔“ (ابوداؤد) نے اس کو مرسل روایت کیا ہے۔

۱۹۹۴- (۱۳) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ ((اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ)) - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مُرْسَلًا) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۵۸)

حکم الحدیث: یہ حدیث مرسل ہے۔

الفصل الثالث (تیسری فصل)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک کہ لوگ افطار کرنے میں جلدی کریں گے کیوں کہ یہود اور نصاریٰ ۱ افطار میں دیر کرتے ہیں۔“ (ابوداؤد ابن ماجہ)

۱۹۹۵- (۱۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ)) - (رواه ابوداؤد و ابن ماجہ) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۵۳ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۹۸)

واحمد فی المسند ۲/ ۴۵۰)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ۱۰ افطار میں دیر کرتے ہیں اٹھ اور روافض بھی یہودی کی پیروی کر کے افطار میں دیر کرتے ہیں اور بعض بدعتی بھی روافض کی پیروی کر کے افطار میں دیر کرتے ہیں اہل سنت سنت کی پیروی کرتے ہیں سحری میں دیر کرتے ہیں اور افطار میں جلدی۔

ابوعطیہؒ سے روایت ہے کہ میں اور مسروقؒ ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ کے پاس گئے، ہم نے کہا، اے مومنوں کی ماں! محمدؐ کے اصحاب میں دو مرد ہیں، ایک ان میں روزہ جلدی افطار کرتا ہے اور جلدی نماز پڑھتا ہے اور دوسرا دیر کر کے افطار کرتا ہے اور دیر کر کے نماز پڑھتا ہے سیدہ عائشہؓ نے کہا ان میں سے کون جلد افطار کرتا ہے اور جلد نماز پڑھتا ہے؟ ہم نے کہا، عبداللہ بن مسعودؓ تو سیدہ عائشہؓ نے کہا، اسی ۱۰ طرح رسول اللہؐ نے کیا اور دوسرے ابوموسیٰؓ ہیں۔ (مسلم)

۱۹۹۶- (۱۵) وَعَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ قَالَتْ أَبُوهَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَتْ هَكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى - (مسلم) (مسلم) حدیث رقم (۴۹-۱۰۹۹) و ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۵۴ و الترمذی حدیث رقم ۷۰۲ و النسائی حدیث

رقم ۲۱۶۱ و احمد فی المسند ۶/ ۴۸)

فوائد الحدیث: ۱۰ اسی طرح رسول اللہؐ نے کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول وقت افطار کرنا اور اول وقت ہی نماز پڑھنا مسنون ہے اور یہی طریق نبوی ہے اور اسی کی ہر تبع سنت کو اتباع لازم ہے۔ (اس حدیث میں دعا کے جو الفاظ ذہب اور وابتلت یہ ماضی کے صیغہ ہیں ان سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعا افطار کے بعد کی ہے نہ کہ افطار کرنے سے پہلے اور یہی یہ بات کہ جو دعائیں عام طور پر مروج ہیں جو کہ اس کے بعد والی حدیث میں مذکور ہے وہ مرسل ہے اس کے متعلق یہ بات ذہن میں رکھیں کہ اس کے مقابلہ میں کوئی صریح افطار کرنے کے لیے نہیں ہے تو اس لیے اگر اس پر عمل کیا جائے تو ان شاء اللہ اس میں نبیؐ کی مخالفت نہیں ہوگی اور ویسے بھی اگر یہ دعا پڑھیں گے تو اس کے بعد بسم اللہ تو لازم ہے کیونکہ نبیؐ کا واضح فرمان ہے کہ کھانے پینے سے پہلے بسم اللہ لازم ہے لہذا ذہب الظم کو افطار کے پہلے مخصوص کرنا میرے خیال میں اس کے الفاظ کو مد نظر رکھتے ہوئے درست نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب ع۔ (خ)

سیدنا عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہؐ نے رمضان میں سحری کی طرف بلایا، پس کہا: ”بارکت کھانے کی طرف آ۔“ (ابوداؤد و نسائی)

۱۹۹۷- (۱۶) وَعَنْ الْعَرَبِاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى السُّحُورِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ ((هَلُمَّ إِلَى الْعِدَاءِ الْمُبَارَكِ)) - (رواه ابو داؤد و النسائی) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۴۴ و النسائی ۴/

۱۴۵ حدیث رقم ۲۱۶۳)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا:

۱۹۹۸- (۱۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ سُحُورُ الْمُؤْمِنِ
التَّمْرُ۔ (رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۴۵)

”مومن کا سحر کا بہترین کھانا کھجور ہے۔“ (ابوداؤد)

بَابُ تَنْزِيهِ الصَّوْمِ

باب ۱ روزہ کے پاک کرنے کے بیان میں

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

۱۹۹۹- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ))۔ (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ۱۹۰۳ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۸۹ واحمد فی المسند ۲/۴۵۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ ۲ کو اس میں کچھ حاجت نہیں کہ اس شخص نے اپنا کھانا اور اپنا پینا چھوڑا ہے۔“ (بخاری)

فوائد الحديث: ۱ اس باب میں اس کا بیان ہے کہ روزہ کس چیز سے جاتا رہتا ہے اور کس چیز سے باطل ہوتا ہے اور کس چیز سے اس کا ثواب کم ہوتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ ان سے پرہیز کرے۔ ۲ تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں اس لیے روزہ رکھنے سے یہ عرض ہے کہ آدمی کا ظاہر اور باطن پاک ہو اور جب وہی تباہی قول و فعل کرتا رہا تو کھانا پینا چھوڑ دینے سے وہ عرض حاصل نہ ہوگی اگرچہ فرض گردن سے ادا ہو لیکن بے لطف۔

۲۰۰۰- (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبَلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكُكُمْ لِأَرْبِهِ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۹۲۷ و مسلم حدیث رقم ۶۵-۱۱۸۶ و ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۸۲ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۸۷ واحمد فی المسند ۶/۴۲)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ (اپنی ازواج مطہرات کا) بوسہ ۱ لیتے اور بدن سے بدن لگاتے تھے حالانکہ آپ روزہ دار ہوتے اور آپ اپنی شہوت کو قابو رکھنے میں تم لوگوں سے بہت زیادہ قادر تھے۔ (بخاری و مسلم)

فوائد الحديث: ۱ بوسہ لیتے اور اپنی بیویوں سے یہ معاملہ کرتے اس حدیث کی رو سے بوسہ لینا اور بدن سے بدن لگانا اپنی عورت سے روزہ دار کے لئے جائز ہے اگر جماع کرنے کا یا انزال ہونے کا خوف نہ ہو۔

۲۰۰۱- (۳) وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۹۳۰ و مسلم حدیث رقم ۷۶-۱۱۰۹ و ابوداؤد)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کو رمضان میں کبھی جنابت کی حالت میں صبح ہو جاتی آپ احتلام ۱ کے بغیر ہوتے تھے تو آپ ۲ غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔ (بخاری و مسلم)

حدیث رقم ۲۳۸۸ و الترمذی حدیث رقم ۷۷۹ وابن

ماجہ حدیث رقم ۱۷۰۴ والدارمی حدیث رقم ۱۷۲۵

واحمد فی المسند ۶/۳۰۸

فوائد الحدیث: ❶ احتلام کے بغیر الخ یعنی بسبب جماع کے جنابت اختیاری ہوتی ہے جب اس میں روزہ درست ہو تو احتلام کے سبب سے جونہا نے کی حاجت ہوگی اس میں بطریق اولیٰ درست ہوگا بلکہ اگر روزے کی حالت میں بھی احتلام ہو تو مغفرتیں۔
❷ پس نہاتے الخ اس سے معلوم ہوا کہ جب جنبی ہو جائے اور صبح کے بعد نہائے تو اس کا روزہ صحیح ہے خواہ فرض ہو خواہ نفل اس پر قضاء ہے نہ کوئی اور بلاء۔

۲۰۰۲- (۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ
إِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ۔ (متفق
عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۳۸ و ابو داؤد حدیث
رقم ۲۳۷۳ و الترمذی حدیث رقم ۷۷۵ وابن ماجہ
حدیث رقم ۱۶۸۲)

فوائد الحدیث: ❶ علماء نے حالت احرام میں پچھنے لگانے کے جواز پر اجماع کیا ہے خواہ سر میں لگائے جب ضرورت ہو اگر چہ پال نوٹ جائیں اور بال ٹوٹنے میں فدیہ ہے اور اگر بال نہ ٹوٹیں تو کچھ فدیہ نہیں غرض بغیر ضرورت کے حرام ہے اگر بال ٹوٹنے کا خیال ہے اور اگر بالوں کی جگہ نہیں تو بغیر ضرورت کے بھی جائز ہے۔ یہی مذہب شافعیہ اور مجہور کا ہے۔ نوی ❷ جمہور علماء نے روزہ کی حالت میں اس حدیث سے دلیل لی ہے اور جن احادیث میں روزہ ٹوٹنے کا ذکر ہے تو جمہور ان کی تاویل کرتے ہیں اس طرح پر کہ روزے میں پچھنے لگانے کو یا روزہ توڑنے کے لئے اپنے آپ کو مستعد کرنا ہے۔

۲۰۰۳- (۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيَتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ))۔ (متفق عليه)
(البخاری حدیث رقم ۲۳۹۸ و الترمذی حدیث رقم ۷۲۱ والدارمی حدیث رقم ۱۷۲۶ و احمد فی المسند ۲/۳۹۵)

فوائد الحدیث: ❶ اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کی دعوت کی روزہ بھی رہا اور پیٹ بھی بھرا سبحان اللہ اللہ کریم ہے بھول چوک کو نہیں پکڑتا۔

۲۰۰۴- (۶) وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ ((مَالَكَ)) قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اچانک ایک شخص آپ کے پاس آیا اس نے کہا اے اللہ کے رسول! میں ہلاک ہوا آپ فرمایا: تجھے کیا ہوا؟

صَاْنِمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا)) قَالَ لَا قَالَ ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ)) قَالَ لَا قَالَ ((هَلْ تَجِدُ اطْعَامَ سِتِّينَ مُسْكِنًا)) قَالَ لَا قَالَ ((اجْلِسْ)) وَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ اَتَى النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ ((اَيْنَ السَّائِلُ)) قَالَ اَنَا قَالَ ((خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ)) فَقَالَ الرَّجُلُ اَعْلَى اَفْقَرُ مِنِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَا بَتِيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ ثُمَّ قَالَ ((اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ)) - (متفق عليه) (البخارى حديث

رقم ۱۹۳۶ ومسلم حديث رقم (۸۱-۱۱۱۱) وابوداؤد حديث رقم ۲۳۹۰ والترمذى حديث رقم ۷۲۴ وابن ماجه حديث رقم ۱۶۷۱ والدارمى حديث رقم ۱۷۱۶ والموطا حديث رقم ۲۸ من كتاب الصيام واحمد فى المسند ۲/ ۲۴۱)

اس نے کہا میں نے اپنی عورت سے جماع کر لیا جبکہ میں روزہ سے تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تیرے پاس غلام ہے کہ تو اس کو آزاد کرے؟“ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا: کیا تو طاقت رکھتا ہے کہ دو ماہ کے متواتر روزے رکھے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھلانے طاقت رکھتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: بیٹھ جا اور پھرے رہے نبی ﷺ پس ہم اسی طرح بیٹھے تھے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک ”عرق“ آیا اس میں کھجوریں تھیں اور ”عرق“ کہتے ہیں بڑے ٹوکڑے کو آپ نے فرمایا: ”پوچھنے والا کہاں ہے؟“ اس نے کہا میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا: ”یہ کھجوریں لے اور ان کو اللہ کے لیے (تقسیم کر) پھر اس شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا میں ایسے کو اللہ کے لیے دوں کہ وہ مجھ سے زیادہ محتاج ہو اللہ کی قسم نہیں مدینہ کے دونوں اطراف کے درمیان کوئی گھر والے میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج نہیں ہیں اور مرد دونوں طرفوں سے دو پہاڑیاں تو ❶ نبی ﷺ نے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں پھر آپ نے فرمایا: ”اسے اپنے اہل کو کھلا۔“ (بخاری ومسلم)

فوائد الحديث: ❶ تو نبی ﷺ نے اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ رمضان کا روزہ قصد اتورنے سے ظہار کا سا کفارہ لازم آتا ہے جبکہ بعض علماء نے کہا کفارہ واجب نہیں ہوتا مگر جماع میں سبحان اللہ اس شخص کی بھی کیا قسمت تھی کہ روزہ کا کفارہ بھی ساقط ہوا اور ایک ٹوکڑا کھجور کا بھی مفت ہاتھ آیا علماء نے کہا ہے کہ یہ اس شخص سے خاص تھا اس کے بعد کسی کے لئے جائز نہیں۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

۲۰۰۵ - (۷) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْبَلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَيَمُصُّ لِسَانَهَا (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد

حديث رقم ۲۳۸۶ واحمد فى المسند ۶/ ۱۲۳)

آپ ان کی زبان چوستے۔ ❶ (ابوداؤد)

حكم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے مرقاۃ میں کہا یہ حدیث ضعیف ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ کی حالت میں مباشرت کے بارہ میں پوچھا تو آپ نے اس کو اجازت دی۔ ایک اور شخص آیا اس نے آپ سے پوچھا تو آپ نے اس کو منع کیا، وہ شخص کہ جس کو اجازت دی وہ بوڑھا **①** تھا اور وہ شخص کہ جس کو منع کیا وہ جوان **②** تھا۔ (ابوداؤد)

۲۰۰۶- (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَحَّصَ لَهُ وَآتَاهُ آخَرُ فَسَأَلَهُ فَنَهَاهُ وَإِذَا الَّذِي رَحَّصَ لَهُ شَيْخٌ وَإِذَا الَّذِي نَهَاهُ شَابٌّ (رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۸۷)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن شواہد کے ساتھ یہ حدیث صحیح ہوتی ہے۔

فوائد الحدیث: **①** وہ بوڑھا تھا الخ بوڑھا میں ہوتا ہے اس کے جماع کرنے کا خوف نہیں ہوتا اس لئے اس کو اجازت دی۔ وہ جوان تھا اس لئے اس کو منع فرمایا کہ جوان میں اندیشہ ہے کہ کہیں جماع نہ کر بیٹھے اور یہ نبی محمول ہے تنزیہہ پر یا تحریم پر اس میں خلاف ہے **②** وہ جوان تھا اس لئے اس کو منع فرمایا کہ جوان میں اندیشہ ہے کہ کہیں جماع نہ کر بیٹھے اور یہ نبی محمول ہے تنزیہہ پر یا تحریم پر اس میں خلاف ہے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کو قے غلبہ کرے اور وہ روزہ سے ہو تو اس پر قضاء **①** نہیں اور جو شخص قصد اُتے کرے تو اسے چاہئے کہ وہ قضا کرے۔“ (ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ دارمی) اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو نہیں جانتے مگر عیسیٰ بن یونس کی حدیث سے اور محمد یعنی بخاری نے کہا میں اس حدیث کو محفوظ گمان نہیں کرتا۔

۲۰۰۷- (۹) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنْ اسْتَقَاءَ عَمَدًا فَلَيْقُضَ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاؤُدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِيْسَى بْنِ يُونُسَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبُخَارِيَّ لَا أَرَاهُ مَحْفُوظًا۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۸۰ والترمذی حدیث رقم ۷۲۰ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۷۶ والدارمی حدیث رقم ۱۷۲۹ واحمد فی المسند ۲/ ۴۹۸)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: **①** اس پر قضا نہیں الخ اگر چہ قے منہ بھر کر ہو کیونکہ اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا اگرچہ بار بار آئے ابن منذر نے اجماع نقل کیا ہے کہ عمد اُتے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

سیدنا معدان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی کہ قے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر افطار کیا معدان نے کہا کہ میں ثوبان سے دمشق کی مسجد میں ملا تو میں نے کہا کہ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی کہ

۲۰۰۸- (۱۰) وَعَنْ مَعْدَانَ ابْنِ طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَاءَ فَافْطَرَ قَالَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَاءَ فَافْطَرَ قَالَ صَدَقَ وَأَنَا صَبِيتُ لَهُ وَضُوءَهُ (رواہ ابو داؤد)

و الترمذی والدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۸۱ آپ نے قے کی پھر روزہ افطار کیا ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا
و الترمذی حدیث رقم ۸۷ والدارمی حدیث رقم ۱۷۲۸ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے سچ کہا میں نے نبی ﷺ کے لیے وضو ❶ کا
واحمد فی المسند ۶/ ۴۴۳) پانی ڈالا تھا۔ (ابوداؤد و ترمذی و دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ان کے وضو کا پانی الخ اس سے امام ابوحنیفہ اور امام احمد رحمہما نے دلیل لی ہے کہ قے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور
امام شافعی اور دوسرے علماء رحمہم نے وضو سے منہ دھونا اور کلی کرنا مراد لیا ہے اور آپ کا یہ نفلی روزہ تھا اور نفلی روزہ میں قصد اُتے کرنا عذر کے
ساتھ جائز ہے واللہ اعلم۔

۲۰۰۹- (۱۱) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ
النَّبِيَّ ﷺ مَا لَا أَحْصِي يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ۔ (رواہ
الترمذی و ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۶۴
و الترمذی حدیث رقم ۷۲۵ و احمد فی المسند ۳/
۴۴۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ روزہ کی حالت میں الخ معلوم ہوا کہ مسواک روزہ دار کو کسی حالت میں بھی مکروہ نہیں ہے شروع دن میں نہ اخیر
دن میں بلکہ یہ سنت ہے اکثر اہل علم کا یہی قول ہے اور جو یہ کہتے ہیں کہ اس سے منہ کی وہ بوجاتی رہتی ہے جو اللہ سبحانہ تعالیٰ کے نزدیک مشکک کی
خوشبو سے افضل ہے تو ہم کہتے ہیں کہ مسواک سے یہ بوزاں نہیں ہو سکتی بلکہ مزید قوی ہو جائے گی کیونکہ خلوف اس بو کو کہتے جو غلو معده کی
حالت میں پیدا ہوتی ہے۔

۲۰۱۰- (۱۲) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ
ﷺ قَالَ اسْتَكْبَيْتُ غَيْبِي أَفَاكْتَحِلُ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ
(نَعَمْ)۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ
بِالْقَوِيٍّ وَأَبُو عَاتِكَةَ الرَّاَوِيُّ يَضَعُفُ (ابوداؤد
حدیث رقم ۲۳۷۸ و الترمذی حدیث رقم ۷۲۶)

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا کہ ہاں الخ ائمہ ثلاثہ کا یہی قول ہے کہ روزہ کی حالت میں سرمہ لگانا درست ہے جبکہ امام احمد رحمہ اللہ
نے اس کو مکروہ کہا ہے اور انہوں نے اس حدیث کی سند پر گفتگو کی ہے۔

۲۰۱۱- (۱۳) وَعَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِالْعُرْجِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ
الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ (رواہ
مالک و ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۶۵)

نبی ﷺ کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ایک صحابی
نے نبی ﷺ کو مقام عرج پر روزہ کی حالت میں پیاس دفع
کرنے کے لیے یا گرمی دفع کرنے کے لیے اپنے سر پر ❶
پانی ڈالتے ہوئے دیکھا۔ (مالک و ابوداؤد)

والموطا حدیث رقم ۲۲ من کتاب الصیام واحمد فی

(المسند ۳/ ۴۷۵)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے سر پر پانی ڈالنے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ دار کو اپنے سر پر پانی ڈالنا یا اس بجھانے یا گرمی دفع کرنے کے لئے جائز ہے۔

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بقیع الغرقہ میں ایک شخص کے پاس آئے اور وہ شخص بھری ہوئی سینکلیاں لگواتا تھا نبی ﷺ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور رمضان کی اٹھارہ تاریخ تھی آپ نے فرمایا: ”لوٹ گیا روزہ بیٹگی لگانے والے اور لگوانے والے کا۔“ (ابوداؤد ابن ماجہ داری) شیخ امام محی السنہ اور بعض علماء نے جو بیٹگی لگوانے کی اجازت دیتے ہیں اس حدیث کی تاویل کی ہے انہوں نے کہا کہ بیٹگی لگوانے والا کمزوری کی وجہ سے افطار کے قریب ہو جاتا ہے اور لگانے والا اس وجہ سے افطار کے قریب ہو جاتا ہے کہ اس کا بیٹگی کو چوسنے سے اس کے پیٹ میں کچھ نہ کچھ ضرور چلا جائے گا۔“

۲۰۱۲- (۱۴) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى رَجُلًا بِالْبَقِيعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ أَخَذَ بِيَدِي لِثَمَانِي عَشْرَةَ خَلَّتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ))۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَتَأَوَّلَهُ بَعْضُ مَنْ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ أَيْ تَعَرُّضًا لِلْإِفْطَارِ الْمَحْجُومُ لِلضَّعِيفِ وَالْحَاجِمُ لِأَنَّهُ لَا يَأْمَنُ مِنْ أَنْ يَصِلَ شَيْءٌ إِلَى جَوْفِهِ بِمَصِصِ الْمَلَّازِمِ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۲۳۶۹ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۸۱ والدارمی حدیث رقم ۱۷۳۰)

واحمد فی المسند ۴/ ۱۲۳)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص قصد افطار کرے ❶ رمضان سے ایک دن کا بھی روزہ بغیر کسی رخصت اور بغیر کسی مرض کے تو اس سے تمام عمر روزہ رکھنا بدلہ نہیں ❷ اتارتا اگرچہ وہ تمام عمر روزے رکھے۔“ (احمد ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ داری اور بخاری نے ترجمہ کے باب میں) اور ترمذی نے کہا میں نے محمد یعنی بخاری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ ابوالمطوس راوی کے متعلق کہتے تھے کہ میں اس کو حدیث کے علاوہ نہیں جانتا۔

۲۰۱۳- (۱۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَإِنْ صَامَهُ))۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ خَالَسَةَ فِي تَرْجُمَةِ بَابٍ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يَقُولُ أَبُو الْمُطَوِّسِ الرَّائِي لَا أَعْرِفُ لَهُ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ۔ (البخاری تعليقاً باب إذا جامع في رمضان من كتاب الصيام وابدأؤد حدیث رقم ۲۳۹۶ والترمذی حدیث رقم ۷۲۳ وابن ماجہ

حدیث رقم ۱۶۷۲ والدارمی حدیث رقم ۱۷۱۴

واحمد فی المسند ۲/۳۸۶

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ توڑ ڈالا روزہ الخ امام احمد اور علماء کی ایک جماعت کا عمل اسی حدیث پر ہے کہ پچھنے لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے بخلاف جمہور علماء کے وہ کہتے ہیں کہ پچھنے لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور وہ یہی تاویل بیان کرتے ہیں جو شیخ محی السنہ نے بیان کی۔ امام احمد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں جو مذکور ہوئی کہ نبی ﷺ نے پچھنے لگوائے اور آپ روزہ دار تھے احرام باندھے ہوئے کہا ہے کہ اس حدیث میں یہ کہاں ہے کہ آپ پچھنے لگانے کے بعد روزہ پر قائم رہے بلکہ احتمال ہے کہ روزہ فطری ہو اور آپ نے پچھنے لگا کر افطار کر ڈالا ہو اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس کی خبر نہ ہوئی ہو۔ ❷ بدلہ نہیں اتارنا الخ یہ مبالغہ کے طور پر فرمایا اور مراد یہ ہے کہ فرض روزہ کا ثواب اس قدر ہے کہ جو فطری روزہ سے ہاتھ نہیں آتا اگرچہ تمام عمر رکھے ویسے اگر ایک روزہ نہ رکھا ہو اور اس کے بدلہ میں ایک روزہ رکھے تو فرض ادا ہو جائے گا اور اگر رکھ کر توڑ ڈالا تو دو مہینہ کے متواتر روزے کفایت کریں گے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہت سے روزہ دار (ایسے) ہیں کہ ان کو ان کے روزہ سے حاصل نہیں مگر پیاسا رہنا اور کتنے قیام کرنے والے ہیں کہ ان کو ان کے قیام سے حاصل نہیں مگر بے خوابی۔“ (دارمی) اور لقیط بن صبرہ کی حدیث وضو کے سنن کے باب میں ذکر کی گئی ہے۔

۲۰۱۴- (۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّمَا وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ)) - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) وَذَكَرَ حَدِيثُ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ فِي بَابِ سُنَنِ الْوُضُوءِ - (ابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۹۰ والدارمی حدیث رقم ۲۷۲۰ و احمد فی

المسند ۲/۳۷۳)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مگر بے خوابی یعنی ان کو روزہ اور عبادت کا نور حاصل نہیں ہوتا بلکہ نماز روزہ ان پر ایک تکلیف ہے دن کو بھوکا رہنا اور رات کے جاگنے کو بے خوابی کا کافی سمجھتے ہیں حالانکہ یہ ان کی غلطی ہے ان کو معلوم ہو جائے گا کہ روزہ اور نماز سے صرف بھوکا رہنے اور جاگنے کی غرض نہ تھی۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین چیزیں روزہ دار کا روزہ افطار نہیں کرتیں سبکی ❶ تے اور احتلام۔“ (ترمذی) اور کہا کہ یہ حدیث محفوظ نہیں اور عبد الرحمن ابن زید راوی کو حدیث میں ضعیف کہا جاتا ہے۔

۲۰۱۵- (۱۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ثَلَاثٌ لَا يَقْطُرَنَّ الصَّائِمُ الْحِجَامَةَ وَالْقَيْءُ وَالْإِحْتِلَامُ)) - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ زَيْدٍ الرَّاَوِيُّ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ - (الترمذی حدیث رقم ۷۱۹)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث کا معنی صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اے اے نبی جو تے اپنے آپ آئے۔

ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سیکنی لگوانے کو روزہ دار کے لیے مکروہ جانتے تھے انہوں نے کہا نہیں مگر ضعف کی وجہ سے۔ (بخاری)

۲۰۱۶- (۱۸) وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مَالِكٍ كُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ۔ (بخاری) (البخاری حدیث رقم ۱۷۴۰)

بخاری سے بطور تعلیق کے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روزہ کی حالت میں سیکنی لگواتے تھے پھر سیکنی لگوانا چھوڑ ❷ دی اور وہ رات کو سیکنی لگواتے تھے۔

۲۰۱۷- (۱۹) وَعَنِ الْبَخَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ۔ (البخاری تعلیقاً باب ۳۲ من کتاب الصوم)

فوائد الحدیث: ❶ پھر سیکنی لگوانا چھوڑ دی اے نبی جو تے اپنے آپ آئے اور یہ احتیاطاً چھوڑ دی یا کمزوری کے خوف کی وجہ سے اور بعض احادیث بخاری نے بغیر سند کے روایت کی ہیں اس کو تعلیق کہتے ہیں اور مصنف کو چاہئے تھا کہ پہلے ابن عمر کہتا اے نبی پھر کہتا رواہ البخاری تعلیقاً۔

عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر کھلی کرے پھر پانی کو ڈال دے کہ اس کے منہ میں ہے، تھوک اور جو چیز منہ کے اندر باقی ہے اس کے نگل لینے سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور مصطکی نے چبائے پس اگر مصطکی کا تھوک نگل گیا تو میں نہیں کہتا کہ اس کا روزہ ٹوٹا لیکن اس سے منع کیا جاتا ہے ❷ بخاری نے یہ ترجمہ کے باب میں نقل کیا ہے۔

۲۰۱۸- (۲۰) وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ إِنْ تَمَضَّمَصَ ثُمَّ أَفْرَعَ مَا فِي فِيهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضُرُّهُ أَنْ يَزْدَرِ ذَرِيْقَهُ وَمَاذَا بَقِيَ فِي فِيهِ وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَإِنْ أَزْدَرِ ذَرِيْقَ الْعِلْكَ لَا أَقُولُ إِنَّهُ يَفْطِرُ وَلَكِنْ يَنْهَى عَنْهُ۔ (رواہ البخاری فی ترجمۃ باب) (البخاری تعلیقاً باب ۲۸ من کتاب الصوم)

فوائد الحدیث: ❶ لیکن منع کیا جاتا ہے اس سے اے نبی یعنی احتیاطاً پس نبی اس میں تنزیہی ہے۔

بَابُ صَوْمِ الْمَسَافِرِ

باب مسافر ❶ کے روزہ کے بیان میں

الفصل الأول (پہلی فصل)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟ اور وہ بہت روزے رکھنے والا تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر چاہے ❷ تو روزہ رکھ اور اگر چاہے تو افطار کر۔“ (بخاری و مسلم)

۲۰۱۹- (۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عُمَرَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصَّيَامِ فَقَالَ ((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ))۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۹۴۳ و مسلم حدیث رقم ۱۰۳-۱۱۲۱ ابو داؤد)

حدیث رقم ۲۴۰۲ و الترمذی حدیث رقم ۷۱۱

والنسائی حدیث رقم ۲۳۸۴ وابن ماجہ حدیث رقم

۱۶۶۲ والدارمی حدیث رقم ۱۷۰۷ ومالك حدیث

رقم ۲۴ واحمد فی المسند ۶/۴۶)

فوائد الحديث: ❶ مسافر کے روزہ کے بیان میں الخ یعنی مسافر کو روزہ رکھنا جائز ہے یا نہیں اور ان دونوں میں افضل کیا ہے؟ اکثر علماء اسی پر ہیں کہ سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑ دینا دونوں جائز ہیں خواہ سفر راحت کا ہو یا تکلیف دہ، لیکن اگر تکلیف نہ ہو تو روزہ رکھنا بہتر ہے اور اگر تکلیف کا امکان ہو تو پھر افطار بہتر ہے جیسے اس باب کی احادیث سے ان شاء اللہ تعالیٰ معلوم ہو جائے گا۔ ❷ اگر چاہے تواخ یعنی تخفیف اور آسانی کے لیے اللہ تعالیٰ نے سفر میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے یہ حکم سفر میں فرض نہیں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے میں آدمی کو اختیار ہے

۲۰۲۰- (۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ عَزَّوْنَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْسَتْ عَشْرَةٌ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ
رَمَضَانَ قِيمًا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ فَلَمْ يَعْ
الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔
(مسلم) (البخاری حدیث رقم ۱۹۴۷ و مسلم حدیث
رقم (۹۳-۱۱۱۶) وابوداؤد حدیث رقم ۲۴۰۵

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سولہ رمضان کو
رسول مقبول ﷺ کے ساتھ جہاد کیلئے چلے، ہم میں سے بعض
نے روزہ رکھا اور ہم میں سے بعض نے افطار کیا (روزہ نہ
رکھا) تو روزہ دار نے افطار کرنے والے پر اور افطار کرنے
والے نے روزہ دار پر کوئی اعتراض نہ کیا۔ (مسلم)

والترمذی حدیث رقم ۷۱۲)

۲۰۲۱- (۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فِي سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ
((مَا هَذَا)) قَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ
فِي السَّفَرِ))۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم
۱۹۳۶ و مسلم حدیث رقم (۹۲-۱۱۱۵) وابوداؤد
حدیث رقم ۲۴۰۷ والنسائی حدیث رقم ۲۲۶۲ وابن
ماجہ حدیث رقم ۱۶۶۴ والدارمی حدیث رقم ۱۷۰۹

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے
ایک مقام پر آپ نے دیکھا کہ مجمع میں ایک شخص پر سایہ کیا
گیا ہے تو آپ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ
روزہ دار ہے آپ نے فرمایا: ”سفر میں روزہ رکھنا نیکی
نہیں۔“ ❶ (بخاری و مسلم)

واحمد فی المسند ۳/۲۹۹)

فوائد الحديث: ❶ نہیں نیکی الخ یعنی جب ایسی تکلیف ہو تو سفر میں روزہ رکھنا خواہ مخواہ ضروری نہیں۔

۲۰۲۲- (۴) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي
السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي
يَوْمٍ حَارٍّ فَسَقَطَ الصَّوْمُ وَمِنْهُمْ الْقَامُ الْمُفْطِرُونَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے
ساتھ تھے، ہم میں سے بعض روزہ دار تھے اور بعض روزہ
دار نہیں تھے تو ہم گرمی کے دن ایک منزل میں اترے تو

روزہ دار گر پڑے اور افطار کرنے والے کھڑے رہے انہوں نے خیمے کھڑے کئے اور اونٹوں کو پانی پلایا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”آج کے دن افطار کرنے والے ثواب لے گئے۔“
① (بخاری و مسلم)

فَضَرَبَ الْأَبْنِيَّةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ))۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۲۸۹۰ و مسلم حدیث رقم (۱۰۰-۱۱۹) والنسائی حدیث رقم ۲۲۸۳)

فوائد الحدیث: ⑤ آج کے دن ثواب لے گئے افطار کرنے والے الخ یعنی خدمت کا ثواب آج صرف ان کو نصیب ہوا جو روزہ سے نہ تھے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مدینہ سے مکہ کی طرف تشریف لے چلے تو آپ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ عسفان تک پہنچے ① پھر پانی منگوا یا پھر ② اس کو ہاتھ میں اٹھایا تاکہ اس کو لوگ دیکھیں ③ آپ نے پھر افطار کیا یہاں تک کہ مکہ میں آئے اور یہ سفر رمضان میں تھا سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھا اور افطار بھی کیا تو جو چاہے ④ روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔ (بخاری و مسلم)

۲۰۲۳- (۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلَى يَدِهِ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۹۴۸ و مسلم حدیث رقم (۸۸-۱۱۱۳) والنسائی حدیث رقم ۲۲۹۰ و احمد فی المسند ۱/ ۲۹۱)

فوائد الحدیث: ① عسفان تک پہنچے یہ ایک جگہ کا نام ہے جو مکہ سے دو منزل ہے۔ ② پھر اس کو ہاتھ میں اٹھایا الخ یعنی ہاتھ میں لے کر اس کو بہت اونچا کیا۔ ③ تاکہ لوگ اس کو دیکھیں الخ یعنی افطار کرنا جائز ہے یا نبی ﷺ کی متابعت اختیار کریں۔ ④ جو چاہے روزہ رکھے الخ اس حدیث میں بھی جمہور کی دلیل ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا اور افطار کرنا دونوں برابر ہیں۔

اور مسلم کی ایک روایت میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے اس طرح سے کہ نبی ﷺ نے عصر کے بعد پانی پیا۔

۲۰۲۴- (۶) وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ شَرِبَ بَعْدَ الْعَصْرِ۔ (مسلم حدیث رقم (۹۱-۱۱۱۴)

الفصل الثانی (دوسری فصل)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز موقوف کر دی جبکہ روزہ مسافر سے دودھ پلانے والی ① اور حمل والی سے معاف فرما دیا ہے۔“ ② (ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ)

۲۰۲۵- (۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكُفَيْي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمَسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ عَنِ الْمَسَافِرِ وَعَنِ الْمَرْضِعِ وَالْحَبْلَى))۔ (رواه ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجه) (ابوداؤد حدیث

رقم ۲۴۰۸ والترمذی حدیث رقم ۷۱۵ والنسائی

حدیث رقم ۲۲۷۵ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۶۶۷

واحمد فی المسند ۲۹/۵

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور روزہ پلانے والی الخ لیکن ان کو قضا لازم ہے بعض علماء نے کہا قضا بھی کریں اور ہر روز ایک مسکین کو کھانا بھی کھلائیں اور بعض نے کہا اگر کھانا کھلا دیں تو پھر قضا واجب نہیں اور جو قضا کرنا چاہیں تو پھر کھانا کھانا واجب نہیں۔

۲۰۲۶- (۸) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ كَانَ لَهُ حَمُولَةٌ تَأْوِي إِلَى شَيْعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ أَذْرَسَتْهُ))۔ (رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۴۱۰ واحمد فی المسند ۷/۵)

سیدنا سلمہ بن محب بن حقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کے پاس اچھی سواری ہو جو اسے آرام سے منزل تک پہنچائے تو اس کو رمضان کا روزہ رکھنا چاہئے ❶ اسے جہاں بھی رمضان آجائے۔“ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❷ رمضان کا روزہ الخ یہ حکم استحباب کے لئے ہے وگرنہ سب تمام کے نزدیک سفر میں افطار کرنا جائز ہے اگرچہ مشقت نہ ہو۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔

الفصل الثالث (تیسری فصل)

۲۰۲۷- (۹) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْعَمِيمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَرَفَعَهُ حَتَّى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيلَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ ((أُولَئِكَ الْعَصَاةُ أُولَئِكَ الْعَصَاةُ))۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۹۰-۱۱۱۴) والترمذی حدیث رقم ۷۱۰ والنسائی حدیث رقم ۲۲۶۳

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال رمضان میں مکہ کی طرف تشریف لے چلے تو آپ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ پہنچے کراع الغمیم تک اور لوگوں نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا نبی ﷺ نے پانی کا پیالہ منگوایا پھر اس کو اٹھایا یہاں تک کہ لوگوں نے اس کی طرف دیکھا پھر آپ نے پانی پیا اس کے بعد نبی ﷺ کو کہا گیا کہ تحقیق بعض لوگوں نے روزہ رکھا (ہوا) ہے تو آپ نے فرمایا کہ: ”یہ لوگ نافرمان ہیں“ یہ لوگ نافرمان ہیں۔“ ❷ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ یہ لوگ نافرمان ہیں الخ جس سال مکہ فتح ہوا نبی ﷺ نے روزہ رکھ کر جہاد کے لیے چلے جب مکہ کے قریب پہنچے تب یہ فرمایا خلاصہ یہ کہ نبی ﷺ نے یہ فعل اس لئے کیا تھا کہ لوگ دیکھ کر آپ کی پیروی کریں تو جنہوں نے روزہ افطار نہ کیا انہوں نے آپ کی مخالفت کی اس لئے آپ ناراض ہوئے اور مکرر تنبیہ اور زجر فرمائی۔ (مرقاۃ ج ۴ ص ۳۷۹)

۲۰۲۸- (۱۰) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَيِّدَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صَائِمٌ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ)) (رواه ابن ماجه) (النسائي حديث رقم ۲۲۸۵)

نے فرمایا: ”سفر میں رمضان کا روزہ رکھنے والا حضر میں افطار کرنے والے کی مانند ہے۔“ (ابن ماجہ)

ابن ماجہ (النسائي حديث رقم ۲۲۸۵)

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ مانند افطار کرنے والے کے ہے الخ آپ نے یہ مبالغہ کے طور پر اس شخص کے حق میں فرمایا جس کو ہلاکت یا ضعف کا ڈر ہو مثلاً لڑائی میں ضعف پیدا ہونے کا اور اگر ہلاکت یا ضعف کا خوف نہ ہو تو روزہ رکھنا نہ دونوں درست ہیں اور حمزہ بن عمرو کی حدیث جو آگے آ رہی ہے وہ اس پر دلیل ہے۔

۲۹-۲۰ (۱۱) وَعَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ بِي قُوَّةٌ عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ قَالَ ((هِيَ رُحْصَةٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ)) (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ۱۰۷-۱۱۲۱) والنسائي حديث رقم ۲۳۰۳

سیدنا حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے اندر سفر میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں تو کیا مجھ پر گناہ ہے؟ فرمایا: ”یہ اللہ عزوجل کی طرف سے رخصت ہے پس جس نے یہ رخصت لی تو اس نے اچھا کیا“ اور جو شخص چاہے روزہ رکھنا تو اس پر گناہ نہیں۔“ (مسلم)

بَابُ الْقَضَاءِ

باب قضا روزے کے بیان میں

الفصل الأول (پہلی فصل)

۲۰۳- (۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِي شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ تَعْنِي الشُّغْلَ مِنَ النَّبِيِّ أَوْ بِالنَّبِيِّ ﷺ (متفق عليه) (البخاري حديث رقم ۱۹۵۰) ومسلم حديث رقم (۱۵۱-۱۱۴۶) والترمذي

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ پر رمضان کے روزے ہوتے تو میں قضا کرنے کی طاقت نہ رکھتی مگر شعبان ❶ میں یحییٰ بن سعید راوی نے کہا کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی خدمت میں مشغول رہنے کی وجہ سے قضا نہیں کر سکتی تھیں۔ (بخاری و مسلم)

حديث رقم ۷۸۳ واحمد في المسند ۱۷۹/۶

فوائد الحديث: ❶ مگر شعبان میں الخ جب شعبان کا مہینہ آتا تو نبی ﷺ بھی اس مہینہ میں بہت روزے رکھتے اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی قضا روزے رکھ لیتیں اور قضاء میں دیر کرنے کی وجہ یحییٰ ابن سعید نے جو اس حدیث کا راوی ہے یہ بیان کی ہے کہ نبی ﷺ کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بہت محبت تھی اس لیے ان کا خیال تھا کہ روزہ رکھنے سے یہ ﷺ کو تکلف ہوگا۔

۲۰۳۱- (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”عورت ❶ کو نفل روزہ رکھنا درست نہیں جبکہ اس کا خاوند موجود (حاضر) ہو مگر اس کی اجازت سے اور کسی کو اپنے گھر میں اپنے خاوند کے حکم کے بغیر آنے کی اجازت نہ دے۔“ (مسلم)

ﷺ ((لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ))۔ (رواہ مسلم)
(البخاری حدیث رقم ۵۱۹۵ و مسلم حدیث رقم ۸۴-۱۰۲۶، ابوداؤد حدیث رقم ۲۴۵۸، الترمذی حدیث رقم ۷۸۲، ابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۶۱، الدارمی حدیث رقم ۱۷۲۰ و احمد فی المسند ۲/ ۴۴۴)

فوائد الحديث: ❶ عورت کو نفل روزہ رکھنا درست نہیں اگر اس حدیث میں خاوند کے حق عورت پر فرض روزوں میں خاندان کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے اور نفل روزہ بغیر اس کی مرضی کے درست نہیں کہ مرد کو کسی سبب سے تکلیف نہ ہو۔
۲۰۳۲۔ (۳) وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ أَنَّهَا قَالَتْ لِعَائِشَةَ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ يَمِينُنَا ذَلِكَ سُؤْمُرُ بَقْضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمِرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ۔ (مسلم) (مسلم)
سیدہ معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حائضہ عورت کا کیا حال ہے کہ وہ روزہ قضا کرتی ہے اور نماز قضا نہیں کرتی؟ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”ہم حیض سے ہوتیں پس ہم کو روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا اور ہم کو نمازوں کی قضا کا حکم نہیں ❶ دیا جاتا تھا۔“

فوائد الحديث: ❶ اور نہ حکم کی جاتی تھیں اگر یعنی شارع ﷺ نے جو فرمایا اس کی علت پوچھنے کی ضرورت نہیں جو آپ نے فرمایا وہ کرنا چاہئے۔

۲۰۳۳۔ (۴) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلَيْتَهُ))۔ (متفق علیہ)
(البخاری حدیث رقم ۱۹۵۲ و مسلم حدیث رقم ۱۵۳-۱۱۴۷) و ابوداؤد حدیث رقم ۲۴۰۰ و ابن ماجہ حدیث رقم ۲۱۳۳ و احمد فی المسند ۶/ ۶۹)

فوائد الحديث: ❶ روزہ رکھے اگر امام احمد اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ وراثت کی طرف سے روزہ رکھ سکتا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ بھی ایک قول میں اس کے موافق ہیں اور کہا کہ ولی کے میت کو میت کی طرف سے روزہ رکھنا مستحب ہے کسی اور کو کھانا کھلانے کی ضرورت نہیں اور یہی قول صحیح اور مختار ہے اور یہ جو حدیث میں آیا ہے یہ کہ مر جائے اور اس پر روزے ہوں تو اس کی طرف سے کھانا کھلایا جائے یہ حدیث ثابت نہیں اور اگر ثابت بھی ہو تو تطبیق اس طرح ہے کہ دونوں امر جائز ہیں اور اس سے احادیث کا اختلاف جاتا رہتا ہے۔ ملقطاً من شروح کثیرہ۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا، آپ نے فرمایا: ”جو شخص مر جائے اور اس پر رمضان کے مہینہ کے روزے ہوں تو چاہیے کہ اس کی طرف سے ہر روزہ کے بدلہ ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔“ (ترمذی) اور کہا صحیح یہ ہے کہ یہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے۔

۲۰۳۴- (۵) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مَسْكِينٌ))۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ عُمَرَ) (الترمذی حدیث رقم ۷۱۸ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۵۷)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو یہ بات پہنچی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا جاتا تھا کہ کیا کوئی روزہ رکھے کسی کی طرف سے یا کوئی کسی کی طرف سے نماز پڑھے؟ تو وہ کہتے کسی کی طرف سے کوئی روزہ ❶ رکھے اور نہ کوئی کسی کی طرف سے نماز پڑھے۔ (موطا)

۲۰۳۵- (۶) عَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُسْأَلُ هَلْ يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ أَوْ يَصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ فَقَالَ لَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ وَلَا يَصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ۔ (رواه في الموطأ) (الموطأ حدیث رقم ۴۳ من کتاب الصیام)

حکم الحدیث: اس کی سند منقطع ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ روزہ نہ رکھے اہل حدیث کہتے ہیں کہ یہ روایت موقوف ہے اور صحیحین میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مر جائے اور اس پر روزہ ہو تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھے اور یہ حدیث اس باب کی سب احادیث سے زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ

باب نفل روزے کے بیان میں

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ افطار نہ کریں گے اور افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ پورے

۲۰۳۶- (۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَفْطُرُ وَيَفْطُرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ

مہینہ کے روزے رکھے ہوں کبھی مگر رمضان میں اور میں نے آپ کو کسی مہینہ میں نہیں دیکھا کہ بہت روزے رکھتے ہوں بہ نسبت شعبان کے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ شعبان ❶ میں اکثر روزے رکھتے تھے (بخاری و مسلم)

صِيَامًا فِي شَعْبَانَ وَفِي رَوَايَةٍ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَكَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۶۹ و مسلم حدیث رقم (۱۷۵-۱۱۵۶) و ابو داود حدیث رقم ۲۴۳۴ و الترمذی حدیث رقم ۷۳۶ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۱۰ و الموطا حدیث رقم ۵۶ من کتاب الصیام

و احمد فی المسند ۱۰۷/۶)

فوائد الحديث: ❶ روزے رکھتے تھے شعبان میں الخ ویسے تو آپ کی طبع مبارک ہمیشہ صاف اور ایمانی قوت سے معمور رہتی تھی لیکن پھر بھی فرائض کی ادائیگی کے لئے نفلی عبادت کے ذریعہ اپنے کو مستعد اور تیار رکھتے چنانچہ شعبان کے روزے بھی اسی لئے رکھتے تھے کہ رمضان کے روزوں کے لئے طبیعت بالکل روشن ہو جائے اور امت کو ازراہ شفقت نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنے سے منع فرمایا کہ مباد طبع کمزور ہو جائے اور فرض روزوں میں کوتاہی آجائے اسی طرح آپ متواتر روزے رکھتے جس کو وصال کہتے ہیں لیکن امت کو منع فرمایا اور فرمایا میں تمہارے جیسا نہیں ہوں میں رات اپنے رب کریم کے پاس رہتا ہوں وہ مجھ کو کھلا پلا دیتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی ﷺ پورا مہینہ روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نہیں جانتی کہ کسی مہینہ میں پورے روزے رکھے ہوں سوائے رمضان کے اور نہ ہی افطار کئے پورا مہینہ یہاں تک کہ روزے رکھتے کچھ اس میں سے یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی۔ (مسلم)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ان (مجھ) سے پوچھا یا کسی آدمی سے پوچھا اور عمران سنتا تھا آپ نے فرمایا: ”اے فلاں کے باپ! کیا تو نے آخر شعبان کے روزے نہیں رکھے؟“ اس نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا: ”جس وقت افطار کرے تو پس ❶ دو دن روزے رکھ۔“ (بخاری و مسلم)

۲۰۳۷- (۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرَهُ كُلَّهُ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ۔ (رواه مسلم)

(مسلم حدیث رقم (۱۷۳-۱۱۵۶)

۲۰۳۸- (۳) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَأَلَهُ أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ ((يَا أَبَا فَلَانِ أَمَا صُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ)) قَالَ لَا قَالَ ((فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ))۔ (متفق عليه)

(البخاری حدیث رقم ۱۹۸۳ و مسلم حدیث رقم (۱۹۹-۱۱۶۱) و الدارمی حدیث رقم ۱۷۴۲

و احمد فی المسند ۴/۴۴۴)

فوائد الحديث: ❶ پس تو دو دن روزے رکھا لے ہر ماہ کے آخر پر دو روزے رکھنے کی اس شخص کی عادت تھی اور اس شخص نے اس خیال سے کہ نبی ﷺ ہر رمضان کی پیشوائی کے لئے روزوں سے منع کیا ہے وہ عادی روزے نہ رکھے آپ نے فرمایا کہ جب رمضان گزر جائے

توان روزوں کی قضا دینا یہ امر بطور ندب تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس کو آخر ماہ میں روزے رکھنے کی عادت ہو تو وہ شخص رمضان کے قبل روزہ رکھ سکتا ہے اور جس کو عادت نہ ہو تو اس کو ایک دو دن پیشگی رمضان سے روزہ رکھنا منع ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین روزے رمضان کے بعد اللہ تعالیٰ کے مہینہ ماہ محرم کے روزے ہیں اور بہترین نماز نماز فرض کے بعد نماز رات کی ہے۔“ (مسلم)

۲۰۳۹- (۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ الصَّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ. (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۱۶۳-۲۰۲)

وابوداؤد حدیث رقم ۲۴۲۹ والترمذی حدیث رقم ۷۴۰ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۴۲ والدارمی حدیث رقم ۱۷۵۷)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نہیں دیکھا میں نے نبی ﷺ کو کہ آپ ارادہ کرتے ہوں کسی دن کے روزے کا جس کو دوسرے دنوں کے روزوں سے بہتر سمجھتے ہوں اس یعنی عاشورہ کے دن کے روزہ کو اور اس مہینہ کے روزہ کو یعنی ماہ رمضان کے روزے کو۔“ (بخاری و مسلم)

۲۰۴۰- (۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هَذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهَذَا الشَّهْرَ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ. (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۲۰۰۶ و مسلم حدیث رقم ۱۱۳۱-۱۱۳۲) واحمد فی المسند ۱/ ۲۲۲)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس دن کے روزہ رکھنے کا حکم دیا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا اے اللہ کے رسول! اس دن کی تو یہود اور نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو نو ۱ کو (بھی) روزہ رکھوں گا۔“ (مسلم)

۲۰۴۱- (۶) وَعَنْهُ قَالَ حِينَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَوْمٌ يُعَظَّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنْ بَقِيْتُ إِلَى قَابِلٍ لَا صُومَ النَّاسِ. (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۱۳۳-۱۱۳۴ و ابوداؤد حدیث رقم ۲۴۴۵)

فوائد الحديث: ۱۔ نو کو بھی الخ نبی ﷺ کہہ میں محرم کی دس تاریخ کا روزہ رکھتے تھے جب مدینہ میں رمضان کے روزے فرض ہوئے تو اس کی فرضیت منسوخ ہو گئی پھر آپ ان کو مستحب سمجھ کر رکھتے تھے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ یہودی اس دن کا روزہ رکھتے ہیں تو اس وقت نبی ﷺ نے یہ فرمایا یعنی اگر میں زندہ رہا تو اگلے محرم میں نو اور دس دو تاریخ کا روزہ رکھوں گا تاکہ یہودی کی مشابہت نہ ہو لیکن اسی سال محرم سے پہلے ہی آپ کا انتقال ہو گیا۔

سیدہ ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عرفہ کے دن کے روزہ کے بارہ میں ان کی

۲۰۴۲- (۷) عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا تَمَارَ وَأَعْنَدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

موجودگی میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے اختلاف کیا تو بعض نے کہا کہ آپ روزہ سے ہیں اور بعض نے کہا کہ آپ روزہ سے نہیں ہیں نے نبی ﷺ کی طرف دودھ کا پیالہ بھیجا آپ اپنے اونٹ پر عرفہ کے میدان میں کھڑے تھے تو آپ نے اس ❶ کو پی لیا۔“ (بخاری و مسلم)

فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحٍ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ۔ (متفق علیہ) (مسلم حدیث رقم ۱۱۰۰-۱۱۲۳) والبخاری حدیث رقم ۱۹۸۸ و ابوداؤد حدیث رقم ۲۴۴۱ والنسائی حدیث رقم ۲۲۸۹

فوائد الحدیث: ❶ اس دودھ کو پی لیا الخ معلوم ہوا کہ حاجی کو عرفہ میں افطار مستحب ہے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی (بقرعید کے) پہلے عشرہ میں روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ❶ (مسلم)

۲۰۴۳- (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۱۷۶/۹ و ابوداؤد حدیث رقم ۲۴۳۹ و الترمذی حدیث رقم ۷۵۶ و ابن ماجہ حدیث

رقم ۱۷۲۹)

فوائد الحدیث: ❶ نہیں دیکھا ہے الخ عشرہ سے یہاں نو دن ذوالحجہ کے مراد ہیں اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے نہ دیکھنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ نے کبھی ان دنوں میں روزہ نہ رکھا ہو حالانکہ آپ نے متعدد احادیث میں اس کی فضیلت بیان فرمائی ہے امام احمد رحمہ اللہ اور نسائی رحمہ اللہ نے ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ چار روزوں کو نبی ﷺ نہیں چھوڑتے تھے ایک عاشوراء کا دوسرے ذوالحجہ کے پہلے عشرہ کے روزے (الحدیث) اور اس سے اگلی حدیث میں آئے گا اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو عرفہ کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گنا ہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ (الروضة الندیہ)

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا آپ کس طرح روزہ رکھتے ہیں؟ پس رسول اللہ ﷺ اس کے کہنے سے ناراض ہوئے ❶ جب عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا غصہ دیکھا تو کہا ہم راضی ہوئے ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمد ﷺ کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ اللہ تعالیٰ کے غضب سے اور اس کے رسول کے غضب سے اور وہ یہ کلام بار بار کہتے تھے یہاں تک کہ آپ کا غصہ ٹھہر گیا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! اس شخص کا کیا حال ہے جو ہمیشہ روزے رکھے؟ آپ نے فرمایا اس نے

۲۰۴۴- (۹) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ فَقَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهِ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ غَضَبَهُ قَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ فَجَعَلَ عُمَرُ يَرْدُدُ هَذَا الْكَلَامَ حَتَّى سَكَنَ غَضَبَهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ الذَّهْرُ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيَطِيقُ ذَلِكَ أَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَلِكَ صَوْمٌ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ
أَنْتِي طَوَّقْتُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثٌ مِنْ
كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ فَهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ
كُلِّهِ صِيَامُ يَوْمٍ عَرَفَةٌ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ
السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمٍ
عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي
قَبْلَهُ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۹۶۔

(۱۱۶۲) و ابوداؤد حدیث رقم ۲۴۲۵)

نہ ۲ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا یا کہا نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس شخص کا کیا حال ہے کہ دو دن روزہ
رکھے اور ایک دن افطار کرے؟ آپ نے فرمایا: ”کوئی اس
کی طاقت رکھتا ہے؟“ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا کیا حال ہے کہ
ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے؟ آپ نے
فرمایا: ”یہ روزہ داؤد علیہ السلام کا ہے“ کہا اس کا کیا حال ہے کہ
ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے؟ آپ نے فرمایا:
میں دوست رکھتا ہوں کہ میں اس کی طاقت دیا جاؤں پھر
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر مہینہ میں تین ۳ روزے اور
رمضان سے رمضان تو یہ ہمیشہ کے روزے ہیں۔ عرفہ کے
دن کا روزہ میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں یہ کہ اس سال
کے گناہ مٹا دے کہ جو اس سے پہلے ہے اور اس سال کے گناہ
کہ جو اس کے بعد ہے اور عاشورہ کے دن کا روزہ رکھنا میں
اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں یہ کہ مٹائے ۴ گناہ گذرے
ہوئے برس کے۔“ (مسلم)

فوائد الحديث: ۱۔ پس ناراض ہوئے الخ اس لئے کہ یہ سوال کرنے کا طریقہ مناسب نہ تھا اس کو چاہئے تھا کہ وہ اس طرح پوچھتا
کہ میں روزہ کیسے رکھوں؟ ۲۔ ناس نے روزہ رکھا الخ ظاہر یہ مذہب یہی ہے کہ صوم ہر ممنوع ہے اور جمہور کے نزدیک اگر ایام نبی عنہا یعنی
عمیدین اور ایام تشریق میں روزہ نہ رکھے تو وہ گمراہ ہے کہ دوسرے حقوق میں کمی نہ ہو اور اگر دوسرے حقوق میں کمی ہو تو پھر یہ مکروہ ہے
اور اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اس حدیث میں وہی شخص مراد ہے جو ان پانچ دنوں کا بھی روزہ رکھے۔ ۳۔ تین روزے ہر مہینہ میں
الخ ان کو ایام ہیض کہتے ہیں اور ایک جماعت صحابہ و تابعین سے مروی ہے کہ ایام ہیض تیرہ چودہ پندرہ ہیں اور انہیں میں سیدنا عمرؓ سیدنا ابن
مسعود اور سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہم ہیں اور بعض نے آخر ماہ کے تین دن کہے ہیں اور بعض نے تین دن اول کے کہے ہیں اور بعض علماء نے کہا ہے کہ
ایک ماہ میں ہفتہ یکشنبہ اور دو شنبہ کو روزہ رکھے اور دوسرے ماہ میں سہ شنبہ اور چہار شنبہ اور پنج شنبہ کو رکھے۔ ۴۔ یہ کہ منادے الخ اس حدیث
میں گناہوں سے مراد صغیرہ گناہ ہیں اور یہ نہ ہوں تو کبیرہ گناہوں میں بھی تخفیف ہوتی ہے اور اگر یہ بھی نہ ہوں تو عبادات سے درجات بلند
ہوتے ہیں اس حدیث سے عرفہ اور عاشورہ کی فضیلت معلوم ہوئی اور ہر ماہ میں تین روزے رکھنے سے معلوم ہوا کہ سال بھر کے روزوں کا
ثواب ملتا ہے۔

انہی (سیدنا ابوقادہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ
سے سوموار کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:
”میں اس دن میں پیدا کیا گیا ہوں اور اس دن میں مجھ پر وحی

۲۰۴۵۔ (۱۰) وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
عَنْ صَوْمِ الْإِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيهِ وَلَدْتُ وَفِيهِ أَنْزَلَ عَلَيَّ۔
(رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۹۸۔ ۱۱۶۲)

نازل کی گئی۔“ (مسلم)

واحد فی المسند ۵/ ۲۹۹

سیدہ معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں! پھر میں نے ان سے کہا کہ مہینہ کے کون سے دنوں میں آپ روزہ رکھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ کو اس کی پرواہ نہیں تھی! آپ جن دنوں میں چاہتے روزہ رکھ لیتے تھے۔ (مسلم)

۲۰۴۶- (۱۱) وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يَبَالِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُومُ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۹۴۔

۱۱۶۰) وابوداؤد حدیث رقم ۲۴۵۳ والترمذی

حدیث رقم ۷۶۳ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۰۹

سیدنا ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے (شاگرد عمرو بن ثابت رضی اللہ عنہ کو) بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے مہینہ میں چھ روزے رکھے تو گویا اس نے ہمیشہ روزے رکھے۔“ ❶ (مسلم)

۲۰۴۷- (۱۲) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم ۲۰۴- ۱۱۶۴) وابوداؤد حدیث

رقم ۲۴۳۳ والترمذی حدیث رقم ۷۵۹ وابن ماجہ

حدیث رقم ۱۷۱۶ والدارمی حدیث رقم ۱۷۵۴

فوائد الحدیث: ❶ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مانند ہوگا الخ کیونکہ رمضان کے تیس روزے اور چھ عید کے کل چھتیس ہوئے دس گنا تین سو ساٹھ ہوتے ہیں سال کے اتنے ہی دن ہوتے ہیں تو گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھے سب جان اللہ کیا عنایت ہے مالک کی اپنے ضعیف بندوں پر۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ ❶ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا۔ (بخاری و مسلم)

۲۰۴۸- (۱۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۹۹۱

و مسلم حدیث رقم ۱۴۱- ۸۲۷ وابوداؤد حدیث رقم

۲۴۱۷ والترمذی حدیث رقم ۷۷۲ وابن ماجہ حدیث

رقم ۱۷۲۱ والدارمی حدیث رقم ۱۷۵۳ واحمد فی

المسند ۳/ ۷۱)

فوائد الحدیث: ❶ نحر سے مراد جنس ہے یعنی تمام دن نحر کے اور اس میں تغلیب ہے اس لئے کہ تشریق کے دنوں میں بھی روزہ حرام ہے اور اس کا بیان یہ ہے کہ نحر کے دن تین ہیں اور تشریق کے بھی تین دن اور یہ کل چار دن ہوتے ہیں کیونکہ دسویں ذی الحجہ کو فقط نحر ہے اور گیارہ بارہ بھی نحر ہے اور تشریق بھی اور تیرہ فقط تشریق ہے حاصل یہ کہ پانچ دن روزے رکھنا حرام ہیں چار دن عید الاضحیٰ کے اور ایک دن عید الفطر کا۔

انہی (سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ نہیں ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۲۰۴۹- (۱۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى))۔ (متفق علیہ)
(البخاری حدیث رقم ۱۱۹۷ و مسلم حدیث رقم ۱۴۰-۸۲۷) و ابوداؤد حدیث رقم ۱۱۹۷ و الترمذی حدیث رقم ۷۷۱ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۲۲)

سیدنا نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایام تشریق ۱ کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے دن ہیں۔“ (مسلم)

۲۰۵۰- (۱۵) وَعَنْ بُيُشَةَ الْهَذَلِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ))۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۴۴-۱۱۴۱ و ابوداؤد حدیث رقم ۲۴۱۹ و الترمذی حدیث رقم ۷۷۳ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۲۰)

فوائد الحديث: ۱ ایام تشریق ان دنوں کو کہتے ہیں جن میں حاجی لوگ منیٰ میں رہتے ہیں یعنی گیارہ بارہ اور تیرہ ذوالحجہ کے بعض نے کہا یومِ نحر بھی ایام تشریق میں داخل ہے اور تیرہ تاریخ ایام تشریق میں نہیں ہے ان دنوں میں اکثر علماء کے نزدیک روزہ مطلقاً حرام ہے اور بعض کے نزدیک اس متفقہ کو درست ہے جس کو ہدیٰ نہ ملے اور اس نے دسویں تک روزے نہ رکھے ہوں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص صرف جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے جمعہ کے دن مگر اس طرح کہ اس سے پہلے ۱ یا اس کے بعد روزہ رکھے۔“ (بخاری و مسلم)

۲۰۵۱- (۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۹۸۵ و مسلم حدیث رقم ۱۱۴۷-۱۱۴۴)

و ابوداؤد حدیث رقم ۲۴۲۰ و الترمذی حدیث رقم ۷۴۳ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۲۳ و احمد فی المسند - (۴۵۸/۲)

فوائد الحديث: ۱ اس سے پہلے یعنی جمعرات کا دن۔ ۲ بعد یعنی ہفتہ کا دن۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جمعہ کی رات کو عبادت کے لئے اور جمعہ کے دن کو روزہ کے لئے مخصوص نہ کرو“ ۱ مگر یہ کہ تم میں سے کوئی اس دن روزہ رکھتا ہو۔“ (مسلم)

۲۰۵۲- (۱۷) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي وَلَا تَخْتَصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونُ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ۔ (رواہ مسلم)

(مسلم حدیث رقم ۱۱۴۸-۱۱۴۴)

فوائد الحديث: ۱ جمعہ کی رات کو خاص نہ کرو اور جمعہ میں نسل کرنا اور اول وقت جامع مسجد میں جانا اور نماز جمعہ کا پڑھنا ضروری

ہے اس لئے اس کی شب بیداری اور روزے سے منع کیا کہ روزے کی سستی سے کہیں ان کاموں میں خلل نہ پڑے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ عبادت کے لیے تمام دن برابر میں اور بغیر حکم شرع کے کسی وقت کو فضیلت نہیں لہذا کسی کو درست نہیں کہ اپنی طرف سے کسی دن میں خصوصیت لگائے۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کہ ایک دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں ۱ روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ ستر برس کے سفر کی مقدار کے برابر اس کے چہرہ کو آگ سے دور کرے گا۔“ (بخاری و مسلم)

۲۰۵۳- (۱۸) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَعَدَ اللَّهِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا. (متفق عليه)

(البخاری حدیث رقم ۲۸۴۰ و مسلم حدیث رقم ۱۱۵۳-۱۶۸ و الترمذی حدیث رقم ۱۶۲۳ و النسائی

حدیث رقم ۲۲۴۴ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۱۷ و الدارمی حدیث رقم ۲۳۹۹ و احمد فی المسند ۳/

(۵۹)

فوائد الحديث: ۱ اللہ کی راہ میں، یعنی جہاد میں یا حج میں۔

۲۰۵۴- (۱۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِحَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِرُوحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمَ الدَّهْرِ كَيْلَهُ صُمْ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَأَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ إِنِّي أَطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ صِيَامُ يَوْمٍ وَافْطَارُ يَوْمٍ وَأَقْرَأَ فِي كُلِّ سَبْعٍ لَيْالٍ مَرَّةً وَلَا تَرُدْ عَلَى ذَلِكَ.

(متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۷۵ و مسلم

حدیث رقم (۱۸۲-۱۱۵۹) و ابوداؤد حدیث رقم

۲۴۲۷ و النسائی حدیث رقم ۲۳۸۹)

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عبد اللہ! ۱ کیا مجھے نہیں بتایا گیا کہ تو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے؟“ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! ہاں میں کرتا ہوں آپ نے فرمایا: ”نہ کر روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کر اور قیام بھی کر اور سو بھی رہ“ اس لیے کہ تیرے بدن کا تجھ پر حق ہے تیری آنکھوں کا تجھ پر حق ہے تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے تجھ پر تیرے مہمان کا بھی حق ہے جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ نہیں رکھا ہر مہینہ میں تین دن کے روزے ہمیشہ کے روزوں کے برابر ہیں ہر مہینہ میں تین دن روزے رکھ اور قرآن پڑھ ہر مہینہ میں میں نے کہا کہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا: ”روزہ رکھ روزہ بہترین داؤد کا روزہ ایک دن روزہ رکھنا ایک دن افطار کرنا اور سات رات میں ایک مرتبہ (مکمل) قرآن پڑھ اور نہ اس پر زیادہ کر۔“ (بخاری و مسلم)

فوائد الحديث: ۱ اے عبد اللہ یہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نہایت عابد و متقے انہوں نے نکاح تو کیا لیکن شب و روز عبادت میں مشغول رہتے

بیوی کی خبر نہ لیتے، ایک روز عمرو بن عاصؓ یعنی عبداللہؓ کے باپ گھر میں آئے تو بہو کو دیکھا کہ بچنے پرانے کپڑے پہنے ہے باپ نے اس کا سبب پوچھا تو اس نے کہا کہ میرا خاوند میری خبر نہیں لیتا، وہ شب و روز عبادت میں مشغول رہتا ہے تو ان کے باپ عمرو نے ان کی شکایت محمدؐ سے کی تو اس وقت آپؐ نے یہ حدیث فرمائی، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت میں اعتدال اور میانہ روی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اتنی افراط بہتر کہ دوسرے حقوق ضائع ہوں اور نہ اتنی تقریظ اچھی کہ جانوروں کی طرح جماع اور خواب اور خورد و نوش میں مشغول ہو کر عبادت سے غافل رہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

۲۰۵۰- (۲۰) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ (رواه الترمذی والنسائی) (الترمذی حدیث رقم ۷۴۵ والنسائی حدیث رقم ۲۳۶۱ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۳۹ واحمد فی المسند ۱۰۶/۱)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۲۰۵۱- (۲۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَرَّضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأَحِبُّ أَنْ يُعَرَّضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۷۴۷ والدارمی حدیث رقم ۱۷۵۱ واحمد فی المسند ۵/۲۵۰)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے لیکن شاہد اسے مضبوط کرتا ہے۔

۲۰۵۲- (۲۲) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ)) (رواه الترمذی والنسائی) (الترمذی حدیث رقم ۷۶۱ والنسائی حدیث رقم ۲۴۲۲ واحمد فی المسند ۱۵۰/۵)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور پندرہ کو ایام ان دنوں کو ایام بیض کہتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مہینہ کے آغاز سے تین روزے رکھتے تھے اور جمعہ ❶ کے دن کم ہی افطار کرتے تھے۔ (ترمذی نسائی) اور ابو داؤد نے تین دن تک روایت کیا ہے)

۲۰۵۸- (۲۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ غَرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ (رواه الترمذی والنسائی ورواه أبو داؤد إلى ثلثة أيام) (ابو داؤد حدیث رقم ۲۴۵۰ والترمذی حدیث رقم ۷۴۲ والنسائی حدیث رقم ۲۳۶۸ واحمد فی

المسند ۱/ ۴۰۶)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جمعہ کے دن الخ یہ ایک ہی حدیث جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی دلیل نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ فعل ہے اور فعل قول کے معارض نہیں ہوتا اور احتمال ہے کہ آپ جمعہ کے اول یا بعد بھی روزہ رکھتے ہوں یا یہ اباحت آپ سے خاص ہو اور امت کو منع ہو جیسے وصال کے روزے ہیں۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کسی مہینہ میں ہفتے اتوار اور سوموار کا اور دوسرے مہینے میں منگل بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔ (ترمذی)

۲۰۵۹- (۲۴) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ مِنْ الشَّهْرِ الْكَسْبِ وَالْأَحَدِ وَالْإِثْنَيْنِ وَمِنْ الشَّهْرِ الْآخِرِ الثَّلَاثَاءُ وَالْأَرْبَعَاءُ وَالْخَمِيسَ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۷۴۶)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مجھے یہ حکم فرماتے تھے کہ میں ہر مہینہ سے تین دن روزے رکھوں ان میں ❶ سے پہلا سوموار یا جمعرات ہو۔ (ابو داؤد و نسائی)

۲۰۶۰- (۲۵) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنِي أَنْ أَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلُهَا الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ (رواه أبو داؤد و النسائی) (ابو داؤد حدیث رقم ۲۴۵۲ والنسائی حدیث رقم ۲۴۱۹)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ان میں سے پہلا الخ الخمیس میں ”و“ اور ”ا“ کے معنی میں ہے یعنی تین روزے رکھ کر اول ان کا پیر کا دن ہو اور دو دن منگل اور بدھ ہوں یا اول جمعرات کا دن ہو اور دو دن جمعہ اور ہفتہ کے ہوں۔ منہ

سیدنا مسلم قرشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے ہمیشہ روزے رکھنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”تجھ پر تیرے ❶ اہل کا حق ہے رمضان کے روزے

۲۰۶۱- (۲۶) وَعَنْ مُسْلِمٍ بِالْقُرَشِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَوْسَيْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صَمَ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيهِ وَكُلِّ

ارْبَعَاءَ وَخَمِيسَ فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهُ (رواہ ابو داؤد و الترمذی) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۴۳۲ و الترمذی حدیث رقم ۷۴۸)

رکھ اور ان ایام کے جو ان کے متصل ہیں اور ہر بدھ اور جمعرات کو تو اس طرح تو نے ہمیشہ روزے رکھے۔“ (ابوداؤد و ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تحقیق تیرے اہل کے لئے الخ اس سے نبی ﷺ کی اپنی امت مرحومہ پر نرمی، شفقت اور مہربانی معلوم ہوئی اور ارشاد ان کی صلاح خیر کا اور تلقین اور تعلیم آپ کی ان کے آرام و راحت کے لئے اور کمال اہتمام آپ کا اسباب میں اور نہایت تعق اور استغراق سے عبادات شاقہ میں روکنا کیونکہ وہ دوسرے حقوق کے ادا کرنے سے مانع ہو جاتا ہے اور سنت ہمیشہ متوسط ہے جیسے ایمان اور اسلام تمام ادیان میں متوسط ہے۔

۲۰۶۲- (۲۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ (رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۴۴۰ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۳۲ و احمد فی المسند ۲/ ۴۴۶)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفات ❶ میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عرفات میں کیونکہ کمزوری کی وجہ سے وہاں کے افعال میں کمی واقع ہوگی اور یہ نبی تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی۔

۲۰۶۳- (۲۸) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ عَنْ أُخْتِهِ الصَّمَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبٍ أَوْ عُودَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضِغْهُ (رواہ احمد، ابو داؤد، الترمذی و ابن ماجہ و الدارمی)

سیدنا عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن سیدہ صماء رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو مگر اس صورت میں کہ تم پر فرض کیا جائے ❶ اور اگر تم میں سے کوئی شخص نہ پائے (کوئی چیز) ایک گرائیڈ کا چھلکا یا درخت کی لکڑی تو چاہئے کہ اس کو چبائے۔“ ❷ (احمد، ابوداؤد و ترمذی، ابن ماجہ و دارمی)

(ابوداؤد حدیث رقم ۲۴۲۱ و الترمذی حدیث رقم ۷۴۴ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۲۶ و الدارمی حدیث رقم ۱۷۴۹ و احمد فی المسند ۶/ ۱۶۸)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کہ فرض کیا جائے مثلاً رمضان میں آجائے۔ ❷ اس کو چبالے الخ مطلب یہ ہے کہ افطار کرے جس طرح سے ممکن ہو روزہ نہ رکھے اور یہاں بھی مراد یہ ہے کہ ہفتہ کا اکیلا روزہ منع ہے اور اگر جمعہ کے ساتھ ملا کر رکھے تو درست ہے اور یہ حکم خود سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ملتا ہے جو فصل اول میں گزری ہے۔

۲۰۶۴- (۲۹) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ

اس کے اور آگ کے درمیان خندق بنا دیتا ہے جیسے آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔“ (ترمذی)

اللّٰهُ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی)

حدیث رقم (۱۶۲۴)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن غریب ہے۔

سیدنا عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”موسم سرما میں روزہ رکھنا ٹھنڈی نعمت ہے۔“ (احمد و ترمذی) اور امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

۲۰۶۵- (۳۰) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۷۹۷)

واحمد فی المسند ۴/ ۳۳۵

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن شاہد کی بنا پر حسن ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ما من ایام احب الی اللہ قربانی کے باب میں ذکر کی گئی ہے۔

۲۰۶۶- (۳۱) وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ فِي بَابِ الْأَضْحِيَّةِ۔

الفصل الثالث (تیسری فصل)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہود کو عاشورہ کے دن روزہ سے پایا، ان کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا ہے یہ دن جس میں تم روزہ رکھتے ہو؟“ یہود نے کہا کہ یہ عظیم دن ہے اللہ تعالیٰ نے نجات دی اس میں موسیٰ علیہ السلام کو اور ان کی قوم کو اور غرق کیا فرعون کو اور اس کی قوم کو تو اس دن موسیٰ علیہ السلام نے شکر کا روزہ رکھا لہذا ہم بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہم تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کے حق دار ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے روزہ ❶ رکھا اور اس کا روزہ رکھنے حکم فرمایا۔“ (بخاری و مسلم)

۲۰۶۷- (۳۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا هَذَا الْيَوْمَ الَّذِي تَصُومُونَهُ فَقَالُوا هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ أَنْجَى اللَّهُ فِيهِ مُوسَى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا فَتَحَنَّنَ نَصُومُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۲۰۰۴ و مسلم حدیث رقم ۱۱۲۷-۱۱۳۰) و ابو داؤد حدیث رقم ۲۴۴۴ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۳۴ و الدارمی حدیث رقم ۱۷۵۹ و احمد فی المسند ۲/ ۳۵۹

(۳۵۹)

فوائد الحدیث: ❶ پس روزہ رکھا مسلم کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ میں بھی عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے جبکہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود کو دیکھ کر کھنے لگے تو ان میں تطبیق یہ ہے کہ روزہ عاشورہ کا تو پہلے ہی سے رکھا کرتے تھے مگر جب یہود سے سنا

کہ وہ مویٰ علیہ السلام کی اتباع کے لئے روزہ رکھتے ہیں تو آپ نے اور زیادہ اہتمام کیا۔

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ہفتہ اور اتوار کے دن اور دنوں سے اکثر روزہ رکھتے تھے ❶ اور فرماتے کہ تحقیق یہ دو دن مشرکوں کی عید کے ہیں ❷ تو میں بہت پسند کرتا ہوں کہ میں ان کا خلاف کروں۔ (احمد)

۲۰۶۸- (۳۳) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاِثْنَيْنِ أَكْثَرَ مَا يَصُومُ مِنَ الْاَيَّامِ وَيَقُولُ إِنَّهُمَا يَوْمَا عِيدٍ لِلْمُشْرِكِينَ فَإِنَّا أَحَبُّ أَنْ أَحَالِفَهُمْ (رواه احمد) (احمد فی

المسند ۶/ ۳۲۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ روزہ رکھنے اربع یہ حدیث اس حدیث کے مخالف نہیں ہے جس میں ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے روکا ہے کیونکہ اس میں اکیلے ہفتہ کے دن کا روزہ منع ہے اور ہفتہ کا روزہ جمعہ کے ساتھ ملا کر یا اتوار کے ساتھ ملا کر بلاشبہ درست ہے اور اس حدیث میں ہفتہ اور اتوار دونوں کے روزوں کا بیان ہے۔ ❷ مشرکوں کے لئے اربع مشرکوں سے مراد حدیث میں یہود اور نصاریٰ ہیں یہود کو مشرک کہا کیونکہ وہ سیدنا عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا قرار دیتے ہیں اور انصار کو مسیح ابن اللہ کہنے کی وجہ سے مشرک قرار دیا۔

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ہم کو عاشورہ کے دن کے روزہ کا حکم فرماتے تھے اور ہم کو اس پر رغبت دلاتے اور خبر گیری کرتے ہماری پھر جب رمضان فرض ہوا تو نہ حکم فرمایا ہم کو اور نہ ہم کو اس سے منع کیا اور نہ اس دن کے آنے سے ہماری خبر گیری رکھی۔ (مسلم)

۲۰۶۹- (۳۴) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ وَيَحْتَنُّ عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ (رواه مسلم)

(مسلم حدیث رقم ۱۲۵۰- ۱۱۲۸)

ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے چار چیزیں ہیں کہ جن کو نبی ﷺ نہ چھوڑتے عاشورہ کا روزہ رکھنا اور دس دن ذوالحجہ کے ❶ اور تین دن ہرمہینہ سے اور فجر سے پہلے دو رکعات۔ (نسائی)

۲۰۷۰- (۳۵) وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ أَرَبْعٌ لَمْ تَكُنْ يَدْعُهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ صِيَامَ عَاشُورَاءَ وَالْعَشِيرِ وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ (رواه النسائي) (النسائی حدیث رقم ۲۴۱۵)

حکم الحدیث: اس کی کچھ سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ذوالحجہ کے دس دن اربع اس سے نو دن مراد ہیں کیونکہ عید کے دن روزہ حرام ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایام بیض کے روزے حضر اور نہ ہی سفر میں چھوڑتے تھے۔ (نسائی)

۲۰۷۱- (۳۶) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَفْطِرُ أَيَّامَ الْبَيْضِ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ (رواه النسائي) (النسائی حدیث

رقم ۲۳۴۵)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

۲۰۷۲- (۳۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ۔ (رواه ابن ماجہ) (ابن ماجہ حدیث

رقم ۱۷۴۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور بدن کی زکوٰۃ روزہ رکھنا ہے یعنی روزے کی وجہ سے بدن کا کچھ حصہ دھل جاتا ہے تو گویا بدن کی زکوٰۃ ہوئی۔ انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سوموار اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے تو کہا گیا اے اللہ کے رسول! آپ سوموار اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا: ”سوموار اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ بخشش کرتا ہے ان دونوں میں سے ہر مسلمان کے لیے مگر وہ شخص جو ملاقات ترک کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے چھوڑ دے ان کو یہاں تک کہ وہ صلح کریں۔“ (احمد وابن ماجہ)

۲۰۷۳- (۳۸) وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَقَالَ إِنْ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ يَغْفِرُ اللَّهُ فِيهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ إِلَّا ذَا هَاجِرَيْنِ يَقُولُ دَعَهُمَا حَتَّى يَصْطَلِحَا (رواه احمد وابن ماجہ) (ابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۴۵ واحمد فی

السند ۲/ ۲۲۹)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ایک دن کا روزہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو اڑتے ہوئے کوئے کی جگہ پر پہنچا دے یہاں تک کہ وہ بوڑھا ہو کر مر جائے اتنی مقدار ❶ اس کو دوزخ سے دور رکھے گا۔“

۲۰۷۴- (۳۹) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا اِيتَعَاءَ وَجْهِ اللَّهِ بَعْدَهُ اللَّهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبَعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرُخٌ حَتَّى مَاتَ هَرَمًا۔ (احمد فی السند ۲/ ۵۲۶)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اتنی مقدار اٹھ۔ کہتے ہیں کہ کوئے کی عمر سو برس کی ہوتی ہے غرض یہ ہے کہ اگر کو اابتداء عمر سے اخیر عمر تک اڑتا رہے تو خیال کرنا چاہئے کہ کس قدر مسافت طے کرے گا اتنا ہی اللہ تعالیٰ روزہ دار کو دوزخ سے دور کرے گا۔

احمد بیہقی نے شعب الایمان میں سیدنا سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۲۰۷۵- (۴۰) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ۔ (البیہقی فی شعب الایمان عن سلمة بن قيس حدیث رقم ۳۵۹۰)

باب

باب ہے ❶

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ”کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟“ ہم نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا: ”تو پھر میں اس وقت روزہ دار ہوں“ پھر ایک دن آپ ہمارے پاس آئے اور پوچھا ”کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟“ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم کو جس ہدیہ بھیجا گیا ہے آپ نے فرمایا: ”لاؤ مجھے دکھاؤ“ البتہ میں روزہ سے ❷ ہوں پھر آپ نے وہ کھا ❸ لیا۔“ (مسلم)

۲۰۷۶- (۱) عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّي إِذَا صَائِمٌ ثُمَّ آتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِهْدِنَا لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ أَرِنِيهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَكَأَلْ - (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۷۰-۱۱۵۴ و ابوداؤد حدیث رقم ۵۴۵۵ و النسائی حدیث رقم ۲۳۲۲ و احمد فی المسند ۶/۲۰۷)

فوائد الحديث: ❶ یعنی پہلے بابوں کے تحت اور لواحق میں۔ ❷ میرک شاذ نے فرمایا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل روزہ کو رکھ کر توڑنا جائز ہے اور اکثر علماء کا یہی قول ہے جبکہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اگر عذر سے توڑے تو جائز ہے ورنہ نہیں علامہ صدر الدین نے فرمایا ہے کہ جو شخص نفل نماز یا روزہ شروع کرے تو امام شافعی اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک اس کا پورا کرنا مستحب ہے اور اگر اس کو توڑ ڈالے تو قضا لازم نہیں اور ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک اس کو پورا کرنا واجب ہے۔ ❸ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفل روزہ کی نیت دن کو بھی زوال سے پہلے پہلے جائز ہے اور نفل روزہ والے کو اختیار ہے چاہے پورا کرے چاہے توڑ ڈالے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا آپ کے لئے کھجور اور گھی لائیں آپ نے فرمایا: ”اپنے گھی کو مشک اور کھجوروں کو برتن میں ڈال رکھو اس لئے کہ میں روزہ سے ❶ ہوں پھر آپ گھر کے ایک کونے میں کھڑے ہوئے پس آپ نے فرض نماز کے علاوہ (نفل) نماز پڑھی پس آپ نے ام سلیم اور اس کے گھر والوں کے لیے دعا کی۔“ (بخاری)

۲۰۷۷- (۲) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ فَاتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمَنٍ فَقَالَ أَعِيدُوا سَمَنَكُمْ فِي سِقَائِهِ وَتَمْرَكُمْ فِي وَعَائِهِ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةِ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ فَدَعَا لَأُمِّ سُلَيْمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهَا - (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ۱۹۸۲)

فوائد الحديث: ❶ میں روزہ سے ہوں الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نفل روزہ رکھنے والے کو اظہار کرنا دعوت میں ضروری نہیں جب کہ میزبان کی خفگی کا ذریعہ ہو۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

۲۰۷۸- (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

”جس وقت تم میں سے کوئی شخص کھانے کے لیے بلایا جائے اور وہ روزے سے ہو تو اسے چاہئے کہ وہ کہے میں روزہ سے ہوں۔“ ❶ اور ایک روایت میں ہے: ”جس وقت تم میں سے کسی کو بلایا جائے تو اسے چاہئے کہ قبول کرے پھر اگر روزہ دار ہو تو دعا کرے اور اگر روزے سے نہ ہو تو کھائے۔“ ❷ (مسلم)

عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيَصِلْ وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۵۹-۱۱۵۰) والترمذی حدیث رقم ۷۸۱ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۵۰ والدارمی حدیث رقم ۱۷۳۷ واحمد فی

المسند ۵۰۷/۲

فوائد الحديث: ❶ میں روزہ سے ہوں الخ یعنی نفل عبادت کا چھپانا بہتر ہے لیکن دعوت میں اظہار کر دے یعنی کہے روزہ کی وجہ سے معذور ہوں اور نہ کھالیتا تاکہ اسے رنج نہ ہو۔ ❷ تو چاہئے کہ کھائے الخ یعنی دعوت کا رد کرنا حرام ہے اگر عذر ہو تو اختیار ہے اور اگر دعوت میں کچھ بدعت ہو جیسے ناچ اور راگ اگر اس کے جانے سے یہ موقوف ہو جائے تو ضرور جائے اور اگر موقوف نہ ہو سکے تو پھر نہ جائے اور اس عذر سے دعوت کا رد کرنا درست ہے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب فتح مکہ کا دن ہوا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور رسول اللہ ﷺ کے بائیں طرف بیٹھ گئیں اور ام ہانی رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے دائیں طرف تھیں پھر لونڈی ایک برتن لائی کہ اس میں کچھ پینے کی چیز تھی لونڈی نے نبی ﷺ کو وہ برتن دیا آپ نے اس سے پیا پھر وہ برتن آپ نے ام ہانی رضی اللہ عنہا کو دیا پھر انہوں نے اس سے پیا اور کہا اے اللہ کے رسول! تحقیق میں نے افطار کر لیا اور میں روزہ سے تھی آپ نے اسے فرمایا کہ کیا تو کچھ قضا ❶ کرتی تھی؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا: ”اگر یہ روزہ نفل تھا تو کچھ حرج نہیں۔“ (ابوداؤد ترمذی داری) احمد اور ترمذی کی روایت میں اس طرح ہے کہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا اے اللہ کے رسول! تحقیق میں روزہ سے تھی آپ نے فرمایا نفل روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا مالک ہے اگر چاہے تو روزہ رکھ لے اور اگر چاہے تو افطار کرے۔

۲۰۷۹- (۴) عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتَحَ مَكَّةَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَلَى يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأُمُّ هَانِيٍّ عَنْ يَمِينِهِ فَجَاءَتِ الْوَلِيدَةُ بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَنَاقَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاقَلَتْهُ أُمُّ هَانِيٍّ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا أَكُنْتُ تَقْضِيْنَ شَيْئًا قَالَتْ لَا فَلَا بَظْرَكَ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَفِي رَوَايَةٍ لَمْ حَمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَفِيهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوُّعُ أَمِيرُ نَفْسِهِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ (ابوداؤد حدیث رقم ۲۴۵۶ والترمذی حدیث رقم ۷۳۱ والدارمی حدیث

رقم ۱۷۳۶ واحمد فی المسند ۳۴۲/۶)

فوائد الحديث: ❶ قضا کرتی تو کچھ الخ یعنی یہ روزہ قضا، رمضان کا تھا یا نذر کا۔

۲۰۸۰- (۵) وَعَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعَرِضَ لَنَا طَعَامٌ اِشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعَرِضَ لَنَا طَعَامٌ اِشْتَهَيْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اِقْضِيَا يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

زہری سے روایت ہے کہ انہوں نے عروہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا، انہوں نے کہا میں اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا روزہ دار تھیں ہمارے سامنے کھانا لایا گیا کہ ہم نے اس کی خواہش کی تو ہم نے اس میں سے کھایا، سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے اللہ کے رسول! شان یہ ہیں کہ ہم روزہ سے تھیں ہمارے سامنے کھانا لایا گیا ہم نے اس کی خواہش کی تو ہم نے اس میں سے کھایا، آپ نے فرمایا: ”تم دونوں اس کے بدلہ میں ایک دن کی قضا کرو۔“ (ترمذی)

وَذَكَرَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْحَفَاطِ رَوَوْا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ عُرْوَةَ وَهَذَا أَصَحُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ زَيْلِ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۵۴۵۷ و الترمذی حدیث رقم ۷۳۵ و الموطا حدیث رقم ۵۰)

اور ترمذی نے کہا کہ حفاظ کی ایک بہت بڑی جماعت نے اس حدیث کو زہری سے اور زہری نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بطریق ۲ ارسال روایت کیا اور اس میں عروہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ صحیح تر ہے اور اس کو ابوداؤد نے عروہ کے آزادہ کردہ غلام زیل سے روایت کیا انہوں نے عروہ سے نقل کیا اور عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

واحمد فی المسند ۶/ ۲۶۲)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ قضاء کرواں امام مالک اور امام ابو حنیفہ نے اس سے یہ نکالا ہے کہ نفل روزہ واجب ہو جاتا ہے اور شافعی احمد اہل حدیث کے نزدیک قضا واجب نہیں ہوتی وہ اس عمل کو نذہر پر محمول کرتے ہیں۔ ۲ بطریق ارسال کے اٹھ مرسل اصطلاح اہل حدیث میں اس کو کہتے ہیں جس میں صحابی کا ذکر نہ ہو بلکہ تابعی خود رسول اللہ ﷺ سے نقل کرے اور کبھی مرسل بمعنی منقطع بھی آتا ہے اور منقطع اس روایت کو کہتے ہیں کہ جس صحابی تو مذکور ہو مگر صحابی کے نیچے کوئی راوی مذکور نہ ہو اور یہاں بھی مرسل سے مراد منقطع ہے۔ ۳ قولہ زیل سے اٹھ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ نہ زیل کا سماع عروہ سے پہچانا جاتا ہے اور نہ یزید کا سماع زیل سے اور یہ حدیث لائق حجت نہیں خطابی نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور زیل راوی مجہول ہے۔ (مرقاۃ)

سیدہ ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپ کے لئے کھانا منگوایا، آپ نے فرمایا: ”کھا تو“ اس نے کہا میں روزہ سے ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”روزہ دار کے پاس کھایا جاتا ہے تو اس ۱ پر فرشتے رحمت بھیجتے ہیں یہاں تک کہ کھانے والے فارغ ہوں۔“ (احمد و ترمذی ۲) وابن ماجہ و

۲۰۸۱- (۶) وَعَنْ أُمِّ عَمْرَةَ بِنْتِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا كُلِي فَقَالَتْ إِنِّي صَائِمَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ الصَّائِمَ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يَفْرَعُوا۔ (رواه احمد والترمذی وابن ماجہ والدارمی) (الترمذی حدیث رقم ۷۸۵ وابن ماجہ حدیث رقم

۱۷۴۸ والدارمی حدیث رقم ۱۷۳۸ واحمد فی (دارمی)

المسند ۶/ ۳۶۵

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس پر فرشتے اترتے کیونکہ فرشتوں سے بڑھ کر اس نے کام کیا کہ کھانے کی خواہش رکھتے ہوئے اس سے محض اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لئے بازار باور فرشتے جو کھانے سے باز رہتے ہیں تو وہ اس وجہ سے کہ ان کو کھانے پینے کی خواہش ہی نہیں ہے۔
❷ قولہ اور ترمذی اترتے نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے اپنی کتاب میں۔ مندرجہ اللہ تعالیٰ مرقات

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۰۸۲- (۷) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَتَغَدَّى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَدَاءُ يَا بِلَالُ! قَالَ إِنِّي صَائِمٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَأْكُلُ رِزْقًا وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ أَشْعَرَتْ يَا بِلَالُ أَنَّ الصَّائِمَ يَسْبَحُ عِظَامُهُ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا أَكَلَ عِنْدَهُ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) (البیہقی حدیث رقم ۳۵۸۶)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور وہ صبح کا طعام کھا رہے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حاضر ہو کھانے کے لئے اے بلال!“ بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں روزہ دار ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم اپنا رزق کھاتے ہیں جبکہ بلال کا بہتر رزق جنت میں ہے اے بلال! کیا تجھے معلوم ہے کہ روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں اور اس کے لئے فرشتے بخشش چاہتے ہیں جب تک کہ اس کے نزدیک کھایا جائے۔

(بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

لیلۃ القدر کے بیان میں

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۰۸۳- (۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوَتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ۔ (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ۲۰۱۷ و مسلم حدیث رقم ۲۱۹)۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں ❶ میں تلاش کرو۔“ (بخاری)

(۱۱۶۹) و ابوداؤد حدیث رقم ۱۳۸۵ و الترمذی

الاعتكاف واحمد في المسند ٥٠ / ٦

بعض نے کہا رمضان کی پہلی رات ہے بعض نے کہا سترھویں ہے بعض نے کہا اٹھارہویں، بعض نے کہا انیسویں بعض نے کہا اکیسویں، بعض نے کہا تیسویں بعض نے کہا پچیسویں بعض نے کہا ستائیسویں بعض نے کہا اثنیسویں بعض نے کہا رمضان کی آخری رات بعض نے کہا ان کی جفت راتوں میں بعض نے کہا پورے رمضان میں بعض نے کہا رمضان کے آخری عشرہ میں چلتی رہتی ہے، یعنی کسی سال اکیسویں کسی سال تیسویں کسی سال ستائیسویں میں ہوتی ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا شب قدر رمضان میں ہے، لیکن مختلف تاریخوں میں ہوتی ہے اور صاحبین کے نزدیک ایک ہی تاریخ میں ہوتی ہے لیکن وہ معین نہیں ہے اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا رمضان کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے اور قیامت تک کبھی نہیں بدلتی غرض اس بارہ میں چالیس قول ہیں اور عمدہ یہ ہے کہ آخری عشرہ کی پانچ راتوں میں سے کوئی رات ہے یعنی اکیسویں یا تیسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں یا اثنیسویں اور اکثر علماء سلف اور خلف اور اہل حدیث اس طرف گئے ہیں کہ شب قدر کی ستائیسویں رات ہے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس کا یقین کیا۔ (فتح)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم شب قدر خواب میں سات راتوں کے اخیر میں دکھلائے گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں تمہارے خواب کو دیکھتا ہوں کہ متفق ہوئے ہیں آخری سات راتوں میں جو کوئی اس کو تلاش کرے تو چاہئے کہ تلاش کرے اس کو سات آخری راتوں میں۔“ (بخاری و مسلم)

٢٠٨٤ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْكُمْ رَأَيْتُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّبَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ - (متفق عليه)

(البحارى حديث رقم ٢٠١٥ ومسلم حديث رقم ١٤ من كتاب (٢٥ - ١١٦٥) والموطا حديث رقم ١٤ من كتاب

الاعتكاف واحمد في المسند ١٧/٢)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تلاش کرو اس کو رمضان کے آخری عشرہ میں یعنی شب قدر کو نویں ① رات میں کہ باقی رہے ساتویں رات میں کہ باقی رہے پانچویں رات میں کہ باقی رہے۔“ (بخاری)

٢٠٨٥- (٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ
 التَّمَسُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةً
 الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ
 تَبْقَى- (رواه البخارى) (البخارى حديث رقم ٢٠٢١
 وابوداؤد حديث رقم ١٣٨٣ والترمذى حديث رقم
 ٧٩٤ والدارمى حديث رقم ١٧٨١ والموطا حديث
 رقم ١٣ من كتاب الاعتكاف)

رات سے مراد ستائیس سوں ہے اور ماں جوںس رات سے مراد پچیسویں ہے لیکن زرکشی نے کہا کہ نوںس رات سے مراد اکیسویں ہے اور ساتویں

رات سے مراد تیسویں ہے اور پانچویں رات سے مراد پچیسویں ہے، امام مالک رحمہ اللہ نے بھی یہی تفسیر کی ہے اور یہ حساب اس وقت درست آتا ہے جب مہینہ اتمس دن کا ہو۔ رحمہ اللہ تعالیٰ (مرقاۃ)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا پھر درمیان والے عشرہ میں اعتکاف کیا ترکی کے خیمہ میں پھر اپنا سر نکالا اور فرمایا تحقیق میں نے اعتکاف کیا تھا پہلے عشرہ میں تلاش کرتا تھا میں شب قدر کو پھر میں نے اعتکاف کیا درمیان والے عشرہ میں پھر میرے پاس فرشتہ آیا اس نے مجھے کہا کہ تحقیق شب قدر آخری عشرہ میں ہے تو جو شخص میرے ساتھ اعتکاف کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ اعتکاف کرے آخری عشرہ میں تحقیق میں خواب میں تعین شب قدر کی دکھلایا گیا اور تحقیق دیکھا میں نے خود کو کہ میں سجدہ کرتا ہوں اس کی صبح کو کچھڑ میں پس تلاش کرو تم اس کو آخری عشرہ میں اور لیلۃ القدر کو تلاش کرو ہر طاق رات میں۔“ راوی نے کہا کہ اس رات کو بارش بری اور مسجد کی چھت بنائی ہوئی تھی خرماء کی شاخ کی تو مسجد ٹپکی اور میری آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ کی پیشانی پر پانی اور مٹی کا نشان تھا اکیسویں ❶ رات کی صبح کو بخاری اور مسلم اس کے معنی نقل کرنے میں متفق ہیں اور لفظ مسلم کے فقیل لسی انہا فی العشر الاواخر تک ہیں اور باقی الفاظ بخاری کے ہیں۔

۲۰۸۶- (۴) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ إِنِّي اعْتَكِفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ التَّمِيسُ هَذِهِ اللَّيْلَةُ ثُمَّ اعْتَكِفْتُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ ثُمَّ أَتَيْتُ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْآخِرَ فَقَدْ أُرِيتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ انْسَيْتُهَا وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ مِنْ صَبْحَتِهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَالْتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وَتْرٍ قَالَ فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ فَوَكَّفَ الْمَسْجِدَ قَبْصَرْتُ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى جَبْهَتِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صَبْحَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي الْمَعْنَى) وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ إِلَى قَوْلِهِ فَقِيلَ لِي إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَالْبَاقِي لِلْبُخَارِيِّ۔ (البخاری حدیث رقم ۲۰۱۶ و مسلم حدیث رقم ۲۱۳-۱۱۶۷) و ابوداؤد حدیث رقم ۱۳۸۲ والموطا حدیث رقم ۹ من کتاب الاعتکاف

فوائد الحديث: ❶ اکیسویں رات کی صبح کو آج اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ شب قدر اکیسویں رات یا تیسویں رات کو ہوئی تھی اس بارہ میں چالیس اقوال ہیں اور صحیح احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو تو اکیسویں تیسویں پچیسویں ستائیسویں ان پانچ راتوں میں عبادت کرنا بہتر ہے۔ اور شب قدر ضرور ان پانچ راتوں میں سے ایک رات میں ہوتی ہے اور ہر رمضان میں مختلف طور سے آتی ہے کبھی اکیسویں کو کبھی تیسویں کو کبھی پچیسویں کو کبھی ستائیسویں کو اور کبھی انیسویں کو لیکن ان پانچ راتوں سے باہر نہیں ہوتی۔

اور سیدنا عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا تیسویں رات۔ (مسلم)

۲۰۸۷- (۵) وَفِي رَوَايَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث

رقم (۲۱۸-۱۱۶۸)

۲۰۸۸- (۶) وَعَنْ زُرَّيْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبِيَّ بَنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُمُ الْحَوْلَ يُصِيبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَّكِلَ النَّاسُ أَمَّا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعَشْرِينَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَنْبِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعَشْرِينَ فَقُلْتُ بَأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِالْأَيَّةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا۔ (مسلم) (مسلم فی صحیحہ ۸۲۸/۲)

زر بن حبیش سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کے (دینی) بھائی سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص سال کی تمام راتوں میں عبادت کرے تو وہ شب قدر کو پالے گا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے انہوں نے اس خیال سے کہا ہے کہ لوگ اس رات پر بھروسہ نہ کریں حالانکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ میں ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے پھر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ❶ نے ایسی قسم اٹھائی کہ ان شاء اللہ نہ کہا کہ تحقیق شب قدر ستائیسویں رات ہے میں نے کہا اے ابو منذر! تم یہ کس دلیل کے ساتھ کہتے ہو؟ انہوں نے کہا بسبب علامت کے یا کہا بسبب نشانی کے مجھے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خبر دی کہ جب اس دن آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اس کے لیے روشنی نہیں ہوتی۔“ (مسلم)

فوائد الحديث: ❶ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان شاء اللہ نہ کہا الخ مطلب یہ ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو اپنی قسم پر یقین تھا کہ سچی ہے۔ ۲۰۸۹- (۷) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۱۷۵/۸) وابن

ماجہ حدیث رقم ۱۷۶۷ واحمد فی المسند ۸۲/۶
۲۰۹۰- (۸) وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِزْرَةً وَأَحْيَى لَيْلَهُ وَأَبْقَطَ أَهْلَهُ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۲۰۲۴ و مسلم حدیث رقم ۷- ۱۱۷۴ والنسائی حدیث رقم ۱۶۳۹ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۶۸ واحمد فی المسند ۴۱/۶)

فوائد الحديث: ❶ کمر کس لیتے الخ اس سے مراد یہ ہے کہ عادت سے زیادہ کوشش فرماتے۔ ❷ یعنی عام راتوں کے قیام سے زیادہ قیام کرتے تھے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

۲۰۹۱- (۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أُنَى لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا قَالَ قُولِي اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تَحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ- (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ) (الترمذی حدیث رقم ۳۵۱۳ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۵۰ واحمد فی المسند ۶/ ۱۷۱)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیے کہ اگر میں شب قدر کو معلوم کر لوں تو میں اس میں کیا کہوں؟ (پڑھوں) آپ نے فرمایا: ”تو کہہ ۱ یا الہی! تحقیق تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس مجھ کو معاف کر۔“ (احمد ابن ماجہ ترمذی) اور اس کو صحیح کہا۔

۳۸۵۰ واحمد فی المسند ۶/ ۱۷۱

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ فرمایا کہ رات دوسری حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس تین دن تک آتا رہا اور یہی پوچھتا رہا کہ اے اللہ کے رسول! کون سی دعا افضل ہے؟ تو آپ یہی فرماتے رہے اپنے مالک سے دنیا اور آخرت میں تندرستی مانگ عافیت میں تمام بلاؤں بیماریوں اور تکالیف سے حفاظت ہوگئی اور معافی میں گناہوں کی بخشش ہوئی اب اور کیا چاہئے یہ دو الفاظ ہزاروں الفاظ کو شامل ہیں اور اس حدیث میں اسی طرف اشارہ فرمایا کہ گناہوں سے معافی کا سوال کرو کہ وہ سب دعاؤں سے افضل ہے اور ایک کے ذکر سے دوسری گنجی گئی۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”تلاش کرو یعنی شب قدر کو نوں ۱ رات میں کہ باقی رہے یا ساتویں ۲ میں کہ باقی رہے یا پانچویں ۳ میں کہ باقی رہے یا تیسری ۴ میں کہ باقی رہے یا آخری رات میں۔“ (ترمذی)۔

۲۰۹۲- (۱۰) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِمَنْ تَمَسَّسُهَا يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تِسْعٍ يَفْقِنُ أَوْ فِي سَبْعٍ يَفْقِنُ أَوْ فِي خَمْسٍ يَفْقِنُ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ آخِرَ لَيْلَةٍ- (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۷۹۴ واحمد فی المسند ۵/ ۳۶)

۷۹۴ واحمد فی المسند ۵/ ۳۶

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ نوں رات میں کہ باقی رہے یعنی تیسویں رات۔ ۲ ساتویں رات میں کہ باقی رہے یعنی ستائیسویں رات۔ ۳ پانچویں رات میں کہ باقی رہے یعنی پچیسویں رات۔ ۴ تیسری رات میں کہ باقی رہے یعنی تیسویں رات۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شب قدر کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”وہ ہر رمضان میں ۱ ہے۔“ (ابوداؤد) اور ابوداؤد نے کہا کہ سفیان اور شعبہ نے ابواسحق سے یہ حدیث موقوفاً روایت کی ہے یعنی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

۲۰۹۳- (۱۱) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ- (رَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ) وَقَالَ رَوَاهُ سَفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ- (ابوداؤد حدیث رقم ۱۳۸۷)

۱۳۸۷

حکم الحدیث: اس کا موقوف ہونا زیادہ درست ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ رمضان میں ہے اس لفظ کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ کوئی رمضان شب قدر سے خالی نہیں جاتا یعنی ہر سال کے

رمضان میں شب قدر ہوتی ہے، دوسرا یہ کہ شب قدر تمام رمضان میں ہوتی ہے کچھ آخری عشرہ ہی خاص نہیں مگر یہ احتمال درست نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ نے دوسری صحیح احادیث میں اس کو آخری عشرہ سے خاص فرمایا۔

سیدنا عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! میرا گھر جنگل میں ہے کہ میں اس میں رہتا ہوں اور اس میں نماز پڑھتا ہوں اللہ کا شکر ہے پس بتلائیں مجھ کو ایک رات کہ میں اس میں مسجد نبوی کے اندر حاضر ہو کر عبادت کروں آپ نے فرمایا: ”تینیسویں رات کو ❶ آ جا اس کے بیٹے سے پوچھا گیا تمہارا باپ کس طرح کرتا تھا؟“ اس نے کہا نماز عصر کے بعد مسجد نبوی میں داخل ہوتا ہے اور نہ نکلتا مسجد سے کسی کام کے لئے یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھتا اور جب صبح کی نماز پڑھتا تو اپنی سواری جو مسجد کے دروازے پر موجود ہوتی سوار ہو کر اپنے جنگل میں چلا جاتا۔ (ابوداؤد)

۲۰۹۴- (۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي بَادِيَةً أَكُونُ فِيهَا وَأَنَا أَصَلِّي فِيهَا بِحَمْدِ اللَّهِ فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ أَنْزِلَ إِلَيَّ هَذَا الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَنْزِلْ لَيْلَةً ثَلَاثَ وَعِشْرِينَ قَبْلَ لَيْلَتِهِ كَيْفَ كَانَ أَبُوكَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتَّى يَصَلِّيَ الصُّبْحَ فَإِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ آتِيَةً عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَلَحِقَ بِبَادِيَتِهِ (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۳۸۰)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تینیسویں رات کو الخ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ لیلۃ القدر تینیسویں رات میں ہی ہے بلکہ جس سال نبی ﷺ نے ان کو یہ فرمایا اس سال اسی رات میں ہوگی اور نبی ﷺ کو معلوم ہو گیا ہوگا یہ سمجھ کے ہر سال میں اسی تاریخ کو ہوتی ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ گھر سے باہر نکلے تاکہ ہم کو شب قدر کی خبر دیں تو مسلمانوں میں سے دو شخص جھگڑے ❶ آپ نے فرمایا: ”نکلا تمہاریں کہ تم کو شب قدر کی خبر دوں پس جھگڑا کیا فلاں اور فلاں نے ❷ پس اٹھائی گئی پہچان شب قدر کی اور شاید کہ یہ بہتر ہو تمہارے لئے تم اس کو اٹیسویں میں ستائیسویں میں اور پچیسویں میں تلاش کرو۔“ (بخاری)

۲۰۹۵- (۱۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَا حَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَا حَى فَلَانٌ وَقُلَانٌ فَرَفَعْتُ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَّكُمْ فَاتِمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۲۰۲۳)

فوائد الحدیث: ❶ دو شخص جھگڑے الخ یہ دو شخص سیدنا عبداللہ بن حدرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ تھے۔ ❷ اٹھائی گئی الخ یعنی اس کی تعیین میرے دل سے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جھگڑنا ایسا برا ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی برکات سے محروم ہو جاتا ہے۔

۲۰۹۶- (۱۴) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيلُ فِي كُتُبِكُمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّونَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدِهِمْ يُعْنَى يَوْمَ فِطْرِهِمْ بِأَهْلِ بَيْتِهِمْ مَلَائِكَتُهُ فَقَالَ يَا مَلَأْنِي مَا جَزَاءُ أَجِيرٍ وَفِي عَمَلِهِ قَالُوا رَبُّنَا جَزَاؤُهُ أَنْ يُؤْتَى أَجْرُهُ قَالَ مَلَائِكَتِي عِبِيدِي وَإِنِّي قَضَوُا فَرِيضَتِي عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوا يُعْجُونَ إِلَى الدُّعَاءِ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكَرَمِي وَعُلْوِي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَا جِئْتُهُمْ فَيَقُولُ إِرْجِعُوا قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَبَدَلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَيَرْجِعُونَ مَغْفُورًا لَهُمْ- (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) (البیهقی

حدیث رقم ۳۱۱۷)

”جس وقت کہ شب قدر ہوتی ہے جبرائیل علیہ السلام اترتے ہیں فرشتوں کی جماعت میں بخشش کی دعا کرتے ہیں ہر بندہ کے لئے کہ کھڑا ہو! یا بیٹھا ہو اللہ عزوجل کو یاد کرتا ہو پس جس وقت کہ ان کی عید کا دن ہوتا ہے یعنی عید الفطر ۲ کا تو اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے اپنے فرشتوں ۳ سے فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے اے میرے فرشتو! اس مزدور کا کیا بدلہ ہے کہ جس نے اپنا عمل (کام) پورا کیا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب ہمارے! اس کا بدلہ یہ ہے کہ پوری دی جائے مزدوری اس کے عمل (کام) کی! اللہ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرے غلاموں اور میری لونڈیوں نے میرا ۴ فرض ادا کیا جو ان پر تھا پھر وہ گھروں سے عید گاہ کی طرف نکلے دعا کے ساتھ چلاتے ہوئے مجھے اپنی بزرگی، اپنی جوڈ اپنی بلند قداری اور اپنے بلند مکان ہونے کی قسم! البتہ میں ان کی دعا قبول کروں گا پھر اللہ فرماتا ہے کہ لوٹ جاؤ ۵ تحقیق بخشا میں نے تم کو اور بدل ڈالیں ۶ میں نے تمہاری برائیاں نیکیوں سے، آپ نے فرمایا: ”پس لوگ پھرتے ہیں اس حالت میں کہ ان کے لیے بخشش کی جاتی ہے۔“ (بیہقی فی شعب الایمان)

فوائد الحديث: ۱ کھڑا ہوا الخ یعنی نماز میں یا طواف کرتا ہو یا اور کوئی عبادت کرتا ہو کھڑا ہو کر۔ ۲ ان کی عید کا دن الخ یعنی عید الفطر کا دن۔ ۳ اپنے فرشتوں سے کہ جنہوں نے سیدنا آدم علیہ السلام کی پیدائش پر طعن کیا تھا۔ ۴ میرا فرض یعنی روزہ۔ ۵ لوٹ جاؤ الخ اپنے گھروں کو۔ ۶ اور بدل ڈالیں الخ یعنی ہر برائی کے بدلہ میں تمہارے صحیفہ اعمال میں نیکی ثبت کر دی۔

بَابُ الْإِعْتِكَافِ

اعتكاف ۱ کا بیان

الفصل الأول (پہلی فصل)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے رمضان میں یہاں تک کہ اللہ نے آپ کی روح قبض کی، پھر آپ کے بعد آپ کی

۲۰۹۷- (۱) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ- (متفق عليه) (البخاری

ازواجِ مطہرات نے اعتکاف کیا۔ (بخاری و مسلم)

حدیث رقم ۲۰۲۶ و مسلم حدیث رقم ۱۱۷۲/۵ و ابو داؤد حدیث رقم ۷۹۰ و الترمذی حدیث رقم ۷۹۰ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۷۳ و احمد فی المسند ۲/

(۲۸۱)

فوائد الحدیث: ❶ اعتکاف شرع میں یہ ہے کہ روزہ کی حالت میں مسجد میں شب و روزہ کر عبادت کرے اکثر علماء کے نزدیک اعتکاف سنتِ موکدہ ہے اور نبی ﷺ نے رمضان کے آخری عشرہ میں ہمیشہ اعتکاف کیا اپنی وفات تک۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنے اور نفع پہنچانے کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہت خفی تھے ❶ اور خصوصاً رمضان میں آپ بہت سخاوت کرتے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملاقات کرتے (اور) آپ ان کے سامنے قرآن پڑھتے تھے۔ پس جب جبرائیل علیہ السلام آپ سے ملاقات کرتے تو آپ کی سخاوت بارش لانے والی ہوا سے بھی بڑھ جاتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

۲۰۹۸- (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ كَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ يَعْزِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۹۰۲ و مسلم حدیث رقم ۵۰-۲۳۰۸) والنسائی حدیث رقم ۲۰۹۵ و احمد فی المسند ۱/۲۳۱

فوائد الحدیث: ❷ بہت خفی الخ یعنی نبی ﷺ دوسرے دنوں کی نسبت رمضان میں زیادہ سخاوت کرتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کو افضل اوقات میں عبادت میں زیادہ کوشش کرنا چاہئے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ کے سامنے ہر سال ایک مرتبہ قرآن پڑھا جاتا تھا اور جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال آپ کے سامنے دو مرتبہ ❶ قرآن مجید پڑھا گیا اور آپ ہر سال میں دس دن اعتکاف کرتے تھے اور جس سال میں آپ کی وفات ہوئی تو آپ نے اس میں بیس دن ❷ اعتکاف فرمایا۔ (بخاری)

۲۰۹۹- (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يُعْرَضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْآنُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعَرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا فَأَعْتَكَفَ عَشْرِينَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۴۹۹۸ و ابو داؤد حدیث رقم ۲۴۶۶ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۶۹ و الدارمی حدیث رقم ۱۷۷۹ و احمد فی المسند ۲/۳۳۶)

فوائد الحدیث: ❶ دو بار الخ تاکہ آخر عمر میں آپ کی امت کے لوگ آپ کی پیروی کریں اور عبادت میں زیادہ کوشش کریں۔ ❷ بیس دن اعتکاف کیا الخ بعض علماء نے کہا ہے کہ آپ نے ایک سال پہلے رمضان کے آخری عشرہ میں اپنی ازواجِ مطہرات کی وجہ سے اعتکاف کو ترک کیا تھا اور شوال میں اس اعتکاف کو ادا کیا تھا دوسرے رمضان میں بیس دن اعتکاف کیا گویا پہلے رمضان کے اعتکاف کی بھی

قضا کی میں کہتا ہوں بلکہ آپ نے اس اعتکاف کو قضا کیا جو سفر مکہ ۹ ہجری میں آپ سے رہ گیا تھا سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے ایک سال آپ نے سفر کیا تو اعتکاف نہ کر سکے اور جب دوسرا سال ہوا تو آپ نے بیس دن اعتکاف کیا اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کرتے ❶ تو اپنا سر میری طرف کرتے تھے اور آپ مسجد میں ہوتے تو میں آپ کو گنگھی کر دیتی اور آپ گھر میں داخل نہ ہوتے مگر انسانی حاجت کے لیے۔ ❷ (بخاری و مسلم)

۲۱۰۰- (۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اعْتَكَفَ أَذْنِي إِلَى رَأْسِهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْجَلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ- (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۲۰۲۹ و مسلم حدیث رقم ۶-۱۹۷ و الترمذی حدیث رقم ۸۰۴ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۷۶ و احمد فی المسند ۶/ ۲۶۴)

فوائد الحديث: ❶ نزدیک الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معتکف اعتکاف کی حالت میں اپنے بدن میں سے بعض اعضاء مسجد سے باہر نکال سکتا ہے۔ ❷ مگر حاجت انسانی کے لئے جیسے پانچا نہ یا پیشاب یا غسل جنابت یا غسل جمعہ کیونکہ ضرورت کے بغیر اگر کوئی مسجد سے نکل جائے تو اس کا اعتکاف باطل ہو جاتا ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ میں ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا آپ نے فرمایا: ”اپنی نذر ❶ پوری کر۔“ (بخاری مسلم)

۲۱۰۱- (۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ- (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۲۰۳۲ و مسلم حدیث رقم ۲۷-۱۶۵۶ ابو داؤد حدیث رقم ۳۳۲۵ الترمذی حدیث رقم ۱۵۳۹ النسائی حدیث رقم ۳۸۲۰ و احمد فی المسند ۱/ ۳۷)

فوائد الحديث: ❶ فرمایا اپنی نذر پوری کر الخ اس سے معلوم ہوا کہ حالت کفر کی نذر کو ادا کرنا بھی واجب ہے بشرطیکہ خلاف شرع نہ ہو۔ اس حدیث سے دلیل لی گئی ہے کہ اعتکاف میں روزہ شرط نہیں ہے اس لئے رات کو روزہ نہیں ہو سکتا اور جواب یہ دیا گیا ہے کہ مسلم کی روایت میں رات کے بدلہ میں ایک دن ہے اور ابن حبان نے اس اختلاف میں یوں تطبیق دی ہے کہ انہوں نے ایک دن رات کے اعتکاف کی نذر کی تھی تو بعض روایات نے دن کا ذکر کیا بعض نے رات کا انسانی کی روایت میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روزہ کا حکم صراحت سے مذکور ہے لیکن اس کی سند میں عبداللہ بن ہذیل راوی ضعیف ہے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کرتے تھے تو ایک سال آپ

۲۱۰۲- (۶) عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي الْعُشْرِ الْأَوَّخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ

عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (الترمذی حدیث رقم ۸۰۳ و احمد
فی السند ۴۰۱/۲)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس اعتکاف نہ کیا ایک سال ابن ماجہ کی روایت میں اس طرح ہے کہ ایک سال آپ نے سفر کیا اور سفر کی وجہ سے آپ اعتکاف نہ کر سکے۔

۲۱۰۳- (۷) وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي
بْنِ كَعْبٍ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۲۴۶۳ و ابن ماجہ
حدیث رقم ۱۷۷۰)

۲۱۰۴- (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي
مُعْتَكِفِهِ (رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ) (مسلم حدیث
رقم ۶/۱۱۷۳ و ابوداؤد حدیث رقم ۲۴۶۴ و الترمذی
حدیث رقم ۷۹۱ و النسائی حدیث رقم ۷۰۹ و ابن
ماجہ حدیث رقم ۱۷۷۱)

فوائد الحدیث: ❶ پھر داخل ہوتے ان اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتکاف کی مدت بیس روزہ سے ہے اور ائمہ اربعہ کے نزدیک اعتکاف کی ابتداء آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے جب ایک عشرہ کے اعتکاف کا ارادہ کرے اور اس حدیث کے یہ معنی بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث میں ابتداء اعتکاف کا ذکر بھی نہیں ہے بلکہ یہ مذکور ہے کہ آپ اپنے اعتکاف کی جگہ میں صبح کی نماز پڑھ کر داخل ہوتے۔ (مرقاۃ اور اس حدیث کو مسلم وغیرہ نے بھی روایت کیا۔

۲۱۰۵- (۹) وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُ
الْمَرِيضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعْرِجُ
يَسْأَلُ عَنْهُ (رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد و ابن ماجہ
حدیث رقم ۲۴۷۲)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جب ضروری حاجت کو جاتے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتکاف والے کو چلتے چلتے بیمار سے پوچھنا جائز ہے۔
۲۱۰۶- (۱۰) وَعَنْهَا قَالَتْ أَلَسْتُ عَلَى الْمُعْتَكِفَانِ
لَا يَعُودُ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدُ جَنَازَةً وَلَا يَمَسُّ

عیادت کرے نہ نماز جنازہ کے لیے حاضر ہو نہ عورت سے صحبت کرے نہ عورت سے مباشرت کرے اور نہ ہی کسی کام کے لیے نکلے مگر اس کام کے لئے کہ ضروری ہے اور نہیں اعتکاف ہوتا مگر روزہ ❶ کے ساتھ اور نہیں اعتکاف مگر جامع مسجد میں (ابوداؤد)

الْمَرْأَةُ وَلَا يُبَاشِرُهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اِعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اِعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ (رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۴۷۳)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مگر روزہ کے ساتھ اس حدیث سے احناف نے دلیل لی ہے کہ اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے اور نسائی نے بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے مگر اس میں سنت کا لفظ نہیں ہے ابوداؤد نے کہا ابن اسحاق کے علاوہ اور کسی نے اس حدیث میں سنت کا لفظ نہیں کہا ہے اور دارقطنی نے جزم کیا ہے کہ اس روایت میں دوسروں کا قول بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول میں شریک ہو گیا ہے اور ان کا قول یہاں تک ہے کہ ”نہ نکلے مگر ضروری حاجت کے لئے“ اور باقی دوسروں کے اقوال ہیں کہ اعتکاف نہیں ہے مگر روزہ کے ساتھ اخیر تک۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے نقل کیا کہ جب آپ اعتکاف کرتے تو ان کے لئے ان کا بچھونا بچھایا جاتا یا ان کی چارپائی رکھی جاتی تھی ستون ❶ توبہ کے پیچھے (ابن ماجہ)

۲۱۰۷- (۱۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اِعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيرُهُ وَرَأَى أَسْطُوَانَةَ التَّوْبَةِ (رواہ ابن ماجہ) (ابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۷۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ توبہ کے ستون کے پیچھے اس ستون مسجد نبوی میں ہے جس سے ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو باندھ دیا تھا جب کہ انہوں نے نبی ﷺ کا رازی قریطہ کے بارہ میں ظاہر کرایا تھا پھر جب ان کا قصور معاف ہوا تو نبی ﷺ نے خود ان کو تین دن کے بعد ستون سے کھولا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اعتکاف کرنے والے کے بارہ میں فرمایا کہ وہ گناہوں سے بند رہتا ہے اور اس کے لیے تمام نیکیوں ❶ کے کرنے والے کی مانند نیکیاں جاری کی جاتی ہیں۔“ (ابن ماجہ)

۲۱۰۸- (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْكَفُ الذُّنُوبَ وَيُجْرَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَمَا مِلَ الْحَسَنَاتِ كُلُّهَا (رواہ ابن ماجہ) (ابن ماجہ حدیث رقم ۱۷۸۱)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سب نیکیوں کے کرنے والے الخ مثلاً معتکف اعتکاف کی وجہ سے بیمار پرسی کے لئے نہیں جاسکتا اور جنازہ میں شریک نہیں ہو سکتا تو اللہ تعالیٰ ان نیکیوں کا ثواب اس کو عنایت فرمائے گا جن کو وہ اعتکاف کی وجہ سے نہ کر سکا۔



کِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

قرآن کریم کی فضیلت کے بیان میں

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۱۰۹- (۱) عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ (بخاری)
(البخاری حدیث رقم ۴۰۲۷ و ابوداؤد حدیث رقم ۱۴۵۲ و الترمذی حدیث رقم ۲۹۰۹ و ابن ماجہ حدیث رقم ۲۱۱ و الدارمی حدیث رقم ۳۳۳۷ و احمد فی المسند ۱/ ۵۷)

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس نے خود قرآن سیکھا اور اس کو (لوگوں کو) سکھایا۔“ (بخاری)

فوائد الحديث: قرآن سیکھا اور سکھایا الخ مطلب سمجھنا صرف لفظ پڑھنے سے زیادہ افضل ہے کیونکہ قرآن مجید نازل کرنے کا مقصد تہذیب نفوس ہے نہ کہ صرف حروف کی ترتیل۔

۲۱۱۰- (۲) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الصَّفَةِ فَقَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ أَوْ الْعَقِيقِ فَيَأْتِي بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِيْمٍ وَلَا قَطْعٍ رَحِمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلُّنَا نُحِبُّ ذَلِكَ قَالَ أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمُ أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ وَتَلْتِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ وَمَنْ أَعْدَاهُمْ مِنَ الْإِبِلِ - (مسلم) (مسلم حدیث رقم ۲۵۱- ۸۰۳) و ابوداؤد حدیث رقم ۱۴۵۶

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہم صفہ (چبوترے) پر بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ وہ ہر روز بطحان یا عقیق کی طرف جائے اور وہ لائے دو اونٹنیاں بڑی کوہان کی بغیر گناہ اور بغیر ناطہ توڑے ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم سب یہ پسند کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”تم میں سے ہر شخص مسجد کی طرف جائے تو سکھائے یا پڑھے دو آیات اللہ تعالیٰ کی کتاب سے اس کے لیے بہتر ہے دو اونٹیوں سے اور تین آیات بہتر ہیں اس کے لیے تین اونٹیوں سے اور چار آیات بہتر ہیں اس کے لیے چار اونٹیوں سے اور آیات ۲ کی گنتی اینٹیوں کی گنتی سے بہتر ہے۔“ (مسلم)

فوائد الحديث: بطحان کے یا عقیق کے الخ بطحان اور عقیق مدینہ سے دو کوس پر دو مکان ہیں وہاں بازار لگتے تھے عمدہ مال عرب کے نزدیک اونٹ ہے اس لیے اس کو خاص کر ذکر کیا خلاصہ مطلب یہ کہ قرآن پڑھنے اور پڑھانے کا ثواب دنیا کے تمام نفیس مال سے بہتر ہے اس لئے آخرت کا ثواب باقی ہے اور دنیا کا اسباب فانی ہے۔ اور آیات کی الخ یعنی اس طرح کا شمار اونٹیوں کے شمار سے افضل ہے

مشائخ پانچ پانچ سے افضل ہیں اور چھ سے افضل ہیں۔

۲۱۱۱- (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ حُبِّ أَحَدِكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خِلَافَاتٍ عِظَامِ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَواتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خِلَافَاتٍ عِظَامِ سِمَانٍ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم ۳۷۸۲ و ۲۵۱-۸۰۲) وابن ماجہ حدیث رقم ۳۳۱۴ و احمد فی المسند ۲/ ۳۹۷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ جس وقت وہ اپنے گھر کی طرف لوٹے تو اپنے گھر میں تین اونٹیاں موٹی تازی اور حمل والی (موجود) پائے؟“ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ”تین آیات کہ ان کو پڑھے ایک تمہارا اپنی نماز میں اس کے لیے بہتر ہے تین بڑی موٹی حمل والی اونٹنیوں سے۔“ (مسلم)

۲۱۱۲- (۴) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۴۹۳۷ و مسلم حدیث رقم ۲۴۴-۷۹۸) و ابو داؤد حدیث رقم ۱۴۵۴ و الترمذی حدیث رقم ۲۹۰۴ و ابن ماجہ حدیث رقم ۳۷۷۹ و الدارمی حدیث رقم ۲۳۶۸ و احمد فی المسند ۶/ ۴۸)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن کا ماہر لکھنے والوں بزرگ نیکو کار فرشتوں کے ساتھ ہے اور وہ شخص کہ جو قرآن پڑھتے ہوئے اس میں اکتاہے اور قرآن اس پر مشکل ہوتا ہے تو اس کے لیے دو ثواب ❶ ہوتے ہیں۔“ (بخاری و مسلم)

فوائد الحديث: ❶ اس کے لئے دو ثواب ہوتے ہیں الخ یعنی جو قرآن مجید کے معانی سے خوب واقف ہے اور اس کو بے تکلف پڑھتا ہے اس کا مرتبہ نہایت عمدہ ہے کہ وہ ثواب میں ان فرشتوں کے ساتھ ہے جو قرآن کو لوح محفوظ سے نقل کرتے ہیں اور جس کی زبان نہیں چلتی اور محنت کے باوجود اس سے حروف ادا نہیں ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس کے لئے دو ثواب مقرر کئے گئے ہیں مطلب یہ ہے کہ قرآن (کریم کی تلاوت اور عمل) سے کسی طرح غفلت نہیں کرنی چاہئے اگر اس سے خوب واقف ہے تو سبحان اللہ کہ فرشتوں میں شمار ہوا اور اگر اچھی طرح زبان نہیں چلتی تو بھی دہرا ثواب موجود ہے۔

۲۱۱۳- (۵) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۵۰۲۵ و مسلم حدیث

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں ❶ رشک مگر دو آدمیوں پر ایک وہ شخص کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا اور وہ شخص قیام کرتا ہے اس کے ساتھ رات کے اوقات میں اور دن کے اوقات میں اور دوسرا وہ شخص کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ مال میں سے خرچ

رقم ۲۶۶-۸۱۵)

کرتا ہے رات کے اوقات میں اور دن کے اوقات میں۔“
(بخاری و مسلم)

فوائد الحديث: ❶ نہیں رشک گرد و آدمیوں پر الخ حسد یہ ہے کہ دوسرے کی بھلائی نہ دیکھ سکے اور یہ چاہت ہو کہ اس سے جاتی رہے یہ سخت حرام ہے جبکہ اکثر خلق اسی رنج و بلا میں گرفتار ہے گویا حسد کرنے والا اللہ تعالیٰ سے ناراض ہوتا ہے کہ اس کو کیوں دیا اور مجھے نہ دیا لیکن کسی دین دار کو دیکھ کر آرزو کرنا کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ایسا کرے تو یہ درست ہے یہ حسد نہیں بلکہ اس کو غبطہ کہتے ہیں اور حدیث میں حسد سے یہی غبطہ یعنی رشک مراد ہے۔

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان ❶ کی مثال کہ جو قرآن پڑھتا ہونا رنگی کی مثال کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو خوب ہوتی ہے اور اس کا مزہ اچھا ہوتا ہے اور اس مومن کی مثال کہ جو قرآن نہیں ❷ پڑھتا کھجور کی مثال کی طرح ہے اس میں بو نہیں اور اس کا مزہ شیریں ہے اور اس منافق ❸ کی مثال کہ جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن کے پھل کی طرح ہے اس میں بو نہیں اور اس کا مزہ تلخ ہے اور اس منافق ❹ کی مثال کہ جو قرآن پڑھتا ہو اس کی مثال پھول خوشبودار کی طرح ہے کہ اس کی بو اچھی ہے اور اس کا مزہ تلخ ہے۔ (بخاری و مسلم) اور ایک روایت میں اس طرح ہے: ”وہ مسلمان کہ جو قرآن پڑھتا ہو اور اس پر عمل کرتا ہونا رنگی کی طرح ہے اور وہ مومن کہ قرآن نہیں پڑھتا اور اس پر عمل کرتا ہے کھجور کی طرح ہے۔“

۲۱۱۴- (۶) وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرَجَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرِّيحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْأُتْرَجَةِ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْتَّمْرَةِ - (البخاری حدیث

رقم ۵۴۲۷ و مسلم حدیث رقم (۲۴۳-۷۹۷)

وابوداؤد حدیث رقم ۴۸۲۹ و الترمذی حدیث رقم

۲۸۶۵ و النسائی حدیث رقم ۵۰۲۸ و ابن ماجہ حدیث

رقم ۲۱۴ و الدارمی حدیث رقم ۳۳۶۳ و احمد فی

المسند ۴/۳۹۷)

فوائد الحديث: ❶ مسلمان کی مثال الخ یعنی مومن قرآن پڑھنے والے میں دو صفات ہیں ایک باطنی یعنی اعتقاد و دلی اس کو ٹیٹھا مزہ فرمایا اور دوسرے ظاہری جس کا اثر لوگوں کو پہنچتا ہے اس کو خوشبو کے ساتھ مثال دی یعنی مومن قرآن پڑھنے والے کا ظاہر اور باطن دونوں بہتر ہیں۔ ❷ نہیں پڑھتا الخ یعنی جو مومن کہ قرآن نہیں پڑھتا اس کا باطن ایمان کے سبب سے اچھا ہے مگر اس کا ظاہر میں اثر نہیں ہے۔ ❸ اس منافق کی مثال کہ جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال اندرائن الخ یعنی جو منافق کہ قرآن نہیں پڑھتا اس کا ظاہر اچھا ہے اور نہ ہی باطن۔ ❹ اور اس منافق کی مثال کہ قرآن پڑھتا ہو الخ یعنی منافق قرآن پڑھنے والے میں ظاہری اثر تو ہے مگر باطنی نہیں۔ منہ

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کتنے لوگوں کو اس کتاب کے ساتھ بلند کرتا

۲۱۱۵- (۷) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ يَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا

وَيَضَعُ بِهِ الْآخِرِينَ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم ۲۶۹-۸۱۷) وابن ماجہ حدیث رقم ۲۱۸ والدارمی (مسلم) ہے ❶ او کتنے لوگوں کو اس کے ساتھ پست کرتا ہے۔ ❷

حدیث رقم ۳۳۶۵

فوائد الحدیث: ❶ بلند کرتا ہے اس کے ساتھ الخ یعنی جن لوگوں نے قرآن پڑھا اس پر عمل کیا ان کا مرتبہ بلند ہوا اور جن لوگوں نے اس پر عمل نہ کیا وہ بہ قدر ہو گئے۔ ❷ قولہ یہ مسلم نے روایت کی الخ امام بغوی نے اپنی تفسیر معالم میں یہ روایت ذکر کی ہے کہ موضع عسفان میں نافع بن حارث رضی اللہ عنہ کی ملاقات سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور نافع رضی اللہ عنہ عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے اہل مکہ پر عامل تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے نافع رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اہل مکہ پر تو نے اپنے پیچھے کس کو عامل مقرر کیا ہے؟ نافع رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ابن ابزی کو عامل مقرر کیا ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ابن ابزی کون ہے؟ نافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک آزاد کیا ہوا غلام ہے ہمارے آزاد کئے ہوئے غلاموں سے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آزاد کردہ غلام کو تو نے ان پر عامل مقرر کیا ہے؟ سیدنا نافع رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین آؤ تو قرآن پڑھا ہوا ہے احکام الہی سے واقف ہے اور لوگوں کے مقدمات کے شریعت مطہرہ کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بے شک تمہارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بلند کرتا ہے اس قرآن سے کتنے لوگوں کو اور اس کے ساتھ کتنے لوگوں کو پست کرتا ہے۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ (مرقاۃ)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ رات کو سورہ بقرہ پڑھتا تھا اور گھوڑا اس کا اس کے نزدیک بندھا ہوا تھا اچانک گھوڑا کودنے لگا اسید رضی اللہ عنہ ٹھہر گئے تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا پھر وہ پڑھنے لگے تو گھوڑے نے جولانی کی پھر وہ خاموش ہو گئے تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا پھر وہ پڑھنے لگے تو گھوڑا پھر اچھلنے لگا آخر میں نے پڑھنا بند کر دیا کیونکہ اسید رضی اللہ عنہ کا بیٹا بھی گھوڑے کے قریب سو رہا تھا تو وہ ڈرا کہ کہیں گھوڑا اس کو کوئی تکلیف نہ پہنچائے اور جب وہ اپنے بیٹے کو دور کرنے لگا تو اس نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو اس نے دیکھا کہ ایک چیز ہے سائے کی مانند اس میں ہے مانند چراغوں کی پس جب اسید رضی اللہ عنہ نے صبح کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ”اے ابن حضیر! تو پڑھتا رہتا اے ابن حضیر! تو پڑھتا رہتا“ ابن حضیر نے کہا اے اللہ کے رسول! میں ڈرا اس سے کہ گھوڑا بھیجی کو کچلے اور گھوڑا بھیجی کے نزدیک تھا تو میں بھیجی کی طرف پلٹا اور میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو دیکھا ایک چیز سائے

۲۱۱۶- (۸) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَسِيدَ بْنَ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَقَرَسُهُ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَّتْ فَسَكَّتْ فَقَرَأَ فَجَالَتْ فَسَكَّتْ فَسَكَّتْ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَأَنْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ وَلَمَّا آخَرَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الطَّلَةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَطَا يَحْيَى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَأَنْصَرَفْتُ إِلَيْهِ وَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الطَّلَةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجْتُ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ أَتَدْرِي مَا ذَاكَ قَالَ لَا قَالَ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ ذَنُوبُ لَصُوتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَا أَصْبَحْتَ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ بَذَلْ: فَخَرَجَتْ عَلَى صِيغَةِ الْمُتَكَلِّمِ۔

(۲۴۲-۷۹۶)

(البخاری حدیث رقم ۵۰۱۸ و مسلم حدیث رقم

کے مانند تھی اس میں چراغوں کے مانند اور میں نکلا یہاں تک کہ نہ دیکھا میں نے اس کو آپ نے فرمایا: ”جانتا ہے تو یہ کیا تھا؟“ کہا نہیں آپ نے فرمایا: ”یہ فرشتے تھے نزدیک ہوئے تھے تیری قرأت ❶ کے لیے اور اگر پڑھتا رہتا تو صبح کرتے فرشتے دیکھتے لوگ ان کی طرف نہ چھپتے ان سے۔“ (بخاری و مسلم) اور لفظ بخاری کے ہیں اور مسلم میں عرجت فی الجو کے الفاظ ہیں اور یہ صیغہ متکلم کے الفاظ فخر جت کے بدل ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ تیری قرأت کے الٰہ معلوم ہوا کہ قرآن کے سننے کے لیے فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ ہر کسی کو نظر نہیں آتے۔

سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سورۃ کہف پڑھتا تھا اور اس کے ایک طرف دو رسیوں کے ساتھ گھوڑا بندا ہوا تھا تو اس کو ڈھانپ لیا ایک بادی نے اور وہ اس کے نزدیک ہونے لگا تو گھوڑے نے اچھلنا کودنا شروع کیا یہ شخص صبح نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا آپ نے فرمایا: ”یہ سکیت ❶ اتری تھی قرآن پڑھنے کی وجہ سے۔“ (بخاری و مسلم)

۲۱۱۷- (۹) وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَالْإِلَى جَانِبِهِ حَصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطْنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَذْنُو وَتَذْنُو وَجَعَلَ قَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنْزَلَتْ بِالْقُرْآنِ۔ (متفق علیہ)

(البخاری حدیث رقم ۵۰۱۱ و مسلم حدیث رقم ۱۸۸۵ حدیث (۷۹۵-۲۴۰) والترمذی حدیث رقم ۱۸۸۵ حدیث

رقم ۲۸۸۵ و احمد فی المسند ۴ / ۲۸۱)

فوائد الحدیث: ❶ سکیت سے ملائکہ مراد ہیں کیونکہ شیخین کی دوسری روایت میں ”تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ“ کے بدل ”تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ“ موجود ہے اور گھوڑا ان فرشتوں کے ڈر سے بدگ رہا تھا جو قرآن سننے کے لئے اترے تھے اور جب سیدنا اسید بن حنظلہ رضی اللہ عنہ خاموش ہو جاتے تو وہ آسمان کی طرف چڑھ جاتے اور گھوڑا بھی شوقی کرنے سے رک جاتا اور یہ جو فرمایا اے ابن حنظلہ تو پڑھتا رہتا تو اس کی تشریح میں حافظ ابن حجر عسقلانی نے کہا اس کے یہ معنی ہیں کہ ہمیشہ اس سورت کو پڑھا کر کیونکہ یہ عجیب حالت اس کے باعث ظاہر ہوئی اور اگر آئندہ پھر ایسا موقع بنے تو پھر اس کا پڑھنا نہ چھوڑنا بلکہ پڑھتے رہنا اور طبیحہ نے کہا اس کے معنی زمانہ ماضی میں طلب زیادت کے ہیں اور یہ معنی ہیں کہ تو نے اس سورت کا پڑھنا کیوں چھوڑا اور تو نے اس کو کیوں چھوڑا اسی لئے سیدنا اسید رضی اللہ عنہ نے جواب میں عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں ڈرا کہ کہیں گھوڑا بجی کو کچل نہ دے۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

سیدنا ابی سعید بن معلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا مجھے نبی ﷺ نے بلایا تو میں نے جواب نہ دیا پھر میں آپ کے پاس آیا تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول!

۲۱۱۸- (۱۰) وَعَنِ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمَعْلِيِّ قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ أُجِبْهُ ثُمَّ آتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَصَلِّي

قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ، ثُمَّ قَالَ أَلَا أَعْلَمُكُمْ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قُلْتَ لَا أَعْلَمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيَتْهُ۔
(رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۵۰۰۶
والترمذی حدیث رقم ۲۸۷۵ والنسائی حدیث رقم ۹۱۳ واحمد فی المسند ۴/۲۱۱)

تحقیق میں نماز پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا: ”کیا نہیں کہا ❶
اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ اور رسول کے لیے جواب دو اور اس
کے حکم کی اطاعت کرو جس وقت تم کو پکارے پھر آپ نے
فرمایا، کیا نہ سکھاؤں میں تجھے بہت بڑی سورت قرآن
میں پہلے اس کے کہ نکلے تو مسجد سے پھر پکڑا آپ نے میرا
ہاتھ پس جب کہ ارادہ کیا ہم نے کہ نکلیں تو میں نے کہا اے
اللہ کے رسول! تحقیق آپ نے فرمایا تھا کہ میں تجھے قرآن
سے بہت بڑی سورت سکھاؤں گا آپ نے فرمایا: ”وہ سورۃ
الحمد للرب العلمین ہے وہ سات آیات ہیں کہ بار بار پڑھی
جاتی ہیں نماز میں اور قرآن ❷ بڑا ہے کہ میں وہ دیا گیا
ہوں۔“ (بخاری)

فوائد الحديث: ❶ کیا اللہ نے نہیں کہا الخ نبی ﷺ کے صرف بلانے سے جواب دینا فرض ہو جاتا تھا خواہ نماز ہی میں ہو اس کی وجہ
یہ تھی کہ اگر حکم بجالانے میں دیر کی جائے تو شاید اس وقت دل ایسا نہ رہے دل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اللہ تعالیٰ کسی کے دل کو نہیں روکتا اور
اس پر مہر نہیں کرتا جب بندہ کا بلی کرے تو اس کی ہزا میں روک دیتا ہے یا ضد کرے حق پرستی نہ کرے تو مہر کر دیتا ہے۔
❷ اور قرآن بڑا ہے کہ الخ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو اپنا احسان بتایا کہ ہم نے آپ کو سبع مثانی اور قرآن عظیم دیا سو نبی ﷺ نے فرمایا سبع مثانی
اور قرآن عظیم سے مراد سورہ فاتحہ ہے اس کو سبع المثانی اس لیے کہا کہ اس میں سات آیات ہیں اور کسی بھی نماز میں ایک وتر کے سوا سورہ فاتحہ دو
بار سے کم نہیں پڑھی جاتی اور اس کا نزول بھی دو بار ہوا کہ میں بھی اور مدینہ میں بھی اور قرآن عظیم فاتحہ کو اس لیے فرمایا کہ جو مطلب قرآن
میں مفصل ہیں وہ تمام اس صورت میں مجمل ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”اپنے گھروں ❶ کو مقبرے نہ بناؤ، تحقیق شیطان اس گھر
سے بھاگتا ہے جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔“ (مسلم)

۲۱۱۹- (۱۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ
مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ۔ (مسلم)
(مسلم حدیث رقم ۲۱۱۲ - ۷۸۰) والترمذی حدیث

رقم ۲۸۷۷)

فوائد الحديث: ❶ اپنے گھروں کو مقبرے نہ بناؤ، یعنی گھروں میں مردوں کی طرح بے عمل نہ پڑے رہا کرو بلکہ گھر میں قرآن پڑھا
کر دو کہ شیطان بھاگے۔

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ
سے سنا آپ نے فرمایا: ”قرآن پڑھو پس تحقیق وہ قیامت

۲۱۲۰- (۱۲) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ

کے دن پڑھنے والوں کے لئے شفاعت کرنے والا ہوگا پڑھا کروان دوسورتوں کو جو بہت چمکدار اور روشن ہیں سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران، پس وہ دونوں قیامت کے دن آئیں گی گویا کہ وہ دونوں ٹکڑے بادلی کے ہیں یا دونوں سایہ کرنے والی چیزیں ہیں یا دونوں ٹکڑیاں پرندوں کی ہیں صف باندھی ہوئی اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑیں گی، پڑھو سورۃ بقرہ اور تحقیق اس پر عمل کرنا برکت ہے اس کا چھوڑنا حسرت ہے اور اہل ❶ باطل اس کے حاصل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔“ (مسلم)

شَفِيعًا لِّأَصْحَابِهِ أَقْرَأُ وَالزَّهْرَ أَوْ يَنْبِقُورَةً وَسُورَةُ
إِلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَأَنَّهُمَا
عَمَامَتَانِ أَوْ غِيَابَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَّافَتِ
تُحَاجَّجَانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا أَقْرَأُ أَوْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ
أَخَذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرَكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ۔

(رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۲۵۲-۸۰۴)

واحمد فی المسند ۴/ ۱۵۴)

فوائد الحديث: ❶ اور اہل باطل یعنی جادو گروں کا اس پر قابو نہیں چلتا معلوم ہوا کہ اس کی برکت سے جادو اثر نہیں کرتا۔

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے: ”قیامت کے دن قرآن اور اس کے پڑھنے والوں کو لایا جائے گا کہ جو عمل کرتے تھے اس کے ساتھ سارے قرآن کے آگے ❶ ہوں گی سورۃ بقرہ اور آل عمران، گویا کہ وہ بادلی کے دو ٹکڑے ہیں یا دو ٹکڑے سیاہ بادلی کے ہیں کہ ان کے درمیان چمک ہے یا گویا وہ پرندوں کی دو ٹکڑیاں ہیں پڑھنے والوں کی طرف سے صف باندھی ہوئی جھگڑیں گی۔“ (مسلم)

۲۱۲۱- (۱۳) عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يُتْلَى بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَأَهْلِيهِ
الَّذِينَ كَانُوا يَعْمَلُونَ بِهِ تَقْدَمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالْ
عِمْرَانَ كَأَنَّهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا
شَرْقٌ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَّافَتِ تُحَاجَّجَانِ
عَنْ صَاحِبَيْهِمَا۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم
۲۵۳-۸۰۵) والترمذی حدیث رقم ۲۸۸۳ والدارمی

حدیث رقم ۳۳۰۱ واحمد فی المسند ۵/ ۳۶۱)

فوائد الحديث: ❷ آگے ہوں گی اس حدیث سے سورۃ بقرہ اور آل عمران کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ قرآن سے بڑھ کر کوئی شفع نہیں جس کو قرآن کی شفاعت منظور ہو تو وہ قرآن پر عمل کرے۔

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے ابومندر! کیا جانتا ہے تو کون سی آیت کتاب اللہ تعالیٰ سے تیرے علم میں بہت بڑی ہے؟“ میں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں آپ نے فرمایا: ”اے ابومندر! تو جانتا ہے کون سی آیت کتاب اللہ سے تیرے علم میں بڑی ہے؟“ میں نے کہا اللہ لا الہ الا هو الحي القيوم ابومندر کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے

۲۱۲۲- (۴) وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ
تَعَالَى مَعَكَ أَعْظَمُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ يَا أَبَا
الْمُنْذِرِ أَتَدْرِي أَيُّ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى مَعَكَ
أَعْظَمُ قُلْتُ ”اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ“ قَالَ
فَضْرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا أَبَا
الْمُنْذِرِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم

(۲۵۸-۸۱۰) وابوداؤد حدیث رقم ۱۴۱۰ واحمد
فی المسند ۱۴۲/۵
سینے پر مارا اور فرمایا: ”ابومنذر! ❶ تجھے علم مبارک ہو۔“
(مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ ابولمزد رئیس نابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی کنیت ابومنذر ہے آپ قرآن کے بڑے حافظ اور عالم تھے نبی ﷺ نے ان کا فنی امتحان لیا پھر ان کے علم اور فہم سے خوش ہوئے اور ان کے لیے برکت کی دعا کی آیت الکرسی اس لیے تمام آیات سے افضل ہے کہ اس میں صرف اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کا بیان ہے۔

۲۱۲۳- (۱۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةٍ رَمَضَانَ فَأَتَانِي ابْنُ فَجْعَلٍ يَحْتَوِي مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَى عِيَالٍ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْتَوِي مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَى عِيَالٍ لَا أَعُودُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْتَوِي مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهَذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ إِنَّكَ تَرَعُمُ لَا تَعُودُ نَمَّ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھے رمضان کی ❶ زکوٰۃ کی حفاظت پر مقرر کیا تو میرے پاس ایک شخص آیا تو اس نے غلہ میں سے لیں بھرنا شروع کیں تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچاؤں گا اس نے کہا تحقیق میں محتاج ہوں اور میرے ذمہ عیال کا نفقہ ہے اور مجھے سخت ضرورت ❷ ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا پس میں نے اسے چھوڑ دیا میں نے صبح کی پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو ہریرہ! رات تیرے قیدی نے کیا کیا؟“ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! اس نے سخت ضرورت اور عیال داری کی شکایت کی تو میں نے اس پر رحم کیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا نبی ﷺ نے فرمایا: ”خبردار ہو جا تحقیق اس نے تجھ سے جھوٹ بولا ❸ اور وہ پھر آئے گا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے فرمانے سے سمجھ لیا کہ وہ پھر آئے گا اور میں اس کا منتظر رہا (چنانچہ) وہ پھر آیا غلہ میں سے لیں لینے لگا تو میں نے اس کو پکڑ لیا اور میں نے کہا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف لے جاؤں گا اس نے کہا مجھے چھوڑ دو کہ میں محتاج ہوں اور میرے ذمہ نفقہ کنبہ کا ہے پھر میں نہ آؤں گا تو میں نے اس پر رحم کیا تو اس کو ❹ چھوڑ دیا پس میں نے صبح کی تو مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو ہریرہ! تیرے قیدی نے کیا کیا؟“ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس نے سخت ضرورت اور عیال داری کی شکایت کی تو میں نے اس پر رحم کیا اور میں نے اس کی راہ چھوڑ دی ❺ تو آپ نے فرمایا: ”خبردار رہو! اس نے تجھ سے جھوٹ بولا اور پھر وہ آئے گا“ میں اس کا منتظر رہا وہ پھر آیا اس نے غلہ سے لیں لیں پھر میں نے اس کو پکڑ لیا تو میں نے

کہا! البتہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف ضرور لے جاؤں گا اور یہ تین مرتبہ کی اخیر ہے، تحقیق تو کہتا ہے کہ میں نہیں آؤں گا اور پھر آ جاتا ہے اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تم کو چند کلمات سکھاؤں گا اللہ ان کو پڑھنے کی وجہ سے تمہیں نفع دے گا جس وقت تو اپنے بچھونے کی طرف ⑥ جگہ پکڑے تو آیہ الکرسی پڑھو اللہ لا الہ الا هو الحی القیوم۔ یہاں تک کہ تم آیت کو ختم کرو ⑦ پس تحقیق ہمیشہ رہے گا تجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نگہبان ⑧ اور شیطان صبح تک تمہارے ⑨ نزدیک نہیں آئے گا تو میں نے اس کی راہ چھوڑ دی میں نے صبح کی پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تیرے قیدی نے کیا کیا؟“ میں نے کہا، قیدی نے کہا کہ اس نے چند کلمات مجھے سکھائے کہ اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے گا ان کی وجہ سے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”خبردار رہو! اس نے تجھ سے ⑩ سچ کہا اور وہ جھوٹا ⑪ ہے تو جانتا ہے کہ تین راتوں سے تو کس سے مخاطب تھا؟“ میں نے کہا، نہیں آپ نے فرمایا: ”یہ ⑫ شیطان تھا۔“ (بخاری)

تَعُوذُ قَالَ دَعْنِي أَعْلَمَكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَأَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ "اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ" حَتَّى تَحْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَفْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تَصْبَحَ فَخَلَيْتَ سَبِيلَهُ فَاصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا فَعَلْتَ أَسِيرُكَ قُلْتُ رَزَعَمَ أَنَّهُ يَعْلَمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا قَالَ أَمَا إِنَّهُ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مِنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ قُلْتُ لَا قَالَ ذَلِكَ شَيْطَانٌ - (رواه البخاری) (البخاری)

حدیث رقم (۲۳۱۱)

فوائد الحديث: ① رمضان کی زکوٰۃ یعنی صدقہ فطر۔ ② مجھے سخت ضرورت ہے یعنی اہل و عیال رکھتا ہوں۔ ③ تجھ سے جھوٹ بولا یعنی ضرورت کے ظاہر کرنے میں۔ ④ پس میں نے اس کی راہ چھوڑ دی الخ اس بار شاید رحم کیا اس کے کہنے کی وجہ سے اور پھر نہ آؤں گا والا اس کا جھوٹ خبر صادق ﷺ کی زبانی ثابت ہو چکا تھا۔ ⑤ میں نے اس کی راہ چھوڑ دی یعنی اس کے وعدہ کرنے کی وجہ سے کہ پھر نہ آؤں گا۔ ⑥ اپنے بچھونے کی طرف یعنی سونے کے لئے۔ ⑦ یہاں تک کہ تم آیت کو ختم کرو یعنی اعلیٰ العظیم تک پڑھو۔ ⑧ نگہبان یعنی فرشتہ ⑨ کوئی شیطان یعنی جن وانس سے دینی و دنیوی ایذا دینے کے لیے۔ ⑩ اس نے تجھ سے سچ کہا۔ ⑪ جھوٹا ہے یعنی دوسری باتوں میں۔ ⑫ یہ شیطان تھا یعنی صدقات کو ناقص کرنے کے لئے آیا تھا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ① جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے اوپر کی طرف سے دروازہ کھلنے کی سی آواز سنی پس اپنا سر اٹھایا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ آسمان کا دروازہ ہے کھولا گیا آج کے دن نہیں کھولا گیا کبھی مگر آج، پس اس دروازہ سے اترا ایک فرشتہ جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ فرشتہ زمین کی طرف کبھی نہیں اترا مگر آج، پس فرشتے نے آپ کو سلام کیا، پھر کہا تم خوش ہو

۲۱۲۴ - (۱۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَ نَفِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يَفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزَلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ أَبَشِّرْ بَنُوْرَيْنِ أَوْتِيَهُمَا لَمْ يُوْتِيَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ

دونوروں کے ساتھ کہ تم وہ نور دیئے گئے ہو کہ کوئی نبی آپ سے پہلے نہیں دیا گیا، سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی آخری آیات تو کوئی حرف نہ پڑھے گا ان میں سے مگر تو اس کا ثواب دیا جائے گا۔“ (مسلم)

بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيَتهُ۔ (رواہ مسلم) (مسلم)
حدیث رقم (۲۵۴-۸۰۶) والنسائی حدیث رقم (۹۱۲)

فوائد الحدیث: ❶ اس وقت الخ اس حدیث میں جو فرمایا پس اتر تو یہ راوی کا کلام ہے کہ اس کو رسول اللہ ﷺ سے سنا اور یہ جو فرمایا خوش ہو ساتھ دونوروں کے الخ تو ان کا نام نور اس لئے ہوا کہ یہ روشن ہو کر چلیں گی قیامت کے دن پڑھنے والے کے آگے اور سورۃ بقرہ کا خاتمہ للہ مافی السموات سے آخر تک ہے اور یہ جو فرمایا کوئی حرف تو حرف سے مراد کلمہ ہے اور ان میں دو طرح کے کلمات ہیں ایک تو وہ ہیں کہ جس میں دعا ہے اهدنا الصراط المستقیم اور غفرانک ربنا کی طرح اور ان کے سوا اور دوسرے کلمات فقط حمد و ثنا کے ہیں تو جو کلمہ دعا کا پڑھے گا تو وہ چیز دیا جائے گا کہ جو اس کلمہ میں ہے اور جو کلمہ حمد و ثنا کا پڑھے گا اس کا ثواب دیا جائے گا۔

سیدنا ابوسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات جو شخص ان کو رات میں پڑھے تو اس کو کفایت ❶ کرتی ہیں۔“ (بخاری و مسلم)

۲۱۲۵- (۱۷) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْإِيتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَّتَاهُ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۴۰۰۸ و مسلم حدیث رقم ۲۵۵-۸۰۷ و الترمذی حدیث رقم ۲۸۸۱ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۳۶۸ والدارمی حدیث رقم ۳۳۸۸ و احمد فی المسند ۱۸/۴)

فوائد الحدیث: ❶ کفایت کرتی ہیں یعنی سوتے وقت قرآن پڑھنا سنت ہے اور برکت کا سبب ہے تو جس نے امن الرسول پڑھا تو کافی ہے یا بجائے تہجد کفایت کرتا ہے۔

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص سورۃ کہف کی اول دس آیات یاد کرے تو وہ دجال کے شر سے بچایا جائے گا۔“ ❶ (مسلم)

۲۱۲۶- (۱۸) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَالِ))۔ (رواہ مسلم) (مسلم)
حدیث رقم (۲۵۷-۸۰۹) و ابوداؤد حدیث رقم ۴۳۲۳ و الترمذی حدیث رقم ۲۸۸۶ و احمد فی المسند ۱۹۶/۵)

فوائد الحدیث: ❶ شر دجال سے بچایا جائے گا ان دنوں میں ان آیات کو یاد کرنا اور غور کرنا ضروری ہے اس لئے کہ نیجری اور مرزائی لوگ لحد مزاج کہ پیش خیمہ دجال العین ہیں ان کے اس زمانہ میں بڑے بلوے ہیں اور ان کے خیالات فاسدہ اکثر لوگوں میں پھیل رہے ہیں اور صریح معجزات انبیاء علیہم السلام کا اور آیات قرآنیہ اور پینات رحمانیہ کا انکار کرتے ہیں۔

۲۱۲۷- (۱۹) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ انہی (سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی شخص عاجز ہے کہ وہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھے؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، تہائی قرآن کس طرح پڑھے؟ آپ نے فرمایا: ”قل هو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔“ (مسلم)

أَبْعِجْزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالُوا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يَعِدُلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۲۵۹-۸۱۱) وابوداؤد حدیث رقم ۱۴۶۱ والترمذی

حدیث رقم ۲۸۹۶ والنسائی حدیث رقم ۹۹۶

فوائد الحديث: تہائی قرآن کے برابر ہے یعنی تمام قرآن کا مطلب تین اقسام پر ہے ایک قسم میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی صفات کا بیان ہے دوسری قسم میں قصائص ہیں تیسری قسم میں حلال و حرام کے احکامات ہیں اس حساب سے قل هو اللہ احد قرآن کا تہائی ٹھہرا کہ اس میں توحید اور صفات الہی کا بیان ہے۔

اور بخاری نے سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۲۱۲۸- (۲۰) وَزَوَّاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ۔

(البخاری حدیث رقم ۷۳۷۴)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو ایک لشکر پر امیر بنا کر بھیجا اور وہ اپنے ساتھیوں کی نماز میں امامت کرتا تھا اور قل هو اللہ احد پر قراءت ختم کرتا تھا، تو جب وہ واپس آئے تو انہوں نے نبی ﷺ کے سامنے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”اس سے پوچھو کہ یہ کس لیے کرتا ہے؟“ انہوں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا کہ میں یہ اس لئے کرتا ہوں کہ اس میں رحمٰن کی صفت ہے اور میں اس کے پڑھنے کو پسند کرتا ہوں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس کو خبر دو کہ اللہ تعالیٰ اس کو پسند کرتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۲۱۲۹- (۲۱) وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ سَلُوهُ لَأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لَأَنَّهُا صِفَةُ الرَّحْمَنِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۷۳۷۵ و مسلم حدیث رقم ۲۶۳-۸۱۳) والنسائی حدیث رقم ۹۹۳

فوائد الحديث: یعنی اس لیے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی صفت کو دوست رکھا اور اس حدیث میں جو آیا ہے کہ وہ شخص اپنی قراءت کو قل هو اللہ احد کے ساتھ ختم کرتا تھا تو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ نماز کی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد دوسری سورت سے پہلے سورہ اخلاص پڑھتا۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں اس سورت کو پسند کرتا ہوں اس سے مراد قل هو اللہ احد ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس سے تیری محبت تجھے بہشت میں داخل کرے گی۔“ (ترمذی) اور بخاری نے روایت کی اس کے معنی۔

۲۱۳۰- (۲۲) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّ هَذِهِ السُّورَةَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ إِنَّ حَبْلَكَ إِيَّاهُ أَذْخَلَكَ الْجَنَّةَ (رواہ الترمذی و روى البخاری معناه) (البخاری حدیث رقم ۷۷۴ والترمذی حدیث رقم ۲۹۰۱)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم نے غور نہیں کیا کہ آج کی رات جو آیات اتاری گئیں ان کی مانند نہیں ❶ دیکھی گئیں کہ وہ قتل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں۔“ (مسلم)

۲۱۳۱- (۲۳) وَعَنْ عَقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَلَمْ تَرَ اَيَّتِ اَنْزَلَتْ اَلْقِلَّةَ لَمْ يَرِ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم ۲۶۴-۸۱۴ و الترمذی)

حدیث رقم ۲۹۰۲ و النسائی حدیث رقم ۹۵۴)

فوائد الحديث: ❶ یعنی دفع سحر اور حفظ بلیات کے لیے یہ دونوں سورتیں بے نظیر ہیں۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرات اپنے بستر پر آتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ ملاتے پھر دونوں ہاتھوں میں دم ❶ کرتے تو ان میں قل هو اللہ احد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے بدن پر پھیرتے جہاں تک ہو سکتا شروع کرتے پھیرنا ہاتھوں کا اپنے سر اور چہرہ سے اور اپنے بدن کی اگلی جانب سے یہ تین بار کرتے۔“ (بخاری و مسلم) اور ہم ❷ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی ❸ حدیث لهما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر باب المعراج میں ان شاء اللہ تعالیٰ کریں گے۔

۲۱۳۲- (۲۴) وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَأَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَاسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمَّا اُسْرِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَابِ الْمِعْرَاجِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

(بخاری حدیث رقم ۵۰۱۷ و الترمذی حدیث ۳۴۰۲)

وابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۷۵ و احمد فی المسند ۶/

(۱۱۶)

فوائد الحديث: ❶ یہ ثم نفث فیہما کا ترجمہ ہے ان ظاہر الفاظ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ پہلے اپنے ہاتھوں پر دم کر لیتے اس کے بعد معوذات پڑھتے تو بعض نے اس کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ اس لئے کرتے تھے کہ ساحروں کی مخالفت لازم آئے کیونکہ وہ پڑھ کر پیچھے دم کرتے ہیں اور بعض نے اس کے وہی معنی کئے ہیں جو ہم نے ترجمہ میں لکھے ہیں کہ جب ارادہ کرتے دم کرنے کا۔ ❷ یعنی اس حدیث کو صاحب مصابیح نے اس باب میں بیان کیا ہے مگر ہم اس حدیث کو اللہ چاہے گا تو باب المعراج میں بیان کریں گے کیونکہ باب المعراج سے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کو زیادہ تعلق ہے۔

❸ وہ حدیث جو باب المعراج میں ذکر ہوگی اس کا ترجمہ یہ ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المعراج کرائے گئے تو آپ سدرۃ المنتہی کو پہنچائے گئے اور وہ سدرہ چھپے آسمان میں ہے اسی سدرہ کی طرف وہ چیز پہنچتی ہے کہ جو زمین سے چڑھائی جاتی ہے پس اس سے لے لی جاتی ہے اور اسی سدرہ کی طرف وہ چیز پہنچتی ہے کہ اس کے اوپر سے نیچے اتاری جاتی ہے پس اس سے لے لی جاتی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اس وقت سدرہ کو اس چیز نے ڈھانپ لیا کہ ڈھانچنا“ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا وہ سونے کے پروانے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج میں تین چیزیں دی گئیں پانچ نمازیں سورہ بقرہ کی آخری آیات اور اس شخص کے لیے (کبیرہ) گناہ بخشے گئے کہ جو ان کی امت سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے یہ مسلم نے روایت کیا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: ”عرش کے نیچے تین چیزیں ہوں گی قیامت کے دن ایک تو قرآن بندوں سے جھگڑے گا اور قرآن کے لئے ظاہر ❶ بھی اور باطن بھی ہے عرش کے نیچے دوسری چیز امانت ہوگی اور تیسری قربت ہوگی وہ پکارے گی خبردار جس نے مجھے ملایا تو اللہ تعالیٰ اس کو ملائے گا اور جس نے مجھے توڑا تو اللہ تعالیٰ اس کو توڑے گا۔“ (نقل کیا ❷ یہ شرح السنہ میں)

۲۱۳۳- (۲۵) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْقُرْآنُ يُعَاجِلُ الْعِبَادَ لَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَالْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِي أَلَا مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ۔ (رواہ فی شرح السنۃ) (البعوی فی شرح السنۃ) حدیث (رقم ۳۴۳۳)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ظاہر بھی اور باطن بھی ہے۔ ظاہر اس کے یعنی معنی ظاہر ہیں کہ عوام سمجھتی ہے فکر کی احتیاج نہیں اور باطن بھی ہے یعنی معنی قرآن کے محتاج ہیں تامل اور فکر اور تفسیر کے۔ ❷ نقل کی یہ شرح السنہ میں الخ امام جزری بیہوش نے فرمایا کہ اس حدیث کی اسناد میں کثیر بن عبد اللہ ہے اور وہ ست راوی ہے۔ مرقاۃ

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صاحب قرآن کے لئے کہا جائے گا پڑھ اور چڑھ ❶ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا پس تحقیق تیرا مرتبہ آخری آیت کے نزدیک ❷ ہے کہ تو اس کو پڑھے گا۔“ (احمد ❸ اور ترمذی و ابوداؤد و نسائی)

۲۱۳۴- (۲۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تَرْتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنَرْلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرُؤُهَا (رواہ احمد والترمذی و ابوداؤد و النسائی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۴۶۴ والترمذی حدیث رقم ۲۹۱۴ و احمد فی المسند ۱/۲/۱۹۲)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور چڑھ یعنی بہشت کے درجات پر۔ ❷ آخری آیت کے نزدیک کہ تو پڑھے گا دلیلی نے حدیث بیان کی ہے کہ جنت کے درجات بقدر آیات قرآن کے ہیں اور قول مشہور پر چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات ہیں اس جگہ سے ترقی مدارج قاری کو بعد آیات قیاس کر لینا چاہئے ظاہر حدیث سے نکلتا ہے کہ یہ مرتبہ حافظ کو ملے گا اور اگر قاری کو بھی ملے تو کیا بعید ہے اللہ کی رحمت متحر نہیں ہوتی ہے اور عالم افضل میں خالی حافظ قرآن سے جن کو علم نہیں ہے۔ اس چیز سے بہتر کہ یعنی جو شخص دوسرے اذکار اور اذچھوڑ کر صرف قرآن مجید کو اپنا وظیفہ ٹھہرائے میں اصحاب اور اذکار سے بڑھ کر ان کی مرادیں بر لاتا ہوں یہ کیوں نہ ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کلام کے ساتھ مشغول ہوا جو تمام اذکار اور اذ سے افضل ہے سچ ہے کلام الملوک ملوک الکلام۔

❸ قولہ یہ احمد اور ترمذی نے نقل کی الخ ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے اور نیز ترمذی نے اسی روایت کو ذکر کیا ہے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اور ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے اور اس روایت میں ہے کہ قرآن کہے گا اے رب اس کو زیور پہنا تو صاحب قرآن کو عزت

کے تاج پہنائیں جائیں گے قرآن کہے گا اے رب اس کو زیادہ دے تو قرآن والے کو عزت کے کپڑے پہنائے جائیں گے پھر قرآن کہے گا اے رب تو اس سے راضی ہو جا تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اور صاحب قرآن کو کہا جائے گا پڑھ اور چڑھ۔ مراقاۃ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کہ جس شخص کے دل میں کچھ (تھوڑا سا بھی) قرآن نہیں ہے تو وہ دل ویران ❶ گھر کی مانند ہے۔“ (ترمذی و دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۱۳۵- (۲۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ -

(الترمذی حدیث رقم ۲۹۱۳ والدارمی حدیث رقم

۳۳۰۶ واحمد فی المسند ۱/ ۲۲۳)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس لئے کہ دلوں کی آبادی اور باطن کی زینت اور خوبصورتی ایمان باللہ اور قرآن شریف کی تلاوت کے ساتھ ہے اور حدیث شریف میں لفظ جوف کا ہے اور جوف پیٹ کو کہتے ہیں مگر یہاں مراد پیٹ سے دل ہے۔ (مراقاۃ)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”باہرکت اور بلند پروردگار فرماتا ہے جس کو قرآن میرے ذکر کی وجہ سے اور مجھ سے مانگنے سے باز رکھے میں اس کو دیتا ہوں بہتر اس چیز سے کہ جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں اور کلام الہی کی بزرگی تمام کلاموں پر ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی بزرگی تمام مخلوقات پر ہے۔“ (ترمذی و دارمی و بیہقی اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے)

۲۱۳۶- (۲۸) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْأَلَتِيْ أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ السَّائِلِينَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ - (الترمذی

حدیث رقم ۲۹۲۶ والدارمی حدیث رقم ۳۳۵۶)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کتاب اللہ سے ایک حرف پڑھے تو اس کے لئے ہر حرف کے عوض نیکی اور نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے“ نہیں کہتا میں کہ الہام ایک حرف ہے الف ایک حرف لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔“ (ترمذی و دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث باعتبار سند کے حسن صحیح غریب ہے۔

۲۱۳۷- (۲۹) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الْم حَرْفٌ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَا م حَرْفٌ وَمِمْ حَرْفٌ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا - (الترمذی حدیث

رقم ۲۹۱۰ والدارمی حدیث رقم ۳۳۰۸)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۱۳۸- (۳۰) وَعَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ يَخُوضُونَ فِي الْأَحَادِيثِ فَقَدْ خَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَوْقَدْ فَعَلَوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا إِنِّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةً قُلْتُ مَا الْمَخْرُجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ فَصَمَهُ اللَّهُ وَمَنْ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ وَهُوَ حَبْلُ اللَّهِ الْمَتِينُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ هُوَ الَّذِي لَا تَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلُقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا يَنْقَضِي عَجَائِبُهُ هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهِ الْجِنَّ إِذَا سَمِعَتْهُ حَتَّى قَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَأَمَنَّا بِهِ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هَدَى إِلَى صِرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ مَجْهُولٌ وَفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ - (التِّرْمِذِيُّ حَدِيثِ رَقْم ۲۹۰۶ وَالدَّارِمِيُّ حَدِيثِ رَقْم ۳۳۳۱)

سیدنا حارث الاعور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں مسجد ① میں گذرا تو دیکھا لوگ بے کار باتوں میں مشغول تھے ② پھر میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو میں نے ان کو خبر دی، پس سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کیا وہ یہ کر رہے ہیں؟“ میں نے کہا، ہاں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ”عنقریب فتنہ ③ ہوگا“ میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! اس سے کس طرح نجات ہوگی؟ فرمایا: ”کتاب اللہ ④ اس میں خبر ہے تمہارے ⑤ پہلوں کی اور خبر ہے اس چیز کی جو تمہارے پیچھے ⑥ ہے اور اس میں اس چیز کا حکم ہے کہ جو تمہارے درمیان واقع ہے ⑦ وہ حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے، نہیں بیہودہ جس متکبر نے قرآن کو چھوڑا ⑧ تو اس کو اللہ تعالیٰ ہلاک کرے گا اور جس نے اس کے غیر ⑨ میں ہدایت ڈھونڈی تو اس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرے گا اور وہی اللہ تعالیٰ کی ⑩ مضبوط ہے اور وہ نصیحت باحکمت ہے اور وہ راہ سیدھی ہے اور وہ ایسا ہے کہ بسبب اس کی اتباع کے کج نہیں ہوتیں خواہشات حق سے باطل کی طرف اور نہیں ملتیں اس کے ساتھ زبانیں اور اس سے علماء سیر نہیں ہوتے، نہیں پرانا ہوتا بسبب کثرت مزاوت کے اور نہیں تمام ہوتے اس کے عجائب اور وہ ایسا ہے کہ نہ توقف کیا جنوں نے اس وقت جس وقت کہ اس کو سنا یہاں تک کہ انہوں نے کہا تحقیق ہم نے سنا قرآن عجب راہ بتاتا ہے ہدایت کی طرف، تو ہم اس کے ساتھ ایمان لائے جس نے اس کے موافق کہا اس نے سچ کہا اور جس نے اس کے ساتھ عمل کیا تو اس کو ثواب دیا جائے گا اور جس نے اس کے ساتھ حکم کیا تو انصاف کیا اور جس نے اس کی طرف ⑪ بلایا تو وہ راہ دکھایا گیا سیدھی راہ کی طرف۔“ (ترمذی و دارمی) اور ترمذی نے کہا اس حدیث کی اسناد میں مجہول راوی ہیں اور حارث میں جو اس حدیث کا راوی ہے بہت کلام ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ کہ میں مسجد میں گذرا الخ یعنی کوئی مسجد میں۔ ❷ لوگ باتوں میں مشغول تھے الخ یعنی قصص وغیرہ میں اور قرآن مجید کی تلاوت چھوڑ دی تھی۔ ❸ فتنہ ہوگا الخ یعنی اختلاف واقع ہوگا اور برے مذاہب نکالیں گے۔ ❹ فرمایا کتاب اللہ الخ یعنی خلاصی کا طریقہ اس فتنہ سے کتاب اللہ پر عمل کرنا ہے۔ ❺ تمہارے پہلوؤں الخ یعنی اگلی امتوں کی خبریں۔ ❻ کہ تمہارے پیچھے ہے الخ یعنی قیامت کی علامات اور قیامت کے احوال۔ ❼ یعنی کفر اور ایمان اور اطاعت و گناہ اور حلال و حرام اور تمام شرائع اسلام کے اور آپس کے معاملات۔ ❽ جس متکبر نے چھوڑا الخ یعنی قرآن شریف پر ازراہ تکبر ایمان نہ لایا اور اس کے موافق عمل نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہلاک کر ڈالے گا اس کی گردن توڑے گا اصل میں قسم کے معنی ہیں توڑنے اور جدا کرنے کے تو معنی یہ ہیں کہ اس کو اللہ تعالیٰ قطع کرے گا اور اس کو اپنی رحمت سے دور کرے گا بخلاف اس کے کہ جو قرآن پر عمل کرے اس کو اللہ تعالیٰ اعلیٰ مراتب پر پہنچائے گا طبعی ہستی نے کہا کہ جس نے ایک آیت یا ایک کلمہ کے ساتھ جو واجب العمل ہو عمل کرنا چھوڑا یا ان کا پڑھنا چھوڑا ازراہ تکبر کے تو وہ کافر ہو جائے گا اور جس نے قرآن شریف کے بہ سبب عاجز ہونے اور سستی اور ضعف کے چھوڑا اور اس کے دل میں تعظیم ہو قرآن شریف کی تو یہ شخص نہ پڑھنے کی وجہ سے گناہ گار نہ ہوگا قرآن شریف کے لیکن فضیلت اور ثواب سے محروم ہوگا۔ مرقاۃ ❹ اس کے غیر میں الخ یعنی ان علوم میں کہ جو قرآن کے موافق نہیں ہیں۔

❺ استوار الخ یعنی وسیلہ قوی ہے معرفت اور قرب الہی کا۔ ❻ بلایا الخ یعنی لوگوں کو اس کی طرف یعنی اس کے ساتھ ایمان لانے اور اس پر عمل کرنے کی طرف اس حدیث کی اسناد میں اگرچہ حادث کی وجہ سے کلام ہے مگر اس حدیث کا مضمون قرآن اور دوسری احادیث کے مطابق ہے اس لئے حدیث کا معنی صحیح ہے اور اس حدیث میں جو یہ فرمایا کہ کج نہیں ہوتیں بسبب اس کے خواہش تو اس کے یہ معنی ہیں کہ جو شخص قرآن کی کامل طور پر اتباع کرتا ہے تو وہ حق سے باطل کی طرف نہیں پلٹتا اور فرق ضالہ مانند خوارج و رافضیہ قدریہ جبریہ وغیرہ کے ہیں اگرچہ وہ قرآن مجید سے استدلال کرتے ہیں مگر وہ کامل طور پر قرآن مجید کے متبع نہیں ہیں کیونکہ انہوں نے احادیث کو چھوڑ دیا جو قرآن مجید کی تفسیر ہیں اور انہوں نے قبول نہ کیا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تفسیر کو اس لئے انہوں نے قرآن مجید کا مطلب نہیں سمجھا امام الصوفیاء جنید بغدادی نے کہا جس نے قرآن مجید کو یاد نہ کیا اور حدیث کی پیروی نہ کی تو وہ اتباع کے لائق نہیں اس کی پیروی نہ کی جائے اور جو ہمارے طریقہ میں بغیر علم کے داخل ہوا اور اپنی جہالت پر اڑا ہوا تو اس کے ساتھ شیطان کھیلتا ہے کیونکہ ہمارا طریق کتاب اور سنت کے ساتھ مقید ہے اور اس میں جو یہ فرمایا کہ نہ توقف کیا جنات نے اس قصے کی طرف اشارہ ہے جو سورہ احناف میں مذکور ہے کہ نبی ﷺ حج کے دنوں میں شہر سے باہر بطن نخلہ میں اپنے اصحاب کے ساتھ صبح کی نماز پڑھنے لگے تو کچھ جن آپ کا قرآن پڑھنا سن کر گئے اور مسلمان ہو گئے پھر اپنی قوم کو جاکر سمجھایا اور کہا انا سمعنا قرآنا الا یہ اور جنات کا یہ کلام مفصل طور پر سورہ جن میں مذکور ہے۔

۲۱۳۹- (۳۱) وَعَنْ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ الْبَسَ وَالِدَاهُ تَابَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءٌ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالدَّيِّ عَمِلَ بِهِذَا۔ (رواہ احمد و ابوداؤد)
(ابوداؤد حدیث رقم ۱۴۵۳ و احمد فی المسند ۳)

(۴۴۰)

سیدنا معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص قرآن پڑھے ❶ اور عمل کرے اس چیز کے ساتھ کہ جو اس میں ہے تو اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا کہ روشنی اس تاج کی دنیا کے سورج کی روشنی سے زیادہ اچھی ہوگی سورج بالفرض اگر تمہارے گھروں کے اندر ❷ روشن ہو تو کیا گمان ہے تمہارا اس شخص کے درجہ کے متعلق جس نے قرآن پر عمل کیا۔“ (احمد ابوداؤد)

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ کہ قرآن کے ساتھ عمل کیا اس مطلب یہ ہے کہ جب عامل قرآن کے والدین کو وہ درجہ اعلیٰ عنایت ہوگا جو حدیث میں مذکور ہوا ہے تو اس عامل کے درجہ کا کیا ٹھکانا ہے۔ ❷ تو پھر بہت ہی روشنی اور رونق ہوگی۔

۲۱۴۰- (۳۲) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنُ فِي إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا اخْتَرَقَ - (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ۳۳۱۰ واحمد فی المسند ۴/۱۵۵)

حکم الحديث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحديث: ❶ نبی ﷺ کے دور میں یا یہ کہ جس کو اللہ تعالیٰ قرآن مجید سکھاتا ہے پھر اس کو آخرت میں آگ نہ جلائے گی۔

۲۱۴۱- (۳۳) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَأَحْلَ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَذْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَشَفَعَهُ فِي عَشْرَةِ مَنْ أَهْلَ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجِبَتْ لَهُ النَّارُ - (رواه أحمد والترمذی وابن مساجہ والدارمی) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّائِي لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِي يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ - (الترمذی حدیث رقم ۲۹۰۵ وابن ماجہ حدیث رقم ۲۱۶ واحمد فی المسند ۱/۱۴۸)

حکم الحديث: اس کی سند کمزور تھی۔

فوائد الحديث: ❶ داخل کرے گا یعنی اول وبلہ میں۔ ان کے لیے آگ واجب ہوگی اور وجوب سے مراد دخول ہے نہ کہ غلوط۔

۲۱۴۲- (۳۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَيْتَ بْنِ كَعْبٍ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ فَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلَهَا وَأَنَّهَا سَبْعُ مِائَتَيْنِ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيَتْهُ - (رواه التِّرْمِذِيُّ) وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مِنْ قَوْلِهِ مَا أُنْزِلَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبِي بِن كَعْبٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کس طرح ❶ سے تم نماز میں پڑھتے ہو تو انہوں نے سورہ فاتحہ پڑھی پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! انہیں اتاری گئی تو رات میں نہ انجیل میں نہ زبور میں اور نہ قرآن میں کوئی سورہ اس طرح کی اور تحقیق سورہ فاتحہ سات آیات ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں اور قرآن ❷ عظیم ہے کہ میں دیا گیا ہوں۔ (ترمذی) اور دارمی نے قول ما انزلت تک

حَسَنٌ صَحِيحٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۲۸۷۵) نقل کیا ہے اور سیدنا ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نہیں ذکر کیا اور ترمذی والنسائی حدیث رقم ۹۱۴ واحمد فی المسند ۲/ (۳۵۷)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی کیا پڑھتے ہو۔ ❷ یعنی اس آیت میں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ“ تو سبع مثنیٰ اور قرآن عظیم سے سورۃ فاتحہ مراد ہے اس کو سبع اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں سات آیات ہیں اور مثنیٰ اس لئے کہ اس میں سات لفظ مکرر آئے ہیں اللہ اور الرحمن اور رحیم اور ایک اور صراط اور علیہم اور لا جو غیر کے معنی میں ہے تو گویا غیر کا لفظ بھی مکرر پھر اور ایک قراءت میں اس طرح بھی ہے غیر المغضوب علیہم اور غیر الضالین اور یہ اس وقت ہوگا جب بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی اس سورت کا جزو ہو اور بعض نے کہا مثنیٰ اس لئے کہتے ہیں کہ ہر نماز میں مکرر یعنی دو تین چار بار پڑھی جاتی ہے بعض نے کہا اس لئے کہ یہ سورت دو بار اتاری پہلے مکہ میں اور اور دوسری بار مدینہ میں اور بعض نے کہا سبع مثنیٰ سے قرآن مجید کی سات لمبی سورتیں مراد ہیں یعنی بقرہ آل عمران نساء مائدہ انعام اعراف اور توبہ انفال سمیت کیونکہ یہ دونوں ایک سورت کے حکم میں ہیں اور مثنیٰ ان کو اس لئے کہا کہ ہر ایک سورت کی بعض آیات دوسری سورت میں دوہرائی گئی ہیں لیکن یہ قول اس حدیث کی صراحت کے خلاف ہے اور ہمارے لیے حدیث کی اتباع مقدم ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قرآن سیکھو پھر اس کو پڑھو“ کیونکہ قرآن کا حال اس شخص کے لیے کہ جو سیکھتا ہے پھر پڑھتا ہے اور اس کے ساتھ قیام کرتا ہے اس ٹھیلی کی مانند ہے جس میں کستوری بھری ہوئی ہو اس کی خوشبو مکان کے گوشہ گوشہ میں پہنچ جاتی ہے اور اس شخص کا حال کہ جس نے سیکھا اس کو اور سو ❶ رہا اس ٹھیلی کی مانند ہے جس کے منہ کو باندھ کر اوپر مہر لگا دی ❷ گئی ہو۔“ (ترمذی نسائی ابن ماجہ)

۲۱۴۳- (۳۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَأَقْرَأُوهُ فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَأَ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا تَفُوحُ رِيحُهُ كُلَّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَرَقَدَّ وَهُوَ فِي جَوَابٍ كَمَثَلِ جِرَابٍ أَوْسَكَى عَلَى مِسْلِكٍ (راوہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ)

(الترمذی حدیث رقم ۲۸۷۶ وابن ماجہ حدیث رقم

(۲۱۷)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور سورہا یعنی تہجد وغیرہ میں نہ پڑھا۔ ❷ مہر لگا دی گئی ہوا یعنی اس کی خوشبو پھیلی نہیں۔

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص سورۃ حم یعنی سورۃ مؤمن الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی صبح کے وقت پڑھے تو ان کی وجہ سے شام تک محفوظ رہتا ہے اور جو ان کو شام کے وقت پڑھے تو وہ ان کی وجہ سے صبح تک محفوظ رہتا ہے۔“ (ترمذی و دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے

۲۱۴۴- (۳۶) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَمَّ الْمُؤْمِنِ إِلَى إِلَهِ الْمَصِيرِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ حِينَ يُصْبِحُ حَفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَ بِهِمَا حِينَ يُمْسِي حَفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُصْبِحَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۸۷۹ والدارمی

حدیث رقم ۳۳۸۶

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے کتاب لکھی اس کتاب میں سے دو آیات ❶ اتاریں کہ جن کے ساتھ سورہ بقرہ کو ختم کیا ہے اور جس مکان میں یہ آیات تین رات تک پڑھی جائیں ان کے نزدیک شیطان نہیں آتا۔“ (ترمذی و دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے

۲۱۴۵- (۳۷) وَعَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْفَقْرِ عَامٍ أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا تَقْرَأَنَّ فِي دَارِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبَهَا الشَّيْطَانُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ - (الترمذی حدیث رقم ۲۸۸۲ والدارمی

حدیث رقم ۳۳۸۸ واحمد فی المسند ۴/ ۲۷۴)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی آمن الرسول سے آخر تک۔

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص سورہ کہف کی پہلی تین آیات پڑھے تو اسے دجال کے فتنہ سے بچایا ❶ جائے گا۔“ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے

۲۱۴۶- (۳۸) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

(الترمذی حدیث رقم ۲۸۸۶)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔**فوائد الحدیث:** ❶ یہ حدیث اس حدیث کے معارض نہیں ہے جس میں دس آیات کے یاد کرنے کی یہ خاصیت بیان فرمائی پھر

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر چیز کے لیے دل ہے اور قرآن ❶ کا دل یسین ہے اور جو شخص یسین پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے پڑھنے کی وجہ سے قرآن کا ثواب دس بار لکھتا ہے۔“ (ترمذی و دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

وسعت فضل کی راہ سے تین آیات کے پڑھنے کی خاصیت ٹھہر گئی۔
۲۱۴۷- (۳۹) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يَسْ وَمَنْ قَرَأَ يَسَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

(الترمذی حدیث رقم ۲۸۸۷ والدارمی حدیث رقم

۳۴۱۶ واحمد فی المسند ۵/ ۲۶)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ قرآن کا دل پلین ہے کہ اس میں قیامت کے احوال اور قرآن مجید کے مقاصد مذکور ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے سورۃ طہ ❶ اور یسین آسمان اور زمین کے پیدا کرنے سے ہزار برس پہلے پڑھیں تو جب فرشتوں نے قرآن سنا تو کہا اس امت کے لئے خوش خبری ہے کہ یہ قرآن ❷ جس پر اتارا جائے گا اور ان دلوں کے لئے خوشخبری ہے جو اس کو اٹھائیں ❸ گے اور ان زبانوں کے لئے خوش خبری ہے کہ جو یہ قرآن پڑھیں گی۔“ (دارمی)

۲۱۴۸- (۴۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَرَأَهُ وَيَسَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ طُوبَى لَأُمَّةٍ يَنْزِلُ هَذَا عَلَيْهَا وَطُوبَى لَأَجْوَافٍ تَحْمِلُ هَذَا وَطُوبَى لَأَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهِذَا۔ (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ۳۴۱۴)

حکم الحديث: یہ روایت من گھڑت ہے۔

فوائد الحديث: ❶ سورۃ طہ اور یسین پڑھی حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعض فرشتوں کو ساتھ ان کے پڑھنے کا باقی فرشتوں پر حکم کیا تا کہ وہ ان کی جانیں بزرگی لیکن یہ تاویل ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پڑھا اور اہل سنت والجماعت کا قدیم و حدیثی اعتقاد ہے کہ کلام کرنا بھی اللہ تعالیٰ کا وصف ہے اور قرآن مجید میں اس کی صراحت ہے۔ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس پر اہل سنت کا اجماع ہے کہ وہ ان صفات کا اقرار کرتے ہیں جو کتاب و سنت میں وارد ہوئی ہیں کہ ان کی کیفیت کچھ بیان نہیں کرتے۔

❷ یہ قرآن الخ یعنی دونوں سورتیں۔ ❸ اٹھائیں گے الخ یعنی یاد کریں گے اور اس کی محافظت کریں گے۔

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص سورۃ حم الدخان رات میں پڑھے تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے بخشش مانگتے ہیں۔“ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے اس میں عمر بن ابی نعیم راوی ضعیف ہے اور محمد رحمۃ اللہ علیہ یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ وہ منکر الحدیث ہے۔

۲۱۴۹- (۴۱) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَمَّ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةٍ أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعُمَرُ بْنُ أَبِي خَنْعَمٍ الرَّاَوِيُّ يُضَعِّفُ وَقَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْبُخَارِيُّ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ (التِّرْمِذِيُّ حدیث رقم ۲۸۸۸)

حکم الحديث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص سورۃ حم الدخان جمعہ کی رات میں پڑھے تو اس کے لئے بخشش کی جاتی ہے۔“ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے اس میں ہشام ابوالمقدام راوی ضعیف ہے۔

۲۱۵۰- (۴۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَمَّ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَهَشَامُ أَبُو الْمُقَدِّمِ الرَّاَوِيُّ يُضَعِّفُ۔ (التِّرْمِذِيُّ حدیث رقم ۲۸۸۹ والدارمی حدیث رقم ۳۴۲۰)

حکم الحديث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

۲۱۵۱- (۴۳) وَعَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرُقُدَ يَقُولُ إِنَّ فِيْهِنَّ آيَةً خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ- (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ) (ابوداؤد حدیث رقم ۵۰۵۷ و الترمذی

حدیث رقم ۲۹۲۱ واحمد فی المسند ۴/ ۱۲۸)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مسجات پڑھتے الخ اور مسجات وہ سورتیں ہیں کہ جن کے شروع میں سبح یا یسبح یا سبح یا سبحان کا لفظ آیا ہے اور وہ سات سورتیں ہیں (۱) سورۃ بنی اسرائیل (۲) حدید (۳) حشر (۴) صف (۵) جمعہ (۶) تغابن (۷) اعلیٰ۔

اور دارمی نے روایت کی خالد بن معدان سے بطریق ارسال کے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۱۵۲- (۴۴) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ خَالِدِ ابْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ- (الدارمی حدیث رقم ۳۴۲۴)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن میں تیس آیت کی ایک سورت ہے کہ اس نے ایک شخص کے لیے شفاعت ❶ کی یہاں تک کہ اس کے بھ بختش کی گئی اور وہ سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔ (احمد ترمذی ابوداؤد نسائی ابن ماجہ)

۲۱۵۳- (۴۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ سُورَةَ فِي الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ (رواه احمد والترمذی و ابوداؤد والنسائی وابن ماجه) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۴۰۰ و الترمذی حدیث رقم ۲۸۹۱ وابن ماجه

حدیث رقم ۳۷۸۶ واحمد فی المسند ۲/ ۲۹۹)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ شفاعت کی الخ یعنی اللہ تعالیٰ کے پاس۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک نے ایک قبر پر اپنا خیمہ کھڑا کیا اور وہ اسے قبر گمان نہ کرتے تھے تو دیکھا ❶ اس میں ایک آدمی سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک پڑھتا تھا یہاں تک کہ اس کو تمام کیا پھر خیمہ کھڑا کرنے والا نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی نبی ﷺ نے فرمایا: ”سورۃ ملک ❷ منع کرنے والی ہے وہ نجات دینے والی ہے نجات دیتی ہے پڑھنے والے کو

۲۱۵۴- (۴۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خِبَاءَهُ عَلَى قَبْرِ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتَّى حَتَمَهَا فَآتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هِيَ الْمُنَجِّةُ هِيَ الْمُنَجِّةُ تُنَجِّيه مِنْ عَذَابِ اللَّهِ- (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ (الترمذی حدیث رقم ۲۸۹۰)

اللہ تعالیٰ کے عذاب سے۔“ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تو دیکھا اٹھ یعنی خیمہ کھڑا کرنے والے نے اس مردہ کو سورہ ملک پڑھتے ہوئے سنانید میں یا جاگتے میں اور ظاہر ترمذی آخری (جاگنے میں) معنی ہے۔ ❷ منع کرنے والی ہے یعنی نجات دینے والی ہے پڑھنے والے کو قبر کے عذاب سے یا گناہوں سے نجات دیتی ہے جو قبر کے عذاب کا سبب ہیں یا اپنے قاری کو اس سے بچاتی ہے کہ اس کو محشر میں رنج پہنچے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نہ سوتے یہاں تک کہ پڑھتے الم تنزیل (سورۃ السجدہ) اور تبارک الذی بیدہ الملک۔ (احمد ترمذی دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور اسی طرح محی السنہ نے شرح السنہ میں کہا کہ یہ حدیث صحیح اور مصابیح میں کہا کہ ❶ یہ غریب ہے

۲۱۵۵- (۴۷) وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ آيَةَ تَنْزِيلٍ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَكَذَلِكَ فِي شَرْحِ السُّنَنِ وَفِي الْمَصَابِيحِ غَرِيبٌ - (الترمذی حدیث رقم ۲۸۹۲ والدارمی حدیث رقم ۳۴۱۱ واحمد فی المسند ۳/ ۳۴۰)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن مجھے اس کی موصول صحیح سند ملی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ غریب ہے غریب ہونا صحیح ہونے کے معنای نہیں ہے اس لئے کہ غریب کبھی صحیح ہوتی ہے۔

سیدنا ابن عباس اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سورہ اذا زلزلت آدھے قرآن مجید کے برابر ❶ ہے اور قل هو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے اور قل یا ایہا الکفرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔“ (ترمذی)

۲۱۵۶- (۴۸) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ وَقُلْ يَٰ أَيُّهَا الْكَافِرُونَ تَعْدِلُ رُبُعُ الْقُرْآنِ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۲۸۹۴)

حکم الحدیث: آخری فقرہ صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ قرآن میں مبداء اور معاد کا بیان ہے اور اذا زلزلت میں معاد کا بیان ہے اس لئے نصف قرآن کے برابر ہے۔ ❷ کیونکہ قرآن میں بیان ہے توحید نبوت احکام اور قصص کا اور اس سورت میں توحید کا بیان مذکور ہے۔

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص کہ صبح کے وقت تین بار کہے میں اللہ کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں کہ سننے والا جاننے والا ہے راندھے ہوئے شیطان سے پھر سورہ شحری آخری تین آیات ❶

۲۱۵۷- (۴۹) وَعَنْ مُعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ وَكَلَّمَ اللَّهُ بِهِ

پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے متعین کرتا ہے جو اس کے لئے دعا ❷ کرتے ہیں اور اس کے گناہوں کے لئے بخشش مانگتے ہیں شام تک اور اگر اس دن میں مر جائے تو شہید مرتا ہے اور جو شخص پڑھے اس اعوذ کو اور آیت کو شام کے وقت تو وہ بھی اسی مرتبہ کے ساتھ ❸ ہوتا ہے۔“ (ترمذی و دارمی) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے

سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي كَانَ بِبَيْتِكَ الْمَنْزِلَةِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْذَاَرَمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ - (الترمذی حدیث رقم ۲۹۲۲ والدارمی ۵۵۰ / ۲)

حدیث رقم ۳۴۲۵

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سورہ حشر الخ یعنی ہو اللہ الذی لا اله الا هو سے آخر سورہ تک۔ ❷ اس کے لئے دعا کرتے ہیں یعنی توفیق خیر اور دفع شرکی۔ ❸ اسی مرتبہ کے ساتھ الخ یعنی جو کہ مذکور ہوا۔

۲۱۵۸ - (۵۰) وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مَاتِي مَرَّةً قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مُجِئِي عَنْهُ ذُنُوبٌ خَمْسِينَ سَنَةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْذَاَرَمِيُّ) وَفِي رَوَايَةٍ خَمْسِينَ مَرَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ - (الترمذی حدیث رقم ۲۸۹۸ والدارمی حدیث رقم ۳۴۳۸)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس سے الخ یعنی اس کے اعمال نامہ میں سے۔ ❷ مگر قرض کا گناہ الخ بعض علماء نے یہ معنی کیا ہے کہ قرض کے ہوتے ہوئے دیگر گناہ بھی معاف نہ ہوں گے۔ اور دین سے مراد بندوں کے حقوق ہیں۔

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) نے نبی ﷺ سے نقل کیا ہے کہ ”جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹے پھر سوا بار قل ہو اللہ احد پڑھے اور جس وقت قیامت کا دن ہوگا تو اس کو پروردگار فرمائے گا اے میرے بندے اپنی دائیں طرف سے بہشت میں ❶ میں داخل ہو جا۔“ (ترمذی اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔)

۲۱۵۹ - (۵۱) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَرَأَ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَهُ الرَّبُّ يَا عَبْدِي أَذْخَلُ عَلَى يَمِينِكَ الْجَنَّةَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ) (الترمذی حدیث رقم ۲۸۹۹)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنی دائیں طرف سے الخ رسول اللہ ﷺ کی جو اطاعت کی کہ دائیں کروٹ لیٹا اور ایسی سورت پڑھی جس میں رحمان کی صفت ہے تو اس کے بدلہ میں یہ ملا کہ جنت میں اپنی دائیں طرف سے داخل ہوا اور اس میں اشارہ ہے کہ جنت کے دائیں طرف کے

باغات اور محلات پائیں طرف کے باغات اور محلات سے بہتر ہوں گے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سنا کہ وہ قل هو اللہ احد پڑھتا ہے آپ نے فرمایا: ”واجب ہوئی“ میں نے عرض کیا: ”کیا واجب ہوئی؟“ آپ نے فرمایا: ”بہشت“۔ (مالک و ترمذی و نسائی)

۲۱۶۰- (۵۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَالَ وَجَبَتْ قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ؟ قَالَ الْجَنَّةُ (رواہ مالک و الترمذی و النسائی) (الترمذی حدیث رقم ۲۸۹۷ و النسائی حدیث رقم ۹۹۴ و مالک حدیث رقم ۸ من کتاب فضائل القرآن و احمد فی المسند ۲/۳۰۲)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح غریب ہے۔

سیدنا فروہ بن ۱ نفل رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے نقل کیا انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے کچھ سکھاؤ کہ میں اس کو کہوں کہ جس وقت میں اپنے بچھونے کی طرف آؤں آپ نے فرمایا: ”قل یا یہا الکفرون پڑھا اس لئے کہ تحقیق وہ شرک سے ۲ بے زاری ہے۔“ (ترمذی و ابوداؤد و دارمی)

۲۱۶۱- (۵۳) وَعَنْ فُرْوَةَ بْنِ نُوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ (رواہ الترمذی و ابوداؤد و الدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۵۰۵۵ و الترمذی حدیث رقم ۳۴۰۳ و الدارمی حدیث رقم ۳۴۲۷ و احمد فی المسند ۵/۴۵۶)

حکم الحدیث: اس کی سند کزور ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ تقریب میں لکھا ہے کہ فروہ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے مگر ٹھیک بات یہ ہے کہ ان کے باپ نفل صحابی رضی اللہ عنہ ہیں۔ (مرقاۃ) ۲ یعنی جو پڑھ کر سوئے گا وہ پاک ہو کر سوئے گا شرک سے اور اگر مرے گا تو حید پر مرے گا۔

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جھ ۱ اور ابواء کے درمیان چلے جا رہے تھے اچانک ہم کو آندھی اور تاریکی نے آگھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع ہوئے پناہ مانگتے تھے ساتھ اعموذ برب الفلق کے اور اعموذ برب الناس کے اور فرماتے: ”اے عقبہ! ان دونوں سورتوں کے ساتھ پناہ پکڑ، پس کسی پناہ پکڑنے والے نے پناہ ۲ نہیں پکڑی ساتھ ۳ مانند ان دونوں کے۔“ (ابوداؤد)

۲۱۶۲- (۵۴) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْأَبْوَاءِ إِذْ غَشِيَنَا رِيحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِيدَةٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَعَوَّذُ بِأَعُوذِ بَرِّ الْفَلَقِ وَأَعُوذِ بَرِّ النَّاسِ وَيَقُولُ يَا عُقْبَةُ تَعَوَّذْ بِهِمَا فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۴۶۳)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ جھ اور ابواء دو گاہیں ہیں مکہ اور مدینہ کے درمیان۔ ۲ پناہ نہیں پکڑی الخ یہ دونوں سورتیں تمام جہان کے

تعویذات سے افضل ہیں رسول اللہ ﷺ پر ایک یہودی نے جادو کیا تھا اس جادو کا اثر آپ پر ایک سال تک رہا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے اتارے انہوں نے آپ کو یہ دوسورتیں سکھائیں ان کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفاعت عطا فرمادی۔ (مرقاۃ)

۳ ان دونوں کے مانند الخ یعنی دفع آفات اور حفظ بلیات کے لیے یہ دونوں سورتیں بے مثل ہیں۔ ۱۲۷۱

سیدنا عبداللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک بارش کی رات میں جو نہایت تاریک تھی رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلے پس ہم نے آپ کو پالیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کہہ“ میں نے کہا ”میں کیا کہوں؟“ فرمایا: ”قل هو اللہ احد“ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس صبح کے وقت اور شام کے وقت تین بار تجھ کو ہر چیز سے کفایت ۱ کریں گی۔“ (ترمذی والبوداؤد و نسائی)

۲۱۶۳- (۵۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حُبَيْبٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَدْرَكْنَاهُ فَقَالَ قُلْ قُلْتُ مَا أَقُولُ؟ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ جِئْنِ تَصْبِحُ وَجِئْنِ تَمْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔ (رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی) (ابوداؤد حدیث رقم ۵۰۸۲ و الترمذی حدیث رقم ۳۵۷۵ و النسائی حدیث

رقم ۵۴۲۸)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ کفایت کریں گی الخ یعنی ہر آفت و بلا کو دفع کریں گی۔

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں (پناہ حاصل کرنے کے لئے) سورۃ ہود ۱ یا سورۃ یوسف پڑھا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”پناہ حاصل کرنے میں قل اعوذ برب الفلق سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی چیز بہتر نہیں ہے۔“ (احمد نسائی دارمی)

۲۱۶۴- (۵۶) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْرَأُ سُورَةَ هُودٍ أَوْ سُورَةَ يُوسُفَ قَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَيْلَعَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (رواه احمد والنسائی والدارمی) (النسائی حدیث رقم ۹۵۳ والدارمی حدیث رقم ۳۴۳۹ و احمد فی

المسند ۱۴۹/۴)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ سورۃ ہود الخ اس لئے کہ اس میں ہر مخلوق کی برائی سے پناہ مانگی ہے۔ کیونکہ اس میں فرمایا ہے قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق اور امام طبری رحمہ اللہ نے کہا کہ اس سے مراد دونوں سورتیں ہیں یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور پناہ مانگنے کے بارہ میں ان دونوں سورتوں کے برابر کوئی نہیں ہے اور ابن مالک نے کہا اس فرمان سے ان دونوں سورتوں کے ساتھ پناہ مانگنے کی رغبت دلانا مقصود ہے۔ یعنی ایک سورت کا ذکر کیا اور دوسری قرینہ سے سمجھی گئی۔

الفصل الثالث (تیسری فصل)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن کے معانی بیان کرو اس کے غرائب کی پیروی

۲۱۶۵- (۵۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْرِبُوا الْقُرْآنَ وَاتَّبِعُوا غُرُوبَ آيَاتِهِ

وَعَرَائِشُهُ فَرَأَتْهُ وَحَدُّودُهُ (البیہقی حدیث رقم ۲۲۹۳)
 کرو اور اس کے غرائب اس کے فرائض ۱ اور اس کی حدود
 ہیں۔“

حکم الحدیث: یہ سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ اس کے فرائض ہیں ان فرائض سے مراد مامورات ہیں یعنی جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا اور مراد حدود سے منہیات ہیں یعنی جن چیزوں کے کرنے سے منع فرمایا۔

۲۱۶۶- (۵۸) وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْوِينِ وَالتَّسْبِيحُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ۔ (البیہقی حدیث رقم ۲۲۴۳)
 ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”قرآن کا نماز ۱ میں پڑھنا قرآن کے غیر نماز میں پڑھنے سے بہتر ہے اور قرآن کا نماز میں پڑھنا تسبیح ۲ اور تکبیر سے بہتر ہے اور تسبیح صدقہ دینے سے بہتر ہے اور صدقہ کرنا ۳ افضل ہے روزہ ۴ سے اور روزہ دوزخ کی آگ سے ڈھال ہے۔“

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ قرآن کا پڑھنا ان یعنی نماز میں قرآن شریف پڑھنا قرآن مجید کی ویسے تلاوت کرنے سے بہتر ہے۔
 ۲ تسبیح اور تکبیر سے ان یعنی دوسرے اذکار اور دعاؤں سے یہی افضل ہے اس لئے کہ قرآن کلام الہی ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے احکام ہیں۔ ۳ صدقہ دینے سے مشہور یہ ہے کہ وہ عبادت جس کا فائدہ غیر کو پہنچے اس عبادت سے افضل ہے جس کا فائدہ صرف کرنے والے کو پہنچے۔ ۴ روزہ سے یعنی نفلی روزہ سے اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ بنی آدم کے ہر عمل کا دس حصے ثواب ہوتا ہے مگر روزہ میرے ہی لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا باب کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ روزہ سے افضل ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ صدقہ سے افضل ہے تو ان میں تطبیق اس طرح دی گئی ہے کہ باب کی حدیث میں نفلی روزہ مراد ہے اور اس دوسری حدیث میں فرض روزہ مراد ہے یا الفضلیت باعتبار جہاد کے ہے یعنی صدقہ اس اعتبار سے افضل ہے کہ اس سے دوسرے کو فائدہ پہنچتا ہے اور روزہ اس اعتبار سے افضل ہے کہ یہ رحمان کی صفت ہے کھانا نہ پینا اور روزہ میں آدمی کھاتا ہے نہ پیتا ہے۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۱۶۷- (۵۹) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ الْمُصْحَفِ أَلْفُ دَرَجَةٍ وَقِرَاءَتُهُ فِي الْمُصْحَفِ تَصْعَفُ عَلَى ذَلِكَ إِلَى أَلْفِي دَرَجَةٍ۔ (البیہقی حدیث رقم ۲۲۱۸)
 عثمان بن عبد اللہ بن اوس ثقفی نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کا قرآن کو پڑھنے کا ثواب غیر مصحف میں ہزار درجہ اور اس کے پڑھنے کا ثواب مصحف میں زیادہ کیا جاتا ہے زبانی پڑھنے کے ثواب پر دو ہزار درجہ تک۔“

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۱۶۸- (۶۰) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ تَصْدَأُ كَمَا
 سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ ۱ دل زنگ پکڑتے ہیں جیسا کہ لوہا زنگ پکڑتا ہے جس

وقت کہ اس کو پانی پہنچتا ہے، کہا گیا، اے اللہ کے رسول! اس کی چمک کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”موت کا بہت یاد کرنا اور قرآن کا پڑھنا۔“ (بیہقی نے یہ چاروں احادیث شعب الایمان میں نقل کیں۔)

يُضَدُّ الْحَدِيدُ إِذَا آصَابَهُ الْمَاءُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا جَلَّوْهَا قَالَ غَمْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) (البیہقی حدیث رقم ۲۰۱۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ آں قمری کنڈر کبیر دگیم خویش۔ داین جہدی کنڈر دغرینق را۔

الطبع بن عبد کلاعی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! قرآن میں بہت ❶ بڑی سورت کون سی ہے؟ فرمایا: ”قل هو اللہ احد“ اس شخص نے کہا پھر کون سی آیت قرآن میں بہت بڑی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”آیت الکرسی اللہ لا الہ الا اللہ الا هو الحی القيوم“ اس نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ اپنے اور اپنی امت کے لئے کون سی آیت پسند کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”سورۃ بقرہ کا خاتمہ“ پس تحقیق وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزانوں سے اتری ہے جو کہ اس کے عرش کے نیچے ہیں وی ہیں یہ آیات میری امت کو نہیں چھوڑی اس نے دین اور دنیا کی کوئی بھلائی مگر شامل ہیں اس پر۔“ (دارمی)

۲۱۶۹- (۶۱) وَعَنْ أَيُّعَ ابْنِ عَبْدِ الْكَلْبِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ سُورَةِ الْقُرْآنِ أَعْظَمُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ فَأَيُّ آيَةِ الْقُرْآنِ قَالَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَأَيُّ آيَةٍ يَا نَبِيَّ اللَّهِ تَحِبُّ أَنْ تُصِيبَكَ وَأَمْتِكَ قَالَ خَاتِمَةُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فَإِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهِ أَعْطَاهَا هَذِهِ الْأُمَّةَ لَمْ تَتْرُكْ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ. (رواه الدارمي) (الدارمی حدیث رقم ۳۳۸۰)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بہت بڑی ہے الخ یعنی اس حدیث اور اس حدیث کے درمیان جس میں فاتحہ کو بہت بڑی سورت کہا اللہ تعالیٰ کی صفات کے بیان میں اب تعارض نہ رہا کیونکہ وہ بڑی ہے اس اعتبار سے کہ وہ قرآن مجید کا خلاصہ ہے۔

عبد الملک بن عمیر سے بطریق ارسال کے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سورۃ فاتحہ میں ❶ ہر بیماری سے شفا ہے۔“ (دارمی بیہقی فی شعب الایمان)

۲۱۷۰- (۶۲) وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ. (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) (الدارمی حدیث رقم ۳۳۷۰ والبیہقی حدیث رقم ۲۲۷۰)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سورۃ فاتحہ میں ہر بیماری سے شفا ہے الخ تفسیر فتح البیان میں تیس دلائل فاتحہ سے اثبات توحید پر استنباط کیے ہیں بہر حال یہ سورت مبارک اسقام و آلام سے عافیت بخشی ہے اور جلد صحت و تندرستی دیتی ہے اور حدیث باب اس کی شاہد ہے اگر بیمار اس کو لکھ کر

محو کر کے اپنا چہرہ دھوئے تو یا ذن اللہ تعالیٰ شفا پائے اہل علم نے کہا ہے اس سورت میں ہزار خاصیت ظاہر اور ہزار خاصیت باطن ہے ایک بار شہر ملتان میں دو بلاء عظیم آئی تھیں شیخ تیمی جو اس وقت ایک بزرگ تھے انہوں نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ سورۃ فاتحہ کو بسم اللہ کے ساتھ ہر مریض طاعون و بلاء پر پڑھ کر دم کرو چنانچہ اسی طرح کیا گیا اور شفا ہوئی لہذا اس کا ثمرہ مشاہدہ ہوا۔

۲۱۷۱- (۶۳) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ مَنْ قَرَأَ أَحْرَالَ عِمْرَانَ فِي لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ. (الدارمی حدیث رقم ۳۳۹۶)

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص رات میں آل عمران ۱ کا آخر پڑھے اس کے لیے رات کے قیام کا ثواب ۲ لکھا جاتا ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند مؤثق ہے۔

فوائد الحدیث: ۱۔ آخر آل عمران یعنی ان فی خلق السموات سے لے کر آخر سورت تک۔ ۲۔ رات کا قیام الخ یعنی تہجد کا۔ اور مکحول سے روایت ہے کہ جو شخص آل عمران جمعہ کے دن پڑھے اس کے لئے فرشتے رات تک دعا کرتے ہیں۔ (دارمی)

۲۱۷۲- (۶۴) وَعَنْ مَكْحُولٍ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللَّيْلِ. (رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ) (الدارمی حدیث رقم ۳۳۹۷)

حکم الحدیث: اس کی سند مقطوع ہے۔

۲۱۷۳- (۶۵) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ خَتَمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ بِأَيَّتَيْنِ أَعْطَيْتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِي تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعْلَمُوهُنَّ وَعَلِمُوهُنَّ نِسَاءَ كُمْ فَإِنَّهَا صَلَاةٌ وَقُرْبَانٌ وَدُعَاءٌ. (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا) (الدارمی حدیث رقم ۳۳۹۰)

سیدنا جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ دو آیات کے ۱ ساتھ ختم کی دیا گیا میں وہ دو آیات اس کے خزانے سے کہ جو عرش کے نیچے ہے پس ان کو سیکھو اور سکھاؤ اپنی عورتوں کو اس لئے کہ وہ دو آیات رحمت ہیں نزدیکی کا سبب ہیں اور دعا ہیں۔“ (دارمی نے بطریق ارسال کے روایت کیا ہے)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ۱۔ دو آیات کے ساتھ یعنی آمن الرسول سے آخر تک۔

۲۱۷۴- (۶۶) وَعَنْ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اقْرَأُوا سُورَةَ هُودٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا) (الدارمی حدیث رقم ۳۴۰۳)

سیدنا کعب بن العنقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سورۃ ہود جمعہ کے دن پڑھو۔“ (دارمی)

حکم الحدیث: یہ حدیث مرسل ہے۔

۲۱۷۵- (۶۷) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ النُّورُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ۱ سورۃ کہف جمعہ کے دن پڑھے تو اس کے لئے دو جمعوں کے درمیان نور روشن ہو جاتا ہے۔“ (بیہقی فی)

الْکَبِيرُ

الدعوات الکبیر

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جو شخص اس دوسری حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے سورہ کہف کو اسی طرح پڑھا جیسے اتری (یعنی کسی بیشی نہ کی اور ترتیل سے اس کو ادا کیا) اس کے لئے قیامت کے دن اتنا لمبا نور ہوگا جیسے (دنیا میں) اس کے مقام سے مکہ تک فاصلہ ہوگا اور جو شخص اس سورت کی آخری دس آیات پڑھا کرے اگر اس کے سامنے جہاں نکلے گا تو اس پر دجال کا قابو نہ چلے گا اور مسلم کی حدیث میں گذر چکا کہ جو شخص سورہ کہف کے شروع کی دس آیات یاد کر لے وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

سیدنا خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ پڑھو ❶ نجات دینے ❷ والی کو اور وہ الم تنزیل ہے اس لئے کہ مجھ کو پہنچا ہے کہ ایک شخص اس کو پڑھتا تھا اس کے سوا کسی چیز کو نہ پڑھتا تھا ❸ اور وہ بہت گناہ گار تھا پس اس سورت نے اپنے بازو اس پر پھیلائے ❹ کہا اے پروردگار میرے! اس کو بخش دے اس لیے کہ وہ مجھ کو بہت پڑھتا تھا تو پروردگار تعالیٰ نے اس کی شفاعت قبول کی اس شخص کے حق میں اور فرمایا اس کے ہر گناہ کے بدلہ میں نیکی لکھو اور اس کے لئے درجہ بلند کرو اور خالد نے بھی کہا کہ تحقیق یہ سورت ❺ اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑتی ہے قبر میں اور کہتی ہے یا الہی اگر میں تیری کتاب میں سے ہوں تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اگر میں تیری کتاب سے نہیں تو مجھ کو اس سے منادے۔ اور خالد نے کہا تحقیق یہ سورت ❻ پرندہ کی مانند ہوگی اپنے بازو اس پر رکھے گی پھر اس کے لیے شفاعت کرے گی اس کو عذاب قبر سے باز رکھے گی۔ اور کہا خالد نے سورہ ہمارک الذی کے متعلق بھی اسی طرح ہے اور خالد نہیں سوتے تھے یہاں تک کہ یہ دونوں سورتیں پڑھتے تھے۔ اور طائوس نے کہا کہ قرآن کی یہ دونوں سورتیں دوسری سورتوں پر ساٹھ ❼ نیکیوں کے بقدر فضیلت دی گئی ہیں۔“ (داری)

۲۱۷۶- (۶۸) وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ إِفْرَأُوا الْمُنْجِيَةَ وَهِيَ الَمْ تَنْزِيلُ فَإِنَّهُ بَلَّغَنِي أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُهَا مَا يَقْرَأُ شَيْئًا غَيْرَهَا وَكَانَ كَثِيرَ الْخَطَايَا فَنَشَرْتُ جَنَّا حَهَا عَلَيْهِ قَالَتْ رَبِّ اغْفِرْ لَهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَتِي فَشَفَعَهَا الرَّبُّ تَعَالَى فِيهِ وَقَالَ اُكْتُبُوا لَهُ بِكُلِّ خَطِيئَةٍ حَسَنَةً وَارْفَعُوا لَهُ دَرَجَةً وَقَالَ اَيْضًا إِنَّهَا تَحَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَقِّعْنِي فِيهِ وَإِنْ لَمْ أَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ فَا مُحْنِي عَنْهُ وَإِنَّهَا تَكُونُ كَمَا لَطِيرٍ تَجْعَلُ جَنَّا حَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهُ فَنَمُنُّعُهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ فِي تَبَارَكَ مِثْلُهُ وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبِيتُ حَتَّى يَقْرَأَ هُمَا وَقَالَ طَاوُسٌ وَفُضِّلَتَا عَلَى كُلِّ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ بِمِثْنَيْنِ حَسَنَةً (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ۳۴۰۸)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پڑھو یعنی اول رات جیسے اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ ❷ نجات دینے والی کو ال یعنی قبر و حشر کے عذاب

سے۔ ❶ کسی چیز کو اس کے سوانہ پڑھتا الخ یعنی اس کے علاوہ اپنا درد کچھ نہیں ٹھہرایا تھا۔ ❷ پس باز و پھیلائے الخ یعنی وہ سورت یا اس کا ثواب بصورت جانور کے بن گیا اور اس پر باز و پھیلائے تاکہ اس پر سایہ کرے یا رحمت کے باز و پھیلائے یعنی اپنی پناہ میں لیا اور اس کی حمایت کی۔ ❸ یہ سورت جھگڑتی ہے الخ یعنی جو اس کو بہت پڑھتا ہے اس کی قبر میں شفاعت کرتی ہے اس کے عذاب سے یا اس کے عذاب سے تخفیف کرنے کے لئے یا اس کی قبر کو فراخ کرنے کے لئے۔ ❹ یعنی قبر میں یہی صورت ہوگی۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ❺ ساتھ نیکیوں کے الخ یعنی اس اعتبار سے کہ قبر کے عذاب سے بچاتی ہیں پس یہ حدیث اس حدیث کی معارض نہ ہوگی جس میں سورہ بقرہ کو فاتحہ کے بعد افضل فرمایا ہے کیونکہ اس کو اس اعتبار سے افضلیت ہے کہ اس میں عمدہ مضامین ہیں۔

۲۱۷۷- (۶۹) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَجَاحٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ يَسَّ فِي صَدْرِ النَّهَارِ قُضِيَتْ حَوَائِجُهُ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُوسَلًّا) (الدارمی حدیث رقم ۳۴۱۸)

عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ مجھے یہ خبر ہے پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کہ یسین ❶ پڑھے شروع دن میں تو اس کی حاجات ❷ روائی کی جاتی ہیں۔“ (دارمی مرسل)

حکم الحدیث: یہ حدیث مرسل ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اسی جگہ سے منجملہ پنج سورہ کی ایک یہ سورت مبارکہ بھی ہوتی ہے جو مرد عورت تمام قرآن کی تلاوت سے محروم رہتے ہیں ان کے لئے پنج سورہ جمع کیا گیا ہے باعتبار مزید اجرو کثرت ان سورتوں کے سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرموا کہتے ہیں جو شخص سورہ یسین ہر رات میں پڑھے پھر مر جائے تو وہ شہید ہو کر مرے گا اس کو طبرانی نے نکالا۔ ❷ اس کی حاجات الخ یعنی دینی و دنیاوی۔

۲۱۷۸- (۷۰) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُرَزِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ يَسَّ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَافِرًا وَهِيَ عِنْدَ مَوْتِكُمْ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) (البیہقی حدیث رقم ۲۴۵۸)

سیدنا معقل بن یسار مرزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی طلب کرنے کے لیے سورہ یسین پڑھے تو اس کے لئے اس کے ❶ پہلے گناہ بخشے جاتے ہیں پس اس سورت کو اپنے مردوں ❷ کے نزدیک پڑھو۔“ (بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وہ گناہ کہ پہلے کے الخ یعنی صغیرہ اور اگر وہ چاہے تو کبیرہ بھی معاف کر دے۔

❷ اپنے مردوں کے نزدیک یعنی جو کہ قریب المرگ ہوں۔

۲۱۷۹- (۷۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبًّا وَإِنَّ لُبَّ الْقُرْآنِ الْمَفْصَلُ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ) (الدارمی حدیث رقم ۳۳۷۷)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ”ہر چیز کے لئے بلندی ہے اور تحقیق بلندی قرآن کی سورہ بقرہ ہے اور تحقیق ہر چیز کے لئے خلاصہ ہے اور تحقیق قرآن کا ❶ خلاصہ مفصل ہے۔“ (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قرآن کا خلاصہ مفصل ہے الخ مفصل کے معنی قول کے ہیں اور مشہور یہ ہے کہ سورہ حجرات سے لے کر آخر تک

کی تمام سورتوں کو مفصل کہتے ہیں اور مفصل ان سورتوں کو اس لئے کہا کہ جو مضامین اور سورتوں میں مجمل تھے وہ ان میں تفصیل سے مذکور ہیں۔
 ۲۱۸۰- (۷۲) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِكُلِّ شَيْءٍ عَرُوسٌ وَعَرُوسُ الْقُرْآنِ الرَّحْمَنُ۔ (البيهقي حديث رقم ۲۴۹۴)

حکم الحدیث: یہ منکر روایت ہے۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ہر رات میں سورۃ واقعہ پڑھے ۱ تو اس کو کبھی فاقہ نہیں پہنچے گا۔“ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی بیٹیوں کو حکم کرتے تھے کہ یہ سورت ہر شب میں پڑھیں۔“ (بیہقی نے دونوں احادیث شعب الایمان میں بیان کی ہیں)

شُعَبُ الْإِيمَانِ (البيهقي حديث رقم ۲۴۹۸)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ سورۃ واقعہ پڑھے الخ ابو یعلیٰ اور ابو عبیدہ اور ابن مردودہ رحمہم اللہ نے اتنا زیادہ کیا کہ جو اس کو ہمیشہ پڑھے گا تو وہ کبھی محتاج اور فقیر نہ ہوگا لہذا اس کو خود بھی پڑھو اور اپنی اولاد کو بھی سکھاؤ اس کو سورۃ النبی کہتے ہیں اس لئے کہ یہ دافع فقر و محصل توکمری ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا کہ عالم آدمی کے لئے مال اور مرتبہ کا ہونا ضروری ہے تاکہ کسی کے آگے ذلیل ہونے کی محتاج نہ ہو۔ منہ

۲۱۸۲- (۷۴) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ هَذِهِ السُّورَةَ سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى (رواه احمد) (احمد فی المسند ۱/ ۹۶)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اس سورت کو دوست رکھتے تھے اس سے مراد سبح اسم ربك الا على ہے۔ (احمد)
 ۲۱۸۳- (۷۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَقْرَأْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ الرَّفْعِ فَقَالَ كَبُرَتْ سِنِّي وَاشْتَدَّ قَلْبِي وَغَلَطَ لِسَانِي قَالَ فَأَقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ حَمِّ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ قَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْرَأْنِي سُورَةَ جَامِعَةٍ فَأَقْرَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا زُلْزِلَتْ حَتَّى فَرَعْنَا مِنْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرِيدُ عَلَيْهِ أَبَدًا ثُمَّ أَذْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْلَحَ الرَّوْجُ جِلَّ مَرَّتَيْنِ (رواه احمد و ابو داود) (احمد فی المسند ۲/ ۱۶۹)

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے پڑھائیے آپ نے فرمایا: ”ان میں سے تین سورتیں پڑھ کہ جن کے پہلے الس ہے اس نے کہا میری عمر بڑی ۱ ہوئی اور میرا دل سخت ہے اور میری زبان موٹی ۲ ہے آپ نے فرمایا: ”پس ان میں سے تین سورتیں پڑھ کہ ان کی اول حم ہے اس نے اب بھی پہلی طرح کا جواب دیا اس شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! مجھے ایک جامعہ سورت پڑھائیے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو سورۃ اذ زلزلت ۳ پڑھائی یہاں تک کہ اس سے فارغ ہوئے پس اس شخص نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے

آپ کو ساتھ حق کے بھیجا میں اس پر کبھی زیادہ نہ کروں گا پھر اس شخص نے پیٹھ پھیری تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص نے مراد پائی“ یہ جملہ آپ نے دو بار کہا۔ (احمد و ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بڑی ہوئی الخ یعنی مجھ پر حافظہ کی اور کثرت نسیان کی کمی واقع ہے۔ ❷ اور میری زبان موٹی ہے یعنی کلام یاد نہیں ہو سکتا خصوصاً بڑی سورت۔ ❸ سورہ اذلزت اس لئے جامع ہے کہ اس میں ایک آیت جامع ہے فمن يعمل مثقال ذرة خیرا یروہ ومن يعمل مثقال ذرة شرا یروہ اس میں سب چیزیں کرنے نہ کرنے کی آئیں۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی ایک بھی یہ طاقت نہیں رکھتا کہ ہر دن میں ہزار آیات پڑھے؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کون ❶ طاقت رکھتا ہے کہ ہر روز ہزار آیات پڑھے آپ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی ایک یہ طاقت نہیں رکھتا کہ الہکم التکاثر پڑھے۔“ ❷ (بیہقی فی شعب الایمان)

۲۱۸۴- (۷۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالُوا وَمَنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ قَالَ أَمَّا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ الْهَکْمِ التَّکَاثُرُ۔ (رواه البيهقی فی شعب الإيمان) (البیہقی حدیث رقم ۲۵۱۸)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کون طاقت رکھتا ہے الخ یعنی ہمیشہ کون پڑھ سکتا ہے۔ ❷ سورہ الہکم پڑھے الخ یعنی اس سورت کے پڑھنے سے ہزار آیات کا ثواب ملتا ہے کیونکہ اس میں بے رغبی دلائی ہے دنیا سے۔

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے بطریق ارسال روایت ہے انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص ❶ قل ہو اللہ احد دس بار پڑھے تو اس کے لئے اس سورہ کے پڑھنے کی وجہ سے بہشت میں ایک محل بنایا جاتا ہے اور جو بیس مرتبہ پڑھے اس کے لئے اس سورت کے پڑھنے کی وجہ سے بہشت میں دو محل بنائے جاتے ہیں اور جو اس کو تیس بار پڑھے تو اس کے لئے اس کے پڑھنے کی وجہ سے بہشت میں تین محل بنائے جاتے ہیں پس عمر نے کہا اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! پھر تو ہم ❷ اپنے محل بہت بنائیں گے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس سے بہت ❸ فراخ ہے۔“ (دارمی)

۲۱۸۵- (۷۷) وَعَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ بَنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ عَشْرِينَ مَرَّةً بَنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثِينَ مَرَّةً بَنِيَ لَهُ بِهَا ثَلَاثَةَ قُصُورٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللَّهِ يَارَسُولَ اللَّهِ إِذَا الْكَثُرُونَ قُصُورًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ أَوْسَعُ مِنْ ذَلِكَ (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ۳۴۲۹)

حکم الحدیث: یہ روایت مرسل ہے۔

فوائد الحديث: ❶ اس سورت کی فضیلت میں احادیث کثیرہ وارد ہیں نبی ﷺ نے ایک شخص سے سنا کہ وہ قل هو اللہ احد پڑھتا ہے فرمایا واجب ہوگی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا چیز؟ آپ نے فرمایا جنت اس کو امام مالکؒ نے روایت کیا اس کے بیس نام ہیں جیسے سورۃ اخلاص سورۃ تفرید سورۃ تجرید سورۃ توحید سورۃ نجات سورۃ ولایت سورۃ نسبت الی غیر ذلک ان اسماء کو خزینۃ الاسرار میں ذکر کیا ہے اور جبہ تسمیہ لکھی ہے بیسواں نام سورۃ امان ہے کیونکہ حدیث میں آیا ہے لا الہ الا اللہ سورۃ حصن تو جو میرے حصن میں آیا وہ عذاب سے بچ گیا اور یہی معنی اس سورۃ کے ہیں۔ ❷ ہم اس وقت بہت محل اپنے بنائیں گے ارن یعنی جب ایسا ثواب ہے تو بہت پڑھیں گے تاکہ بہت سے محل بنائیں ❸ اللہ تعالیٰ بہت فراخ ہے یعنی ثواب اور اس کا فضل بہت فراخ ہے پس اس میں رغبت کرو اور تعجب نہ کرو۔ منہ

۲۱۸۶- (۷۸) وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يَحَاجَّهُ الْقُرْآنُ يَلِكِ اللَّيْلَةَ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَتِي آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قَنُوتُ لَيْلَةٍ وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ خَمْسَ مِائَةٍ إِلَى الْآلِفِ أَصْبَحَ وَلَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْأَجْرِ قَالُوا وَمَا الْقِنْطَارُ قَالَ إِنَّا عَشَرَ أَلْفًا۔ (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ۳۴۵۹)

حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بطریق ارسال کے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص رات میں سو آیات پڑھے اس رات میں اس سے قرآن نہیں ❶ جھگڑے گا اور جو شخص رات میں دو سو آیات پڑھے تو اس کے لئے رات کے قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جو شخص رات میں پانچ سو آیات پڑھے ہزار تک تو وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ اس کے لئے قنطار کے بقدر ثواب ہوتا ہے“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ”قنطار کیا ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”بارہ ❷ ہزار۔“ (دارمی)

حکم الحديث: یہ سند مرسل ہونے کے ساتھ ساتھ ضعیف بھی ہے۔

فوائد الحديث: ❶ اس سے قرآن نہیں جھگڑے گا ارن یہ مضمون صحیح حدیث میں موجود ہے کہ قرآن یا تجھے چھڑانے والا ہو گا یا پکڑنے والا جیسا کہ فرمایا القرآن حجة لك او عليك اگر قرآن پڑھا اس پر عمل کیا تو چھڑانے والا ہو اور نہ پکڑنے والا حاصل یہ کہ سو آیت کی تلاوت پر ہمیشگی قرآن کی تلاوت کے حق کو ادا کرنے کے لئے کافی ہے۔ ❷ بارہ ہزار درہم یا دینار۔

بَاب

متعلقات پہلے باب کے بیان میں الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۱۸۷- (۱) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفْصِيًّا مِنَ الْإِبِلِ فِي عَقْلِهَا۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۵۰۳۳ و مسلم حدیث رقم (۲۳۱) - ۷۹۱) والدارمی حدیث رقم ۳۳۴۹

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن کی خبر گیری کرو پس اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! البتہ قرآن سینے سے جلد نکل ❶ جاتا ہے بہ نسبت اونٹ کے اپنی رسی سے (نکل جانے کے)۔“ (بخاری و مسلم)

واحد فی المسند ۴/ ۳۹۷

فوائد الحديث: ❶ جیسے اونٹ جب اپنی رسی چھڑا کر بھاگتا ہے تو اسی طرح جب حافظ قرآن نے منزل پڑھنا چھوڑی تو بھول گیا اس لیے نبی ﷺ نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ منزل پڑھتے رہو تا کہ قرآن مجید قابو میں رہے۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان کے کسی شخص کے لیے بری چیز ہے کہ کہے“ ❶ میں بھول گیا فلاں آیت اور فلاں بلکہ یہ کہے کہ بھلایا گیا اور قرآن کو یاد کرتے ❷ رہو کہ وہ لوگوں کے سینوں سے جلد جلنے والا ہے اونٹوں کی بہ نسبت۔“ (بخاری و مسلم) اور مسلم نے زیادہ کیا: ”اپنی رسی کے ساتھ بندھے ہوں۔“

۲۱۸۸- (۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَسْ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةً كَيْتٌ وَكَيْتٌ بَلْ نَسِيتُ وَأَسْتَذْكُرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفْصِيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ۔ (متفق علیہ وَرَأَى مُسْلِمٌ بِعُقْلَاهَا) (البخاری حدیث رقم ۵۰۳۲ مسلم حدیث رقم ۲۸۸-۷۹۰ الترمذی حدیث رقم ۲۹۹۲ النسائی حدیث رقم ۹۴۳ الدارمی حدیث رقم ۳۳۴۷ واحد فی المسند ۱/ ۳۸۲)

فوائد الحديث: ❶ اس لیے کہ قرآن کا بھولنا گناہ ہے تو اس طرح نہ کہے کیونکہ اس سے بے پرواہی ثابت ہوتی اور خلاف شرع بات پر جرات ہوتی ہے۔ ❷ قرآن کو یاد کرتے رہو ان نبی ﷺ نے تاکید فرمائی کہ ہمیشہ اس کا دور اور تکرار کرتے رہو تا کہ ایسی عمدہ نعمت کہ جو بڑی محنت اور مشقت سے حاصل ہوتی ہے وہ مفت میں بر باد نہ ہو قرآن شریف کا بھلنا کبیرہ گناہ ہے اس کو معمولی بات نہ سمجھو۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”سوائے اس کے نہیں کہ صاحب قرآن کی مثل اونٹ والے کی مانند ہے کہ اونٹ پابندی کے ساتھ باندھا گیا اگر خبر گیری رکھتا ہے اس کی تو روکے رکھتا ہے اس کو اور اگر اس کو چھوڑ دیتا ہے تو جاتا رہتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۲۱۸۹- (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعْلَقَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۵۰۳۱ و مسلم حدیث رقم ۲۲۶-۷۸۹ والنسائی حدیث رقم ۹۴۲ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۷۸۳ والموطا حدیث رقم ۶ من کتاب فضائل القرآن واحد فی المسند ۲/ ۱۷)

سیدنا جناب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن پڑھو جب تک کہ اس پر تمہارے دل خواہش کریں پس جب طبیعت گھبرا جائے تو ❶ اس سے کھڑے ہو جاؤ۔“ (بخاری و مسلم)

۲۱۹۰- (۴) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْرُوا الْقُرْآنَ مَا انْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۵۰۱۰ و مسلم حدیث رقم ۳/ ۲۶۶۷ والدارمی حدیث رقم ۳۳۶۱ واحد فی المسند ۴/ ۳۱۳)

فوائد الحديث: ❶ پس اس سے کھڑے ہوا یعنی قراءت قرآن حضور دل سے چاہئے اور جب دل پریشان ہو تو صرف زبان سے پڑھنا بے لطف ہے بلکہ عجب نہیں کہ کثرت خیالات سے کچھ کا کچھ پڑھ جائے۔

۲۱۹۱- (۵) وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كَانَتْ مَدًّا مَدًّا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَمْدُ بِسْمِ اللَّهِ وَيَمْدُ بِالرَّحْمَنِ وَيَمْدُ بِالرَّحِيمِ۔ (رواہ البخاری)

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ نبی ﷺ کی قراءت کس طرح کی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: ”قراءت درازی کے ساتھ تھی پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی دراز کرتے تھے ❶ بسم اللہ کے ساتھ اور دراز کرتے تھے رحیم کے ❷ ساتھ اور دراز کرتے تھے رحیم کے ❸ ساتھ۔“ (بخاری)

۱۴۶۵ والدارمی حدیث رقم ۵۰۴۶ وابوداؤد حدیث رقم ۳۴۹۰ واحمد فی

المسند ۱۱۹/۳

فوائد الحديث: ❶ ساتھ بسم اللہ کے الخ یعنی ”اللہ“ کے لام کو۔ ❷ رحمن کے ساتھ الخ یعنی رحمن کی ميم کو۔

❸ رحیم کے ساتھ الخ یعنی رحیم کی یاء کو۔

۲۱۹۲- (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَذِنَ اللَّهُ لشيءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيِّ يَغْنِي بِالْقُرْآنِ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۵۰۲۳ ومسلم حدیث رقم ۲۳۲-۷۹۲) والنسائی حدیث رقم

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کسی چیز کو نہیں سنتا مانند سننے آواز نبی کو کہ قرآن خوش آوازی ❶ سے پڑھتا ہو۔“ (بخاری ومسلم)

۱۰۱۸ والدارمی حدیث رقم ۳۴۹۰

فوائد الحديث: ❶ کہ قرآن خوش آوازی سے پڑھتا ہوا قرآن کا خوش آوازی سے پڑھنا درست بلکہ مستحب ہے بشرطیکہ حروف میں کمی بیشی نہ ہو اور راگ راغنی کی رعایت نہ کرے اور معانی میں خلل نہ پڑے۔

۲۱۹۳- (۷) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَذِنَ اللَّهُ لشيءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيِّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۷۵۴۴ ومسلم حدیث رقم ۲۳۳-۷۹۲) وابوداؤد حدیث رقم ۱۴۷۳ والدارمی حدیث رقم ۱۴۸۸ واحمد فی

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کسی چیز کو نہیں ❶ سنتا جیسا کہ سنتا ہے نبی کی آواز کو جب کہ وہ خوش آوازی سے قرآن پڑھتا ہو۔“ (بخاری ومسلم)

المسند ۴۵۰/۲

فوائد الحديث: ❶ کان نہیں رکھتا الخ اذن اور سماع دونوں کے معنی لغت میں سننے کے ہیں اور یہ ایک اللہ تعالیٰ کی صفت ہے کہ

مومن کو اس پر بلا کیف اور صفات کی طرح ایمان لانا ضروری ہے۔

۲۱۹۴- (۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: ”وہ شخص ہم میں سے نہیں ❶ جو قرآن کے ساتھ خوش آواز نہ کرے۔“ (بخاری)

مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ۔ (رواہ البخاری) (البخاری
حدیث رقم ۷۵۲۷ ابوداؤد حدیث رقم ۱۴۶۹
الدارمی حدیث رقم ۱۴۹۰ واحمد فی المسند

(۱۷۲/۱)

فوائد الحديث: ❶ ہم میں سے نہیں الخ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنا سنت ہے بشرطیکہ حرف کم زیادہ نہ ہوں اور راگ رنگی کو دخل نہ دے کہ اس میں قرآن کی عظمت اور جلال میں خلل پڑتا ہے دوسرا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عرب کا دستور تھا کہ مجالس اور سیر و سفر میں شعر خوانی کیا کرتے تھے تو اس لیے فرمایا کہ قرآن کے ہوتے ہوئے کسی کلام کی حاجت نہیں کیونکہ ایسی فصاحت اور بلاغت بشر سے ممکن نہیں ہے اور اگر قرآن کا مطلب سمجھ تو دنیا کی حرص بالکل دور ہوتی ہے کسی اور کتاب میں ایسی پسند و نضاع موجود نہیں تو باوجود قرآن کے جو شخص شعر یا سخن میں دل لگائے یا دنیا سے اس کا دل سرد نہ ہو تو وہ حقیقت کی راہ سے بے نصیب رہا۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”جس وقت وہ منبر پر تھے: ”میرے سامنے پڑھ“ میں نے کہا میں آپ کے رو برو پڑھوں حالانکہ آپ پر قرآن اتارا گیا ہے آپ نے فرمایا: ”تحقیق میں قرآن سننے کو پسند کرتا ہوں غیر اپنے سے“ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا تو میں نے سورہ نساء پڑھی یہاں تک کہ میں اس آیت تک پہنچا ”پس یہ کیا کریں گے (یہود وغیرہ) جس وقت کہ ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور تجھ کو اس امت پر گواہ لائیں گے“ نبی ﷺ نے فرمایا: ”پس موقوف کر اب پڑھنا“ پس میں نے آپ کی طرف التفات کیا تو اچانک آپ کی آنکھیں آنسو ❶ بہاتی تھیں۔“ (بخاری و مسلم)

۲۱۹۵- (۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ أَقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ أَقْرَأْ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ إِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ سُورَةَ النَّسَاءِ حَتَّى أَتَيْتُ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ ”فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا“ قَالَ حَسْبُكَ الْآنَ فَالْتَفَتُ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذَرِفَانِ۔ (متفق عليه) (البخاری
حدیث رقم ۵۰۵۰ و مسلم حدیث رقم ۲۴۵۰- ۷۹۹)
وابوداؤد حدیث رقم ۳۶۶۸ و الترمذی حدیث رقم ۳۰۲۵ واحمد فی المسند ۱/ ۳۸۰)

فوائد الحديث: ❶ آنسو بہاتی تھیں الخ نبی ﷺ اس آیت سے قیامت کی شدت یاد کر کے روئے اور اپنی امت پر شفقت سے کہ ان کے افعال کا میں کیا بیان کروں گا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر سے قرآن سننا اور مطلب سمجھ کر ردنا مستحب ہے اور ثابت ہوا کہ اپنے پڑھنے سے غیر کے سننے میں زیادہ تاثیر ہوتی ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ❶ کو فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا کہ میں تجھ کو قرآن سناؤں“ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نام آپ کے سامنے لیا؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں“ ابی نے عرض کیا تحقیق میں پروردگار عالم کے نزدیک ذکر کیا گیا؟ آپ

۲۱۹۶- (۱۰) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي بَنِي كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ أَللهُ سَمَانِي لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَقَدْ ذَكَّرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَلَمِينَ قَالَ نَعَمْ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ وَفِي رَوَايَةٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنْ

نے فرمایا: ”ہاں“ پس ان کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔“ اور ایک روایت میں ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم کیا ہے کہ تجھ پر سورہ لم یکن الذین کفرو ا پڑھوں ابی نے کہا ”کیا میرا نام لیا ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”ہاں“ تو ابی ② روئے۔“ (بخاری و مسلم)

الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمَانِي قَالَ نَعَمْ فَبَكَى۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۴۹۷۰ و احمد فی المسند ۲۱۸/۳)

فوائد الحديث: ① ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے لیے الخ ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ صحابی ہیں یہ قرآن کے بڑے ماہر قاری تھے سونے کی شکل میں ان کی استادی کی سند کردی تاکہ دوسرے مسلمان بھی ان کو استاد جان کر ان سے قرآن سیکھیں اس حدیث سے ان کی بڑی بزرگی ثابت ہوتی ہے۔ ② تو ابی روئے الخ یہ روٹا شکر اور بشارت کا تھا کہ زہے نصیب مجھ مشت خاک کے کہ رب الافلاک نے میرا نام لیا یہ قرآن سے الفت اور نبی ﷺ کی اصباح کا نتیجہ تھا۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کے ساتھ سفر کرنے سے دشمن ملک کی طرف منع کیا۔ ① (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ قرآن کے ساتھ سفر نہ کرو اس لئے کہ تحقیق میں اس سے امن نہیں پاتا کہ اس کو دشمن لے۔

۲۱۹۷- (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ فَإِنِّي لَا أَمْنُ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ۔ (البخاری حدیث رقم ۲۹۹۰ و مسلم حدیث رقم ۹۲-۱۸۶۹ و ابوداؤد حدیث رقم ۲۶۱۰ ابن ماجہ حدیث رقم ۲۸۷۹ و احمد فی

المسند ۶/۲)

فوائد الحديث: ① منع کیا الخ نووی رحمہ اللہ نے کہا ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ دشمن اس کے ساتھ بے ادبی نہ کریں اور اگر یہ ڈرنہ ہو مثلاً بڑا لشکر ہو تو اس وقت منع نہیں ہے۔

الفصل الثانی (دوسری فصل)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مہاجرین غرباء کی ایک جماعت میں بیٹھا اور تحقیق ان کے بعض اوٹ کرتے ① تھے بعض کے ساتھ ننگے ہونے کی وجہ سے اور پڑھنے والا ہم پر قرآن پڑھتا تھا کہ اچانک ہم پر رسول اللہ ﷺ آ گئے تو جب رسول اللہ ﷺ اکھڑے ہوئے تو پڑھنے والا خاموش ہو گیا ”آپ نے سلام کہا پھر فرمایا: ”تم کیا کرتے ہو؟“ ہم نے عرض کیا ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب سنتے ہیں آپ نے فرمایا: ”سب تعریف اس اللہ کو ہے کہ جس نے میری

۲۱۹۸- (۱۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسْتُ فِي عَصَابَةٍ مِنْ ضِعْفَاءِ الْمُهَاجِرِينَ وَإِنْ بَعْضُهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِنَ الْعُرَى وَقَارِي يَقْرَأُ عَلَيْنَا إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَكَتَ الْقَارِي فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ قُلْنَا كُنَّا نَسْتَمِعُ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ مِنْ أَمْتِي مَنْ أُمِرْتُ أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِي مَعَهُمْ قَالَ فَجَلَسَ وَسَطْنَا لِيُعْدِلَ بِنَفْسِهِ فِينَا

امت سے وہ لوگ پیدا کئے کہ مجھے حکم کیا گیا کہ میں اپنے نفس کو ان کے ساتھ ٹھہراؤں۔“ راوی نے کہا پھر آپ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھ گئے تاکہ اپنی ذات شریف کو ہم میں برابر کریں ② پھر اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا پس حلقہ باندھا اور ان کے چہرے ظاہر ہوئے آپ کے لئے تو آپ نے فرمایا: ”اے مفلس مہاجرین کے گروہ! خوش ہو جاؤ پورے نور کے ساتھ، تم قیامت کے دن دولت مندوں سے آدھان پہلے جنت میں داخل ہو گے اور یہ آدھان پانچ سو برس کا ہوگا۔“ (ابوداؤد)

ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا فَتَحَلَّفُوا وَبَرَزَتْ وَجُوهُهُمْ لَهُ فَقَالَ ابْشِرُوا يَا مَعْشَرَ صَعَالِكِ الْمُهَاجِرِينَ بِالنُّورِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِبَيْضِ يَوْمٍ وَذَلِكَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۶۶۶ واحمد فی المسند ۳/ ۶۳)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ① البتہ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ جس سے اتنا بدن مذہب ہو سکتے ہیں جس کا ڈھانپنا ضروری ہے تو وہ ایک دوسرے کی آڑ میں بیٹھ جاتے تاکہ کسی کی نظر ان کے ستر پر نہ پڑے اور اس سے مقصود ان کے فقر کا بیان کرنا ہے۔ ② تاکہ اپنی ذات شریف کو ہم میں برابر کریں الخ اس کے معنی یہ ہیں تاکہ برابر کرنے والے ہوں ہمارے درمیان بیٹھنے سے اپنے آپ کو ہمارے ساتھ تاکہ قرب سب سے برابر ہو۔

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی آوازوں کے ساتھ قرآن کو زینت ① دو۔“ (احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی)

۲۱۹۹- (۱۳) وَعَنِ الْبُرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زِينُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ۔ (رواه احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ و الدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۴۶۸ والنسائی حدیث رقم ۱۰۱۵ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۳۴۲ والدارمی حدیث رقم ۳۵۰۰ واحمد فی المسند ۴/ ۲۸۵)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ① اپنی آواز کے ساتھ قرآن کو زینت دینا خوش آوازی کا قرآن میں ہونا دل پر اس کے زیادہ اثر کرنے کا باعث ہے اس لئے مستحب ہے کہ نہایت خوش آوازی سے پڑھے مگر گلوکاروں اور عشاق و فساق کی آواز سے پڑھنا بے ادبی ہے۔

سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کہ قرآن پڑھتا ہو پھر اس کو بھول جائے تو وہ قیامت کے دن کوڑھی ① بن کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔“ (ابوداؤد و دارمی)

۲۲۰۰- (۱۴) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ امْرِئٍ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحْدَمَ (رواه ابوداؤد و الدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۴۷۴ والدارمی حدیث رقم ۳۳۴۰ واحمد فی

(المسند ۵/ ۲۸۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔**فوائد الحدیث:** ۱ کو بھی بن کراخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کو سیکھ کر یاد کر کے بھلانا کبیرہ گناہ ہے۔

۲۲۰۱- (۱۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَمْ يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد والدارمی)

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص نے قرآن کو نہیں سمجھا جس نے تین رات سے ۱ کم میں قرآن ختم کیا۔“ (ترمذی و ابوداؤد و دارمی)

(ابوداؤد حدیث رقم ۱۳۹۴ و الترمذی حدیث رقم

۲۹۴۹ وابن ماجہ حدیث رقم ۱۳۴۷ والدارمی

حدیث رقم ۴۹۳) واحمد فی المسند ۲/ ۱۶۴)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔**فوائد الحدیث:** ۱ تین راتوں سے کم الخ تین شب سے کم میں قرآن کا ختم کرنا بے سمجھی سے پڑھنے کے مترادف ہے کیونکہ اس میں جلد بازی کی وجہ سے تدبر اور تفکر نہیں ہو سکتا۔

۲۲۰۲- (۱۶) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ (ابوداؤد حدیث

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن کو پکار کر پڑھنے والا ظاہر صدقہ دینے والے کی مانند ہے اور قرآن کو آہستہ پڑھنے والا خاموشی سے صدقہ دینے والے کی مانند ۱ ہے۔“ (ترمذی و ابوداؤد و نسائی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

رقم ۱۳۳۳ و الترمذی حدیث رقم ۲۹۱۹ والنسائی

حدیث رقم ۲۵۶۱ واحمد فی المسند ۴/ ۱۵۱)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔**فوائد الحدیث:** ۱ طیبی رحمہ اللہ نے کہا کہ پکار کر پڑھنے کی فضیلت میں بہت سی احادیث آئی ہیں تو تطبیق یہ ہے کہ خاموشی سے پڑھنا اس کے لئے افضل ہے جو کہ ریاضت و تدبر اور اس کے لئے پکار کر پڑھنا افضل ہے جو ریاضت سے بے خوف ہو۔

۲۲۰۳- (۱۷) وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَمِنَ بِالْقُرْآنِ مِنْ اسْتَحْلَ مَحَارِمَهُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيٍّ (الترمذی حدیث رقم ۲۹۱۸)

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرآن کے ساتھ وہ شخص ایمان نہیں ۱ لایا جس نے حرام کو حلال جانا۔“ (ترمذی) اور کہا اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔**فوائد الحدیث:** ۱ ایمان نہیں لایا الخ یعنی جس نے حلال جانا اس چیز کو کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے تو وہ کافر ہوا مطلق یا معنی یہ ہیں کہ

ایمان کامل قرآن پر نہ لایا وہ شخص جس نے معاملہ حلال کا سا کیا ان چیزوں کے ساتھ کہ قرآن میں حرام ہیں یعنی حرام اور ممنوع چیزوں کا مرتکب ہوا قرآن پر ایمان لانے کا حق یہ ہے کہ اس پر عمل کرے جیسے کہ محبت کا حق یہ ہے کہ محبوب کی متابعت کرے۔

۲۲۰۴- (۱۸) وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلُكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا هِيَ تَنْتَعُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حُرُفًا حُرُفًا۔ (رواہ الترمذی و ابو داؤد و النسائی)
(ابو داؤد حدیث رقم ۱۴۶۶ و الترمذی حدیث رقم ۲۹۲۳ و النسائی حدیث رقم ۱۰۳۲)

۲۲۰۵- (۱۹) وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقَطُّعُ قِرَاءَتَهُ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُولُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ثُمَّ يَقِفُ۔ (رواہ الترمذی)
وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ اللَّيْثَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلُكٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ۔ (ابو داؤد حدیث رقم ۴۰۰۱ و الترمذی حدیث رقم ۲۹۲۷ و احمد فی المسند ۳۰۲/۶)

فوائد الحديث: ۱۰ اپنی قراءت جدا جدا پڑھتے تھے الخ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد میں کہا کہ آیات کے آخر پر وقف کرنا افضل ہے اگرچہ اگلی آیت پہلی آیت سے متعلق ہو اور بعض قراء کا یہ مذہب ہے کہ جس آیت کا پہلی آیت سے تعلق ہو اس کے آخر پر وقف نہ کیا جائے اور اس کو پہلی آیت سے ملایا جائے، مگر نبی ﷺ کے طریق اور سنت پر چلنا افضل اور اولیٰ ہے قراء کے قواعد پر چلنے سے زہری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ نبی ﷺ سالک یوم الدین کو پہلی آیت یعنی الرحمن الرحیم سے ملا کر نہیں پڑھتے تھے بلکہ اس کے آخر پر وقف فرماتے تھے۔ علامہ جزری رحمہ اللہ نے کہا کہ آیات کے آخر پر وقف کرنا مستحب ہے اور انہوں نے اس حدیث سے دلیل لی ہے اور شافعیہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ ۲۰ قولہ متصل نہیں الخ اس لئے کہ ابن جریج ابن ابی ملیکہ اور ام سلمہ کے درمیان واسطہ یعنی بنی مملک کا چھوڑ دیا ہے جب کہ لیث بن سعد نے ذکر کیا ہے اس لئے لیث کی حدیث صحیح اور متصل ہے اور ابن جریج کی حدیث منقطع ہے۔ (تخفہ جز ۳ ص ۵۸)

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۲۰۶- (۲۰) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَفِينَا الْأَعْرَابِيُّ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم قرآن پڑھتے تھے اور ہم میں کنواری

اور عجبی تھے آپ نے فرمایا: ”پڑھو ہر ایک شخص اچھا پڑھتا ہے اور ایک قوم آئے گی قرآن کو سیدھا کریں گے جیسا کہ ❶ تیر سیدھا کیا جاتا ہے جلدی کریں گے دنیا میں قرآن کے بدلہ (معاوضہ کو) اور اس کو آخرت کے لیے نہیں رکھیں گے۔“ (ابوداؤد بیہقی فی شعب الایمان)

وَالْعَجَبِيُّ فَقَالَ اقْرَؤْا فِكُلُّ حَسَنٍ وَ سَيِّئٍ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ كَمَا يَفَامُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُونَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) (ابوداؤد حدیث رقم ۸۳۰ و احمد فی المسند ۱۵۵/۳)

والبیہقی حدیث رقم ۲۶۴۲
حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جیسا کہ تیر سیدھا کیا جاتا ہے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ صورت تجوید کی جس سے آنکھ ناک کان منہ ٹیڑھا ہو جائے اور گردن کی رگیں پھول جائیں بدعت ہے۔

سیدنا خدیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عرب کے لہجہ پر اور ان کی آوازوں کے مطابق قرآن پڑھو اور تم اہل عشق کے طور سے بچو ❶ اور اہل کتابوں کے طور سے بھی اور میرے بعد ایک قوم آئے گی کہ جو قرآن کو راگ اور نوحہ کی طرح کی آواز بنا کر پڑھیں گے ان کا حال یہ ہوگا کہ قرآن ان کے حلقوں سے نہ گزرے گا ان کے دل اور دل ان لوگوں کے کہ جن کو ان کا پڑھنا اچھا لگے گا فتنہ میں پڑے ہوں گے۔“ (بیہقی شعب الایمان اور رزین نے اپنی کتاب میں)

۲۲۰۷- (۲۱) وَعَنْ حَدِيقَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَؤْا الْقُرْآنَ يَلْحُونَ الْعَرَبَ وَأَصْوَاتُهَا وَإِيَّاكُمْ وَلِحُونَ أَهْلَ الْعِشْقِ وَلِحُونَ أَهْلَ الْكِتَابِينَ وَسَيَجِيءُ بَعْدِي قَوْمٌ يَرْجِعُونَ بِالْقُرْآنِ تَرْجِيعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَا جَرَهُمْ مَقْتُونَةً قُلُوبُهُمْ وَقُلُوبُ الَّذِينَ يَعِجُّهُمْ شَأْنُهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَ رَزِينٌ فِي كِتَابِهِ) (البيہقی حدیث رقم ۲۶۴۹)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تم اہل عشق کے طور سے بچو الخ کو ایک جماعت نے حرام کہا ہے غرض کہ جو الحان و تطریب اور تغنی غنا، وغزل میں ایقاعات مخصوصہ و آواز ان مختصرہ پر مستعمل ہے وہ اللہ تعالیٰ کی کلام میں اشع بدعات و اسوء محرمات سے ہے سامع پر اس کا انکار کرنا اور پڑھنے والے پر تعزیر لگانا واجب ہے۔

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”اپنی آوازوں کے ساتھ قرآن اچھی طرح پڑھو اس لئے کہ اچھی آواز قرآن میں خوبی زیادہ کرتی ❶ ہے۔“ (دارمی)

۲۲۰۸- (۲۲) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ فَإِنَّ الصَّوْتِ الْحَسَنَ يَزِيدُ الْقُرْآنَ حُسْنًا (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ۳۵۰۱)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قرآن میں خوبی زیادتی کرتی ہے الخ قطانی بیہقی کہتے ہیں تحسین صورت میں تو کچھ نزاع نہیں ہے البتہ الحن کو ایک جماعت نے حرام اور دوسری نے مکروہ کہا ہے۔

طاؤس رضی اللہ عنہ سے بطریق ارسال کے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ آدمیوں میں سے کون سا بہت خوب ہے قرآن کے پڑھنے کے لئے ازروئے آواز کے آپ نے فرمایا: ”وہ شخص پڑھنے میں بہت خوب ہے کہ جس وقت تو اسے سنے پڑھتے ہوئے اور گمان کرے تو کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔“ طاؤس نے کہا اور ایسا ہی طلق تھا (داری)

۲۲۰۹- (۲۳) وَعَنْ طَاءٍ وَسٍ مُرْسَلًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَى النَّاسِ أَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْآنِ وَأَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ إِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ أُرِيتَ أَنَّهُ يَخْشَى اللَّهَ قَالَ طَاءٌ وَسٌ وَكَانَ طَلْقٌ كَذَلِكَ (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ۳۴۸۹)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

سیدنا عبیدہ ملکی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ صحابی تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اہل قرآن! قرآن سے نہ نکیہ کرو ❶ اور اس کو پڑھو جیسے اس کے پڑھنے کا حق رات اور دن کے اوقات میں ہے اور قرآن کو عام کرو اور اس کو خوش آواز میں پڑھو اور تدبر کرو اس چیز میں کہ اس میں ہے شاید کہ تم مطلب حاصل کرو اور اس کے ثواب کی جلدی نہ کرو اس لئے کہ اس کا آخرت میں بڑا ثواب ہے۔“ (بیہقی فی شعب الایمان)

۲۲۱۰- (۲۴) وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ وَاتْلُوهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ مِنْ أَنْاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَفْشُوهُ وَتَغْتَوَّهُ وَتَذَبَّرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ وَلَا تَعْجِلُوا ثَوَابَهُ فَإِنَّ لَهُ ثَوَابًا. (رواه البيهقي في شعب الإيمان) (البيهقي حدیث رقم ۲۶۴۹)

فوائد الحدیث: ❶ قرآن سے نکیہ نہ کرو اچ یعنی اس کی تلاوت نہ چھوڑ دو۔ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا کہ قرآن سے نکیہ لگانا اور اس کی طرف پاؤں پھیلانا اور اس پر کسی چیز کا رکھنا اور اس کی طرف پیٹھ کرنا اور اس کو روندنا اور اس کو چھینک دینا حرام ہے۔

بَاب ❶

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سیدنا ہشام بن حکیم بن حزام بن حزام رضی اللہ عنہ کو سورۃ فرقان اس طریقہ کے خلاف پڑھتے ہوئے سنا کہ میں اسے پڑھتا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے وہ سورۃ مجھے پڑھائی تھی تو میں قریب تھا کہ اس پر جلدی کروں پھر میں نے اسے مہلت دی یہاں تک کہ وہ پڑھنے سے فارغ ہوا تو میں نے اس کی گردن میں اس کی چادر ڈالی اور پھر کھینچ کر اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا میں نے کہا:

۲۲۱۱- (۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ ابْنَ حَكِيمٍ بَنِي حَزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأَهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْرَأَ بِهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمَهَلْتُهُ حَتَّى أَنْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّيْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ لِي

اے اللہ کے رسول! میں نے اس کو سورہ فرقان اس طریقہ کے خلاف پڑھتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے وہ سورت مجھ کو پڑھائی ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عمر! اسے چھوڑ دے“ اور ہشام کو فرمایا: ”پڑھ“ تو ہشام نے اس طرح پڑھا جس طرح کہ میں نے اسے پڑھتے سنا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ سورت اسی طرح اتاری گئی“ پھر مجھ سے فرمایا: ”پڑھ“ پس میں نے پڑھی تو آپ نے فرمایا: ”یہ سورت اسی طرح سے اتاری گئی ہے، تحقیق یہ قرآن سات طرح ② پر اتارا گیا ہے پس تم پڑھو جو ان میں سے آسان ہو۔“ (بخاری و مسلم) اور لفظ مسلم کے ہیں۔

فوائد الحديث: ① اکثر نسخوں میں صرف باب لکھا ہے اور بعض نسخوں میں باب اختلاف القراءت و جمع القرآن ہے یعنی باب قرآن کی قراءتوں کے اختلاف اور اس کے جمع کرنے کے بیان میں ہے۔ ② سات طرح پراخ یعنی سات لغات میں سات لغات عمدہ جن میں قرآن اترا ہے وہ یہ ہیں پہلے قریش کی لغت، دوسری ہذیل کی لغت، تیسری ہوازن کی لغت، چوتھی یمن کی لغت، پانچویں طے کی لغت، چھٹی ثقیف کی لغت اور ساتویں تمیم کی لغت اس حدیث کے مطلب میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ سات قراءتیں مراد ہیں بعض کچھ اور کہتے ہیں لیکن ٹھیک بات یہی ہے کہ سات لغات مراد ہیں۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص سے قرآن پڑھتے سنا اور میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ اس کے خلاف پڑھتے تو پس اس شخص کو میں نبی ﷺ کے پاس لے آیا اور میں نے ان کو خبر دی پھر میں نے آپ کے چہرے پر ناخوشی بچپانی، آپ نے فرمایا: ”دونوں اچھا پڑھتے ہو پس ① تم آپس میں اختلاف نہ کرو کیونکہ وہ لوگ جو کہ تم سے پہلے تھے انہوں نے اختلاف کیا تو وہ ہلاک ہوئے۔“ (بخاری)

فوائد الحديث: ① پس نہ اختلاف کرو الخ مطلب یہ ہے کہ جب آیت کی قرأت دو طرح پر ثابت ہوئی تو اس میں اختلاف نہ کرو یہ نہیں کہ ایک کو مانو اور دوسری قراءت کا انکار کرو بلکہ دونوں کو مانو۔

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں مسجد میں تھا پس ایک شخص داخل ہوا وہ نماز پڑھنے لگا تو اس نے ایسی قراءت

إِقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ لِي إِقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنُ أَنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَاقْرَأُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ۔ (متفق عليه واللفظ لمسلم) (البخاری حدیث رقم ۲۳۱۹ و مسلم حدیث رقم (۲۷۰-۸۱۸) و ابوداؤد حدیث رقم ۱۴۷۵ و الترمذی حدیث رقم ۲۹۴۳ و النسائی حدیث رقم ۹۳۶ و الموطا حدیث رقم ۵ من کتاب فضائل القرآن)

۲۲۱۲- (۲) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ اخْلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَ كَلَّا كَمَا مُحْسِنٌ فَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۲۴۳۰ و احمد فی المسند ۱/۴۱۲)

۲۲۱۳- (۳) وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّيُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا

عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ إِنَّ هَذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرَ فَقَرَأَ سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَأَ فَحَسَنَ شَأْنُهُمَا فَسُقِطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا قَدْ غَشَيْنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فِصْصُ عَرَقًا فَكَأَنَّمَا أَنْظَرُ إِلَى اللَّهِ قَرَفًا فَقَالَ لِي يَا أَبَتِي أُرْسِلْ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوْنٌ عَلَيَّ أُمْنِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ أَقْرَأْهُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوْنٌ عَلَيَّ أُمْنِي فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ أَقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةً تَسْأَلُهَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَأُمْنِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَأُمْنِي وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَى الْخَلْقِ كُلُّهُمْ حَتَّى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ (رواه مسلم) (مسلم حديث رقم ۲۷۳)

(۸۲۰)

پڑھی کہ میں نے اس پر اس کا انکار کیا، پھر ایک اور شخص داخل ہوا اس نے پہلے شخص کے خلاف قراءت پڑھی، پھر جب ہم نماز پڑھ چکے تو ہم سب رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوئے، میں نے کہا، تحقیق اس شخص نے قراءت پڑھی کہ میں نے اس پر اس قراءت کا انکار کیا اور ایک اور شخص داخل ہوا تو اس نے پہلے کے خلاف قراءت کی پھر ان دونوں کو نبی ﷺ نے حکم دیا دونوں نے پڑھا، تو آپ نے ان کی قراءت کی تحسین کی، میرے دل میں سخت جھوٹ کا شک وشبہ ایسا پیدا ہوا کہ جو جاہلیت ۱ میں بھی نہ تھا، جب رسول اللہ ﷺ نے وہ چیز دیکھی کہ اس نے مجھے ڈھانپ لیا ہے تو آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا تو میں پسینہ پسینہ ہو گیا، گویا کہ ۲ میں ڈر کے مارے اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھنے لگا پھر آپ نے مجھے فرمایا: ”اے ابی! میری طرف فرشتہ بھیجا گیا یہ حکم دے کر کہ پڑھ تو قرآن ایک طریقہ پڑھیں نے دوبارہ عرض کیا ۳ کہ یا الہی! میری امت پر آسانی کر، تو دوسری بار حکم کیا گیا دو طرح کے پڑھنے کا، میں نے تیسری مرتبہ عرض کیا یا الہی! میری امت پر آسانی کر، تو تیسری بار حکم کیا گیا سات طریقوں پر پڑھنے کا اور تیرے لئے جتنی بار ہم نے تجھ کو حکم کیا ہے اتنی بار ہی سوال کرنے کی اجازت ہے کہ تو مجھ سے سوال کر، میں نے کہا، یا الہی! میری امت کو بخش، یا الہی! میری امت کو بخش اور تیسری دعا کو میں نے اس دن کے لئے اٹھا رکھا جب کہ تمام مخلوق خواہش کرے گی یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام۔“ (مسلم)

فوائد الحديث: ۱ ایسا کہ جاہلیت میں نہ تھا الخ یعنی اس وقت ایسا شک پڑ گیا کہ حالت کفر میں بھی ایسا شک نہ تھا۔

۲ گویا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھنے لگا الخ یعنی شک جاتا رہا۔ ۳ دوبارہ عرض کیا الخ سبحان اللہ نبی ﷺ کو اپنی امت پر کتنی شفقت تھی کہ عرض معروض کر کے سات قراءت یا سات لغات کی اجازت لی تاکہ امت پر ایک قراءت مشکل نہ پڑے اور اللہ کی رحمت کا خیال کرنا چاہئے کہ جب اس نے اپنے حبیب کو اپنی امت پر اتنا مہربان دیکھا تو امت کے حق میں تین بار سوال کرنے کی بھی اجازت دی، آپ نے امت کی بخشش کا دو بار سوال کیا اور تیسرا سوال قیامت کے دن کے لیے رکھ چھوڑا کہ جب تمام انبیاء علیہم السلام پر ع رب طاری ہوگا اور کسی کے لیے نہ کہہ سکیں

گئے تو اس وقت ہمارے نبی ﷺ شفاعت پر مستعد ہوں گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت میں انبیاء علیہم السلام بھی نبی ﷺ سے اپنے لیے سعی سفارش چاہیں گے یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام جیسے نبی بھی رسول اکرم ﷺ سے سفارش چاہیں گے اس حدیث سے ہمارے نبی ﷺ کی فضیلت تمام انبیاء علیہم السلام پر صاف ثابت ہوئی۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ کو جبرائیل علیہ السلام نے ایک طور پر پڑھایا پھر میں نے اس سے تکرار کی پھر میں اس سے زیادہ کرانا رہا اور وہ مجھ کو زیادہ کرتا تھا یہاں تک کہ سات طرق پر پہنچا۔“ ابن شہاب نے کہا کہ مجھ کو یہ بات پہنچی کہ تحقیق وہ سات طرق امر دین میں متفق و متحد اور یکساں ہیں اور حلال و حرام میں اختلاف نہیں۔ ❶ (بخاری و مسلم)

۲۲۱۴- (۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَرَأَيْتُهُ قَلَّمَ أَزْلَ اسْتَرْزِدُهُ وَيَزِيدُنِي حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ بَلَغَنِي أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْأَحْرَفُ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ تَكُونُ وَاحِدًا لَا تَحْتَلِفُ فِي حِلَالٍ وَلَا حَرَامٍ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۲۴۳۰ واحمد فی المسند ۱/۴۱۲)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ساتوں لغات یا قراءتوں کا مقصد ایک ہی ہوتا ہے کسی حلال و حرام میں ان سے اختلاف نہیں پڑتا۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات کی تو آپ نے فرمایا: اے جبرائیل! تحقیق میں ان پڑھ امت کی طرف بھیجا گیا ہوں کہ ان میں بوڑھیاں بوڑھے ہیں لڑکے اور لڑکیاں ہیں اور ان میں ایسا بھی شخص ہے کہ جس نے کبھی کتاب نہیں پڑھی“ جبرائیل نے کہا اے محمد (ﷺ)! تحقیق قرآن ❶ سات طرح پر اتارا گیا ہے۔“ (ترمذی)

۲۲۱۵- (۵) عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جِبْرِيلَ فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيئِينَ مِنْهُمْ الْعَجُوزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اور احمد اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ: ”جبرائیل علیہ السلام نے کہا ❷ ان سات طریقوں میں سے ہر طریقہ شانی ❸ کافی ہے ❹ اور انسانی کی روایت میں ہے آپ نے فرمایا: ”تحقیق جبرائیل اور میکائیل علیہم السلام میرے پاس آئے تو جبرائیل علیہ السلام میری دائیں طرف بیٹھے اور میکائیل علیہ السلام میری بائیں طرف“ جبرائیل علیہ السلام نے کہا قرآن ایک طرح پر پڑھو میکائیل علیہ السلام نے کہا ❺ اور زیادہ کرنا یہاں تک کہ سات طرح کو پہنچا ❻ تو ہر طرح شفا دینے والی اور کفایت کرنے والی ہے۔

وَفِي رَوَايَةٍ لَأَحْمَدَ وَابْنِ دَاوُدَ قَالَ لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ تَكَاثُفٍ۔ وَفِي رَوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ قَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ أَتَيَانِي فَقَعَدَ جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِي وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِي فَقَالَ جِبْرِيلُ أَقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ مِيكَائِيلُ اسْتَرْزِدْهُ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرَفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ تَكَاثُفٍ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۱۴۷۷ والنسائی حدیث رقم ۲۹۴۴)

والترمذی حدیث رقم ۲۹۴۴ والنسائی حدیث رقم (۹۴۱)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی سات لغات پر یا سات قراءت پر تو ہر کوئی پڑھے جو اس پر آسان ہو۔ ❷ یعنی جبریل علیہ السلام نے بعد لفظ احرف کے۔ ❸ یعنی کفر و شرک اور جہل وغیرہ کی بیماری کو دفع کرتی ہے۔ ❹ یعنی کفایت کرتی ہے نبی کی صداقت پر اور دین کی حقانیت پر اور منکرین کے الزامات کے جواب دینے میں۔ ❺ یعنی نبی ﷺ سے۔ ❻ یعنی امر قراءت کا باجرا نیل علیہ السلام۔

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک قصہ گو پر گزرے اس حال میں کہ وہ قرآن پڑھتا تھا پھر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”جو شخص قرآن پڑھے تو اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے ساتھ اس کے تحقیق (ایک دور میں ایسے) لوگ آئیں گے قرآن پڑھیں گے قرآن پڑھنے کے (عوض میں) لوگوں سے مانگیں گے۔“ (احمد و ترمذی)

۲۲۱۶- (۶) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَاصٍ يَقْرَأُ ثُمَّ يَسْأَلُ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللَّهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ (رواه احمد والترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۲۹۱۷ واحمد فی المسند ۴/ ۴۳۲)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن وغیرہ ہے۔**الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)**

سیدنا بریدہ بن حفصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کہ قرآن پڑھے اس کی وجہ سے لوگوں سے کھائے تو وہ قیامت کے دن آئے گا اور اس کا چہرہ ہڈی ہوگا، نہیں ہوگا اس پر گوشت۔“ (بیہقی فی شعب الایمان)

۲۲۱۷- (۷) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَتَاكُلُ بِهِ النَّاسُ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ (رواه البيهقي في شعب الإيمان) (البيهقي حدیث رقم ۲۶۲۵)

حکم الحدیث: یہ روایت من گھڑت ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نہیں پہنچاتے تھے ❶ سورت کا فرق یہاں تک کہ ان پر بسم اللہ الرحمن الرحیم نازل ہوتی۔ (ابوداؤد)

۲۲۱۸- (۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّورَةِ حَتَّى يَنْزِلَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۷۸۸)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔**فوائد الحدیث:** ❶ نہیں پہنچاتے تھے سورہ کا فرق اس یعنی دوسری سورت سے

سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ہم حصص میں تھے تو سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورہ یوسف پڑھی ایک شخص نے کہا اس طرح سے نازل نہیں کی گئی پھر عبد اللہ ابن

۲۲۱۹- (۹) وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمَاصٍ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هَكَذَا أَنْزِلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَرَأْتُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولٍ

مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ کی قسم! میں نے اسے رسول اللہ ﷺ کے وقت پڑھا تو آپ نے فرمایا: ”تو نے خوب پڑھا“ تو وہ شخص کہ جو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کلام کرتا تھا اچانک اس سے شراب کی بوپائی تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ”کیا تو شراب پیتا ہے اور کتاب اللہ کو جھٹلاتا ہے پس اس کو حد ماری۔“ (بخاری و مسلم)

اللَّهُ ﷻ فَقَالَ أَحْسَنْتَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهُ إِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ فَقَالَ أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ فَضَرَبَهُ الْخَدَّ - (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۵۰۰۱ و مسلم حدیث رقم ۲۴۹-۸۰۱) و احمد فی المسند ۱/ ۲۷۸

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اہل یمامہ کے قتل کے دنوں میں ❶ مجھے بلا بھیجا جب میں آیا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: عمر! میرے پاس آئے اور کہا کہ یمامہ کی لڑائی میں بہت سے قاری شہید ہو گئے ہیں اور تحقیق میں ڈرتا ہوں کہ اگر کثرت سے قاری حضرات اسی طرح کئی مقامات پر مارے جانے لگے تو بہت سا قرآن جاتا رہے گا اور تحقیق میں مصلحت دیکھتا ہوں کہ قرآن کے جمع کرنے کے ساتھ حکم کرو میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا ایک چیز کو تم کس طرح کرو گے کہ وہ چیز رسول اللہ ﷺ نے نہیں ❷ کی تو عمر نے کہا اللہ کی قسم! یہ بہتر ہے اور عمر مجھ سے ہمیشہ گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ❸ میرا سینہ کھولا اور میں نے مصلحت (اس میں وہ) دیکھی جو کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھی تھی زید رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا تحقیق تو مرد جوان سمجھ والا ہے، ہم تجھے متم نہیں سمجھتے اور تحقیق تو وہی لکھتا تھا رسول اللہ ﷺ کے لیے پس تو قرآن کو تلاش کر اور اس کو اکٹھا کر (زید رضی اللہ عنہ نے کہا) اللہ کی قسم! اگر مجھ کو تکلیف دیتے نقل کرنے پہاڑ کی پہاڑوں میں سے تو نہ ہوتا مجھ پر بہت بھاری اس چیز سے کہ مجھ کو حکم کیا قرآن کے جمع کرنے سے میں نے کہا تم ایک چیز کس طرح کرو گے کہ وہ رسول اللہ ﷺ نے نہیں کی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! بہتر ہے پس ابوبکر مجھ سے ہمیشہ (اس بارہ میں) گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کے لئے میرا سینہ کھولا کہ جس کے لیے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھولا تھا پس

۲۲۲۰- (۱۰) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتُلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرْآنِ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرْآنِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبُ كَثِيرٌ مِنَ الْقُرْآنِ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لِعُمَرَ كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ عُمَرُ هَذَا وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِدَالِكَ وَرَأَيْتُ فِي ذَالِكَ الَّذِي رَأَى عُمَرُ قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ شَأْبٌ عَاقِلٌ لَا تَتَّهَمُكَ وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَتَّبِعُ الْقُرْآنَ فَاجْمَعُهُ فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَتْ أَثْقَلُ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ فَتَتَّبَعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعَهُ مِنَ الْعُسْبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ

أَبَى حُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَحْدِهَا مَعَ أَحَدٍ
غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ حَتَّى
خَاتِمَةَ بَرَاءَةٍ فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ
حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَّوْهُ ثُمَّ عِنْدَ
حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ - (رواه البخاری) (البخاری

حدیث رقم ۴۹۸۶)

تلاش کیا میں نے قرآن اس طرح کہ جمع کرتا تھا میں اس کو بھور کے
پتوں سے سفید پتھروں سے اور لوگوں کے سینہ سے یہاں تک کہ میں
نے سورۃ توبہ کا آخری حصہ ابو خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے ملا
ان کے علاوہ کسی اور سے مجھے یہ حصہ نہیں ملا وہ آخر سورۃ کا یہ ہے لَقَدْ
جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ آخر سورۃ براءہ تک پس یہ مرتب کیا
ہوا مصحف ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی زندگی تک یہاں تک رہا کہ ان
کو اللہ تعالیٰ نے وفات دی پھر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی زندگی تک پھر
عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہا۔ (بخاری)

فوائد الحديث: ① اہل یمامہ کے قتل کے دنوں میں اہل یعنی اہل یمامہ کے مقتول ہونے کے بعد اور اہل یمامہ سے وہ صحابہ مراد ہیں
جو یمامہ میں شہید ہوئے اس جنگ میں جو مسلمہ کذاب کے ساتھ ہوئی اور اس کا حال یہ تھا کہ مسلمہ نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
وفات کے بعد اس کو بہت قوت ہو گئی کیونکہ عرب کے بہت سے لوگ مرتد ہو گئے تھے تب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو صحابہ کی
ایک بڑی جماعت کے ساتھ اس کے مقابلہ کو بھیجا تو جانین میں خوب لڑائی ہوئی یہاں تک کہ مسلمہ کو اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا اور وہ مارا گیا اور
مسلمانوں کی بھی ایک بڑی جماعت تقریباً سات سو یا اس سے زیادہ شہید ہوئی اس لڑائی کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلا
بھیجا۔ (فتح الباری) ② وہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کی اہل خطابی وغیرہ نے کہا احتمال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کو جو مصحف میں جمع نہ
کرایا تو اس لئے کہ شاید بعض حکموں کا نسخہ وارد ہوا جائے جب آپ کی وفات تک قرآن پورا اتر چکا تو قرآن جمع کرنے کا امر اللہ تعالیٰ نے
خلفائے راشدین کے دل میں ڈالا اس لئے کہ اس کا وعدہ تھا کہ میں قرآن کی تمہدائی کروں گا تو یہ کام اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے
شروع کرایا عمر رضی اللہ عنہ کے مشورہ سے اور مؤید ہے اس کی وہ روایت جس کو ابن ابی داؤد نے مصاحف میں نکالا عبد خیر سے کہ میں نے امیر
المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ سے سنا کہ مصحف کے بارے میں فرماتے تھے سب سے زیادہ مزدوری ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ملے گی یہی ہے کہ جس نے پہلے
اللہ کی کتاب کو اکٹھا کیا۔ (فتح) ③ اس کے لئے اہل یعنی قرآن جمع کرنے کے واسطے اور بعض روافض نے یہاں ابو بکر رضی اللہ عنہ پر اعتراض کیا ہے
اور کہا ہے ان کے لئے وہ کام کیسے جائز ہوا جس کو رسول کریم علیہ افضل الخیہ والتسلیم نے نہیں کیا اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانے میں سارا لکھا ہوا تھا البتہ امیر المؤمنین نے اتنا کام کرایا کہ اس کو بعد ممت یکجا جمع کرایا اور یہ کام بھی نہیں کیا مگر اجتہاد کے ساتھ جو جائز
ہے اس پر ان کو اللہ اور اس کے دین اور اس کی کتاب اور ائمہ مسلمین اور عوام مسلمین کی نصیحت باعث ہوئی اور اپنے زمانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
قرآن کے لکھنے کی اجازت دی ہوئی تھی اور اس کے ساتھ اس کے غیر کے لکھنے سے منع کیا ہوا تھا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تو اس چیز کے لکھنے کا حکم کیا
جو پہلے سے مکتوب تھا اسی لئے زید نے سورت براءہ کی آخر آیت کے لکھنے میں دیر کی یہاں تک کہ وہ لکھی ہوئی پائی ابو خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے
پاس حالانکہ وہ آیت زید اور اس کے ساتھیوں کو یاد تھی اور جب منصف مزاج ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اس کام میں غور کرے گا تو وہ یقین کرے گا کہ یہ
کام ان کی فضیلت کا موجب ہے اور ان کی عظیم منفعت کا باعث۔ (فتح)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حذیفہ بن
یمان رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اس دور میں جب کہ

۲۲۲۱- (۱۱) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ حَذِيفَةَ بْنَ
الْيَمَانِ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ وَكَانَ يُغَارِزُ أَهْلَ الشَّامِ

عثمان رضی اللہ عنہ شام و عراق کے مجاہدوں کے لئے سامان جہاد فراہم کرنے میں مشغول تھے جو آرمینہ و آذربائیجان کی جنگوں کے لئے تیار ہو رہے تھے تو حدیفہ رضی اللہ عنہ کو خوف میں ڈالا لوگوں کے اختلاف قراءت نے حدیفہ رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا اے امیر المؤمنین! اس امت کا تدارک کریں اس سے پہلے یہ لوگ کلام اللہ میں یہود و نصاریٰ کے اختلاف ❶ کی مانند اختلاف کریں تو عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا کہ ہماری طرف صحیفہ بھیج دے ❷ کہ ہم اس کو نقل کرائیں پھر ہم اس کو آپ کی طرف پہنچا دیں گے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے صحیفہ عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تو انہوں نے زید بن ثابتؓ، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، سعید بن عاص رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن حارثؓ بن ہشام رضی اللہ عنہ کو حکم دیا (نقل کرنے کا) تو وہ صحیفے سب نے نقل کئے مصحفوں میں اور عثمان رضی اللہ عنہ نے تینوں قریشیوں سے فرمایا جب تم اور زید بن ثابتؓ کسی جگہ قرآن میں اختلاف کرو تو اس کو کھو قریش کی لغت کے موافق اس لئے کہ کلام اللہ ان کی زبان کے موافق نازل ہوا ہے چنانچہ سب نے اسی طرح سے کیا یہاں تک کہ جس وقت صحیفے نقل کر چکے مصحفوں میں عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ صحیفہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف بھیج دیا اور ہر جانب ان میں سے ایک ایک مصحف بھیجا اور حکم جاری کر دیا کہ اس کے علاوہ اور جو مصحف یا صحیفہ پایا جائے تو اس کو آگ میں جلایا جائے ❸ ابن شہاب نے کہا کہ مجھ کو خارجہ بن زید بن ثابتؓ نے خبر دی کہ اس نے زید بن ثابتؓ سے سنا وہ فرماتے تھے میں نے ایک آیت سورہ احزاب میں سے اس وقت نہ پائی کہ ہم نے مصحف نقل کئے تحقیق میں رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتا تھا کہ آپ اس کو پڑھتے تھے تو میں نے وہ آیت تلاش کی تو میں نے اسے خزیمہ بن ثابتؓ انصاری رضی اللہ عنہ

وَفِي فَسْحِ أَرْمِينِيَّةٍ وَأَذْرَبِجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَفْرَعَ حَذِيفَةَ إِيخْلَافَهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ حَذِيفَةُ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرَكَ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ إِيخْلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ تَرَدَّاهَا إِلَيْكَ فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةَ إِلَى عُثْمَانَ فَأَمَرَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنُ هِشَامٍ فَنَسَخَوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَيْشِيِّينَ الثَّلَاثِ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَأَكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ عَنْهُمْ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أَقْبَى بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِنَ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْنَا هَا فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خَزِيمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ "مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ" قَالَ حَقَّقْنَا هَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ۔ (رواہ البخاری)

(البخاری حدیث رقم ۴۹۸۷ واحمد فی

المسند ۱۸۸/۵)

سے پایادہ آیت یہ ہے من المومنین رجال صدقوا ما
عاهدوا اللہ علیہ پس ہم نے وہ آیت اس کی سورت میں
لکھ دی۔“ (بخاری)

فوائد الحديث: ❶ یہود و نصاریٰ کے اختلاف کی مانند ارجح یعنی جیسے یہود و نصاریٰ نے تورات و انجیل میں کی بیشی کر دی ہے اور اس
کو ادل بدل دیا ہے مبادا مسلمانوں میں بھی یہ بلا پھیل جائے لہذا اس فتنہ کے واقع ہونے سے قبل اس کی کوئی تدبیر کرو۔

❷ صحیفہ کہ ہم ان کو مصحفوں میں نقل کرائیں ارجح صحیفہ اور مصحف میں یہ فرق ہے کہ مصحف وہ ورق تھے جن میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قرآن کو جمع کیا تھا
لیکن سورتیں علیحدہ علیحدہ تھیں ہر ایک سورت اپنی آیات کے ساتھ علیحدہ مرتب تھی اور بعض بعض کے پیچھے نہ تھیں جب ان کو نقل کیا گیا اور بعض
کو بعض کے پیچھے رکھا گیا تو وہ مصحف بن گیا اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ کام صحابہ رضی اللہ عنہم کے مشورہ سے کیا۔ ❸ جلایا جائے الخ ابن بطال رحمہ اللہ
نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جن کتابوں میں اللہ کا نام لکھا ہوا ان کو آگ سے جلادینا جائز ہے اور اس میں ان کا اکرام ہے اور پاؤں
کے نیچے آنے سے بچاؤ ہے آج کل مطابع میں کتب احادیث اور دوسری اسلامی کتب کے جو پر وف نکالے جاتے ہیں ان کی اس قدر بے
ادبی ہوتی ہے کہ اللہ کی پناہ پر لیس میں ان کو حقہ میں جلا کر پیتے ہیں اور سردیوں میں ان کو جلا کر ان سے پیش حاصل کرتے ہیں ان پر کھانا
کھاتے ہیں اور ان کو پاؤں میں روندتے ہیں اور گندی نالیوں میں بہائے جاتے ہیں اس سے ان کا جلادینا جزا درجہ اچھا ہے۔ منہ رحمہ اللہ
تعالیٰ ❹ اس کی سورت میں ارجح یعنی احزاب کے مصحف میں علماء نے لکھا ہے کہ قرآن مجید تین بار جمع ہوا ایک بار نبی ﷺ کے رو برو گمر یہ
ایک مصحف میں نہ تھا بلکہ متفرق طور پر تھا۔ دوسری بار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کام کیا، علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مصحف کے معاملہ میں سب سے بڑھ
کر مزدوری سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ملے گی اللہ تعالیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحمت کرے کیونکہ یہی ہیں جنہوں نے پہلے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو اکٹھا کیا اور
تیسری بار عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت میں جمع ہوا آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع کیا پھر قرآن کو مصحفوں میں قریش کی لغت پر لکھا یا اور ان مصاحف کو
جوانب و اطراف میں بھیجا ابوداؤد نے کہا میں نے سنا ابوحاتم جستانی سے کہ سات مصحف تھے ایک مکہ کو بھیجا ایک شام کو اور ایک یمن کو اور ایک
بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کوفہ کو اور ایک مدینہ میں رکھا اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے جمع کرنے میں فرق یہ ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ
نے جمع کیا اس ڈر سے کہ مبادا قرآن مجید سے کچھ جاتا رہے، گم ہو جائے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس لئے جمع کیا کہ اختلاف واقع نہ ہو تو
حقیقت میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ جامع قرآن نہیں ہیں بلکہ لوگوں کو قریش کی لغات پر جمع کرنے والے ہیں۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ
سے کہا تم کو اس پر کسی چیز نے ابھارا کہ تم نے سورۃ انفال کو
حالانکہ وہ مثنائی ❶ میں سے ہے اور وہ منہن میں سے ہے کہ
ملا دیا تم نے ان دونوں کو آپس میں اور ان کے درمیان بسم
اللہ الرحمن الرحیم نہیں لکھی اور (پھر) تم نے سورۃ
انفال کو سات لمبی سورتوں میں رکھا ہے ان دونوں چیزوں کا
سبب کیا ہے؟ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ کے دور میں
کئی آیات والی سورتیں نازل ہوتی تھیں اور آپ کی عادت

۲۲۲۲- (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ
مَا حَمَلَكُمُ عَلَى عَمَدْتُمْ إِلَى الْإِنْفَالِ وَهِيَ مِنَ
الْمَثَانِي وَالِى بَرَاءَ وَهِيَ مِنَ الْمَنِينِ فَقَرَأْتُمْ بَيْنَهُمَا
وَلَمْ تَكْتُبُوا سَطَرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَوَضَعْتُمُوهَا فِي السَّبْعِ الطُّوْلِ مَا حَمَلَكُمُ عَلَى
ذَلِكَ قَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِمَّا يَأْتِي
عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ السُّورُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ
وَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ

تھی کہ جب کچھ اترتا تھا تو کسی کا تب وحی کو بلاتے اور حکم دیتے کہ ان آیات کو اس سورت میں لکھ دو جس میں ایسا ایسا ذکر ہے اور سورۃ انفال ان سورتوں میں سے ہے جو مدینہ میں پہلے نازل ہوئی تھیں اور سورۃ براءت آخر میں نازل ہوئی ہے (لیکن) سورۃ انفال کا بیان مشابہ ہے اس بیان کے جو سورۃ براءت میں ہے رسول اللہ ﷺ کو فات پا گئے اور نہیں بیان کیا ہم کو براءت سورۃ انفال سے ہے یا نہیں تو آپ کے بیان نہ کرنے کی وجہ سے نیز دونوں کے بیان باہم مشابہ ہونے کے سبب ہم نے دونوں کو آپس میں ملا دیا اور ان کے درمیان سطر بسم اللہ کی نہیں لکھی اور ہم نے وہ اکٹھی دونوں سورتیں سات لمبی سورتوں میں رکھ دی۔“ (ابوداؤد و ترمذی)

فَيَقُولُ صَعُوبًا هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذَكِّرُ فِيهَا كَذًا وَكَذًا فَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ يَقُولُ صَعُوبًا هَذِهِ الْآيَةُ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذَكِّرُ فِيهَا كَذًا وَكَذًا وَكَانَتْ الْآيَاتُ مِنَ الْإِنْفَالِ مِنْ أَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةً مِنَ آخِرِ الْقُرْآنِ نَزُولًا وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيهَةً بِقِصَّتِهَا فَقَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ قَرَنَتْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ۔ (رواه احمد و الترمذی و ابوداؤد)

(ابوداؤد حدیث سقم ۷۸۶ و الترمذی حدیث رقم ۳۰۸۶ و احمد فی المسند ۱/ ۵۷)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مثنیٰ الخ قرآن مجید کی سورتوں کی تقسیم اس طرح کی گئی ہے سورۃ شعراء سے سورۃ فتح تک کو مثنیٰ کہتے ہیں ان سورتوں میں سو سو آیات سے کم والی سورتیں ہیں اور قصے ان میں مکرر ہیں اس لئے ان کا نام مثنیٰ ہے یعنی بار بار والی سورتیں اور سورۃ یونس سے سورۃ فرقان تک کو کمین یعنی سو سو آیت والی یا سو آیات سے زیادہ والی سورتیں کہا جاتا ہے سورۃ بقرہ سے سورۃ توبہ تک کو طوال یعنی لمبی سورتیں کہلاتی ہیں اور سورۃ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہیں اس لئے کہ ان سورتوں کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم کا فاصلہ قریب قریب ہے یعنی فاصلہ رکھنے والی سورتیں پھر اس مفصل کی تین اقسام ہیں ایک طوال دوسری اوساط تیسری قصار سورۃ حجرات سے سورۃ انشقاق تک کو طوال یعنی لمبی اور فاصلہ والی سورتیں اور و السماء ذات البروج سے لم یکن تک کو اوساط مفصل یعنی درمیان فاصلہ والی سورتیں اور یہاں سے آخر قرآن تک کو قصار مفصل یعنی چھوٹی فاصلہ والی سورتیں کہتے ہیں۔ ❷ اور ہم نے رکھ دیں الخ حاصل جواب یہ ہے کہ ان دونوں سورتوں کے مضمون ایک ہونے سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ شاید یہ دونوں سورتیں ایک ہوں اور نبی ﷺ کے ان کے درمیان بسم اللہ نہ لکھوانے سے اس شبہ کو اور تقویت ملتی ہے اس لئے ہم نے ان دونوں کو وسیع طوال میں رکھ دیا سورۃ بقرہ سے سورۃ یونس تک کو وسیع طوال کہتے ہیں اور سورۃ یونس سے سورۃ شعراء تک کو کمین اور سورۃ شعراء سے سورۃ حجرات تک کو مثنیٰ اور سورۃ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل۔



کِتَابُ الدَّعَوَاتِ

کتاب دعاؤں کے بیان میں

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر نبی کے لئے دعا ہے کہ قبول کی جاتی ہے پس ہر نبی نے اپنی دعا کی جلدی کی اور تحقیق میں نے اپنی دعا چھپا (باقی) رکھی ہے اپنی امت کی شفاعت کے لئے دن قیامت کے پس وہ پہنچنے والی ❶ ہے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا اس شخص کو میری امت سے جو اس حال میں مرا ہے کہ اس نے شریک نہیں کیا کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ۔“ (مسلم) بخاری کی روایت اس سے مختصر ہے۔

۲۲۲۳- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِّأُمَّتِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِيهِ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَلِلْبُخَارِيِّ أَقْصَرُ مِنْهُ (البخاری حدیث رقم ۶۳۰۴ و مسلم حدیث رقم ۳۳۸۰) وَالتِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ رَقْمَ ۳۶۷۲ وَابْنُ مَاجَهٍ حَدِيثٌ رَقْمَ ۲۳۰۷ مَعَ تَغْيِيرٍ بَسِيطٍ وَالدَّارِمِيُّ حَدِيثٌ رَقْمَ ۲۸۰۵ وَاحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ ۴۲۶/۲

فوائد الحديث: ❶ پس وہ پہنچنے والی ہے الخ اس حدیث میں امت کی بخشش کی بشارت ہے جو ایمان سے فوت ہوا اور معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر بڑے رحیم تھے کہ اپنی خاص دعا امت کے لیے باقی رکھی اور اپنی ذات کے لیے نہ کی اس نبی رحیم و کریم پر قربان جائیں۔

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”الہی میں نے تجھ سے ایک عہد طلب کیا تو اس کی خلاف ورزی نہیں کرے گا پس سوائے اس کے نہیں کہ میں ❶ ایک آدمی ہوں جس شخص کو میں نے ایذا دی کہ میں نے اس کو برا کہا ہو میں نے اس کو لعنت کی ہو میں نے اس کو مارا ہو تو ان سب چیزوں کو اس کے حق میں کربسب رحمت کا اور گناہوں سے پاکی کا اور نزدیک کرے تو اس کو بسبب ان چیزوں کے اپنی طرف قیامت کے دن۔“ (بخاری و مسلم)

۲۲۲۴- (۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنِّي إِتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تَخْلِفَنِي فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَذِيَّتُهُ شَتَمْتُهُ لَعْنَتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَوةً وَرَكْعَةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بَهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۶۳۶۱ و مسلم حدیث رقم ۸۸-۲۶۰۰) وَاحْمَدُ فِي الْمُسْنَدِ ۲/۳۱۷

فوائد الحديث: ❶ کہ میں ایک آدمی ہوں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خواص اور لوازم بشری ہیں وہ آپ میں بھی موجود تھے جیسے غصہ وغیرہ لیکن آپ غصہ میں بھی سوا حق کے اور کچھ نہ فرماتے تھے اور یہ آپ کی کمال شفقت ہے اپنی امت پر کہ لعنت کو بھی ان کے حق

میں رحمت کر دیا۔

۲۲۲۵- (۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ إِرْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ أَرْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ وَلْيَعِزِّمْ مَسْئَلَتَهُ إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَلَا مَكْرَهَ لَهُ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۶۳۳۸ و مسلم حدیث رقم ۷)۔

(۶۷۸)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت دعا مانگے ایک تمہارا تو یہ نہ کہے یا الہی! میرے لیے بخش اگر چاہے تو مجھ پر رحم کر اگر چاہے تو مجھ کو روزی دے اگر چاہے تو اور چاہئے کہ عزم بالجزم کرے اپنے مانگنے میں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں۔“ (بخاری)

فوائد الحدیث: ۱۔ زبردستی کرنے والا نہیں الخ وہ جو کام کرتا ہے اپنی خوشی اور مرضی سے کرتا تو بندے کو یہ شرط لگانا کیا ضروری ہے اس میں ایک طرح کی لا پرواہی نکلتی ہے غلام کو چاہئے کہ اپنے آقا سے گڑگڑا کر مانگے۔

۲۲۲۶- (۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ وَلَكِنْ لِيَعِزِّمْ وَلِيَعِظِمِ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَتَعَاطَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۹)۔

(۲۷۳۵)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت کہ ایک تمہارا دعا مانگے تو یہ نہ کہے یا الہی! بخش مجھ کو اگر تو چاہے لیکن طلب کرے یقین کر کے اور بڑی رغبت کرے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز مشکل نہیں ہوتی کہ وہ دیتا ہے۔“ (مسلم)

۲۲۲۷- (۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَسْتَ عَجَلًا قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرِ يُسْتَجَابْ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذَلِكَ وَيَدْعُ الدُّعَاءَ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۹ - ۲۷۳۵)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک کہ گناہ کی دعا نہیں مانگتا یا ناطہ توڑنے کی جب تک کہ جلدی نہیں کرتا“ کہا گیا اے اللہ کے رسول! جلدی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”کہے کہ میں نے دعا مانگی اور میں نے دعا مانگی پس میں نہیں سمجھتا کہ میرے لئے قبول کی گئی پھر تھک جائے اور دعا مانگتا چھوڑ دے۔“ (مسلم)

فوائد الحدیث: ۱۔ اور دعا مانگنا چھوڑ دے الخ دعا میں اس طرح جلدی کرنا ایسی بے ادبی ہے کہ اس کا ثمرہ محرومی ہے آدمی کو اللہ تعالیٰ کے کارخانہ کا بھید کیا معلوم ہے جو جلدی کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ جلد دعا قبول نہ ہونے میں کیا حکمت ہے۔

۲۲۲۸- (۶) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لَأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَبِّهِ مَلَكَ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ۔

سیدنا ابو دراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان آدمی کی دعا قبول کی جاتی ہے اپنے مومن بھائی کے لیے پیٹھ کے پیچھے دعا کرنے والے کے نزدیک ایک فرشتہ معین کیا جاتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے واسطے بھلائی

(مسلم) (مسلم حدیث رقم (۸۶- ۲۷۳۲) وابن ماجہ حدیث رقم ۲۸۹۵ واحمد فی المسند ۵/ ۱۹۵) کی دعا کرتا ہے تو فرشتہ آمین کہتا ہے اور دعا مانگنے والے کے لئے کہتا ہے اور تجھ کو بھی اسی کی مانند۔“ (مسلم)

فوائد الحدیث: ۵ اور تیرے لئے مانند اس کی الخ معلوم ہوا کہ مسلمان کی غیر موجودگی میں اس کے لیے دعا کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسی عمدہ بات ہے کہ فرشتہ دعا کرنے والے کے لئے دعا کرتا ہے۔

۲۲۲۹- (۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تَوَافِقُوا أَمِنْ اللَّهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ (رواه مسلم) وَ ذَكَرَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فِي كِتَابِ الزُّكُوفِ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۱۵۳۲)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنی جانوں پر بددعا کرو نہ اپنی اولاد پر اور نہ ہی اپنے مالوں پر ۱ بددعا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی گھڑی پالو جس میں دعا قبول کی جاتی ہے تو تمہاری دعا بھی قبول کی جائے۔“ (مسلم) اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما اتق دعوة المظلوم کتاب الزکوٰۃ میں ذکر کی گئی۔

فوائد الحدیث: ۱ بددعا نہ کرو الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعض نادان جو غصہ اور مصیبت کے وقت اپنے لئے بددعا کرتے ہیں وہ اچھا نہیں کرتے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

۲۲۳۰- (۸) وَعَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ (رواه احمد والترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ) (الترمذی حدیث رقم ۴۰۴۹ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۲۸ واحمد فی المسند ۴/ ۲۶۷)

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دعا ہی عبادت ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اور تمہارے پروردگار نے کہا مجھ سے ۱ دعا مانگو میں تمہارے لئے قبول کروں گا۔“ (احمد ترمذی ابوداؤد نسائی ابن ماجہ)

فوائد الحدیث: ۱ مجھ سے دعا مانگو میں تمہارے لئے قبول کروں گا الخ اپنے رب سے مانگنا بندگی کی شرط ہے اور نہ مانگنا غرور ہے اگر دنیا مانگے تو مغفرت ہی مانگے اور اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ پکار کو قبول کرتا ہے سو یہ برحق بات ہے مگر یہ نہیں کہ ہر بندہ کی ہر دعا قبول کرے کیونکہ وہ بہتر جانتا ہے کہ یہ دعا اس کے لئے فائدہ مند ہے یا مضرت رساں۔

۲۲۳۱- (۹) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ مَخُّ الْعِبَادَةِ (رواه الترمذی) سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دعا عبادت کا مغز ۱ ہے۔“ (ترمذی)

(الترمذی حدیث رقم ۳۴۳۱)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ دعا عبادت کا مغز ہے الخ اس سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ سے مانگنا اس کی عبادت کرتا ہوا اور عبادت غیر اللہ کی

بالا اتفاق شرک ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی بزرگوں سے دعا کرے کہ مجھ کو بچھڑو یا دولت دو یا صحت دو تو وہ مشرک ہے۔

۲۲۳۲- (۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ- (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ- (الترمذی)

حدیث رقم ۳۴۲۹ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۲۹

واحمد فی المسند ۲/۳۶۲

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۲۳۳- (۱۱) وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمَرِ إِلَّا الْبِرُّ- (رواه الترمذی)

(الترمذی) حدیث رقم ۲۲۲۵ وابن ماجہ

حدیث رقم ۹۰

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تقدیر کو نہیں پھیرتی مگر دعاء الخ تقدیر کی دو اقسام ہیں ایک بدلتی ہے اور ایک نہیں بدلتی مگر اس حدیث کو صحیح نہیں کہا کیوں کہ اس کی سند میں ابوداؤد درای ضعیف ہے اور اس حدیث کو ابن حبان نے بھی اپنی کتاب میں درج کیا ہے اور اس کو ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دعا سے تقدیر کو نال دیتا ہے اور اس باب میں بہت احادیث مروی ہیں اور اسی کا موید ہے اللہ عز وجل کا یہ قول ”يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ“ یعنی ”جس چیز کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور اس کے پاس اصل کتاب ہے“ اور یہ مسئلہ بھی مشکل مسائل میں سے ہے کیونکہ کتاب و سنت کے دلائل اس میں مختلف ہیں اور حق امر یہ ہے کہ ہر ایک نیک کام عام طور پر حقیقتہً عمر کو بڑھاتا ہے بعض نے کہا عمر میں برکت ہوتی ہے لیکن ظاہر معنی پہلے ہی ہے کیونکہ اللہ عز وجل فرماتا ہے ”وَمَا يَعْمُرُ مِنْهُمْ إِلَّا مَنْ يَنْقُصُ مِنْ عَمَرِهِ الْإِنْفِ كِتَابُ اللَّهِ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ“ یعنی ”اور نہ عمر دیا جاتا ہے کوئی بڑی عمر والا اور نہ کسی کی عمر گھٹتی ہے مگر کتاب میں لکھا ہے یہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہے“ تو اس آیت سے معلوم ہوا کہ عمر کا گھٹنا بڑھنا بھی تقدیر ہی میں لکھا ہے تو اب اختلاف نہ رہا۔ من رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۲۳۴- (۱۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزَلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِالْدُّعَاءِ- (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

(الترمذی) حدیث رقم ۳۶۱۶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دعا اس چیز سے نفع کرتی ہے کہ اتری اور اس چیز سے کہ نہیں اتری تو اللہ کے بندو! اپنے آپ پر دعا کو لازم کرو۔“ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن اس کا شاہد حسن درجہ کا موجود ہے۔

اور احمد نے یہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۳۵- (۱۳) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ - (احمد فی المسند ۲۳۴/۵)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں کوئی شخص کہ دعا مانگے مگر اس کو اللہ تعالیٰ دیتا ہے جو وہ مانگتا ہے یا اس سے برائی بند رکھتا ہے اس کی مانند جب تک کہ گناہ کی دعا نہیں مانگتا یا ناپا طہ توڑنے کی۔“ (ترمذی)

۲۲۳۶- (۱۴) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو بِدُعَاءٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّتْ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهُ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِيْنِهِمْ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ - (رواه الترمذی)
(الترمذی حدیث رقم ۳۴۴۱ و احمد فی المسند ۳/۳۶۰)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ سے مانگو اس کے فضل سے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے کہ ❶ مانگا جائے اور بہترین عبادت انتظار کرنا کشادگی کا ہے۔“ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے

۲۲۳۷- (۱۵) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُسَالَ وَافْضَلُ الْعِبَادَةِ أَنْتَظَارُ الْفَرَجِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ (الترمذی حدیث رقم ۳۶۴۲)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ کہ مانگا جائے یعنی اس کا فضل

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہ مانگے تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ❶ ہوتا ہے۔“ (ترمذی)

۲۲۳۸- (۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۴۳۳)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے الخ کیونکہ بندگی کا مقتضایہ ہے کہ اپنے مالک سے مانگے اور نہ مانگنے میں غرور اور استغناء نکلتا ہے اس لئے معلوم ہوا کہ دعا کرنا اہم الواجبات اور اعظم المفروضات سے ہے کیونکہ جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ غصہ ہوتا ہے ان چیزوں سے بچنے کے واجب ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور اللہ عزوجل کا یہ قول ام من یحبیب المضطر اذا دعاه ویكشف السوء اس کی تائید کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس شخص کو ڈانٹا جو اس سے نہیں مانگتا اور اس کی مؤید یہ آیت بھی ہے کہ جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو میں پکارنے والے کے نزدیک ہوں اس کی پکار کو سنتا ہوں جب وہ پکارتا ہے اور یہ قرب کی علت بیان کرنا اور پھر دعا کی قبولیت کا وعدہ دینا کوئی عذر باقی نہیں رہنے دیتا اور سب بہانے اٹھا دیتا ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دعا میں سستی نہ کرو کہ دعا کے ساتھ کوئی شخص ہلاک نہیں ہوتا اس حدیث میں بھی دعا نہ کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ دعا نہ کرنے کا ضرر اسی پر پلے گا اور

نبی ﷺ نے اس کی کسی عجیب وجہ بیان کی ہے کہ دعا کرنے سے کوئی ہلاک نہیں ہوتا تو اس فضیلت کا ہر طالب خواہاں ہوگا اور اس کی وجہ سے ہر کلام کا مطلب سمجھنے والا کوشاں ہوگا۔ ملقطاً من نزول الابرار۔

۲۲۳۹- (۱۷) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللَّهُ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْتَالَ الْعَافِيَةَ۔ (رواه الترمذی)

(الترمذی حدیث رقم ۳۶۱۶)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کے لئے کھولا گیا تم میں سے دعا کا دروازہ تو اس کے لئے کھولے گئے رحمت کے دروازے اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ چیز عافیت ہے۔“ (ترمذی)

۲۲۴۰- (۱۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّحَاءِ۔ (رواه الترمذی)

(الترمذی حدیث رقم ۳۴۴۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو یہ خوش لگے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرے غنیمتوں کے نزدیک تو اسے چاہئے کہ وہ فراخی کی حالت میں بہت دعا کرے۔“ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۴۱- (۱۹) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلَبَ غَافِلٌ لَؤٍ۔ (رواه الترمذی)

(الترمذی حدیث رقم ۳۵۴۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔ البتہ شاہد کی بنا پر حدیث حسن ہے۔

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ تم قبولیت کا ساتھ یقین رکھتے ہو اور جانو کہ اللہ تعالیٰ غافل، کھینے والے دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔“ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے

۲۲۴۲- (۲۰) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ بِطُوبَى كَفِّكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۱۴۸۶)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

سیدنا مالک بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت تم اللہ تعالیٰ سے مانگو تو تم اس سے اپنے ہاتھوں کی اندر کی جانب سے مانگو اور نہ مانگو تم اس سے اپنے ہاتھوں کی اوپر کی جانب ❶ سے۔“

فوائد الحدیث: ❶ اوپر کی جانب سے الخ مگر نماز استسقاء میں ہاتھوں کی پیٹھ اوپر رکھنا چاہئے جیسے کہ مسلم کی روایت میں ہے۔ منہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ

سے مانگو اپنے ہاتھوں کی اندر کی جانب سے اور نہ مانگو اپنے ہاتھوں کی اوپر کی جانب سے اور جس وقت کہ تم فارغ ہو (دعا سے) تو ہاتھوں کو پھیر اپنے چہروں پر۔“ (ابوداؤد)

اللَّهُ يَبْطُونَ أَكْفَكُمْ وَلَا تَسْأَلُوهُ يَظْهَرُهَا فَإِذَا قَرَعْتُمْ قَامَسَحُوا بِهَا وَجُوهَكُمْ (رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد) حدیث رقم ۱۴۸۵

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پروردگار تمہارا بہت حیا مند کنی داتا ہے وہ حیا کرتا ہے اپنے بندہ سے جس وقت کہ بندہ اٹھتا ہے اپنے دونوں ہاتھ اس کی طرف کہ ان کو خالی پھیرے۔“ (ترمذی و ابوداؤد اور بیہقی نے دعوات کبیر میں روایت کیا ہے)

۲۲۴۴- (۲۲) وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّ هُمَا صَفْرًا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۴۸۸ و الترمذی حدیث رقم ۳۶۲۷)

حکم الحدیث: اس کی سند موقوف ہے۔ لیکن شاہد کی بنا پر حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ۱۔ کہ ان کو خالی پھیرے الخ یعنی دعا قبول نہ کرے معلوم ہوا کہ مومن کی دعا خالی نہیں جاتی یا تو دنیا میں قبول ہوتی ہے یا آخرت میں اس کا بدلہ ملے گا۔ منہ

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت اپنے دونوں ہاتھ دعا میں اٹھاتے تو ان کو نہ رکھتے جب تک کہ ان کو نہ پھیرتے اپنے چہرہ پر۔“ (ترمذی)

۲۲۴۵- (۲۳) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحْطَهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۴۴۶)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۱۔ جب تک کہ ان کو اپنے چہرہ پر نہ پھیرتے الخ اس حدیث اور سیدنا مالک بن یسار رضی اللہ عنہ کی گزشتہ حدیث سے معلوم ہوا کہ ہاتھوں کا اٹھانا دعائیں اور پھر ان کا چہرہ پر پھیرنا سنت ہے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جامع ۱ دعاؤں کو اچھا جانتے تھے اور ان دعاؤں کو چھوڑتے تھے جو جامع نہ تھیں۔ (ابوداؤد)

۲۲۴۶- (۲۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدْعُ مَا سِوَى ذَلِكَ (رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۷۸۲)

حکم الحدیث: یہ حدیث سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ۱۔ کہ جامع ہوں جامع وہ دعا ہے کہ اس کے لفظ تھوڑے ہوں اور معنی بہت ہوں جیسے ربنا اتنا الایۃ اور یہ باعتبار اکثر کے ہے کہ نبی ﷺ اکثر دعائیں جامع ہی مانگتے تھے خاص کر ایک ہی مطلب کی دعا نہ مانگتے تھے لیکن کبھی کبھی خاص مطلب کے لئے دعا مانگنا بھی ثابت ہے۔ منہ

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

۲۲۴۷- (۲۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ

فرمایا: ”تحقیق بہت جلد قبول ہونے والی دعا، غیب کے واسطے غیب ❶ کی دعا ہے۔“ (ترمذی وابوداؤد)

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ إِجَابَةٌ دَعْوَةُ غَائِبٍ لِّغَائِبٍ (رواہ الترمذی و ابو داؤد) (ابوداؤد)

حدیث رقم ۱۵۳۵ و الترمذی حدیث رقم ۱۹۸۰

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ کسی کی غیر موجودگی میں دعا کرنا اخلاص کی دلیل ہے اور اخلاص کا ثواب بے حد ہے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے نبی ﷺ سے عمرہ ادا کرنے کے لئے اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دیدی اور فرمایا: ”اے میرے چھوٹے بھائی! اپنی دعا میں ہم کو شریک کرنا اور ہم کو نہ بھولنا“ تو نبی ﷺ نے ایک کلمہ فرمایا کہ مجھ کو خوش نہیں کرتا اگرچہ میرے لئے اس کے بدلہ تمام دنیا (بھی کیوں نہ) ہو۔ (ابوداؤد و ترمذی) اور ترمذی نے ولا تنسنا تک روایت کی ہے۔

۲۲۴۸- (۲۶) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ لِي وَقَالَ اشْرُكُنَا يَا أُخْتِي فِي دُعَايِكَ وَلَا تَنْسَنَا فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِي أَنْ لِي بِهَا الدُّنْيَا۔ (رواہ ابو داؤد و الترمذی) وَأَنْتَهُتْ رَوَاتُهُ عَنْهُ قَوْلُهُ وَلَا تَنْسَنَا (ابوداؤد حدیث رقم ۱۴۹۸ و الترمذی حدیث رقم ۳۶۳۳ و ابن ماجہ حدیث رقم ۶۸۹۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کلمہ سے یہی مراد ہے جو نبی ﷺ نے ان کو فرمائی اس حدیث سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بڑی شان معلوم ہوئی۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین شخص ہیں کہ ان کی دعا رد نہیں ہوتی، ایک روزہ دار کی جس وقت کہ افطار کرتا ہے اور دوسرا عادل حکمران اور تیسری دعا مظلوم کی کہ اس کو اللہ تعالیٰ اٹھاتا ہے آسمان ❶ کے اوپر اور کھولے جاتے ہیں اس کے لئے آسمان کے دروازے اور پروردگار فرماتا ہے: ”مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تیری ضرورت مدد کروں گا اگرچہ مدت کے بعد ہو۔“ (ترمذی)

۲۲۴۹- (۲۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حِينَ يَفْطِرُ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ وَعِزَّتِي لَا نُصْرَتَكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۲۵۹۸)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ آسمان کے اوپر ان کی یہ کنایہ ہے مظلوم کی دعا جلد قبول ہونے سے۔

اجابت از در حق بہر استقبال می آید انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین دعائیں قبول کی جاتی ہیں ان میں شک نہیں“ باپ کی دعا، مسافر کی دعا اور مظلوم کی دعا۔“ (ترمذی و ابوداؤد)

بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ دَعَوَاتٌ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ۔ (۲۲۵۰- (۲۸)

(رواہ الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ) (ابوداؤد و ابن ماجہ)

حدیث رقم ۱۵۳۶ و الترمذی حدیث رقم ۳۵۰۹ و ابن

ماجہ حدیث رقم ۳۸۶۲

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چاہئے کہ تم میں سے ہر ایک اپنے رب سے مانگے اپنی ساری حاجات یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ بھی مانگے جب وہ ٹوٹ جائے۔“

ترمذی نے ثابت بنانی کی مرسل روایت میں یہ الفاظ زیادہ کئے یہاں تک کہ مانگے اس سے نمک اور یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ بھی اسی سے مانگے جب کہ وہ ٹوٹ جائے۔ (ترمذی)

۲۲۵۱- (۲۹) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ جَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتَّى يَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۶۸۲)

۲۲۵۲- (۳۰) زَادَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ مُرْسَلًا حَتَّى يَسْأَلَ الْمِلْحَ وَحَتَّى يَسْأَلَ شِسْعَهُ إِذَا انْقَطَعَ۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۶۸۳)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ دعا میں یہاں تک اٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔“

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ تھے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کندھوں کے برابر کرتے ❶ اور دعا مانگتے۔

۲۲۵۳- (۳۱) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطِهِ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۱۴۸۹)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۲۲۵۴- (۳۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ يَجْعَلُ إصْبَعَيْهِ حَذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَيَدْعُو۔ (احمد فی المسند ۶۱/۲)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کرتے تھے اپنی دونوں انگلیاں ارح یعنی دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے سر کندھوں کے برابر یہ حدیث محمول ہے اکثر اوقات پر اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث گذشتہ محمول ہے بعض موارد پر جیسے استسقاء وغیرہ میں۔

سیدنا سہل بن سہل بن یزید رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت نقل کی کہ نبی ﷺ جس وقت دعا مانگتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور اپنے چہرہ پر پھیرتے تھے اپنے دونوں ہاتھ (بیہقی نے ان تینوں احادیث کو دعوات کبیر میں نقل کیا ہے)

۲۲۵۵- (۳۳) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ۔ (رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الثَّلَاثَةَ فِي الدُّعَوَاتِ الْكُبْرَى)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۲۵۶- (۳۴) وَعَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْمَسْأَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ أَوْ نَحْوَهُمَا وَالْإِسْتِغْفَارُ أَنْ تُشِيرَ بِإصْبَعٍ وَاحِدَةٍ وَالْإِيْتِهَالُ أَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيعًا وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ وَالْإِيْتِهَالُ هَلْكَدًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُورَهُمَا مِمَّا يَلِي وَجْهَهُ (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ۱۴۸۹)

سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی کہ سوال کرنے کا ادب یہ ہے کہ تو اپنے دونوں ہاتھ کاندھوں کے برابر اٹھائے یا ان کے قریب اور استغفار کا ادب یہ ہے کہ تو ایک انگلی سے اشارہ کرے ❶ اور عاجزی اور مبالغہ کرنا دعا میں یہ ہے کہ دراز کرے تو اپنے ہاتھ اکٹھے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ عاجزی کرنا اس طرح سے ہے کہ اپنے ❷ دونوں ہاتھ اٹھائے اور اپنے ہاتھوں کی پٹھاپٹھاپنے چہرہ کے قریب کی (ابو داؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ایک انگلی کے ساتھ الخ یعنی شہادت کی انگلی کو جس کو سب اب کہتے ہیں اور اس کو اس لئے سب اب کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ اشارہ کرنا گویا ملامت کرنا ہے نفس بد اور مردود شیطان کو۔ ❷ اور اپنے ہاتھوں کی پٹھاپٹھاپنے جیسے استقاء میں معمول ہے۔

۲۲۵۷- (۳۵) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ أَنَّهُ يَقُولُ إِنْ رَفَعْتُكَمُ أَيَّدِيكُمْ بِدَعَا مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى هَذَا يَعْنِي إِلَى الصُّدُورِ (رواه احمد) (احمد فی المسند ۲/ ۶۱)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بدعت ہے الخ یعنی فرق نہ کرنا اور ہر دعا میں ہاتھوں کا زیادہ اٹھانا بدعت ہے۔ ❷ زیادہ نہیں کیا یعنی غالباً۔

۲۲۵۸- (۳۶) وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا قَدْ عَالَاهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۴۴۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن اس کا شاہد موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے لیے پہلے دعا مانگتے الخ مطلب یہ ہے کہ دعا پہلے اپنے لئے مانگے پھر دوسرے لوگوں کے لئے کرے مثلاً یوں کہ غفر لنا الله ولكم يا عافانا الله و عافکم مثل مشہور ہے: اَلْخَوِشُ بَعْدَ رَوْيَشِ۔

۲۲۵۹- (۳۷) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِمِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِنْهُمْ وَلَا قَطِيعَةٌ رَحِمَ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ بِهَا أَحَدًا ثَلَاثَ أَمْثَلٍ سِيدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: ”کوئی مسلمان نہیں کہ مانگے کوئی دعا کہ اس میں گناہ کا مانگنا ہو نہ ناط کا توڑنا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو دیتا ہے اس دعا کی وجہ

سے تین چیزوں میں سے ایک کہ اس کے لئے جلدی دے
اس کا مطلب پایہ کہ اس دعا کو ذخیرہ کر رکھے اس کے لئے اور
آخرت میں دے اور پایہ کہ اس سے برائی پھیر دے اس کی
مانند صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اب ہم بہت دعا کریں گے تو
آپ نے فرمایا: ”اللہ کا فضل ❶ بہت ہے۔“ (احمد)

أَنْ يُعَجَّلَ لَهُ دَعْوَتُهُ وَأَمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْأَجَرَةِ وَ
إِمَّا أَنْ يَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا قَالُوا إِذَا نُكْثِرُ
قَالَ اللَّهُ أَكْثَرُ (رواہ احمد) (احمد فی المسند ۳ / ۱۸)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فضل اللہ کا بہت ہے یعنی تمہاری بہت دعاؤں کا اجر دینا اس کے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ منہ

حمیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے روایت نقل کی آپ
نے فرمایا: ”پانچ دعائیں ہیں کہ ان کے لئے قبولیت کی جاتی
ہے مظلوم کی دعا یہاں تک کہ وہ بدلے ❶ حاجی کی دعا
یہاں تک کہ ❷ واپس آئے اور جہاد کرنے والے کی دعا
یہاں تک کہ وہ بیٹھے ❸ اور مریض کی دعا یہاں تک کہ وہ اچھا
ہو اور بھائی کی دعا مسلمان بھائی اپنے کے غائبانہ پھر فرمایا
بہت جلدی قبول ہوتی ہے ان دعاؤں سے بھائی کی دعا سے
جو پس پشت ہے۔“ (روایت کیا اس کو تیسری نے الدعوات
الکبیر میں)

۲۲۶۰- (۳۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
خُمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لِهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ حَتَّى
يَنْتَصِرَ وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتَّى يَصْدَرَ وَدَعْوَةُ
الْمُجَاهِدِ حَتَّى يَقْعُدَ وَدَعْوَةُ الْمَرِيضِ حَتَّى يَبْرَأَ وَ
دَعْوَةُ الْإِخِ لِإِخِيهِ يَظْهَرُ الْغَيْبُ ثُمَّ قَالَ وَاسْرِعْ هَذِهِ
الدَّعَوَاتِ إِبْجَابَةً دَعْوَةَ الْإِخِ يَظْهَرُ الْغَيْبُ - (رَوَاهُ
الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بدلے لے کر یعنی ظالم سے زبان یا اپنے ہاتھ کے ساتھ ❷ یعنی اپنے شہر کی طرف یا اپنے اہل کی یا حج سے
فارغ ہو۔ ❸ یعنی جہاد کرنے سے۔

بَابُ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالتَّقَرُّبِ إِلَيْهِ

اللہ عزوجل کے ذکر اور اس کی نزدیکی حاصل کرنے کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا ابو ہریرہ اور سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہما دونوں سے روایت ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں بیٹھتی کوئی قوم ذکر الہی کے
لئے مگر کہ ان کو فرشتے گھیرتے ❶ ہیں ان کو رحمت ڈھانپ

۲۲۶۱- (۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَا قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا
حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَعَاشَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ

السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ۔ (رواہ مسلم)

یعنی اللہ تعالیٰ کے ذکر کی اتنی بڑی فضیلت ہے کہ ذکر کرنے والوں کو چاروں طرف سے فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمت ان پر نازل ہوتی ہے اور دل میں لذت اور چین حاصل ہوتا ہے اور عرش پر اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کرتا ہے کہ میرے فلاں فلاں بندے ایسے ہیں جو مجھ کو یاد کرتے ہیں زہے قسمت ذکر کرنے والوں کی اور زہے قدر دانی اللہ تعالیٰ کی قرآن وحدیث پڑھنا اللہ تعالیٰ کا نام لینا لوگوں کو وعظ اور نصیحت کرنا، درود و کلمہ پڑھنا اور نماز پڑھنا یہ سب ذکر میں داخل ہیں۔

(مسلم الحدیث رقم ۲۷۰۰-۳۹)

فوائد الحدیث: یعنی اللہ تعالیٰ کے ذکر کی اتنی بڑی فضیلت ہے کہ ذکر کرنے والوں کو چاروں طرف سے فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمت ان پر نازل ہوتی ہے اور دل میں لذت اور چین حاصل ہوتا ہے اور عرش پر اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کرتا ہے کہ میرے فلاں فلاں بندے ایسے ہیں جو مجھ کو یاد کرتے ہیں زہے قسمت ذکر کرنے والوں کی اور زہے قدر دانی اللہ تعالیٰ کی قرآن وحدیث پڑھنا اللہ تعالیٰ کا نام لینا لوگوں کو وعظ اور نصیحت کرنا، درود و کلمہ پڑھنا اور نماز پڑھنا یہ سب ذکر میں داخل ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مکہ کے راستہ پر چلتے ہوئے ایک پہاڑ پر گزرے کہ اس کو حمد ان کہا جاتا تھا تو آپ نے فرمایا: ”چلو یہ ہے حمد ان“ ❶ سبقت لے گئے مفردون، ”صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مفردون کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”بہت زیادہ ذکر کرنے والے مرد اور بہت زیادہ ذکر کرنے والی عورتیں۔“ (مسلم)

۲۲۶۲- (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسِيرُ فِي طَرِيقٍ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ سَمِعُوا هَذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفْرَدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفْرَدُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ۔ (مسلم)

رقم ۱۶۷۶/۴

فوائد الحدیث: ❶ یہ حمد ان ہے الخ اس پہاڑ کے پاس کوئی پہاڑ نہیں ہے یعنی جیسے یہ پہاڑ تھا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے یاد کرنے والے بھی اس کی یاد میں تنہا دوست اور گوشہ گیر رہتے ہیں۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص کی مثال جو کہ اپنے پروردگار کو یاد کرتا ہو اور اس شخص کی کہ جو یاد نہیں کرتا مانند ❶ زندہ اور مردہ کی ہے۔“ (بخاری ومسلم)

۲۲۶۳- (۳) وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ۷۴۰۷ و مسلم الحدیث رقم ۲-۷۷۹)

فوائد الحدیث: ❶ زندہ اور مردہ کی مانند ہے الخ یعنی جس شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد ہوتی ہے وہ بابرکت اور بارونق ہے اور جس میں اللہ تعالیٰ کی یاد نہیں وہ بے برکت ہے۔ منہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندہ کے گمان کے مطابق ❶ ہوں کہ جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے اور اس کے ساتھ ہوں جب مجھ کو یاد کرتا ہے پس اگر وہ مجھ کو یاد کرتا ہے اپنی ذات میں تو میں اس کو اپنی ذات میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ کو جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس جماعت میں یاد کرتا ہوں جو کہ ان سے بہتر ہے۔“ (بخاری ومسلم)

۲۲۶۴- (۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنِ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنِ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ۷۴۰۵ و مسلم الحدیث رقم ۲-۲۶۷۵)

فوائد الحديث: ❶ بندہ کے گمان الخ اس حدیث میں ذکر کی فضیلت اور نیک عمل کی ترغیب ہے جس سے حسن ظن اللہ تعالیٰ کو حاصل ہوا اور یہ نہیں کہ گناہوں پر تواتر جائے اور یوں کہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو ضرور بخشے گا اس لیے کہ اس کا نام رجا ہے، حسن ظن نہیں بلکہ یہ باطل آرزو اور شیطانی وسوسا ہے جیسے کوئی بغیر بل چلائے اور بیخ ڈالے خرمن کی آرزو رکھے تو سودا کی اور دیوانہ شمار کیا جائے گا۔

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص ایک نیکی لائے تو اس کے لئے ثواب ہوتا ہے اس کے دس گنا برابر اور زیادہ بھی دیتا ہوں اور جو شخص برائی لائے تو برائی کی سزا اس کے برابر یا بخش دیتا ہوں اور جس نے مجھ سے نزدیکی ڈھونڈھی ایک بالشت میں نزدیک ہوتا ہوں اس سے ایک گز، جس نے نزدیکی ڈھونڈی مجھ سے ایک گز، میں نزدیک ہوتا ہوں اس کے دونوں ہاتھوں کے پھیلانے کی مانند اور جو شخص کہ میرے پاس آتا ہے چل کر میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں اور جو مجھ سے ملے زمین کی مقدار کے گناہ لے کر وہ میرے ساتھ نہ شریک کرتا ہو کسی کو تو میں اس سے ملاقات کروں گا مانند اس زمین ❶ کے بخشش سے۔“ (مسلم)

۲۶۶۵- (۵) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أََمْثَالِهَا وَازِيدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ مِثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شَيْئًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرَوْلَةً وَمَنْ لَقِينِي بِقِرَابِ الْأَرْضِ خَطِئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً (رواه مسلم) (ومسلم حديث رقم ۲۶۸۷-۲۶۸۸) والترمذی حديث رقم ۳۶۰۸ وابن ماجه حديث رقم ۳۸۲۱ واحمد في المسند ۱۶۹/۵

فوائد الحديث: ❷ اس زمین کی مانند الخ یعنی جتنا بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس سے دس گنا زیادہ اللہ تعالیٰ بندہ پر متوجہ ہوتا ہے اور اس کا مددگار ہو کر دین کے مشکل کام اس پر آسان کر دیتا ہے اس حدیث میں نیک کاموں کی ترغیب ہے جن سے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے اور کمال رحمت کا بیان ہے جس کا کچھ حساب نہیں ہو سکتا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو شخص کے میرے ولی (دوست) کو ایذا دے تو میں اس کو خبردار کرتا ہوں لڑائی کے ساتھ اور نہیں قریب ہوتا میرا بندہ میری طرف کوئی چیز لے کر جو مجھ کو بہت پسند ہو ان چیزوں سے جو میں نے اس پر فرض کی ہیں اور میرا بندہ ہمیشہ رہتا ہے میری طرف نزدیکی ڈھونڈتا نوافل کے ساتھ یہاں تک کہ میں اس کو دوست رکھتا ہوں اور جس وقت میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو میں اس کی شنوائی (کان) ہوتا ہوں کہ اس کے ساتھ سنتا ہے اور میں اس کی بینائی (آنکھیں)

۲۶۶۶- (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنَنِي بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أَحْبَبْتُهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرَجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لِأَعْطِيْتَهُ وَلَكِنْ اسْتَعَاذَنِي لِأُعِيدَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدَّدْتُ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْفُرُهُ

الْمَوْتُ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَ تَهُ وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ (رواہ البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۶۵۰۲)

ہوتا ہوں کہ اس کے ساتھ دیکھتا ہے اور میں اس کا ہاتھ ہوتا ہوں کہ اس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہوتا ہوں کہ وہ اس کے ساتھ چلتا ہے اور مجھ سے یہ بندہ مانگتا ہے تو ① میں اسے دیتا ہوں اور اگر میرے ساتھ پناہ پکڑتا ہے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں اور میں توقف اور تردد نہیں کرتا کسی چیز میں سے کہ میں اس کو کرنے والا ہوں میرے تردد کی مانند مومن کی جان قبض کرنے سے وہ موت کو ناخوش رکھتا اور میں ناپسند کرتا ہوں اس کی تکلیف کو حالانکہ اس کو مرنے کے سوا چارہ نہیں ہے۔“ (بخاری)

فوائد الحدیث: ① البتہ اس حدیث میں اس مقام کا بیان ہے جس کو علم سلوک میں فساد فی اللہ اور بقاء باللہ کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بندہ کثرت عبادت سے مقبول ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل اور جوارح کا یعنی آنکھ کان ناک ہاتھ پاؤں کا حافظ ہو جاتا ہے ان کو گناہوں سے روکتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مقبول کی حاجت روائی پر اس کے کان اور آنکھ اور پاؤں سے بھی زیادہ متوجہ ہوتا ہے لیکن صحیح مطلب یہ ہے کہ جب محبت الہی نے بندہ پر سایہ کیا تو اس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی چیز سے تعلق اور دل بستگی نہیں رہتی اور سوائے رضا الہی کے کوئی آرزو اور تمنا اس کے دل میں نہیں دھل پاتی تو کوئی کام جس میں اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو اس سے نہیں ہو سکتا آنکھ کان ہاتھ پاؤں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع ہو جاتے ہیں اس کی مرضی کے بغیر نہ کسی چیز کو دیکھتے ہیں اور نہ کوئی بات سنتے ہیں سوائے عمدہ درجات حاصل کرنے کا طریقہ اس حدیث میں اشارہ فرمایا کہ دوام نوافل سے حاصل ہوتا ہے یعنی جب بندہ نے یہ جان لیا کہ قرب الہی اور اللہ تعالیٰ کی نزدیکی کا عبادت کے بغیر کوئی طریقہ نہیں ہے تو اس کے لئے عبادت پر مہربانہ ہوتا ہے۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۲۶۷- (۷) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَيْنَا حَاجَتَكُمْ قَالَ فَيَحْفَظُهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي قَالَ يَقُولُونَ يُسَبِّحُونَكَ وَكَبَّرُونَكَ وَيُحَمِّدُونَكَ وَيُجَدِّدُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْكَ قَالَ فَيَقُولُ كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے لئے کئی فرشتے ہیں راہوں ① میں پھرتے ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے ہیں ② پس جب وہ ایک جماعت کو پاتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے تو آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہیں اپنے مطلب ③ کی طرف جلدی آؤ آپ نے فرمایا: ”پس فرشتے جماعت کو گھیر لیتے ہیں اپنے پروں سے آسمان دنیا تک“ آپ نے فرمایا: فرشتوں سے ان کا پروردگار پوچھتا ہے حالانکہ وہ فرشتوں سے ان کا حال بہت بہتر جانتا ہے میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”فرشتے کہتے ہیں کہ تیری تسبیح بیان کرتے ہیں“ ④ تیری بڑائی بیان کرتے ہیں“ تیری تعریف کرتے ہیں اور تجھ کو بزرگی کے ساتھ یاد کرتے

قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمَجُّدًا وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا قَالَ فَيَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونَ قَالُوا يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً قَالَ فِيمَ يَتَعَوَّذُونَ قَالَ يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُولُ فَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ يَقُولُونَ لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُولُ فَأَشْهَدُكُمْ أَنِّي قَدْ عَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيهِمْ فَلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْفَى جَلِيسُهُمْ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِي رَوَايَةٍ مُسْلِمٌ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فَضَلًا يَنْتَعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتَّى يَمْلَأَ مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْ آيِنِ جَنَّتُمْ فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْأَرْضِ يَسْبَحُونَكَ وَيَكْبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَيُحَمِّدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ جَنَّتْكَ وَمَاذَا يَسْأَلُونَنِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ جَنَّتْكَ

ہیں آپ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھ کو دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں اللہ کی قسم! تجھ کو نہیں دیکھا، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان کا کیا حال ہوتا وہ اگر مجھ کو دیکھتے؟ آپ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں اگر وہ تجھ کو دیکھتے تو تیری بہت بندگی کرنے والے ہوتے اور تیرے لیے بہت بزرگی سے یاد کرنے والے ہوتے اور تیرے لیے بہت تسبیح کرنے والے ہوتے، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں وہ تجھ سے بہشت مانگتے ہیں آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے بہشت کو دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں اے پروردگار! انہوں نے اس کو نہیں دیکھا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان کا کیا حال ہوتا اگر وہ جنت کو دیکھتے؟ آپ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں اگر وہ اس کو دیکھتے تو اس پر بہت حرص کرنے والے ہوتے اور اس کو بہت طلب کرنے والے ہوتے اور اس میں بہت رغبت ۵ کرتے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں قسم ہے اے ہمارے پروردگار! انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا حال ہوتا اگر دوزخ کو دیکھتے؟ آپ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں اگر اس کو دیکھتے تو اس سے بہت ۶ ہوتے بھاگنے والے اور اس سے بہت ڈرنے والے ہوتے ۷ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا، آپ نے فرمایا ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ذکر کرنے والوں میں فلاں شخص ہے کہ جو ذکر کرنے والا نہیں ہے سوائے اس کے نہیں کہ وہ کسی کام کے لیے آیا تھا پھر ان میں ۸ بیٹھ گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ ایسے بیٹھنے ۹ والے ہیں کہ ان کا ہمیشہ بد بخت نہیں ہوتا۔ (بخاری) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ کے کتنے فرشتے ہیں زیادہ ۱۰ پھرنے والے ذکر کی مجالس ڈھونڈتے ہیں تو جب مجلس پاتے ہیں کہ اس

میں ذکر ❶ ہو تو وہ ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور بعض ان کا بعض کو گھیرتا ہے اپنے پروں کے ساتھ یہاں تک کہ بھر جاتی ہے وہ ساری فضا جو آسمان اور اس مجلس کے درمیان ہے فرشتوں سے اور جس وقت کہ ذکر کرنے والے جدا ہوتے ہیں تو فرشتے چڑھتے ہیں اور آسمان تک پہنچتے ہیں ❷ آپ نے فرمایا: ”پھر ان سے اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے اور وہ ان کا حال خوب جانتا ہے تم کہاں سے آئے؟ فرشتے کہتے ہیں ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے کہ جو زمین میں ہیں تیری تسبیح اور بڑائی بیان کرتے ہیں اور تیرا کلمہ پڑھتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں اور تجھ سے مانگتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں کہ تجھ سے تیری بہشت مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری بہشت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں اے ہمارے رب! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا حال ہوتا اگر وہ میری بہشت دیکھتے فرشتے کہتے ہیں اور وہ تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور کس چیز سے مجھ سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں تیری آگ سے پناہ مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر میری آگ دیکھتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تجھ سے بخشش طلب بھی کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے ان کو بخش دیا اور ان کو وہ چیز دی جو انہوں نے مانگی ❸ اور میں نے ان کو اس چیز سے پناہ دی کہ جس چیز سے انہوں نے پناہ ❹ مانگی آپ نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ان میں فلاں شخص بڑا گناہ گار ہے سوائے اس کے نہیں کہ وہ گزر رہا ❺ تھا تو ان کے ساتھ بیٹھ گیا“ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اس کو بھی میں نے بخش دیا یہ وہ قوم ہے کہ ان کی برکت کی وجہ سے ان کا ہم نشین بد بخت نہیں ہوتا۔“

قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا لَا أَيْ رَبِّ قَالَ وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا وَيَسْتَجِيرُونَكَ قَالَ وَمِمَّا يَسْتَجِيرُونَ نَبِيَّ قَالُوا مِنْ نَارِكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا يَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَاعْطَيْنَهُمْ مَا سَأَلُوا وَاجْرَتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ يَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَاةٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُولُ وَلَكِنَّ غَفَرْتُ لَهُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْفِي بِهِمْ جَلِيسُهُمْ۔ (البخاری حدیث رقم ۶۴۰۸ و مسلم حدیث رقم ۲۵-۲۶۶۹) واحمد فی المسند ۲/۳۸۲

فوائد الحديث: ❶ راہوں میں ارج یعنی مسلمانوں کے راہوں میں۔ ❷ ڈھونڈھتے ہیں ارج یعنی تاکہ ان سے ملاقات کریں اور ان کا ذکر کریں۔ ❸ اپنے مطلب کی طرف ارج یعنی ذکر کے سننے اور ذکرین کی ملاقات کی طرف۔ ❹ تیری تسبیح کرتے ہیں یعنی ہر عیب اور نقصان سے تجھ کو پاک بتلاتے ہیں۔ ❺ اس میں رغبت ارج یعنی اس لئے کہ دیکھنے کی مانند خبر نہیں ہے۔ ❻ اس سے بہت بھاگنے والے ارج یعنی جو

چیزیں کہ دوزخ میں داخل ہونے کا سبب ہیں ان سے بہت بھاگتے۔ ۷ یعنی اپنے دلوں میں ڈرنے والے۔ ۸ پھر ان میں بیٹھ گیا الخ یعنی وہ لائق مغفرت نہیں۔ ۹ کہ نہیں الخ یعنی ان کے پاس بیٹھنے کی برکت سے وہ بھی بخشا گیا اگرچہ وہ ذکر نہ تھا اس حدیث سے ذکر الہی کی نہایت فضیلت ثابت ہوئی اور اولیاء اللہ کی وجوہات دن ذکر الہی میں مشغول رہتے ہیں نہایت بزرگی معلوم ہوئی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نیکیوں کی صحبت آخرت میں کام آئے گی۔ ۱۰ یعنی اعمال لکھے والوں کے علاوہ ہیں کہ ان کا مقصود ذکر کے حلقوں کے سوائے کچھ نہیں۔

۱۱ کہ اس میں ذکر ہو یعنی اکثریت کے ساتھ۔ ۱۲ اور پہنچتے ہیں یعنی ساتویں آسمان تک اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ ذات الہی ہمارے آسمانوں پر عرش کے اوپر ہے تمام اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے علاوہ چند جمعیہ اور پچھلے کئے ملاؤں کے جو علم منطق اور کلام پڑھ کر اس اجماع سے نکل گئے۔ ۱۳ کہ مانگی الخ یعنی بہشت۔ ۱۴ پناہ مانگی الخ یعنی کسی کام کے لئے۔ ۱۵ گذرنا تھا الخ یعنی کسی کام کے لئے۔

۲۲۶۸- (۸) عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَسَدِيِّ قَالَ لِقَيْسِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قُلْتُ نَافَقٌ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا تَقُولُ قُلْتُ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُدْعَرُّنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَمَا رَأَى عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَاللَّهِ إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هَذَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ نَافَقٌ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُدْعَرُّنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَمَا رَأَى عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوُتَدُّمُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحْتُكُمُ الْمَلَائِكَةَ عَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طَرْفِكُمْ وَلَكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً قُلْتُ مَرَّاتٍ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۲۶۳۳ واحمد فی المسند ۴/ ۳۴۶ بتغیر بسیط)

سیدنا حنظلہ بن ربیع السیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ملاقات کی انہوں نے کہا اے حنظلہ! تیرا کیا حال ہے؟ میں نے کہا حنظلہ! منافق ہو گیا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا سبحان اللہ تو کیا کہتا ہے؟ میں نے کہا اس لئے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے نزدیک ہوتے ہیں تو آپ ہم کو دوزخ کے ساتھ نصیحت کرتے ہیں اور جنت کے ساتھ گویا کہ ہم جنت اور دوزخ کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور جس وقت کہ ہم نکل کر جاتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے تو مشغول رہتے ہیں بیویوں، اولاد میں، زمینوں اور باغوں میں ہم بہت بھول جاتے ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! ہم بھی مانند اس حال کے پہنچتے ہیں ۳ میں ملو ابو بکر رضی اللہ عنہ چلے یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے میں نے کہا اے اللہ کے رسول! حنظلہ منافق ہو گیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس قول کا کیا سبب ہے؟ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں اور آپ ہمیں دوزخ اور جنت کے ساتھ نصیحت کرتے ہیں تو گویا کہ ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور جب ہم آپ کے پاس سے نکل کر جاتے ہیں تو ہم مشغول ہوتے ہیں بیویوں، اولاد، زمینوں اور باغوں میں اور ہم بہت ہی نصیحت کی باتیں بھول جاتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں

میری جان ہے! اگر تم ہمیشہ اس حال پر رہو کہ میرے نزدیک ہوتے ہو حالت ذکر میں، تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں بچھونوں پر اور تمہاری راہوں میں لیکن اے حظلہ ④ ایک ساعت اور ایک ساعت یہ آپ نے تین بار کہا۔“ (مسلم)

فوائد الحديث: ① کیا حال ہے الخ یعنی تیری استقامت کیسی ہے اس چیز پر کہ تو نے نبی ﷺ سے سنی آیا موجود ہے یا نہیں۔ ② منافق ہو گیا الخ یعنی باعتبار حال کے نہ کہ ایمان کے۔ ③ اس حالت کی مانند الخ یعنی ہمارا بھی یہی حال ہے کہ حاضر و غیب میں تفاوت ہے۔ ④ لیکن اے حظلہ! الخ یعنی ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت یاد پروردگار یعنی اگر حضور ہر دم یہی حال بنارہے تو آدمی بالکل اس عالم کے کاروبار سے معطل ہو جائے اور انسان کا فرشتوں جیسا حال ہو جائے اس لیے یہ عالم ہر دم نہیں رہتا اس کو نفاق نہ جاننا چاہئے کہ غفلت کا آنا حکمت سے خالی نہیں۔

الفصل الثانی (دوسری فصل)

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تم کو خبردار نہ کروں تمہارے بہترین اعمال سے اور بہت پاکیزہ اعمال کے تمہارے بادشاہ کے نزدیک اور بہت بلند اعمال کے تمہارے درجات میں اور بہتر تمہارے لئے سونے اور چاندی کے خرچ کرنے سے اور بہتر تمہارے لئے اس سے کہ اپنے دشمنوں سے ملو پھر تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہاں خبر دیجئے، آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا ذکر۔“ ① (مالک و احمد و ترمذی و ابن ماجہ) مگر یہ کہ مالک نے موقوف بیان کی ہے یہ حدیث سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ پر۔

۲۲۶۹- (۹) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا أُنبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِكِكُمْ وَأَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ ذِكْرُ اللَّهِ - (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) إِلَّا أَنَّ مَالِكًا وَقَفَّ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ (الترمذی حدیث رقم ۳۴۳۷ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۷۹۰ والموطا واحمد فی المسند ۶/ ۴۴۷)

حکم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ① اللہ تعالیٰ کا ذکر الخ اب عام ہے کہ یہ ذکر زبان سے ہو یا دل سے یا دونوں سے علماء ظاہر کے نزدیک جب تک زبان سے کوئی لفظ نہ نکالے تو وہ ذکر نہ ہوگا اور دینی درجہ ذکر کا ان کے نزدیک یہ ہے کہ آدمی خود سنے۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

سیدنا عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا کون سا آدمی بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اس کے لئے خوش خبری ہے کہ اس کی عمر دراز ہوئی اور اس کے عمل نیک ہوئے“ اس نے کہا اے

۲۲۷۰- (۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ فَقَالَ طُوبَى لِمَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسَنَ عَمَلُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَفَارِقَ الدُّنْيَا

وَلِسَانَكَ رَطْبٌ مِّنْ ذِكْرِ اللَّهِ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ
 التِّرْمِذِيُّ) (الترمذی حدیث رقم ۲۴۳۱ والدارمی
 حدیث رقم ۲۷۴۸ واحمد فی المسند ۵/۴۳)
حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ تیری زبان تر ہوا لے اس میں بھی زبان کی قید لگائی کہ زبان سے ذکر کیا کر۔

۲۲۷۱- (۱۱) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا قَالُوا
 وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حَلَقُ الذِّكْرِ (رواه الترمذی)
 (الترمذی حدیث رقم ۳۵۷۷ واحمد فی المسند ۳/
 ۶۵)
حکم الحدیث: یہ حدیث شواہد کی بنا پر حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ ذکر کے حلقے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب ایسی جماعت پر گزرے جو اللہ عزوجل کو یاد کرتے ہوں تو تم
 بھی ان کے ساتھ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرو اور ذکر کے حلقوں کو بہشت کے باغ فرمایا اس لئے کہ آدمی ان کی وجہ سے بہشت میں داخل ہوتا ہے
 امام نووی رحمہ اللہ نے کہا جیسے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا مستحب ہے ویسے ہی ذکر کی مجالس میں بیٹھنا مستحب ہے اب عام ہے کہ یہ ذکر زبان سے ہو یا
 دل سے یا دونوں سے علماء ظاہر کے نزدیک جب تک زبان سے کوئی لفظ نہ نکالے وہ ذکر نہ ہوگا اور ذکر کا ادنیٰ درجہ ان کے نزدیک یہ ہے کہ
 آدمی خود سے لیکن اہل تصوف کے نزدیک ذکر قلبی یعنی دل سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو یاد کرنا سب سے اعلیٰ ہے وہ کہتے ہیں کہ ذکر قلب صدقہ اور
 جہاد اور سب عبادات سے افضل ہے کیونکہ یہ تمام عبادات ہاتھ اور پاؤں سے ہوتی ہیں اور ذکر دل سے ہوتا ہے اور دل ہاتھ اور پاؤں سے
 اشرف ہے اور یہی ذکر جہاد اکبر ہے نہ وہ ذکر جس میں آدمی چیخے چلائے اور صحیح قول اس باب میں یہ ہے کہ جواز کا ر آپ ﷺ سے خاص
 خاص اوقات میں وارد ہیں ان کو سنت کے موافق زبان سے ادا کرے جیسے آپ ﷺ ادا کیا کرتے تھے اور جواز کا ر آپ سے جہراً منقول ہیں
 ان کو جہراً ادا کرے اور جو آہستہ منقول ہیں انہیں آہستہ سے ادا کرے لیکن جہر میں مبالغہ کرنا اور نعرے مارنا اور ضرب لگانا جو آج کل کے
 دور میں صوفیاء یا نام نہاد علماء سکھاتے ہیں یہ سنت کے خلاف ہے آواز صرف اس قدر بلند ہونی چاہیے کہ پاس والا آدمی سن لے اور پوشیدگی
 اس قدر کہ خود سننے کی طریقہ افضل ہے اور فقر کا ہر درد و چیزوں پر ہے ایک خالی کرنا دل کا ماسوئی اللہ سے یعنی ہر ایک لذت اور دنیا کی ہر ایک چیز
 کی محبت سے دوسرے بھردینا دل کا اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی یاد سے۔

۲۲۷۲- (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ فِيهِ كَانَتْ
 عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَبَرَةً وَمَنْ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ
 اللَّهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تَبَرَةً۔ (رواه ابو داؤد)
 (ابو داؤد حدیث رقم ۴۸۵۶)
 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ”جو شخص کہ ایک مجلس میں بیٹھے اور اللہ تعالیٰ کو اس میں نہ یاد
 کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسرت کا باعث ہوگا
 اور جو شخص کہ خواب گاہ میں لیٹے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کو نہ یاد
 کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حسرت کا باعث ہو

گا۔“ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں کوئی قوم کہ ایک مجلس سے کھڑے ہوں اس میں اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کیا ہو، مگر کھڑے ہوئے مردار گدھے کی مانند اور ان پر حسرت ہوگی۔“ (احمد و ابوداؤد)

۲۲۷۳- (۱۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ جِيفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ۔ (رواہ احمد و ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۴۸۵۵)

واحمد فی المسند ۲/ ۳۸۹

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی قوم کسی مجلس میں نہیں بیٹھی کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا نہ اپنے نبی پر درود بھیجا مگر وہ مجلس ان پر ہوگی افسوس پھر اگر وہ چاہے ان کو عذاب کرے اور اگر چاہے ان کو بخشے۔“ (ترمذی)

۲۲۷۴- (۱۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَلَمْ يَصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تَرَةٌ فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَهُمْ (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۴۴۴۰ و احمد فی المسند ۲/ ۴۵۳)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابن آدم کا ہر کلام اس پر وبال (یعنی اس پر حسرت) ہے اس کو نفع نہیں مگر نیکی کے ساتھ امر کرنا یا برائی سے منع کرنا یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔“ (ترمذی و ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۲۲۷۵- (۱۵) وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ كَلَامٍ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٍ عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللَّهِ. (رواہ الترمذی و ابن ماجہ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔ (ابن ماجہ حدیث رقم ۳۹۷۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام نہ کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر زیادہ کلام کرنا دل کی سختی کا سبب ❶ ہے اور آدمیوں کا بہت دور اللہ تعالیٰ سے سخت دل ہے۔“ (ترمذی)

۲۲۷۶- (۱۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ قُسُوةٌ لِلْقُلُوبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللَّهِ الْقُلُوبُ الْقَاسِيَةُ۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی الحدیث ۲۴۱۱)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سختی دل کا سبب ہے الخ یعنی زیادہ کلام کرنے والا حق بات نہیں سنتا اور لوگوں سے ملنا جلنا اور اللہ تعالیٰ سے کم

ڈرتا ہے اور آخرت سے غافل رہتا ہے۔ منہ

۲۲۷۷- (۱۷) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ أَصْقَارِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا أَنَّ الْمَالَ خَيْرٌ فَتَتَّخِذُهُ فَقَالَ أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَا كَرٍّ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيْمَانِهِ (رواه احمد والترمذی و ابن ماجه) (ابن ماجه حدیث رقم ۱۸۵۶ مع تغییر واحمد فی المسند ۵/ ۲۷۸)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت ”اور وہ لوگ کہ ہونا اور چاندی جمع کرتے ہیں نازل ہوئی تو اس وقت ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے آپ کے بعض سفروں میں آپ کے بعض اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا کہ یہ آیت سونے اور چاندی کے بارہ میں اتری ہے کاش کہ ہم جانیں کہ کون سا مال بہتر ہے کہ ہم اس کو جمع کریں؟ آپ نے فرمایا: ”بہترین ❶ مال زبان ہے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والی اور شکر کرنے والا دل اور مسلمان بیوی کہ اس کی مدد کرے اس کے ایمان ❷ پر۔“ (احمد و ترمذی و ابن ماجہ)

حکم الحدیث: یہ حدیث منقطع ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا بہترین مال الخ ظاہر میں اگرچہ سوال تعین مال سے تھا لیکن ان کی مراد یہ تھی کہ ایسی چیز سے مطلع فرمائیں کہ جو حاجات کے پیش آنے کے وقت نفع دے اس لئے آپ نے وہ چیزیں بتائیں کہ مفید ہیں۔ ❷ اس کے ایمان پر الخ یعنی اس کے دین کی مددگار رہے کہ نماز روزہ یا دلائے اور دوسری عبادات اور اس کو زنا اور دوسری تمام حرام چیزوں سے منع فرمائے۔ منہ

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ ایک حلقہ (مجلس) پر نکلے کہ مسجد میں تھا کہا تم کو کس چیز نے بٹھایا ہے؟ انہوں نے کہا، ہم اللہ تعالیٰ کی یاد کرنے کے لئے بیٹھے ہیں کہا اللہ کی قسم انہیں بٹھایا ہے تم کو مگر اسی نے؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! ہم کو اس کے بغیر کسی نے نہیں بٹھایا، معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا خبردار رہو! میں نے تم کو تم پر تہمت رکھنے کے لئے قسم نہیں دی اور رسول اللہ ﷺ سے حدیث کو کم نقل کرنے میں میرے مرتبہ کا کوئی ❶ شخص نہیں ہے اور تحقیق رسول اللہ ﷺ ایک حلقہ پر نکلے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے آپ نے کہا کس چیز نے تم کو اس جگہ بٹھایا؟ انہوں نے عرض کیا، ہم اللہ کی یاد کرنے بیٹھے ہیں اور ہم اس کی تعریف کرتے ہیں کہ ہم کو اس نے اسلام کا راستہ دکھایا ہے اور ہم پر اس کا احسان رکھا ہے

۲۲۷۸- (۱۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجَلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ قَالَ اللَّهُ مَا أَجَلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ مَا أَجَلَسَنَا غَيْرُهُ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجَلَسَكُمْ ههنا قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ اللَّهُ مَا أَجَلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ مَا أَجَلَسَنَا إِلَّا ذَلِكَ قَالُوا أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَالْكِنَةُ أَتَانِي جَبْرِيْلٌ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَبَاهِي بِكُمْ

المَلٰئِكَةُ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۴۰)۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم کو نہیں ۲ بیٹھایا مگر اسی نے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! ہم کو نہیں بیٹھایا مگر اسی نے؟ آپ نے فرمایا: ”خبردار ہو! میں نے تم کو تم پر تہمت رکھنے کے لئے قسم نہیں دی لیکن میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے مجھ کو خبر دی کہ اللہ عزوجل تمہارے ۳ ساتھ فرشتوں سے فخر کرتا ہے۔“ (مسلم)

فوائد الحديث: ۱ اور میرے مرتبہ میں کوئی نہیں تھا الخ یعنی میں سب لوگوں سے کم حدیث روایت کرتا ہوں۔ ۲ اللہ کی قسم ہے تم کو نہیں بیٹھایا مگر اسی نے الخ معمول ہے کہ کمال خوشی میں کبھی اپنے دوست سے یقینی بات کو قسم دے کر پوچھتے ہیں تاکہ دوبارہ تازہ خوشی حاصل ہو اسی قسم کی آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو قسم دلائی پھر کمال شفقت سے فرما بھی دیا کہ میرا قسم دلا تا بدگمانی کی وجہ سے نہیں ہے تاکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو رنج (تکلیف) نہ ہو۔ ۳ اللہ عزوجل تمہارے ساتھ فرشتوں سے فخر کرتا ہے الخ یعنی ان کی خوبی اور کثرت ثواب بیان کرتا ہے کہ اس کے باوجود کہ بنی آدم شہوت اور غضب کے جال میں گرفتار ہیں پھر بھی وہ میری یاد سے غافل نہیں اس حدیث سے ذکر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! اسلام کے احکام مجھ پر بہت ہیں ۱ پس مجھ کو ایسی چیز کے ساتھ خبر دیجئے کہ اس کے ساتھ بھروسا کروں ۲ آپ نے فرمایا: ”تیری زبان ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے تر رہے۔“ (ترمذی و ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے

۲۲۷۹- (۱۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبُّتُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِمَّنْ ذَكَرَ اللَّهَ۔ (رواه الترمذی وابن ماجہ)
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ (الترمذی)

حدیث رقم ۳۴۳۵ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۷۹۳

حكم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ۱ مجھ پر بہت ہیں الخ یعنی سلام میں بہت سے اعمال خیر ہیں اور ہر ایک کے شرائط اور احکام ہیں۔ منہ ۲ میں اس کے ساتھ بھروسا کروں الخ یعنی ہر حال میں اٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے، تنہائی اور صحبت جوانی اور پیری طاقت اور ناتاقی صحت اور بیماری میں۔ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سوال کے گئے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا بندہ بہتر اور درجہ میں بلند تر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”مرد اور عورتیں اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرنے والے“ کہا گیا اے اللہ کے رسول! اور جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اگر اپنی تلوار کا فروں اور مشرکوں میں چلائے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ

۲۲۸۰- (۲۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ أَنَّى الْعِبَادِ أَفْضَلُ وَأَرْفَعُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمِنَ الْغَايِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَصِبَ دَمًا فَإِنَّ الذَّاكِرَ لِلَّهِ أَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

(الترمذی حدیث رقم ۳۴۳۶ واحمد فی المسند ۳/

(۷۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۲۸۱- (۲۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ الشَّيْطَانُ جَائِمٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ فَإِذَا ذَكَرَ

اللَّهَ خَنَسَ وَإِذَا غَفَلَ وَسَّوَسَ۔ (رواه البخاری

تعلیقاً)

فوائد الحدیث: یعنی بغیر سند کے۔

۲۲۸۲- (۲۲) وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ ذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَافِلِينَ

كَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِيزِ وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي الْغَافِلِينَ

كَغُصْنٍ أَخْصَرَ فِي شَجَرٍ يَابِسٍ۔

۲۲۸۳- (۲۳) وَفِي رَوَايَةٍ مَثَلُ الشَّجَرَةِ

الْخَضِرَاءِ فِي وَسْطِ الشَّجَرِ وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي

الْغَافِلِينَ مَثَلُ مِصْبَاحٍ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَذَاكِرُ اللَّهِ فِي

الْغَافِلِينَ يُرِيهِ اللَّهُ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَيٌّ وَذَاكِرُ

اللَّهِ فِي الْغَافِلِينَ يُغْفَرُ لَهُ بِعَدَدِ كُلِّ فَصِيحٍ وَأَعْجَمٍ

وَالْفَصِيحُ بَنُو آدَمَ وَالْأَعْجَمُ الْبَهَائِمُ (رواه رزین)

فوائد الحدیث: دیکھاتا ہے الخ یعنی خواب میں یا ایسا عزم بالجزم بخشتا ہے کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے۔

۲۲۸۴- (۲۴) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ مَا عَمِلَ

الْعَبْدُ عَمَلًا أَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ

(رواه مالک و الترمذی وابن ماجہ) (الترمذی حدیث

جائے اور وہ خون سے رنگین ہو جائے تو تحقیق اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والا اس سے درجہ میں بہتر ہے۔“ (احمد ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شیطان ابن آدم کے دل سے چمٹا رہتا ہے تو جب ابن آدم اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو شیطان ہٹ جاتا ہے اور جب یہ غافل ہوتا ہے تو وہ وسوسہ ڈالتا ہے۔“ (یہ بخاری نے نقل کی بطریق تعلیق ۱ کے)

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا غافلوں میں مانند لڑنے والے کے ہے بھاگنے والوں کے پیچھے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا غافلوں میں سبز نشی کے مانند ہے خشک درخت میں۔

ایک روایت میں ہے سبز درخت کی مانند درختوں کے درمیان میں اور اللہ کا ذکر کرنے والا غافلوں میں مانند چراغ کے ہے اندھیرے گھر میں اور غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو دکھا ۱ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو زندگی ہی میں اس کی جگہ کو جو جنت میں ہے اور غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا اس کے لئے گناہ بخشے جاتے ہیں بقدر گنتی ہر فصیح اور عجم کے اور فصیح سے مراد آدم کے بیٹے اور عجم سے مراد جانور ہیں۔ (رزین)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نہیں عمل کرتا بندہ کوئی عمل کہ اس کو عذاب الہی سے زیادہ نجات دلانے والا ہو اللہ کے ذکر سے۔ (مالک و ترمذی وابن ماجہ)

رقم ۳۴۳۷ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۷۹۰

حکم الحدیث: اس کی سند موافق صحیح ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندہ کے ساتھ ہوں جس
وقت کہ وہ مجھ کو یاد کرتا ہے اور میرے ذکر کے ساتھ دونوں ❶
ہوٹ ہلاتا ہے۔“ (بخاری)

۲۲۸۵- (۲۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ أَنَا مَعَ
عَبْدِي إِذَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بَنِي شَفَتَاهُ (رواه
البخاری) (البحاری تعلیقاً ۱۳ / ۵۸۰ فی باب ((ولا

تحرك لسانك لتعجل به))

حکم الحدیث: میں اس کی سند سے واقف نہیں ہو سکا۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے دونوں ہوٹ اس حدیث سے بھی علماء ظاہر نے استدلال کیا ہے کہ ذکر میں زبان سے کہنا ضروری ہے
اگرچہ آہستہ ہی ہو دوسری حدیث میں ہے کہ لوگوں نے زور سے اللہ تعالیٰ کی یاد شروع کی یعنی بہت چلا کر تو آپ نے ارشاد فرمایا تم اس کو یاد
نہیں کرتے جو بہرہ اور غائب ہے اپنے آپ پر آسانی کرو اور دوسری روایت میں ہے کہ وہ تم سے زیادہ قریب ہے تمہارے پالان کے آگے
کی لکڑی سے یا تمہارے اونٹ کی گردن سے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہر جگہ اور ہر چیز کو سنتا ہے اور دیکھتا ہے لہذا چلانے کی ضرورت نہیں
اگرچہ اس کی ذات مقدس عرش معلیٰ پر ہے مگر اس کا سمع اور بصر ہر جگہ ہے۔ منہ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل فرماتے ہیں
کہ آپ فرماتے تھے: ”ہر چیز کے لئے صفائی ہے اور صفائی
دلوں کی اللہ تعالیٰ کی یاد ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے کوئی چیز
زیادہ نہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دے“ صحابہ
نے عرض کیا: ”اور نہ جہاد اللہ کی راہ میں؟“ آپ نے فرمایا:
”اور نہ جہاد اگرچہ جہاد کرنے والے کی تلوار لڑتے لڑتے
ٹوٹ جائے۔“ (بیہقی فی الدعوات الکبیر)

۲۲۸۶- (۲۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِكُلِّ شَيْءٍ صَفَالَةٌ وَصَفَالَةُ
الْقُلُوبِ ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللَّهِ
مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ وَلَا
أَنْ يَضْرِبَ بِسَيْفِهِ حَتَّى يَنْقُطِعَ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي
الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى)



كِتَابُ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى

اللہ تعالیٰ کے ناموں کے بیان میں

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو شخص ان کو یاد کرے (تو وہ) بہشت میں داخل ہوگا، اور ایک روایت میں ہے ”اللہ تعالیٰ طاق ہے طاق کو دوست رکھتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۲۲۸۷- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي رَوَايَةٍ وَهُوَ وَتُرِيحُ الْوُتْرَ - (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۶۴۱۰ و مسلم حدیث رقم ۵-۲۶۷۷) واحمد فی

المسند ۲/۲۶۷

فوائد الحدیث: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں ارحم حق تعالیٰ کے نام بے شمار ہیں اس لیے کہ سنات الہی کی کوئی حد نہیں چنانچہ ان ننانوے ناموں کے علاوہ بھی قرآن اور حدیث میں بہت سے اسماء الہی ثابت ہیں جیسے وتر، فاطر، محیط، علام، ملک، رفیع، ذو الطول، ذی المعارج، مولیٰ، نصیر، رب، ناصر، شدید العقاب، قابل التوب اور غافر الذنب ہے کہ ان کے یاد کر لینے سے بہشت حاصل ہوتی ہے۔ طاق کو دوست رکھتا ہے ارحم اسی وجہ سے اکثر عبادات طاق ہیں جیسے پانچ نمازیں، تین بار طہارت، سات بار طواف، سات بار سعی، ایام تشریق بھی تین ہیں سات بار زکوٰۃ کا نصاب پانچ و سن پانچ اوقیہ یا پانچ اونٹ ہے۔ (نووی)

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کرے تو وہ بہشت میں داخل ہوگا“ وہ نام یہ ہیں: وہ اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، بخشنے والا مہربان، بادشاہ حقیقی، نہایت پاک، سلامت و بے عیب، امن دینے والا، گنہگار غالب، مغلوب کرنے والا، کبریائی والا، عدم سے پیدا کرنے والا، صورت بنانے والا، بہت ہی بخشنے والا، غالب، بہت دینے والا، رزق پیدا کرنے والا، حکم کرنے والا، جاننے والا، تنگ کرنے والا، فراخ کرنے والا، پست کرنے والا، بلند کرنے والا، عزت

۲۲۸۸- (۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهِيمُنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمَبْعُثُ الْمُدِلُّ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْحَكِيمُ الْعَدْلُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ

الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ الْحَفِیْظُ الْمُقِیْتُ الْحَسِیْبُ الْجَلِیْلُ
الْكَرِیْمُ الرَّقِیْبُ الْمُجِیْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِیْمُ الْوَدُوْدُ
الْمَجِیْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِیْدُ الْحَقُّ الْوَكِیْلُ الْقَوِیُّ
الْمَتِیْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الْمُحْصِی الْمُبْدِی الْمَعِیْدُ
الْمُحْیِ الْمُمِیْتُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْوَاحِدُ الْمَاجِدُ
الْوَاحِدُ لَا أَحَدَ لَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ
الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَلِیُّ الْمُتَعَالِی
الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُتَنَقِّمُ الْعَفْوُ الرَّءُوفُ مَالِكُ الْمُلْكِ
ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْمُفْسِیْطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ
الْمُغْنِیُّ الْمَنَّعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِی الْبَدِیْعُ
الْبَاقِی الْوَارِثُ الرَّشِیْدُ الصَّبُوْرُ (رواه الترمذی و
الْبَهَقَیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْكَبِیْرِ) وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هَذَا
حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ - (الترمذی حدیث رقم ۳۵۷۴)

دینے والا ذلیل و سوا کرنے والا سننے والا دیکھنے والا حکم
کرنے والا انصاف کرنے والا باریک بین دل کی باتوں پر
خبردار بردبار بزرگ بہت بخشے والا قدردان بلند مرتبہ ذات
میں بڑا نگاہ رکھنے والا قوت کا پیدا کرنے والا کفایت کرنے
والا بزرگ قدر بڑا سخی نگہبانی کرنے والا قبول کرنے والا
علم میں فراخ و دانش مند دوست رکھنے والا بزرگ و شریف
اٹھانے والا حاضر ثابت کار ساز قوت والا استوار سب امور
میں مددگار تعریف کیا گیا گھیرنے والا پہلی بار پیدا کرنے
والا دوبارہ پیدا کرنے والا زندہ کرنے والا مارنے والا زندہ
قائم غنی بزرگ اکیلا بے پروا قدرت والا قدرت ظاہر
کرنے والا آگے کرنے والا پیچھے ڈالنے والا سب سے پہلے
سب سے پیچھے اوپر ہر چیز سے نزدیک کار ساز بہت بلند
نہایت احسان کرنے والا توبہ قبول کرنے والا بدلہ لینے والا
درگزر کرنے والا بہت مہربان مالک سارے جہاں کا
صاحب بزرگی اور بخشش کا عدل کرنے والا جمع کرنے والا ہر
چیز سے بے پروا بے پروا کرنے والا باز رکھنے والا ضرر
پہنچانے والا نفع پہنچانے والا روشن کرنے والا راہ دکھانے
والا پیدا کرنے والا ہمیشہ رہنے والا باقی عالم کا رہنما بردبار
(ترمذی و بیہقی فی الدعوات الکبیر) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث
غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۱۔ من دینے والا الخ یعنی مومنین کو ہول قیامت سے یا اپنے دین حق کا باور کرنے والا۔ غالب یعنی با عزت۔
درست کرنے والا ٹوٹے پھوٹے کو جوڑنے والا۔ نہایت بزرگ گھمنڈ والا۔ عدم سے پیدا کرنے والا بغیر نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا۔
صورت بنانے والا ہر مخلوق کی یعنی مناسب شکل اور صورت عطا کرنے والا۔ بخشے والا اور اپنے بندوں کے عیب اور گناہ ڈھا پھینے والا۔ غالب
یعنی سب پر۔ بہت دینے والا یعنی عوض کے بغیر۔ حکم کرنے والا اور رزق اور رحمت کے دردازے کھولنے والا۔ جاننے والا الخ یعنی ظاہر اور
پوشیدہ کا۔ تنگ کرنے والا الخ یعنی ارواح اور روزی کا بند کرنے والا۔ فراخ یعنی کشادہ کرنے والا رزق کا اور جاری کرنے والا اہدان میں
ارواح کا۔ مغروروں اور کافروں کو پست کرنے والا۔ بلند کرنے والا یعنی مومنین منکسرین کو۔ یعنی آواز کو سننے والا۔ دیکھنے والا یعنی ہر چیز کو۔

بردار بڑی سائی والا کہ اہل کفر و فسق کو جلد نہیں پکڑتا۔ بزرگ جس کی بڑائی وہم و خیال سے باہر ہے۔ بلند مرتبہ یعنی سب سے اونچا۔ بڑا یعنی سب سے۔ نگاہ رکھنے والا یعنی اپنی مخلوق کو۔ تمام عالم کو کفایت کرنے والا اس کے علاوہ کسی دوسرے کی حاجت نہیں۔ بڑائی جس کی عطا کی انتہا نہیں۔ نگہبانی کرنے والا یعنی ہر شے کا۔ قبول کرنے والا یعنی دعا کا۔ دوست رکھنے والا یعنی نیکیوں کا۔ اٹھانے والا یعنی قہروں سے مردوں کو۔ حاضر یعنی ہر چیز اس کے سامنے حاضر ہے۔ ثابت سچ سچ جس کی ذات اور صفات میں کچھ بھی دھوکا نہیں۔ کار ساز یعنی سارے عالم کا روزی و رساں اور ضامن۔ استوار یعنی سب امور میں جس کو تھکاوٹ اور ماندگی (سستی) نہیں۔ زندہ یعنی بذات خود۔ قائم یعنی بذات خود اور جہان کا تھانے والا۔ غنی جس کو کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ اکیلا یعنی ذات و صفات میں جس کا کوئی دوسرا نہیں۔ بے پرواہ اور سردار دہائی جو نہ کھائے نہ پیئے سب اس کے محتاج ہیں وہ سب سے بے نیاز ہے۔ سب سے اوپر جس کے اوپر کوئی نہیں۔ ہر چیز کے نزدیک علم کے ساتھ جس کے ورے کوئی چیز نہیں۔ بہت بلند جس کا وصف نہ ہو سکے نہایت احسان کرنے والا یعنی اپنے بندوں اور تمام مخلوقات پر۔ بدلہ لینے والا اور بدکاروں کو سزا دینے والا۔ درگزر کرنے والا یعنی گناہ گاروں سے اور ان کے گناہوں کا مٹانے والا۔ سارے جہان کا مالک جو چاہے سو کرے۔ جمع کرنے والا یعنی قیامت میں خلافت کو۔ بے پرواہ کرنے والا جس کو چاہے۔ روشن کرنے والا الخ یعنی بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنے والا جس کے نور سے ایمان کا ظہور ہے۔ راہ دکھلانے والا اور مطلب پر پہنچانے والا۔ پیدا کرنے والا یعنی جہان کو نمونہ کے بغیر ہمیشہ یعنی موجود دائمی ہمیشہ قائم۔ وارث یعنی فناے عالم کے بعد قائم رہنے والا۔

صارف جو بدکاروں کو جلد نہیں پکڑتا۔ گھیرنے والا الخ یعنی ہر چیز کو اور ایک ذرہ بھی اس کے علم سے باہر نہیں۔ منہ

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا: ”یا الہی! میں تجھ سے اس لیے مانگتا ہوں کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک بے نیاز ایسا ہے کہ نہ (تو نے) جنا اور نہ (تو) جنا گیا اور اس کا کوئی ہم سر نہیں تو آپ نے فرمایا: ”اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانی اس کے اسم اعظم کے ساتھ ایسا اسم اعظم کہ جب اس کے ساتھ مانگا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور جس وقت دعا کی جاتی ہے اس کے ساتھ تو وہ قبول کرتا ہے۔“ (ترمذی ابوداؤد)

۲۲۸۹- (۳) عَنْ بَرِيدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ دَعَا اللَّهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ (رواه الترمذی و ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۴۹۳ و الترمذی حدیث رقم ۳۵۴۲ و ابن ماجہ حدیث رقم

(۳۸۵۷)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نبی ﷺ کے پاس مسجد میں بیٹھا تھا اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا پس اس نے کہا: یا الہی! میں تجھ سے اپنا مطلب مانگتا ہوں کہ تیرے لئے ہی سب تعریف ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں مہربان بہت دینے والا آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا اے صاحب بزرگی اور بخشش کے! اے زندہ! اے تھانے والے! میں تجھ

۲۲۹۰- (۴) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ يُصَلِّي فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ أَسْأَلُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ دَعَا اللَّهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ

سے سوال کرتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے کہ جب اس کے ساتھ مانگا جائے تو وہ قبول کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ اس سے سوال کیا جائے تو وہ دیتا ہے۔“ (ترمذی ابوداؤد و نسائی وابن ماجہ)

وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد و النسائی وابن ماجہ) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۴۹۵ والنسائی حدیث رقم ۱۳۰۰ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۵۸ واحمد فی المسند ۳/ ۱۲۰)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کا اسم ① اعظم ان دو بڑی آیات میں ہے اور معبود تمہارا معبود ایک ہے، کوئی معبود نہیں مگر وہ، جسے والا مہربان ہے اور سورہ آل عمران کی ابتدا، کوئی معبود نہیں مگر وہ اکیلا، وہ زندہ قائم رکھنے والا ہے۔“ (ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی)

۲۲۹۱- (۵) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَالْهَيْكُمُ إِلَهُ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَقَاتِحَةُ آلِ عِمْرَانَ أَلَمْ تَلَمْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و الدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۴۹۶ و الترمذی حدیث رقم ۳۵۴۳ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۵۵ و الدارمی حدیث رقم ۳۳۸۹)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ① اسم اللہ کا اعظم الح اس حدیث سے نکلتا ہے کہ اسم اعظم اللہ کا لفظ ہی اسم اعظم ہے۔ اس میں بہت سے اقوال ہیں لیکن راجح قول یہ ہے کہ اللہ کا لفظ ہی اسم اعظم ہے۔

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دعا صاحب ① مچھلی کی جس وقت کہ اپنے رب سے دعا مانگی اس حال میں کہ وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے یہ ہے: ”کوئی معبود نہیں، مگر تو، تو پاک ہے، تحقیق میں ظالموں میں سے تھا، کوئی مسلمان شخص ساتھ اس کے دعا نہیں مانگتا کسی ② چیز میں مگر اللہ تعالیٰ اس کے لیے قبول کرتا ہے۔“ (احمد و ترمذی)

۲۲۹۲- (۶) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذَا دَعَا رَبَّهُ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ إِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ۔ (رواہ احمد و الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۵۷۲ واحمد فی المسند ۱/ ۱۷۰)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ① صاحب مچھلی کے الح یعنی یونس علیہ السلام۔ ② کسی چیز میں الح یعنی کسی حاجت میں۔

الفصل الثالث (تیری فصل)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں عشاء کے وقت داخل ہوا تو اس وقت ایک شخص اپنی بلند آواز سے قرآن پڑھ رہا تھا میں نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا آپ اسے ❶ ریا کرنے والا کہیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”بلکہ رجوع کرنے والا مومن“ ❷ بریدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ❸ پڑھتے تھے قرآن اور اپنی آواز بلند کرتے تھے پھر شروع کیا رسول اللہ ﷺ نے ان کی قراءت کا سننا پھر ❹ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیٹھے دعا مانگنے لگے پس کہا یا الہی! میں تجھ کو گواہ ❺ کرتا ہوں کہ تو اللہ ہے تیرے سوائے کوئی معبود نہیں ایک ہے بے نیاز نہ جتنا اور نہ جتنا گیا اور اس کا کوئی ہم سر نہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس نے اللہ تعالیٰ ❻ سے اس کے اس نام سے مانگا ہے کہ جب اس سے اس کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے تو وہ دیتا ہے اور جس وقت اس کے ساتھ اس سے دعا مانگی جاتی ہے تو وہ قبول کرتا ہے“ بریدہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! اس چیز کی کہ آپ سے سنی اس کو خبر دے دوں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں“ تو میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ کے قول کی خبر دی تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ تو آج کے دن میرا بھائی سچا ہے تو نے مجھ سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان فرمائی۔ (رزین)

۲۲۹۳- (۷) عَنْ بَرِيدَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَسْجِدَ عِشَاءً فَإِذَا رَجُلٌ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّقُولُ هَذَا مَرَّأً قَالَ بَلْ مُؤْمِنٌ مُنِيبٌ قَالَ وَأَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْمَعُ لِقَاءَهُ ثُمَّ جَلَسَ أَبُو مُوسَى يَدْعُو فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِاسْمِهِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْهُ بِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ فَأَخْبَرْتُهُ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِي أَنْتَ الْيَوْمَ لِي أَخٌ صَدِيقٌ حَدَّثَنِي بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ (رواه رزین)

حکم الحدیث: یہ حدیث مسند احمد میں آتی ہے اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ریا کرنے والا یعنی منافق کہ پڑھتا ہے پکار کر سنانے اور دکھانے کے لئے۔ ❷ رجوع کرنے والا یعنی غفلت سے ذکر کی طرف۔ ❸ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ یعنی اوپر جو گزرا کہ ایک شخص پڑھتا تھا وہ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ہی تھے۔ ❹ شاید تشہد میں بیٹھے یا نماز کے بعد۔ ❺ تجھ کو گواہ کرتا ہوں یعنی تیرے بارہ میں عقیدہ رکھتا ہوں۔ ❻ اللہ تعالیٰ سے اس نعم اعظم کے متعلق تمام احادیث کو جمع کر کے ایک دعا بنائی گئی ہے یقین ہے کہ اس میں اسم اعظم ضرور ہوگا جو اس دعا کے وسیلہ سے اپنا مطلب اللہ تعالیٰ سے مانگے پھر تین بار درود شریف پڑھے تو امید ہے کہ اس کی دعا ضرور قبول ہوگی مگر احتیاط رکھے ورنہ نفع کے بجائے نقصان ہوگا۔ وہ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اَللّٰهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهِيمُنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ
الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَالْهَيْكُمُ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ قُلِ اللَّهُمَّ مَلِكُ الْمُلْكِ تُوْنِي الْمُلْكَ مَنْ
تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي
النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ لَا
إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ الْخَنَّانُ الْمَنَّانُ يَدْبِعُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَبْأَدُ الْجَلَالَ وَالْإِكْرَامَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْأَحَبِّ
إِلَيْكَ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَبْتَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أَعْطَيْتَ وَإِذَا اسْتَرْحِمْتَ بِهِ رَحِمْتَ وَإِذَا اسْتَفْرَجْتَ بِهِ فَرَجْتَ۔ اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَدْعُوْكَ اللَّهُ وَاَدْعُوْكَ الرَّحْمَنُ وَاَدْعُوْكَ الرَّحِيمُ وَاَدْعُوْكَ بِاسْمَائِكَ الْحُسْنَى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ يَا رَبِّ
اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ

سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کے ثواب کے بیان میں

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آدمی کے بہترین کلام چار ہیں سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف بہت پیارا کلام چار ہیں سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر ان میں جس کلام سے تو پڑھنا شروع کرے کوئی مضائقہ نہیں۔“ (مسلم)

۲۲۹۴- (۱) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَفِي رَوَايَةٍ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا يَصْرُكَ بَابَهُنَّ بَدَأَتْ۔ (رواه مسلم)

(الرواية الاولى البخارى تعليقا ۱۱/ ۵۶۶ باب

۱۹ من كتاب الايمان والنذور وابن ماجه حديث رقم

۳۸۱۱ واحمد في المسند ۵/ ۱۰ والرواية الثانية مسلم

حديث رقم (۱۲- ۲۱۳۷)

فوائد الحديث: ۱ مضائقہ نہیں ضرر نہیں کرتا یعنی چاہے اول سبحان اللہ پڑھے یا الحمد للہ پڑھے یا لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر یہ ہر طرح سے درست ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۲۲۹۵- (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

”میرا کہنا سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر مجھے بہت محبوب ہے اس چیز سے کہ اس پر آفتاب نکلا ❶ ہے۔“
(مسلم)

عَلَيْهِ لَآ اَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ۔ (رواہ مسلم) (البخاری حدیث رقم ۶۳۰۵ و مسلم من حدیث طویل حدیث رقم ۲۸)۔
(۲۶۹۱) و احمد فی المسند ۲/۳۷۵

فوائد الحديث: ❶ کہ اس پر آفتاب نکلا ہے الخ یعنی دنیا اور دنیا کی چیزیں۔

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی دن میں سبحان اللہ و بحمدہ سو بار کہا“ اس کے گناہ دور کئے جاتے ہیں اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کی مانند ❶ ہوں۔“ (بخاری و مسلم)

۲۲۹۶- (۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۶۴۰۵ و مسلم من حدیث طویل حدیث رقم ۲۸- ۲۶۹۱ و احمد فی المسند ۲/۳۷۵)

فوائد الحديث: ❶ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے مانند ہوں الخ یعنی اگرچہ بہت زیادہ گناہ ہوں تو بھی معاف ہوں گے۔

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے صبح اور شام کے وقت سبحان اللہ و بحمدہ سو بار کہا تو قیامت کے دن اس شخص کے عمل سے بہتر کسی کا عمل نہ ہوگا مگر وہ شخص کہ جس نے اسی کے مانند یا اس سے زیادہ کہا۔“ ❶ (بخاری و مسلم)

۲۲۹۷- (۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمَسِي سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِأَفْضَلٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم و مسلم حدیث رقم ۲۹- ۲۶۹۲) و الترمذی حدیث رقم ۳۵۳۶ و احمد فی المسند ۲/۳۷۱

فوائد الحديث: ❶ اور اس پر زیادہ کہا الخ یہ معنی ہیں اوزاد علیہ کے اور او بمعنی واو ہے سبحان اللہ کیا رہے سبحان اللہ و بحمدہ پڑھنے کا۔

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو کلمات زبان پر بہت ہلکے ہیں ترازد میں بہت بھاری ہیں اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں وہ دو کلمات یہ ہیں سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اپنی حمد کے ساتھ موصوف ہے اللہ تعالیٰ بڑا پاک ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۲۲۹۸- (۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۶۶۸۲ و مسلم حدیث رقم ۳۱- ۶۹۴) و الترمذی حدیث رقم ۱۷۳۴ حدیث رقم ۳۵۳۴ و ابن ماجہ

حدیث رقم ۳۸۰۶ واحمد فی المسند ۲/ ۲۳۲)

۲۲۹۹- (۶) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ اَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبَ لَهُ أَلْفَ حَسَنَةٍ أَوْ يَحْطُ عَنْهُ أَلْفَ خَطِيئَةٍ. (رواه مسلم) وَفِي كِتَابِهِ فِي جَمِيعِ الرُّوَايَاتِ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ أَوْ يَحْطُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْبُرْقَانِيُّ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَابُو عَوَانَةَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُوسَى فَقَالُوا وَيَحْطُ بِغَيْرِ أَلْفٍ هَلْكَذَا فِي كِتَابِ الْحَمِيدِيِّ. - مسلم حدیث رقم ۳۷-۲۶۹۸ واحمد

فی المسند ۱/ ۱۷۴)

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز کہ ہر روز ہزار نیکیاں حاصل کرے؟“ ہم نشینوں میں سے ایک نے پوچھا: کہ ہم میں سے کوئی شخص ایک ہزار نیکیاں کس طرح حاصل کرے؟ آپ نے فرمایا: ”جو سو بار سبحان اللہ پڑھے ❶ تو اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس سے ہزار گناہ دور کئے جائیں گے۔“ (مسلم) اور مسلم کی تمام روایات میں موسیٰ جہنی سے لفظ اویحط کا ہے ابوبکر برقانی نے کہا اس کو شعبہ اور ابو عوانہ نے اور یحییٰ بن سعید قطان نے موسیٰ جہنی سے لفظ ”ویحط“ بلا الف ❷ روایت کیا ہے اور حمیدی کی کتاب ❸ میں بھی اسی طرح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ سو بار سبحان اللہ پڑھے اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی الخ سو بار سبحان اللہ پڑھنے سے ہزار نیکیاں اس لیے ہوئیں کہ اللہ تعالیٰ نے نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہے تو سو کا دس چند (اوپر) ہزار ہوا۔

❷ یعنی اس میں اویحط کی بجائے ویحط ہے۔ ❸ یعنی جامع الاصول میں

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ پوچھے گئے کہ کون سا کلام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ کلام کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے چن لیا یعنی سبحان اللہ و بحمدہ“ (مسلم)

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ ان کے پاس سے صبح کے وقت نکلے جب کہ صبح کی نماز کا ارادہ کیا اور وہ آپ کی زوجہ محترمہ اپنے مصلیٰ پر بیٹھی ہوئی تھیں پھر آپ چاشت کے وقت واپس آئے اور وہ اسی جگہ بیٹھی ہوئی تھیں آپ نے فرمایا: ”تو اس حال پر رہی کہ میں تم سے اس حال پر جدا ہوا؟“ انہوں نے کہا ہاں نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تیرے پاس سے جانے کے بعد تین مرتبہ چار ایسے کلمات کہے ہیں کہ اگر ان کا اس کے ساتھ وزن کیا جائے ❶ جو تو نے

۲۳۰۰- (۷) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَا أَصْطَفَى اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ. (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۸۴- ۲۷۳۱)

۲۳۰۱- (۸) وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بِكُرَّةٍ حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَصْطَلَى وَهِيَ جَالِسَةٌ قَالَ مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ الَّذِي فَارَقْتُكَ عَلَيْهَا فَأَلْتِ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثٌ مَرَّاتٍ لَوْ وَزَنْتُ بِمَا قُلْتُ مِنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنْتُهُنَّ ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرَضَى نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ“ (رواه مسلم) (مسلم

شروع وقت سے لے کر اب تک پڑھے ہیں وہ یہ ہیں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں اس کی مخلوقات کی گنتی کے بقدر اور موافق مرضی اس کی کے ۲ تو وہ ان پر غالب آئیں اس کی ذات کے اور موافق بوجہ اس کے عرش کے اور موافق مقدار ۳ اس کے کلمات کی سیاہی کے۔“ (مسلم)

حدیث رقم (۷۹-۲۷۲۶) وابن ماجہ حدیث رقم (۳۸۰۸)

فوائد الحديث: ۱ اگر ان کا وزن کیا جائے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر ایک دعا کا ثواب مختلف ہے اور جس دعا کا مضمون زیادہ حاوی اور جامع ہے اس میں زیادہ ثواب ہے۔ ۲ تو البتہ ان پر غالب آئیں الخ یعنی میں نے تیرے پاس سے جانے کے بعد چار کلمات تین بار کہے جن کا ثواب تیرے اس تمام وظیفہ سے زیادہ ہے اس حدیث میں اس ذکر کی فضیلت فرمائی کہ پڑھنے میں تھوڑے اور ثواب میں زیادہ ہیں۔ ۳ اور موافق مقدار سیاہی اس کی کلمات کے الخ یعنی بے انتہا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے کلمات کی کوئی حد نہیں اگر سب درخت جو زمین میں ہیں قلم ہوں اور سمندر سیاہی ہوں اور اس کے علاوہ سات سمندر اور ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ کے کلمات ختم نہ ہوں گے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کہے کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ تھا اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت اور تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے“ دن میں سو بار اس کے لئے دس غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا اس کے لئے سونکیاں لکھی جاتی ہیں سو برائیاں دور کی جاتی ہیں اور (یہ) اس کے لئے شیطان سے پناہ ہوتی ہے اس شام تک اور کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہیں آئے گا قیامت کے دن مگر وہ شخص جس نے ان کلمات کو اس سے زیادہ پڑھا۔“ (بخاری و مسلم)

۲۳۰۲- (۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ (متفق عليه) (البحاری حدیث رقم ۶۴۰۳ و مسلم حدیث

رقم (۲۸۱-۲۶۹۱) والترمذی حدیث رقم ۳۵۳۵ واحمد فی المسند ۶۰/۴)

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے پس لوگوں نے اللہ اکبر پکار کر کہا شروع کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو“ ۱ تحقیق تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے (بلکہ) تم سننے والے دیکھنے والے کو پکارتے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے ۲ اور تم اس ذات کو پکارتے ہو کہ جو

۲۳۰۳- (۱۰) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْجِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَالَّذِي تَدْعُونَهُ أَقْرَبُ إِلَيَّ أَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِي رَاحِلَتِهِ قَالَ أَبُو مُوسَى

تمہاری سواری کی گردن سے بھی تمہارے زیادہ قریب ❶ ہے“ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ کے پیچھے دل میں ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ کہہ رہا تھا، آپ نے فرمایا: ”عبداللہ بن قیس! ❷ کیا میں تجھ کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتلا دوں؟“ میں نے کہا: ہاں اے اللہ کے رسول! ضرور (بتائیے) آپ نے فرمایا: ”وہ خزانہ ❸“ لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ ہے۔“ (بخاری و مسلم)

فوائد الحديث: ❶ اپنی جانوں پر نری کروا لی یعنی آہستہ آواز سے کہو۔ ❷ اور وہ تمہارے ساتھ ہے الخ یعنی علم اور احاطہ سے۔ نووی رحمہ اللہ ❸ بہت قریب ہے الخ اس قسم کی آیات اور احادیث جن میں اللہ تعالیٰ کی معیت اور قرب کا ذکر ہے باتفاق سلف و خلف معیت اور قرب علمی پر محمول ہیں تو پھر وہ جمعیہ کی دلیل کیوں کر ہو سکتی ہیں جو معاذ اللہ! اللہ کریم کو ہر جگہ ذات سے سمجھتے ہیں۔ اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ کریم کی ذات مقدس بالائے عرش ہے اور اس کا علم، سمع اور بصر ہر چیز سے متعلق ہے وہ ہر جگہ اپنے علم سے حاضر اور ناظر ہے۔ ❹ اے عبداللہ بن قیس! ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔ ❺ وہ خزانہ یہ ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ الخ یعنی بہشت میں اس کا اتنا کثرت سے ثواب ہے جتنا کہ کافر کے نزدیک دنیا کا خزانہ عمدہ چیز ہے اور چونکہ اس کلمہ میں اقرار ہے کہ اور کسی کو طاقت ہے اور نہ قدرت! تو یہ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہے۔

الفصل الثانی (دوسری فصل)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے سبحان اللہ العظیم و بحمدہ کہا اس کے لئے جنت میں کھجور کا درخت لگایا جاتا ہے۔“ (ترمذی)

۲۳۰۴- (۱۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُفِرَتْ لَهُ نَحْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ. (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۵۲۸)

حکم الحديث: یہ حدیث صحیح ہے۔

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں کوئی صبح کہ اس میں لوگ صبح کریں مگر یہ کہ ایک فرشتہ پکارنے والا پکارتا ہے کہ پاک بادشاہ کی تسبیح بیان کرو۔“ (ترمذی)

۲۳۰۵- (۱۲) وَعَنْ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مُنَادٍ يُنَادِي سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوسَ. (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۲۶۲۰)

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہترین ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور بہترین دعا الحمد للہ ہے۔“

۲۳۰۶- (۱۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(ترمذی وابن ماجہ)

وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ (الترمذی وابن ماجہ)

(الترمذی حدیث رقم ۳۴۴۳ وابن ماجہ حدیث رقم

(۳۸۰۰)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حمد (تعریف کرنا) شکر کی چوٹی ہے اللہ کا شکر اس بندے نے نہیں کیا ❶ جس نے اس کی تعریف نہیں کی۔“

۲۳۰۷- (۱۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ رَأْسُ الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللَّهُ عَبْدًا لَا يَحْمَدُهُ. (البیہقی

(الحدیث رقم ۴۳۹۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ شکر نہیں کیا الخ حمد فقط زبان سے ہوتی ہے اور شکر زبان دل اور اعضاء سے ہوتا ہے پس حمد شکر کی ایک شاخ ہے اور حمد کو شکر کی چوٹی کا اس لئے کہا کہ وہ زبان کا فعل ہے اور زبان سے نعت اور تعریف الہی کا بیان خوب ہوتا ہے اور زبان تمام اعضاء کی نائب ہے پس گویا حمد شکر ہے اور مفصل شکر کا جزو اعظم ہے اس لئے فرمایا کہ اس بندے نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا جس نے اس کی حمد نہ کی اس میں اشارہ ہے کہ آدمی کو چاہئے کہ باوجود تصفیہ باطن کے ظاہر کی بھی محافظت کرے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جن لوگوں کو قیامت کے دن سب سے پہلے جنت کی طرف بلایا جائے گا یہ وہ لوگ ہوں گے جو خوشی ❶ اور سختی کے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہیں۔“ (تبیہقی فی شعب الایمان)

۲۳۰۸- (۱۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى إِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) (البیہقی الحدیث رقم ۴۳۹۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔**فوائد الحدیث:** ❶ خوشی اور سختی کے وقت الخ یعنی ہر حال میں راضی برضا مولیٰ ہیں۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے پروردگار! مجھے ایک چیز سکھلا کہ میں تجھ کو اس کے ساتھ یاد کروں اور میں تجھ سے دعا کروں ساتھ اس کے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے موسیٰ! لا الہ الا اللہ کہہ“ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے میرے پروردگار! یہ کلمہ تو تیرا ہر بندہ کہتا ہے میں تو کوئی خاص چیز چاہتا ہوں جو میرے لئے مخصوص ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے موسیٰ! اگر

۲۳۰۹- (۱۶) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَذْكُرُكَ بِهِ أَوْ أَدْعُوكَ بِهِ فَقَالَ يَا مُوسَى قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ يَا رَبِّ كُلُّ عِبَادِكَ يَقُولُ هَذَا إِنَّمَا أُرِيدُ شَيْئًا تَخْصِنِي بِهِ قَالَ يَا مُوسَى لَوْ أَنَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ وَغَايِرَ هُنَّ غَيْرِي وَالْأَرْضِينَ السَّبْعَ وَصُغْنَ فِي كَفِّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِي

ساتوں آسمان اور ان کے آباد رکھنے والے میرے سوا اور
ساتوں زمیں ایک پلڑے میں رکھی جائیں اور لا الہ الا اللہ کو
ایک پلڑے میں رکھا جائے تو ان چیزوں کے پلڑے سے لا
الہ الا اللہ جھک ❶ جائے گا۔“ (بنوئی فی شرح السنۃ)

كَفَّةً لَّمَّا لَتْ بِهِنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (رواه فی شرح
السنۃ) (الترمذی الحدیث رقم ۳۴۳۰)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جھک جائے اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ اکثر چیزیں حقیقت میں خوب ہیں لیکن ان کی کثرت کے باعث
لوگ ان کی قدر نہیں کرتے اور بعض چیزیں اس درجہ کی عزیز نہیں اور لوگ ان کو ان کی کمی کے باعث عزیز رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ سوال
موسیٰ علیہ السلام کو الہام کیا تا کہ وہ پوچھیں اور رب العزت جواب دے اور اس کی بزرگی ظاہر ہو خاص و عام کے نزدیک اور اس کا ہر وقت اور
مقام میں در رکھیں۔

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کہے کہ کوئی معبود نہیں مگر
اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے اس کا رب اس کو سچا کرتا
ہے“ فرماتا ہے کہ نہیں کوئی معبود مگر میں اور میں بہت بڑا ہوں
اور جس وقت کہ بندہ کہتا ہے کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ تنہا
اس کا کوئی شریک نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”کوئی معبود نہیں
مگر میں ایک ہوں“ میرا کوئی شریک نہیں اور جب بندہ کہتا ہے
کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ اسی کے لئے بادشاہت ہے اور
اسی کے لئے ہی ہے تعریف (تو) اللہ فرماتا ہے: کوئی معبود
نہیں مگر میں میرے لئے ہی بادشاہت اور تعریف ہے اور
جب بندہ کہتا ہے کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ اور نہیں پھرنا بچنا
گناہ سے اور نہ قوت اطاعت کی مگر اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ تو
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بغیر کوئی معبود نہیں، نہیں پھرنا
(بچنا) گناہ سے اور نہ قوت اطاعت کی مگر میری مدد کے ساتھ
اور آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ: ”جس شخص نے ان کلمات کو
اپنی بیماری میں کہا“ پھر مر گیا تو اس کو آگ نہیں جلائے
گی۔“ ❶ (ترمذی وابن ماجہ)

۲۳۱۰- (۱۷) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ
أَكْبَرُ صَدَقَهُ رَبُّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قِيلَ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ يَقُولُ اللَّهُ لَا إِلَهَ
إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قِيلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لِي الْمُلْكُ وَلِي
الْحَمْدُ وَإِذَا قِيلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
بِاللَّهِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي وَكَانَ
يَقُولُ مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمَهُ النَّارُ
(رواه الترمذی وابن ماجہ) (الترمذی حدیث رقم ۳۴۹۰)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ اس کو آگ نہ جلانے کی اس حدیث سے ان کلمات کی بزرگی ثابت ہوئی اور اس میں کلمہ تہجد کے علیحدہ علیحدہ کلمات مذکور ہیں پورا کلمہ اس طرح ہے جو ہر نماز کے بعد پڑھنا مسنون ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ کے ساتھ ایک عورت کے پاس داخل ہوئے اور اس کے آگے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں اور وہ ان کے ساتھ تسبیح پڑھتی تھی تو آپ نے فرمایا: ”کیا میں اس تسبیح کی تم کو خبر نہ دوں کہ وہ تجھ پر اس سے بہت آسان ❶ ہو بلکہ بہت بہتر ہو۔ وہ یہ ہے اللہ تعالیٰ کی پاکی بقدر اس چیز کے پیدا کی آسمان میں اور اللہ تعالیٰ کی پاکی ہے اس چیز کی گنتی کے موافق کہ وہ پیدا کرنے والا ہے جو کچھ زمین میں اور اللہ تعالیٰ کی پاکی ہے اس چیز کی گنتی کے موافق کہ آسمان وزمین کے درمیان ہے اور اللہ تعالیٰ کی پاکی ہے اس چیز کی گنتی کے موافق کہ وہ پیدا کرنے والا ہے اور اسی کی مانند اللہ اکبر اور اسی کی مانند الحمد للہ اور اسی کی مانند لا الہ الا اللہ اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ اسی کی مانند۔“ (ترمذی ابوداؤد) ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۲۳۱۱- (۱۸) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوَىٰ أَوْ حَصَىٰ تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ لَا أُخْبِرُكَ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكَ مِنْ هَذَا أَوْ أَفْضَلُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلُ ذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِثْلُ ذَلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلُ ذَلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۱۵۰۰ والترمذی حدیث رقم ۳۶۳۹)

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ کہ وہ بہت آسان الخ سبحان اللہ مالک کی اپنے ناتواں اور کمزور بندوں پر کیا عنایت ہے؟ بعض صوفیہ نے کہا ہے کہ بہت سے لوگ عبادت اور ریاضت میں سخت کوشش کرتے ہیں لیکن ان کا دل صاف نہیں ہوتا اور عبادت کا نور اثر ظاہر نہیں ہوتا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ تھوڑی سی عبادت جو سنت کے موافق کی جائے اس میں اس عبادت سے زیادہ اثر ہوتا ہے جس میں اتباع سنت کا خیال نہ ہو اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے زمانہ کے عباد اور زیادہ باوجود کثرت ریاضت کے صاف دل نہیں ہیں اور نہ ان میں وہ آثار اور کرامات ہیں جو پہلے لوگوں میں تھیں۔

عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص شروع دن میں سو بار اور سو بار آخر دن میں سبحان اللہ کہے تو وہ اس شخص کی مانند ہوتا ہے کہ اس نے سو حج کئے اور جس شخص نے الحمد للہ سو بار کہا شروع دن اور سو بار

۲۳۱۲- (۱۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللَّهُ مِائَةً بِالْعَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللَّهُ مِائَةً بِالْعَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ

آخر دن میں (توبہ) اس شخص کی مانند ہوتا ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں لوگوں کو سگھوڑوں پر سوار کیا اور جس نے لا الہ الا اللہ سو بار شروع دن میں کہا اور سو بار آخر دن میں (تو یہ) اس شخص کی مانند ہوتا ہے کہ اس نے سوا سملیل علیہ السلام کی اولاد سے غلام آزاد کئے اور جس نے شروع دن میں سو بار اللہ اکبر کہا اور سو بار آخر دن میں توبہ نہیں ❶ لائے گا اس دن میں کوئی شخص اس سے زیادہ ثواب مگر وہ شخص کہ جو اس کی مانند ❷ یا اس سے زیادہ ❸ پڑھے۔“ (ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

اللَّهُ وَمَنْ هَلَّلَ اللَّهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشَاءِ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَمَنْ كَثَرَ اللَّهُ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعِشَاءِ لَمْ يَأْتِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمَ أَحَدٌ بِأَكْثَرِ مِمَّا أَتَى بِهِ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ - (الترمذی حدیث رقم ۳۵۳۸)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہیں لائے گا الخ سبحان اللہ کیا آسان طریقہ ہے گناہوں کے بخشوانے اور درجات کے بڑھانے کا۔ ❷ اس کی مانند یعنی وہ اس کے برابر ہوگا۔ ❸ یا اس سے زیادہ پڑھے الخ یعنی وہ اس سے افضل ہوگا۔

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سبحان اللہ کہنا اعمال کے ترازو کو آدھا بھرتا ہے الحمد للہ کہنا سارے ترازو کو بھرتا ہے اور لا الہ الا اللہ کہنا اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ نہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچتا ہے۔“ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد قوی نہیں ہے۔

۲۳۱۳- (۲۰) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلُؤُهُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُونَ اللَّهِ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَيْهِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي - (الترمذی حدیث رقم ۳۵۸۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی بندہ خالص دل سے لا الہ الا اللہ نہیں کہتا کبھی مگر اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عرش کی طرف ❶ پہنچتا ہے جب تک کہ وہ کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے۔“ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۲۳۱۴- (۲۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عَبْدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصًا قَطُّ إِلَّا فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتَّى يُفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكِبَائِرَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ - (الترمذی حدیث رقم ۳۶۶۰)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عرش کی طرف پہنچتا ہے الخ یعنی اللہ جل شانہ کے پاس اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ پروردگار آسمانوں کے

اور اپنے عرش پر ہے اس حدیث سے کلمہ توحید کی فضیلت معلوم ہوئی اور یہ کلمہ توحید کلمہ جنت ہے۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں ابراہیم علیہ السلام سے اس رات ملا کہ جس میں مجھ کو معراج ہوئی تو انہوں نے کہا: ”اے محمد (ﷺ)! اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہنا اور ان کو خبر دینا کہ جنت اس کی مٹی پاکیزہ ہے اس کا پانی شیریں ہے اور وہ چمنیل میدان ہے اور تحقیق ❶ اس کے درخت سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر ہیں۔“ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن ہے اس کی اسناد غریب ہے۔

۲۳۱۵- (۲۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقْرَأُ أَمَّاكَ مِنِّي السَّلَامُ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْحَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّهَا قِيعَانٌ وَأَنَّ غِرْسَهَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا. (الترمذی حدیث رقم ۳۵۲۹) -

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور تحقیق درخت الخ یہ بہت مختصر کلمات ہیں اور ان کا پڑھنا بھی آسان ہے انسان کو چاہئے کہ ہر وقت ان کلمات کو پڑھتا رہے۔

سیدہ لیسرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اور وہ ہجرت کرنے والیوں سے ہیں کہا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے اوپر سبحان اللہ لا الہ الا اللہ اور سبحان الملک القدوس کا کہنا لازم کرو اور انگلیوں کے ❶ ساتھ گنو کہ وہ پوچھی جائیں گی وہ بلوائی جائیں گی اور تم ان سے غافل نہ ہو جاؤ ❷ ورنہ رحمت سے بھلائی جاؤ گی۔“ (ترمذی وابوداؤد)

۲۳۱۶- (۲۳) وَعَنْ يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ وَاعْقِدْنَ بِأَلَا نَامِلٍ فَإِنَّهُنَّ مَسْنُولاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتُسَيِّنَ الرَّحْمَةُ. (رواه الترمذی وابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۵۱۰ والترمذی حدیث رقم ۳۶۵۳ واحمد فی المسند

۲۷۱/۶

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور انگلیوں کے ساتھ گنوا یعنی ان کے پوروں سے اس میں رغبت دلائی ہے اس پر کہ آدمی اعضا کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ باتوں میں استعمال کرے اور ان کو گنوا ہوں سے بچائے اس سے معلوم ہوا کہ پوروں پر ذکر کرنا افضل ہے۔ ❷ اور نہ غافل ہو جاؤ ورنہ رحمت الخ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں ہوشیار رہنا اللہ تعالیٰ کی رحمت اترنے کا سبب ہے اور اس میں غفلت کرنا اللہ تعالیٰ کے غضب اترنے کا موجب ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آیا اس نے کہا مجھے ایک ذکر سکھائیں کہ میں

۲۳۱۷- (۲۴) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عَلِّمْنِي كَلَامًا

”کہتا رہوں“ آپ نے فرمایا: ”کہہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ اکیلا اس کا کوئی شریک نہیں“ اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے اللہ تعالیٰ کے لئے بہت تعریف ہے اللہ رب العالمین کے لئے پاکی ہے گناہوں سے پھرنا نہیں اور عبادت پر طاعت نہیں مگر اللہ غالب حکمت والے کی مدد سے“ اس نے کہا یہ الفاظ تو میرے رب کے ذکر کے لئے ہیں ❶ میرے لئے کیا ہے کہ اس کے ساتھ اپنے لئے دعا کروں“ آپ نے فرمایا: ”کہہ یا الہی! مجھ کو بخش اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت کر اور مجھے روزی دے اور مجھے عافیت سے رکھ“ لفظ عافسی میں راوی نے شک کیا۔ (مسلم)

فوائد الحديث: ❶ پس میرے لئے کیا ہے الخ یعنی میرے فائدہ کی چیز بھی بتلائے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ ایک خشک چوں والے درخت سے گزرے پھر اس کی ٹہنیوں کو اپنی لائھی سے مارا تو اس کے پتے جھڑے آپ نے کہا: ”تحقیق الحمد للہ اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا کہنا بندہ کے گناہ جھاڑتا ہے جیسے کہ اس درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔“ (ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

أَقُولُهُ قَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ فَقَالَ فَهُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا رَبِّي فَقَالَ قُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي شَكَ الرَّاوي فِي عَافِنِي (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) (مسلم حدیث رقم ۲۶۹۶-۲۳)

۲۳۱۸- (۲۵) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى شَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَازَرِ الْوَرَقُ فَقَالَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تُسَاقُطُ ذُنُوبُ الْعَبْدِ كَمَا يَتَسَاقُطُ وَرَقُ هَذِهِ الشَّجَرَةِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. (الترمذی حدیث رقم ۳۵۹۹)

حكم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

مکحول سے مکحول روایت ہے انہوں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کثرت سے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا کر“ تحقیق یہ خزانہ ہے ❶ بہشت کے خزانوں سے“ مکحول نے کہا کہ جو شخص کہے نہیں ❷ جیلہ اور نہ قوت ❸ مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اور نہیں جائے نجات اللہ تعالیٰ کے عذاب سے مگر اس کے پاس ❹ تو اللہ تعالیٰ اس کے نقصان کی ستر اقسام ❺ دور کر دیتا ہے جن کی ادنی قسم محتاجی ہے۔“ (ترمذی) اور کہا اس حدیث کی سند متصل نہیں اس لئے کہ مکحول رضی اللہ عنہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔

۲۳۱۹- (۲۶) وَعَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مِنْ قَوْلٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُولٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا مُنْجَا مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَهٌ كَشَفَ اللَّهُ عَنْهُ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الصُّرِّ أَذْ نَا هَذَا الْفَقْرُ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَمَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. (الترمذی حدیث رقم ۳۶۷۱ و احمد فی المسند ۴/۳۳۳)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن دوسری ایک سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ خزانہ ہے الخ یعنی ذخیرہ ہے جنت کا کہ اس سے اس کا پڑھنے والا اس دن فائدہ اٹھائے گا جس دن کہ مال اور اولاد نفع نہ دے گی اور فقر سے مراد حدیث میں دل کا فقر ہے اور یہی فقر آدمی کو کا فر بنا دیتا ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس کلمہ کے پڑھنے سے دل کی حاجت دور ہوتی ہے اور اگر اس کو ظاہر حاجت پر حل کیا جائے تو بھی بعید نہیں ہے۔ ❷ جیلہ نہیں الخ یعنی دفع ضرر کے لیے۔ ❸ اور قوت نہیں الخ یعنی نفع کے حاصل کرنے پر۔ ❹ مگر اسی کے الخ یعنی رجوع کرنے کے ساتھ رضاء اور اس کی رحمت کی طرف۔ ❺ ستر اقسام ستر دروازے۔

۲۳۲۰-۲۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ دَوَاءٌ مِّنْ تَسَعَةٍ وَتِسْعِينَ دَاءً أَيْسَرُهَا اللَّهُمَّ. (ابن ابی الدنیا)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ: فرمایا: ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ تانویں ❶ بیمار یوں کی دوا ہے ان میں سب سے ادنیٰ (بیماری) ❷ غم ہے۔“

ذکرہ فی کنز العمال الحدیث رقم ۱۹۵۶)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تانویں بیمار یوں کی الخ یعنی دنیوی اور اخروی بیمار یوں کی۔ ❷ یعنی دین و دنیا کا غم۔

۲۳۲۱-۲۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِّنْ تَحْتَ الْعَرْشِ مَن كُنَزَ الْجَنَّةَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَسْلَمَ عَبْدِي وَاسْتَسْلَمَ. (رواهما البيهقي في الدعوات الكبير)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں تجھ کو ایک کلمہ نہ بتاؤں کہ جو عرش کے نیچے سے اترتا ہے بہشت کے خزانہ سے وہ کلمہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے جب بندہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”میرا بندہ تابعدار ہوا اور بہت فرمانبردار ہوا۔“ (بیہقی فی الدعوات الکبیر)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۳۲۲-۲۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ هِيَ صَلَوةُ الْخَلَائِقِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَلِمَةُ الشُّكْرِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةُ الْإِخْلَاصِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَمَلَّأْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ. (رواه رزين)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ: ”سبحان اللہ مخلوقات کی عبادت ہے اور الحمد للہ شکر کا کلمہ ہے اور لا الہ الا اللہ اخلاص کا کلمہ ہے اور اللہ اکبر کا ثواب اس چیز کو بھر دیتا ہے کہ جو زمین و آسمان کے درمیان ہے اور جب بندہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرمانبردار ہوا اور بہت فرمانبردار ہوا۔“ (رزین)

بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

استغفار و توبہ کے بیان میں

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں اللہ تعالیٰ سے دن میں ستر بار سے زیادہ استغفار و توبہ کرتا ہوں۔“ (بخاری)

۲۳۲۳- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً۔ (رواه البخاری) (البخاری)

حدیث رقم ۶۳۰۷ وابن ماجہ حدیث ۳۸۱۶ واحمد

فی المسند ۲/ ۳۴۱

فوائد الحديث: ۱ ستر بار سے زیادہ الخ دوسری روایت میں استغفار کو سو بار فرمایا ہے اس حدیث میں استغفار اور توبہ کرنے کی ترغیب فرمائی ہے یعنی جب نبی معصوم صلی اللہ علیہ وسلم ستر بار یا اس سے زیادہ استغفار کریں تو دوسرے گناہ گار لوگوں کو بطریق اولیٰ استغفار اور توبہ کرنا لازم ہے۔

انہی (سیدنا اغرمزنی رحمۃ اللہ علیہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شان یہ ہے کہ میرے دل پر ۱ پرہ کیا جاتا ہے اور میں دن میں اللہ تعالیٰ سے سو بار استغفار کرتا ہوں۔“ (مسلم)

۲۳۲۴- (۲) عَنِ الْأَعْرَابِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ لَيَعَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةً مَرَّةً۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۴۱- ۲۷۰۲ واحمد فی المسند ۵/ ۴۱۱)

فوائد الحديث: ۱ میرے دل پر پرہ کیا جاتا ہے الخ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان تھی کہ ہر آن اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہتے اور کبھی غفلت ہو جاتی تو آپ اس کو گناہ سمجھتے اور اس سے استغفار کرتے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ ہر دم اللہ تعالیٰ کی حضوری آپ کی شان تھی لیکن امت کے سمجھانے بھانے میں اس حالت میں کچھ فرق آ جاتا تھا اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو بار استغفار کرتے۔

سیدنا اغرمزنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے لوگو! اللہ کی طرف توبہ کرو تحقیق میں اس کی طرف دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں۔“ (مسلم)

۲۳۲۵- (۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةً مَرَّةً۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۴۲- ۲۷۰۲)

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان احادیث میں کہ اللہ برکت والے اور بلند سے روایت کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے میرے بندو! میں نے اپنے پر ظلم حرام کیا اور میں نے اس کو تمہارے درمیان ۱ بھی حرام کیا پس تم آپس میں ظلم نہ کرو اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر میں جس کو ہدایت

۲۳۲۶- (۴) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَرَوْنِي عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ

فَاسْتَغْفِرُونِي يَا اٰهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا
 مَنْ اطْعَمْتُهُ فَاَسْتَطِعْ عُمْرِي اطْعِمْنِي يَا عِبَادِي
 كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْنِي فَاَسْتَكَسُّوْنِي
 اَكْسِكُمْ يَا عِبَادِي اِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ
 وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا
 فَاَسْتَغْفِرُونِي اَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي اِنَّكُمْ لَنْ
 تَبْلُغُوا ضَرْئِي فَتَضُرُّوْنِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي
 فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ
 وَاَنْسَكُمْ وَجَنَّتُمْ كَانُوا عَلَيَّ اَتَقَى قَلْبَ رَجُلٍ
 وَاَحَدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَاكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا
 عِبَادِي لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاَنْسَكُمْ
 وَجَنَّتُمْ كَانُوا عَلَيَّ اَفْجَرُ قَلْبَ رَجُلٍ وَاَحَدٍ
 مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَاكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي
 لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاَنْسَكُمْ قَامُوا
 فِي صَعِيدٍ وَاَحَدٍ فَسَالُونِي فَاَعْطَيْتُ كُلَّ
 اِنْسَانٍ مَسْئَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَاكَ مِنِّي عِنْدِي اِلَّا
 كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا
 عِبَادِي اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيهَا عَلَيْكُمْ ثُمَّ
 اَوْفَيْكُمْ اِنَّا هَا قَمْنٌ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهُ
 وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ
 (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم ۵۰-۲۵۷۷)

کروں پس تم مجھ سے ہدایت چاہو میں تمہیں ہدایت کروں گا، اے
 میرے بندو! تم بھوکے ہو مگر میں جس کو کھلاؤں پس تم مجھ سے کھانا
 مانگو، میں تمہیں کھلاؤں گا، اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو مگر جس کو
 میں نے پہنے کو دیا، پس تم مجھ سے لباس مانگو، میں تمہیں پہناؤں گا،
 اے میرے بندو! تم رات اور دن خطائیں کرتے ہو اور میں سب
 گناہ بخشتا ہوں پس تم مجھ سے بخشش مانگو، میں تمہیں بخشوں گا، اے
 میرے بندو! تم میرے ضرر کو ہرگز نہ پہنچو گے تاکہ مجھے ضرر پہنچا سکو
 اور میرے نفع کو ہرگز نہ پہنچو گے تاکہ مجھے نفع پہنچا سکے اے میرے
 بندو! اگر تمہارے پہلے اور تمہارے بعد والے اور تمہارے آدمی اور
 تمہارے جن، یہ سب مل کر ایک بہت پرہیزگار شخص والے دل کی
 طرح ہو جائیں تو وہ میرے ملک (بادشاہت) میں کچھ زیادہ نہیں کر
 سکتے، اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور تمہارے بعد والے اور
 تمہارے آدمی اور جن، سب تم میں سے ایک بدترین شخص کے دل کی
 طرح ہو جائیں تو وہ میرے ملک (بادشاہت) میں سے کسی چیز
 کو ناقص نہیں کر سکتے ہیں، اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور بعد
 والے اور تمہارے آدمی اور جن ایک مقام میں کھڑے ہو جائیں پھر
 مجھ سے مانگیں اور میں ہر ایک کو اس کے مانگنے کے موافق دوں (تو
 میرا) وہ دینا نہ گھٹائے گا اس چیز سے کہ جو میرے نزدیک ہے مگر جیسے
 ② کہ سوئی کم کرتی ہے جب کہ دریا میں ڈالی جائے، اے میرے
 بندو! صرف میں تو تمہارے اعمال محفوظ رکھتا ہوں، پھر میں تم کو ان کا
 بدلہ پورا پورا دوں گا تو جو شخص کہ بھلائی پائے تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ
 تعالیٰ کی تعریف کرے اور جو بھلائی کے علاوہ کوئی چیز پائے تو وہ نہ
 ملامت کرے مگر اپنے نفس کو۔“ (مسلم)

فوائد الحديث: ① اور میں نے کیا الخ یعنی اللہ تعالیٰ ظلم سے پاک ہے اس کی صفت عدل ہے اس لیے بندوں میں بھی عدل کو پسند
 رکھتا ہے۔ ② مگر جیسے سوئی کم کرتی ہے الخ یعنی اتنی عطاء سے بھی میری قدرت کے خزانوں میں کمی نہیں آتی قرآن میں آیہ الکرسی اور
 احادیث میں یہ حدیث اللہ تعالیٰ جاہ بے پروا کی عظمت اور دبدبہ کے بیان میں بے مثل ہے اس حدیث میں تمام بندوں کی محتاجی اور عاجزی
 اور اللہ تعالیٰ کی شوکت اور بادشاہی اور بے پرواہی اور کریمی اور عدالت کا بیان ہے یعنی میری التجا کے بغیر تمہارا کوئی کام نہیں چل سکتا نہ دنیا میں

(2577)

۲۳۲۸- (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۱)۔

(۲۷۴۹) واحمد فی المسند ۲/۳۰۹

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو لے جائے گا اور ایسی قوم کو لائے گا کہ وہ گناہ کریں گے پھر وہ اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگیں گے پس ان کو اللہ تعالیٰ بخش دے ۱ گا۔“ (مسلم)

فوائد الحديث: ۱۰ پس اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے اے! اس میں دلا سہ ہے اہل خوف اور تائب گناہ گاروں کو اور اشارہ ہے کہ گناہ حکمت الہی کے مخالف نہیں تاکہ اس کی رحمت اور غفاری کی صفت ظاہر ہو اس کا مطلب یہ نہیں کہ آدمی اپنے گناہوں سے نڈر ہو جائے کیونکہ یہ تو صاف کفر ہے۔

۲۳۲۹- (۷) وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ يَسْطُرُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَسْطُرُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۱-۲۷۴۹ واحمد فی المسند ۴/۳۹۵)

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن کو گناہ کرنے والا توبہ کرے اور اپنا ہاتھ دن کو پھیلاتا ہے تاکہ رات کو گناہ کرنے والا توبہ ۱ کرے یہاں تک کہ آفتاب مغرب ۲ کی طرف سے نکلے۔“ (مسلم)

فوائد الحديث: ۱۰ قولہ یہاں تک کہ آفتاب نکلے اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ ہاتھ پھیلا نا ظاہر معنی پر محمول ہے لیکن جس طرح دیگر صفات الہی کی کیفیت معلوم نہیں اسی طرح ہاتھ کی کیفیت نامعلوم ہے۔ ۲ مغرب کی طرف سے قیامت سے پہلے سورج مغرب کی طرف سے نکلے گا تو قیامت کا واقع ہونا سب پر واضح ہو جائے گا پھر توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بندہ گناہ کا اقرار کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۲۳۳۰- (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۴۱۴۱ و مسلم حدیث رقم ۵۶-۲۷۷۰)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص مغرب کی طرف سے آفتاب طلوع ہونے سے پہلے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے گا۔“ (مسلم)

۲۳۳۱- (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۴۳-۲۷۰۳ واحمد فی المسند ۲/۵۰۶)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے اپنے بندہ کی توبہ سے جس وقت کہ وہ اس کی طرف توبہ کرتا ہے اس قدر کہ اتنا خوش تم میں سے وہ شخص بھی نہیں ہوتا جو اپنی سواری پر چٹیل ۱ میدان

۲۳۳۲- (۱۰) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشَدُّ قَرَحًا بِتُوبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَأَنَّ رَاحِلَتَهُ بِأَرْضٍ فُلَاةٍ فَأَنْفَلَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَأَيَسَ مِنْهَا فَأَتَى شَجَرَةً

فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا قَدْ آيسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَمَا هُوَ
كَذَلِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَانِمَةٌ عِنْدَهُ فَآخَذَ بِخَطَامِهَا ثُمَّ
قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِيْ وَاَنَا رَبُّكَ
اَخْطَا مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ - (رواه مسلم) (مسلم حدیث
رقم ۷- ۲۷۴۷)

میں جا رہا ہو پھر وہ سواری گم ہو گئی ہو اور اس پر کھانا اور پانی
بھی ہو تو وہ نا امید ہو کر ایک درخت کے سایہ میں آ کر لیٹ
گیا ہو اور وہ اسی مایوسی کی حالت میں غم زدہ پڑا ہو کہ اچانک
اس کی سواری اس کے پاس آ کھڑی ہوئی تو اس نے اس کی
رسی پکڑی ہو پھر نہایت خوشی کے مارے اس کے منہ سے یہ
غلط الفاظ نکل گئے ہوں اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا
رب ہوں بھول گیا نہایت خوشی کے مارے۔“ (مسلم)

فوائد الحديث: ❶ چیل زمین میں الخ یعنی جہاں سایہ ہو نہ پانی ہو۔ ❷ خوشی کے مارے الخ یعنی خوشی کے سبب سے ایسی غلطی ہو
گئی کہنا یوں تھا یا اللہ تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں لیکن خوشی کی وجہ سے زبان سے الٹا نکلا۔

۲۳۳۳- (۱۱) وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ ﷺ اِنْ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ
فَاَغْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهُ اَعْلِمَ عَبْدِيْ اَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ
وَيَاْخُذُ بِهِ عَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ مَكَتْ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ
اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَقَالَ اَعْلِمَ
عَبْدِيْ اَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهِ عَفَرْتُ
لِعَبْدِيْ ثُمَّ مَكَتْ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا قَالَ رَبِّ
اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اٰخَرَ فَاَغْفِرْهُ لِيْ فَقَالَ اَعْلِمَ عَبْدِيْ اَنْ لَهُ
رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِهِ عَفَرْتُ لِعَبْدِيْ فَلْيَفْعَلْ
مَا شَاءَ - (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۷۰۷)

و مسلم حدیث رقم (۲۹- ۲۷۵۸) واحمد فی المسند
(۴۰۵/۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”ایک بندہ نے گناہ کیا“ پھر کہا ”اے میرے پروردگار! میں
نے گناہ کیا“ تو اس گناہ کو بخش تو پروردگار کہتا ہے کیا میرے
بندہ کو اس کا علم ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو بخشتا ہے
گناہوں کو اور پکڑتا ہے گناہوں پر پس بخش دیا میں نے اپنے
بندہ کو پھر کچھ مدت باز رہا گناہ سے جس قدر اللہ تعالیٰ نے
چاہا پھر اس کے بعد کوئی گناہ کیا“ تو کہا اے میرے رب! میں
نے گناہ کیا ہے تو اس کو معاف کر دے تو پروردگار کہتا ہے کیا
جانتا ہے میرا بندہ کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو بخشتا ہے
گناہوں کو اور پکڑتا ہے گناہوں پر پس بخش دیا میں نے اس کو
پھر باز رہتا ہے بندہ گناہ سے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے پھر
گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے اے رب میں نے ایک اور گناہ کیا
ہے تو اس کو بھی بخش دے پس اللہ تعالیٰ کہتا ہے کیا میرے
بندہ کو یہ علم ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو معاف کرتا ہے
گناہوں کو اور پکڑتا ہے گناہوں پر پس بخشتا میں نے اپنے
بندہ کو پس جو چاہے کرے۔“ (بخاری و مسلم)

فوائد الحديث: ❶ جو چاہے کرے الخ نووی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر سو بار گناہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہے اور گناہ
معاف ہو جائے گا اور جو سب گناہوں کے بعد ایک توبہ کرے تو بھی صحیح ہے اور یہ جو فرمایا پس جو چاہے کرے اس کا یہ مطلب ہے کہ جسے بھی

گناہ کے بعد توبہ کرے گا معافی ہوتی جائے گی۔

۲۳۳۴- (۱۲) وَعَنْ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَسْأَلُنِي عَلَى ابْنِي لَا أُغْفِرُ لِفُلَانٍ فَإِنِّي قَدْ عَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ أَوْ كَمَا قَالَ- (مسلم) (مسلم الحديث رقم ۱۳۷)۔

(۲۶۲۱)

فوائد الحديث: ❶ کون شخص ہے کہ قسم کھاتا ہے جس نے اس طرح کہا کہ قسم اللہ کی فلاں شخص کو اللہ ہرگز نہ بخشے گا اس نے گویا اللہ تعالیٰ پر حکومت کی، اس لیے اس کے نیک اعمال کو اللہ تعالیٰ برباد کر دیتا ہے اور جس پر اس نے قسم کھائی اس کو اپنی رحمت سے بخش دیتا ہے سعادت اور شقاوت اور خاتمہ کار حال اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں، کوئی کیسا ہی گناہ گار مسلمان کیوں نہ ہو یقینی طور پر اس کو دوزخی جاننا یا کہنا درست نہیں اس لیے کہ شاید اس کا خاتمہ بھلائی پر ہو اور وہ مرنے کے قریب توبہ کر لے۔

۲۳۳۵- (۱۳) عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ ((اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ)) قَالَ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مَوْفِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمِيسَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ- (رواه البخاری) (البخاری حديث رقم ۶۳۰۶)

والترمذی حديث رقم ۳۴۵۳)

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”افضل استغفار یہ ہے کہ تو کہے یا الہی! تو میرا پروردگار ہے کوئی معبود نہیں مگر تو“ تو نے مجھ کو پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدہ پر ہوں اپنی طاقت کے مطابق پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ اس چیز کی برائی سے کہ جو میں نے کی، اقرار کرتا ہوں میں تیرے لیے تیری نعمتوں کے ساتھ کہ جو مجھ پر ہیں اور میں اپنے گناہوں کے ساتھ اقرار کرتا ہوں پس مجھ کو بخش دے کیونکہ تحقیق گناہوں کو نہیں بخشتا مگر تو“ آپ نے فرمایا جو شخص ان الفاظ کو پڑھے دن میں یقین کر کے ان کے معانی پر پھر اس دن شام ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ بہشتیوں میں سے ہے اور جو کوئی یہ الفاظ رات کو پڑھے اور وہ ان الفاظ کے معانی کے ساتھ یقین رکھنے والا ہو اور پھر صبح سے پہلے فوت ہو جائے تو ❶ وہ بہشتیوں میں سے ہے۔“ (بخاری)

فوائد الحديث: ❶ پس وہ بہشتیوں میں سے ہے یعنی اللہ سے الا انت تک صبح شام پڑھا کرے اس میں رات اور دن دونوں آگے تو رات اور دن میں جب بھی مرے گا اس عمدہ بشارت میں داخل ہوگا اس دعا کو سید الاستغفار کہتے ہیں۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے! تو جب تک کہ مجھ سے مانگے گا اور مجھ پر امید رکھے گا تو میں تجھے بخشوں گا خواہ تو نے کتنا ہی برا کام کیا ہو اور مجھ کو اس کی پرواہ نہیں ہے اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان تک بھی پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی مانگے گا تو میں تجھے بخش دوں گا اور مجھ کو اس کی پرواہ نہیں اے آدم کے بیٹے! اگر تو مجھ سے اس حال میں ملے کہ تیرے گناہوں سے زمین بھری ہوئی ہو (لیکن) میرے ساتھ تو کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو میں تیرے پاس زمین (کے برابر) بھری ہوئی بخشش لے کر آؤں گا۔“ (ترمذی)

۲۳۳۶- (۱۴) عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوَ لَقِيتَنِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَا تَمِتْكَ بِقَرَابِهَا مَغْفِرَةً. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (الترمذی حدیث رقم ۳۶۰۸)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ میں تیرے پاس آؤں گا الخ یہ حدیث بڑی امید دلاتی ہے مومنین کو جو حید کی برکت سے اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کے گناہ خواہ کتنے ہی زیادہ ہوں بخش دے لیکن کسی کو اس مغفرت پر تکیہ نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ اس کا حال معلوم نہیں اور پروردگار کی جیسی رحمت وسیع ہے ویسے ہی اس کا عذاب بھی سخت ہے تو اس کے لیے ہمیشہ گناہوں سے ڈرتا اور بچتا رہے اور گناہ سے توبہ واستغفار کرتا رہے اور شرک کے بخشے جانے کی توقع نہیں ہے مگر یہ کہ کوئی شخص موت کے آنے سے پہلے پہلے اپنے شرک سے توبہ کر لے۔

اس حدیث کو احمد اور دارمی نے سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۳۳۷- (۱۵) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْدارِمِيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. (الدارمی حدیث رقم ۲۷۸۸ و احمد فی المسند ۵/۱۴۷)

(۱۴۷)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”جس شخص نے ۱ جان لیا کہ میں صاحب قدرت ہوں اوپر بخشے گناہوں کے، بخشا ہوں اس کے لیے اور میں پرواہ نہیں کرتا جب تک کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔“ (یہ شرح السنہ میں نقل کی)

۲۳۳۸- (۱۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ عَظِمَ ابْنِي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى مَغْفِرَةِ الذُّنُوبِ غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أُبَالِي مَا لَمْ يُشْرِكْ بِي شَيْئًا. (رواه فی شرح السنہ) (فی شرح السنہ الحدیث رقم ۴۱۹۱ والحاکم فی المستدرک ۴/۲۶۲)

فوائد الحدیث: ۱ جس شخص نے جانا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ کا اس بات کا پختہ یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے گناہوں کے معاف کرنے پر یہ مغفرت کا موجب ہے کیونکہ جو کوئی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بخشے پر قادر ہے تو وہ اس سے امید رکھتا ہے اور جو کوئی

کریم سے امید رکھتا ہے وہ محروم نہیں کرتا۔

۲۳۳۹- (۱۷) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ قُرْبًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. (رواه احمد وابوداؤد وابن ماجه)

(ابوداؤد حدیث رقم ۱۵۱۸ وابن ماجہ حدیث رقم

۳۸۱۹ واحمد فی المسند ۱/ ۲۴۸)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ گمان نہیں کرتا الخ استغفار کی یہ خاصیت ہے کہ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف کر دیتا ہے، تکلیف رفع کر

دیتا ہے روزی کشادہ کر دیتا ہے مال اور اولاد عطا فرماتا ہے۔

۲۳۴۰- (۱۸) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصْرَمَنِ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً. (رواه الترمذی و ابوداؤد)

(ابوداؤد حدیث رقم ۱۵۴۰ والترمذی

حدیث رقم ۳۶۳۰)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ گناہ دوام نہیں کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصر سے مراد وہ شخص ہے جو استغفار نہ کرے اور اپنے گناہ پر شرم سار نہ ہو، گناہ پر اصرار برا ہے کیونکہ صغیرہ گناہ پر اصرار کبیرہ گناہ بناتا ہے اور کبیرہ گناہ پر اصرار کرنا کفر کو پہنچا دیتا ہے اس لئے نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص نے ہر گناہ پر خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ استغفار اور توبہ کی تو وہ اصرار کی تعریف سے نکل گیا۔

۲۳۴۱- (۱۹) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ. (رواه الترمذی وابن ماجه والدارمی)

(الترمذی حدیث رقم ۲۶۱۶ وابن ماجہ

حدیث رقم ۴۲۵۱ واحمد فی المسند ۳/ ۱۹۸)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

۲۳۴۲- (۲۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن جب گناہ کرتا ہے تو ایک نکتہ ہوتا ہے اس کے دل پر

سیاہ پس اگر وہ توبہ کرتا اور بخشش طلب کرتا ہے تو اس کا دل صاف کیا جاتا ہے اور اگر گناہ زیادہ کیا تو وہ نکتہ زیادہ ہوتا ہے یہاں تک کہ چھا جاتا ہے اس کے دل پر پس یہ ہے رنگ کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر کیا ”ہرگز نہیں یوں بلکہ ان کے دلوں پر رنگ چڑھایا ہے اس چیز نے کہ جو وہ کرتے تھے۔“ (ترمذی وابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

نُكْحَةُ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ فَإِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهُ وَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتَّى تَعْلُو قَلْبَهُ فَذَا لَكُمْ الرَّأْيُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

(الترمذی حدیث رقم ۳۳۹۰ وابن ماجہ حدیث رقم

۴۲۵۱ واحمد فی المسند ۱۹۸/۳)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ قبول کرتا ہے جب تک ❶ کہ اس کی روح حلق میں نہ آئے۔“ (ترمذی وابن ماجہ)

۲۳۴۳- (۲۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغْرِغْهُ (رواه الترمذی وابن ماجہ) (الترمذی حدیث

رقم ۳۶۰۳ وابن ماجہ حدیث رقم ۴۲۵۳ واحمد فی

المسند ۱۳۲/۲)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جب تک کہ خمر نہ نہیں کرتا الخ اس کے بعد توبہ قبول نہیں ہوتی کیونکہ عالم آخرت کا ظہور شروع ہو جاتا ہے۔

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شیطان نے پروردگار سے عرض کیا اے میرے پروردگار! تیری عزت کی قسم! میں تیرے بندوں کو ہمیشہ گمراہ کرتا رہوں گا جب تک کہ ان کے ارواح ان کے بدنوں میں ہوں گے تو پروردگار نے فرمایا: ”مجھے اپنی بزرگی و عزت اور بلند مرتبہ کی قسم! میں ان کو ہمیشہ بخشا رہوں گا جب تک کہ وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے۔“ (احمد)

۲۳۴۴- (۲۲) وَعَنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ لَا أَبْرَحُ أُغْوِي عِبَادَكَ مَا دَامَتْ أَرْوَاحُهُمْ فِي أَجْسَادِهِمْ فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَارْتَفَاعِ مَكَانِي لَا أَزَالُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُونِي۔

(رواه احمد) (احمد فی المسند ۲۹/۳)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے اگرچہ سند کمزور ہے۔

سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے مغرب کی جانب توبہ کے لئے ایک دروازہ بنایا ہے عرض (یعنی چوڑائی) اس کا ستر برس کی مسافت ہے نہیں بند کیا جائے گا وہ جب تک کہ مغرب سے

۲۳۴۵- (۲۳) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ مَسِيرَةُ سَبْعِينَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قَلْبِهِ وَذَلِكَ قَوْلُ

آفتاب نہ نکلے اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے معنی ہیں: جس دن کہ تیرے پروردگار کی بعض نشانیاں آئیں گی کسی جان کو اس کا ایمان نفع ❶ نہیں دے گا ایسی جان کہ جو پہلے سے ایمان نہ لائی تھی۔“ (ترمذی ابن ماجہ)

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ) (الترمذی حدیث رقم ۳۶۰۲ و ابن ماجہ حدیث رقم ۴۰۷۰)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نفع نہیں دے گا لیکن کیونکہ کھلی کھلی نشانیاں پروردگار کی ظاہر ہو جائیں گی اور ایسی حالت میں تو سب مومن ہو جاتے ہیں جیسے قیامت میں جنت، حشر اور دوزخ کو دیکھ کر سب ایمان لائیں گے لیکن غیب پر ایمان جو قبول ہے وہ یہی ہے کہ غیب پر ایمان لائے بہر حال مغرب سے جب تک سورج نہ نکلے اس وقت تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور یہ مغرب سے سورج طلوع ہونے کے بعد بند ہو جائے گا۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہجرت موقوف (بند) نہیں ہوگی یہاں تک کہ توبہ موقوف ہو اور توبہ اس وقت بند ہوگی جب آفتاب مغرب کی طرف سے نکلے گا۔“ ❶ (احمد و ابوداؤد و دارمی)

۲۳۴۶- (۲۴) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقُطُ الْهَجْرَةُ حَتَّى تَنْقُطَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقُطَ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا (رواہ احمد و ابوداؤد و الدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۴۷۹ و احمد فی المسند ۳۱۲/۲)

و الدارمی حدیث رقم ۲۵۱۳)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن دوسری ایک سند اس کو مضبوط کرتی ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث میں توبہ کے موقوف نہ ہونے سے اس کا قبول ہونا مراد ہے اور غرض یہ ہے کہ جب تک آفتاب مغرب سے نہیں نکلتا توبہ کر کے پاک ہو سکتا ہے اور جب آفتاب ادھر سے نکلا تو پھر یہ پاک نہ ہوگا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل میں دو شخص آپس میں دوست تھے ان میں سے ایک بے حد بندگی کرتا تھا اور دوسرا کہتا میں گناہ گار ہوں تو عبادت گزار اسے کہتا تھا کہ جس گناہ میں توبہ بتلا ہے اس کو چھوڑ دے وہ کہتا مجھ کو میرے پروردگار کے ساتھ چھوڑ دے یہاں تک کہ ایک روز عابد نے اس گناہ گار کو ایک گناہ میں مبتلا پایا جو اس کی نظر میں بڑا گناہ تھا اس نے کہا: باز آ جا تو گناہ گار نے کہا میرے معاملہ کو میرے رب پر چھوڑ دے کیا تو مجھ پر نگہبان بنا کر بھیجا گیا ہے؟ عابد نے کہا اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ تجھے کبھی نہیں

۲۳۴۷- (۲۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَحَابِّينِ أَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ وَالْآخَرُ يَقُولُ مُذْنِبٌ فَيَقُولُ أَقْصِرْ عَمَّا أَنْتَ فِيهِ فَيَقُولُ خَلَيْتُ وَرَبِّي حَتَّى وَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ اسْتَغْفَمَهُ فَقَالَ أَقْصِرْ فَقَالَ خَلَيْتُ وَرَبِّي أَيْبَعْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا فَقَالَ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ أَبَدًا وَلَا يَدْخُلُكَ الْجَنَّةَ فَبَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِمَا مَلَكًا فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهُ فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ ادْخُلْ

بخشے گا اور نہ تجھے جنت میں داخل کرے گا! اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف موت کا فرشتہ بھیجا تو (اس نے) ان دونوں کی روہیں قبض کیں اور وہ دونوں ہی اللہ تعالیٰ کے پاس اکٹھی ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے گناہ گار سے فرمایا تو میری رحمت کے ذریعہ جنت میں داخل ہو جا اور دوسرے سے کہا کیا تو اتنی طاقت رکھتا ہے کہ میرے بندہ کو میری رحمت سے محروم کر دے؟ اس نے کہا میں اتنی طاقت نہیں رکھتا! اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کو دوزخ کی طرف ❶ لے جاؤ۔“ (احمد)

الْجَنَّةِ بِرَحْمَتِي وَقَالَ لِلْأَخْرِ أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَحْظُرَ عَلَى عَبْدِي رَحْمَتِي فَقَالَ لَا يَا رَبِّ قَالَ إِذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ۔ (راوہ احمد) (احمد فی المسند ۲/ ۳۲۳)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس کو لے جاؤ الخ یہی مضمون فصل اول میں سیدنا جندب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گزر چکا ہے کہ بالیقین کسی کو دوزخی کہنا درست نہیں کیونکہ مدار خاتمہ پر ہے اور شاید اس کا خاتمہ بخیر ہو۔

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ یہ آیت پڑھتے تھے: ”اے میرے بندو جنہوں نے گناہ کر کے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ سب ❶ گناہ بخشا ہے اور پرواہ نہیں رکھتا۔“ (احمد و ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اور شرح السنہ میں بھی یقول کا لفظ پراء کے بدلے۔

۲۳۴۸- (۲۶) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا وَلَا يَبَالِي۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَفِي شَرْحِ السُّنَنِ يَقُولُ بَدَلُ يَقْرَأُ۔ (التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ رَقْم ۳۲۹۰)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سب گناہ الخ یعنی توبہ کے ساتھ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا توبہ کی تین شرائط ہیں ایک یہ کہ گناہ سے باز آئے دوسرا اس پر نادم و افسردہ ہو تیسرا یہ کہ عہد کرے دوسری بار پھر یہ نہ کرے گا اور جو گناہ حق العباد سے ہو تو اس کے لئے ایک شرط اور بھی ہے وہ یہ کہ اس بندہ کا حق وہ ادا کرے یا اس سے معاف کرائے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس قول الا اللہم کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یا الہی! اگر تو بخشے ❶ (پرائے تو) بندہ کے بڑے گناہوں کو بھی بخش دے اور تیرا کون سا بندہ ہے جس نے چھوٹے گناہ نہ کئے ہوں۔“ (ترمذی) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۳۴۹- (۲۷) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا اللَّيْمُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ تَغْفِيرَ اللَّهُمَّ تَغْفِيرُ جَمَاوَأَى عَبْدٍ لَكَ لَا أَلْمَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ) (التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ رَقْم ۳۳۳۸)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اگر تو بخشے الخ یہ شعر امیہ بن ابی الصلت کا ہے امیہ زمانہ کفر میں ایک شاعر تھا اس کے شعر میں حمد الہی اور مذمت دنیا کا مضمون تھا اس واسطے نبی ﷺ اس کو سنتے اور کبھی زبان پر لاتے آپ نے فرمایا کہ امیہ کی زبان ایمان لائی اور دل کا کافر ہا یعنی زبان سے مضمون اچھے نکلے لیکن دل سے کفر اور حب دنیا نہ گئی اور یہی حال ہے اکثر شاعروں کا کہ اشعار میں بعض مضامین تو نہایت اچھے اور درست زبان سے نکلتے ہیں لیکن دل سیاہ رہتا ہے۔ ع گوزبان تیری درافشاں ہوئی ہائے پردل کی سیاهی نہ گئی۔

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں نے ہدایت کی تم مجھ سے ہدایت مانگو میں تم کو ہدایت کروں گا اور تم سب محتاج ہو مگر جس کو میں نے دولت مند کیا پس تم مجھ سے روزی مانگو میں تم کو دوں گا اور تم سب گناہ گار ہو مگر جس کو میں نے بچا لیا پس جس نے تم میں سے جانا کہ تحقیق میں بخشے پر قدرت والا ہوں پھر وہ مجھ سے بخشش مانگے تو میں اسے بخشوں گا اور میں نہیں پرہیز کرتا اور تمہارے تمام اگلے اور پچھلے اور تمہارے زندہ اور مردہ اور تمہارے تر ❶ اور خشک میرے ایک بہت متقی ❷ دل بندہ کی مانند ہو جائیں تو اس سے میری ملکیت میں چھڑکے پر برابر ❸ بھی زیادتی نہ ہوگی اور اگر تمہارے تمام اگلے اور پچھلے اور تمہارے زندہ اور مردہ تمہارے تر اور خشک میرے ایک بدترین بندہ کے دل کی مانند ہو جائیں تو اس سے میری ملکیت میں چھڑکے پر برابر کی نہ ہوگی اور اگر تحقیق تمہارے تمام اگلے اور پچھلے اور تمہارے زندہ اور مردہ اور تمہارے تر اور خشک ایک جگہ میں جمع ہوں پھر ہر آدمی تم میں سے اپنی اپنی خواہش کے مطابق مانگے ❹ پھر میں ہر مانگنے والے کو دوں تو اس سے میری ملکیت میں اتنی بھی کمی نہ ہوگی جتنی کہ اگر تم میں سے کوئی سمندر کے قریب سے گزرے اور وہ اس میں سوئی کو پانی میں ڈبو کر اٹھالے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں بہت نخی ہوں بہت دینے والا ہوں کرتا ہوں ❺ جو میں چاہتا ہوں اور میرا دینا ❻

۲۳۵۰- (۲۸) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَاسْأَلُونِي الْهُدَى أَهْدِيكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقْرَاءٌ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ فَاسْأَلُونِي أَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عِلِمَ مِنْكُمْ إِنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفِرْنِي غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أَبَالِي وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيَّكُمْ وَرَطَبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَى اتَّقَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيَّكُمْ وَرَطَبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَشْطَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيَّكُمْ وَرَطَبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ أَمْنِيَّتُهُ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَعَمَسَ فِيهِ إِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا ذَلِكَ بِأَنِّي جَوَّادٌ مَا جَدُّ أَفْعَلُ مَا أُرِيدُ عَطَائِي كَلَامٌ وَعَذَابِي كَلَامٌ إِنَّمَا أَمْرِي لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ (رواه احمد والترمذی وابن ماجه) (الترمذی

حدیث رقم ۲۶۱۳ وابن ماجه حدیث رقم ۴۲۵۷

واحمد فی المسند ۱۵۴/۵

کہہ دینا ہے اور میرا عذاب کہہ دینا ہے اور جب میں کسی چیز کا ارادہ ۷ کرتا ہوں تو صرف یہ کہہ دیتا ہوں کہ ہو جا، تو وہ ہو جاتی ہے۔“ (احمد و ترمذی و ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ① یعنی جبر و شجر اگر یہ بھی انسان ہو جائیں۔ ② متقی بندے کے دل پر الخ یعنی سب محمد ﷺ کی طرح ہو جائیں۔ ③ تو یہ جمع ہونا میرے ملک میں نہ زیادہ کرے ایک گھجر کے پر کے برابر یعنی میری سلطنت دیکھی رہے گی یہ نہ ہوگا کہ ان لاکھوں اربوں کے تابعدار بن جانے سے میری قوت بہ نسبت سابق کچھ زیادہ ہو جائے گی۔ ④ مثلاً شیطان فرعون نمرود باہاں کی طرح ہو جائیں۔ ⑤ یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ ان کی بغاوت سے میری سلطنت میں بہ نسبت سابق ایک ذرہ برابر توڑ آئے۔ ⑥ یعنی جہاں تک ان کا خیال بلند پروازی کر سکے۔ ⑦ کرتا ہوں جو چاہتا ہوں الخ یعنی یہ تمام سخاوت و کرم میرے ارادہ اور اختیار سے ہے اس میں بندہ کے ارادہ کو دخل نہیں۔ یعنی میں ایک حکم سے یہ سب کچھ کرتا ہوں اور میں اسباب کا محتاج نہیں ہوں۔ یعنی اس کا پیدا کرنا جب یہ قدرت طاقت اور وسعت ہے تو اب کب کب شہرہا کہ ادنیٰ جنتی کی جنت دس دنیا کے برابر ہوگی دس دنیا کیا ہر جنتی کو وہ کروڑ دنیا کے برابر دے سکتا ہے صرف اس کے حکم کی دیر ہے اس حدیث سے مجوس کا اعتقاد باطل ہوا کہ اہرمین یعنی شیطان اللہ تعالیٰ کا مقابل بن گیا ہے اور معاذ اللہ اللہ تعالیٰ نے اس سے عاجز ہو کر دنیا اس کے سپرد کر دی ہے وہ جس کو چاہتا ہے اپنی طرف گھسیتا ہے، لاجل والا قوۃ اہرامن کا کیا وجود ہے اگر لاکھوں اربوں اہرمین اور شیطان مل کر بڑے زور قوت سے مالک الملک کا مقابلہ کریں تو وہ ایک کلمہ میں سب کو خاک سیاہ بنادے اور سب کو فنا کر دے غرض اس کے سامنے کسی کو وجود نہیں اللہ ہی اللہ ہے باقی کچھ بھی نہیں۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

”کہ وہی صاحب تقویٰ اور صاحب بخشش ہے، نبی ﷺ نے مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ تمہارے رب نے فرمایا:

”میں اس لائق ہوں کہ لوگ مجھ سے ڈریں پس جو مجھ سے ڈرا تو میں اس کے لائق ہوں کہ اسے بخشوں۔“ (ترمذی) و

ابن ماجہ و درامی

۲۳۵۱- (۲۹) وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ أَنَا أَهْلُ أَنْ أَتَقَىٰ فَمَنْ اتَّقَانِي فَإِنَّا أَهْلُ أَنْ أَعْفِرَ لَهُ (رواه الترمذی وابن ماجہ والدارمی) (الترمذی حدیث رقم ۳۳۸۴ وابن ماجہ حدیث رقم ۴۲۹۹ -

والدارمی حدیث رقم ۲۷۲۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے لئے گنتے تھے ایک مجلس میں کہ ① آپ سو بار یہ دعا کہتے: ”اے میرے پروردگار! مجھے بخش اور میری توبہ قبول کر تحقیق تو ہی توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا ہے۔“ (احمد و ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ)

۲۳۵۲- (۳۰) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ مِائَةَ مَرَّةٍ (رواه احمد والترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ) (ابو داؤد حدیث رقم ۱۵۱۶ والترمذی حدیث رقم ۳۸۱۴ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۱۴ واحمد فی المسند ۲/ ۲۱)

حکم الحدیث: تین میں سے ایک سند متخین کی شرط پر ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سو بار کہتے اے یہ سب امت کی تعلیم کے لئے تھا ورنہ آپ کے اگلے اور پچھلے سب گناہ اللہ تعالیٰ نے بخش دیئے تھے دوسرا یہ کہ آدمی جتنا مقرب ہو اس کو اتنا ہی زیادہ ڈر ہوتا ہے اور اپنے مالک کے سامنے اتنی ہی تضرع اور عاجزی کی اس کو ضرورت ہوتی ہے تیسرا یہ کہ اللہ عزوجل کا جلال اور استغناء ظاہر کرنا آپ کو منظور تھا کہ ہر چند کہ میں اللہ تعالیٰ کا نبی اور اس کا مقبول بندہ ہوں مگر وہ عالی شہنشاہ بے پرواہ ہے اور میرا کام یہی ہے کہ ایسے بے پرواہ مالک کے سامنے ہمیشہ اپنی خطاؤں کی معافی چاہتا رہوں۔ بے وقوف پادریوں نے ان احادیث کو دیکھ کر نبی ﷺ پر اعتراض کیا ہے کہ جب آپ خود گناہوں سے پاک نہ تھے تو دوسروں کی شفاعت کیا کر سکیں گے؟ انہوں نے ان نکات میں غور نہیں کیا کہ غلام کیسا ہی مقرب ہو لیکن اس کی عقل مندی اس میں ہے کہ اپنے آقا کے سامنے اپنے آپ کو ذلیل اور قصور وار سمجھے۔

۲۳۵۳- (۳۱) وَعَنْ بِلَالِ بْنِ يَسَارٍ بْنِ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْإِلَهَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَسَ مِنَ الزَّحْفِ - (رَأَوْهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ) لَكِنَّهُ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ هَلَالُ ابْنِ يَسَارٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ (ابو داود حدیث رقم ۱۵۱۷ و الترمذی حدیث رقم ۳۶۴۸)

سیدنا بلال بن یسار بن زید رضی اللہ عنہ جو نبی ﷺ کے غلام تھے انہوں نے کہا: ”مجھ سے میرے باپ نے حدیث بیان کی اس نے میرے دادا سے روایت کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں وہ اللہ کے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں مگر وہ زندہ خبر گیری کرنے والا ہے اور میں اس کی طرف توجہ کرتا ہوں اگر وہ کفار کی لڑائی سے بھاگا ہو تو اس کے لئے بخشش کی جاتی ہے۔“ (ترمذی و ابو داود) لیکن ابو داود کے نزدیک بلال بن یسار رضی اللہ عنہ ہے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث مفہوم کے اعتبار سے صحیح ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۳۵۴- (۳۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَنْتَ لِي بِهَذِهِ فَيَقُولُ بِإِسْتِغْفَارٍ وَلَدَيْكَ لَكَ (رواه احمد) (ابن ماجہ حدیث رقم ۳۶۶۰ و احمد فی المسند ۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل نیک بخت آدمی کے لئے درجہ بلند کرتا ہے بہشت میں“ تو وہ کہتا ہے اے میرے پروردگار! یہ درجہ مجھے کہاں سے حاصل ہوا؟ ❶ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”یہ تیرے فرزند کے مغفرت کرنے سے حاصل ہوا ہے۔“ (احمد)

(۵۱۹)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ درجہ تیرے فرزند کے استغفار سے حاصل ہوا الخ اس حدیث سے اولاد صالح کی فضیلت معلوم ہوئی دوسری

حدیث میں ہے کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کو تین چیزوں کے سوا کسی چیز کا فائدہ نہیں پہنچتا اور ان تین چیزوں میں ایک ولد صالح شمار کیا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مردہ قبر میں ڈوبے ❶ اور فریاد کرنے والے کی مانند ہوتا ہے کہ دعا کا منتظر ہوتا ہے کہ اس کو باپ یا ماں کی طرف سے یا بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچے جس وقت اس کو دعا پہنچتی ہے تو وہ (دعا) اس کو دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے زیادہ پسند ہوتی ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ قبر والوں کو زمین والوں کی دعا کی وجہ سے پہاڑوں کی مانند پہنچاتا ہے ❷ اور تحقیق زندوں کا تحفہ مردوں کی طرف ان کے لئے استغفار کرنا ہے۔“ (بیہقی فی شعب الایمان)

۲۳۵۵- (۳۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْعَرِيقِ الْمَتَّعِثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةَ تَلَحُّقُهُ مِنْ أَبِي أَوْ أُمِّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيقٍ فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَدْخُلُ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دَعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَهْلاً جِبَالاً وَإِنَّ هَدْيَةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ الْإِسْتِغْفَارُ لَهُمْ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) (البیہقی الحدیث رقم ۷۹۰۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مگر ڈوبنے والے کی مانند الخ کہ اس کا کوئی ہاتھ پکڑے۔ ❷ پہاڑوں کی مانند الخ یعنی ثواب بڑا اور رحمت اور بخشش۔

سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس شخص کے لئے خوش خبری ہے جو اپنے اعمال نامہ میں بہت ❶ استغفار پائے۔“ (ابن ماجہ اور نسائی نے کتاب عمل یوم ولیلہ میں روایت کیا ہے)

۲۳۵۶- (۳۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ إِسْتِغْفَارًا كَثِيرًا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ فِي عَمَلِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ) (ابن ماجہ)

حدیث رقم ۳۸۱۸

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ استغفار بہت الخ یعنی استغفار مقبلی بزار نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ دونوں فرشتے عمل لکھنے والے جب بندہ کا عمل نامہ لے جاتے ہیں اور اللہ عزوجل اس کے عمل نامہ کے اول اور آخر میں استغفار دیکھتا ہے تو فرماتا ہے میں نے اپنے بندہ کے وہ گناہ بخش دیئے جو عمل نامہ کے اول اور آخر کے درمیان ہیں حاصل یہ کہ صبح و شام کے استغفار سے یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ”یا الہی مجھے ان لوگوں میں سے کر کہ جب نیکی کریں تو خوش ہوں اور جب برائی کریں تو استغفار ❶ کریں۔“ (ابن ماجہ و بیہقی فی الدعوات الکبیر)

۲۳۵۷- (۳۵) وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا وَإِذَا أَسَاءُوا اسْتَغْفَرُوا۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى) (ابن ماجہ)

حدیث رقم ۳۸۲۰

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ ہر ایک ایمان دار کو ایسا ہی کرنا لازم ہے۔

۲۳۵۸- (۳۶) وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هَكَذَا أَيْ بِيَدِهِ قَدَبَهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِلَّهِ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ فِي أَرْضٍ دَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ فَطَلَبَهَا حَتَّى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ وَمَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَرْجِعْ إِلَى مَكَانِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَنَامَ حَتَّى أَمُوتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ عَلَيْهَا زَادَةٌ وَشَرَابَةٌ قَالَ اللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا بِرَاحِلَتِهِ وَازْدَادَهُ رَوَى مُسْلِمٌ الْمَرْفُوعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهُ فَحَسْبُ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ الْمَوْقُوفَ عَلَى ابْنِ مَسْعُودٍ أَيضًا۔ (البخاری حدیث رقم ۶۳۰۸ و مسلم حدیث رقم (۳-۲۷۴۴) واحمد فی المسند ۱/ ۳۸۳)

سیدنا حارث بن سُوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دو احادیث ❶ بیان کیں ان میں سے ایک نبی ﷺ سے نقل کی اور دوسری اپنی طرف سے نقل کی وہ یہ ہے کہ تحقیق مومن ❷ اپنے گناہوں کو دیکھتا ہے گویا کہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا ہے اس سے ڈرتا ہے کہ پہاڑ اس پر گر پڑے اور تحقیق فاجر اپنے گناہوں کو کبھی کی مانند دیکھتا ہے کہ اس کے ناک پر اڑی پس اس کبھی کے ساتھ اس طرح سے اشارہ کیا اس کو اپنی ناک سے اڑایا پھر عبد اللہ ❸ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ کو توبہ سے بہت خوش ہوتا ہے اس شخص سے زیادہ جو ایک بے آب و گیاہ ہولناک جنگل میں جا رہا ہو اس کے ساتھ سواری بھی ہو اور اس سواری پر کھانا اور پانی ہو ایک جگہ ❹ وہ لیٹا اور کچھ سو گیا پھر جب نیند سے بیدار ہوا تو دیکھا کہ اس کی سواری چلی گئی ہے اس کو تلاش کیا یہاں تک کہ جب سخت گرمی اور پیاس اور جو تکالیف اللہ تعالیٰ کو منظور تھیں پہنچیں تو اس نے کہا اسی جگہ واپس چلوں جہاں پہلے تھا اور وہاں جا کر سو رہوں یہاں تک کہ مر جاؤں چنانچہ اس نے اپنے بازو پر سر رکھ لیا اور موت کے انتظار میں لیٹ گیا پھر (جب) نیند سے بیدار ہوا تو دیکھا اس کی سواری اس کے پاس کھڑی ہے اور کھانا پانی بھی اس پر موجود ہے (پس اس شخص کو ❶ کھانا پینا اور سواری پانے سے خوشی ہوئی ہوگی) اللہ تعالیٰ کو مومن بندہ کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتی ہے۔“ (اس حدیث کو مرفوع طریقہ پر صرف مسلم نے روایت کیا اور بخاری نے موقوفاً یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول بھی نقل کیا ہے۔) ❸

فوائد الحديث: ❶ دو احادیث الخ اس حدیث کے دوسرے جملہ میں اس آیت کی طرف ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطهرین اشارہ ہے۔ ❷ یعنی مومن گناہوں سے بہت ڈرتا ہے اور خوف کرتا ہے کہ کہیں پکڑا نہ جاؤں اور فاجر کو اپنے گناہوں کی پرواہ

نہیں ہوتی۔ ❶ پھر سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا الخ یعنی جو حدیث نبی ﷺ سے سنی تھی وہ بیان کی۔ ❷ پس اپنا سر رکھا الخ یعنی استراحت کے لئے۔ ❸ اس شخص کو الخ یعنی جیسے یہ شخص اپنی سواری اور توشہ کے ملنے سے خوش ہوتا ہے اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ بندہ کے توبہ کرنے سے خوش ہوتا ہے۔ ❹ بخاری نے یہ حدیث موقوف بھی نقل کی۔ حاصل یہ کہ حدیث مرفوع متفق علیہ ہے اور حدیث موقوف بخاری کی افرا سے ہے۔

۲۳۵۹- (۳۷) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفْتَنَ النَّوَابَ. (احمد فی المسند ۸۰ / ۱)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس مومن بندہ کو دوست رکھتا ہے جو گناہوں میں مبتلا ❶ ہوتا ہے اور بہت توبہ کرتا ہے۔“

فوائد الحديث: ❶ کہ گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے اور بہت توبہ کرتا ہے یہ دوست رکھنا توبہ کی وجہ سے ہے نہ کہ گناہ کی وجہ سے۔

۲۳۶۰- (۳۸) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا أَحَبُّ إِلَيَّ الدُّنْيَا بِهَذِهِ الْآيَةِ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا الْآيَةَ فَقَالَ رَجُلٌ قَمَنْ أَشْرَكَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ لَا وَمَنْ أَشْرَكَ فَلَا تَمْرَاتٍ. (احمد فی المسند ۵ / ۲۷۵)

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”میں نہیں پسند کرتا کہ میرے لئے دنیا ہو اس آیت کے بدلہ“ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی نا امید نہ ہو“ آخر آیت تک پھر ایک شخص نے کہا پس جس نے ❶ شرک کیا، نبی ﷺ خاموش ہو رہے پھر آپ نے فرمایا: ”جس ❷ نے شرک کیا“ یہ کلمہ آپ نے تین بار کہا۔

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ پس جس نے شرک کیا الخ یعنی وہ بھی داخل ہے اس آیت کے حکم میں یا نہیں یعنی وہ بھی بخشا جائے گا یا نہیں۔ ❷ اور جس شخص نے شرک کیا یعنی اگر مشرک بھی اپنے شرک کو چھوڑ دے اور توبہ کرے تو بخشا جائے گا۔

۲۳۶۱- (۳۹) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَغْفِرُ لِعَبْدِهِ مَا لَمْ يَفْقِ الْحِجَابُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْحِجَابُ؟ قَالَ أَنْ تَمُوتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ. (رَوَى الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةُ أَحْمَدُ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَخِيرَ فِي كِتَابِ الْبُعْثِ وَالنُّشُورِ) (احمد فی المسند ۵ / ۱۷۴)

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے لئے ❶ بخشتا ہے جب تک کہ پردہ نہ ہو“ ❷ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! پردہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”آدمی اس حال میں مرے کہ شرک کرنے والا ہو۔“ (یہ تینوں احادیث احمد نے نقل کیں اور بیہقی نے آخری حدیث کتاب البعث والنشور میں نقل کی)

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ یعنی جو کچھ گناہوں سے چاہتا ہے۔ ❷ یعنی بندے۔ اور رحمت حق کے درمیان۔

۲۳۶۲- (۴۰) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو نہ برابر کرتا ہو دنیا میں پھر اس پر پہاڑ کی مانند گناہ ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔“ ❶

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُعْدِلُ بِهِ شَيْئًا فِي الدُّنْيَا ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ جَبَالِ دُنُوبٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ۔ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبُعْثِ وَالنُّشُورِ)

حکم الحدیث: میں اس کی سند سے واقف نہیں ہو سکا۔

فوائد الحدیث: ❶ بخشنے کا الخ یہ دونوں احادیث بڑی امید دلاتی ہیں مومنین موحدین کو کہ توحید کی برکت سے اللہ تعالیٰ چاہے تو گناہ خواہ کتنے ہی زیادہ ہوں بخش دیے جائیں گے لیکن کسی کو اس مغفرت پر نکیہ نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ اس کا حال نہیں معلوم اور پروردگار کی جیسی رحمت وسیع ہے ویسے ہی اس کا عذاب بھی سخت ہے پس ہمیشہ گناہوں سے ڈرتا اور بچتا رہے اور توبہ اور استغفار کرتا رہے اور شرک سے بچنے کا بڑا خیال رکھے کیونکہ شرک بخشنے جانے کی توقع نہیں ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے کہ جس کا کوئی گناہ نہیں۔“ (ابن ماجہ و بیہقی فی شعب الایمان) اور بیہقی نے کہا اسے فقط نہرانی نے نقل کیا ہے اور وہ مجہول ہے ابو نعوی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے شرح السنہ میں روایت کیا بطریق موقوف کے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا پیشانی ❶ توبہ ہے اور توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے کہ جس کا کوئی گناہ نہیں۔

۲۳۶۳- (۴۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ النَّهْرَانِيُّ وَهُوَ مَجْهُولٌ وَفِي شَرْحِ السُّنَنِ رَوَاهُ عَنْهُ مَوْفُوفًا قَالَ النَّدْمُ تَوْبَةً وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ۔ (ابن ماجہ)

حدیث رقم (۴۲۵۰)

حکم الحدیث: اس کی تمام اسناد ضعیف ہیں۔

فوائد الحدیث: ❶ پیشانی توبہ ہے یعنی پیشانی توبہ کا بڑا رکن ہے۔

بَابُ

باب متعلق سابق بیان میں الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کا پیدا کرنا ❶ مقدر کیا تو ایک کتاب لکھی جو کہ اس کے پاس ہے اس کے عرش پر اس میں یہ ہے کہ تحقیق میری رحمت میرے غضب سے سبقت لے گئی ہے۔“ اور ایک روایت ❷ میں ہے: ”میری رحمت

۲۳۶۴- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي وَفِي رَوَايَةٍ غَلَبَتْ غَضَبِي۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۷۴۰۴ و مسلم حدیث رقم (۱۴- ۲۷۴۱) وابن ماجہ

حدیث رقم ۴۲۹۵ واحمد فی المسند ۲/ ۴۳۳)

میرے غضب پر غالب ہے۔“ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ مقدار کیا الخ یعنی یشاق کے دن یا اس کا پیدا کرنا شروع کیا۔ ❷ میری رحمت غالب ہے میرے غضب پر یعنی غصہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت زیادہ ہے اسی لئے کافروں اور گناہ گاروں کو جلد نہیں پکڑتا اور عذاب میں جلدی نہیں کرتا، گناہ دیکھتا ہے اور پردہ ڈالتا ہے روزی بند نہیں کرتا۔

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے لئے ❶ سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت جنوں، انسانوں، چوپاؤں اور زہریلے جانوروں میں اتاری پس اسی رحمت کی وجہ سے وہ آپس میں میل (محبت) کرتے ہیں اور اسی کے سبب آپس میں رحم کرتے ہیں اور اسی رحمت کے سبب وحشی جانور اپنے بچے پر رحم کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ننانویں رحمتیں رکھ چھوڑی ہیں کہ ان کے ساتھ اپنے بندوں پر قیامت کے دن رحم کرے گا۔“ (بخاری و مسلم)

۲۳۶۵- (۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فِيهَا يَتَعَاطَفُونَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ وَبِهَا تَعَطَّفُ الْوَحْشُ عَلَى وَلَدِهَا وَآخَرُ اللَّهِ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۶۰۰۰ و مسلم حدیث رقم (۱۷- ۲۷۵۲) والترمذی حدیث رقم ۳۶۰۹ وابن ماجہ حدیث رقم ۴۲۹۳ والدارمی حدیث رقم ۲۷۸۵ واحمد فی المسند ۲/ ۵۱۴)

فوائد الحدیث: ❶ اللہ تعالیٰ کے لئے سو رحمتیں ہیں الخ یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سوجھے کئے ایک حصہ تمام خلق کو دیا اور اسی کا یہ اثر ہے کہ جانور اپنے بچوں کو پالتے ہیں خود بھوکے رہتے سوئے ان کو کھلاتے ہیں اور اسی کا اثر ہے کہ ماں باپ اپنی اولاد کو پالتے ہیں اور ان کی مصیبتیں اٹھاتے ہیں اور نانوے حصے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے قیامت کے دن ظاہر ہوں گے آپ ﷺ کی شفاعت اور گناہ گاروں کی بخشش اور بہشت کی بے حساب نعمتیں انہی رحمتوں کا اثر ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی کوئی حد نہیں۔

اور مسلم کی ایک روایت میں سلمان سے اس کی مانند ہے لیکن اس کے آخر میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”پس جس وقت قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ ننانویں رحمتوں کو اس رحمت کے ساتھ پورا کرے گا۔“

۲۳۶۶- (۳) وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوَهُ وَفِي آخِرِهِ قَالَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ اكْمَلَهَا بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ (مسلم حدیث رقم (۲۱- ۳۷۵۳)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر مومن اس چیز کو جانے جو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عذاب ہے (تو) قطع کرے اس کی بہشت کا کوئی بھی اور اگر کافر اس چیز کو جانے جو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک رحمت ہے تو اس کی جنت سے ❶ کوئی ناامید نہ ہو۔“ (بخاری و مسلم)

۲۳۶۷- (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمَعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۶۴۶۹ و مسلم حدیث رقم (۲۳- ۲۷۵۵) واحمد فی المسند ۲/ ۳۳۴)

فوائد الحديث: ۱

اس کی جنت سے کوئی الگ ہے۔

ع اگر درد بدیک صلائے کرم عزازیل گوید نصیبہ برم
دراں دم کہ از فعل پرسند قول اولو العزم را تن بلرزد زھول

رحمت اور عذاب الہی کی دو صفات ہیں اور اللہ تعالیٰ کی صفت کی انتہا نہیں جیسے اس کی ذات کامل ہے ویسے ہی اس کی صفت بھی کامل ہے۔

۲۳۶۸- (۵) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَيَّ أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ۔ (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ۶۴۸۸)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہشت تمہارے ایک کی طرف بہت نزدیک ہے اس کے پاؤں (جوتے) کے تسمہ سے اور ۱ دوزخ بھی اسی کی مانند۔“ (بخاری)

فوائد الحديث: ۲ اور دوزخ بھی اسی کے مانند الخ یعنی بہشت اور دوزخ آدمی سے نہایت قریب ہیں دور نہ سمجھو اگر ایمان ہے اور نیک عمل ہے تو بہشت نزدیک ہے اور اگر کفر اور گناہ ہیں تو دوزخ قریب ہے۔

۲۳۶۹- (۶) وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ لَاهِلِهِ وَفِي رَوَايَةٍ أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ ثُمَّ اذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبُحْرِ فَوَلَّى اللَّهُ لَنْ قَدَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لِيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللَّهُ الْبُحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهُ۔ (متفق علیہ)

(البخاری حدیث رقم ۶۴۸۱ و مسلم حدیث رقم ۲۴-۲۷۵۶)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک شخص نے جس نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا اپنے گھر والوں کو کہا اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے اپنے نفس پر زیادتی کی تھی پھر جب اس کو موت آئی تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب وہ مر جائے تو اس کو جلا دینا اس کی آدھی را کھ جنگل میں اڑا دو اور آدھی دریا میں بہا دو پس اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نے اس پر قابو پالیا تو وہ اس کو ایسا عذاب کرے گا کہ ایسا عذاب کسی کو جہاں والوں سے نہیں کرے تو جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹوں نے کیا جو وہ ان سے کہہ گیا تھا اللہ تعالیٰ نے دریا کو حکم کیا تو دریا نے جمع کیا اس چیز کو کہ جو اس میں تھی اور جنگل کو حکم کیا تو جنگل نے وہ چیز جمع کی کہ جو اس میں تھی پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”تو نے یہ کس لیے کیا؟ اس شخص نے کہا میں نے تیرے ڈر سے ایسا کیا اے رب اور تو خوب جانتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔“ ۱

فوائد الحديث: ۳ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بخشتا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خوف الہی اور اپنے قصور کا اقرار مغفرت کا سبب ہے۔

۲۳۷۰- (۷) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَدِمَ عَلَى سَيِّدَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِنْ رَوَايَةٍ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ كَيْتُ الْخَطَّابِ

النَّبِيِّ ﷺ سَبَىٰ قِيَادًا امْرَأَةً مِنَ السَّبَىٰ قَدْ تَحَلَّبَ
تُدْبِهَا تَسْعَىٰ إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبَىٰ أَخَذَتْهُ
فَالصَّقَتْهُ بِطَبِيعِهَا وَأَرْصَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ
اتَرَوْنَ هَذِهِ طَارِحَةً وَلَكَهَا فِي النَّارِ فُقُلْنَا لَا وَهِيَ
تَقْدِرُ عَلَيَّ أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ اللَّهُ أَرْحَمُ بَعَادِهِ مِنْ
هَذِهِ بَوْلَدِهَا۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم

۵۹۹۹ ومسلم حدیث رقم (۲۲- ۲۷۵۴)

کچھ قیدی آئے ان قیدیوں میں ایک عورت تھی کہ اس کی
چھاتی بہتی تھی ❶ وہ دوڑتی تھی جس وقت ❷ کہ کسی بچے
کو پاتی، لیتی اس کو اپنے سینے سے لگاتی ❸ اور اس کو دودھ
پلاتی، پس ہم کو نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا اس عورت کو گمان ❹
کرتے ہو کہ بچہ ڈالے گی اپنا آگ میں؟“ ہم نے کہا، نہیں
ڈالے گی جب کہ نہ ڈالنے پر قادر ہو تو آپ نے فرمایا: ”اللہ
تعالیٰ بہت رحم کرنے والا ہے اپنے بندوں پر ❺ بہ نسبت اس
عورت کے اپنے بچے پر۔“ (بخاری، مسلم)

فوائد الحديث: ❶ اس کی چھاتی بہتی تھی الخ یعنی دودھ بہتا تھا بہ سبب کثرت کے اس لئے کہ بچہ اس کے ساتھ نہ تھا۔ ❷ یعنی بچہ کی
تلاش میں دوڑتی تھی۔ ❸ اپنے بچے کی محبت کے ساتھ۔ ❹ اس عورت کو کیا گمان کرتے ہوا الخ یعنی جب غیر کے بچے پر یہ محبت رکھتی ہے تو
کیا گمان کرتے ہو کہ وہ اپنے بچے کو آگ میں ڈالے گی۔ ❺ اپنے بندوں پر الخ یعنی مومن بندوں پر اس حدیث میں بیان ہے رحمت الہی کی
وسعت کا اور اس حدیث سے ارحم الراحمین کا مطلب سمجھ میں آتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”تم میں سے کسی کو اس کا عمل ہرگز نجات ❶ نہ دے گا“
صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اور نہ آپ کو
آپ نے فرمایا: ”اور نہ مجھ کو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اپنی طرف
سے اپنی رحمت کے ساتھ ڈھانپ لے پس عمل کو درست کرو
اور میانہ روی کرو اور اول دن میں عبادت کرو آخر دن
میں عبادت کرو کچھ رات کو اور میانہ روی ❷ اختیار کرو مقصود
کو پہنچو گے۔“ (بخاری و مسلم)

۲۳۷۱- (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا
رَسُولُ اللَّهُ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ
بِرَحْمَتِهِ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَعِدُّوا وَزَوْحُوا وَشَيْءٌ
مِنَ الدَّلْجَةِ وَالْقَصْدُ الْقَصْدُ تَبَلَّغُوا۔ (متفق عليه)
(البخاری حدیث رقم ۶۴۶۳ ومسلم حدیث رقم
۷۸-۲۸۱۶)

فوائد الحديث: ❶ تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہ دے گا الخ یعنی رحمت اور فضل الہی کے بغیر صرف نیک عمل ہی نجات کے
لئے کافی نہیں حقیقت میں نجات کا سبب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کا عمل اثر اور نتیجہ ہے اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ پر کسی بندہ کا
کچھ زور نہیں نہ اس کے حکم کے سامنے کسی کو چون و چرا کی مجال ہے خواہ وہ نبی ہو خواہ ولی یا فرشتہ اور اس کی قدرت بے حد و بے حساب ہے اور
کسی کی کیا طاقت ہے کہ وہ اپنے خود کو جنت کا مستحق خیال کرے اور کسی کو جنت میں لے جاسکے بقول شخصی پر خود در ماندہ شفاعت کس کے۔
❷ میانہ روی اختیار کرو الخ یعنی اچھے کام کو لیکن اعتدال سے جس قدر مسنون ہے افراط کرو نہ تفریط افراط یہ کہ عبادت میں اتنا غرق ہو کہ دنیا
کے کاموں سے بالکل غافل ہو جائے اور اپنے حق اور گھر والوں کے حق فراموش کر دے اور تفریط یہ کہ دنیا میں ایسا غرق ہو کہ واجب اور
ضروری عبادات میں غفل واقع ہو یہ دونوں طریق اچھے نہیں ہیں بہتر وہی شرع کا طریق ہے جو جامع ہے معاش اور معاد کی مصلحت کو۔
سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم

۲۳۷۲- (۹) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلَهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُخْرِعُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةِ اللَّهِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم)

میں سے کسی کو اس کا عمل بہشت میں داخل نہیں کرے گا اور نہ اس کو دوزخ سے بچائے گا اور نہ مجھ کو مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت۔“ (۷۷-۲۸۱۷)

فوائد الحديث: ۱ مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت الخ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں جاؤ گے یہ حدیث ان احادیث کے معارض نہیں اس لئے کہ اعمال صالحہ جنت میں جانے کا سبب ہیں لیکن ان اعمال کی توفیق اور اخلاص و ہدایت اور ان کا قبول ہونا اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے ہے تو اس لیے صرف عمل ہی دخول جنت کا سبب نہ ہوا۔

۲۳۷۳- (۱۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسَنَ إِسْلَامَهُ يُكَفِّرُ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدَ الْقِصَاصِ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهَا۔ (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ۴۱)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت کہ اسلام لائے بندہ تو اس کا اسلام اچھا ہو اس سے اللہ تعالیٰ ہر گناہ مٹا دیتا ہے کہ اسلام سے پہلے کیا تھا اور اس کے بعد اس کے اعمال کا اس کو بدلہ دیتا ہے ایک نیکی دس گنا لکھی جاتی ہے سات سو تک بلکہ سات سو سے زیادہ اور برائی اس کی مانند مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس سے درگزر کرے۔“ (بخاری)

۲۳۷۴- (۱۱) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۶۴۹۱ و مسلم حدیث رقم ۲۰۷-۱۳۱)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھیں تو جو شخص کہ نیکی کا قصد کرے پھر نیکی نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کے لئے ۱ اپنے نزدیک ایک پوری نیکی لکھتا ہے پس اگر نیکی کا قصد کرے اور اس کو کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے لکھتا ہے اپنے نزدیک دس نیکیاں سات سو تک بلکہ اس سے زیادہ بہت اور جس نے برائی کا قصد کیا پھر برائی نہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے نزدیک ایک پوری نیکی لکھتا ہے اگر برائی کا قصد کیا پھر برائی کی تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک برائی لکھتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

فوائد الحديث: ۱ ایک پوری نیکی سبحان اللہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنے بندوں پر کتنی بے حساب ہے کہ بد کام کے قصد کو نہ لکھوائے اور نیک کام کے قصد کو بغیر کئے لکھوادے اور بدی کو ایک ہی رکھے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے لیکن معلوم ہونا چاہئے کہ بدی کا محض ارادہ نہیں لکھا جاتا لیکن اگر بدی کے قصد پر عزم مہم ہو گیا یعنی اس کے کرنے کا پختہ ارادہ ہو گیا تو اس کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ بعد عزم مہم ہونے کے اس بد کام کو خوف الہی سے عمل میں نہ لایا اور اس پر شرمندہ ہوا تو ایک نیکی لکھی جائے گی اس لیے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے اپنی خواہش

نفسانی کو مارا دوسری صورت یہ ہے کہ بدی کا عزم مصمم خوف الہی کے بغیر کسی اور سبب سے ظاہر نہ ہو۔ اگرچہ تو بیشک ایک گناہ لکھا جائے گا جیسے کسی نے رات کو اپنے دل میں عزم مصمم کیا کہ میں کل فلاں کو قتل کروں گا یا فلاں عورت سے حرام کاری کروں گا اسی رات کو وہ مر گیا یا وہ عورت مر گئی تو اس پر قصد قتل اور حرام کاری کا گناہ ثابت ہوا۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس شخص کا حال کہ جو برائیاں کرتا ہو پھر نیکیاں کرے مانند حال اس شخص کے ہے کہ اس پر تنگ زرہ ہے کہ تنگ کیا ہے اس کو زرہ کے حلقوں نے“ پھر اس نے نیکی کی تو اس کے حلقے کھل گئے، پھر عمل کیا ❶ پھر دوسرا حلقہ کھل گیا، یہاں تک کہ وہ (زرہ) زمین کی طرف نکل پڑے۔“ (شرح السنہ)

۲۳۷۵- (۱۲) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَثَلَ الَّذِي يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَفَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَأَنْفَكَتْ حَلْقَةً ثُمَّ عَمِلَ أُخْرَى فَانْفَكَّت أُخْرَى حَتَّى تَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ (رواه في شرح السنة) (احمد في المسند ۴/ ۱۴۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عمل کیا الخ یعنی نیکیاں اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ برائی کرنے سے سیدہ تنگ ہوتا ہے اور تھیر ہوتا ہے امور میں اور اس کو لوگ دشمن رکھتے ہیں اور نیکیوں کے کرنے سے سیدہ فراخ ہوتا ہے اور اس کے امور آسان ہوتے ہیں اور لوگوں کے دلوں میں محبوب ہوتا ہے اس کو مشابہت دی تنگ زرہ کے پہننے سے کہ تنگ دلی کا سبب ہے اور اس کا کھلنا سبب فراخی اور خوش دلی کا ہے۔

سیدنا ابو برداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: آپ منبر پر نصیحت فرما رہے تھے ”اس شخص کے لئے کہ کھڑا ہونے سے ڈرا اپنے رب کے رو برو پیشیں ہیں“ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ چوری ❶ کی ہو اے اللہ کے رسول! پھر دوسری بار آپ نے فرمایا: ”اور اس شخص کے لئے کہ اپنے پروردگار کے رو برو کھڑا ہونے سے ڈرا دو پیشیں ہیں پس میں نے دوسری بار کہا اے اللہ کے رسول! اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے“ پھر تیسری بار فرمایا: ”اور اس شخص کے لئے کہ اپنے رب کے رو برو کھڑا ہونے سے ڈرا دو پیشیں ہیں“ پس میں نے تیسری بار کہا اے اللہ کے رسول! اگرچہ زنا کرے اور اگرچہ چوری کرے آپ نے فرمایا: ”اگرچہ ابو برداء کی ناک

۲۳۷۶- (۱۳) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُصُّ عَلَى الْمَنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ يَارَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الثَّانِيَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ قُلْتُ الثَّانِيَةَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ يَارَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الثَّالِثَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ قُلْتُ الثَّالِثَةَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي الدَّرْدَاءِ۔ (رواه احمد) (احمد في المسند ۶/ ۴۴۲)

خاک آلودہ ہو۔“ ② (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ① اگرچہ چوری کی ہوا لُح یعنی ڈرنے والے نے اگرچہ چوری کی ہو تو بھی اس کے لئے دو ہشتیں ہوں گی، بعض احادیث میں آیا ہے کہ ایک بہشت ہے کہ جس کے مکان، محل اور زیورات وغیرہ سونے کے ہیں اور ایک بہشت ہے کہ جن کا سب سامان چاندی کا ہے۔ ② اگرچہ خاک آلودہ ہو ابودرداء رضی اللہ عنہ کی ناک لُح اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونے کے خیال سے ڈرنا جنت میں جانے کا سبب ہے۔

سیدنا عامر رضی اللہ عنہ (تیر انداز) سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ ایک شخص آیا اس پر ایک چادر تھی اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جس پر اس نے چادر لپیٹ رکھی تھی اس نے کہا اے اللہ کے رسول! میں درختوں کے جھنڈ پر گذر رہا تھا تو میں نے اس میں جانوروں کے بچوں کی آوازیں سنیں اور میں نے ان کو پکڑ کر اپنی چادر میں رکھ لیا، پھر بچوں کی ماں آئی جو میرے سر پر چکر لگانے لگی تو میں نے ماں کے لیے بچوں ① سے چادر ہٹا دی پس آپڑی ان پر پھر میں نے ماں اور بچوں کو چادر میں لپیٹ لیا، پس یہ سب میرے پاس ہیں آپ نے فرمایا: ”ان کو رکھ دے پھر میں نے ان کو رکھ دیا“ ② اور ان کی ماں نے ہر چیز چھوڑ دی (اور) ان سے چمٹنے لگی، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تعجب کرتے ہو ماں کے رحم سے بچوں کے لئے اپنے بچوں پر اس ذات کی قسم جس نے مجھ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت رحم کرنے والا ہے بہ نسبت ماں کے اپنے بچوں پر پھر انہیں لے جایاں تک کہ ان کو رکھ دے جہاں سے تو نے ان کو پکڑا تھا اور ان کی ماں ان کے ساتھ ہو پھر وہ انہیں لے گیا۔“ ③

۲۳۷۷- (۱۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الرَّامِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ يَعْزِي عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدْ انْتَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ فَسَمِعْتُ فِيهَا أَصْوَاتَ فِرَاحٍ طَائِرٍ فَأَخَذْتُهِنَّ فَوَضَعْتُهُنَّ فِي كِسَائِي فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ فَاسْتَدَارَتْ عَلَى رَأْسِي فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهِنَّ بِكِسَائِي فَهَنَّ أُولَاءُ مَعِيَ قَالَ ضَعْنَهُنَّ فَوَضَعْنَهُنَّ وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لَزُوهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اتَّعَجِبُونَ لِرَحِمِ أُمِّ الْاَفْرَاحِ فِرَاحَهَا قَوْلَ الَّذِي بَعَنِي بِالْحَقِّ اللَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْاَفْرَاحِ بِفِرَاحِهَا إِنْ جَعَلْتَنَّ حَتَّى تَضَعْنَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ فَرَجَعَ بِيَهُنَّ۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۰۸۹)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ① بچوں پر سے چادر ہٹائی تاکہ لُح یعنی تاکہ ماں اپنے بچوں کو دیکھے۔

② ان کو رکھ دیا لُح یعنی ان کو کھول دیا۔ ③ پھر وہ ان کو لے گیا لُح اے ہمارے مالک! ایسی احادیث کے بھروسہ پر ہماری زندگانی ہے تو اپنی

رحمت سے ہمیں جہنم اور قبر کے عذاب سے نجات دے اور ہم کو جنت میں پہنچا دے۔

الفصل الثالث (تیسری فصل)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بعض غزوات میں ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے آپ ایک قوم پر گزرے تو آپ نے فرمایا: ”تم کون لوگ ہو؟“ انہوں نے عرض کیا، ہم مسلمان ہیں اور ایک عورت اپنی ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہی تھی اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا، جس وقت آگ کی لپٹ اٹھتی تو وہ اپنے لڑکے کو دور کرتی ❶ پھر وہ عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہا تم اللہ کے رسول ہو؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں“ عورت نے کہا، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا اللہ تعالیٰ بہت رحم کرنے والا نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں“ عورت نے کہا، کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ماں سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں؟ (اپنے بچے کے ساتھ) آپ نے فرمایا: ”ہاں“ عورت نے کہا، تحقیق ماں ❷ تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر روتے ہوئے جھکایا پھر اپنا سر اس عورت کی طرف اٹھایا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عذاب نہیں ❸ کرتا مگر سرکشی کرنے والے ایسے سرکش کو کہ جو سرکشی کرے ❹ اللہ تعالیٰ پر اور لا الہ الا اللہ کہنے کا انکار کرے۔“ ❺

۲۳۷۸- (۱۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مِنَ الْقَوْمِ قَالُوا نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ وَامْرَأَةٌ تَحْضِبُ بِقِدْرِهَا وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجٌ تَنَحَّتَ بِهِ فَأَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ يَا بَنِيَّ أَنْتَ وَآمِيَّ الْيَسَّ اللَّهُ أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ قَالَ بَلَى قَالَتْ الْيَسَّ اللَّهُ أَرْحَمَ بَعِيدِهِ مِنَ الْأُمِّ بَوْلِدِهَا قَالَ بَلَى قَالَتْ إِنَّ الْأُمَّ لَا تَلْقَى وَلَدَهَا فِي النَّارِ فَأَكْتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبْكِي ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهِ إِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ وَالَّذِي يَتَمَرَّدُ عَلَى اللَّهِ وَالْأَبَى أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (رواه ابن ماجه) (ابن ماجه حديث رقم ۴۲۹۷)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ لڑکے کو دور کرتی ہے الخ یعنی تاکہ وہ آگ کی گرمی سے تکلیف نہ اٹھائے۔ ❷ ماں اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی الخ یعنی خواہ کتنی ہی شرارت کرے۔ ❸ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عذاب نہیں کرتا الخ یعنی ہمیشہ۔ ❹ اللہ تعالیٰ پر سرکشی کرے الخ یعنی اس کے حکم کا خلاف کرے۔ ❺ اور لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کرے اس حدیث میں تمام اہل توحید کو بشارت اور خوشخبری ہے۔

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”بندہ ❶ رضا مندی ڈھونڈتا ہے اللہ تعالیٰ کی پھر اس ڈھونڈنے کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے تو اللہ عزوجل جبرائیل علیہ السلام کو فرماتا ہے: ”میرا فلاں بندہ ڈھونڈتا ہے کہ مجھے راضی

۲۳۷۹- (۱۶) وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللَّهِ فَلَا يَزَالُ بِذَلِكَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَجِبْرِيلَ إِنَّ فَلَانًا عَبْدِي يَلْتَمِسُ أَنْ يُرَضِّيَنِي أَلَا وَإِنْ رَحِمْتِي عَلَيْهِ يَقُولُ جِبْرِيلُ رَحْمَةً

رکھے سن لو! میری رحمت اس پر ہے پھر جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت فلاں پر ہو اور یہی بات کہتے ہیں فرشتے اٹھانے والے عرش کے اور وہ فرشتے کہ جو ان کے گرد ہیں ۱ یہاں تک کہ اس بات کو ساتوں آسمانوں کے فرشتے کہتے ہیں پھر اس شخص کے لئے رحمت اترتی ہے زمین کی طرف۔“ (احمد)

اللَّهُ عَلَىٰ فُلَانٍ وَيَقُولُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُولُهَا مَنْ مَنُوكُهُمْ حَتَّى يَقُولُهَا أَهْلُ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهُ إِلَى الْأَرْضِ (رواه احمد) (احمد فی المسند ۵ / ۲۷۹)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ اللہ تعالیٰ کی رضامندی الخ یعنی طاعات کے ادا کرنے کے ساتھ۔ ۲ یہاں تک کہ اس بات کو ساتوں آسمانوں کے الخ اس حدیث سے عرش کا سات آسمانوں کے اوپر اور اللہ عزوجل کا اس کے بھی اوپر ہونا ثابت ہوا۔

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: ”پس ان میں سے بعض اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں ۳ اور ان میں سے بعض میانہ رو ہیں اور ان میں سے بعض سبقت کرنے والے ہیں نیکیوں میں“ آپ نے فرمایا: ”یہ سب بہشت میں ہیں۔“ (بیہقی فی کتاب البعث والنشور)

۲۳۸۰- (۱۷) وَعَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبُعْثِ وَالنُّشُورِ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ اس آیت کی تفسیر میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول ہے کہ سابق وہ ہے جس کی نیکیاں اس کی برائیوں پر غالب ہوں اور میانہ رو وہ ہے کہ جس کی نیکیاں برائیوں کے برابر ہوں اور ظالم وہ ہے کہ جس کی برائیاں نیکیوں پر غالب ہوں۔

بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَالْمَنَامِ

صبح و شام اور سونے کے وقت کی دعائیں

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جس وقت شام کرتے تو فرماتے: ”ہم نے شام کی اور شام کی ملک نے اس حال میں کہ ملک اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بلو شامت اور تعریف ہے اور

۲۳۸۱- (۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمْسَى قَالَ ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسْلِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ
الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ)) وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيُّضًا
((أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ وَفِي رَوَايَةٍ رَبِّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ))۔

(رواہ مسلم) (البخاری حدیث رقم ۶۳۶۵ و مسلم

حدیث رقم (۷۴-۲۷۲۳)

وہ ہر چیز پر قادر ہے یا الہی! میں بھلائی مانگتا ہوں اس رات کی
اور اس چیز کی بھلائی کہ جو اس میں ہے اور میں تیرے ساتھ
پناہ مانگتا ہوں اس رات کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے
کہ جو اس میں ہے یا الہی! میں تیرے ساتھ کابلی سے پناہ
مانگتا ہوں اور انتہائی بڑھاپہ سے اور بڑھاپہ کی برائی سے اور
دنیا کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے“ اور جس ① وقت
آپ صبح کرتے یہی فرماتے: اصبحتنا و اصبحت الملك
لله اور ایک روایت میں ہے: ”اے میرے رب میں تیرے
ساتھ عذاب سے پناہ مانگتا ہوں کہ دوزخ کے عذاب سے اور
قبر کے عذاب سے۔“ ② (مسلم)

فوائد الحديث: ① یعنی اور جب صبح ہوتی تو بھی اسی طرح فرمایا کرتے مگر امسینا و امسی الملك کے مقام پر اصبحتنا
واصبح الملك للہ فرماتے تھے یعنی ہم نے صبح کی اور اللہ تعالیٰ کے ملک نے صبح کی اور اللیلۃ کی بجائے الیوم پڑھے۔

② اور قبر کے عذاب سے اس حدیث سے قبر کے عذاب کا ثبوت ہوا قبر کا عذاب قرآن مجید کی بہت سی آیات اور رسول اللہ ﷺ کی بہت
سی احادیث سے ثابت ہے اور اہل سنت و جماعت کا یہی مذہب ہے۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ جس وقت کہ
رات بچھونے پر آتے تو ① اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے
رکھتے ② پھر کہتے یا الہی! تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں ③
اور زندہ ہوتا ہوں اور جس وقت جاگتے کہتے اللہ تعالیٰ کے
لئے سب تعریف ہے کہ ہمارے مارنے ④ کے بعد جگایا اور
اسی کی طرف رجوع ہے۔“ (بخاری)

۲۳۸۲- (۲) عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا
أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ
يَقُولُ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَى وَإِذَا اسْتَيْقَظَ
قَالَ ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ
النُّشُورُ))۔ (البخاری حدیث رقم ۷۳۹۴ و ابو داؤد

حدیث رقم ۵۰۴۹ و الترمذی حدیث رقم ۳۴۷۷ و ابن

ماجہ حدیث رقم ۳۸۸۰ و احمد فی المسند ۱۵۴/۵)

فوائد الحديث: ① اپنا ہاتھ اٹھائیے وایاں ہاتھ۔ ② اپنے رخسار کے نیچے اٹھائیے دائیں رخسار کے۔ ③ میں مرتا اور زندہ ہوتا ہوں
اٹھائیے سوتا اور جاگتا ہوں ④ مارنے کے بعد اٹھائیے سلانے کے بعد کیونکہ سونا بھی ایک طرح کی موت ہے۔

اور مسلم نے سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۲۳۸۳- (۳) (رواہ البخاری) و مسلم عن البراء۔

(مسلم حدیث رقم ۵۹-۲۷۱۱)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جس وقت تم میں سے کوئی ایک اپنے بچھونے کی طرف جگہ

۲۳۸۴- (۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ

پکڑے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنا کچھونا اپنے تہبند کے اندر کے
 کونے سے جھاڑے ❶ اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ کیا چیز
 اس کے بچھونے پر پڑی ہے پھر کہے اے میرے پروردگار!
 تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنی کروٹ رکھی اور تیرے نام
 کے ساتھ اور تیری مدد سے میں اسے اٹھاؤں گا اگر تو میری
 جان قبض کرے ❷ تو اس پر مہربانی فرما اور اگر تو اس کو
 چھوڑے ❸ تو اس کی اس چیز کے ذریعہ حفاظت کر جس کے
 ذریعہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔“ اور ایک
 روایت میں یہ ہے پس چاہئے کہ بچھونے کو اپنے پکڑے کے
 کونے کے ساتھ تین بار جھاڑے اور اس روایت میں وان
 امسکت نفسی فاغفر لها ہے۔

فوائد الحديث: ❶ اپنا کچھونا جھاڑے الخ سنت یہ ہے کہ سونے سے پہلے بستر کو جھاڑ لے تاکہ اگر کوئی کیڑا مکوڑا اور گردوغبار ہو تو وہ دور
 ہو جائے پھر وہ دھوئے جو آگے مذکور ہے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے سور ہے بستر جھاڑ لینا خصوصاً اندھیرے میں نہایت حکمت کی بات ہے۔
 ❷ اگر تو میری جان قبض کرے یعنی نیند میں مجھ کو فوت کر لے۔ ❸ اگر تو اس کو چھوڑے الخ یعنی اس کو زندہ رکھے۔

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
 جس وقت جگہ پکڑتے تھے اپنے بچھونے کی طرف تو آپ
 اپنے دائیں پہلو پر سوتے پھر کہتے یا الہی! میں نے خالص
 متوجہ کیا اپنی ذات کو تیرے حکم کی طرف اور میں نے اپنا منہ
 تیری طرف متوجہ کیا اور میں نے اپنا کام تیری طرف ❶ سوچا
 اور میں نے لگائی اپنی پیٹھ تیری طرف تیرے شوق تیرے
 خوف اور تیرے عذاب سے پناہ اور نہیں نجات مگر تیری رحمت
 سے تیری کتاب کے ساتھ میں ایمان لایا جو کہ تو نے اتاری
 ہے اور تیرے نبی کے ساتھ کہ جس کو تو نے بھیجا ہے“ اور رسول
 اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے ان کلمات کو کہا پھر اسی
 رات میں مر گیا تو وہ دین اسلام پر مرے“ اور ایک روایت میں
 ہے براء رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا:
 ”اے فلاں! جس وقت کہ تو اپنے بچھونے کی طرف جگہ

بِذَا خَلَّةٌ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَذَرُنِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ
 ((بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ
 أَمْسَكَتْ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا
 تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ)) وَفِي رَوَايَةٍ ثُمَّ
 لِيُضْطَجِعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ لِيَقُلَ بِاسْمِكَ (مُتَّفَقٌ
 عَلَيْهِ) وَفِي رَوَايَةٍ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنْفَةِ ثَوْبِهِ تِلْكَ مَرَّاتٍ
 وَإِنْ أَمْسَكَتْ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لَهَا۔ (البخاری حدیث
 - رقم ۶۳۲۰ و مسلم حدیث رقم (۶۴- ۲۷۱۴)
 و ابو داود و الترمذی حدیث رقم ۳۴۶۱ و ابن ماجہ
 حدیث رقم ۳۸۷۴ و الدارمی حدیث رقم ۲۶۸۴
 و احمد فی المسند ۲/ ۲۹۵)

۲۳۸۵- (۵) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ
 الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ
 وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ
 وَالْجَانُ ظَهَرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ
 وَلَا مَسْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمِنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي
 أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ)) وَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى
 الْفِطْرَةِ وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرَجُلٍ
 يَأْفُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَتَوَضَّأَ وَضَوَّكَ
 لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلْ
 ((اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ إِلَى قَوْلِهِ أَرْسَلْتَ)) وَ
 قَالَ فَإِنْ مِتُّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ

پکڑے تو نماز کی طرح کا وضو ❷ کر پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ پھر کہہ اللھم اسلمت نفسی الیک ارسلت تکب اور آپ نے فرمایا: ”پس اگر تو اپنی اس رات میں مرے تو مرے گادین اسلام پر اور اگر تو نے صبح کی تو بھلائی کو ❸ پہنچے گا۔“ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ تیری طرف الٰح یعنی میں نے تجھ پر اعتماد کیا اور تیری طرف پناہ لی۔ ❷ نماز کی طرح کا وضو الٰح یعنی پورا۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جس وقت اپنے بچھونے کی طرف آتے تو کہتے: ”سب حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے کہ جس نے ہم کو کھلایا اور پلایا اور ہماری مہمات کو کفایت کیا اور ہم کو ٹھکانا دیا پس ان میں سے بہت لوگ ہیں کہ ان کے لیے کوئی ❶ کفایت کرنے والا ہے ❷ نہ ٹھکانا دینے والا۔“ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ نہیں کفایت کرنے والا الٰح یعنی اللہ تعالیٰ نے انہیں محفوظ نہیں رکھا ہر دن کی ایذا رسانی سے بلکہ وہ ان پر غالب ہو رہی ہے۔ ❷ اور نہ ٹھکانا دینے والا الٰح یعنی کوچوں اور بازاروں اور جنگلوں میں سرگردان پھرتے ہیں اور گرمی اور سردی میں ایذا پاتے ہیں۔

۲۳۸۶- (۶) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَىٰ إِلَىٰ فِرَاشِهِ قَلَّ (أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَّلَنَا وَأَوَّانَا فَكُم مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤَوَّىٰ))۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۶۴-۷۱۵) وابوداؤد حدیث رقم ۵۰۵۳ والترمذی حدیث رقم ۳۴۵۶

۲۳۸۷- (۷) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ تَشْكُو إِلَيْهِ مَا تَلْقَىٰ فِي يَدَيْهَا مِنَ الرَّحْلِ وَيُلْقِيهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ فَلَمْ تَصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ عَلِيٌّ مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّىٰ وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلَيَّ بَطْنِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَىٰ خَيْرٍ مِّمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَجَكُمَا فَسَبَّحَا ثَلَاثًا وَتَلَّيْنِ وَأَحْمَدَا ثَلَاثًا وَتَلَّيْنِ وَكَبَّرَا أَرْبَعًا وَتَلَّيْنِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۵۳۶۱ و مسلم حدیث رقم ۸۰۱-۲۷۲۷) وابوداؤد حدیث رقم ۵۰۶۲ والترمذی حدیث رقم ۳۴۶۹ واحمد

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پاس اس لیے آئیں کہ شکایت کریں آپ سے اپنی مشقت کی جو کہ انہوں نے اپنے ہاتھوں میں چکی سے پائی تھی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پہنچی تھی بات یہ کہ آپ کے پاس غلام آئے ہیں، پس فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کو نہ پایا تو یہ ذکر کیا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ❶ پھر جب آپ آئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو انہوں نے آپ کو خبر دی ❷ علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ہمارے پاس آئے اس حالت میں کہ ہم اپنے بچھونے پر لیٹ رہے تھے، پس ہم نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا: ”اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو“ پھر آپ آئے اور میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدم کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر پائی، آپ نے فرمایا کیا میں تم

(۸۰/۱)

کو اس چیز سے بہتر نہ بتاؤں کہ جو تم نے مانگی ہے؟ وہ یہ ہے کہ جس وقت تم اپنے بچھونے پر جاؤ تو تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ کہو اور چونتیس بار اللہ اکبر کہو پس یہ تمہارے لئے ③ خادم سے بہتر ہے۔“ (بخاری و مسلم)

فوائد الحديث: ① عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اہل بیت یعنی ان سے کہا کہ آپ ﷺ سے عرض کر دینا کہ خادم مانگنے کے لیے آئی تھی۔

② آپ ﷺ کو خبر دی اہل بیت جو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ ③ یہ تمہارے لئے بہتر ہے خادم سے اہل قدرت کے باوجود نبی ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو لونڈی ندی اور یہ ذکر الہی سکھایا اس لیے کہ قدر اور ترک دنیا کی تعلیم دینا منظور تھی اور اس ذکر کی تاثیر یہ ہے کہ جو شخص کسی کام میں تھک جائے اور سوتے وقت اس کو اس نیت سے پڑھے تو اس کی تھکاوٹ نہ رہے گی۔ -

۲۳۸۸- (۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِينَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَتَلْمِزِينَ وَتَحْمَدِينَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَتَلْمِزِينَ وَتُكَبِّرِينَ اللَّهَ أَرْبَعًا وَتَلْمِزِينَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَعِنْدَ مَنَامٍ. (رواه مسلم)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی طرف اس ارادہ سے آئیں کہ آپ سے خادم مانگیں آپ نے فرمایا: ”میں تم کو وہ چیز نہ بتاؤں کہ خادم سے بہتر ہو تینتیس بار سبحان اللہ پڑھو تینتیس بار الحمد للہ پڑھو اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھو ہر نماز کے بعد اور سونے کے وقت۔“ (مسلم)

(مسلم حدیث رقم ۸۱-۲۷۲۸)

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

۲۳۸۹- (۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَ إِلَيْكَ الْمَصِيرُ وَإِذَا أَمْسَى قَالَ اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ. (رواه الترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ)

(ابوداؤد حدیث رقم ۵۰۶۸ و الترمذی حدیث رقم ۳۴۵۱ و ابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۶۸)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جس وقت صبح کرتے تھے کہتے: ”یا الہی! تیری قدرت کے ساتھ ہم نے صبح کی اور تیری قدرت کے ساتھ ہم نے شام کی اور تیرے نام کے ساتھ ہم جیتے ہیں اور تیرے نام سے ہم مرتے ہیں اور تیری طرف رجوع ہے، اور جب شام کرتے کہتے: ”یا الہی! تیری قدرت سے ہم نے شام کی اور تیری قدرت سے ہم نے صبح کی اور تیری مدد کے ساتھ ہم زندہ رہتے ہیں اور تیری مدد کے ساتھ ہم مرتے ہیں اور تیری طرف اٹھنا ہے۔“ (ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

حکم الحديث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ① اور تیری طرف اٹھنا ہے یعنی مرنے کے بعد۔

۲۳۹۰- (۱۰) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ

نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھ کو حکم کیجئے ایک چیز کے ساتھ کہ میں اس کو کہوں ❶ جس وقت کہ میں صبح کروں اور جب میں شام کروں آپ نے فرمایا: ”تو کہہ یا الہی! جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے آسمانوں کے پیدا کرنے والے اور زمین کے اے ہر چیز کے رب اور ہر چیز کے مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر تو ہی، میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کی برائی سے اور شیطان کی برائی سے اور اس کے شرک کروانے سے“ اس کو کہہ جس وقت کہ تو صبح کرے اور شام کرے اور جس وقت کہ تو اپنے سونے کی جگہ پر آئے۔ (ترمذی ابوداؤد دارمی)

يَا رَسُولَ اللَّهِ مُرْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكِهِ، قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتُ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد والدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۵۰۶۷ و الترمذی حدیث رقم ۳۴۵۲ و الدارمی حدیث رقم ۲۶۸۹ و احمد فی المسند ۱۹۶۲)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کہ میں کہوں الخ یعنی اس کا ہمیشہ ورد کروں۔

سیدنا ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی بندہ نہیں کہ ہر روز صبح میں کہے اور ہر رات شام میں میں نے اللہ تعالیٰ کے نام سے صبح اور شام کی کہ اس کے نام سے زمین میں کوئی چیز ضرر نہیں کرتی اور نہ آسمان میں اور وہ سننے والا جاننے والا ہے یہ تین بار کہے تو اس کو کوئی چیز ❶ ضرر نہ کرے گی اور جب ابان کو فالج کی بیماری پہنچی تھی تو اس شخص نے ابان کی طرف دیکھا ❷ شروع کیا تو اسے ابان نے کہا میری طرف کیا دیکھتا ہے سن لو! تحقیق حدیث اسی طرح ہے کہ جس طرح میں نے تجھ سے بیان کی لیکن میں نے یہ دعا نہیں پڑھی تھی ❸ اس دن تاکہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تقدیر جاری کرے۔ ❹ (ترمذی و ابن ماجہ و ابوداؤد) اور ابوداؤد کی روایت میں یہ ہے ”اس کو صبح تک بلائے اچانک نہیں پہنچتی اور جو اس کو صبح کے وقت پڑھے تو اس کو بلائے اچانک شام تک نہیں پہنچتی۔“

۲۳۹۱- (۱۱) وَعَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءٍ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ اسْمُهُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرَّهُ شَيْءٌ فَكَانَ أَبَانٌ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفٌ فَالَجَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانٌ مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَلَكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُضَيَّ اللَّهُ عَلَى قَدْرِهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدُ وَابْنُ مَاجَةَ) وَفِي رَوَاتِهِ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةٌ بَلَاءٌ حَتَّى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةٌ بَلَاءٌ حَتَّى يُمِيسَ (ابوداؤد حدیث رقم ۵۰۸۸ و الترمذی حدیث رقم ۳۴۴۸ و ابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۶۹ و احمد فی المسند ۱/۶۲)

۳۴۴۸ و ابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۶۹ و احمد فی

المسند ۱/۶۲

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس اس کو کوئی چیز ضرر کرے الخ یعنی کوئی بیماری اور آفت اس پر نہ آئے گی ❷ ابان کی طرف دیکھنا الخ یعنی اس حدیث کو بیان کرتے وقت تعجب سے ابان کی طرف دیکھتا تھا کہ اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو تم کو فاجح کی بیماری کیوں آتی۔ ❸ میں نے اس دن یہ دعائیں پڑھی تھی الخ کیونکہ بھول گئے۔ ❹ تاکہ جاری کرے الخ یعنی میرے مقدر میں فاجح گرنا تھا تو حق تعالیٰ نے اس روز یہ دعاء مجھ کو بھلا دی اور مجھ پر فاجح گر گیا لہذا اس حدیث کی صحت میں کچھ شک نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضاء مبرم یعنی قطعی نہیں رک سکتی اور جو تقدیر میں ہے وہ ضرور پورا ہوتا ہے اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ پھر اس دعا کے پڑھنے سے کیا حاصل ہے کیونکہ یہ علم نہیں ہے کہ قضاء مبرم ہے یا معلق احتمال ہے کہ قضاء معلق ہو اس دعا کے پڑھنے پر یعنی یہ دعا اگر پڑھ لے گا تو اس صدمہ سے محفوظ رہے گا اور جب دعاء پڑھ لے تو سمجھنا چاہئے کہ تقدیر میں اس آفت کا مل جانا تھا اس دعا کی برکت سے اور اگر نہ پڑھے اور آفت آ جائے تو اس سے معلوم ہوا کہ ہماری تقدیر میں آفت کا گرنا ضروری تھی اب ہم دعا کیسے پڑھ سکتے کیونکہ تقدیر سے بچنا محال ہے۔

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ جب شام کرتے تو فرماتے تھے ہم نے شام کی اور ملک نے شام کی اللہ تعالیٰ کے لئے اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے کوئی معبود نہیں مگر اللہ اکبر! اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت اور تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اے میرے پروردگار! میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں اس چیز کی کہ جو اس شب میں واقع ہو اور اس چیز کی بھلائی کہ جو اس شب کے بعد واقع ہو اور میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی برائی سے کہ جو اس رات میں واقع ہو اور اس چیز کی برائی سے کہ جو اس رات کے بعد واقع ہو اے میرے پروردگار میں تیرے ساتھ کافلی اور بڑھاپہ کی برائی یا کفر کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور ایک روایت میں بڑھاپہ کی اور تکبر کی برائی سے ہے اے میرے رب! میں تیرے ساتھ ❶ عذاب دوزخ اور عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں اور جب کہ ❷ صبح کرتے یہی کہتے اصبحنا و اصبح الملك لله (ابوداؤد و ترمذی) اور ترمذی کی روایت میں لفظ من سوء الکفر کا ذکر نہیں کیا۔

۲۳۹۲- (۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَى أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَمِنْ سُوءِ الْكِبَرِ أَوْ الْكُفْرِ وَفِي رَوَايَةٍ مِنْ سُوءِ الْكِبَرِ وَالْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ فِي النَّارِ وَعَذَابِ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاؤُدَ) وَفِي رَوَايَةٍ لَمْ يَذْكُرْ مِنْ سُوءِ الْكُفْرِ۔

(مسلم حدیث رقم ۷۴- ۲۷۲۳) و ابوداؤد حدیث

رقم ۵۰۷۱ و الترمذی حدیث رقم ۳۴۵۰

فوائد الحدیث: ❶ رب انی اعوذ بک من عذاب فی النار و عذاب فی القبر اور مسلم کی روایت میں ہے اللھم انی اعوذ بک من الکسل و الھرم و سوء الکبر و فتنۃ الدنیا و عذاب القبر، در جزری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب عدہ میں ابوداؤد کے الفاظ کو اختیار کیا ہے حالانکہ چاہئے یہ تھا کہ مسلم کے الفاظ کو اختیار کرے کیونکہ مسلم کے الفاظ بہت صحیح ہیں اور سوء الکبر میں کبر ساتھ فتح باء موصدہ کے

ہے اور معنی یہ ہیں کہ عمر کی درازی اور اس کی آفات سے پناہ مانگتا ہوں اور اس دیوانگی سے جو عمر کی درازی کے باعث لاحق ہوتی ہے اور باء کے سکون کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے اور اس کے معنی نعت اور غرور کے ہیں اور پہلی روایت صحیح ہے۔ (شرح عمدہ) ② اور جس وقت کہ صبح کرتے کہتے تھے یعنی یہی دعا پڑھتے صبح کے وقت لیکن امسینا و امسی الملک کے مقام اصبحنا و اصبح الملک پڑھتے۔

نبی ﷺ کی بعض بیٹیوں رضی اللہ عنہن سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کو سکھاتے تھے پس فرماتے کہ: ”جس وقت کہ تو صبح کرے پاکی اور تعریف اللہ کے لئے ہے اور نہیں توفہ مگر اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے چاہا اور جو نہ چاہا نہ ہوا“ میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو گھیرا ہوا ہے ① اپنے علم کے لحاظ سے پس تحقیق جس شخص نے یہ کلمات صبح کے وقت کہے تو وہ شام تک محفوظ رہتا ہے اور جس نے شام کو کہے تو وہ صبح تک محفوظ ② رہتا ہے۔“ (ابوداؤد)

۲۳۹۳- (۱۳) وَعَنْ بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْلَمُهَا يَقُولُ قَوْلِي حِينَ تُصْبِحِينَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمَنَّ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ حَفِظَ حَتَّى يُمْسِيَ وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي حَفِظَ حَتَّى يُصْبِحَ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد) حدیث رقم (۵۰۷۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ① اعلم ان الله على كل شيء قدير وان الله قد احاط بكل شيء علما سيد جمال الدين نے کہا یہ دونوں صفات اللہ عز وجل کی اس کلام میں موجود ہیں یعنی علم شامل اور قدرت کاملہ یہی عمدہ ہیں مہمات دین کے اثبات میں اور اس شخص کے رد میں جو مشرک جساد کا انکار کرتا ہے۔ (حاشیہ مشکوٰۃ) ② محفوظ رہتا ہے یعنی بلا ازل اور خطاؤں سے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی صبح کے وقت یہ کہے پس اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرو جب کہ شام کرتے ہو ① اور جب کہ صبح کرتے ہو اور اس کے لئے آسمانوں اور زمین میں تعریف ہے اور عصر کے وقت تسبیح بیان کرو اور ظہر کے وقت تا قول و كذلك تسخر جون جس نے یہ آیات پڑھیں اس نے صبح کو وہ چیز پائی کہ جو اس سے اس دن میں رہ گئی تھی اور جس نے پڑھیں شام کے وقت اس نے وہ چیز پائی کہ جو اس سے رہ گئی تھی اس رات میں۔“ (ابوداؤد) ②

۲۳۹۴- (۱۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ سُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ إِلَى قَوْلِهِ وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمْسِي أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي لَيْلَتِهِ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد) حدیث رقم (۵۰۷۶)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ① یعنی مغرب عشاء کے وقت ② امام نووی رحمہ اللہ نے اذکار میں کہا ہے کہ ابوداؤد نے اس پر سکوت کیا اور اس کو ضعیف نہیں کہا جبکہ امام بخاری نے اس کو اپنی تاریخ کبیر و کتاب الضعفاء میں ضعیف کہا اور بطرانی اور ابن السنی نے بھی اس کو ابن عباس رضی اللہ عنہما

سے ذکر کیا ہے اور ابوداؤد کی اسناد میں محمد بن عبدالرحمن بیکمانی ہے اور وہ ضعیف ہے۔ (نزول الابرار) اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ جو کوئی ان آیات کو جو اس حدیث میں مذکور ہے صبح کے وقت پڑھتا ہے تو جو بھلائی اور ان کا ورد اس دن میں فوت ہو جاتا ہے تو اس کو اس کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے اور اسی طرح شام کے پڑھنے سے رات کی بھلائی اور فوت شدہ ورد کا ثواب پاتا ہے۔ معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ نافع بن ازرق نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ کیا پانچ نمازوں کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں اور انہوں نے یہ آیات پڑھیں یعنی فسبحان اللہ سے تظہرون تک اور فرمایا کہ ان آیات نے پانچ نمازوں اور ان کے اوقات کو جمع کیا۔

سیدنا ابو عیاش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کہ صبح کے وقت کہے کوئی معبود نہیں مگر اللہ تنہا“ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت اور تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اس کے لئے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوتا ہے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اس سے دس برائیاں دور کی جاتی ہیں اور اس کے لئے دس درجات بلند کئے جاتے ہیں اور وہ شام تک شیطان سے پناہ میں ہوتا ہے اور جس نے ان کلمات کو شام کے وقت کہا اس کے لئے صبح تک اسی کی مانند ہوتا ہے۔ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور کہا اے اللہ کے رسول! تحقیق ابو عیاش آپ سے حدیث نقل کرتا ہے ایسے اور ایسے آپ نے فرمایا: ”ابو عیاش نے سچ کہا۔“ (ابوداؤد ۱ ابن ماجہ)

۲۳۹۵- (۱۵) وَعَنْ أَبِي عِيَّاشٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ عِدْلُ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ حُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَ رُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَ كَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسَى كَانَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ قَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَرَأَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيمَا بَرَى النَّاسِمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا عِيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بَغْذَاً وَ كَذَّاءً قَالَ صَدَقَ أَبُو عِيَّاشٍ۔ (رواہ ابوداؤد و ابن ماجہ) (ابوداؤد حدیث

رقم ۵۰۷۷ و ابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۶۷)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی جید اسناد سے اور اس کو نسائی اور احمد نے بھی ذکر کیا ہے۔ اور یہ جو فرمایا کہ ابو عیاش نے سچ کہا تو اس سے حدیث کی مزید تصدیق ہوگئی۔ کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

سیدنا حارث بن مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں چپکے سے بات کہی اور فرمایا: ”جس وقت تو مغرب کی نماز سے فارغ ہو اور اس سے پہلے کہ تو کلام کرے کسی سے سات مرتبہ یوں کہے: ”یا الہی! مجھے آگ سے پناہ دے“ پس جس وقت تو یہ کہے گا اور تو اسی رات میں فوت ہو جائے تو تیرے لئے آگ سے خلاصی لکھی

۲۳۹۶- (۱۶) وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَسْرَأَ إِلَيْهِ فَقَالَ إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ قَبْلَ أَنْ تُكَلِّمَ أَحَدًا اَللَّهُمَّ اجْرِنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ ثُمَّ مِتَّ فِي لَيْلِكَ كُتِبَ لَكَ جَوَارٌ مِنْهَا وَإِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذَلِكَ فَإِنَّكَ إِذَا مِتَّ فِي

يَوْمَ لَكَ كُتِبَ لَكَ جَوَارُ مِنْهَا۔ (رواہ ابو داؤد)
(ابو داؤد حدیث رقم ۵۰۷۹)

جائے گی اور جس وقت کہ تو صبح کی نماز پڑھے اور تو اسی طرح کہے تو تحقیق اگر تو اس دن میں فوت ہو جائے تو تیرے لئے آگ سے خلاصی لکھی جائے گی۔“ (ابو داؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۳۹۷- (۱۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی دِیْنِیْ وَدُنْيَایْ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰهُمَّ اسْرِ عَوْرَاتِیْ وَامِنْ رَّوْعَاتِیْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ يَدَیْ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ يَمَیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ قُوْفِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ یَعْنِی الْخَسْفَ۔ (رواہ ابو داؤد) (ابو داؤد حدیث رقم ۵۰۷۴ و ابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۷۱)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نہ تھے رسول اللہ ﷺ کہ ان کلمات کو چھوڑیں صبح کے وقت اور شام کے وقت یا الہی! میں تجھ سے عافیت چاہتا ہوں اپنی دنیا و آخرت میں یا اللہ! میں تجھ سے گناہوں سے معافی مانگتا ہوں ❶ اور سلامتی اپنے دین و دنیا کے امور میں اپنے اہل کے حق میں اور اپنے مال میں یا الہی! میرے ❷ عیب ڈھانپ اور خوف کی چیزوں سے امن میں رکھ یا الہی! مجھے محفوظ رکھ میرے آگے سے میرے پیچھے سے میرے دائیں سے میرے بائیں سے میرے اوپر سے اور تیری بڑائی کے ساتھ میں پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں اچانک ہلاک کیا جاؤں ❸ اپنے نیچے سے“ یعنی زمین میں دھنس جاؤں۔ (ابو داؤد ❹)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سلامتی یعنی عبوب سے۔ ❷ یا الہی! میرے عیب ڈھانپ اور خوف کی چیزوں سے امن میں رکھا الخ یعنی مجھ سے بلائیں رفع کر اور یہ معنی ہیں اللھم استر عوراتی و آمن روعاتی کے امام نووی رحمہ اللہ نے اذکار میں ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ اور ابن حبان نے اس کو عورتی اور روایت کیا ہے افراد کے ساتھ مگر ابن شیبہ نے عورتی اور روعاتی جمع کے ساتھ روایت کیا ہے اور عورت ہر وہ کام ہے کہ جب وہ ظاہر ہو تو اس سے شرم آئے اور روع گھبراہٹ کو کہتے ہیں۔ ❸ اس سے کہ ہلاک کیا جاؤں الخ یعنی زمین میں دھنس جانے سے پناہ مانگتا ہوں یہ معنی ہیں من ان اغتال من تحت کے کعب بن جراح نے کہا اغتال سے مراد زمین میں دھنسا ہے۔ ❹ یہ ابو داؤد نے نقل کی الخ امام نووی نے اذکار میں کہا کہ اس کو ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے صحیح اسناد سے ذکر کیا ہے۔ اس کو ابن حبان نے بھی ذکر کیا اور اس کو صحیح کہا ہے اور اس کو حاکم نے ذکر کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اس دعا کو صبح کے وقت کہے یا الہی! ہم نے اس حال میں صبح کی کہ ہم تجھ کو گواہ کرتے ہیں اور ہم تیرے عرش کے اٹھانے والوں کو گواہ کرتے ہیں اور تیرے فرشتوں کو اور تیری

۲۳۹۸- (۱۸) وَعَنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نَشْهَدُكَ وَنُشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتِكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ اَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ

سب مخلوقات کو اس کے ساتھ کہ تحقیق تو اللہ ہے کوئی معبود نہیں مگر تو اکیلا تیرا کوئی شریک نہیں، تحقیق محمد (ﷺ) تیرے بندے اور رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے وہ گناہ بخشتا ہے کہ جو اس سے اس دن میں صادر ہوئے ❶ اور اگر ان کلمات کو شام کے وقت کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے وہ گناہ بخشتا ہے کہ جو اس سے اس رات میں صادر ہوئے۔“ (ترمذی ❷)

والبوداؤد) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ إِلَّا عَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا أَصَابَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ مِنْ ذَنْبٍ وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمَسِّي عَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا أَصَابَهُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ۔ (رواه الترمذی و أبو داؤد) وَقَالَ الترمذی هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔ (ابوداؤد حدیث رقم ۵۰۷۸)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وہ گناہ کہ جو اس سے اس دن میں صادر ہوئے الخ یعنی صغیرہ۔ ❷ یہ ترمذی نے نقل کی الخ اس کو طبرانی نے اوسط میں ذکر کیا اور ابوداؤد نے زیادہ کیا کہ جو شخص ان کلمات کو صبح و شام ایک بار کہتا ہے تو اللہ عزوجل اس کا چوتھا حصہ آگ سے آزاد کر دیتا ہے اور جو شخص دو بار پڑھتا ہے تو اس کو نصف آزاد کر دیتا ہے اور جو شخص تین بار پڑھتا ہے تو اس کے تین حصے آزاد کر دیتا ہے اور جو شخص چار بار پڑھتا ہے تو اس کا سارا بدن آگ سے آزاد کر دیتا ہے۔

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں کوئی مسلمان بندہ جو کہ شام کے وقت اور صبح کے وقت تین بار کہے میں راضی ہوا اللہ تعالیٰ کے ساتھ رب ہونے پر اسلام کے ساتھ دین ہونے پر اور محمد (ﷺ) کے ساتھ نبی ہونے پر مگر اللہ تعالیٰ ❶ پر لازم ہوگا کہ اس کو قیامت کے دن راضی کرے۔“ (احمد و ترمذی) ❷

۲۳۹۹ - (۱۹) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُولُ إِذَا أَمْسَى وَإِذَا أَصْبَحَ ثَلَاثًا رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رواه احمد و الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۴۴۹ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۷۰)

واحمد فی المسند ۵/۳۶۷

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ازراہ فضل و کرم کے۔ ❷ یعنی اتنا ثواب دے گا کہ یہ راضی ہو جائے گا۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ جس وقت سونے کا ارادہ کرتے تو اپنا ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھتے پھر کہتے یا الہی! مجھے اپنے عذاب سے بچا اس دن کہ جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا یا کہا ❶ اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔“ (ترمذی)

۲۴۰۰ - (۲۰) وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ أَوْ تَبْعُثُ عِبَادَكَ (رَوَاهُ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۴۵۸ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۷۷)

ماجدہ حدیث رقم ۳۸۷۷

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ یا کہا تو اٹھائے گا یعنی راوی کو شک ہے تجمع اور تبعث میں کہ ان دونوں میں سے کون سلفظ فرمایا۔

۲۴۰۱- (۲۱) وَأَحْمَدُ عَنِ الْبَرَاءِ - (احمد فی اور احمد نے سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

المسند ۴/ (۲۸۱)

ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جس وقت رسول اللہ ﷺ سونے کا ارادہ کرتے تھے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے پھر کہتے: ”یا الہی! مجھ کو اپنے عذاب سے بچا اس دن کہ جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا“ تین بار کہتے۔ (ابوداؤد)

۲۴۰۲- (۲۲) وَعَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ قُبْنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعُثُ عِبَادَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۵۰۴۵)

حکم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنے سونے کے وقت کہتے تھے: یا الہی! میں پناہ مانگتا ہوں تیرے عزت والے چہرہ اور تیرے پورے کلمات ❶ کے ساتھ اس چیز کی برائی سے ❷ کہ تو اس کی پیشانی کے بال ❸ پکڑنے والا ہے یا الہی! تو قرض کو اور گناہ کو دور کرتا ہے یا الہی! تیرا لشکر شکست نہیں دیا جاتا ❹ اور تیرا وعدہ خلاف نہیں کیا جاتا، نہیں نفع ❺ دیتی دولت مند کو تیرے عذاب سے دولت مندی تو پاک ہے اور تیری تعریف بیان کرتا ہوں۔“ (ابوداؤد)

۲۴۰۳- (۲۳) وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَضَاجِعِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَكَلِمَاتِكَ الثَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْتَمَ اللَّهُمَّ لَا يَهْزِمُ جُنْدُكَ وَلَا يَخْلِفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْحَدِيدِ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ - (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۵۰۵۲)

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ یعنی اسماء وصفات کے یا تیری کتابوں کے۔ ❷ اس چیز کی برائی سے الخ یعنی ہر چیز کی برائی سے۔ ❸ بال پیشانی کے الخ یعنی ہر چیز کی برائی سے۔ ❹ شکست نہیں دیا جاتا الخ یعنی آخر الامر میں مغلوب نہیں ہوتا۔ ❺ بلکہ عمل صالح نفع دیتے ہیں۔

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص یہ کہے کہ جب وہ اپنے بچھونے پر جائے ”میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں ایسا اللہ تعالیٰ کہ کوئی معبود نہیں مگر وہ زندہ ہے خلق کا قائم رکھنے والا اور میں اس کے حضور توبہ کرتا ہوں“ تین بار کہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخشتا ہے اگرچہ دریا کی جھاگ کے مانند ہوں یا گنتی ریت عاج کی ❶ یا گنتی درخت کے پتوں کی یا گنتی دنیا کے دنوں کی۔“ (ترمذی) اور

۲۴۰۴- (۲۴) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ أَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالَجٍ أَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ أَوْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا - (رواہ الترمذی) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ (الترمذی حدیث رقم ۳۴۵۷)

کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عالج کی ریت الخ عالج ایک جنگل کا نام ہے مغرب کی زمین میں وہاں ریت بہت ہوتی ہے۔

سیدنا شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں کوئی مسلمان کہ سوتے وقت قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھتا مگر اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ متعین کرتا ہے تو اس کے پاس کوئی تکلیف دینے والی چیز نہیں ❶ آتی یہاں تک کہ وہ جاگے جس وقت جاگے۔“ (ترمذی)

۲۴۰۵- (۲۵) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ بِقِرَاءَةِ سُورَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا وَكَّلَ اللَّهُ بِهِ مَلَكًا فَلَا يَقْرُبُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيهِ حَتَّى يُهَبَّ مَتَى هَبَّ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۴۱۸)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ متعین کرتا ہے الخ یعنی فرشتہ کو حکم کرتا ہے کہ اس کی حفاظت کرے ضرر کرنے والی چیزوں سے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو عادتیں (چیزیں) ہیں جن کو کوئی مسلمان شخص اختیار کرے تو وہ جنت میں داخل ہوگا خبردار! وہ دونوں چیزیں آسان ہیں اور ان پر عمل کرنے والے کم ہیں ایک تو یہ چیز ہے کہ سبحان اللہ پڑھے ہر نماز فرض کے بعد دس بار الحمد للہ دس بار اللہ اکبر دس بار انہوں (راوی) نے کہا پس میں نے دیکھا نبی ﷺ کو کہ آپ ان (تسبیحات) کو اپنے ہاتھ پر شمار تھے آپ نے فرمایا: ”یہ زبان پڑھو ❶ سو ہیں اور میزان میں ڈیڑھ ہزار ہیں ❷ اور دوسری چیز یہ ہے کہ جب وہ اپنی سونے کی جگہ پر آئے تو سبحان اللہ اللہ اکبر اور الحمد للہ سو بار ❸ پڑھے تو یہ زبان پر سو بار ہیں اور میزان اعمال میں ہزار ہیں ❹ پس تم میں سے کوئی ہے جو رات میں اڑھائی ہزار برائیاں کرتا ❺ ہوگا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم ان چیزوں پر کس ❻ طرح نہ محافظت کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ”تمہارے ایک کے پاس شیطان آتا ہے اس حال میں کہ وہ اپنی نماز میں ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ فلاں چیز یاد کر فلاں چیز یاد کر یہاں تک کہ یہ نماز پڑھ کر پھرتا ہے تو

۲۴۰۶- (۲۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَلَا وَهَمَّا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلْ بِهِمَا قَلِيلٌ يَسْبِحِ اللَّهُ فِي ذُبُرٍ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا قَالَ قَاتَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ فَمِنْكَ خَمْسُونَ وَمِائَةً بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَإِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ يَسْبِحُهُ وَيُكَبِّرُهُ وَيَحْمَدُهُ مِائَةً فَمِنْكَ مِائَةً بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ قَالُوا وَكَيْفَ لَا نُحْصِيهَا قَالَتْ بَنِي أَحَدِكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ يَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا أَذْكَرُ كَذَا حَتَّى يَنْفُتِلَ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَقْعَلَ وَيَأْتِيهِ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يَتَوَمَّهُ حَتَّى يَنَامَ۔ (رواه الترمذی) وَأَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَفِي رَوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ خَصَلَتَانِ أَوْ خَلَتَانِ لَا يَحْفَظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَكَذَا فِي رَوَايَةٍ بَعْدَ قَوْلِهِ وَأَلْفٌ وَخَمْسُ

مَائَةٍ فِي الْمِيزَانِ قَالَ يُكْبَرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَفِي أَكْثَرِ نَسَخِ الْمَصَابِيحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ (ابوداؤد حدیث رقم ۵۰۶۵ و الترمذی حدیث رقم ۳۴۷۱)

⑦ شاید کہ وہ نہ کر سکے اور شیطان اس کی خواب گاہ میں آتا ہے پس ہمیشہ اس کو سلاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سو جاتا ہے۔ (ترمذی و ابوداؤد و نسائی) اور ابوداؤد کی روایت میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: ”دو حصّلتیں ⑧ یادوخلتیں ہیں کہ ان پر مسلمان بندہ محافظت نہیں ⑨ کرتا“ اور اسی طرح ابوداؤد کی روایت میں ”والف و خمسائة في الميزان“ کے بعد اس طرح ہے کہ فرمایا: چونتیس بار اللہ اکبر کہے جس وقت کہ اپنی خواب گاہ میں آئے اور تینتیس بار حمد کرے اور تینتیس بار تسبیح کرے اور اکثر مصابیح کے نسخوں میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ① پس یہ ڈیڑھ سو زبان پر ہیں الخ کیونکہ نماز کے بعد تیس بار پڑھنے سے ڈیڑھ سو ہوئے۔ ② اور میزان میں ڈیڑھ ہزار میں الخ یعنی اس حساب سے کہ ایک نیکی دس گنا بھی جاتی ہے۔ ③ سو بار یعنی تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور چونتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار الحمد للہ۔ ④ اور ہزار ہیں میزان اعمال میں الخ اب کل ملا کر دو ہزار پانچ سو کلمات ہوئے۔ ⑤ کرتا ہوگا یعنی اڑھائی ہزار نیکیاں حاصل کرنے کے بعد اتنی برائیاں باقی کہاں رہ سکتی ہیں۔ ⑥ کس طرح الخ یعنی ہم ضرور کریں گے کیونکہ یہ عمل آسان ہے۔ ⑦ پس شاید کہ وہ نہ کر سکے الخ یعنی ان کلمات پر محافظت۔ ⑧ یا فرمایا دو خلتیں راوی کو شک ہوا ہے کہ ”حصّلتیں“ فرمایا یا ”خلتیں“ دونوں کے معانی ایک ہیں۔ ⑨ یعنی بجائے لا یحصیہما رجل مسلم کے لا یحافظ علیہما عبد مسلم ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح کے وقت کہے: یا الہی! جو نعمت مجھے حاصل ہوئی صبح میں یا تیری مخلوق میں سے کسی کو تو وہ تجھ اکیلے ہی کی طرف سے ہے تیرا کوئی شریک نہیں پس تیرے لئے ہی تعریف اور شکر ہے تو تحقیق اس نے اس دن کا شکر ادا کیا اور جو کوئی یہی کلمات شام کے وقت ① کہے تو تحقیق اس نے اس رات کا شکر ادا ② کیا۔“ (ابوداؤد)

۲۴۰۷-۲۷ (وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَنَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحَدِّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ فَقَدْ اَدَّى شُكْرَ يَوْمِهِ وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُمَسِّيْ فَقَدْ اَدَّى شُكْرَ لَيْلَتِهِ) (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۵۰۷۳)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ① شام کے وقت شام کو یہ دعا پڑھے تو لفظ امسی کہے صبح کے بدلہ میں۔ ② پس تحقیق ادا کیا الخ شکر اس رات کا ایک روایت میں آیا ہے کہ داؤد علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب تیری نعمتیں مجھ پر بہت ہیں میں ان کا شکر کس طرح ادا کروں؟ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ اے داؤد جب تو نے یہ سمجھ لیا کہ یہ سب نعمتیں میری ہی طرف سے ہیں تو تو نے شکر ادا کر دیا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ اپنے بچھونے کی طرف آتے تو یہ دعا کیا کرتے تھے: یا الہی! اے آسمانوں کے پروردگار! زمین کے پروردگار! اے ہر چیز کے پروردگار! اے ❶ دانہ اور گٹھلی کے پھاڑنے والے! اے امارنے والے تورات، انجیل اور قرآن کے! میں تیرے ساتھ ہر برے کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو اس کی پیشانی کے بال پکڑنے والا ہے، تو ہی اول ہے ❷ تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو ہی آخر ہے تیرے پیچھے کوئی چیز نہیں اور تو ظاہر ہے ❸ تیرے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو ہی پوشیدہ ہے کوئی چیز تجھ سے زیادہ پوشیدہ نہیں، مجھ سے قرض ادا کر دے اور مجھے فقر سے غنی کر دے۔“ ❹ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ) اور مسلم نے یہی حدیث تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ نقل کی ہے۔

۲۴۰۸- (۲۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ أَفْضَى عَنِّي الدِّينَ وَأَغْنِيَنِ مِنَ الْفَقْرِ- (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيرٍ) (مسلم حدیث رقم ۶۱- ۲۷۱۳) و ابو داود حدیث رقم ۵۰۵۱ و الترمذی حدیث رقم ۵۰۵۱

حدیث رقم ۵۰۵۱

فوائد الحديث: ❶ اے گٹھلی اور دانے کے پھاڑنے والے! الخ دانہ اور گٹھلی اُگنے کے وقت اوپر اور نیچے سے پھٹ جاتی ہے اوپر کی طرف سے درخت بلند ہو جاتا ہے اور نیچے سے جز زمین میں داخل ہوتی جاتی ہے۔ ❷ پہلے تو ہی ہے الخ اور یہ فرمایا کہ اول آخر اللہ تعالیٰ ہی ہے یعنی اس کی ابتداء ہے نہ انتہا اور مخلوقات کی ابتداء بھی ہے اور انتہا بھی ان کا اول عدم تھا اور آخر فنا ہے۔ ❸ اور تو ظاہر ہے الخ یعنی سب سے اوپر جس کے اوپر کوئی نہیں اور باطن یعنی ہر چیز سے نزدیک ہے قرب علمی سے جس کے ورے کوئی چیز نہیں۔ ❹ اور مجھ کو فقر سے غنی کر الخ حصن حصین میں ہے کہ یہ دعا بستر پر لیٹ کر پڑھتے۔

سیدنا ابوالا زہر انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رات کو اپنی سونے کی جگہ میں جاتے تھے تو فرماتے: ”اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ میں سوتا ہوں، میں نے اپنی کروٹ اللہ تعالیٰ کے لئے رکھی یا الہی! میرے گناہ بخش، میرے شیطان کو دور کر اور چھڑا گردی میری کو ❶ اور مجھ کو اعلیٰ مجلس میں جگہ عطا فرما۔“ (ابوداؤد)

۲۴۰۹- (۲۹) وَعَنْ أَبِي أَرْهَرِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَضَعْتُ جَنْبِي لِلَّهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَاحْشَأْ شَيْطَانِي وَفَلَكَ رَهَائِي وَأَجْعَلْنِي فِي النَّدَى الْأَعْلَى (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) (ابوداؤد حدیث رقم ۵۰۵۴)

حکم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ اور میری گردی کو چھڑا الخ گردی سے مراد نفس ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی سونے کی جگہ میں آتے تو فرماتے: ”سب تعریف اللہ تعالیٰ

۲۴۱۰- (۳۰) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ

کے لئے ہے جس نے مجھ کو کفایت ❶ کیا اور جگہ ❷ دی اور مجھ کو کھلایا اور پلایا اور وہ اللہ تعالیٰ کہ اس نے مجھ پر احسان ❸ کیا اور زیادہ ❹ دیا اور وہ جس نے مجھ کو دیا تو بہت دیا ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے لئے شکر ہے اے میرے اللہ! ہر چیز کے پروردگار اور اس کے مالک اور ہر چیز کے معبود میں تیرے ساتھ آگ سے پناہ مانگتا ہوں۔“ (ابوداؤد)

فوائد الحديث: ❶ مجھ کو کفایت کیا الخ یعنی مجھے خلق سے بے پروا کیا۔ ❷ اور مجھ کو جگہ دی الخ یعنی رہنے کو مکان دیا کہ جو سردی اور گرمی سے بچاتا ہے۔ ❸ مجھ پر احسان کیا الخ یعنی اس چیز کے دینے کے ساتھ کہ جس کی مجھ کو ضرورت ہے۔ ❹ زیادہ دیا الخ یعنی ضرورت سے زیادہ دیا۔

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے شکایت کی اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں رات کو بے خوابی کی وجہ سے سو نہیں سکتا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تو اپنے بستر کی طرف آئے تو کہہ یا الہی! ساتوں آسمانوں کے پروردگار اور اس چیز کے کہ جن پر آسمان سایہ کئے ہوئے ہیں اے زمین کے پروردگار اور اس چیز کے کہ جن کو زمینیں اٹھا رہی ہیں شیطانوں کے رب اور ان کے کہ جن کو شیطانوں ❶ نے گمراہ کیا ہے تو میرے لئے زیادہ پناہ دینے والا ہو جا اپنی سب مخلوقات کی برائی سے کہ کوئی مجھ پر ان میں سے زیادتی یا ظلم کرنے تیری پناہ غالب ہے اور تیری تعریف بزرگ ہے ❷ اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں کوئی معبود نہیں مگر تو ہی۔“ (ترمذی) اور کہا کہ اس حدیث کی اسناد قوی ❸ نہیں ہے اور حکیم بن ظہیر جو کہ اس حدیث کا راوی ہے بعض اہل حدیث نے اس کی حدیث چھوڑ دی ہے۔

الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي وَأَطْعَمَنِي وَسَقَانِي وَالَّذِي مَنَّ فَأَفْضَلَ وَالَّذِي أَعْطَانِي فَأَجْزَلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ اَللّهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ وَاللهُ كُلِّ شَيْءٍ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد)

حدیث رقم ۵۰۵۸

۲۴۱۱- (۳۱) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ شَكََا خَالِدُ بْنُ الْوَلَيْدِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَنَا مِنَ اللَّيْلِ مِنَ الْأَرْقِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ اَللّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ الْأَرْضَيْنِ وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضَلَّتْ كُنْ لِيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ عَزَّاجِرُكَ وَجَلَّ تَنَازُؤُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي وَالْحَكِيمُ بْنُ ظَهِيْرٍ الرَّاَوِي قَدْ تَرَكَ حَدِيثَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۵۸۹)

حكم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ ان کو آخ یعنی جن وانس۔ ❷ اس حدیث کی سند قوی نہیں اور حسن حصین میں ہے۔ یہ طبرانی نے اوسط میں روایت کیا اور ابن ابی شیبہ نے لیکن ان کی روایت میں اجمعین کی بجائے جمیعاً ہے اور بیہی کی بجائے یطعی ہے اور بجائے جل ثناؤک آخر تک کے و تبارک اسمک ہے اور اس میں اسی لفظ پر یہ دعائیں تمام ہوئی ہے۔ ❸ اور حکیم بن ظہیر الخ سید کے اصل نسخہ میں اسی طرح ہے

حکیم یا نئے تختانیہ کے ساتھ اور حاشیہ پر لکھا ہے کہ صحیح لفظ حکم ہے، ہاء کے زبر سے اور کاف کے ساتھ۔

الفصل الثالث (تیسری فصل)

سیدنا ابوما لک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت تم میں سے کوئی ایک صبح کرے، تو اسے چاہیے کہ وہ کہے، ہم نے صبح کی اور ملک نے صبح کی خالص اللہ تعالیٰ کے لئے جو عالمین کا پروردگار ہے، یا الہی! میں تجھ سے اس دن کی بھلائی مانگتا ہوں، اس کی کشائش اس کی مدد اس کا نور اس کی برکت اس کی ہدایت اور میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی برائی سے کہ جو اس دن میں ہے اور اس چیز کی برائی سے کہ جو اس کے پیچھے ہے، پھر جب کوئی شام کرے ❶ تو اسے چاہئے کہ وہ اس کی مانند کہے۔“ (ابوداؤد)

۲۴۱۲- (۳۲) عَنْ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ فَتَحَهُ وَنَصْرَهُ وَنُورَهُ وَبَرَكَتَهُ وَهُدَاهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَمِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهُ ثُمَّ إِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد) حدیث رقم ۵۰۸۴

فوائد الحديث: ❶ پھر جب کہ شام کرے تو اسے چاہئے کہ اس کی مانند کہے، یعنی اصبحنا یعنی اصبح الملك کی بجائے امسینا و امسی الملك پڑھے اور هذا اليوم کی جگہ هذه الليلة و رزق ضمیروں کی جگہ مونث ضمیر یں یعنی ”ہ“ کی جگہ ”ہا“ پڑھے۔

سیدنا عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے کہا، ابا جان! میں نے آپ سے سنا کہ آپ ہر روز (یہ کلمات) کہتے ہو: ”یا الہی! مجھے عافیت دے میرے بدن میں یا الہی! مجھے عافیت دے میری شہنائی میں یا الہی! مجھے عافیت دے میری بینائی میں، کوئی معبود نہیں مگر تو، اس کو تین بار صبح کے وقت اور تین بار شام کے وقت پڑھتے ہیں تو آپ نے کہا، اے میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ان کلمات کے ساتھ دعا مانگتے تھے، تو اس لیے ❶ میں پسند کرتا ہوں کہ آپ کی سنت پر عمل کروں۔“ (ابوداؤد)

۲۴۱۳- (۳۳) وَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي يَأْتِيَتْكَ تَقُولُ كُلَّ عَدَاةٍ اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تَكْرِّرُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُصْبِحُ وَ ثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي فَقَالَ يَا بَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو بِهِنَّ فَإِنَّا أُجِبْنَا أَنْ أَسْتَنْ بِسُنتِهِ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۵۰۹۰)

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ اس میں اشارہ ہے کہ دعا اور اعمال کچھ کرنے میں اصلی مقصد رسول اللہ ﷺ کا حکم ماننا اور اتباع سنت کرنا ہو۔

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب صبح کرتے تھے ❶ تو کہتے، ہم نے صبح کی اور ملک نے صبح

۲۴۱۴- (۳۴) وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ أَصْبَحْنَا

کی اللہ تعالیٰ کے لیے سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے ذات کی بزرگی اور صفات کی بزرگی اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے مخلوقات حکم اور رات و دن اور جو چیزیں آرام پکڑتی ہیں رات اور دن میں سب اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں یا الہی! اس دن کا اول کرنیکی کا سبب ❶ اور اس کے درمیان کو سبب برآمد حاجات کا اور اس کے آخر کو نجات کا سبب اے سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر بہت رحم کرنے والے۔“ (یہ حدیث نووی نے ابن سنی کی روایت کے ساتھ کتاب الاذکار میں ذکر کی ہے۔

وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْكِبرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلَّهِ وَالْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيهِمَا لِلَّهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هَذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَأَوْسَطَهُ نَجَاحًا وَآخِرَهُ فَلَاحًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِي كِتَابِ الْأَذْكَارِ بِرَوَايَةِ ابْنِ السِّنِّيِّ۔

(النووی فی الاذکار ص ۱۵۵ الحدیث رقم ۱۹۲ وابن

السنی فی عمل الیوم والمیلہ ص ۲۳ الحدیث ۳۸)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جزری رحمہ اللہ نے حصین کی شرح میں کہا کہ پوچھنے سے آفتاب کے بنے تک کو صبح کہتے ہیں اور مساء سے مراد غروب آفتاب ہے اور جس شخص نے کہا کہ مساء کا وقت زوال سے داخل ہو جاتا ہے تو اس کا قول بعید ہے۔ ابن قیم رحمہ اللہ نے الکلم الطیب میں کہا کہ دن کی دونوں طرف سے صبح اور طلوع آفتاب کا درمیان اور مغرب اور عصر کا درمیان مراد ہے اور ”ابکار“ سے دن کا ابتداء مراد ہے۔ اور عشی سے اس کا اخیر اور صبح اور مساء کی تفسیر جو صبح اور شام کے اور ادکی احادیث میں مذکور ہے وہ یہ ہے کہ صبح سے مراد آفتاب کے نکلنے سے پہلے کا وقت ہے اور مساء سے غروب سے قبل کا وقت اور ان اور ان کا اٹل صبح کے بعد اور عصر کے بعد ہے۔

❷ نیکی کا سبب الخ یعنی اس کو طاعات میں خرچ کریں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کو یا ارحم الراحمین پر ختم کیا اس لئے کہ اس سے دعا جلدی قبول ہوتی ہے۔

سیدنا عبدالرحمن ابن ابزى رحمہ اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جس وقت صبح کرتے تو فرماتے تھے: ”صبح کی ہم نے دین اسلام پر اور کلہ توحید پر اور اپنے نبی محمد ﷺ کے دین ❶ پر اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے دین پر جو کہ یک سو تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔“ (احمد و دارمی)

۲۴۱۵- (۳۵) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلَى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلَى مِلَّةِ آبَائِنَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔ (رواه احمد والدارمی)

(الدارمی حدیث رقم ۲۶۸۸)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے نبی کے دین پر الخ اس لفظ کا ظاہر یہ ہے کہ نبی ﷺ اپنی ذات کی طرف بھی معبود تھے یا یا امت کی تعلیم کے لیے ایسا فرمایا ہے۔

بَابُ الدَّعَوَاتِ فِي الْأَوْقَاتِ

مختلف اوقات کی دعائیں

الفصل الأول (پہلی فصل)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرنے کا ارادہ کرے تو یہ کہے: ”اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ یا الہی! ہم کو شیطان سے دور رکھ اور شیطان کو اس اولاد سے ❶ دور رکھ کہ جو تو ہمیں نصیب کرے۔“ پس تحقیق شان یہ ہے کہ اگر مرد اور عورت کے درمیان اس جماع سے فرزند مقدر ہو تو اس کو شیطان کبھی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔“ (بخاری و مسلم)

۲۴۱۶- (۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ (بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا) فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرُ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۳۲۷۱ و مسلم حدیث رقم ۱۱۶-۱۲۳۴ و ابوداؤد حدیث رقم ۲۱۶۱ و الترمذی حدیث رقم ۱۰۹۸ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۹۱۹ و الدارمی حدیث رقم ۲۲۱۲)

فوائد الحديث: ❶ اور شیطان کو دور رکھ اس اولاد سے کہ تو نصیب کرے الخ اس سے معلوم ہوا کہ صحبت کرنے سے غرض اولاد کی رکھے صرف آبریزی اور شہوت رانی ہی منظور نہ ہو اور سنت ہے کہ اس دعا کو خاص وقت پر پڑھ لیا کرے تاکہ اگر اولاد ہو تو بابرکت ہو۔

۲۴۱۷- (۲) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ)۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۶۳۴۵ و مسلم حدیث رقم ۸۳-۲۷۳۰) و الترمذی حدیث رقم ۳۴۹۶ و ابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۸۳)

فوائد الحديث: ❶ کہتے تھے الخ یہ دعا سختی اور کرب کے وقت مفید اور مجرب ہے جیسے کوئی درد لاحق ہو یا آگ لگ جائے یا پانی میں ڈوبنے لگے یا اور کسی بلا میں پھنس جائے۔

سیدنا سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے آپس میں نبی ﷺ کے پاس جھگڑا کیا اور ہم آپ کے پاس

۲۴۱۸- (۳) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَدَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ

ٹیٹھے ہوئے تھے اور ان میں سے ایک بہت برا کہتا تھا دوسرے کو غصہ میں بھرا ہوا، تحقیق اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا پس نبی ﷺ نے فرمایا میں ایک کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے کہے تو جاتا رہے اس سے وہ غصہ کہ پاتا ہے وہ یہ ہے میں اللہ کے ساتھ مردود شیطان سے پناہ چاہتا ہوں، تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس شخص سے کہا، کیا تو وہ چیز نہیں سنتا کہ جو نبی ﷺ فرماتے ہیں؟ اس شخص نے کہا، میں ❶ دیوانہ نہیں ہوں۔“ (بخاری و مسلم)

فوائد الحديث: ❶ تحقیق میں دیوانہ نہیں الخ حقیقت میں وہ دیوانہ تھا تب ہی تو نیک بات نہ سنی، نووی رحمہ اللہ نے کہا شاید وہ منافق یا بیوقوف ہوگا اور وہ سخت گنوار ہوگا وہ یہی سمجھا کہ اعدو باللہ صرف جنون ہی کا علاج ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو اس لئے کہ وہ فرشتہ کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ راندے ہوئے شیطان سے پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔“ ❶ (بخاری و مسلم)

وَأَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغَضَّبًا قَدْ احْمَرَّتْ وَجْهُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ إِلَّا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُونٍ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۶۱۱۵ و مسلم حدیث رقم (۱۹- ۲۶۱۰) و ابو داود حدیث رقم ۴۷۸۰ و الترمذی حدیث رقم ۳۵۱۶ و احمد فی المسند ۲۴۰/۵)

۲۴۱۹- (۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهَقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۳۳۰۳ و مسلم حدیث رقم (۸۲- ۲۷۲۹) و ابو داود حدیث رقم ۵۱۰۲ و الترمذی حدیث رقم ۳۵۲۴)

فوائد الحديث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گدھا شیطان کو دیکھ کر بولتا ہے اور مرغ فرشتہ کو دیکھ کر بولتا ہے، گدھا بسبب حماقت اور بہت زیادہ کھانے کے شیطان سے مناسبت رکھتا ہے اور مرغ سخاوت، شجاعت اور کم خواہی میں فرشتہ سے مناسبت رکھتا ہے تو فرشتہ کے سامنے دعا کا حکم کیا اس امید سے کہ فرشتہ بھی دعا میں شریک ہوگا۔ اس سے ثابت ہوا کہ صالحین کے حضور میں دعا مستحب ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب سفر میں نکلنے کے لیے اپنے اونٹ پر سوار ہو جاتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے، پھر یہ آیت پڑھتے: ”وہ ذات پاک ہے جس نے ہمارے لئے یہ سواری فرمانبردار کی، ہم اس کے لیے طاقت رکھنے والے نہیں تھے اور تحقیق ہم اپنے پروردگار کی طرف پھرنے والے ہیں“ یا الہی! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی، تقویٰ مانگتے ہیں اور ایسا عمل جس سے تو راضی ہو یا الہی! ہم پر

۲۴۲۰- (۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ (سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبَرِّ وَالنَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِنَا بَعْدَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيقَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي

آسان کر ہمارا یہ سفر اور ہمارے لئے اس کی درازگی لپیٹ ❶
یا الہی! سفر میں تو ہی ❷ صاحب ہے اور اہل میں خبر گیری
کرنے والا یا الہی! میں تیرے ساتھ سفر کی مشقت سے پناہ
مانگتا ہوں بری حالت دیکھنے سے واپسی کے وقت ❸ مال اور
اہل میں برائی دیکھنے سے اور جس وقت کہ آپ سفر سے واپس
لوٹتے تو یہی کلمات کہتے اور ان میں یہ کلمات زیادہ کرتے ”ہم
اپنے پروردگار کے لیے لوٹنے والے“ ❹ تو پہ کرنے والے
بہندگی کرنے والے ”حمد کرنے والے ہیں۔“ (مسلم) ❺

أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْظَرِ وَسُوءِ
الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَإِذَا رَجَعَ قَالَ هُنَّ
وَرَادَ فِيهِنَّ (أَبَوْنَ تَأْتِيُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ)۔
(رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۳۴۲-۴۲۵)
وابوداؤد حدیث رقم ۲۶۰۲

فوائد الحديث: ❶ ہمارے لئے لپیٹ یعنی کم کر دے۔ ❷ تو ہی صاحب ہے یعنی نگہبان۔ ❸ واپسی کے وقت الخ یعنی اس سے پناہ
مانگتا ہوں کہ سفر سے واپس آ کر اہل و مال میں نقصان وغیرہ دیکھوں اور رنج اٹھاؤں۔ ❹ واپس لوٹنے والے ہیں الخ یعنی سفر سے سلامتی کے
ساتھ اپنے وطن کی طرف۔ ❺ یہ مسلم نے نقل کیا ہے الخ ابوداؤد نے اپنی روایت میں زیادہ کیا کہ نبی ﷺ اور آپ کا لشکر جب ٹیلوں پر
چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب اترتے تو سبحان اللہ کہتے نووی بیہیضہ نے اذکار میں کہا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے یہ معنی مرفوعاً
بھی موی ہے۔ (نزول الابرار)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب رسول اللہ
ﷺ سفر کرتے سفر کی محنت سے پناہ مانگتے ❶ اور واپس
لوٹنے ❷ کی بری ❸ حالت سے اور نقصان ❹ سے زیادتی
کے پیچھے مظلوم کی بددعا سے ❺ اور اہل و مال میں بری
حالت دیکھنے سے۔“ (مسلم)

۲۴۲۱- (۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرِّجٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ
كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْخَوَرِ بَعْدَ الْكُورِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ
وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ۔ (رواہ مسلم)
(مسلم حدیث رقم ۱۳۴۳-۴۲۶) والترمذی حدیث
رقم ۳۵۰۲ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۸۸ والدارمی

حدیث رقم ۲۶۷۲ واحمد فی المسند ۸۲/۵

فوائد الحديث: ❶ سفر کی محنت سے الخ یعنی سفر کی تکلیف سے۔ ❷ یعنی اعمال صالحہ اور اہل و مال میں۔ ❸ اور لوٹنے کی بری
حالت سے یعنی لوٹنے کے رنج سے ❹ اور نقصان سے زیادتی کے پیچھے الخ یعنی ترقی کے بعد تنزل سے۔ ❺ اور مظلوم کی بددعا سے الخ
مظلوم کی بددعا سے پناہ مانگتی ہے کہ میں کسی پر ظلم نہ کروں تاکہ مجھ پر مظلوم بددعا نہ کرے۔

سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ
ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا: ”جو کوئی کسی جگہ پڑاؤ ڈالے ❶
تو کہے: ”میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا
ہوں تمام مخلوق کی برائی سے“ تو اس کو کوئی چیز ضرر نہیں پہنچاتی

۲۴۲۲- (۷) عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ نَزَلَ مِنْزِلًا فَقَالَ ((أَعُوذُ
بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)) لَمْ يَضُرَّهُ
شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ۔ (رواہ مسلم)

یہاں تک کہ وہ اس منزل سے کوچ کرے۔“ (مسلم) ②

(مسلم حدیث رقم ۵۴-۲۷۰۸ و ابوداؤد حدیث رقم

۳۴۹۹ و الترمذی حدیث رقم ۳۴۹۹ و ابن ماجہ

حدیث رقم ۳۵۴۷ والدارمی حدیث رقم ۲۶۸۰

واحمد فی المسند ۲/۲۹۰)

فوائد الحديث: ⑤ سفر میں ہو یا حضر میں۔

② یہ مسلم نے نقل کیا اناخ اور ابن ماجہ نے زیادہ کیا کہ سفر سے واپسی کے وقت آپ ایسا ہی فرماتے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسول! گذشتہ رات بچھو کے ڈسنے کی وجہ سے میں نے بے حد تکلیف پائی ہے آپ نے فرمایا: ”سن لے! اگر تو شام کے وقت یہ دعا کرتا میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی برائی سے کہ جو تو نے پیدا کی تجھ کو نہ ضرر ① پہنچاتا۔“ ② (مسلم)

۲۴۲۳- (۸) وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَعْنِي أَلْبَارِحَةَ قَالَ أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ (أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ) لَمْ تَضُرَّكَ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۹۰-۲۷۰)

فوائد الحديث: ① تجھ کو ضرر نہ پہنچاتا اناخ معلوم ہوا کہ اس دعا میں دفع موزیات کی تاثیر ہے۔

② تجھ کو ضرر نہ پہنچاتا اناخ اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی اس کو شام کے وقت تین بار پڑھے تو کسی جانور کا اس رات میں اس پر زہرا اثر نہیں کرتا اور ایک روایت میں صبح کے وقت بھی اس دعا کا پڑھنا آیا ہے پس ایسا ہی فائدہ صبح کے پڑھنے میں بھی ہوتا ہے کہ محفوظ رہتا ہے دن کو موزی چیزوں سے۔ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جس نے یہ تعوذ پڑھا تو اس پر ستر ہزار فرشتے متعین ہوتے ہیں کہ جو اس کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں اور اگر اس دن میں مرتا ہے تو شہید مرتا ہے۔ (مرقاۃ و شرح حصن حصین)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر میں ہوتے اور سحر کا وقت ہوتا تو فرماتے: ”تعریف کرنا اللہ تعالیٰ کی اور اقرار کرنا اس کی خوبصورت نعمت کا سننے والے نے سن لیا ہے اے ہمارے رب! ہماری نگہبانی کر اور ہم پر احسان کر ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ آگ سے پناہ چاہتے ہیں۔“ (مسلم)

۲۴۲۴- (۹) وَ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا كَانَ فِيهِ سَفَرٌ وَ اسْحَرَ يَقُولُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَ حُسْنِ بَلَايَةِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبِنَا وَ أَفْضَلِ عَلَيْنَا عَائِدًا بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم ۶۸-۲۷۱۸)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ جہاد یا عمرہ یا حج سے واپس لوٹے تو ہر بلند جگہ پر تین مرتبہ تکبیرات کہتے پھر کہتے کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ کہ جو

۲۴۲۵- (۱۰) وَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرْفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ

ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم پھرنے والے توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے سجدہ کرنے والے ہیں اپنے پروردگار کے لئے تعریف کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کیا، اپنے بندہ ❶ کی مدد کی اور کفار کے گروہوں کو تہانے شکست ❷ دی۔“ (بخاری و مسلم)

يَقُولُ (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) الْيُونَنُ تَابُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ)۔ (متفق عليه)
(البخاری حدیث رقم ۱۷۹۷ و مسلم حدیث رقم ۲۷۷۰ و ابوداؤد حدیث رقم ۲۷۷۰ و الترمذی حدیث رقم ۹۵۷ و احمد فی المسند ۵/۲)

فوائد الحديث: ❶ اپنے بندہ کی یعنی آپ ﷺ کی۔

❷ یعنی اس نے تمہا بھگا دیا اس میں جنگ خندق کی طرف اشارہ ہے کہ عرب کے کفار نے مدینہ طیبہ گھیر لیا تھا پھر بغیر مقصد حاصل کئے بھاگ گئے دس ہزار یا بارہ ہزار کفار جمع ہو کر مدینہ پر آچڑھے تھے اور سرور عالم ﷺ سے لڑائی کا ارادہ رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے ہوا اور لشکر ملائکہ کو ان پر متعین کیا جنہوں نے ان کو ہلاک اور خراب کیا۔

سیدنا عبد اللہ بن اوفیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احزاب کے دن مشرکوں پر بددعا کی تو فرمایا: ”یا الہی! کتاب کے اتارنے والے حساب کے جلدی کرنے والے یا الہی! کافروں کے گروہ کو شکست دے یا الہی! ان کو شکست دے اور ہلا دے۔“ (بخاری و مسلم)

۲۴۲۶- (۱۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ (اللَّهُمَّ مَنِّزِلِ الْكِتَابِ سَرِيعِ الْحِسَابِ اللَّهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ)۔ (متفق عليه)
(البخاری حدیث رقم ۲۹۳۳ و مسلم حدیث رقم ۲۶۳۱ و ابن ماجہ حدیث رقم ۲۷۹۶)

سیدنا عبد اللہ بن بسرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے باپ کے پاس (مہمان آئے) تو ہم نے کھانا اور مالیدہ ❶ آپ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے اس میں سے کھایا، پھر کھجور خشک لائے پس آپ اس کو کھاتے اپنی دونوں انگلیوں کے درمیان گٹھلی ڈالتے اور شہادت اور بیچ کی انگلیاں اکٹھی کرتے اور ایک روایت میں ہے پس آپ گٹھلی ڈالتے اپنی دونوں انگلیوں کی پشت پر ❷ شہادت اور درمیان والی انگلی پر پھر پانی لایا گیا آپ نے اس کو پیا اور میرے باپ نے آپ کے جانور کی لگام پکڑی تھی اللہ تعالیٰ سے

۲۴۲۷- (۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَوُطْبَةً فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ أَتَى بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي التَّوَى بَيْنَ أَصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى وَفِي رَوَايَةٍ فَجَعَلَ يُلْقِي التَّوَى عَلَى ظَهْرِ أَصْبَعَيْهِ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى ثُمَّ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ فَقَالَ أَبِي وَآخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ أَدْعُ اللَّهَ لَنَا فَقَالَ (اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاعْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ)۔ (مسلم) (مسلم)
حدیث رقم (۱۴۶-۲۰۴۲) و ابوداؤد حدیث رقم

(۳۷۲۹)

ہمارے لئے دعا ❸ فرمائیں، تو آپ نے فرمایا: ”اللہ ان کے لئے اس چیز میں برکت دے کہ جو تو نے ان کو روزی دی اور انہیں بخش اور ان پر رحم فرما۔“ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ البیدہ الخ یہ ترجمہ ہے وطبہ کا اور وطبہ ایک کھانا ہے جو کھجور، پنیر اور گھی کو ملا کر بناتے ہیں۔

❷ پہلی روایت میں ہے کہ گھٹلیاں ڈالتے تھے دونوں انگلیوں کے درمیان اور تطبیق ان میں یہ ہے کہ کبھی اس طرح ڈالتے تھے اور کبھی انگلیوں کی پشت پر ڈالتے تھے اور انگلیوں سے بائیں ہاتھ کی انگلیاں مراد ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ سنت ہے اکابر مہمان کی رکاب اور لگام کا پکڑنا از راہ تواضع اور خاطر داری کے اور اسی طرح سنت ہے دروازہ تک مہمان کے ساتھ جانا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ضیافت کرنے والے کے لئے سنت ہے کہ دعا کی طلب کرے مہمان سے اور مہمان کے لئے سنت ہے کہ ضیافت کرنے والے کے لئے دعا کرے۔

❸ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میزبان، مہمان سے دعا کر سکتا ہے اور مہمان کو میزبان کے لئے دعا کرنا مستحب ہے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جس وقت چاند دیکھتے تو یہ دعا فرماتے: ”یا الہی! تو اس چاند کو ہم پر نکال امن و ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ ❶ میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔“ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۴۲۸- (۱۳) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِهْلُهُ عَلَيْنَا بِاَلَامِنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اَللّٰهُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ (الترمذی حدیث رقم ۳۵۱۵ والدارمی حدیث

رقم ۱۶۸۷ واحمد فی المسند ۱/۱۶۲)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تیرا اور میرا رب اللہ تعالیٰ ہے الخ اس میں ان لوگوں کا رد ہے جو چاند اور سورج کی عبادت کرتے ہیں۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ان دونوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص نہیں کہ کسی بتلائے بلا کو ❶ دیکھے پھر کہے سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے کہ مجھے اس چیز سے بچایا کہ جس میں تجھ کو بتلا کیا اور مجھ کو بہت ساروں پر فضیلت دی، ان سے کہ جو اس نے پیدا کیا، فضیلت دینا مگر یہ کہ اس کو یہ بلا نہیں پہنچتی جو بلا ❷ بھی ہو۔“ (ترمذی)

۲۴۲۹- (۱۴) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ رَجُلٍ رَأَى مُبْتَلًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَاقَبَنِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِيْ عَلَى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ مَا كَانَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (الترمذی حدیث رقم ۳۴۹۲)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دیکھے کسی بتلا کو الخ مثلاً جذامی یا بیمار کو یا اندھے اور کسی بے دین کو۔ ❷ جو بلا کہ ہوا الخ یعنی کسی قسم کی بلا ہو لیکن

اگر یہ بلادینی ہو جیسے کسی کو فسق و فجور میں دیکھے تو پکار کر یہ دعا پڑھے تاکہ اس شخص کو نصیحت ہو اور اگر دنیوی بلا ہو جیسے جذام وغیرہ تو آہستہ پڑھے تاکہ وہ شخص اس کو نہ سنے اور نہ اسے رنج ہو۔

اور ابن ماجہ نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور عمر و بن دینار قوی نہیں ہیں۔

۲۴۳۰- (۱۵) (وَرَوَاهُ ابْنُ مَسَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعُمَرُ بْنُ دِينَارٍ الرَّأُوِي لَيْسَ بِالْقَوِيَّ)۔ (ابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۹۲)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بازار میں داخل ہو اور کہے کوئی معبود نہیں مگر اللہ تعالیٰ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت ہے اسی کے لئے تعریف ہے وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے وہ زندہ ہے نہ مرے گا اس کے ہاتھ بھلائی ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے اس کے لئے اللہ رب العزت دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے اس سے دس لاکھ برائیاں دور کرتا ہے اس کے لئے دس لاکھ درجات بلند کرتا ہے اور اس کے لئے بہشت میں گھر بناتا ہے۔“ (ترمذی وابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور شرح السنۃ میں ہے کہ جو شخص بڑے بازار میں کہے کہ جس میں خرید و فروخت کی جائے من دخل السوق کے بدلہ میں۔

۲۴۳۱- (۱۶) وَعَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَى عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَسَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي شَرْحِ السُّنَنِ مَنْ قَالَ فِي سُوقٍ جَامِعٍ يَبَاعُ فِيهِ بَدَلُ مَنْ دَخَلَ السُّوقَ)۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۴۸۸ وابن ماجہ حدیث رقم ۲۲۳۵)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے ایک شخص سے سنا وہ دعا مانگتے ہوئے کہتا ہے: یا اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں پوری نعمت آپ نے فرمایا: ”پوری نعمت کیا چیز ہے؟“ اس شخص نے کہا یہ دعا ہے کہ امید رکھتا ہوں اس کے ساتھ مال کی آپ نے فرمایا: ”پوری نعمت داخل ہونا بہشت کا ہے اور دوزخ سے نجات پانا“ اور آپ نے ایک شخص سے سنا کہ وہ کہتا ہے: اے صاحب بزرگی اور بخشش کے آپ نے فرمایا: ”تحقیق تیری دعا قبول کی گئی پس تو مانگ“ اور نبی ﷺ

۲۴۳۲- (۱۷) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ تَمَامَ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةُ أَرْجُو بِهَا خَيْرًا فَقَالَ إِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُولَ الْجَنَّةِ وَالْفُورَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ قَدْ اسْتَجِبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَأَلْتَ اللَّهَ الْبَلَاءَ فَسَلْهُ الْعَاقِبَةَ۔

(رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۵۹۵)

نے سنا ایک شخص کو کہہ رہا ہے: ”یا الہی! میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں“ تو آپ نے فرمایا کہ ”تو نے اللہ تعالیٰ سے بلا مانگی! پس اس سے عافیت مانگ۔“ (ترمذی)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص ایک جگہ بیٹھے اور اس میں بے فائدہ باتیں بہت ہوں، پھر اٹھنے سے پہلے کہے یا الہی! تو پاک ہے اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں تیری تعریف کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر تو، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور میں تیری طرف توبہ کرتا ہوں“ مگر اس کے لیے بخشا جاتا ہے جو کچھ اس مجلس میں ہوا۔“ (ترمذی اور بیہقی فی الدعوات الکبیر)

۲۴۳۳- (۱۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِيهِ لَعَطُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ. (رواہ الترمذی وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى) (الترمذی حدیث رقم ۳۴۹۴ واحمد فی المسند ۳/ ۴۵۰)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس جانور حاضر کیا گیا تاکہ اس پر سوار ہوں تو جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب ❶ میں رکھا تو بسم اللہ کہا اور جب کہ اس کی پیٹھ پر چڑھے تو الحمد للہ ❷ کہا، پھر کہا وہ ذات پاک ہے جس نے ہمارے لئے اس جانور کو تابع دار کیا، اور ہم اس کے لئے طاقت رکھنے والے نہ تھے، تحقیق ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں پھر تین بار الحمد للہ اور تین بار اللہ اکبر کہا تو پاک ہے تحقیق میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے تو میرے لئے بخشش کر، کیونکہ گناہ کو کوئی نہیں بخشا تیرے سوا، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ❸ کہا گیا کس لیے تم بنے ہو اے امیر المومنین؟ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ نے بھی ایسا ہی کیا جیسا کہ میں نے کیا ہے پھر آپ بنے، تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ کس چیز سے بنے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”تیرا پروردگار اپنے بندہ سے راضی ہوتا ہے جب بندہ کہتا ہے اے میرے رب! میرے لئے میرے گناہ بخش (تو) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا

۲۴۳۴- (۱۹) وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أَتَى بِدَابَّةٍ لِيُرِيَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ قَالَ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ ضِحْكًا قَلِيلًا مِنْ أَيْ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيْ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي يَقُولُ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرِي. (رواہ احمد و الترمذی و ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۶۰۲)

والترمذی حدیث رقم ۳۵۱۱ واحمد فی المسند ۱/

(۹۷)

گناہوں کو کوئی نہیں بخشا۔“ (احمد ۴ ترمذی ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ① اپنے پاؤں رکاب میں رکھا الخ یعنی پاؤں رکھنے کا ارادہ کیا۔ ② پوری نعمت یعنی شکر ہے سواری کی نعمت پر اور جو اس کے علاوہ ہے۔ ③ پھر اپنے الخ نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کے راضی ہونے سے منے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ کی پیروی کے باعث بنے۔ ④ یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے نقل کیا اور یہ لفظ ابوداؤد کے ہیں اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور بعض نسخوں میں حسن صحیح لکھا ہے اور اس کو نسائی نے صحیح اسناد سے نقل کیا اور اس کو ابن حبان نے صحیح کہا اور اس کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے حاکم نے بھی ذکر کیا اور کہا مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور ان سب نے اس حدیث کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے موثقاً بیان کیا ہے اور مقررین کے معنی مطبقین ہیں یعنی ہمیں طاقت نہ تھی ہم اس پر بیٹھ سکتے۔

۲۴۳۵- (۲۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدْعُهَا حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدْعُ يَدَ النَّبِيِّ ﷺ وَيَقُولُ اسْتَوْدِعَ اللَّهُ دِينَكَ وَأَمَّا نَتِكَ وَأَخِرَ عَمَلِكَ وَفِي رَوَايَةٍ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رَوَايَتِهِمَا لَمْ يَذْكُرُوا أَخِرَ عَمَلِكَ)

(ابوداؤد حدیث رقم ۲۶۰۰ و الترمذی حدیث رقم ۳۵۰۵ و ابن ماجہ حدیث رقم ۲۸۲۶ و احمد فی المسند ۷/۲)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ① کسی شخص کو یعنی مسافر کو۔ ② نہ چھوڑتے الخ یعنی یہ سبب حسن خلق اور تواضع کے۔ ③ تیرا دین الخ یعنی طلب کرتا ہوں تیرے دین ایمان کی حفاظت۔ ④ آخری عمل تیرا یعنی خاتمہ بخیر ہو۔ ⑤ اور ایک روایت میں ہے ”و خواتیم عملک“ یعنی بجائے آخر عملک کے یہ لفظ ہے یعنی تیرے آخری اعمال بھی اللہ تعالیٰ کے سپرد کئے مطلب وہی ہے جو پہلے جملہ کا تھا۔

۲۴۳۶- (۲۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْخَطَمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ اسْتَوْدِعَ اللَّهُ دِينَكُمْ وَأَمَّا نَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ

(رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۶۰۱)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۲۴۳۷- (۲۲) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَرِّدْ ذَنْبِي فَقَالَ رَوَدَكَ اللَّهُ النَّقْوَى قَالَ زِدْنِي قَالَ وَغَفَرْتُ نَبْكَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسول! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں پس مجھ کو توشہ ① دیجئے آپ نے فرمایا: ”تجھ کو اللہ تعالیٰ

توشہ دے ❷ تقویٰ کا، اس نے کہا، میرے لئے زیادہ دعا کیجئے، آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تیرے گناہ بخشے“ اس نے کہا، میرے لئے (اس سے بھی) زیادہ دعا کیجئے میرا باپ اور ماں آپ پر قربان ہوں، آپ نے فرمایا اور تیرے لئے دین و دنیا کی بھلائی آسان کر دے جہاں بھی تو ہو۔“ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

قَالَ زِدْنِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ وَيَسِّرْ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ - (التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ رَقْم ٣٥٠٧ وَالدَّارِمِيُّ حَدِيثٌ رَقْم ٢٦٧١)

حکم الحدیث: اس کی سند غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مجھ کو توشہ دیجئے الخ یعنی برکت کی دعا کیجئے تاکہ میرے سفر میں میرے ساتھ توشہ کی مانند ہو۔ ❷ توشہ دے تقویٰ کا الخ یعنی پرہیزگاری نصیب کرے کہ آخرت کا توشہ ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں آپ مجھے نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا: ”اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور ہر بلند جگہ پر اللہ اکبر کہنا لازم کر“ پھر جب اس شخص نے پیٹھ پھیری تو آپ نے فرمایا: ”یا الہی! اس کے لئے ❶ سفر کی دوری لپیٹ اور اس پر ❷ سفر آسان کر۔“ (ترمذی) ❸

٢٤٣٨ - (٢٣) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اللَّهُمَّ أَطْوِلْهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ رَقْم ٣٥٠٨)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس کے لئے لپیٹ الخ یعنی سفر کی مشقت دور کر سبب نزدیک کر دینے دراز مسافت کے۔ ❷ اور آسان کر الخ یعنی سفر کے سبب امور۔ ❸ یہ ترمذی نے نقل کی اور کہا یہ حدیث حسن ہے اور اس کو ابن ماجہ نے نقل کیا اور ”شرف“ فتح شین اور جزم راء کے ہے یہ بلند مکان کو کہتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسافر کسی بلند جگہ پر چڑھے تو تکبیر کہنا مستحب ہے اور یہ جو فرمایا اس کے لئے دوری لپیٹ اس پر سفر کو آسان کر تاکہ اس کی تکلیف اس پر ہلکی ہو جائے اور اس کی مشقت کم ہو اور احمد اور ابو یعلیٰ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نکالا کہ نبی ﷺ جب زمین سے کسی بلند جگہ پر چڑھتے تو فرماتے اللھم لك الشرف علی كل شرف ولك الحمد علی كل حال یعنی یا الہی! تو اونچا ہے ہر اونچائی سے اور بہر حال تیرے لئے ہی تعریف ہے بیشکی نے مجمع الزوائد میں کہا کہ اس حدیث میں زیادہ تیسری ہے جو یقیناً ضعیف ہے اور اس کے باقی راوی ثقہ ہیں۔ (نزل الابرار)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کو جب دوران سفر رات آ جاتی تو آپ فرماتے: ”اے زمین تیرا اور میرا پروردگار اللہ ہے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے ساتھ تیری ❶ برائی سے اور اس چیز کی برائی سے کہ جو تجھ میں ❷ ہے اور اس چیز کی برائی سے کہ جو تجھ میں پیدا ❸ کی گئی

٢٤٣٩ - (٢٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ فَأَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا أَرْضُ رَبِّي وَرَبِّكَ اللَّهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ وَشَرِّ مَا فِيكَ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيكَ وَشَرِّ مَا يَدْبُ عَلَيْكَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ أَسَدٍ وَأَسْوَدٍ وَمِنْ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ

وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ۔ (رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۶۰۳ واحمد فی المسند ۱۳۲/۲)

ہے اور اس چیز کی برائی سے ④ کہ جو چلتے پھرتے ہیں تجھ پر پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیر کا لے سانپ ہر طرح کے سانپ سے اور بچھو سے اور ⑤ شہر کے رہنے والوں کی برائی سے اور ⑥ جھنے والے کی برائی سے اور اس چیز سے کہ جو اس نے پیدا کیا۔“ (ابوداؤد) ⑦

حکم الحدیث: اس کی سند مجہول ہے۔

فوائد الحدیث: ① تیری برائی سے الخ یعنی جو کہ تیری ذات میں برائی ہے مثل نحف وغیرہ کے۔ ② کہ تجھ میں ہے الخ یعنی پانی یا کوئی ایسی بوٹی زمین سے پیدا ہو کہ جو کسی کو بھی ہلاک کرے اس سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔ ③ کہ جو تجھ میں پیدا کی گئی الخ یعنی زہریلے جانور اور دوسری ہلاک کرنے والی چیزیں۔ ④ یعنی حشرات الارض اور کیڑے مکوڑے۔ ⑤ اور برائی شہر کے رہنے والوں سے۔ ⑥ اور برائی جھنے والی کی سے اور اس چیز کی سے کہ جو اس نے جناح الخ یعنی شیطان اور اس کی اولاد کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جو بھی ہو اور جس کو بھی وہ جنے۔ ⑦ یہ ابوداؤد نے نقل کی الخ اور اس کو ترمذی نے بھی ذکر کیا ہے اور حاکم نے مستدرک میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اور کہا جان بوجھ کر اس کی سند صحیح ہے اور اس کے لفظ یہ ہیں اعدو بالله من اسد آخربک بعض نے کہا اسود سے بڑا کالا سانپ مراد ہے اور اس کو ذکر کے ساتھ خاص کیا اس لئے کہ یہ زیادہ پلید ہوتا ہے۔ خطابی نے کہا ساکن البلد سے جن مراد ہیں جو زمین میں رہتے ہیں اور زمین میں سے بلد اس مکان کو کہتے ہیں جہاں جاندار چیزیں رہتی ہوں اگرچہ وہاں کوئی عمارت نہ ہو۔ خطابی نے کہا اور احتمال ہے کہ مراد والد سے اہلیس ہو اور ماولد سے شیطان شرح عدہ میں کہا اور ظاہر یہ ہے کہ مراد ان چیزوں کے استعاذہ سے ہر چھوٹے بڑے حیوان سے استعاذہ ہے خواہ جو بھی ہیں نووی رحمہ اللہ نے کہا اور اسود کہتے ہیں جو جو دیوس جو چیز موجود ہے وہ اسود ہے (نزول الاررار)

۲۴۴۰- (۲۵) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا غَزَا قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَصْدِيْ وَنَصِيْرِيْ بِكَ اَحْوَلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَقَاتِلُ (رواہ الترمذی و ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۶۲۲ واحمد فی المسند ۱۸۴/۳)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب جہاد کرتے تھے کہتے یا الہی! تو ہی ہے بازو میرا اور مددگار میرا میں تیری قوت کے ساتھ جیلہ کرتا ہوں اور میں تیری قوت کے ساتھ حملہ کرتا ہوں اور میں تیری مدد کے ساتھ لڑتا ہوں۔“ (ترمذی و ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ① میں تیری مدد کے ساتھ لڑتا ہوں الخ یعنی دشمنان دین سے۔

۲۴۴۱- (۲۶) وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ (رواہ احمد و ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۵۷۳ واحمد فی المسند ۴/۴۱۴)

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ جس وقت کسی قوم سے اندیشہ کرتے فرماتے: ”یا الہی! ہم تجھ کو ان کے مقابل کرتے ہیں اور ہم تیرے ساتھ ان کی برائی سے پناہ مانگتے ہیں۔“ (احمد و ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۲۴۴۲- (۲۷) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ أَللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَ أَوْ نُضِلَّ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نُجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَ فِي رَوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ وَ ابْنِ مَاجَةَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ أَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أَضَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ- (ابوداؤد حدیث رقم ۵۰۹۵ و الترمذی حدیث رقم ۳۴۸۷ و ابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۸۴ و احمد فی المسند ۶/ ۳۰۶)

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جس وقت کہ اپنے گھر سے نکلتے تھے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ نکلتا ہوں میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا یا الہی! ہم تیرے ساتھ پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ ہم پھلسیں ❶ یا ہم گمراہ ہوں ❷ یا ہم ظلم کریں یا ہم پر ظلم کئے جائیں یا ہم جہالت کریں یا ہم پر جہالت کیا جائے۔“ (احمد ترمذی نسائی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوداؤد اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا نہیں نکلے رسول اللہ ﷺ کبھی میرے گھر سے مگر یہ کہ آپ نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی پھر کہا یا الہی! میں تیرے ساتھ تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں گمراہ ہوں یا گمراہ کیا ❸ جاؤں یا میں ظلم کروں یا میں ظلم کیا جاؤں یا میں جہل کروں یا مجھ پر جہل کیا جائے۔“

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی بغیر قصد کے گناہ کریں۔ ❷ یعنی جان بوجھ کر گناہ کریں۔ ❸ یعنی کوئی گمراہ کر دے۔

۲۴۴۳- (۲۸) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يُقَالُ لَهُ حِينَئِذٍ هُدًى وَ كُفَيْتَ وَ رُفِيتَ فَيَتَنَحَّى لَهُ الشَّيْطَانُ وَ يَقُولُ شَيْطَانُ آخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَ كُفِيَ وَ رُفِيَ- رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ إِلَى قَوْلِهِ لَهُ الشَّيْطَانُ- (ابوداؤد حدیث رقم ۵۰۹۵ و الترمذی حدیث رقم ۳۴۸۶ و ابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۸۶)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص اپنے گھر سے نکلے پھر کہے میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ نکلتا ہوں میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا، نہیں پھرنا گناہوں سے اور عبادت پر قوت مگر اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ“ (تو) کہا ❶ جاتا ہے اس کے لئے کہ اس وقت تو راہ راست دکھایا گیا اور تو کفایت ❷ کیا گیا اور تو محفوظ ❸ رہا پس شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان کہتا ہے تجھ کو تسلط کیوں کر میسر ہوگا اس شخص پر کہ جو تحقیق ہدایت کیا گیا اور کفایت کیا گیا اور سب برائیوں سے محفوظ رہا۔“ (ابوداؤد ترمذی نے ❹ لفظ لہ الشیطان تک روایت کیا۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ کہا جاتا ہے یعنی اس کو فرشتہ ندا کرتا ہے کہ اے بندے۔ ❷ یعنی تمام مشکل کاموں میں۔

❸ یعنی سب برائیوں سے۔ ❹ اور ترمذی نے نقل کی لفظ ”لہ الشیطان“ تک اور کہا یہ حدیث حسن ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ یہ ہیں ”التکلان علی اللہ تو کلت علی اللہ“ کی جگہ اس کو ابن ماجہ اور ابن السنی نے روایت کیا۔ (نزول الابرار)

۲۴۴۴- (۲۹) وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللَّهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللَّهِ رَبَّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلَى أَهْلِهِ (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۴۸۶)

سیدنا ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت کہ آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو چاہئے کہ وہ کہے: یا الہی! میں تجھ سے داخل ہونے کی بھلائی مانگتا ہوں اور نکلنے کی بھلائی ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے ہم داخل ہوئے اور اللہ تعالیٰ پر کہ جو ہمارا رب ہے ہم نے بھروسہ کیا“ پھر سلام کرے اپنے اہل پر۔“ (ابوداؤد) ❶

حکم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے نقل کی اس کی اور ابن السنی نے بھی اس کو ذکر کیا اور ابویعلیٰ موصلی اور نسائی نے اور حاکم نے مستدرک میں ذکر کیا اور حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور اس کو نووی نے بھی صحیح کہا اور اہل علم کی ایک جماعت نے عمرو بن شعیب کی اسناد میں گفتگو کی ہے جو مشہور ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب زفاف کی رات اپنی بیوی کے پاس جائے تو یہ دعا پڑھے ایسا ہی اذکار اور عہدہ میں ہے اور حدیث کے ظاہر الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب نکاح کرے تو یہ دعا پڑھے۔

۲۴۴۵- (۳۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَا الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ۔ (رواه احمد و الترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۱۳۰ و الترمذی حدیث رقم ۱۰۹۷ و الدارمی حدیث رقم ۲۱۷۳ و ابن ماجہ حدیث رقم ۱۹۰۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ آدمی کو دعا دیتے تھے جب کہ وہ نکاح کرتا آپ فرماتے: ”برکت دے اللہ تعالیٰ تجھے اور تم دونوں کو برکت ❶ دے اور تم دونوں کو تمہارے درمیان جمع کرے ❷ بھلائی میں۔“ (احمد ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ)

حکم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ اور تم کو برکت دے الٰہ یعنی میاں بیوی کو۔ ❷ تمہارے درمیان جمع کرے بھلائی میں الٰہ یعنی اطاعت کرتے رہو اور صحت و عافیت سے رہو اور آپس میں سلوک رہے اور اولاد نیک ہو۔

۲۴۴۶- (۳۱) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا تَزَوَّجَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً أَوْ اشْتَرَى خَادِمًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا

عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے نقل کی انہوں نے اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے ❶ نقل کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت تم میں سے کوئی ایک کسی عورت سے نکاح کرے یا خادم خریدے تو اسے چاہئے کہ کہے یا الہی!

حَبَلَتْهَا عَلَيْهِ وَإِذَا اشْتَرَى بَعِيرًا فَلْيَأْخُذْ بِذُرْوَةِ سَنَامِهِ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ وَفِي رَوَايَةٍ فِي الْمَرْأَةِ وَالْخَادِمِ ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنَاصِيئَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالنَّبَرَةِ (رواه ابو داؤد و ابن ماجه) (ابوداؤد حدیث رقم ۲۱۶۰ و ابن ماجه حدیث رقم ۱۹۱۸)

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی کہ (جس پر) تو نے اس کو پیدا کیا اور میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے اور برائی اس چیز کی سے کہ جس پر تو نے اس کو پیدا کیا اور جب کوئی اونٹ خریدے تو اسے چاہئے کہ پکڑے اس کی کوہان کی بلندی کو اور یہی کلمات کہے اور ایک روایت میں عورت اور خادمہ کے متعلق اس طرح آیا ہے کہ پھر چاہئے کہ پکڑ لے بال پیشانی عورت یا غلام کے اور برکت کی دعا کرے۔“ (ابوداؤد و ابن ماجه) ④

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ① اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے۔ ② اس کو پیدا کیا تو نے الخ یعنی اچھے اخلاق۔ ③ اور برائی اس چیز کی سے کہ جس پر تو نے اس کو پیدا کیا الخ یعنی اس کی خلقت اور طبیعت کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ ④ یہ ابوداؤد نے نقل کی اور اس کو ضعیف نہیں کیا اور سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو مرد اپنے گھر میں سلام کے ساتھ داخل ہو تو وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ذمہ میں ہے یہاں تک کہ وہ مر جائے پھر اللہ عزوجل اس کو بہشت میں داخل کرے گا اس کو ابوداؤد نے روایت کیا مطولاً حسن رحمہ اللہ کی سند کے ساتھ اور اس کو دوسروں نے بھی روایت کیا اور اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ وہ اللہ عزوجل کی حفاظت میں رہتا ہے اور یہ کتنا بڑا انعام ہے۔ مؤطا امام مالک میں ہے کہ مجھے معلوم ہوا کہ مستحب یہ ہے کہ جب آدمی ایسے گھر میں جائے جہاں کوئی نہیں رہتا تو کہے السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین۔ (نزل الابرار)

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”غم زدہ کی دعا یہ ہے: یا الہی! تیری رحمت کا امیدوار ہوں“ مجھ کو میرے نفس کی طرف ایک لمحہ کے لیے بھی نہ سوچ میرے لئے میرا سارا کام درست کر تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“ (ابوداؤد) ①

۲۴۴۷- (۳۲) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعَوَاتُ الْمَكْرُوبِ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُو فَلاَ تَكِلْنِيْ اِلَى نَفْسِيْ طَرَفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِيْ شَانِي كُلَّهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ۔ (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۵۰۹۰)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ① یہ ابوداؤد نے نقل کی اور اس کو صحیح کہا اور شان کا اطلاق امر اور حال اور کام سب پر آتا ہے اور یہ مفرد ہے اور اس کی جمع شکون ہے اور مراد یہ ہے کہ میرے حالات اور میرے تمام کام درست کر دے جن کام میں اپنی حیات اور مہلت میں محتاج ہوں اور اس کو طبرانی نے بھی محکم بکیر میں بیان کیا ہے۔ اس میں دعوات کی بجائے کلمات المکروب ہے اور تیشی نے مجمع الزوائد میں کہا ہے کہ اس حدیث کی سند حسن ہے اور سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تجھے کچھ کلمات نہ سکھا دوں جن کو تو سختی کے وقت کہا کرے (وہ یہ ہیں) اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شینا اس کو ابوداؤد ابن ماجہ نسائی اور ابن حبان نے ذکر کیا اور طبرانی نے اپنی کتاب الدعاء میں اور اس نے زیادہ کیا کہ اس کو تین بار پڑھے اور ابن حبان نے اس کو ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے اس طرح ذکر کیا کہ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کو جمع کیا اور فرمایا جب کسی کو تم میں سے غم یا سختی پہنچے تو وہ یہ کہے: اللہ اللہ ربی لا اشرك به شینا الی آخر ماقال فی نزل الابرار۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں سخت غم گین اور بہت زیادہ قرض دار ہوں آپ نے فرمایا: ”کیا نہ سکھلاؤں میں تجھ کو ایک کلام کہ جس وقت تو اس کو کہے تو اللہ تعالیٰ تیرا فکر دور کرے اور تجھ سے تیرا قرض ادا کرے؟“ میں نے کہا: بتلائیے آپ نے فرمایا: ”جس وقت تو صبح کرے اور جس وقت تو شام کرے تو یہ کہہ یا الہی! میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ فکر اور غم سے اور ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں قرضہ کے غالب ہونے سے اور لوگوں کے غلبہ سے“ اس نے کہا: جب میں نے یہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرے فکر دور کئے اور میرا قرض میرے ذمہ سے ادا کیا۔“ (ابوداؤد)

۲۴۴۸- (۳۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ هُمُومٌ لَزَمْتَنِي وَذُبُونُ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَقْلًا أَعْلَمُكَ كَلَامًا إِذَا قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللَّهُ هَمَّكَ وَقَطَعَتْ عَنْكَ دَيْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْحَبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَ اللَّهُ هَمِّي وَقَطَعَتْ عَنِّي دَيْنِي۔ (رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۵۵۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک مکتب آیا تو اس نے کہا: میں عاجز ہوں ❶ اپنی کتابت کے بدل سے پس میری مدد کرو ❷ فرمایا: کیا نہ سکھلاؤں میں تجھ کو وہ کلمات کہ سکھائے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے؟ اگر تجھ پر بڑے پہاڑ ❸ کی مانند بھی قرضہ ہو تو اس کو اللہ تعالیٰ تیرے ذمہ سے ادا کرے گا تو کہہ یا الہی! مجھ کو کفایت ❹ کر اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے اور بے پرواہ کر مجھے اپنے فضل کے ساتھ اس شخص سے کہ تیرے سوا ہیں۔“ (ترمذی) اور بیہیجی نے دعوات کبیر میں اور ہم جابر کی حدیث ”اذا سمعتم نباح الکلاب“ ان شاء اللہ تعالیٰ باب تغطية الاواني میں ذکر کریں گے۔

۲۴۴۹- (۳۴) وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ جَاءَهُ مُكَاتَبٌ فَقَالَ إِنِّي عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعِنِّي قَالَ أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كَانَتْ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيرٍ دَيْنًا أَذَاهُ اللَّهُ عَنْكَ قُلْ اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ) وَسَنَنَهُ كُرَّ حَدِيثُ جَابِرٍ إِذَا سَمِعْتُمْ نَبَاحَ الْكِلَابِ فِي بَابِ تَغْطِيَةِ الْأَوَانِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۶۳۴)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عاجز ہوں الخ یعنی کتابت کی رقم کی ادائیگی کا وقت آ پہنچا ہے اور میرے پاس مال نہیں ہے۔ ❷ یعنی مال اور دعا

کے ساتھ۔ ❸ اگر تجھ پر بڑے پہاڑ کی مانند ہو قرض الخ اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ اگر تجھ پر ہوگا صبر پہاڑ کے مانند قرض تو اللہ عزوجل تجھ سے دور کرے گا ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور اس کو حاکم نے مستدرک میں نکالا اور صحیح کہا اور صبر یمن میں ایک مشہور پہاڑ ہے۔ ❹ یعنی حلال رزق دے کہ بسبب اس کے حرام سے بے پرواہ ہوں۔

الفصل الثالث (تیسری فصل)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب بیٹھے ایک جگہ یا نماز پڑھتے تو چند کلمات پڑھتے ❶ تھے میں نے آپ سے وہ کلمات پوچھے ❷ تو آپ نے فرمایا اگر اچھا کلام کیا جائے ❸ تو یہ کلمات اس پر قیامت تک مہر ہوں گے ❹ اور اگر برا کلام کیا جائے ❺ تو یہ کلمات اس کی بخشش کا سبب ہوں گے وہ کلمات یہ ہیں یا الہی! تو پاک ہے اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں تیری تعریف کے ساتھ نہیں کوئی معبود تیرے سوا میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔“ (نسائی)

۲۴۵۰- (۳۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا أَوْ صَلَّى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ إِنْ تَكَلَّمْتَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنْ تَكَلَّمْتَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔ (رواه النسائي)

(النسائی حدیث رقم ۷۷/۶)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کتنے کلمات پڑھتے الخ یعنی مجلس سے اٹھنے کے وقت اور نماز سے فارغ ہونے کے وقت۔ ❷ پس پوچھے الخ یعنی ان کے فوائد پوچھے۔ ❸ اگر نیک کلام کیا جائے الخ یعنی ان کلمات کے پہلے۔ ❹ یعنی نیک کلام پر وہ کلام محفوظ رہے گا اس کا ثواب ضائع نہیں ہوگا۔ ❺ اور اگر کلام کیا جائے برا الخ یعنی ان کلمات سے پہلے گناہوں کی باتیں کی جائیں۔

قنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ جب چاند کو دیکھتے تو کہتے بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے۔ بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے میں اس ذات کے ساتھ ایمان لایا کہ جس نے تجھ کو پیدا کیا تین بار کہے پھر کہتے تعریف اس اللہ کے لیے ہے کہ جو اس ❶ مہینہ کو لے گیا اور لایا اس ❷ مہینہ کو۔“ (ابوداؤد)

۲۴۵۱- (۳۶) وَعَنْ قَنَادَةَ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ هَلَالٌ خَيْرٌ وَرُشْدٌ هَلَالٌ خَيْرٌ وَرُشْدٌ أَمْنٌ بِاللَّيْلِ خَلَقَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ بِشَهْرٍ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرٍ كَذَا۔ (رواه ابو داؤد)

(ابوداؤد حدیث رقم ۵۰۹۲)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس مہینہ کو لے گیا الخ یعنی ماہ گذشتہ کا نام لیتے۔ ❷ اور اس مہینہ کو لایا الخ یعنی ماہ آئندہ کا نام لیتے۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو بہت زیادہ تفکرات ہوں تو اسے چاہئے

۲۴۵۲- (۳۷) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَثُرَ هَمُّهُ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَإِنُّ

کہ وہ کہے ”اے میرے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کا بیٹا ہوں اور تیری لونڈی کا بیٹا ہوں اور تیرے قبضہ میں ہوں، میری پیشانی کے بال تیرے ہاتھ میں ہیں، میرے حق میں تیرا حکم جاری ہے، میرے امر میں تیری قضا عدل ہے، ہر اس نام کے ساتھ تجھ سے وسیلہ مانگتا ہوں کہ جو تیرے لیے ہے، نام رکھا تو نے ساتھ اس کے اپنی ذات کا یا اتارا تو نے اس کو اپنی کتاب میں یا سکھایا تو نے ❶ وہ اسم کسی کو اپنی مخلوق سے یا اختیار کیا ❷ تو نے اس کو غیب کے پردہ میں اپنے نزدیک تو قرآن کو میرے دل کی بہار اور فکر اور غم کو دور کرنے والا کر دے، نہیں کہتا اس کو کوئی بندہ کبھی مگر اللہ تعالیٰ اس کا غم دور کرتا ہے اور اس کی جگہ فرحت بدل دیتا ہے۔“ (رزین) ❸

عَبْدُكَ وَابْنُ امَتِكَ وَفِي قَبْضِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ مَا ضِي فِي حُكْمِكَ عَدْلٌ فَيَقْضَا لَكَ اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمِيَتْ بِهِ نَفْسِكَ اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ اَلْهَمْتَ عِبَادَكَ اَوْ اسْتَاثَرْتَ بِهِ فِي مَكْنُونِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَجَلَاءَ هَمِّي وَعَمِي مَاقَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ اِلَّا اَذْهَبَ اللَّهُ هَمَّهُ وَابْدَلَهُ بِهِ فَرْحًا۔ (رواہ رزین)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تو نے وہ اسم کسی مخلوق اپنی میں سے سکھایا الخ یعنی انبیاء کو الہام کیا کتاب میں ذکر کرنے کے بغیر۔ ❷ یا تو نے اس کو اختیار کیا غیب کے پردہ میں اپنے نزدیک الخ یعنی تو نے اس پر کسی کو مطلع نہیں کیا۔ ❸ یہ رزین نے نقل کی اور اس کو ابن اسنی نے سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اس کو حاکم نے ذکر کیا اور اسے صحیح کہا اور بیہقی نے مجمع الزوائد میں کہا کہ اس کو امام احمد ابو یعلیٰ بزار اور طبرانی نے روایت کیا احمد اور ابو یعلیٰ کے راوی ابوسلمہ جہنی کے سوا بخاری کے راوی ہیں اور اس کو ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔ (نزول الابار) سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب (نیچے) اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔ (بخاری)

۲۴۵۳- (۳۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا (رواہ البخاری) (البخاری

جدید رقم ۲۹۹۳ والدارمی حدیث رقم ۲۶۷۴

واحمد فی المسند ۳/۳۳۳)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی امر غمگین کرتا تو آپ کہتے: اے زندہ قائم رکھنے والے! تیری رحمت کے ساتھ فریاد رسی چاہتا ہوں۔“ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور محفوظ نہیں۔

۲۴۵۴- (۳۹) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا حَرَبَهُ أَمْرٌ يَقُولُ يَا حَتَّىٰ يَا قِيَوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ۔ (رواہ الترمذی) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ (الترمذی حدیث رقم ۳۵۹۳)

وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ (الترمذی حدیث رقم ۳۵۹۳)

حکم الحدیث: یہ حدیث شاہد کی بنا پر حسن ہے۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے خندق کے دن عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا کوئی چیز ہے کہ ہم اس کو

۲۴۵۵- (۴۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُولُهُ وَقَدْ

پڑھیں، تحقیق پہنچے ہیں دل گردن کو؟ آپ نے فرمایا: ہاں! وہ یہ ہے: یا الہی! اڈھانپ دے عیوب ہمارے اور امن میں رکھ ہم کو ہمارے ڈر سے! ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے دشمنوں کے چہرے ہوا کے ساتھ مارے اور شکست دی ان کو اللہ تعالیٰ نے ہوا ❶ کے ساتھ۔“ (احمد)

بَلَمَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ نَعَمْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَامِنْ رَّوْعَانَا قَالَ فَضَرَبَ اللّٰهُ وُجُوْهُ اَعْدَائِهِ بِالرِّيْحِ وَهَزَمَ اللّٰهُ بِالرِّيْحِ (رواہ احمد)
(احمد فی المسند ۳/۳)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی ہجرت سے چوتھے برس یہود بنو نضیر جو مدینہ سے نکالے گئے تھے وہ ہر قوم میں گئے اور قریش اور فزارہ اور غطفان اور بنو قریظہ کو جو مدینہ کے پاس تھے بارہ ہزار آدمی جمع کر کے نبی ﷺ پر چڑھالائے اور مسلمان تین ہزار افراد سے بھی کم تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے گرو خندق کھودی جب فوجیں آئیں تو ایک مہینہ تک دور دور سے لڑتے رہے اور دل طلق تک پہنچ گئے یعنی ڈر کے مارے دھڑکتے تھے پھر ایک رات اللہ تعالیٰ نے ان پر تیز و تند ہوا بھیجی، کافروں کی آگ بجھ گئی، وہ بھوکے رہے ان کے خیمے گر پڑے اور گھوڑے چھوٹ گئے اور ان کا سب لشکر برباد ہو گیا تو وہ ناچار اٹھ کر چلے گئے یہ جنگ احزاب کہلاتی ہے اور جنگ خندق بھی۔

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب بھی بازار میں داخل ہوتے تو کہتے: (آیا میں) ساتھ اللہ تعالیٰ کے یا الہی! تحقیق میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں! اس ❶ بازار کی اور اس ❷ چیز کی بھلائی کہ جو اس میں ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے اور اس ❸ چیز کی برائی سے کہ جو اس میں ہے یا الہی! میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ پہنچوں میں اس معاملہ میں نقصان کو۔ (بیہقی نے دعوات کبیر میں اس کو روایت کیا)

۲۴۵۶- (۴۱) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ السُّوقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُصِيبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً۔ (رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس بازار کی بھلائی الخ یعنی حلال رزق میسر ہو اور نفع میں برکت ہو۔ ❷ یعنی لوگ۔ ❸ یعنی بیویں فاسدہ اور نقصان اور مفسد لوگ۔

بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ

پناہ مانگنے کے بیان میں

الفصل الأول (پہلی فصل)

۲۴۵۷- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَيِّدُنَا ابُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ”پناہ پکڑو ساتھ اللہ تعالیٰ کے بلا کی مشقت ❶ سے اور بدبختی کے پہنچنے سے اور بری تقدیر سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔“ (بخاری، مسلم)

عَلَيْهِ تَعَوُّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ۔ (متفق علیہ)
(البخاری حدیث رقم ۶۶۱۶ و مسلم حدیث رقم

(۵۳-۲۷۰۷) واحمد فی المسند ۲/۲۴۶)

فوائد الحديث: ❶ بلا کی مشقت سے اٹھ بلا کی مشقت یہ کہ مال تھوڑا اور اولاد بہت ہو۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ فرماتے تھے: ”یا الہی! میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے اندیشہ اور غم سے اور عاجز ہونے سے اور سستی سے اور نامردی سے اور بخیلی سے اور قرض کے بوجھ سے اور لوگوں ❶ کے غلبہ سے۔“ (بخاری، مسلم)

۲۴۵۸- (۲) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدِّينِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ)۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۶۳۶۹ و ابوداؤد حدیث رقم ۱۵۴۱ و الترمذی حدیث رقم

۳۵۵۱ واحمد فی المسند ۳/۲۲۶)

فوائد الحديث: ❷ مردوں کا غلبہ یہ کہ بادشاہ ظالم ہو یا جاہلوں سے سابقہ پڑے یا کہ شہوت پرستی مردوں پر غالب ہو۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ فرماتے تھے: ”یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے سستی سے اور بڑھاپے سے ❶ اور قرض ❷ سے اور گناہ سے یا الہی! میں ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں آگ کے عذاب سے اور آگ کے فتنہ سے قبر کے فتنہ سے فقر کے فتنہ کی برائی اور دولت ❸ کے فتنہ کی برائی سے اور ❹ فقر کے فتنہ کی برائی سے اور کانے دجال کے فتنہ کی برائی سے یا الہی! ❺ میرے گناہ دھو برف اور ادلوں کے پانی کے ساتھ اور میرے دل کو پاک کر جیسا کہ سفید کپڑا پاک کیا جاتا ہے میل سے اور میرے اور میری گناہوں کے درمیان دوری ڈال جیسے کہ دوری رکھی تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان۔“ (بخاری و مسلم)

۲۴۵۹- (۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْتَمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الطَّلَحِ وَالْبُرْدِ وَنَقِ قَلْبِي كَمَا يَنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۶۲۷۵ و مسلم حدیث رقم ۵۸۹-۴۹) و الترمذی حدیث رقم ۳۵۶۰ واحمد فی المسند ۲/۱۸۵)

فوائد الحديث: ❶ جس میں عقل و ہوش جاتا رہے۔ ❷ اور قرض سے کیونکہ مقروض آدمی جھوٹا وعدہ کرتا ہے اور کبھی ادا کرنے سے پہلے مر جاتا ہے اور کبھی قرض خواہ کو دھوکا دیتا ہے۔ ❸ اور دولت کے فتنہ کی برائی سے اٹھ مال داری کا فتنہ غفلت اور غرور اور بخل وغیرہ ہے۔ ❹ فقر کے فتنہ کی برائی سے اٹھ فقر کا فتنہ مال دروں پر حسد کرنا اور ان کے مال میں طمع کرنا اور اپنے مقصود پر راضی نہ ہونا اور مال کی طلب میں

حرام کاموں کو اختیار کرنا ہے۔ ⑤ میرے گناہ پانی اور اولوں کی برف سے دھواں یعنی ہر طرح کی مغفرت کر۔

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ”یا الہی! میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے عاجز ہونے سے اور سستی سے نا مردی سے اور بخیلی سے اور بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے یا الہی! دے میرے ① نفس کو پرہیزگاری اس کی اور اس کو پاک کر تو بہترین ہے کہ اس کو پاک کرے تو اس کا کارساز ہے اور اس کا مالک ہے یا الہی! تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ اس علم سے کہ جو نفع نہ دے اس ② دل سے کہ جو نہ ڈرے ③ اور اس نفس سے کہ جو نہ سیر ④ ہو اور اس دعا سے کہ جو اس کے لیے قبول نہ کی جائے۔“ (مسلم)

۲۴۶۰- (۴) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ ابْنِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيَّهَا وَمَوْلَاهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْشَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا)۔ (رواہ مسلم) (مسلم)

حدیث رقم (۷۳-۲۷۲۲)

فوائد الحديث: ① دے میرے نفس کو یعنی یا الہی! نفس کو اس کی پرہیزگاری دے اور اس کو پاک کر جو چیز آخرت میں نقصان دے اس سے بچنے کا نام تقویٰ اور پرہیزگاری ہے باطن کی صفائی تقویٰ کے بغیر ممکن نہیں اس لیے نبی ﷺ نے پہلے تقویٰ کی دعا کی پھر صفائی کی۔ ② اس علم سے کہ نفع نہ دے الخ علم غیر نافع یعنی علم بے عمل اور جس کی شرع میں اجازت نہ ہو جیسے سحر اور نجوم اور رمل اور جفر وغیرہ اور جو آخرت میں کام نہ آئے بلکہ ضرر دے جیسے یونانی حکمت اور علم نافع وہ ہے جو دنیا یا آخرت میں یا دونوں میں فائدہ کرے صرف دنیا کا فائدہ علم طب اور علم حساب میں ہے اور صرف آخرت کا فائدہ علم معرفت اور علم سلوک اور علم اخلاق میں ہے اور دنیا اور آخرت کا فائدہ شریعت کے علوم میں ہے اور جو علم کو نہ نفع کرے نہ ضرر جیسے حاجت سے زیادہ علم حساب اور علم لغت میں زیادہ طاق ہونا۔ ③ کہ نہ ڈرے الخ یعنی تیرے حضور میں نہ جھکے۔ ④ کہ نہ سیر ہو الخ یعنی لاپچی ہو تو ٹوڑے پر قناعت نہ کرے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں سے تھی یہ دعا: ”یا الہی! میں ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں تیری ① نعمت لے جاتے رہنے سے اور تیری عافیت ② کے بدلنے سے اور تیرے اچانک آ جانے والے عذاب سے اور تیرے تمام غصہ سے۔“ (مسلم)

۲۴۶۱- (۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ)۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم ۹۶)۔

۲۷۳۹) و ابوداؤد حدیث رقم (۱۵۴۵)

فوائد الحديث: ① نعمت سے مراد ایمان اور اسلام اور نیکیاں اور عرفان ہے۔

② مثلاً صحت کے بدلہ بیماری ہو اور غنا کے بدلہ محتاجی ہو۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”یا الہی! میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس کام کی برائی ① سے کہ میں نے کیا اور اس کام کی برائی

۲۴۶۲- (۶) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ)۔ (مسلم) (مسلم)

حدیث رقم (۹۵-۲۷۱۶) و ابوداؤد حدیث رقم سے کہ میں نے نہیں کیا۔“ ②

۱۵۵۰ و احمد فی المسند ۱۳۹/۶

فوائد الحدیث: ① یعنی جو برے کام میں کر چکا ہوں ان کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں یعنی ان پر مواخذہ نہ ہو۔

② یعنی آئندہ کوئی ایسا کام نہ کروں جو تیری ناراضماندی کا باعث ہو۔

۲۴۶۳- (۷) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ (اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُصَلِّينِي أَنْتَ الْحَيُّ الْقَلْبِيُّ لَا يَمُوتُ وَالْحَيُّ وَالْحَيُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ)۔ (متفق عليه) (البحاری حدیث رقم ۶۳۱۷ و مسلم حدیث رقم (۶۷-۲۷۱۷) والدارمی حدیث رقم ۱۴۸۶ و احمد فی المسند ۱/۹۵)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ”یا الہی! میں نے تیرے لیے فرمانبرداری کی اور میں تیرے ساتھ ایمان لایا، میں نے تجھی پر توکل کیا، تیری ہی طرف میں نے رجوع کیا اور تیری مدد کے ساتھ میں لڑتا ہوں یا الہی! میں تیری عزت کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں، نہیں کوئی معبود مگر تو، اس سے کہ تو مجھ کو گمراہ ① کرے، تو زندہ ہے کہ نہ مرے گا اور جن اور آدمی مرے گے۔“ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ① اس سے کہ گمراہ کرے الخ آج کے دور میں راہ راست پر قائم رہنا بڑا مشکل ہے کیونکہ گمراہ کرنے والے بہت پھیل چکے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس زمانہ میں حدیث شریف کی کتب کا ترجمہ کرایا، اب مسلمانوں کو چاہئے کہ ترجمہ قرآن اور ترجمہ حدیث دیکھیں اور اس پر عمل کریں۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

۲۴۶۴- (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) (ابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۳۷ و احمد فی المسند ۲/۱۶۷)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ”یا الہی! میں ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں چار چیزوں سے اس علم سے جو نفع نہ دے ① اس دل سے جو عاجزی نہ کرے اس نفس سے جو سیر نہ ہو ② اور اس دعا سے جو قبول نہ کی جائے۔“

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ① کہ نفع دے الخ بلکہ بے کار عمر اس میں ضائع ہو۔ نہ دنیا کا فائدہ نہ آخرت کا۔ ② نہ سیر ہو، یعنی کبھی قناعت نہ کرے جتنا زیادہ ہوتا تا ہی طمع بھی زیادہ ہو۔

۲۴۶۵- (۹) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَالنَّسَائِيُّ عَنْهُمَا۔ (التِّرْمِذِيُّ حدیث رقم احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ اور ترمذی نے سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

(۳۵۴۹)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے شواہد کی وجہ سے یہ حدیث مضبوط ہوتی ہے۔

۲۴۶۶- (۱۰) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوءِ الْعُمَرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ (رواہ ابوداؤد والنسائی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۵۴۰ وابن ماجہ)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ پناہ پکڑتے تھے پانچ چیزوں سے: نامردی سے، بخلی سے، عمر ۱ کی برائی سے، سینہ ۲ کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے۔ (ابوداؤد و نسائی)

حدیث رقم ۳۸۴۴ و احمد فی المسند ۱/۲۲)

فوائد الحدیث: ۱ اور عمر کی برائی سے الٹ عمر کی برائی یہ کہ بہت بوڑھا ہو جائے جس میں عقل و ہوش جاتا رہے اور عبادت نہ ہو سکے۔ ۲ اور سینہ کے فتنہ سے الٹ سینہ کا فتنہ یہ کہ سینہ میں برے اخلاق اور عقائد بد گھر کر لیں اور حق بات کے قبول کرنے سے پہلو تہی کرے و کجی نے کہا سینہ کا فتنہ یہ ہے کہ آدمی برے اعتقاد پر مر جائے اور اس سے توبہ نہ کرے۔

۲۴۶۷- (۱۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالِدَلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ۔ (رواہ ابوداؤد و النسائی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۵۴۴ والنسائی ۸/۲۶۱ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۴۲ و احمد فی المسند ۲/۳۰۵)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ”یا الہی! میں ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں محتاجی سے اور کمی سے اور ذلت سے اور ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا میں ظلم کیا جاؤں۔“ (ابوداؤد و نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

۲۴۶۸- (۱۲) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ۔ (رواہ ابوداؤد و النسائی)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ”یا الہی! میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے خلاف ۱ سے نفاق سے ۲ اور برے اخلاق سے۔“ (ابوداؤد و نسائی)

(ابوداؤد حدیث رقم ۱۵۴۶ و النسائی ۸/۲۶۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ خلاف سے الٹ یعنی حق کی مخالفت سے یا خلاف سے آپس کا نفاق اور عداوت مراد ہے۔ ۲ اور نفاق سے الٹ نفاق سے نفاق کی تمام اقسام مراد ہیں خواہ نفاق عقیدہ میں ہو یا عمل میں۔

۲۴۶۹- (۱۳) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بَنَسَ الضَّجِيعَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بَنَسَتْ

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کرتے تھے: ”یا الہی! میں ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں بھوک سے کیونکہ وہ خواب ۱ بری ہے اور میں ساتھ تیرے خیانت

البُكَائَةُ۔ (رواہ ابو داؤد و النسائی و ابن ماجہ)
(ابوداؤد حدیث رقم ۱۵۴۷ و ابن ماجہ حدیث رقم ۳۳۵۴)
سے پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ باطنی بری خصلت ہے۔“
(ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ وہ بری ہے ہم خواب الخ کیونکہ اس سے آدمی کے بدن اور قوی حواس میں نقصان پہنچتا ہے اور عبادت کے کرنے میں تور آتا ہے۔

۲۴۷۰- (۱۴) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجَذَامِ وَالْجُنُونِ وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ۔ (رواہ ابو داؤد و النسائی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۵۵۴ و احمد فی المسند ۱۹۲/۳)
سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے: یا الہی! میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کوڑھ سے اور جذام سے اور دیوانگی سے اور بری بیماریوں سے۔“ (ابوداؤد و نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۲۴۷۱- (۱۵) وَعَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۵۹۱)
سیدنا قطیبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ کہا کرتے تھے: ”یا الہی! میں ساتھ تیرے پناہ پکڑتا ہوں برے اخلاق اور برے اعمال سے اور بری خواہشات سے۔“ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۲۴۷۲- (۱۶) وَعَنْ شُعْبَةَ بْنِ شَكْلٍ بْنِ حَمِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلِّمْنِي تَعْوِذًا أَعُوذُ بِهِ قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَشَرِّ بَصَرِي وَشَرِّ لِسَانِي وَشَرِّ قَلْبِي وَشَرِّ مَنِي۔ (رواہ ابو داؤد و الترمذی و النسائی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۵۵۱ و احمد فی المسند ۴۲۹/۳)
شعبہ بن شکل بن حمید نے اپنے باپ شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! مجھ کو تعویذ سکھائیے کہ میں اس کے ساتھ پناہ پکڑوں آپ نے فرمایا: ”کہہ یا الہی! میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے اپنی شنوائی ۱ کی برائی سے اپنی بینائی ۲ کی برائی سے اپنی زبان ۳ کی برائی سے اپنے دل ۴ کی برائی سے اور اپنی منی ۵ کی برائی سے۔“ (ابوداؤد و ترمذی و نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ اپنی شنوائی کی برائی سے الخ کانوں کی برائی یہ کہ ان سے غیبت اور راگ اور دوسری بیہودہ باتیں سننے۔
۲ اور اپنی بینائی کی برائی ہے الخ بینائی کی برائی یہ ہے کہ اس سے بیگانی عورتوں اور بے ریش بچوں کو شہوت کی نگاہ سے دیکھے۔

۳ اور زبان کی برائی سے اللہ کی زبان کی برائی یہ ہے کہ لوگوں کو گالیاں دے، جھوٹ بولے یا وہ باتیں کرے جن سے کچھ حاصل نہیں۔
 ۴ اور اپنے دل کی برائی سے اللہ کی دل کی برائی یہ ہے کہ عقیدہ برا ہو اور آدمی لوگوں کے آرام کو نہ دیکھ سکے اور دل میں لوگوں سے عداوت کرے۔
 ۵ اور اپنی منی کی برائی سے اللہ کی منی کی برائی یہ ہے کہ اس سے بے حیائی مثلاً زنا کرے یا غلام کرے یا مطلق یا مساحت کرے۔
 سیدنا ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ دعا مانگتے تھے: ”یا الہی! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ۱ مکان کے گرنے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے بلند جگہ سے گر پڑنے سے اور ڈوبنے سے اور جلنے سے اور بہت بڑھاپے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اس سے کہ مجھ کو شیطان مرنے کے نزدیک حیران کرے اور ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تیری راہ میں پشت ۲ پھیر کر مروں اور ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں ۳ لد بغ مروں۔“ (ابوداؤد و نسائی) اور نسائی نے ایک اور روایت ۴ میں لفظ غم کا زیادہ کیا ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ مکان کے گرنے سے یعنی مجھ پر کوئی مکان یا دیوار نہ گر پڑے۔ ۲ پشت پھیر کر اللہ یعنی جہاد میں کافروں سے بھاگ کر۔ ۳ کہ میں لد بغ مروں یعنی سانپ بچھو وغیرہ زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے۔ ۴ غم کا لفظ اللہ یعنی غم سے پناہ چاہتا ہوں۔
 سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”پناہ پکڑو ساتھ اللہ تعالیٰ کے طمع ۱ سے کہ پہنچائے طرف طمع کے۔“ (احمد اور ترمذی نے دعوات کبیر میں روایت کیا ہے)

(المسند ۵/۲۳۲)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ پکڑو اس طمع سے جو تم کو ذلیل کرے اس طرح کہ کینوں کے سامنے گڑ گڑاؤ۔
 ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چاند کی طرف دیکھا تو فرمایا: ”اے عائشہ! پناہ پکڑو ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس کی برائی سے کیونکہ یہ ہے غاسق ۱ جب بے نور ہو جائے۔“ (ترمذی)

(والترمذی حدیث رقم ۳۳۶۶ و احمد فی المسند ۶/۲۱۵)

(۲۱۵)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ یہ غاسق ہے اِیعنی اندھیرا کرنے والا جب بے نور ہو جائے، غرض یہ ہے کہ قرآن مجید میں جو غاسق سے پناہ طلب کرنے کا ارشاد ہے تو وہاں چاند مراد ہے جب کہ اسے گہن لگ جائے۔

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے باپ ❶ کو فرمایا: ”اے حصین! آج کل تو کتنے معبودوں کی بندگی کرتا ہے؟“ میرے باپ نے کہا سات معبودوں کی ❷ چھ زمین میں اور ایک آسمان میں ❸ ہے آپ نے فرمایا: ”ان میں سے کس کو اپنے لیے امید اور ڈرنے کے قابل سمجھتا ہے؟“ حصین نے کہا اس کو کہ جو آسمان میں ہے آپ نے فرمایا: ”اے حصین! سن لے! اگر تو اسلام لاتا میں تجھ کو دو کلمات سکھاتا جو تجھ کو فائدہ دیتے“ عمران نے کہا کہ جب حصین مسلمان ہوا تو اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! سکھائیے جن کا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا آپ نے فرمایا: ”کہہ یا الہی! میرے دل میں میری ہدایت ڈال دے اور میرے نفس کی برائی سے مجھ کو پناہ دے۔“ (ترمذی)

۲۴۷۶-۲۰) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلَهًا قَالَ أَبِي سَبْعَةً سِتًّا فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَّغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسَلَمْتَ عَلِمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسَلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اَلْهِمِّنِي رُشْدِي وَاعْزِزْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۳۴۸۳)

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن صحیح سند شہاد موجود ہے۔

فوائد الحديث: ❶ میرے باپ کے لئے اِیعنی اسلام لانے سے پہلے۔ ❷ چھ زمین میں یعنی یغوث، یعوق، نضر، منات، لات اور عزی۔ ❸ اور ایک آسمان میں اِیعنی اللہ عزوجل کی کہ معبود حقیقی یہی ہے حصین کی اس بات کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار نہیں کیا بلکہ ثابت رکھا اور پوچھا کہ تو امید و بیم کس سے رکھتا ہے تو اس نے کہا کہ آسمان والے سے اس حدیث سے بھی صاف ظاہر ہے کہ ذات الہی ہمارے اوپر ہے آسمانوں کے اوپر عرش پر اس پر تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے بجز چند جہمیہ اور کورچشم علماء کے جو منطق اور کلام پڑھ کر جم بن صفوان کے پیچھے لگ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع چھوڑ دی فانا للہ علیٰ ذلک

عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ ❶ سے نقل اور انہوں نے اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے ❷ نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس وقت تم میں سے کوئی شخص نیند میں ڈر جائے تو اسے چاہئے کہ وہ کہے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ تعالیٰ کے کلمات کے اس کے غضب سے اور اس کے عذاب سے اور اس کے بندوں کی برائی سے“

۲۴۷۷-۲۱) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا فَرَعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمْزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا

شیطانوں کے وسوسے اور اس سے کہ حاضر ہوں شیطان میرے پاس پس شیطان ہرگز ضرر نہ پہنچائیں گے ان کلمات کے کہنے والے کو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے بالغ بچوں کو یہ کلمات سکھلاتے تھے اور جو نابالغ ہوتا تو ان کلمات کو کاغذ کے ٹکڑا پر لکھتے ③ پھر اس کو اس کی گردن میں لٹکاتے۔“ (ابوداؤد و ترمذی) اور یہ لفظ ترمذی کے ہیں۔

فِي صَاحِبِهِ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ (رواہ ابو داؤد و الترمذی و هذا لفظه) (ابوداؤد حدیث رقم ۳۸۹۳ و الترمذی حدیث رقم ۳۵۲۸ و احمد فی المسند ۲/ ۱۸۱)

فوائد الحديث: ① اپنے باپ سے یعنی شعیب سے۔ ② اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ۔

③ ان کلمات کو پرچہ کاغذ میں لکھتے اس طرح نے لمعات میں کہا تعویذ کرنے والوں کے پاس تعویذ لکھنے کی یہی حدیث دلیل ہے جو کہ کافی ہے (حاشیہ مشکوٰۃ) اور روضہ میں ہے کہ دم میں کچھ قباحات نہیں بشرطیکہ اس میں شرک کے الفاظ نہ ہوں اور اگر حدیث اور قرآن سے ہو تو بہت عمدہ ہے اور جن احادیث میں منتر و تعویذ سے منع کیا ہے وہ شرک کے مضامین پر محمول ہیں یا اسباب پر تنکیر کرنے پر اس طرح سے کہ اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جائے۔ منتر کے مختلف طریق سلف سے مروی ہیں پانی میں پڑھ کر چھونکنا اور وہ بیمار کو پلانا یہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور مجاہد نے کہا کوئی قباحات نہیں اگر قرآن لکھا جائے پھر اس کو بیمار دھو کر پی لے اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے درودہ میں یہ آیات دھو کر پلانی کا حکم دیا اور سعید بن مسیب نے کہا کچھ قباحات نہیں قرآن لکھ کر عورتوں یا بچوں کے گلے میں لٹکایا جائے بشرطیکہ چاندی یا چمڑہ میں بند کر دیا جائے اور ابن عمرو بن عاص اس دعا کو لکھ کر چھوٹے بچوں کے گلے میں لٹکاتے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگے تو جنت کہتی ہے یا الہی! تو اس کو جنت میں داخل کر اور جو شخص کہ آگ سے تین مرتبہ پناہ مانگے تو آگ کہتی ہے یا الہی! تو اس کو آگ سے محفوظ رکھ۔“ (ترمذی و نسائی)

۲۴۷۸- (۲۲) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اللَّهُمَّ ادْخُلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ۔ (رواہ الترمذی و النسائی) (الترمذی حدیث رقم ۲۵۷۲ و النسائی حدیث رقم ۵۵۲۱ و احمد فی المسند ۳/ ۲۰۸)

حكم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

تقاع سے روایت ہے کہ سیدنا کعب ① احبار رضی اللہ عنہ نے کہا اگر نہ کہتا میں چند کلمات تو یہود مجھ کو ② گدھا بنا ڈالتے ان کو کہا گیا کہ وہ کلمات کیا ہیں؟ کعب نے کہا (وہ کلمات یہ ہیں) ”میں اللہ تعالیٰ کے چہرہ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں کہ وہ اللہ

۲۴۷۹- (۲۳) عَنِ الْقَعْقَاعِ أَنَّ كَعْبَ الْأَخْبَارِ قَالَ لَوْلَا كَلِمَاتٌ أَقُولُهَا لَجَعَلْتَنِي يَهُودَ حِمَارًا فَقِيلَ لَهُ مَا هُنَّ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ الْعَظِيمِ الَّذِي لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يَجَاوِزُهَا

تعالیٰ بڑا ہے اس سے کوئی چیز بڑی نہیں اور اللہ تعالیٰ کے کلمات کے ساتھ کہ جو پورے ہیں نہیں ❶ تجاوز کرتا ان سے نیک اور نہ بد اور اللہ تعالیٰ کے ناموں کے ساتھ کہ جو نیک ہیں جو کچھ کہ میں ان ناموں سے جانتا ہوں اور جو کچھ کہ میں نہیں جانتا اس چیز کی برائی سے کہ جو پیدا کی، پھیلائی اور بنائی۔“ (مالک)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کعب احبار یہودیوں کے بڑے عالم تھے اور یہ مسلمان ہو گئے۔ ❷ البتہ یہود مجھ کو گدھا بنا ڈالتے الخ یعنی جادو کر کے گدھے کی طرح ذلیل کر دیتے۔ ❸ نہیں تجاوز کرتا الخ اس حدیث میں کلمات الہی سے مراد قرآن ہے نیک و بد کے تجاوز نہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ اس کے ثواب و عذاب وغیرہ سے کوئی خارج نہیں یعنی جس سے وعدہ ثواب کا یا عذاب کا یا دوسری چیزوں کا قرآن میں کیا ہے بلاشبہ ہونا ہے یا مراد کلمۃ اللہ سے اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کے علوم ہیں ان سے بھی کوئی چیز باہر نہیں وہ سب کو محیط ہیں۔

سیدنا مسلم بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد رضی اللہ عنہ نماز کے بعد کہا کرتے تھے: ”یا الہی! میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے کفر سے اور فقر سے اور قبر کے عذاب سے اور میں بھی یہ کلمات کہتا تھا تو میرے باپ نے کہا اے میرے بیٹے ایہ کلمات تو نے کس سے سیکھے؟ میں نے کہا آپ سے اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے۔“ (نسائی، ترمذی) مگر ترمذی نے لفظ فی دبر الصلوٰۃ کا ذکر نہیں کیا اور ❶ نقل کئے احمد نے حدیث کے لفظ اور احمد کے نزدیک لفظ فی دبر کل صلوٰۃ ہے۔

۲۴۸۰- (۲۴) وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَانَ أَبِي يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ اَقُوْلُهُنَّ فَقَالَ اَيُّ بَنِي عَمْنٍ اَخَذْتُ هَذَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ۔ (رواه النسائي) وَالتِّرْمِذِيُّ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ وَرَوَى اَحْمَدُ لَفْظَ الْحَدِيثِ وَعِنْدَهُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ۔

(ابوداؤد حدیث رقم ۵۰۹۰ والنسائی حدیث رقم ۵۴۶۵ واحمد فی المسند ۵/۳۶)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور نقل کئے احمد نے حدیث کے لفظ الخ یعنی بغیر ذکر کرنے باپ اور بیٹے کے۔

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے: ”میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں کفر سے اور قرض سے تو ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا برابر کیا آپ نے کفر کو قرض کے؟ آپ نے فرمایا: ❶ ”ہاں“ اور ایک روایت میں ہے: ”یا الہی! میں تیرے

۲۴۸۱- (۲۵) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالَّذِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُعِدُّ الْكُفْرَ بِالَّذِيْنَ قَالَ نَعَمْ وَفِيْ رَوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ قَالَ رَجُلٌ وَ يَعِدْلَانِ قَالَ نَعَمْ۔ (رواه النسائي) (النسائي)

حدیث رقم ۵۴۸۵ واحمد فی المسند ۳/ ۳۸) ساتھ پناہ مانگتا ہوں کفر سے“ اور فقر سے ایک شخص نے کہا: اور برابر ہوتے ہیں دونوں؟ آپ نے فرمایا: ② ”ہاں۔“ (نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ① فرمایا کہ ہاں جیسے کفر سے پناہ مانگنی چاہئے ویسے ہی قرض بھی اس لائق ہے کہ اس سے پناہ مانگی جائے کیونکہ آدمی قرض داری میں جھوٹا وعدہ کرتا ہے اور کبھی ادا کرنے سے پہلے مر جاتا ہے اور کبھی قرض خواہ کو دھوکا دیتا ہے۔ ② فرمایا کہ ہاں الخ یعنی فقر سے بھی ویسے ہی پناہ مانگنی جیسے کفر سے کیونکہ حاجت کبھی کافر کر دیتی ہے فقر میں آدمی بے صبری کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ پر طرح طرح کی بدگمانیاں کرتا ہے۔

بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ

جامع دعاؤں کے بیان میں ① الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے ② تھے: ”یا الہی! میرے لئے میری خطا بخش اور میری نادانی اور میری زیادتی میرے کام میں اور وہ گناہ کہ جو تو خوب جانتا ہے مجھ سے یا الہی! بخش میرے لئے قصد سے کرنا میرا اور انہی سے کرنا میرا اور نادانستہ میرا کرنا اور جان بوجھ کر میرا کرنا اور یہ سب میرے پاس سے ہیں یا الہی! میرے لئے وہ گناہ بخش کہ جو میں نے پہلے کئے اور وہ گناہ کہ جو اس کے بعد ہوں گے اور وہ گناہ کہ جو میں نے چھپ کر کئے ہیں اور وہ گناہ کہ جو میں نے آشکارا کئے اور وہ گناہ کہ جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو آگے کرنے والا ہے اور تو پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۲۴۸۲- (۱) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهَذِهِ الدُّعَاءِ (اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطِيئَتِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۶۳۹۸ و مسلم حدیث رقم ۷۰- ۲۷۱۹) واحمد فی المسند ۴/ ۴۱۷)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ① جامع داؤں کے بیان میں الخ یعنی اس میں ایسی دعائیں ہیں کہ جن کے الفاظ تھوڑے ہیں اور معانی بہت زیادہ یا جامع سے مراد یہ ہے کہ اس میں ایسی دعائیں ہیں کہ جو مقاصد و مطالب کو جمع کرنے والی ہیں۔ ② وہ مانگتے تھے یہ دعا یا الہی! میرے لئے میری خطا بخش الخ تحفۃ الاختیار میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر چند کہ گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے لیے یا ترک اولیٰ کے خیال سے ایسی

دعا کیں کرتے تھے کیونکہ جتنا قرب زیادہ ہوا اتنا ہی خوف بھی زیادہ ہوتا ہے، مثل مشہور ہے نزدیکانِ رامیش بود شیرانے بھی معنی بندگی کے ہیں کہ بندہ اپنے رب کے در و درز تا کاغذ پتار ہے اور اپنے تصور کا خواہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہوا اقرار کیا کرے۔

۲۴۸۳- (۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عَصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّي مِنْ كُلِّ شَرٍّ)۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم ۷۱- ۲۷۲۱)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: ”یا الہی! میرے لئے میرا دین ❶ درست کر وہ جو میرے کام کا بچاؤ ہے میرے لئے میری دنیا درست کر کہ اس میں میری زندگی گانی ہے میرے لئے میری آخرت درست کر کہ اس میں میرا رجوع کرنا ہے زندگی کو میرے لئے ہر نیکی میں زیادتی کا سبب بنادے اور میرے لئے موت کو آرام کا ہر برائی سے سبب بنادے۔“ (مسلم)

فوائد الحديث: ❶ یا الہی میرے لئے میرا دین درست کرا لے یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہے اور دنیا کی درست قوت حاصل ہونے کے ساتھ ہوتی ہے حلال طریقہ سے کہ اس سے گزراوقات اچھی طرح ہوتی ہے اور اطاعت کی قوت ہوتی ہے اور خاطر جمع ہوتی ہے اور غفل اور تشویش عبادت میں نہیں ہوتی اور درست آخرت کی توفیق ملنے سے ہوتی ہے کہ اس کی وجہ سے عذاب سے نجات ہو اور اس جہان کی سعادت کو پہنچے اور یہ جو فرمایا کہ میری موت کو میرے لئے آرام کا سبب کر ہر برائی سے تو اس کا حاصل یہ ہے کہ میری موت کلمہ شہادت اور اچھے اعتقاد پر اور توبہ پر ہوتا کہ مشقت دنیا سے خلاصی کا سبب ہو اور عقیقی میں راحت حاصل ہونے کا باعث ہو۔

۲۴۸۴- (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ (اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالْعِفَافَ وَالْغِنَى)۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم ۷۲- ۲۷۲۱) والترمذی حدیث رقم ۳۴۸۹ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۳۲ واحمد فی المسند ۱/ ۴۱۱)

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرماتے تھے: ”یا الہی! میں تجھ سے ہدایت اور تقویٰ مانگتا ہوں اور ❶ نفس کا حرام سے باز رکھنا اور سوال کرتا ہوں لا پرواہی کا۔“ (مسلم)

فوائد الحديث: ❶ اور نفس کا حرام سے باز رکھنا لے یہ ترجمہ ہے ”عفاف“ کا عفاف اور عفت یہ ہے کہ شہوت شرع اور عقل کے تابع ہو جائے یعنی بغیر شرع کی اجازت کے کسی چیز کی خواہش غلبہ نہ کرے تو اس سے بہت بہتر اخلاق پیدا ہوتے ہیں جیسے سخاوت اور حیاء۔

۲۴۸۵- (۴) وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسِدِّدْنِي وَادْكُرْ بِالْهُدَى هِدَايَتِكَ الطَّرِيقَ وَالسَّادِدَ سَدَادَ السَّهْمِ)۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم ۷۸- ۲۷۲۵) وابوداؤد حدیث رقم ۴۲۲۵)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کہہ یا الہی! مجھے ہدایت کرا اور مجھے سیدھا کرا اور ❶ ہدایت کے طلب کرنے میں دو تصور کر سیدھا راہ کا چلنا اور راستہ کے طلب کرنے میں تیر کی راستی۔“ (مسلم)

فوائد الحديث: ❶ اور یا ہدایت کے طلب کرنے میں دو تصور کرا لے یعنی اس دعاء کے وقت ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی کا خیال کیا کر جیسے کہیں جانا منظور ہوتا ہے تو سیدھے اسی طرف چلتے ہیں دائیں بائیں نہیں جھکتے اسی طرح اللہ تعالیٰ سے ہدایت مانگتے وقت راہ

راست کا خیال ذہن میں ہونا چاہئے کہ جو منزل مقصود کو پہنچانے شرع پر چلا جائے ضلالت اور بدعت کی طرف نہ جھکے اور راستی مانگنے کے وقت تیری راستی کو خیال میں کرے یعنی جیسے تیر سیدھا نشانے پر پہنچتا ہے دائیں بائیں نہیں جھکتا اسی طرح اپنے علم و عمل میں راستی کا خیال چاہئے کہ اس میں باطل داخل نہ ہونے پائے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہے کہ دل کی غفلت دور ہو اور حضور دل حاصل ہو جائے۔

۲۴۸۶- (۵) وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ (اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي)۔ (مسلم)

سیدنا ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جب کوئی آدمی مسلمان ہوتا تھا تو اس کو نبی ﷺ نماز سکھاتے پھر اس کو حکم کرتے کہ ان کلمات کے ساتھ دعا کرے: ”یا الہی! میرے لیے بخش اور مجھ پر رحم کر اور مجھے ہدایت کر اور مجھے عافیت سے رکھ اور ❶ تجھے روزی دے۔“ (مسلم حدیث رقم ۶۹۷-۳۵)

فوائد الحديث: ❶ اور مجھے روزی دے الخ یہ دعا بھی ہر مطلب کو جامع ہے مسلم کی دوسری روایت میں ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا اے اللہ کے رسول! میں کس طرح کہوں جب کہ اپنے رب سے سوال کروں تو آپ نے فرمایا تو کہہ اللھم اغفر لی وارحمنی وعافنی وارزقنی سونقینا یہ الفاظ تیرے دین اور دنیا کی بہتری کو جامع ہیں۔

۲۴۸۷- (۶) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ، كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُمَّ إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَاكَ النَّارُ۔ (متفق علیہ) (بخاری)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اکثر دعا ❶ یہ تھی: ”یا الہی! دنیا میں ہم کو نیکی دے ❷ اور آخرت میں نیکی ❸ اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔“ (بخاری مسلم حدیث رقم ۶۳۸۹ و مسلم حدیث رقم ۲۷-۲۶۹۰ و الترمذی حدیث رقم ۳۴۸۷ و احمد فی المسند ۳)

(۲۰۸)

فوائد الحديث: ❶ رسول اللہ ﷺ کی اکثر دعا تھی الخ یہ دعا مختصر اور جامع ہے دنیا اور آخرت دونوں کی خوبی کا سوال اس میں موجود ہے اسی وجہ سے نبی ﷺ اس کو زیادہ پڑھتے تھے طالب صادق اگر وقت حاجت خلوت میں بیٹھ کر صفائی باطن کے ساتھ دعا کرے تو دیکھے کہ اس سے کیا کچھ ذوق و نورانیت اور سعادت حاصل ہوتی ہے۔ ❷ دنیا میں ہم کو نیکی دے یعنی دنیا کی بہتری صحت اور بقدر حاجت کے روزی اور ایمان اور نیک عمل کی توفیق اور سب کمزوریاں سے پناہ عطا فرما۔ ❸ اور آخرت میں نیکی یعنی آخرت کی بہتری ثواب اور ترقی درجات اور دیدار الہی بہر حال یہ دعا جامع حسنات دارین ہے۔

الفصل الثانی (دوسری فصل)

۲۴۸۸- (۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو يَقُولُ رَبِّ اِعْنِي وَلَا تَعْنِ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ”اے میرے رب! میری مدد کر! مجھ پر مدد نہ کر! مجھ کو فتح دے! مجھ پر فتح نہ دے! میرے لیے ❶ مکر کر اور نہ مکر

کرمجھ پر اور مجھے سیدھی راہ دکھا، میرے لیے سیدھی راہ پر چلنا آسان کرو اور میری مدد کر ان پر کہ جو مجھ پر زیادتی کرے اے میرے رب! مجھے اپنے لیے شکر کرنے والا اپنے لیے ذکر کرنے والا اپنے لیے ڈرنے والا اپنے لیے بہت فرمانبردار اپنے لیے عاجزی کرنے والا اپنی طرف بہت آہ و زاری کرنے والا اور رجوع کرنے والا بنا دے اے میرے پروردگار! میری توبہ قبول کر، میرے گناہ دھو ڈال، میری دعا قبول کر، میری دلیل ثابت رکھ اور میری زبان سچی کر اور میرے دل کو سیدھا راستہ دکھا اور میرے سینہ کی سیاہی نکال۔“ (ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

فوائد الحديث: ❶ اور میرے لیے مکر کر، اللہ تعالیٰ کا مکر یہ ہے کہ دشمنوں پر مصیبت ڈالے۔ ❷ میرے سینہ کی سیاہی نکال، الخ سینہ کی سیاہی سے بغض اور دوسرے اخلاق بد مراد ہیں۔

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے پھر روئے تو فرمایا: ”اللہ تعالیٰ سے بخشش اور عافیت مانگو اس لئے کہ کوئی نہیں دیا گیا ہے بعد ❷ یقین کے کوئی نعمت بہتر عافیت سے۔“ (روایت کیا ترمذی اور ابن ماجہ نے) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن باعتبار سند کے غریب ہے۔

۲۴۸۹- (۸) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ سَلُوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ. (رواه الترمذی و ابن ماجہ) وَقَالَ الترمذی هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا. (الترمذی حدیث رقم ۳۵۵۸ و ابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۴۹ و احمد فی المسند ۳/۱)

حكم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ نبی ﷺ جانتے تھے کہ امت فتنوں میں گرفتار ہوگی اس لئے روئے اور حکم کیا کہ عافیت اور بخشش طلب کرو۔ ❷ بعد یقین کے الخ یعنی ایمان کے بعد تدرستی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ہے بلکہ اور سب نعمتیں تدرستی پر قربان اور صدقہ ہیں اگر تدرستی نہ ہو تو کسی نعمت کی لذت ہی نہ ہوگی۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا، اے اللہ کے رسول! کون سی دعا بہت بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اپنے رب سے دنیا اور آخرت میں عافیت اور معافات مانگ“ پھر وہ شخص دوسرے دن آپ کے

۲۴۹۰- (۹) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ آتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بِهَلْوَاءِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهِ اللَّهُمَّ أَقْسِمُ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تَلْغُنَا بِهِ جَنَّتِكَ وَمِنْ الْيَقِينِ مَا تَهْوُونَ بِهِ عَلَيْنَا مِصْيَاتِ الدُّنْيَا وَتَعْنَانَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمًّا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تَسْلُطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا۔ (رواہ الترمذی وقال حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ) (الترمذی حدیث رقم ۳۵۰۲)

کرتے اپنے ساتھیوں کے لیے ❶ یا الہی! ہمارے لئے اپنا خوف نصیب ❷ کر اس قدر کہ تو حائل ہو بسبب اس کے درمیان ہمارے اور درمیان گناہوں کے اور نصیب کر ہم کو اطاعت اپنی اس قدر کہ تو ہم کو پہنچائے ❸ بسبب اس کے اپنے بہشت میں اور نصیب کر ہم کو اس قدر یقین ❹ کہ تو آسان کرے ہم پر بسبب اس کے مصیبتیں دنیا کی اور ہم کو بہرہ مند کر ساتھ ہمارے شنوائیوں کے اور بینائیوں ہماری کے اور قوت ہماری کو جب تک کہ تو ہم کو زندہ رکھے اور کر بہرہ مندی ❺ کو ہمارا وارث اور گردان کینہ کشی ہماری اس پر کہ جس نے ظلم کیا ہم پر اور ہم کو اس پر فتح دے کہ جو ہم سے دشمنی رکھے اور ❻ نہ گردان مصیبت ہماری ہمارے دین میں اور ❼ نہ کر دنیا کو بہت بڑا اندیشہ ہمارا اور نہ ہمارے علم کی نہایت اور ہم پر اس کو مسلط نہ کر کہ جو ہم پر رحم نہ کرے۔“ (ترمذی نے یہ نقل کی اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے ساتھیوں کے لئے الٰہی ان کی تعلیم کے لئے۔ ❷ یا الہی ہمارے لئے اپنا خوف یعنی اس ڈر کے سبب سے ہم تیری نافرمانیاں کر کے گناہوں سے بچیں۔ ❸ اس کے سبب تو ہمیں اپنی بہشت میں پہنچائے الٰہ یعنی بہشت کے عالی درجات میں۔ ❹ اور نصیب کر یقین سے الٰہ یعنی یقین ذات اور اپنی صفات کا اور فرمان رسول مقبول ﷺ پر ایسا یقین دے کہ دنیا کی سختیاں آسان ہوں مثلاً جس کو اللہ تعالیٰ کی رزاقی کا یقین ہوگا وہ ہرگز فقر نہیں کرے گا اور بھروسہ کرے گا اسی پر یا جو کوئی یقین کرے گا کہ آخرت کی مصائب بہت سخت ہیں اور یہاں کی ناپائیدار تو اس پر یہاں کی مصائب آسان ہو جائیں گی پس ایسا یقین عطا فرما۔ ❺ ہمارا وارث الٰہ یعنی تمام عمر ہمارے اعضاء اور حواس صحیح و سلامت رکھ۔ ❻ اور نہ گردان ہماری مصیبت ہمارے دین میں الٰہ یعنی ایسی چیزوں میں ہم کو مبتلا نہ کر جن سے دین میں نقصان آئے۔ ❼ اور دنیا کو نہ کر الٰہ یعنی دنیا کی بہت تدبیر اور فکر میں نہ لگے رہیں بلکہ اندیشہ اور فکر امور آخرت ہی کا بہت رکھیں اور معاش کی تھوڑی فکر جائز بلکہ مستحب ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ”یا الہی! مجھے نفع ❶ دے اس چیز کے ساتھ کہ جو تو نے مجھے سکھائی اور سکھا ❷ مجھے وہ چیز کہ جو مجھے نفع دے اور ❸ زیادہ کر میرے علم کو سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے

۲۴۹۳- (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ۔ (رواہ الترمذی)

ہے ہر حال میں اور پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ
 ④ دوزخ والوں کے حال سے۔“ (نقل کی یہ ترمذی اور ابن
 ماجہ نے) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث باعتبار سند کے غریب
 ہے۔

وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
 إِسْنَادًا۔ (الترمذی حدیث رقم ۳۵۹۹ وابن ماجہ
 حدیث رقم ۲۵۱)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ① مجھے نفع دے اے یعنی علم پر عمل نصیب ہو۔ ② اور مجھے وہ چیز سکھلا کر مجھ کو نفع دے اے یعنی ایسا علم دے کہ وہ
 مجھے نفع دے اور اس پر دنیا اور آخرت میں عمل کرنا۔ ③ اور مجھے علم اے یعنی دین کا علم۔ ④ دوزخیوں کے حال سے اے یعنی دنیا میں کفر و فسق
 سے بچوں اور آخرت میں عذاب سے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ پر جس
 وقت وحی اترتی نازل ہوتی تو سنی جاتی تھی آپ کے چہرہ کے
 نزدیک آواز مانند آواز شہد کی مکھی کی ایک دن آپ پر وحی
 اتاری گئی تو ① ہم کچھ دیر کے لیے ٹھہرے تو دور کی گئی وہ
 حالت آپ سے پھر آپ قبلہ رخ ہوئے اور اپنے دونوں
 ہاتھ اٹھائے اور کہا: یا الہی! ② ہم کو زیادہ کر اور ③ نہ کم کر ہم کو
 ④ اور ہم کو عزت عطا فرما ⑤ اور ہم کو ذلیل نہ کر ⑥ اور ہم کو
 دے اور ہم کو محروم نہ کر ہم کو برگزیدہ کر ⑦ نہ برگزیدہ کر ہم پر
 اور راضی کر ہم کو اور راضی ہو ہم سے پھر فرمایا: مجھ پر دس
 آیات اتاری گئی ہیں جو شخص بھی ان پر عمل ⑧ کرے گا تو وہ
 بہشت میں داخل ہوگا پھر نبی ﷺ نے یہ آیات پڑھیں:
 ”مومنوں نے فلاح پائی یہاں تک کہ دس آیات ختم کیں۔“
 (احمد و ترمذی)

۲۴۹۴- (۱۳) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ
 النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سَمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ
 دَوًى كَدَوِي النَّحْلِ فَإِنَزَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَّنَّا سَاعَةً
 فَسَرَّيْنَا عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقَبِيلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ
 زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَآكِرِمْنَا وَلَا تِهِنَّا وَأَعْظِمْنَا وَلَا
 تَحْرِمْنَا وَابْرِئْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضْنَا وَارْضَ عَنَّا
 ثُمَّ قَالَ نَزَلَ عَلَيَّ عَشْرُ آيَاتٍ مَنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ
 الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى خَتَمَ عَشْرَ
 آيَاتٍ (رواه احمد و الترمذی) (الترمذی حدیث رقم
 ۳۱۷۳ واحمد فی المسند ۱/ ۳۴)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ① ہم کچھ دیر کے لیے ٹھہرے اے یعنی منتظر رہے کہ وحی کے اترنے کی وجہ سے جو سختی ہوئی ہے وہ رفع ہو۔
 ② ہم کو زیادہ کر یعنی دنیا اور آخرت کی نعمتیں یا بہت مسلمان ہوں۔ ③ اور ہم کو کم نہ کر اے یعنی دنیا اور آخرت کی نعمتیں یا مسلمانوں کو کم نہ کر۔
 ④ اور ہم کو عزت عطا فرما اے یعنی دنیاوی حاجات پوری کرنے کے ساتھ اور عقبیٰ میں درجات بلند کرنے کے ساتھ۔
 ⑤ اور ہم کو ذلیل نہ کر اے یعنی مذکورہ چیزوں کے نہ ہونے کی وجہ سے۔ ⑥ اور ہم کو دے اے اے دنیا اور آخرت کی خیر
 ⑦ اور ہم پر برگزیدہ نہ کر اے یعنی ہمارے غیر کو اپنے لطف و حمایت کے ساتھ پسند نہ کر۔ ⑧ عمل اے یعنی ان پر عمل کرے۔

الفصل الثالث (تیری فصل)

سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اندھا شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگئے کہ وہ مجھے عافیت دے آپ نے فرمایا: ”اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اور اگر چاہے تو صبر کر، پس ❶ تیرے لئے صبر کرنا بہتر ہے“ اس شخص نے کہا اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا کیجئے“ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا پس آپ نے اس کو حکم کیا کہ اچھی طرح وضو کرے اور اس دعا کے ساتھ دعا مانگے: ”یا الہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور متوجہ کرتا ہوں میں تیری طرف تیرے نبی کو جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو نبی رحمت ہیں بیشک میں نے متوجہ کیا تجھے اپنے رب کی طرف تاکہ وہ پوری کرے میری اس حاجت کو یا الہی! ❷ نبی کی شفاعت قبول کر میرے حق میں۔“ (روایت کی یہ ترمذی نے) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۲۴۹۵- (۱۴) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَنِيفٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَاذْعُهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ الْوُضُوءَ وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي لِيَقْضِيَ لِي فِي حَاجَتِي هَذِهِ اللَّهُمَّ فَشَقِّعْهُ فِيَّ - (رواه الترمذی و قال هذا حديث حسن صحيح غريب) (ابن ماجہ حدیث رقم ۱۳۸۵ و احمد فی المسند ۴/ ۱۳۸)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ دونوں آنکھیں آدمی کو بہت پیاری ہیں ان کا پھوٹنا یا ان کی روشنی کا کم ہونا اس پر نہایت شاق ہے جب اس نے ایسی سخت مصیبت پر صبر کیا اور اپنے مالک کا شکوہ نہ کیا تو اس کے لیے اس کا بدلہ بہترین ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں نے اپنے بندہ کو اس کی دو پیاری چیزوں میں مبتلا کیا یعنی دوا آنکھیں اس کی جاتی رہیں پھر اس نے صبر کیا تو میں ان کے عوض اس کو بہشت دوں گا اس کو بخاری نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ❷ بعض لوگ تو سل بانبیاء کے جواز پر اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں لیکن ان کا اس حدیث سے استدلال تو سل بانبیاء کے جواز پر صحیح نہیں کیونکہ اس حدیث میں رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی ذات مبارکہ کے ساتھ تو سل مذکور نہیں ہے بلکہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے ساتھ تو سل کا ذکر ہے سائل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں دعا کرانے کے لئے آیا تھا آپ نے اس کو یہ دعا سکھائی جو حدیث میں مذکور ہے آپ کا مطلب یہ تھا کہ میں دعا کرتا ہوں اور تو کہہ کہ میں نے تیرے نبی کی دعا کے ساتھ وسیلہ پکڑا تو اپنے نبی کی دعا میرے حق میں قبول فرما اور دلیل اس پر یہ ہے کہ دعا کے آخر میں ہے ”اللہم فشققہ فی“ اور طبرانی اور بیہقی میں جو مذکور ہے کہ سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہی دعا ایک شخص کو کسی ضرورت کے پورا ہونے کے لئے سکھائی اور اس شخص کی اس دعا کے ساتھ مشکل آسان ہو گئی تو یہ روایت صحیح نہیں ہے کیونکہ اس کی اسناد میں طاہر بن عیسیٰ مجہول الحال ہے اور ایک راوی شیب بن سعید ہے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تقریب میں لکھا ہے کہ جب شیب سے اس کا پوتا شیبہ جوحہ کا بیٹا ہے روایت کرے تو اس کی روایت ”لا باس بہ“ ہے اور جب ابن وہب اس سے روایت کرے تو اس کی روایت ضعیف ہے اور اس حدیث کو ابن وہب اس سے روایت کرتا ہے۔ ذہبی نے میزان الاعتدال میں کہا کہ ابن وہب شیبہ بن سعید سے منکر روایات بیان کرتا ہے اور ابن عدی نے کہا وہ روایت میں غلطی

کرتا ہے اور وہم کرتا ہے جب اپنی یاد سے بیان کرے اور اس حدیث کے باقی راویوں میں بھی گفتگو ہے علامہ بغدادی نے فتح المنان میں بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ وضع کی علامات اس حدیث پر ظاہر ہیں اور تنبیہ نے جو دلائل النبوة میں اور طبرانی اور حاکم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آدم علیہ السلام نے غلطی کے ہونے کے وقت نبی ﷺ کے ساتھ توسل کیا اور اللہ عزوجل نے ان کا گناہ معاف کر دیا تو ذہبی نے میزان الاعتدال میں کہا کہ یہ روایت باطل ہے۔ شمس الدین عبدالبہادی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور نہ ہی ثابت بلکہ یہ ضعیف الاسناد ہے اور بعض ائمہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے۔

سیدنا ابوورداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”داؤد علیہ السلام کی دعاؤں سے یہ دعا تھی: یا الہی! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اس شخص کی محبت کہ جو تجھے محبوب رکھے اور وہ عمل کہ جو مجھے تیری محبت کو پہنچائے یا الہی! اپنی محبت کو میری طرف بہت محبوب کر میری جان سے میرے مال سے میرے اہل سے اور ٹھنڈے پانی سے“ راوی نے کہا اور رسول اللہ ﷺ جب داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے تھے تو فرماتے تھے: ”داؤد علیہ السلام ❶ بڑے عابد آدمی تھے۔“ (نقل کی یہ ترمذی نے) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۴۹۶- (۱۵) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُلْغِنِي حُبَّكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَمَالِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ - (رواه الترمذی) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ - (الترمذی حدیث رقم ۳۴۹۰)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بڑے عابد آدمیوں میں یعنی اپنے زمانہ کے عابد آدمیوں میں سے۔

عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے نقل کیا کہ ہم کو سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ایک نماز پڑھائی تو ❶ انہوں نے نماز میں اختصار کیا، ان کو بعض لوگوں نے کہا تحقیق تم نے نماز ہلکی پڑھی اور نماز کو مختصر کیا، تو انہوں نے کہا، مجھے یہ تخفیف مضر نہیں اس لئے کہ اس نماز میں ❷ میں نے کئی دعائیں مانگیں کہ میں نے ان کو رسول اللہ ﷺ نے سنا، پس جب وہ کھڑے ہوئے تو ایک شخص ان کے ساتھ ہوا قوم میں سے وہ میرا باپ ❸ تھا مگر اس نے اپنے کو کنا یہ ❹ سے تعبیر کیا، پس اس شخص نے عمار سے دعا کا حال پوچھا، پھر وہ شخص آیا اور اس دعا کے بارہ میں قوم کو بتایا کہ وہ دعا یہ ہے: ”یا الہی! بحق جاننے اپنے کے غیب کو بحق اپنی قدرت کے خلق پر زندہ رکھ مجھے جب

۲۴۹۷- (۱۶) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى بِنَا عَمَّارَ بْنِ يَاسِرٍ صَلَاةً فَلَوْ جَزَّ فِيهَا فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ وَأَوْجَزْتَ الصَّلَاةَ فَقَالَ أَمَا - عَلَى ذَلِكَ لَقَدْ دَعَوْتُ فِيهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ أَبِي غَيْرَ أَنَّهُ كُنِيَ عَنْ نَفْسِهِ فَسَأَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ فَأَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ اللَّهُمَّ بَعْلِيكَ الْغَيْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيَيْتَنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّيْتَنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي اللَّهُمَّ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتِكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ

وَالْغِنَىٰ وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْقُذُكَ وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقُطُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَىٰ وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَىٰ لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَاءٍ مُّضِرَّةٍ وَلَا فَتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَا بِرَبِّنَا الْإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هَذَاهُ مَهْدِيَيْنِ۔ (راوہ النسائی) (النسائی حدیث رقم

۱۳۰۵ و احمد فی المسند ۴/ ۲۶۴)

۵ تک کہ جانے تو زندگانی بہتر میرے لئے اور ۶ مجھے موت دے جب کہ تو میرے لئے مرنے کو بہتر جانے یا الہی! میں تجھ سے تیرا ڈر مانگتا ہوں ظاہر و باطن میں اور حق کا کلمہ کہنا مانگتا ہوں ۷ خوشی میں اور خفگی میں تجھ سے مانگتا ہوں میانہ روی حالت فقر اور دولت میں اور میں تجھ سے نعمت ۸ مانگتا ہوں کہ جو نہ تمام ہو اور میں تجھ سے آنکھ کی ٹھنڈک مانگتا ہوں ۹ کہ جو نہ تمام ہو اور میں تجھ سے رضا مانگتا ہوں پیچھے قضاء کے اور میں تجھ سے زندگی کی ٹھنڈک مانگتا ہوں مرنے کے بعد اور میں تجھ سے مانگتا ہوں لذت دیکھنے تیرے چہرہ کی طرف اور شوق تیرے ملنے کی طرف ۱۰ غیر سخت حالت میں کہ ضرر پہنچائے اور نہ فتنہ میں کہ جو گمراہ کرے یا الہی! ہم کو زینت دے ساتھ ایمان کی زینت کے اور کر ہم کو راہ راست دکھانے والے راہ راست پر ۱۱ چلنے والے۔“ (نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند جدید ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ پس اس میں اختصار کیا الخ یعنی لمبی قراءت اور تسبیحات وغیرہ زیادہ نہ پڑھیں۔ ۲ یعنی اس کے قعدہ میں یا سجدہ میں۔ ۳ میرا باپ تھا الخ یعنی عطاء راوی نے کہا کہ وہ شخص میرا باپ صاحب تھا۔ ۴ مگر اس نے اپنے کو کنایہ سے تعبیر کیا الخ یعنی اپنے کو شخص کہا اور یوں نہ کہا کہ میں عمار کے ساتھ گیا۔ ۵ یعنی جب تک بھلائی برائی پر غالب ہو تو زندگانی بہتر ہے۔ ۶ یعنی جب برائی بھلائی پر غالب ہو اور فتنے ظاہر ہوں تو ظاہر او باطن امرنا ہی بہتر ہے۔ ۷ حق کا کلمہ کہنا مانگتا ہوں الخ یعنی حق ہی کہوں خواہ حق مجھ سے راضی ہو یا ناراض یا اپنی خوشی و خفگی میں حق بات کہوں عوام کی طرح نہ ہو جاؤں کہ جو ناراضگی میں برا کہتے ہیں اور خوشی میں خوشامد کرتے ہیں۔ ۸ میں تجھ سے نعمت مانگتا ہوں الخ یعنی جنت کی نعمتیں۔ ۹ اور میں تجھ سے آنکھ کی ٹھنڈک مانگتا ہوں کہ جو نہ تمام ہو الخ یعنی جن چیزوں سے انسان کامل لذت پاتا ہے یعنی اطاعات و عبادات وہ مانگتا ہوں یا اولاد کا باقی رہنا مراد ہے اس کے بعد یا نماز پر بیٹھگی کرنا مراد ہے یا دونوں جہان کی بھلائی مراد ہے۔ ۱۰ غیر سخت حالت میں الخ یہ یا تو متعلق ہے شوق کے ساتھ یعنی تیرے ملنے کا شوق ایسا چاہتا ہوں کہ نقصان نہ کرے میرے سلوک میں اور میری استقامت کے راہ ادب پر اور رعایت احکام پر اس لئے کہ کبھی شوق ایسا ہوتا ہے کہ نقصان کرتا ہے غلبہ حال کے وقت اور یہی مراد اس جملہ سے ہے کہ فرمایا ”ولا فتنة مضلة“ یعنی ایسا شوق چاہتا ہوں کہ گمراہ کرنے والی آزمائش میں نہ ڈالے اور یا یہ متعلق ہے احسب لفظ کے ساتھ کہ اوپر مذکور ہوا کہ سب کو شامل ہو یعنی مجھے ان مذکورہ نعمتوں کے ساتھ زندہ رکھ اس طرح کہ میں کسی بلا میں گرفتار نہ ہو جاؤں کہ اس میں صبر اور شکر نہ کر سکوں۔ ۱۱ راہ راست چلنے والے الخ یعنی جیسے دوسروں کو اچھی راہ بتائیں آپ بھی اس پر عمل کریں ایسے نہ ہو جائیں کہ خود راہ ضیعت و دیگران راہ ضیعت۔

۹۸-۲۴ (۱۷) وَعَنْ أَمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نماز فجر

یَقُولُ فِي دُبْرِ الْفَجْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَ
عَمَلًا مُّقْبِلًا وَرِزْقًا طَيِّبًا۔ (رواہ اَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَہ
وَالْبُیْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى) (ابن ماجہ حدیث
رقم ۹۲۴ و احمد فی المسند ۶/۲۹۴)

کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے: ”یا الہی! میں تجھ سے نفع دینے
والاعلم، مقبول عمل اور رزق حلال مانگتا ہوں۔“ (نقل کی یہ احمد
اور ابن ماجہ نے اور ۱ بیہقی نے دعوات کبیر میں۔)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔ لیکن طبرانی صغیر کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ اور بیہقی نے دعوات کبیر میں اس کو طبرانی نے صغیر میں ذکر کیا بیہقی نے جمع الزوائد میں کہا کہ اس حدیث کے
راوی پختہ ہیں۔ اس کو امام احمد نے بھی مسند میں ذکر کیا ہے اور ابن کثیر نے ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے کہ جب نبی ﷺ صبح
کی نماز پڑھ لیتے تو فرماتے آخر تک (نزل الابرار)

۲۴۹۹- (۱۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَاءُ حَفِظْتُهُ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا أَدْعُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَعْظَمُ
شُكْرَكَ وَاَكْثَرُ ذِكْرَكَ وَاتَّبِعْ نَصْحَكَ وَاَحْفَظْ
وَصِيَّتَكَ۔ (رواہ الترمذی) (احمد فی المسند ۲/۳۱۱)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دعا ہے جسے میں نے
رسول اللہ ﷺ سے یاد کیا ہے اور میں اس کو چھوڑتا نہیں ہوں
یا الہی! کر مجھ کو کہ میں تیرا بڑا شکر کروں اور بہت ذکر کروں
میں تیرا اور میں تیری نصیحت کی پیروی کروں اور
میں تیری وصیت یاد رکھوں۔“ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ تیری نصیحت کی پیروی کروں اس نصیحت سے مراد بندوں کے حقوق ہیں اور وصیت سے اللہ تعالیٰ کے حقوق یعنی
تو نے جو لوگوں کے حق ادا کرنے اور اپنے حقوق ادا کرنے کے متعلق فرمایا ہے اس کی محافظت کروں اور ادا کرتا رہوں۔

۲۵۰۰- (۱۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمَّانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الصَّحَّةَ
وَالْعِقَّةَ وَالْاَمَانَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَى بِالْقَدْرِ۔
(البزار ذکرہ فی کنز العمال الحدیث رقم ۳۶۵۰)

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ یہ
دعا کیا کرتے تھے: ”یا الہی! میں تجھ سے صحت، ۱ حرام سے
بچنا، ۲ امانت، اچھا خلق اور تقدیر کے ساتھ راضی ہونے کا
سوال کرتا ہوں۔“

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ تجھ سے صحت مانگتا ہوں یعنی بدن کی تندرستی بری بیماریوں سے یا صحت احوال اور افعال اور اعمال کی۔

۲ اور امانت اس یعنی لوگوں کے اموال میں یا تمام حقوق شرعی میں خیانت نہ کروں۔

۲۵۰۱- (۲۰) وَعَنْ اُمِّ مَعْبِدٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ
مِنَ الرِّيَاءِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْكِذْبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَانَةِ
فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ۔
(رواہُ الْبُیْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى) (الخطیب)

سیدہ ام معبد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ
سے سنا آپ فرماتے تھے: ”یا الہی! میرے دل کو نفاق سے
میرے عمل کو ریاء سے میری زبان کو جھوٹ سے اور ۱ میری
آنکھ کو خیانت سے پاک فرما“ کیونکہ تو آنکھوں کی خیانت کو
جانتا ہے اور اس چیز کو کہ جس کو دل چھپاتے ہیں۔“ (یہ دونوں

احادیث بیہقی نے نقل کیں۔)

ذکرہ فی کنز العمال حدیث رقم ۳۶۶۰)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور میری آنکھ کو خیانت سے بچاؤ یعنی نظر حرام سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تفسیر خاتمة الاعین میں کہا ہے کہ مثلاً مردوں کی ایک جماعت بیٹھی تھی کہ اچانک ایک عورت ان کے آگے سے گزری سب نے آپس کی شرم سے نظریں نیچے کی ایک شخص نے ان میں سے آنکھ اٹھائی اور چوری سے اس کو دیکھا۔ (لمعات)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ایک شخص کی عیادت کی جو بڑھاپے کی وجہ سے چوڑے کی طرح ہو گیا تھا تو اس کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو کسی چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا تھا یا یہ کہ تو اللہ تعالیٰ سے کچھ چیز مانگتا تھا؟“ اس نے کہا: ہاں میں کہتا تھا: یا الہی! جو عذاب کرنے والا ہو تو مجھے آخرت میں پس جلدی کر تو اس کو میرے لئے دنیا میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عجب دعا مانگی تو نے“ نہیں ❶ طاقت رکھتا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی اور تو اس کے عذاب کو نہیں اٹھا سکے گا“ تو نے کیوں نہ کہا یا الہی! ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔“ روایت کرنے والے نے کہا پس اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو شفاء دی۔ (مسلم)

۲۵۰۲- (۲۱) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتْ قَصَارَ مِثْلِ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ كُنْتَ تَدْعُو اللَّهَ بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ إِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْتُ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجَلَنِي لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُبْحَانَ اللَّهِ لَا تَطِيقُهُ وَلَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا قُلْتَ (اللَّهُمَّ إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ) قَالَ قَدَعَا اللَّهُ بِهِ فَخَفَّاهُ اللَّهُ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۲۳)

۲۶۸۸) والترمذی حدیث رقم ۳۴۸۷ واحمد فی المسند ۱۰۷/۲

فوائد الحدیث: ❶ نہیں طاقت رکھتا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی الخ یعنی آدمی کو عذاب الہی کی طاقت نہیں نہ دنیا میں اور نہ ہی آخرت میں دنیا کی تکلیف تو اپنے منہ سے کیوں مانگی پھر اس کو دین اور دنیا کی خیریت کی دعا تعلیم کی چنانچہ اس کو اسی دعا سے صحت ہو گئی یہ بندہ کی نادانی ہے کہ مالک سے ایسا سوال کرے کہ جو آخرت کے بدلہ دنیا میں عذاب کر دے بندہ کی بساط کیا وہ مالک کے عذاب کو کیوں کر برداشت کر سکتا ہے۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کے لیے یہ لائق نہیں کہ وہ اپنے نفس کو خوار کرے“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: وہ کس طرح اپنے نفس کو خوار کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ان بلاؤں میں ❶ پڑے کہ جن کی نہ طاقت رکھتا ہو۔“ (نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیہقی

۲۵۰۳- (۲۲) وَعَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ قَالُوا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيقُ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ والبیہقی فی شعب الإيمان) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا

حَدِيثُ حَسَنٍ غَرِيبٍ (الترمذی حدیث رقم ۲۲۵۴) نے شعب الایمان میں (اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن و احمد فی المسند ۴۰۵/۵) غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ۱۰ مثلاً ایک شخص حساب دان نہیں ہے اور اس نے حساب کا کام اپنے ذمہ لے لیا ہے اس سے منع فرمایا۔ اس حدیث کو اس باب میں اس لئے لائے کہ جس چیز کا آدمی متحمل نہ ہو سکے اس کے لئے وعانہ کرے جیسے حدیث انس رضی اللہ عنہ میں گزرا۔

۲۵۰۴- (۲۳) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ قُلُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ سِرِّي رَيْ خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِي وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِي صَالِحَةً اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَالْمُضِلِّ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تعلیم دی، فرمایا ”کہہ یا الہی! میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر کر میرے ظاہر کو شائستہ کر یا الہی! میں تجھ سے اس چیز کی بہتری مانگتا ہوں کہ دیتا ہے تو لوگوں کو اہل سے مال سے اور اولاد سے کہ نہ وہ گمراہ ہوں اور نہ (وہ مجھے) گمراہ کریں۔“

(ترمذی)

حدیث رقم ۳۵۸۶

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔



کِتَابُ الْمَنَاسِكِ

افعال حج کے بیان میں ①

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: ”اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا پس حج کرو پھر ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال ہم حج کریں؟ پس ② آپ خاموش رہے یہاں تک کہ اس شخص نے یہ بات تین بار کہی پھر آپ نے فرمایا: ”اگر میں ہاں کہتا تو حج فرض ہوتا اور تم طاقت نہ رکھتے“ پھر فرمایا: ”چھوڑ دو“ ③ مجھ کو جب تک کہ چھوڑوں میں تم کو پس سوائے اس کے نہیں کہ وہ لوگ ہلاک ہوئے کہ جو تم سے پہلے تھے بسبب اپنے کثرت سوال کے اور ان کے اختلاف کرنے کے اوپر اپنے انبیاء کے پس جس وقت کہ میں تم کو کسی چیز کا حکم کروں تو کرو تم اس میں سے اس چیز کو کہ (جس کی) ④ تم طاقت رکھو اور جس وقت کہ میں تم کو کسی چیز سے منع کروں تو اس کو چھوڑ دو۔“ (مسلم)

۲۰۰۵- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوا فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلَّ عَامٍ يَارَسُولَ اللَّهِ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجِبَتْ وَلَمَّا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بَكْثَرَةِ سُوءِ إِلَهُمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ۔ (رواه مسلم)

(مسلم حدیث رقم ۴۱۲-۱۳۳۷ والنسائی حدیث رقم ۲۶۱۹)

فوائد الحديث: ① افعال حج کے بیان میں الخ ۹ ہجری میں حج فرض ہوا یا پانچ یا چھ میں اور حج عمر میں ایک بار کنی الفور فرض ہے اور اس کا منکر کافر ہے اور اس کا تارک باوجود قدرت کے فاسق اور گناہ گار ہوتا ہے اور حج کی شرائط اسلام اور آزاد ہونا اور عقل والا ہونا اور بالغ ہونا اور تندرست ہونا اور قادر ہونا زادور اعلیٰ پر اور خرج اس قدر کہ جانے اور آنے اور وہاں رہنے کو کفایت کرے اور زائد ہو حوائج اصلیہ اور اس کے عیال کے نفقہ سے واپس آنے کے وقت تک اور اس راہ غالباً یعنی اکثر لوگ اس سے پہنچ جائیں تو فرض ہے اگر اکثر راہ میں ہلاک ہو جاتے ہوں تو بسبب ڈوبنے وغیرہ کے یا لٹ جانے کے تو فرض نہیں اور اگر کبھی کبھی اتفاق ہوتا ہو تو اس کا اعتبار نہیں اور خاندان کا ہمراہ ہونا یا محرم کا عورت کے لئے اگر اس کے درمیان ہو اور درمیان مکہ کے مسافت سفر کی اور در صورت نہ ہونے خاندان یا محرم کے عورت حج کو نہ جائے اور حج کے فرائض یہ ہیں احرام اور وقوف عرفات اور طواف الزیارت اس کو طواف الافاضہ اور طواف المرکن بھی کہتے ہیں احرام شرط ہے باقی دونوں رکن۔ ② پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے الخ یعنی آپ نے شفقت کی وجہ سے جواب نہ دیا۔ ③ مجھ کو چھوڑ دو جب تک کہ میں تم کو چھوڑوں الخ اس سے ثابت ہوا کہ اصل یہ ہے کہ بندوں پر کوئی چیز واجب نہیں ہے جب تک شارع کی طرف سے کوئی حکم نہ پہنچے اور یہی تحقیقی بات ہے۔ ④ کہ تم طاقت رکھو الخ یہ قید استطاعت آپ نے احکام میں بیان فرمائی کہ جتنا ہو سکے بجالاؤ معلوم ہوا کہ احکام تب فرض ہوتے ہیں جب

ان کی طاقت ہو اور نواہی میں یہ قید نہیں لگائی کہ اس سے ہر حال میں بچنا ہے اور آپ کا یہ فرمانا کہ جب میں حکم کروں اٹھ جو امع الکلم میں سے ہے جو ہزار ہا مسائل کو شامل ہے مثلاً نماز وضو میں سے جتنا ممکن ہو بجالاؤ اور جس پر قدرت نہ ہو مثلاً کھڑا ہونا یا پانی کا استعمال کرنا تو وہ معاف ہے۔

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے سوال ہوا کہ کون سا عمل بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان لانا“ کہا گیا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد“ کہا گیا پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ”حج“ ❶ مقبول۔“ (بخاری و مسلم)

۲۵۰۶- (۲) وَعَنْهُ قَالَ سَبِيلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيْ الْعَمَلُ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۲۶ و مسلم حدیث رقم (۱۳۵-۸۳) والترمذی حدیث رقم ۱۵۵۸ والنسائی حدیث رقم ۲۶۲۴ والدارمی حدیث رقم ۳۳۹۳ واحمد فی المسند ۶/۳۷۲)

فوائد الحديث: ❶ فرمایا کہ حج مقبول اٹھ حج مقبول کی نشانی یہ ہے کہ اس کے بعد حاجی کا حال بدل جائے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور عبادت میں مصروف رہے اور جن گناہوں کو حج سے پہلے کرتا تھا ان کو چھوڑ دے۔

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کہ حج کرے اللہ تعالیٰ کے لیے پس اپنی عورت سے صحبت ❶ کرے نہ نفق کرے تو وہ اس دن کی مانند واپس آتا ہے کہ جیسا اس کو اس کی ماں نے جتنا۔“ ❷ (بخاری و مسلم)

۲۵۰۷- (۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَمْرُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ لُمُمٌ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۵۱۱ و مسلم حدیث رقم (۴۳۸-۱۳۵۰) والترمذی حدیث رقم ۸۱۱ والنسائی حدیث رقم ۲۶۲۷ والدارمی حدیث رقم ۱۷۹۶ وابن ماجہ حدیث رقم ۲۸۸۹ واحمد فی المسند ۲/۴۹۴)

فوائد الحديث: ❶ پس نہ صحبت کرے اٹھ حاجی کو لازم ہے کہ حج کی راہ میں گناہوں سے بچے ساتھیوں کے ساتھ نہ لڑے تب گناہوں سے پاک ہو۔ ❷ کہ جیسا اس کو اس کی ماں نے جناح یعنی گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے ان گناہوں کے لئے کہ جو ان دونوں کے درمیان ہوئے اور مقبول حج کا بدلہ کوئی نہیں ❶ مگر بہشت۔“ (بخاری و مسلم)

۲۵۰۸- (۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۷۷۳ و مسلم حدیث رقم (۴۳۷-۱۳۴۹) والترمذی حدیث رقم وابن ماجہ حدیث رقم ۲۸۸۸ والموطا حدیث رقم ۶۵ من کتاب

الحج واحمد فی المسند ۲/ ۲۴۶)

فوائد الحديث: ❶ اس کا بدلہ نہیں الخ یعنی مقبول حج اس طرح گناہوں کو دھو دیتا ہے کہ آدمی بہشتی ہو جاتا ہے۔

۲۵۰۹- (۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ عُمْرَةَ فِي رَمَضَانَ تُعَدُّ حَجَّةً (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۷۸۲ و مسلم حدیث رقم (۲۲۱)۔ (۱۲۵۶) والنسائی حدیث رقم ۲۱۱۰ وابن ماجہ حدیث رقم ۲۹۹۴ والدارمی حدیث رقم ۱۸۵۹ واحمد فی المسند ۱/ ۲۲۹)

فوائد الحديث: ❷ رمضان میں عمرہ کرنا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان میں عمرہ کرنا نہایت افضل ہے۔

۲۵۱۰- (۶) وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَيَقَى رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ فَقَالَ مِنَ الْقَوْمِ قَالُوا الْمُسْلِمُونَ فَقَالُوا مَنْ أَنْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ أَلَيْذَا حَجَّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ۔ (رواه مسلم) (مسلم حدیث رقم (۴۰۹)۔ (۱۳۳۶) وابن ماجہ حدیث رقم (۲۹۱۰)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے نبی ﷺ ایک قافلہ سے روحا کے مقام پر ملے تو فرمایا: ”کون قوم؟“ قافلہ والوں نے کہا ہم مسلمان ہیں پھر قافلہ والوں نے پوچھا تم کون ہو؟ آپ نے فرمایا: ”میں اللہ کا رسول ہوں“ پس بلند کیا آپ کی طرف ایک عورت نے لڑکے کو پھر کہا کیا اس پر حج ہے؟ آپ نے فرمایا: ❶ ”ہاں اور تیرے لیے ثواب ہے۔“ (مسلم)

فوائد الحديث: ❸ فرمایا ہاں الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھوٹے لڑکے کا حج صحیح اور منعقد ہے اور اس پر ثواب مرتب ہوتا ہے اور یہی مذہب ائمہ ثلاثہ اور جماہیر علماء رحمہم اللہ کا ہے مگر اتنا ہے کہ یہ حج نفل ہوتا ہے اور یہی حدیث ان کی سند ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ اس کا حج صحیح نہیں۔

۲۵۱۱- (۷) وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً مِنْ خَتَمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَذْرَكْتُ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَاحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۵۱۳ و مسلم حدیث رقم (۴۰۸)۔ (۱۳۳۵) وابوداؤد حدیث رقم ۱۸۰۹ والترمذی حدیث رقم ۹۲۸ والنسائی حدیث رقم ۲۶۴۱ وابن ماجہ حدیث رقم ۲۹۰۷ والدارمی

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے ختم قبیلہ کی ایک عورت نے کہا اے اللہ کے رسول! ”اللہ کی طرف سے اس کے بندوں پر حج کے فریضہ نے پالیا ہے میرے بوڑھے باپ کو جب کہ وہ سواری پر نہیں بٹھہر سکتا“ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟“ آپ نے فرمایا: ”ہاں ❶ حج کر“ اور یہ سوال و جواب تھاجیۃ الوداع میں۔ (بخاری و مسلم)

حدیث رقم ۱۸۳۱ والموطا حدیث رقم ۹۷

فوائد الحدیث: ۱) ہاں حج کراخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عاجز مایوس کی طرف سے نیا بیت کے طور پر حج کرنا درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مرد کی طرف سے عورت کا حج کرنا درست ہے اور معلوم ہوا کہ ایسے شخص پر حج واجب ہے کہ خود سفر کی طاقت نہیں رکھتا مگر دوسرے سے حج کرا سکتا ہے۔

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا ”میری بہن نے نذرمانی تھی کہ حج کرے گی اور وہ مر گئی“ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر اس پر قرض ہوتا تو تو اس کو ادا کرتا؟“ اس نے کہا ۱) جی ہاں آپ نے فرمایا: ”پس ادا کرو تو اللہ تعالیٰ کا قرض پس وہ لائق تر ہے ادا کرنے کے ساتھ۔“ (بخاری و مسلم)

۲۵۱۲- (۸) وَعَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنْ أُخِصْتُ نَذَرْتُ أَنْ تَحُجَّ وَانْهَأَ مَا تَنْتَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيَّهَا دَيْنٌ أَكُنْتُ قَاصِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ دَيْنَ اللَّهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۶۶۹۹ واحمد فی المسند ۱/ ۳۱۰)

فوائد الحدیث: ۱) کہا کہ ہاں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر ایک شخص حج کی نذر مانے اور نذر کے پورا کرنے سے پہلے مر جائے تو ولی کو لازم ہے کہ اس کی نذر کو پورا کرے۔

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت ۱) نہ کرے اور کوئی عورت سفر نہ کرے ۲) مگر محرم کے ساتھ“ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! میں فلاں اور فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہوں اور میری بیوی نے حج کے لئے نکلنے کا ارادہ کیا ہے آپ نے فرمایا: ”جا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر۔“ (بخاری و مسلم)

۲۵۱۳- (۹) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرُنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مُحْرَمٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُنْتُ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجْتُ امْرَأَتِي حَاجَةً قَالَ أَذْهَبَ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَأَتِكَ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۳۰۰۶ و مسلم حدیث رقم ۴۲۴- ۱۳۴۱)

فوائد الحدیث: ۱) نہ خلوت کرے الخ یعنی اجنبی مرد و عورت تبہا ایک مکان میں جمع نہ ہوں، بیگانی عورت کے پاس مرد کو رہنا اور خلوت کرنا حرام ہے خواہ رات ہو خواہ دن، کنواری عورت ہو خواہ شادی شدہ یا بیوہ۔ ۲) اور عورت سفر نہ کرے الخ عورت کا محرم وہ مرد ہے جس کے ساتھ اس عورت کا کبھی نکاح درست نہ ہو سکے جیسے باپ، بھائی، چچا، بھتیجا، بھانجا، نواسہ، پوتا اور عورت کو سفر کرنا بغیر اپنے خاوند اور محرم کے درست نہیں اس لیے کہ اس میں بڑے فساد ہیں۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے جہاد ۱) کرنے کے لیے اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا: ”تمہارا جہاد حج ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۲۵۱۴- (۱۰) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ۔ (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۲۸۷۵ وابن ماجہ حدیث رقم ۲۹۰۱ واحمد فی المسند ۶/ ۶۷)

فوائد الحدیث: ۱) تمہارا جہاد حج ہے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ تمہارا افضل جہاد حج مقبول ہے یعنی جہاد فرض نہیں ان کے حق

میں مقبول حج جہاد کے برابر ہے اور مقبول حج وہ ہے کہ جس میں گناہ نہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی عورت ایک دن اور رات کا سفر نہ کرے ❶ مگر یہ کہ اس کے ساتھ محرم ہو۔“ (بخاری و مسلم)

۲۵۱۵- (۱۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسَافِرْ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا وَ مَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم

۱۰۸۸ و مسلم حدیث رقم ۴۱۳- ۱۳۳۸ و الترمذی

حدیث رقم ۱۱۶۹ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۸۹۸

والدارمی حدیث رقم ۲۶۷۸ والموطا حدیث رقم ۳۷

من کتاب الاستئذان واحمد فی المسند ۱۳/۲)

فوائد الحديث: ❶ سفر نہ کرے اسے ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ بريد کا سفر نہ کرے اور بريد آدھے دن کی مسافت ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بروایت مسلم آیا ہے کہ تین رات کا سفر نہ کرے اور یہ اختلاف سوال کرنے والوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے ہے جیسا جس نے سوال کیا ویسا جواب پایا اور یہ مراد نہیں کہ جہاں تین دن کی نبی مذکور ہے وہاں ایک دن کا سفر جائز ہے یا ایک بريد کا چنانچہ پہلی نے بھی تصریح کی ہے کہ مثلاً کسی نے پوچھا کہ ایک دن کا سفر عورت کرے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں پھر کسی نے کہا دو دن کا؟ آپ نے فرمایا: نہیں اور جس نے جیسا سنا اس نے ویسا ہی روایت کر دیا اور سب روایات صحیح ہیں اور مطلب سب کا یہی ہے کہ مطلق جس پر سفر کا نام آئے خواہ بہت ہو یا تھوڑا بے محرم وہ نہیں ہے اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی گذشتہ روایت کا یہی مضمون ہے جس میں مطلق سفر کی نبی آئی ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کی جگہ ❶ معین کی ذوالحلیفہ ❷ کواہل مدینہ کے لئے، ❸ جھ کو شام والوں کے لئے، نجد والوں کے لئے قرن منازل ❹ اور یلملم ❺ کواہل یمن کے لئے، پس یہ (میقات) ان شہر والوں کے لئے ہیں کہ جو مذکور ہوئے اور ❻ ان کے لئے کہ جو ان مقامات پر گذریں بغیر ان کے اہل سے اس شخص کے لئے کہ حج اور عمرہ کا ارادہ کرے پس جو شخص ان مقامات کے اندر رہے ❼ والا ہو تو اس کے احرام کی جگہ اس کے گھر سے ہے یہاں تک کہ مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں۔“ (بخاری و مسلم)

۲۵۱۶- (۱۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَا أَهْلَ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلَا أَهْلَ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلَا أَهْلَ الْيَمَنِ يَلْمَلَمُ فَهَنَ لَهْنٍ وَلَمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ ذُوْنَهُنَّ فَمَهْلُهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَاكَ وَكَذَاكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهْلُونَ مِنْهَا۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم

۱۵۲۶ و مسلم حدیث رقم ۱۱- ۱۱۸۱) و ابو داؤد

حدیث رقم ۱۷۳۸ والنسائی حدیث رقم ۲۶۵۸

والدارمی حدیث رقم ۱۷۹۲ واحمد فی المسند ۱/

(۳۳۲)

فوائد الحديث: ❶ احرام باندھنے کی جگہ الخ یہ وہ مقام ہیں جہاں سے حاجی کو احرام باندھنا ضروری ہوتا ہے اور بغیر احرام باندھنے وہاں سے آگے بڑھنا جائز نہیں۔ ❷ مدینہ سے پانچ یا چھ میل پر ذوالحلیفہ ایک مقام ہے۔ ❸ جھ اس کو معینہ بھی کہتے ہیں یہ مکہ سے تین منزل پر ہے۔ ❹ قرن منازل مکہ سے دو منزل پر ہے اور یہ تمام دوسرے تمام میقات سے مکہ کی طرف نزدیک ہے۔

- ۵۔ یللم ایک پہاڑ ہے مکہ سے دو منزل پر پاک وہند کے لوگ جو حج کرنے جاتے ہیں وہ یہیں سے احرام باندھتے ہیں۔
 ۶۔ اور ان کے لئے کہ جو ان مقامات پر گزریں اسی طرح پاک وہند کے حاجی جب سمندر میں یللم کے مقابل پہنچتے ہیں تو احرام باندھ لیتے ہیں اسی طرح اور شہر والوں کا حال ہے کہ جب وہ کسی میقات پر ان میقات سے گزریں تو وہیں سے احرام باندھیں۔
 ۷۔ جو شخص کہ اندر رہنے والا ہوا یعنی جو لوگ میقات اور مکہ کے درمیان رہتے ہوں وہ اپنے گھر سے نکلتے وقت احرام باندھیں اسی طرح جو لوگ خود مکہ میں رہتے ہیں وہ حج کا احرام اپنے گھر سے باندھیں اور عمرہ کا احرام حرم سے باہر جا کر اور افضل مقام عمرہ کے احرام کے لئے ہجرانہ ہے پھر تعیم جہاں سے اب اکثر لوگ عمرہ کا احرام باندھا کرتے ہیں اور وہ مکہ سے تین میل پر ہے اور مسجد عائشہ وہیں ہے۔

۲۵۱۷- (۱۳) وَعَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَهْلُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيقِ الْأَخْرُ الْجُحْفَةُ وَمَهْلُ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمَهْلُ أَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ وَمَهْلُ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلُمُ۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۸-۱۱۸۳)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ والوں کے احرام کی جگہ ذوالحلیفہ ہے اور دوسرا راستہ جحہ اور اہل عراق کے احرام کی جگہ ذات عرق ۱ ہے اور نجد والوں کے احرام کی جگہ قرن ہے اور اہل یمن کے احرام کی جگہ یلملم ہے۔“ (مسلم)

والنسائی حدیث رقم ۲۶۵۱

فوائد الحديث: ۵ ذات عرق ہے اہل وہ مکہ سے مشرق کی جانب دو منزل پر ایک مقام ہے علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ یہ میقات نبی ﷺ نے مقرر کی ہے یا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اجتہاد سے مقرر ہوا اور بخاری میں تو اسی کی صراحت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اجتہاد سے مقرر ہوا اور جنہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مقرر فرمایا ہے تو ان کی دلیل یہی حدیث ہے دارقطنی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اس لئے کہ عراق نبی ﷺ کے زمانہ میں فتح نہیں ہوا تھا مگر دارقطنی کی یہ تعلیل معقول نہیں ہے اس لئے کہ شام بھی آپ کے وقت میں فتح نہیں ہوا تھا اور علماء کا اجماع ہے کہ یہ میقات شرعی ہیں۔

۲۵۱۸- (۱۴) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلَّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ عُمَرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مِنَ الْجِعْرَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حَنْينَ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مَعَ حَجَّتِهِ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۴۱۴۸، مسلم حدیث رقم ۲۱۷-۱۲۵۳، ابوداؤد حدیث رقم ۱۹۹۴، الترمذی حدیث رقم ۸۱۵، الدارمی حدیث رقم ۱۷۸۷، احمد فی المسند ۳/ ۱۳۴)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے ادا کئے سب ۱ ذی قعدہ میں تھے مگر صرف وہ عمرہ کہ جو آپ کے حج کے ساتھ تھا ایک عمرہ حدیبیہ سے ذی القعدہ کے مہینہ میں دوسرا عمرہ اس سے اگلے برس میں اور وہ بھی ذی قعدہ میں ہوا تیسرا عمرہ ہجرانہ سے اس جگہ کہ غزوہ حنین کی غنیمت بانٹی یہ عمرہ بھی ذی قعدہ کے مہینہ میں ہوا اور چوتھا عمرہ ان کے حج کے ساتھ کہ ذوالحجہ میں تھا۔“ (بخاری مسلم)

فوائد الحديث: ۵ سب ذی قعدہ میں اہل آپ نے تمام عمرے ذی قعدہ میں اس لئے کئے تاکہ کفار کی رسم ٹوٹ جائے کیونکہ وہ

ایام حج میں عمرہ کو برا جانتے تھے اور اصل میں آپ نے تین ہی عمرے کئے کیونکہ حدیبیہ میں عمرہ پورا نہیں ہوا کافروں نے مکہ میں داخل نہیں ہونے دیا چنانچہ دوسرے سال اسی عمرہ کی قضاء کی لہذا اس طرح سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث جس میں حج سے پہلے دو عمرے کرنے کا ذکر ہے اس کے مخالف نہ ہوگی۔

۲۵۱۹- (۱۵) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ مَرَّتَيْنِ۔ (البخاری) (البخاری حدیث رقم ۱۷۸۱)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالقعدہ کے مہینہ میں حج سے پہلے دو بار عمرے کئے۔ (بخاری)

الفصل الثانی (دوسری فصل)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے“ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال میں حج فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اگر میں اس کے لئے ہاں کہتا تو واجب ہو جاتا اور اگر واجب ہو جاتا تو تم اس کو نہ کر سکتے اور نہ طاقت رکھتے اور حج ایک ہی بار فرض ہے اور جو ایک بار سے زیادہ کرے تو وہ نفل ہے۔“ (احمد و نسائی و دارمی)

۲۵۲۰- (۱۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَامَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ أَفِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَوْ قُلْتُهَا نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيعُوا وَالْحَجَّ مَرَّةً فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ۔ (رواہ احمد والنسائی و الدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۷۲۱ والنسائی حدیث رقم ۲۶۲۰ وابن ماجہ حدیث رقم ۲۸۸۶ والدارمی حدیث رقم ۱۷۸۸ واحمد فی المسند ۱/۲۵۵)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کہ سفر خرچ اور سواری کا مالک ہو کہ وہ اس کو بیت اللہ تک پہنچا دے اور اس نے حج نہ کیا تو اس بات میں اس پر فرق نہیں کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر عمرے ❶ اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ بابرکت و برتر نے فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے لیے واجب ہے لوگوں پر خانہ کعبہ کا حج کرنا اس پر کہ جو اس کے زاوہ راہ کی طاقت رکھے۔“ (یہ ترمذی نے روایت کی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند میں کلام ہے اور ہلال بن عبد اللہ مجہول ہے اور حارث حدیث میں ضعیف ہے۔

۲۵۲۱- (۱۷) وَعَنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً يَبْلُغُهُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا۔ (رواہ الترمذی) وَ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ وَ هَلَالُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَجْهُولٌ وَ الْحَارِثُ يَضَعْفُ فِي الْحَدِيثِ۔ (الترمذی حدیث رقم ۸۱۲)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے الخ جیہ اللہ میں ہے کہ تارک حج کو یہود اور نصاریٰ سے اس لیے تشبیہ دی ہے کہ عرب کے شرک توحج کرتے ہیں لیکن یہود اور نصاریٰ حج نہیں کرتے اور حج میں جو عقلی مصلحت ہے وہ یہ ہے سنت ابراہیم کی موافقت ہو اور اللہ تعالیٰ کا بول بالا ہو اور اللہ کی نعمتوں کو یاد کرے۔

۲۵۲۲- (۱۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا صَرُورَةَ فِي الْإِسْلَامِ (رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۷۲۹ واحمد فی المسند ۱/۳۱۲)

فوائد الحديث: ❶ اسلام میں ضرورت نہیں الخ حج نہ کرنے کو ضرورت کہتے ہیں حاصل یہ ہے کہ اسلام میں یہ عادت بہت بُری ہے۔ انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو حج کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ وہ جلدی و الدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۷۳۲ وابن ماجہ حدیث رقم ۲۸۸۳ والدارمی حدیث رقم ۱۷۸۴ واحمد فی المسند ۱/۲۱۴)

حکم الحديث: یہ حدیث غیر ہے۔

فوائد الحديث: ❶ کہ جلدی کرے الخ ابن ماجہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کیونکہ کبھی آدمی بیمار ہو جاتا ہے کبھی کوئی چیز گم ہو جاتی ہے کبھی کوئی ضرورت پیش آ جاتی ہے یعنی احتمال ہے کہ دیر کرنے میں یہ واقعات درپیش ہوں اور حج نہ کر سکے اور مر جائے تو ایک فرض کا تارک ہو کر مر امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ اور امام احمدؒ رحمہم اللہ کے نزدیک حج علی الفور واجب ہے یعنی جب حج فرض ہو اور موسم جانے کا ہو اور قافلہ بہم پہنچے اگر قافلہ کی احتیاج ہو تو اسی سال حج کرے دوسرے سال تک تاخیر نہ کرنے اگر تاخیر کرے گا تو فاسق ہو گا اور اس کی گواہی قبول نہ کی جائے گی اور اگر اس کا اسباب جاتا رہے گا تو فرض اس کے ذمہ رہے گا امام محمدؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک واجب علی التراخی یعنی تاخیر عمر تک اس کی تاخیر جائز ہے مگر یہ کہ حج کے فوت ہو جانے کا گمان ہو تو تاخیر نہ کرے اور حق بات یہی ہے کہ جب حج فرض ہو جائے تو فی الفور واجب ہے آج کل جو قراء کا طریقہ رائج ہے تو آدمی اس میں مجبور ہے کہ جب تک نام نہ نکلے حج کو نہیں جاسکتا تو اس مجبوری کی حالت میں اگر آدمی فوت ہو جائے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے ہاں سال بسال درخواست دیتے رہنا لازمی امر ہے۔

۲۵۲۴- (۲۰) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يُنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذَّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِبَرُ حَبَّ الْحَبِيدِ وَالذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ (رواہ الترمذی والنسائی) (الترمذی حدیث رقم ۸۱۰ والنسائی حدیث رقم ۲۵۲۴)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”متواتر ❶ حج اور عمرہ کرو کیونکہ یہ دونوں فقر کو دور کرتے ہیں اور گناہوں کو جیسے بھی دور کرتی ہے لوہے سونے اور چاندی کی میل اور مقبول حج کے لیے ثواب نہیں ہے مگر بہشت۔“ (روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے)

(۲۶۳۰)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ متواتر حج کروا لیجئے حج کے بعد عمرہ کرو عمرہ کے بعد حج یا مراد یہ ہے کہ حج قرآن کرو کہ اس میں حج اور عمرہ دونوں ہوتے ہیں اور فقر سے حدیث میں فقر ظاہر یا فقر باطن مراد ہے یعنی آدمی مال دار ہو جاتا ہے یا دل غنی ہو جاتا ہے۔

۲۵۲۵- (۲۱) وَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عُمَرَ إِلَى قَوْلِهِ خَبَّتِ الْحَدِيدُ۔ (ابن ماجہ حدیث رقم ۲۸۸۷ و احمد فی المسند ۱/ ۳۸۷)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نبی ﷺ کی طرف آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! حج کو کیا چیز واجب کرتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”توشہ ❶ اور سواری۔“ (ترمذی و ابن ماجہ)

۲۵۲۶- (۲۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ۔ (رواہ الترمذی و ابن ماجہ)

(۲۸۹۷)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی قرآن میں جو آیا ہے کہ جو طاقات رکھے حج کی راہ کی اس سے مراد یہ ہے کہ کھانے اور سواری کا خرچ اس کے پاس اس قدر ہو جائے کہ اس کے آنے جانے اور وہاں رہنے کے لئے کافی ہو تو حج فرض ہو گیا اور ابھی گزرا کہ امام ابو حنیفہ امام مالک اور امام احمد رحمہم اللہ کے نزدیک اس پر فی الفور حج واجب ہے اور امام شافعی اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک واجب علی التراخی ہے مگر جب فوت ہونے کا گمان ہو تو ان کے نزدیک بھی فی الفور واجب ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کون سی چیزیں حج میں زیادہ ثواب رکھتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”بلند کرنا آواز کا لبیک کہنے کے ساتھ (صفت) ❶ اور بہانا خون کا“ پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اس نے کہا اے اللہ کے رسول! سبیل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”توشہ اور سواری۔“ (روایت کی یہ شرح السنہ میں اور روایت کیا ابن ماجہ نے اپنی سنن میں) مگر اخیر کی عبارت ذکر نہیں کی۔ ❷

۲۵۲۷- (۲۳) وَعَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَا الْحَاجُّ قَالَ اكْتَسَبْتُ الثِّقْلَ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالشَّجُّ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّبِيلُ قَالَ زَادَ وَ رَاحِلَةٌ۔ (رواہ فی شرح السنۃ و زوی ابن ماجہ فی سننہ) إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْفَصْلَ الْآخِيرَ۔ (ابن ماجہ حدیث رقم ۲۸۹۶ و البغوی فی شرح السنۃ حدیث رقم ۱۸۵۴۷)

حکم الحدیث: یہ حدیث شولہ کی وجہ سے حسن ہے۔**فوائد الحدیث:** ❶ اور خون کا بہانا یعنی قربانی کا یا ہدیہ کا۔

❷ مگر اخیر کی عبارت ذکر نہیں کی یعنی فقام آخر فقال یا رسول اللہ سے آخر تک۔

سیدنا ابو زین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا، اے اللہ کے رسول! میرا باپ بہت بوڑھا ہے جو حج اور عمرہ ❶ اور سوار ہونے کی طاقت نہیں رکھتا، آپ نے فرمایا: ”اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کر۔“ (روایت کی یہ ترمذی ابوداؤد اور نسائی نے کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔)

۲۵۲۸- (۲۴) وَعَنْ أَبِي زَيْنٍ الْعَقِيلِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّنُّ قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ- (رواه الترمذی و ابوداؤد و النسائی) قَالَ الترمذی هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ- (ابوداؤد حدیث رقم ۱۸۱۰ و الترمذی حدیث رقم ۹۳۰ و النسائی حدیث رقم ۲۶۲۱ و ابن ماجہ حدیث رقم ۲۹۰۶ و احمد فی المسند ۴/ ۱۰)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حج اور عمرہ کی طاقت نہیں رکھتا الخ یعنی حج اور عمرہ کے افعال نہیں کر سکتا اور نہ ہی سوار ہو کر ان کے لئے جا سکتا ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو کہہ رہا تھا بلیک شہرمہ کی طرف سے آپ نے فرمایا: ”شہرمہ کون ہے؟“ اس نے کہا، میرا بھائی ہے یا کہا میرا قریبی ہے آپ نے فرمایا: ”کیا تو اپنی طرف سے حج کر چکا ہے؟“ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا: ”(پہلے) اپنی طرف سے حج کر پھر ❶ شہرمہ کی طرف سے حج کر۔“ (شافعی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

۲۵۲۹- (۲۵) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ بَيْتُكَ عَنْ شَهْرَمَةَ؟ قَالَ مَنْ شَهْرَمَةُ قَالَ أَخٌ لِي أَوْ قَرِيبٌ لِي قَالَ أَحْجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ لَا قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شَهْرَمَةَ (رواه الشافعی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

(ابوداؤد حدیث رقم ۱۸۱۱ و ابن ماجہ حدیث رقم ۲۹۰۳)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پھر شہرمہ کی طرف سے حج کر الخ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نائب ہو کر دوسرے کی طرف سے حج کرنا درست ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ اس سے پہلے اپنا فرض ادا کر چکا ہو یہی قول احمد اور شافعی کا اور اصحاب حدیث کا ہے۔ انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق ❶ والوں کے لئے عقیق احرام کی جگہ معین کی۔ (ترمذی و ابوداؤد)

۲۵۳۰- (۲۶) وَعَنْهُ قَالَ وَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيقَ (رواه الترمذی و ابوداؤد)

(ابوداؤد حدیث رقم ۱۷۴۰ و الترمذی حدیث رقم ۸۳۲)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مشرق والوں کے لئے عقیق الخ اہل مشرق سے اہل عراق مراد ہیں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گزر چکا ہے اور اہل المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی آئندہ حدیث میں آئے گا کہ اہل عراق کا میقات ذات عرق ہے اور اس حدیث میں عقیق فرمایا ہے تو غرض یہ ہے کہ اہل عراق کے دو میقات ہیں جیسے مدینہ والوں کے لئے دو میقات ذوالحلیفہ اور جحہ ہیں، دونوں مقامات سے احرام باندھ سکتے ہیں

اور عقیق ایک جگہ کا نام ہے کہ مجازی ہے ذات عرق کے اور مشرق والوں سے وہ لوگ مراد ہیں کہ ان کے گھر حرم سے باہر مکہ کے شرقی جانب میں ہیں اور وہی عراقی کہلاتے ہیں جو اگلی حدیث میں مذکور ہیں۔

۲۵۳۱- (۲۷) وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَّتْ لَأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ (رواہ ابو داؤد و النسائی) (ابو داؤد حدیث رقم ۱۷۳۹ والنسائی حدیث رقم ۲۶۵۶)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۲۵۳۲- (۲۸) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَهْلَ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ أَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ (رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ) (ابو داؤد حدیث رقم ۱۷۴۱ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۰۰۱ و احمد فی المسند ۶/۲۹۹)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: مسجد الحرام تک الخ یعنی بیت المقدس سے احرام باندھا اور مکہ میں آ کر عمرہ ادا کیا اور احرام کھولا اور جب آدمی بیت المقدس سے احرام باندھ کر مکہ کی طرف آتا ہے تو راستہ میں مدینہ منورہ آتا ہے پس شرف ہوتا ہے ساتھ افضل مقامات کے اول، اوسط اور آخر میں اس سبب سے یہ ثواب عظیم پاتا ہے اور بعض نے کہا اس حدیث میں اشارہ ہے کہ احرام کی جگہ جتنی دوسری ہوگی اتنا ہی ثواب زیادہ ہو گا اور احرام کی جگہ سے پہلے احرام باندھنا احناف کے نزدیک افضل ہے اور یہ اس وقت ہے کہ جب ممنوعات احرام سے بچ سکے ورنہ میقات سے افضل ہے اور حج کے ماہ سے پہلے حج کا احرام باندھنا جائز نہیں۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۵۳۳- (۲۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحْجُونَ فَلَا يَتَزَوَّدُونَ وَيَقُولُونَ نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ فَإِذَا قَدِمُوا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ۱۵۲۳ و ابو داؤد حدیث رقم ۱۷۳۰)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یمن والے حج کرتے تھے تو وہ توشر نہیں لیتے تھے اور کہتے کہ ہم توکل کرنے والے ہیں اور جب مکہ میں پاتے تو لوگوں سے مانگتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ”اور توشر لو (اور سوال سے بچو) کیوں کہ بہتر توشر (سوال سے) بچنا ہے۔“ (بخاری)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۲۵۳۴- (۳۰) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ قَالَ نَعَمْ عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالٌ فِيهِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ (رواه ابن ماجہ) (ابن ماجہ حدیث رقم ۲۹۰۱)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! عورتوں پر جہاد ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں! عورتوں پر ایسا جہاد ہے کہ اس میں لڑائی نہیں وہ حج اور عمرہ ہیں۔“ (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ۱) ہاں عورتوں پر ایسا جہاد ہے الح یعنی حج وعمرہ میں لڑائی تو نہیں لیکن مشقت سفر اور مفارقت گھر کے لوگوں کی اور وطن کی ایسی ہوتی ہے جیسے جہاد میں ہوتی ہے اور وہ عورتوں کے حق میں بمنزلہ جہاد کے ہے۔

۲۵۳۵- (۳۱) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ أَوْ سُلْطَانٌ جَائِدٌ أَوْ مَرَضٌ حَاسٍ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَيْمَتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا۔ (رواه الدارمی) (الدارمی حدیث رقم ۱۷۸۵)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص کہ اس کو حج سے منع نہ کیا ۱ ظاہری ضرورت نے یا ظالم بادشاہ نے یا باند کرنے والے مرض نے پس وہ مر گیا اور حج نہ کیا تو چاہے کہ وہ یہودی ہو کر مرے اور چاہے نصرانی ہو کر۔“ (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۲) ظاہری حاجت سے سواری اور زوردارہ کا نہ ہونا مراد ہے اور بیمار ہونا اور بادشاہ ظالم کے خوف سے ڈرنا اپنی جان و مال کے تلف ہونے پر تو اسی طرح بیماری کہ اس سے سفر نہ ہو سکے حج کا مانع ہے پس اندھے اور فالج والے پر حج فرض نہیں حاصل ساری حدیث کا یہ ہے کہ جس کے پاس سواری اور خرچ راہ ہو اور کوئی بادشاہ ظالم اور بیماری بھی مانع نہ ہو اور باوجود اس کے حج نہ کرے تو چاہے یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی ہو کر اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ پروا نہیں۔

۲۵۳۶- (۳۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْحَاجُّ وَالْعُمَرَاءُ وَقَدْ لَلَّ اللَّهُ إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ وَإِنْ اسْتَغْفَرُوهُ غَفَرَ لَهُمْ۔ (رواه ابن ماجہ) (ابن ماجہ حدیث رقم ۲۸۹۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں تو وہ ان کی دعا قبول کرتا ہے اور اگر اس سے بخشش چاہتے ہیں تو وہ ان ۱ کو بخشا ہے۔“ (ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۱) ان کو بخشا ہے کیونکہ مہمان کی خواہش ضرور پوری کی جاتی ہے۔

۲۵۳۷- (۳۳) وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَقَدْ لَلَّ اللَّهُ ثَلَاثَةَ الْعَزَازِيِّ وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ (رواه النسائی و البیہقی فی شعب الایمان) (ابن ماجہ حدیث رقم ۲۸۹۳)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ فرماتے تھے: ”اللہ تعالیٰ کے تین مہمان ہیں جہاد کرنے والے حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے۔“ (نسائی، بیہقی فی شعب الایمان)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت کہ تو حاجی سے ملاقات کرے تو اس پر سلام کر اور اس سے مصافحہ کر اور اس سے کہہ کہ وہ تیرے لئے بخشش چاہے ❶ اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو کیوں کہ وہ بخشش کیا گیا ہے۔“ (احمد)

۲۵۳۸- (۳۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقَيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَامْرَأَهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهُ فَإِنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ۔ (رواه احمد) (احمد فی المسند ۲/ ۶۹)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس سے پہلے کہ اپنے گھر میں داخل ہوا کہ کیونکہ وہ ابھی تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے اور دنیا کے کاروبار اور اپنے اہل و عیال میں مشغول نہیں ہوا وہ گناہوں سے پاک ہے اس کی دعا قبول ہوگی اور عمرہ کرنے والا اور جہاد کرنے والا اور طالب علم بھی حاجی کے حکم میں ہے یعنی یہ جب اپنے گھر کو آئیں تو ان سے بھی گھر میں داخل ہونے سے پہلے اسی طرح سلام وغیرہ کر کے بخشش کی دعا کرائے کیونکہ وہ بھی مغفور ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادہ سے نکلا پھر اس راستہ میں مر گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہاد کرنے والے حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والوں کا ثواب لکھتا ہے۔“ (یہ بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی۔)

۲۵۳۹- (۳۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ غَازِيًا ثُمَّ مَاتَ فِي طَرِيقِهِ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ الْغَازِي وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِر۔ (رواه البيهقي في شعب الإيمان) (البيهقي حديث رقم ۴۱۰۰)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔**بَابُ الْإِحْرَامِ وَالتَّلْبِيَةِ**

احرام باندھنے اور لبیک کہنے کے بیان میں

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں خوشبو ❶ لگاتی تھی رسول اللہ ﷺ کو ان کے احرام کے لیے احرام باندھنے سے پہلے اور ان کے احرام سے نکلنے ❷ سے پہلے خانہ کعبہ کے طواف کرنے سے ساتھ خوشبوئی کے کہ اس میں مشک ہوتا تھا گویا کہ میں خوشبوئی کی چمک کی طرف دیکھتی ہوں رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں اور وہ محرم ہوتے تھے۔“

۲۵۴۰- (۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحَلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِنْكَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ الطِّيبِ فِي مَقَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ۱۵۳۹) ومسلم حديث رقم (۳۷- ۱۱۸۹) وابوداود حديث

(بخاری و مسلم)

رقم ۱۷۴۵ والترمذی حدیث رقم ۹۱۷ والنسائی

حدیث رقم ۲۶۹۳ وابن ماجہ حدیث رقم ۲۹۲۶

والموطا حدیث رقم ۱۷ من کتاب الحج والدارمی

حدیث رقم ۱۸۳ واحمد فی المسند ۶/۹۸

فوائد الحدیث: ۱ میں خوشبو لگاتی تھی رسول اللہ ﷺ کو اس سے معلوم ہوا کہ خوشبو کا استعمال کرنا احرام سے پہلے مستحب اور جائز ہے اس کی خوشبو کا باقی رہنا اور اثر کا بعد احرام باندھنے کے اور حالت احرام میں ابتداء خوشبو لگانا حرام ہے۔ ۲ احرام سے نکلنے سے اس لُح سے معلوم ہوا کہ جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد خوشبو کا استعمال مباح ہے اور طلق بھی روا ہے اگرچہ ابھی طواف افاضہ نہ کیا ہو۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آواز بلند کرتے تھے تلبیہ ۱ کیے ہوئے کہتے: ”حاضر ہوں ۲ تیری خدمت میں یا الہی! تیری خدمت میں حاضر ہوں“ تیری خدمت میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، تیری خدمت میں حاضر ہوں، تحقیق سب تعریف، نعت تیرے لیے ہے اور بادشاہت، نہیں کوئی شریک تیرے لیے، ان کلمات پر زیادتی نہ کرتے تھے۔“ (بخاری و مسلم)

۲۵۴۱- (۲) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَهْلُ مَلِكًا يَقُولُ (لَيْكَ اَللّٰهُمَّ لَيْكَ لَيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ) لَا يَزِيدُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ۔

(متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۵۴۰ و مسلم

حدیث رقم ۲۱-۱۱۸۴ وابوداؤد حدیث رقم ۱۷۴۷

وابن ماجہ حدیث رقم ۳۰۴۷ والدارمی حدیث رقم

۱۸۰۸ واحمد فی المسند ۲/۱۳۱

فوائد الحدیث: ۱ تلبیہ کہنے ہوئے اس تلبیہ کہتے ہیں گوند وغیرہ سے سر کے بالوں کے چپکانے کو تا کہ بال گردوغبار سے خراب نہ ہوں۔ ۲ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اس لُح یہ لبیک اور تلبیہ کے معنی ہیں یہ اس ذکر کو کہتے ہیں جو احرام باندھنے کے وقت لبیک کے لفظ کے ساتھ ملا کر پکارتے ہیں نبی ﷺ اس ذکر کو احرام باندھنے کے بعد ہر ایک نماز کے بعد اور بلندی و پستی پر چڑھتے اور اترتے وقت اور لوگوں کے ملنے کے وقت پڑھتے تھے تمام روایات میں یہ تلبیہ متفق علیہ ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں۔

انہی (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب ۱ پاؤں رکاب میں داخل کرتے اور آپ کو آپ کی اونٹنی لے کر برابر کھڑی ہو جاتی تو آپ مسجد ذی الحلیفہ کے نزویک تلبیہ پکارتے۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۴۲- (۳) وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا

أَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغُرَزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً أَهْلًا

مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔ (متفق علیہ)

(البخاری حدیث رقم ۲۸۶۵ و مسلم حدیث رقم

۲۷-۱۱۸۷ وابوداؤد حدیث رقم ۱۷۷۳ والنسائی

حدیث رقم ۲۷۵۷ وابن ماجہ حدیث رقم ۲۹۱۶

والدارمی حدیث رقم ۱۹۲۹ والموطا حدیث رقم ۲۹

من کتاب الحج واحمد فی المسند ۲/۱۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فوائد الحديث: ❶ جب اپنا پاؤں رکاب میں داخل کرتے اے امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی قول ہے کہ جب اونٹنی پر سوار ہو تو لبیک پکارے اور احناف کے نزدیک دو گانہ اہرام پڑھ کر لبیک پکارے سیدنا سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے سیدنا ابن عباس رحمہ اللہ سے کہا مجھے تعجب ہے کہ صحابہ رحمہ اللہ نے اس باب میں اختلاف کیا ہے سیدنا ابن عباس رحمہ اللہ نے کہا میں اس کو سب سے زیادہ جانتا ہوں آپ نے حج کی لبیک پکاری جب دو گانہ سے فارغ ہوئے، بعض نے اس کو سنا اور یاد رکھا، پھر آپ نے لبیک پکاری جب اونٹ پر سوار ہوئے، بعض نے اس کو سنا اور یاد رکھا اور کہنے لگے آپ نے لبیک پکاری جب اونٹ پر سوار ہوئے، پھر جب میدان کی اونچائی پر گئے وہاں بھی لبیک پکاری، بعض نے اس کو سنا اور یاد رکھا کہ آپ نے اس وقت لبیک پکاری اور درحقیقت آپ نے جہاں دو گانہ پڑھا وہیں لبیک پکاری تھی روایت کیا اس کو ابو داؤد نے اور اس سے تمام روایات میں تطبیق حاصل ہو جاتی ہے۔ از حاشیہ مشکوٰۃ۔

۲۵۴۳- (۴) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم ۲۱۱)۔
سیدنا ابوسعید خدری رحمہ اللہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے تو ہم زور زور سے ❶ حج کا تلبیہ پکارتے تھے۔ (مسلم)

(۱۲۴۷) واحمد فی المسند ۵/۳

فوائد الحديث: ❶ چلاتے تھے اے اس میں شک نہیں کہ نبی ﷺ اور آپ کے تمام اصحاب کی نیت گھر سے چلتے وقت حج کی تھی اور سرف میں پہنچ کر آپ نے صحابہ رحمہ اللہ کو نیک تلاش میں اختیار دیا تو اس حدیث میں ابتداء کا بیان ہے اور خود سیدنا ابوسعید رحمہ اللہ کا قول خبر جتنا اے اس پر صریح دلیل ہے۔

۲۵۴۴- (۵) عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّهُمْ لَيَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ۔ (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۱۵۶۲) ومسلم حدیث رقم (۱۱۸-۱۲۱۱) وابوداؤد حدیث رقم ۱۷۷۹ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۰۰۰ والموطا حدیث رقم ۳۶ من کتاب الحج

فوائد الحديث: ❶ اور تحقیق صحابہ یعنی اکثر صحابہ رحمہ اللہ ❷ یعنی حج اور عمرہ کے یہ اس وقت کی بات ہے جب نبی ﷺ نے ان کو اختیار دیا نیک تلاش میں اور حج اور عمرہ کی ایک ساتھ نیت کرنے کو قرآن کہتے ہیں یعنی ایک ہی اہرام سے حج اور عمرہ ادا کرنا۔

۲۵۴۵- (۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِالْحَجِّ وَأَهَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ قَامًا مِنْ أَهْلِ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَأَمَّا مَنْ أَهَلَ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ۔ (متفق علیہ)
ام المؤمنین سیدہ عائشہ رحمہ اللہ سے روایت ہے، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے سال نکلے پس ❶ بعض ہم میں سے وہ تھے کہ جنہوں نے اہرام باندھا ساتھ صرف عمرہ کا اور بعض ہم میں سے وہ تھے کہ جنہوں نے اہرام باندھا ساتھ حج اور عمرہ کا اور بعض ہم میں سے وہ تھے کہ جنہوں نے اہرام باندھا ساتھ حج کا اور اہرام ❷ باندھا رسول اللہ ﷺ

نے حج کا تو جس نے عمرہ کے ساتھ احرام باندھا وہ تو حلال ہو گیا اور جس نے حج کے ساتھ احرام باندھا یا جمع کیا احرام حج اور عمرہ کا تو وہ نہ حلال ہو یا یہاں تک کہ قربانی کا دن ہوا۔“

فوائد الحديث: ❶ پس بعض ہم میں سے الخ یعنی تینوں قسم کے لوگ تھے کسی نے تمتع کا احرام باندھا تھا کسی نے قرآن کا اور کسی نے افراد کا۔ قرآن کے معنی گذر چکے ہیں اور تمتع یہ ہے کہ پہلے عمرہ کا احرام باندھے پھر عمرہ ادا کرے اور احرام اتارے پھر آٹھویں تاریخ کو حج کے لیے دوسرا احرام باندھے اور افراد یہ ہے کہ صرف حج کے واسطے احرام باندھے عمرہ نہ کرے بغیر حج کے احرام نہ اتارے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گھر سے نکلے ہی تین قسم کے لوگ تھے تمتع بھی، قارن بھی اور مفرد بھی حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ گھر سے چلتے وقت سب کا ارادہ صرف حج کا تھا چنانچہ مسلم میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہو چکا ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ نکلے ہمارا ارادہ صرف حج کا تھا یہاں تک کہ ہم سرف میں آئے۔ ❷ اور احرام باندھا رسول اللہ ﷺ نے حج کے ساتھ الخ اس سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو کہتے ہیں کہ آپ کا حج افراد تھا اور یہ ان کی صریح غفلت ہے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ان روایات سے جن میں آپ نے نبی ﷺ کا قارن ہونا بیان کیا ہے اور خاص آپ سے جو مختلف روایات مروی ہیں ان میں تطبیق اس طرح ہے کہ مدینہ سے نکلنے وقت آپ کی نیت صرف حج مفرد کی تھی پھر ذوالحلیفہ میں جب آپ نے وادی عقیق میں رات گذاری تو وہاں آپ کو قرآن کا حکم ہوا تو آپ نے فرمایا: ((لبيك بحجة و عمره)) پھر جب مکہ میں پہنچے تو آپ کو معلوم ہوا کہ مشرک حج کے مہینہ میں عمرہ کرنا برا جانتے ہیں تو آپ نے انکار کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو عمرہ کر کے احرام کھولنے کا اور حج کا احرام فتح کر دینے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اگر میں پہلے سے جانتا جو بعد میں مجھے معلوم ہوا تو میں ہدیٰ ساتھ نہ لاتا یعنی لوگوں کے ساتھ میں بھی احرام کھول ڈالتا۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے تمتع ❶ کیا حجۃ الوداع میں عمرہ کا ساتھ حج کے (اس کا بیان یہ ہے کہ) عمرہ کا احرام شروع کیا پھر حج کا احرام باندھا۔ (بخاری و مسلم)

٢٥٤٦ - (٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ بَدَأَ فَأَهْلَلَ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهْلَلَ بِالْحَجِّ - (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۶۹۱ و مسلم حدیث رقم ۱۷۴)

(۱۲۲۷) و ابوداود حدیث رقم ۱۸۰۵ والنسائی حدیث -

رقم ۲۷۳۲ و احمد فی المسند ۱۳۹/۲

فوائد الحديث: ❶ یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کو تمتع کا حکم دیا اور طبی نے کہا کہ تمتع سے حج کی قسم مراد نہیں ہے بلکہ اس کے لغوی معنی مقصود ہیں یعنی آپ نے عمرہ کو حج کے ساتھ ملا کر حج تمتع کی طرح فائدہ اٹھایا بلکہ اس سے بھی زیادہ کہ طواف ایک کیا سعی ایک باری اور ثواب دوبار کرنے کا ملا۔

الفصل الثانی (دوسری فصل)

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے احرام کے لیے کپڑے اتارے ❶ اور غسل کیا۔ (ترمذی و دارمی)

٢٥٤٧ - (٨) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ تَحَرَّجَ لِأَهْلَالِهِ وَأَعْتَسَلَ (رواه الترمذی والدارمی) (الترمذی حدیث رقم ۸۳۰ والدارمی حدیث رقم ۱۷۹۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔ لیکن حدیث شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ۵ آپ نے احرام کے کپڑے اتارے الخ یعنی روزمرہ کے کپڑے اتار ڈالے اور احرام کے کپڑے پہنے۔

۲۵۴۸- (۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبَّدَ
سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے سر
کے بال عظمیٰ وغیرہ کے ساتھ جمائے۔ (ابوداؤد)

(۱۷۴۸)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۵۴۹- (۱۰) وَعَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي
جَبْرِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ أُمِرَ أَصْحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا
أَصْوَاتَهُمْ بِإِلَهَالٍ أَوْ التَّلْبِيَةِ (رواہ مالک و
الترمذی و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجہ و
الدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۸۱۴ و الترمذی
حدیث رقم ۸۲۹ و النسائی حدیث رقم ۲۷۵۳ و ابن
ماجہ حدیث رقم ۲۹۲۲ و الدارمی حدیث رقم ۱۸۰۹
و المؤطا حدیث رقم ۳۴ من کتاب الحج و احمد فی
المسند ۵۵/۴)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ۵ یا کہا کہ تلبیہ کے ساتھ الخ راوی کو شک ہے کہ ”بالا ہلال“ کہا یا ”بالتلبیہ“ معانی دونوں کے ایک ہی ہیں۔

۲۵۵۰- (۱۱) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّيُ إِلَّا لَبَّى
مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَذْرٍ
حَتَّى تَنْقُطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هَهُنَا وَهَهُنَا۔ (رواہ
الترمذی و ابن ماجہ) (الترمذی حدیث رقم ۱۲۸
و ابن ماجہ حدیث رقم ۲۹۲۱)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۲۵۵۱- (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ يَرْكُضُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ
سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ دو رکعات
ذی الحلیفہ میں پڑھتے پھر جس وقت کہ اونٹنی کھڑی ہو کر آپ

النَّافَّةُ قَائِمَةٌ عِنْدَ مُسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهْلَ بَهْلُولَاءِ
الْكَلِمَاتِ وَيَقُولُ (لَيْكَ اللَّهُمَّ لَيْكَ لَيْكَ
وَسَعْدُكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ
وَالْعَمَلُ)۔ (متفق عليه ولفظه لمسلم) (البخاری)
حدیث رقم ۱۵۴۹ و مسلم حدیث رقم ۱۹-۱۱۸۴
وابوداؤد حدیث رقم ۱۸۱۲ و الترمذی حدیث رقم
۸۲۶ و النسائی حدیث رقم ۲۷۵۰ وابن ماجہ حدیث
رقم ۲۹۱۸ و الموطا حدیث رقم ۲۸ من کتاب الحج
واحمد فی المسند ۳/۴

کواٹھاتی تو آپ مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک اپنی آواز ان
کلمات کے ساتھ بلند کرتے اور کہتے: ”میں تیری خدمت
میں حاضر ہوں یا الہی! میں تیری خدمت میں حاضر ہوں میں
تیری خدمت میں اور میں تیری خدمت میں نیک بختی حاصل
کرتا ہوں اور بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے تیری خدمت
میں حاضر ہوں اور تیری طرف رغبت ہے اور عمل تیرے ہی
لئے ہے۔“ (بخاری و مسلم) اور لفظ اس حدیث کے مسلم کے
ہیں۔

عمارہ بن خزمہ بن ثابت سے روایت ہے وہ اپنے باپ رضی اللہ
سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب فارغ ہوتے اپنے بلیک
کہنے سے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی خوشنودی اور جنت مانگتے اور
اس سے اس کی رحمت کے ساتھ آگ سے معافی طلب
کرتے۔“ (شافعی)

۲۵۵۲- (۱۳) وَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْوِيهِ
سَأَلَ اللَّهَ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهِ مِنَ
النَّارِ (رواه الشافعی) (الامام الشافعی فی الام ۲/
۱۵۷)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

الفصل الثالث (تیسری فصل)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب
حج کا ارادہ کیا لوگوں کو خبردار کر دیا اور وہ جمع ہو گئے تو جب
بیداء کے میدان میں آئے تو احرام ❶ باندھا۔ (بخاری)

۲۵۵۳- (۱۴) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا
أَرَادَ الْحَجَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا فَلَمَّا أَتَى
الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ۔ (بخاری) (لم نجدہ عنہ البخاری)

فوائد الحدیث: ❶ احرام باندھا حال بیداء واخلیفہ سے آگے مسجد کے قریب مکہ کی راہ میں ایک ٹیلہ ہے اور بیداء اس جگہ کو کہتے ہیں
جس میں کچھ اثر عمارت کا نہ ہو اور ہر چھیل زمین کو بھی بیداء کہتے ہیں مگر یہاں وہی خاص مقام مراد ہے اور اس مسئلہ میں جو اختلاف مشہور ہے
اس میں تطبیق پہلی فصل میں مذکور ہو چکی ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے مشرک کہتے تھے:
”تیری خدمت میں حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں“ تو رسول
اللہ ﷺ فرماتے: ”افسوس ہے! تم کو بس ❶ بس“ مگر وہ
شریک جو تیری ملک ہے تو اس کا مالک ہے اور وہ شریک تیرا
مالک نہیں“ مشرکین ان کلمات کو کہتے (جب کہ) وہ بیت اللہ کا

۲۵۵۴- (۱۵) وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ
الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ (لَيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ) يَقُولُ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا شَرِيكَ هُوَ لَكَ
تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ) يَقُولُونَ هَذَا وَهُمْ يَطُوفُونَ
بِالْبَيْتِ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم ۲۲-۱۱۸۵)

فوائد الحديث: ❶ بس بس الخ یعنی یہیں تک رہنے دو اور آگے نہ کہو اور وہ اس سے آگے کہتے تھے مگر وہ شریک الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مشرکین مکہ بھی اپنے شریکوں کو اللہ تعالیٰ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ ہر شے کا مالک اللہ تعالیٰ کو ہی جانتے تھے اور ان کو کسی شے کا مالک نہ جانتے تھے تاہم ان کو پکارنا اور اپنا سفارشی اور وکیل قرار دینا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے مشرک کو اور ابد الہاد کے لئے دوزخ میں جھونکنے کو کافی تھا تو معلوم ہوا کہ جو اپنا حمایتی اور وکیل اور سفارشی سمجھ کر کسی کی عبادت کرے وہ بھی مشرک ہے گو اس کو اللہ تعالیٰ کے برابر نہ جانے اس لئے کہ نبی ﷺ فرماتے کہ ”لا شرک“ تک رہنے دو۔

حجۃ ۱ الوداع کے قصہ کے بیان میں
الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

٢٥٥٥- (١) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَكَتَ بِالْمَدِينَةِ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحْجْ ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشْرٌ كَثِيرٌ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا آتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ قَوْلَدْتُ أَسْمَاءَ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتُفْرِي بِثَوْبٍ وَاحِرِمِي فَصَلِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقُصَوَاءَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَافَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَ بِالْوَحِيدِ ((لَيْكَ اَللّٰهُمَّ لَيْكَ لَيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ)) قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتَّى إِذَا آتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَطَافَ سَبْعًا فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَقَرَأَ "وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ

إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى“ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَجَعَلَ
الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَرَأَ فِي
الرَّكَعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا أَيُّهَا
الْكُفَرُؤُنْ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرَّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ
خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا
قَرَأَ ”إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ“ أَبْدَأُ
بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأُ بِالصَّفَا فَرَفَعِي عَلَيْهِ حَتَّى
رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ
وَقَالَ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ
وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ)) ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ
قَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ وَمَشَى إِلَى
الْمَرْوَةِ حَتَّى انْصَبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي
ثُمَّ سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدْنَا مَشَى حَتَّى آتَى
الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى
الصَّفَا حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ
نَادَى وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ وَالنَّاسُ تَحْتَهُ فَقَالَ
لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ
أَسْقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ
لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَجْلِ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً
فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنِ جُعْشَمٍ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اَلْعَامِي هَذَا أَمْ لَا بَدِ قَسْبُكَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ أَصَابِعُهُ وَاحِدَةٌ فِي الْأُخْرَى وَقَالَ
دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لَا بَدِ
أَبَدٍ وَقَدِمَ عَلَيَّ مِنَ الْيَمَنِ بِذُنِ النَّبِيِّ ﷺ
فَقَالَ لَهُ مَاذَا قُلْتَ حِينَ قَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ

آگے بڑھے مقام ابراہیم کی طرف پھر پڑھی یہ آیت: اور پکڑو تم
مقام ابراہیم کو جائے نماز پھر کیا مقام ابراہیم کو آپ نے اپنے
درمیان اور درمیان خانہ کعبہ کے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ
نے دو رکعات میں قل ہو اللہ احد اور قل یا ایہا الکفر ون پڑھی ⑤ پھر
⑥ آئے حجر اسود کی طرف اور اس کو بوسہ دیا پھر مسجد کے دروازہ سے
صفا ⑦ کی طرف نکلے اور جب صفا کے نزدیک آئے تو یہ آیت پڑھی
”تحقیق صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں“ اور آپ نے
فرمایا کہ میں اس کے ساتھ شروع کرتا ہوں کہ جس سے شروع کیا اللہ
تعالیٰ نے پھر صفا کی طرف چلے اور صفا پر چڑھے یہاں تک کہ خانہ
کعبہ کو دیکھا پھر بیت اللہ کے سامنے ہوئے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت
بیان کی اور اس کی بڑائی بیان کی اور کہا نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا
ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لئے بادشاہت ہے اور اس کے
لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ ایک
پورا کیا اس نے ⑧ وعدہ اپنا اور اس نے ⑨ اپنے بندہ کی مدد کی اور
کافروں کے گروہ کو تہانے شکست دی پھر اس کے درمیان اس طرح
تین مرتبہ دعا کی پھر صفا سے اترے اور مروہ کی طرف چلے یہاں تک
کہ آپ کے قدم میدان میں پہنچے پھر دوڑے یہاں تک کہ جب
چڑھنے لگے تو آپ کے دونوں قدم آہستہ چلے یہاں تک کہ آپ
مروہ پر آئے پھر مروہ پر توپکار اس حالت میں کہ آپ مروہ پر تھے اور لوگ پہاڑ
کی نیچے تھے آپ نے فرمایا: اگر میں ⑩ پہلے جانتا اپنے امر سے جو
کچھ کہ میں نے بعد میں جانتا ہے تو نہ لاتا میں ہدی اپنے ساتھ اور میں
حج کو عمرہ کر ڈالتا پس تم میں سے جس کے ساتھ ہدی نہ ہو تو اسے
چاہئے کہ وہ حلال ہو جائے اور حج کو عمرہ کر ڈالے ⑪ تو کھڑا ہوا
سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہما اور کہا اے اللہ کے رسول! کیا اسی سال
ہمارے لئے یہ حکم ہے یا ہمیشہ کے لئے؟ پس وائیں رسول اللہ ﷺ
نے انگلیاں اپنے ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں اور فرمایا: عمرہ

جج میں داخل ہوا آپ نے یہ کلمہ دوبار کہا، نہیں بلکہ ہمیشہ ۱۵ کے لیے ہے، علیؑ یمن سے نبی ﷺ کے لیے کئی اونٹ لائے پھر آپ نے علیؑ کو فرمایا: ”کیا کہا تم نے اس وقت کہ حج لازم کیا تھا؟“ انہوں نے کہا میں نے کہا تھا یا الہی! تحقیق میں احرام باندھتا ہوں ساتھ اس چیز کے کہ احرام ۱۶ باندھا ساتھ اس کے تیرے رسول نے تو آپ نے فرمایا: ”ساتھ میرے ۱۷ ہدی ہے پس تم بھی احرام سے نہ نکلو“ جابرؓ نے کہا پس وہ تمام اونٹ جو کہ علیؑ یمن سے لائے تھے نبی ﷺ کیلئے لائے وہ ایک سو تھے جابرؓ نے کہا پس سب لوگ حلال ہوئے اور انہوں نے اپنے ۱۸ بال کتروائے مگر نبی ﷺ اور وہ لوگ کہ جن کے ساتھ ہدی تھی حلال نہ ہوئے پھر جب کہ ترویہ ۱۹ کا دن ہوا تو منی کی طرف روانہ ہوئے صحابہؓ نے حج کا احرام باندھا، نبی ﷺ سوار ہوئے اور منی میں پہنچے اور منی میں ظہر عصر مغرب عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں پھر یہاں تھوڑی سی دیر ٹھہرے رہے کہ آفتاب نکلا اور خیمہ لگانے کا حکم دیا جو کہ بالوں سے بنا ہوا تھا آپ کے لیے وادی نمرہ میں پھر رسول اللہ ﷺ چلے اور قریش گمان نہیں ۲۰ کرتے تھے مگر یہ کہ آپ حج کے لئے کھڑے ہوں گے نزدیک مشعر حرام کے جیسے کہ قریش جاہلیت میں کرتے تھے تو گذرے رسول اللہ ﷺ امر دلف سے یہاں تک کہ آئے (میدان) عرفات میں پس خیمہ پایا جو کہ آپ کے لئے نمرہ میں کھڑا کیا گیا تھا آپ اس میں اترے یہاں تک کہ جب دو پہر ڈھلی تو قصواء کے لانے کا حکم کیا پھر وہ آپ کے لئے تیار کی گئی پھر آپ وادی نمرہ کے اندر آئے پھر لوگوں کے روبرو خطبہ ۱ ارشاد فرمایا اور فرمایا: ”تحقیق تمہارے خون ۲ اور تمہارے مال تم پر حرام ہیں تمہارے اس دن کے مانند تمہارے اس مہینہ میں تمہارے اس شہر میں سن لو! ہر چیز امر جاہلیت کی میرے قدموں ۳ کے نیچے رکھی گئی ہے اور جاہلیت کے خون موقوف کئے گئے اور تحقیق پہلا خون جو کہ میں اپنے خونوں سے موقوف کرتا ہوں ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے ہاں اور وہ

قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَهْلُ بِمَا أَهَلَ بِهِ رَسُولُكَ قَالَ فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلُّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلَيَّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي آتَى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَرُوا إِلَّا النَّبِيُّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَيَّ مِنْهُ فَأَهْلَوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَتَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَ بِقَبَّةٍ مِنْ شَعْرِ تَضْرِبُ لَهُ بِمِمْرَةٍ فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا تَشْكُ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاجْزَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى آتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقَبَّةَ قَدْ ضَرَبَتْ لَهُ بِمِمْرَةٍ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصُوءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَاتَى بَطْنِ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا إِلَّا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَاءٍ نَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هَذِيلُ وَرَبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رَبَا أَضَعُ مِنْ رَبَا نَارِ رَبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النَّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَحَدْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللَّهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئَنَّ فَرْشَكُمْ أَحَدًا

دودھ پیتا تھا، بنو سعد کے ہاں اس کو ہذیل نے قتل کیا تھا اور جاہلیت کا
سورہ موقوف کیا گیا اور پہلا سورہ جو کہ میں نے اپنے سوردوں میں سے

تَكَرُّهُنَّ فَإِنْ فَعَلْنَا ذَلِكَ فَاصِرُ بُوْهُنَّ صَرَبًا
غَيْرِ مَبْرَحٍ رَّزَقْنَاهُمْ رِزْقَهُنَّ وَكَسَوْنَهُنَّ

موقوف کیا، وہ عباس بن عبدالمطلب کا ہے اور تحقیق وہ ④ موقوف کیا
گیا بالکل، تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو عورتوں کے حق میں تحقیق تم نے ان کو
اللہ تعالیٰ کی امان ⑤ کے ساتھ لیا ہے اور تم نے ان کی شرمگاہوں کو
اللہ تعالیٰ کے کلمہ کے ساتھ حلال کیا ہے اور تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ
تمہارے بستر پر کسی کو نہ آنے دیں کہ جس کے آنے کو تم مکروہ جانتے
ہو پس اگر وہ کریں یہ تو ان کو مارو سختی کے بغیر مارنا ان کا تم پر حق، ان کی
روزی اور ان کا کپڑا موافق تمہاری طاقت کے ہے اور تحقیق میں نے
تم میں ایسی چیز چھوڑی ہے کہ ہرگز تم اس کے بعد گمراہ نہیں ہو گے اگر
اس کے ساتھ اعتصام رکھو گے وہ چیز کتاب اللہ ہے اور تم پوچھے جاؤ
گے تو کیا جواب دو گے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا ہم گواہی دیں گے کہ
تحقیق آپ نے رسالت پہنچائی اور آپ نے امانت ادا کی اور آپ
نے خیر خواہی کی، پھر آپ نے اپنی شہادت ⑥ انگلی کے ساتھ اشارہ
کیا اس حال میں کہ اس کو آسمان کی طرف اٹھایا اور اس کو لوگوں کی
طرف جھکایا اور تین مرتبہ اسی طرح کہا یا الہی! گواہ رہ! یا الہی! گواہ رہ!
پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی، تکبیر کہی، پھر آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی
پھر تکبیر کہی، پھر عصر کی نماز پڑھائی اور نہ پڑھا درمیان ان دونوں کے
کچھ پھر سوار ہوئے یہاں تک کہ میدان عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ
میں آئے اور اپنی اونٹنی قصواء کا پیٹ پتھروں کی طرف کیا اور جبل ⑦
مشاء کو اپنے آگے کیا اور قبلہ کے سامنے ہوئے، پس مسلسل کھڑے
رہے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوا، تھوڑی سی زردی جاتی رہی
یہاں تک کہ آفتاب کی لکیہ غائب ہوئی اور پیچھے سوار کیا اسامہ کو اور
جلدی چلے یہاں تک کہ مزدلفہ میں آئے، پھر اس میں ایک اذان اور
دو تکبیرات کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھائی اور نہ پڑھی ان
دونوں کے درمیان کوئی نماز پھر لیٹ رہے یہاں تک کہ فجر طلوع
ہوئی، پھر جب کہ فجر ظاہر ہوئی تو اذان اور تکبیر کے ساتھ فجر کی نماز

بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا
بَعْدَهُ إِنْ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَنْتُمْ
تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ قَالُوا نَشْهَدُ
أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ وَأَذَيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ
بِإِصْبَعِهِ السَّبَابَةَ يَرَفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَكْنُتُهَا
إِلَى النَّاسِ اَللَّهُمَّ اَشْهَدْ اَللَّهُمَّ اَشْهَدْ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ
أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ
رَكِبَ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ
الْقُصُوءَ إِلَى الصَّخْرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ
بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى
غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتَّى
غَابَ الْقُرْصُ وَارْدَفَ أَسَامَةُ وَدَفَعَ حَتَّى أَتَى
الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ
وَاحِدٍ وَأَقَامَتَيْنِ وَلَمْ يَسْبَحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ
اضْطَجَعَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ
تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَأَقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ
الْقُصُوءَ حَتَّى أَتَى الْمُشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ
الْقِبْلَةَ فَدَعَا وَكَبَّرَ وَهَلَّلَ وَوَحَّدَ فَلَمْ يَزَلْ
وَاقِفًا حَتَّى أَصْفَرَ جَدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ
الشَّمْسُ وَارْدَفَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ حَتَّى أَتَى
بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ
الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجُمَرَةِ الْكُبْرَى
حَتَّى أَتَى الْجُمَرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا
بِسَبْعِ حَصَيَّاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا

مِثْلَ حَاصِي الْخَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمُنْحَرِ فَتَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بَدَنَةً بِيَدِهِ ثُمَّ أُعْطِيَ عَلِيًّا فَتَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبُضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِي قَدْرِ قَطِيبَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَقَاعَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَأَتَى عَلَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَلَى زَمَرٍ فَقَالَ انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمْ النَّاسُ عَلَى سِقَايَكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَأَوَّلُوهُ دَنُوءًا فَشَرِبَ مِنْهُ۔ (رواه مسلم)

(مسلم حدیث رقم ۱۴۷-۱۲۱۸)

پڑھائی پھر اونٹنی پر سوار ہوئے یہاں تک کہ مشعر حرام پر آئے تو قبلہ کے سامنے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور تکبیر کہی اور لا الہ الا اللہ کہا اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کہی اور مسلسل کھڑے رہے یہاں تک کہ صبح ہوئی خوب روشن اور آفتاب کے نکلنے سے پہلے چلے اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو سوار کیا اپنے پیچھے یہاں تک کہ وادی حمر کے درمیان آئے سواری کو تھوڑی سی حرکت ⑧ دی پھر چلے اس راہ میں کہ جو ٹپکتی ہے جمرہ کبریٰ کی طرف یہاں تک کہ جمرہ کے پاس ⑨ آئے جو درخت کے نزدیک ہے پس اس پر سات کنکریاں پھینکیں تکبیر کہتے تھے ہر کنکری کے ساتھ ان کنکریوں سے مانند کنکریوں ⑩ خذف کے آپ نے کنکریاں نالہ کے اندر سے ملدیں پھر لوٹے طرف جگہ قربانی کرنے کے تو نبی ﷺ ⑪ نے تریٹھ اونٹ اپنے ہاتھ کے ساتھ ذبح کئے باقی علی رضی اللہ عنہ کو عطا کئے تو ذبح کئے انہوں نے باقی اور شریک کیا نبی ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ہدی میں پھر آپ نے ہر اونٹ میں سے ایک ایک ٹکڑا گوشت کے لینے کا حکم دیا اور گوشت کے ٹکڑے ایک ہانڈی میں ڈالے گئے ان کو پکایا گیا تو دونوں نے اس قربانی سے کھایا اور دونوں نے اس کے شوربہ میں سے پیا پھر سوار ہوئے رسول اللہ ﷺ اور خانہ کعبہ کی طرف چلے اور طواف ⑫ کیا پس مکہ میں ظہر کی نماز پڑھی پھر عبدالمطلب کی اولاد کے پاس آئے جو زم زم کا پانی پلاتے تھے تو آپ نے فرمایا: ”اے اولاد عبدالمطلب کھینچو! ⑬ اگر اس کا خوف نہ ہوتا کہ تم پر لوگ غلبہ کریں گے اوپر پانی پلانے تمہارے کئے تو البتہ میں تمہارے ساتھ پانی کھینچتا تو عبدالمطلب کی اولاد نے آپ کو ڈول دیا اور آپ نے اس سے پیا۔“ (مسلم)

فوائد الحديث: ① حجۃ الوداع اس حج کو کہتے ہیں جو نبی ﷺ نے بعد فرض ہونے حج کے دسویں سال ہجری میں کیا اور حجۃ الوداع اس لئے کہا گیا کہ نبی ﷺ نے اس میں لوگوں کو احکام شرع کی تعلیم کی اور رخصت کیا اور خبر دی اپنی رحلت کی اور ان کو گواہ کیا اداء رسالت پر اور احکام کے پہنچانے پر۔ ② پس مدینے میں بہت آدمی آئے ارح یعنی اس خیال سے کہ نبی ﷺ کی پیروی کریں اور وہی ارح حج کرنے میں کام کریں جیسے آپ کریں۔ ③ فرمایا غسل کراخ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے غسل احرام کا اس عورت کو بھی جو حائضہ ہو یا نفاس والی ہو اور

معلوم ہوا کہ نفاس والی عورت کو مستحب ہے لگوت باندھنا کچھ کپڑا اندام نہانی پر رکھ کے اور اس میں اختلاف نہیں۔ ④ پس نماز پڑھی الخ کہا۔ ابن قیم نے زاد المعاد میں یہ نماز ظہر کی تھی احرام کی دو رکعتیں پڑھنا آپ سے کہیں ثابت نہیں سوائے فرض ظہر کے اور جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے دو رکعت پڑھی پس غالب ہے کہ یہ ظہر ہی کی دو رکعتیں ہوں اور احرام کی نہ ہوں اور بعض روایتوں میں آیا ہے کہ آپ نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں دو پس یہ دو رکعتیں ظہر ہی کی تھیں۔ ⑤ قصواء آپ کی اونٹنی کا نام تھا۔ ⑥ ہم عمرے کو نہ جانتے تھے بلکہ حج کے مہینوں میں عمرہ بجالانا ایام جہالت سے برا جانتے تھے۔ ⑦ پھر جلدی چلے الخ اس سے معلوم ہوا کہ طواف قدم میں رمل یعنی تھپل تھپل کر چلنا اور چار بار عادت کے موافق چلنا سنت ہے اور ثابت ہوا کہ طواف قدم سنت ہے اور اس پر ساری امت کا اتفاق ہے۔ ⑧ نبی ﷺ نے دو رکعتوں میں پڑھی الخ اس سے معلوم ہوا کہ جب طواف سے فارغ ہو تو مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے آ کر دو رکعت طواف کی ادا کرے پہلی رکعت میں سورۃ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھے۔ ⑨ پھر حجر اسود کی طرف آئے اس سے معلوم ہوا کہ طواف کی رکعتوں سے فارغ ہو کر پھر حجر اسود کو چھوئے اور باب الصفا سے نکلے۔ ⑩ صفا کی طرف الخ صفا ایک پہاڑ تھا نبی ﷺ کے زمانے میں اسی طرح مروہ اس کے سامنے اب وہاں مکان بن گئے اور پہاڑیوں کی جگہ سیڑھیاں بنا رکھی ہیں صفا کعبہ کے دروازے سے بیس پچیس قدم پر ہے۔ ⑪ پورا کیا وعدہ اپنا الخ یعنی دین کے پھیلانے کا اور اپنے نبی کی مدد کا۔ ⑫ اور اس نے اپنے بندے کی مدد کی الخ یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کی۔ ⑬ اگر میں پہلے جانتا الخ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کو علم غیب نہیں ہوتا جب تک اللہ پاک کسی بات کی خبر بذریعہ وحی یا الہام کے نہ دے تب تک کسی بات کا معلوم کرنا ان کا کام نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ نے آرزو کی کہ اگر ہدی ساتھ نہ ہوتی تو احرام حج کا عمرہ کر کے فسخ کر ڈالتا کہ اس میں آسانی اور سہولت ہے امت کے لئے اور آپ کی عادت تھی کہ جب اختیار دیا جاتا آپ کو دو باتوں میں تو اسے اختیار کرتے جو آسان یا آسان تر ہوتی اور اس سے ان لوگوں کا قول باطل ہو گیا جو حج کے فسخ کے قائل نہیں عمرہ کر کے اور بڑی تقویت ہوئی ان لوگوں کے مذہب کی جو فسخ حج عمرہ کے قائل ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ حج کے احرام کو عمرہ کر کے فسخ کر سکتے ہیں علامہ ابن القیم نے زاد المعاد میں طائیفین فسخ کے گیارہ جواب دیئے ہیں یہ نحل ان کے ربط کا نہیں ہے۔ ⑭ حج کو عمرہ کر ڈالے الخ یعنی اس لئے کہ طواف اور سعی ہو چکے اور عمرہ کے افعال پورے ہو گئے۔ ⑮ بلکہ ہمیشہ کو ہے الخ طائیفین فسخ کہتے ہیں احتیاط اس میں ہے کہ حج کے احرام کو فسخ نہ کرے ہم کہتے ہیں ترک فسخ میں احتیاط جب ہوتی کہ نبی ﷺ کی سنت ہم پر ظاہر نہ ہوتی اور جب آپ کی سنت ظاہر ہو گئی اور آپ نے سراقہ بن مالک بن جشم کے جواب میں قیامت تک کے لئے فرما دیا تو اب احتیاط اتباع سنت میں ہے نہ کہ ترک سنت میں۔ ⑯ کہ احرام الخ اس سے معلوم ہوا کہ اگر یوں احرام باندھے کہ یا اللہ میرا احرام وہی ہے جو فلاں شخص کا احرام ہے تو جائز ہے۔ ⑰ ساتھ میرے ہدی ہے الخ یعنی اس لئے میں نے احرام نہیں کھولا۔ ⑱ اور اپنے بال کترائے الخ یعنی جن کے پاس ہدی نہ تھی وہ حلال ہو گئے اس سے معلوم ہوا کہ بالوں کا کترانا بھی جائز ہے گو مردوں کو سر کا منڈانا افضل ہے مگر صحابہ نے یہاں افضل پر اس لئے عمل نہ کیا کہ اگر منڈا تے تو حج کے وقت مطلق بال نہ رہتے اس لئے یہاں کترانے پر کفایت کی اور حلق نہ کیا۔ ⑲ یعنی ذبح کی آٹھویں تاریخ احرام باندھے۔ ⑳ اور گمان نہیں کرتے تھے الخ مطلب یہ ہے کہ قریش تمام عرب کا خلاف کرتے تھے عرب کے عام لوگ عرفات میں جا کر وقوف کرتے اور قریش مزدلفہ میں کھڑے رہتے اور کہتے ہم اللہ تعالیٰ کے گھر والے ہیں ہم حرم سے باہر نہ جائیں گے اور مزدلفہ حرم میں ہے تو نبی ﷺ نے بفرمان واجب الاذعان قرآن کے عرفات میں جا کر وقوف کیا جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”پھر تم وہاں سے لوٹو جہاں سے سب لوگ لوٹتے ہیں“ یعنی عرفات سے۔

① پھر خطبہ فرمایا الخ ہجرت کے دسویں سال نبی ﷺ نے حج کیا عرب کے ہزاروں آدمی جمع تھے اس وقت نبی ﷺ نے خطبہ پڑھا حق خون اور پرانے مال لینے سے روکا اور کفر کی رسمن سے منع کیا اور پچھلے خون کے دعویٰ اور اگلے بیابج باطل کئے بلکہ اپنے خاندان سے پہلے ان کو موقوف کیا پھر جو رد و خاوند کے حق بتلائے پھر اپنی موت کا اشارہ کیا اور فرمایا کہ اگر قرآن پر چلو گے تو گمراہ نہ ہو گے پھر لوگوں سے اپنی پیغام

رسائی کا اقرار لیا اور خدا کو اس پر گواہ کیا اس خطبے کے بعد نبی ﷺ کو وسیع اور بے دن صحیح اور سالم رہے پھر آخر صفر میں بیمار ہوئے بارہویں ربیع الاول کو انتقال کیا۔ ② تحقیق تمہارے خون الخ یعنی جیسے مکہ میں اور ذی حجہ کے مہینے میں عرفہ کا دن احرام ہے اس میں زیادتی کسی طرح درست نہیں اسی طرح اپنی جانوں اور مالوں کو حرام جانو کسی کو دوسرے مسلمان کا ناحق جان کر مارنا اور مال کا چھین لینا درست نہیں۔ ③ قدموں کے نیچے الخ یعنی کفر کی باطل رسمیں جیسے نوہ کرنا، نجوی سے غیب کی بات پوچھنا نسب میں طعن کرنا۔ ④ تحقیق وہ الخ یعنی سود کا اب لینا دینا حرام ہو گیا ہے صرف اصل قرض کا لین دین ہونا چاہئے۔ ⑤ امان اللہ کے الخ یعنی اس کے عہد کی کہ تم سے کیا ہے یا تم نے اس سے کیا ہے ان کے حقوق کی رعایت کے بارے میں۔ ⑥ پھر نبی ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا الخ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک جل جلالہ وجل شانہ اپنی ذات پاک سے عالم کے اوپر ہے اور یہی عقیدہ تھا نبی ﷺ کا اسی لئے اشارہ جس کی طرف اس کی اور باطل ہوا نہ بن حیثان امت گرفتار ان جمیت کا جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب جگہ ہے یا جیسے عرش پر ہے ویسے ہی فرش پر یا جیسے عالم کے اوپر ہے ویسے ہی نیچے ہے اور معلوم ہوا کہ یہی عقیدہ تھا صحابہ کرام کا اس لئے کہ اگر کسی صحابی کا خیال بھی اس کے موافق ہوتا تو وہ بجلی کی طرح چمک کر نبی ﷺ سے سوال کرتا اور آپ کے جواب میں اپنی اصلاح دین و دنیا جانتا اور آپ کے قول کو نور ایمان تصور کرتا اور ظاہر ہے کہ ایسا اجتماع جیسے عرفات میں ہوا کبھی نہیں ہوا۔ ⑦ جل مشاہدہ کو الخ یعنی پکڑ ڈنڈی کو۔ ⑧ حرکت دی الخ اس سے معلوم ہوا کہ یطین محسر سے جلدی گزرنا چاہئے اور یہ سنت ہے اس مقام کی سنتوں میں سے اور وہ ایک تیر کے پتہ تک ہے یا ذہید پھینکنے کی دوری تک الخ اس سے معلوم ہوا کہ لوٹنے وقت عرفات سے اس راہ کے سوا ہے جس راہ سے آپ عرفات کو گئے تھے اور یہ ایسی بات ہے جیسے آپ نے مکہ جاتے وقت ثمیۃ العلیا کی راہ لی اور نکلنے وقت ثمیۃ السفلی کی راہ میں بھی آپ ایک راہ سے جاتے دوسرے سے آتے یا استسقاء میں چادر لٹے غرض یہ سب کچھ گویا بطور تقاول کے ہوا۔ ⑨ جمرہ کے پاس الخ اور اسی کو جمرہ عقبہ کہتے ہیں۔ ⑩ مانند کنکریوں خذف کے الخ یعنی ایسی کنکریاں جو چٹکی سے ماری جاتی ہیں اور مڑنے دانے کے برابر ہوں اس سے بڑی ہوں نہ چھوٹی تب بھی کافی ہیں مگر پتھر ہوں اور یہاں سے معلوم ہوا کہ ایک ایک کنکری الگ الگ مارے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہے اور وطن وادی میں کھڑا ہو کر مارے۔ ⑪ نبی ﷺ نے الخ اس سے ثابت ہوا کہ مستحب ہے اپنے ہاتھ سے ہدی کا ذبح کرنا اور نیابت بھی جائز ہے بالا جماع جب نائب مسلمان ہو کیونکہ آپ نے سینتیس اونٹوں کے ذبح کرنے کی علی رضی اللہ عنہما کو اجازت دی جو آپ کے ذبح کرنے سے بچ گئے تھے۔ ⑫ اور طواف کیا الخ یعنی طواف افاضہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ طواف افاضہ رکن ہے اور یہ بہت بڑا رکن ہے حج کا باجماع مسلمین اول وقت اس کا قربانی کی رات کے نصف سے ہے اور افضل وقت اس کا رومی جمرہ عقبہ کے بعد نیز ذبح ہدی اور حلق کے پیچھے ہے اور تمام امت کا اتفاق ہے کہ اس طواف میں رمل ہے نہ اضطباع اور اس طواف کو طواف الزیارت اور طواف الفرض اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں۔ ⑬ کھینچو الخ یہ نبی ﷺ نے زحرم کی سبیل پر عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ پانی بھرتا اور پلانا بڑی فضیلت ہے کیونکہ آپ نے اس کی آرزو کی مگر اس خوف سے کہ کہیں بنی عبدالمطلب کی خدمت چھن نہ جائے آپ اسے بجانہ لائے اور معلوم ہوا کہ بعض مستحبات کا کسی مصلحت سے ترک کرنا روا ہے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم نبی ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں نکلے بعض ہم میں سے وہ تھے کہ جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض ہم میں سے وہ تھے کہ جنہوں نے حج کا احرام باندھا جب ہم مکہ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے صرف عمرہ کا احرام باندھا ہے اور

۲۵۵۶- (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يَهْدِ فَلْيَحِلِّ وَلَمْ يَحِلِّ وَلَمْ يَحِلِّ فَلْيَحِلِّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى

يَحِلُّ مِنْهُمَا وَفِي رَوَايَةٍ فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ بِنَحْرِ
 هَدْيِهِ وَمَنْ أَهْلٌ يَحْجُّ فَلَيْتُمْ حَجَّهُ قَالَتْ فَحَضَّتْ
 وَلَمْ أَطْفُ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ أَزَلْ
 حَائِضًا حَتَّى كُنْتُ يَوْمَ عَرَفَةَ وَلَمْ أَهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ
 فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطُ وَأُهْلِلَ
 بِالْحَجِّ وَاتْرُكُ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتَّى قَضَيْتُ حَجِّي
 بَعَثَ مَعِيَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَرَنِي أَنْ
 أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّعِيمِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ
 كَانُوا أَهْلًا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ
 حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى وَأَمَّا
 الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا
 وَاحِدًا (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۳۱۹)

ومسلم حدیث رقم (۱۱۱ - ۱۲۱۱) وابوداؤد حدیث
 رقم ۱۷۸۱ والنسائی حدیث رقم ۲۷۶۴ واحمد فی
 المسند ۱/۱۷۷

ہدی نہیں لایا تو اسے چاہئے کہ وہ حلال ہو جائے اور جس نے
 عمرہ کا احرام باندھا ہے اور ہدی بھی ساتھ لایا ہے تو اسے
 چاہئے کہ وہ عمرہ کے ساتھ حج کا احرام باندھے پھر احرام سے
 نہ نکلے یہاں تک کہ ان دونوں سے حلال ہو، اور ایک روایت
 میں ہے کہ پس نہ حلال ہو یہاں تک کہ حلال ہوا پی ہدی کے
 ذبح کرنے سے اور جس نے حج کا احرام ۱ باندھا ہے تو
 اسے چاہئے کہ اپنا حج پورا کرے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، پس
 میں حائضہ ہوئی اور میں نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور نہ ہی
 میں نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی تھی تو میں حائضہ رہی
 یہاں تک کہ عرفہ کا دن آ گیا اور میں نے احرام نہیں باندھا تھا
 مگر عمرہ کا، تو مجھے نبی ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں اپنا سر کھولوں
 اور کنگھی کروں ۲ اور حج کا احرام باندھوں اور چھوڑ دوں میں
 ۳ عمرہ کو، پس میں نے کیا یہاں تک کہ میں نے اپنا حج ادا کیا
 آپ نے میرے ساتھ عبدالرحمن بن ابوبکر کو بھیجا اور مجھ کو حکم
 کیا کہ میں اپنے عمرہ کے بدلے تعیم سے عمرہ کروں، سیدہ
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، پس ان لوگوں نے خانہ کعبہ کا طواف کیا
 جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور درمیان صفا اور مروہ کے
 سعی کی، پھر وہ لوگ احرام سے نکلے، پھر اس کے بعد دوسرا
 طواف کیا جو منی سے لوٹنے کے بعد کیا جاتا ہے اور جن لوگوں
 نے حج اور عمرہ کو جمع کیا تھا تو انہوں نے صرف ایک طواف
 ۴ کیا۔ (بخاری و مسلم)

۱ اور جس نے حج کا احرام باندھا ہے الخ یعنی ہدی ساتھ نہیں لایا اس حدیث میں دلیل ہے کہ حج کی تیوں قسمیں جائز ہیں اور ان کے جائز
 ہونے پر امت کا اجماع ہے۔ ۲ اور حج کا اس کے بعد احرام باندھوں الخ اس سے معلوم ہوا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا متعیم تھیں اور انہوں نے
 روایت کیا ہے کہ ان کا احرام صرف حج کا احرام تھا اور تطبیق یہ ہے کہ جس نے حج کا احرام کہا اس نے باعتبار اول کے کہا کیونکہ پہلے آپ نے
 حج کا احرام باندھا تھا جیسے اور صحابہ نے اس کے بعد نبی ﷺ نے ان کو حکم کیا کہ حج کو فسخ کر کے عمرہ کر لو جیسے اور صحابہ کو حکم فرمایا جن کے ساتھ
 ہدی تھی اور جس نے عمرہ کا احرام کہا اس نے آخری حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا۔ ۳ چھوڑ دوں میں الخ یہ جو فرمایا کہ عمرہ چھوڑ دو تو اس
 سے یہ مراد نہیں ہے کہ اسے باطل کر دو بلکہ مطلب یہ ہے کہ ابھی اس کے افعال میں دیر نہ کر یہاں تک کہ پاک ہو جاؤ اور افعال حج بجالانا

شروع کرو اس لئے افعال حج جیسے وقوف عرفات ہے یا رمی جمار یہ حیض کی حالت میں بھی ہو سکتے ہیں بخلاف طواف کے کہ عمرہ کا بڑا فعل ہے اور وہ مسجد کے اندر ہوتا ہے پھر وہ حائضہ کیونکر کر سکتی ہے۔ ❶ طواف ایک اربع یعنی حج اور عمرہ دونوں کی طرف سے اس سے معلوم ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف کافی ہے حج اور عمرہ دونوں کی طرف سے اور عمرہ اس کا حج میں داخل ہو جاتا ہے اور ابوحنیفہؒ نے کہا کہ لازم ہیں اس کو دو طواف اور دو سعی اور علیؓ سے یہی منقول ہے امام ابن القیم نے زاد المعاد میں علیؓ کی حدیث کو روایت کیا ہے، حفص بن ابوداؤد نے کہا امام احمد اور مسلم نے کہا حفص متروک الحدیث ہے اور ابن خراش نے کہا حفص جھوٹا ہے حدیثیں بنایا کرتا ہے اور اس کی سند میں محمد بن عبدالرحمن بن ابی الیٰس بھی ضعیف ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فائدہ اٹھایا ❶ حجۃ الوداع میں عمرہ کا حج کے ساتھ پس لے چلے اپنے ساتھ ہدی ذوالحلیفہ سے اور شروع کیا تو عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا پس لوگوں نے تمتع کیا نبی ﷺ کے ساتھ عمرہ کا ساتھ حج کے، تو بعض لوگ ہدی لائے تھے اور بعض ان میں سے ہدی نہیں لائے تھے پھر جب نبی ﷺ مکہ آئے لوگوں کو فرمایا تم میں سے جو ہدی لایا ہے تو وہ کسی چیز سے حلال نہ ہو جس سے باز رہا ہے یہاں تک کہ اپنا حج ادا کرے اور جو شخص کہ تم میں سے ہدی نہ لایا ہو تو وہ خانہ کعبہ کا طواف کرے اور صفا اور مروہ میں سعی کرے اور بال کتر آوے ❷ اور چاہئے کہ احرام سے نکلے پھر حج کا احرام باندھے اور ہدی ذبح کرے اور جو شخص ہدی نہ پائے تو اسے چاہئے کہ وہ حج کے دنوں میں تین دن ❸ روزے رکھے اور سات دن جب کہ اپنے اہل کی طرف لوٹے ❹ پھر نبی ﷺ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا جب کہ مکہ میں آئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا سب چیزوں سے پہلے پھر جلدی چلے طواف کرنے میں تین بار اور چار بار اپنی چال پر چلے پھر نزدیک مقام ابراہیم ❺ کے دو رکعت پڑھیں جب کہ پورا کیا اپنا طواف خانہ کعبہ کے گرد پھر سلام پھیرا پھر لوٹے اور صفا پر آئے پھر صفا و مروہ میں سات پکر لگائے پھر کسی چیز سے حلال نہ ہوئے کہ جس سے باز رہے تھے یہاں تک کہ اپنا حج پورا کیا اور اپنی

۲۵۵۷- (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ فَأَهَلَ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرَمٌ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيُطْفِئْ بِالْبَيْتِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيَقْصِرْ وَلْيَحِلِّ ثُمَّ لِيَهْلُ بِالْحَجِّ وَلْيَهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَطَافَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَّمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعًا فَرَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَأَنْصَرَفَ فَاتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرَمٌ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهَ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَقَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرَمٌ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ -

(متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۶۹۱ و مسلم

حدیث رقم (۱۷۴-۱۲۲۷) و ابوداؤد حدیث رقم

۱۸۰۵ والنسائی حدیث رقم ۲۷۳۲ واحمد فی
المسند ۱۳۹/۲

ہدی ذبح کی نحر کے دن اور چلے پھر خانہ کعبہ کا طواف کیا پھر ہر
چیز سے حلال ہوئے کہ جس سے باز رہے تھے اور صحابہ رضی اللہ
میں سے جو بھی ہدی لایا تھا اس نے بھی ایسا ہی کیا جیسا کہ
رسول اللہ ﷺ نے کیا۔ (بخاری و مسلم)

فوائد الحديث: ❶ فائدہ اٹھایا الخ اس حدیث سے دلیل لی ہے ان لوگوں نے جو کہتے ہیں کہ نبی ﷺ تمتع تھے اور یہ ان کی صریح
غفلت ہے۔ کیونکہ اس حدیث کے اخیر میں تصریح کی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی ﷺ قارن تھے کہ پھر کسی چیز کو اپنے اوپر حلال نہیں کیا ان
چیزوں میں سے جن کو بہ سبب احرام کے اپنے اوپر حرام کیا تھا یہاں تک کہ حج سے بالکل فارغ ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ آپ قارن تھے
کیونکہ قارن جب تک وقوف عرفات اور رمی ہمارے فارغ نہ ہوئے تب احرام نہیں کھول سکتا اور یہی مذکور ہے اس حدیث میں کہ آپ نے
احرام نہیں کھولا یہاں تک کہ حج سے بالکل فارغ ہوئے تو مراد تمتع سے حدیث میں تمتع لغوی ہے۔ ❷ اور بال کترائے الخ یہاں آپ نے
کترانے کا حکم اس لئے دیا کہ حج کے بعد منڈانا ہے ورنہ بال نہ رہتے۔ ❸ تین روزے رکھے الخ اس سے معلوم ہوا کہ جو حج اور عمرہ جدا جدا
نہ کرے ایک ہی سفر میں دونوں ادا کرے تو اس کے لئے قربانی ضروری ہے پھر اگر قربانی میسر نہ ہو تو دس روزے رکھے تین حج کے دنوں میں
یعنی ساتویں آٹھویں نویں اور سات اس کے بعد جب گھر کو لوٹے اور قربانی کم از کم ایک بکری ہے ایک شخص کی طرف سے یا ایک گائے یا
اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے۔ ❹ پھر نبی ﷺ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا الخ اس سے معلوم ہوا کہ طواف قدم مستحب ہے اور اس میں
تین بار اچھل اچھل کر چلنا بھی مستحب ہے۔

❺ مقام ابراہیم کے دو رکعت الخ اس سے معلوم ہوا کہ طواف کی دو رکعتیں مقام ابراہیم کے پیچھے ادا کرنا مستحب ہے۔

۲۵۵۸- (۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ هَذِهِ عُمْرَةٌ نِ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ
الْهَدْيُ فَلْيَحِلِّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَإِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي
الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ۔ (رواه مسلم) (مسلم)
حدیث رقم (۲۰۳-۱۲۴۱) والنسائی حدیث رقم
۲۸۱۵ والدارمی حدیث رقم ۱۸۵۶ واحمد فی
المسند ۲۳۶/۱

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”یہ عمرہ ہے کہ ہم نے اس کے ساتھ فائدہ اٹھایا، پس
جس شخص کے پاس ہدی نہ ہو تو اسے چاہئے کہ وہ حلال ہو
جائے سب طرح کا حلال ہونا، اس لئے کہ تحقیق عمرہ کرنا
داخل ہوا حج میں روز قیامت ❶ تک۔“ (مسلم)

فوائد الحديث: ❶ روز قیامت تک الخ اس سے اہل جاہلیت کا قول رد ہو گیا جو حج کے دنوں میں عمرہ کو برا جانتے تھے اور مانعین فسخ کا
بی قول رد ہو گیا کہ حج کے احرام کو فسخ نہ کرے احتیاط جب ہوتی کہ نبی ﷺ کی سنت ہم پر ظاہر نہ ہوتی اور جب ہم پر آپ نے قیامت تک کے
لئے فرمادیا کہ عمرہ حج میں داخل ہو گیا تو اب احتیاط اتباع سنت میں ہے نہ کہ ترک سنت میں۔

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي۔

اور یہ باب خالی ہے دوسری فصل سے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

عطاءؓ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا جابر بن عبد اللہؓ سے سنا کہ لوگوں میں کتنے میرے ساتھ سننے میں شریک تھے انہوں نے کہا کہ محمدؐ کے صحابہؓ نے احرام باندھا خالص اکیلے حج کا عطاء نے کہا کہ جابرؓ نے کہا: ”پس نبی ﷺ صبح کے وقت آئے چوتھی تاریخ کے کہ گزری تھی ذوالحجہ کی تو ہم کو یہ حکم ہوا کہ حلال ہو جائیں عطاء نے کہا کہ آپ نے فرمایا: ”حلال ہو جاؤ اور عورتوں کے پاس جاؤ“ عطاء نے کہا اور نہ واجب کی آپ نے صحبت کرنا ان پر لیکن حلال کر دیں ان پر عورتیں“ (جابرؓ نے کہا) ہم نے کہا جب کہ نہ رہیں درمیان ہمارے اور درمیان عرفہ کے مگر پانچ راتیں تو ہم کو حکم کیا کہ ہم اپنی بیویوں سے صحبت کریں پھر عرفہ کے میدان میں حاضر ہوں اس حال میں کہ ہماری شرم گاہیں منیٰ نپکاتی ہوں ❶ عطاء نے کہا کہ جابر نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کیا گویا کہ میں ان کے اشارہ کرنے کی طرف دیکھتا ہوں اپنے ہاتھ کے ساتھ کہ اس کو بلاتے تھے جابرؓ نے کہا کہ نبی ﷺ کھڑے ہوئے ہمارے درمیان اور فرمایا: ”تم نے جانا کہ میں تمہاری نسبت اللہ تعالیٰ سے بہت ❷ ڈرتا ہوں اور تم میں بہت سچا ہوں اور تم میں بہت نیک ہوں اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی حلال ہو جاتا جیسے کہ تم حلال ہوئے ہو اور اگر میں پہلے سے جانتا اپنے کام سے اس چیز کو جو کہ میں نے بعد میں جانا تو میں نہ لاتا ہدی کو پس تم حلال ہو جاؤ (جابر کہتے ہیں کہ) پھر ہم حلال ہوئے اور ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی عطاء کہتے ہیں کہ سیدنا جابرؓ نے کہ علیؓ آئے اپنے کام سے تو آپ نے فرمایا: ”تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟“ انہوں نے کہا اس چیز کا ❸ کہ جس کا نبی ﷺ نے احرام باندھا ہے پھر ان کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پس ہدیٰ ذبح کرو اور احرام کی حالت میں ٹھہرے رہو“ جابرؓ نے کہا آپ کے لیے

۲۵۵۹- (۵) وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ فِي نَاسٍ مَعِيَ قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَحَدَّهٖ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ صَبَحَ رَابِعَةَ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حِلُّوْا وَأَصِيبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَمْ يَعْرِمْ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحَلَّهُمْ لَهُمْ فَقُلْنَا لِمَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسُ أَمْرًا أَنْ نَفْضِيَ إِلَى نِسَائِنَا فَنَاتِي عَرَفَةَ تَقَطُّرُ مَدَا كِيرَنَا الْمَنِيَّ قَالَ يَقُولُ جَابِرٌ بِيَدِهِ كَتَاتِي أَنْظِرْ إِلَى قَوْلِهِ بِيَدِهِ يُحَرِّكُهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ إِنِّي أَنْفَكُكُمْ لِلَّهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبْرُّكُمْ وَلَوْ لَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ وَلَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسْقِ الْهَدْيَ فَحِلُّوْا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلَيَّ مِنْ سَعَاتِهِ فَقَالَ بِمَ أَهْلَلْتُ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَهْدِ وَأَمْكُ حَرَامًا قَالَ وَأَهْدِي لَهُ عَلَيَّ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بَيْنَ جُعْشُمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْغَمَامُ هَذَا أَمْ لَا يَدِّ قَالَ لَا يَدِّ - (مسلم) (مسلم) حدیث رقم (۱۶۱-۱۲۱۶) والنسائی حدیث رقم ۲۸۰۵ وابن ماجہ حدیث رقم ۲۹۸۰ واحمد فی المسند ۴/ ۱۷۵

علیؑ ہدی لائے پس سراقہ بن مالک بن عشمؓ نے کہا، اے اللہ کے رسول! کیا یہ ❶ (صرف) اس سال کیلئے ہے یا ہمیشہ کے لئے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ ہمیشہ کیلئے ہے۔“ (مسلم)

فوائد الحديث: ❶ نکاتی ہوں الخ یعنی صحابہ نے اس عذر کی وجہ سے احرام کھولنے میں تامل کیا۔ ❷ بہت ذرا تاہوں الخ یعنی پھر میرے حکم بجالانے میں کیا تامل ہے۔ ❸ کہا اس چیز کے ساتھ الخ یعنی میں نے لبیک میں یہ کہا ہے کہ جو لبیک نبی ﷺ کی ہو وہی میری ہے۔ ❹ یہ الخ یعنی حج کو فسخ کر دینا عمرہ کر کے کئی بار گزارا کہ مانعین فسخ کا قول درست نہیں ہے اس حدیث سے اور ابن عباسؓ کی گزارشت حدیث اور جابرؓ کی حدیث طویل کے رد سے اور یہ اس باب میں نص ہیں اور تنسیخ کرنا قیامت تک جائز ہے ہر ایک شخص کے لئے ان حدیثوں کے ظاہر سے یہی نکلتا ہے اگر کوئی حج کا احرام باندھے لیکن ہدی ساتھ نہ ہو تو وہ مکہ میں جا کر حج کی نیت فسخ کر سکتا ہے اور عمرہ کر کے احرام کھول سکتا ہے پھر ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ کو حج کا نیا احرام باندھ سکتا ہے اور اس تاریخ تک سب کام کر سکتا ہے جو احرام کی حالت میں جائز نہ تھے اور ابو حنیفہؒ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ نے یہ کہا کہ حج کا فسخ کرنا جائز نہیں ہے لیکن تمتع کرنا یعنی میقات سے صرف عمرے کی نیت کرنا پھر آٹھ تاریخ کو حج کا احرام باندھنا درست ہے وہ اس حدیث کی تاویل کرتے ہیں کہ ہمیشہ تک درست ہونے سے آپ کا یہ مطلب ہے کہ تمتع قیامت تک درست ہے لیکن حج فسخ کر کے عمرہ کرنا یہ اسی سال سے خاص تھا۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ آئے چوتھی تاریخ جو کہ گزری تھی ذوالحجہ سے یا پانچویں کو پھر میرے پاس اس حالت میں آئے کہ غصہ میں تھے میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! آپ کو کس نے غصہ دلایا؟ اس کو اللہ تعالیٰ آگ میں داخل کرے آپ نے فرمایا: ”کیا تو نہیں جانتی کہ میں نے حکم کیا لوگوں کو ایک امر کے ساتھ پھر وہ تردد کرتے ہیں اور اگر تحقیق میں پہلے سے جانتا کام اپنے سے اس چیز کو جو کہ میں نے بعد میں جانی تو میں اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا یہاں تک کہ میں اس کو خریدتا پھر حلال ہوتا جیسے ❶ لوگ حلال ہوئے۔“ (مسلم)

۲۵۶۰- (۶) وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَارْبَعَ مَضِيْنٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ أَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضَبَانٌ فَقُلْتُ مَنْ أَغْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدَخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ قَالَ أَوْ مَا شَعَرْتُ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ قِيَادًا هُمْ يَتَرَدَّدُونَ وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سَقْتُ الْهَدْيَ مَعِيَ حَتَّى اشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَحِلَّ كَمَا خَلُّوا۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۳۰-۱۲۱۱) -

فوائد الحديث: ❶ جیسے لوگ حلال ہوئے الخ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں حج اور عمرے کی نیت سے احرام باندھا اور قربانی ساتھ لی جب مکہ میں پہنچے تو حکم کیا کہ جس کے ساتھ قربانی نہ ہو وہ اپنا احرام اتارے اور حج کے موسم میں پھر احرام باندھے تو اصحاب کو احرام کے اتارنے میں تردد تھا اس واسطے کہ نبی ﷺ نے احرام نہ اتارنا تھا سو فرمایا: میں قربانی ساتھ لانے سے مجبور ہو گیا ہوں اگر میں یہ حال جانتا تو مکہ میں قربانی خرید کرنا اور جیسے لوگوں نے احرام اتارا میں بھی اتار دیتا اہل حدیث نے ظاہر حدیث کی رو سے دونوں امر کو جائز رکھا ہے۔ ابن قیمؒ نے اعلام میں کہا کہ نبی ﷺ نے فتویٰ دیا حج کو فسخ کر کے عمرہ بنادینے کا پھر فتویٰ دیا کہ یہ امر مستحب ہے اور یہ حکم کسی دوسرے حکم سے منسوخ نہیں ہوا اور یہی اللہ کا دین ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ حج کو فسخ کر ڈالنا اور عمرہ کر دینا اگر کوئی ان حدیثوں کی رو سے واجب کہے تو اس کا

قول قوی ہوگا اس کے قول کی بہ نسبت جو اس سے منع کرتا ہے الی آخرہ۔

بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ

مکہ میں داخل ہونے اور طواف کرنے کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما آتے تھے مکہ میں مگر ذی طوی ۱ میں رات گزارتے یہاں تک کہ صبح نہ کھاتے نہاتے اور نماز پڑھتے پھر مکہ میں داخل ہوتے دن کو اور جس وقت مکہ سے نکلتے تو ذی طوی سے گذرتے اور اس میں رات گزارتے یہاں تک صبح کرتے اور ذکر کرتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۶۱- (۱) عَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدُمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طَوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَتَغَسَّلَ وَيُصَلِّيَ فَيَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَإِذَا نَفَرَ مِنْهَا مَرَّ بِذِي طَوًى وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ وَيَذْكُرَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۷۷۳ و مسلم حدیث رقم ۲۲۶-۱۲۵۹) و ابو داؤد حدیث رقم ۱۸۶۵ و النسائی حدیث رقم ۲۸۶۲ و الدارمی حدیث رقم ۱۹۲۷ و الموطا حدیث رقم ۲۰ من کتاب الحج

فوائد الحديث: ذی طوی ایک مشہور مقام ہے مکہ سے قریب۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ کی طرف تشریف لائے تو اس میں بلندی کی طرف سے داخل ہوئے اور اس کے نشیب کی طرف سے نکلے۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۶۲- (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۳۷۷ و مسلم حدیث رقم ۲۲۴-۱۲۵۸) و ابو داؤد حدیث رقم ۱۸۶۹ و الترمذی حدیث رقم ۸۵۳ و النسائی حدیث رقم ۲۸۶۵ و ابن ماجہ حدیث رقم ۲۹۴۰ و احمد فی المسند ۴۰/۶

سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا پس مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ پہلا کام جو آپ نے مکہ میں آ کر کیا وہ وضو تھا پھر خانہ کعبہ کا طواف کیا پھر عمرہ نہ ہوا ۱ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حج کیا پس تھا پہلا کام کہ شروع

۲۵۶۳- (۳) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَخْبَرْتَنِي عَائِشَةُ أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةَ ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ

الطَّوَّافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرْتُ عُمَانَ
مِثْلَ ذَلِكَ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم
۱۶۱۴ و مسلم حدیث رقم (۱۹۰-۱۲۳۵)

فوائد الحدیث: ۵ پھر عمرہ نہ ہوا الخ اس حدیث سے یہ مراد ہے کہ جب تک سعی سے فارغ نہ ہو لے احرام سے نہیں نکل سکتا صرف خانہ کعبہ کا طواف کرنے سے بلکہ جب کعبہ کا طواف کر لے اور طواف کی دو رکعت پڑھ لے پھر صفا و مروہ کے درمیان دوڑے تو عمرے کے افعال پورے ہوئے

۲۵۶۴- (۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدُمُ سَعْيَ ثَلَاثَةِ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ (متفق علیہ)

(البخاری حدیث رقم ۱۶۱۶ و مسلم حدیث رقم ۱۸۹۳ والنسائی ۲۳۱-۱۲۶۱ و ابو داؤد حدیث رقم ۱۸۹۳ والنسائی

حدیث رقم ۲۹۴۱ واحمد فی المسند ۲/۱۲۵)

۲۵۶۵- (۵) وَعَنْهُ قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعَى بَيْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ (رواه مسلم) (البخاری حدیث رقم ۱۶۴۴ و مسلم حدیث رقم (۲۳۰-۱۲۶۱) والترمذی حدیث رقم ۸۵۷ والموطا حدیث رقم ۱۰۸ من کتاب الحج والدارمی حدیث رقم ۱۸۴۱ واحمد فی المسند ۲/۴۰)

فوائد الحدیث: ۵ چلنے میں جلدی کی الخ۔ یہ فعل یعنی تین پھیروں میں اچھل کر چلنا اور چار پھیروں میں عادت کے موافق چلنا عمرہ کے طواف اور حج کے طواف قدموں میں مستحب ہے اور اچھل کر چلنا یہ ہے کہ ذرا دوڑ کر مونڈھے ہلاتے ہوئے چلے جیسے بہادر اور زور آور سپاہی چلتے ہیں یہ اول کے تین پھیروں میں ہوتا ہے اور اس کا سبب صحیحین کی روایت میں مذکور ہے کہ جب نبی ﷺ اور آپ کے اصحاب مکہ میں آئے تو مشرکین نے کہا کہ یہ لوگ مدینہ کے بخار سے ناتوان ہو گئے ہیں تو آپ نے صحابہ کو تین پھیروں میں رمل کرنے کا حکم دیا۔ تاکہ مشرکین کو یہ معلوم ہو کہ مسلمان ناتوان نہیں ہوئے ہیں بلکہ طاقت ور ہیں پھر یہ سنت قائم رہی اسلام کی ترقی کے بعد بھی اور قیامت تک قائم رہے گی اور بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ رمل کی مشروعیت مشرکوں کے ڈرانے کے لئے ہوتی ہے بالکل غلط ہے کیونکہ طواف تو پہلے ہی مشروع اور سنت ابراہیمی تھا۔ ۲ دوڑتے ہیں مسیل میں الخ اس سے معلوم ہوا کہ پانی بننے کی جگہ دوڑ کر چلنا ضروری ہے اب وہاں دوہزار نشان لگا دیئے ہیں ان کو ”میلین اخضرین“ کہتے ہیں ان کے درمیان دوڑ کر چلے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو حجر اسود کے پاس آئے تو اس کو بوسہ دیا پھر اپنے دائیں ہاتھ کی طرف چلے تو تین بار بازو ہلا کر جلدی چلے اور چار بار اپنی چال چلے۔ (مسلم)

۲۵۶۶- (۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا۔ (رواہ مسلم) (مسلم حدیث رقم ۳۲۲۳-۱۲۶۱) والترمذی حدیث رقم ۸۵۶ والنسائی حدیث رقم ۲۹۳۹ والدارمی حدیث رقم (۱۸۴۰)

سیدنا زبیر بن عری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کو بوسہ دینے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اس کو ہاتھ لگاتے تھے اور اس کو بوسہ دیتے تھے۔ (بخاری)

۲۵۶۷- (۷) عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيُقْبِلُهُ۔ (رواہ البخاری) (البخاری حدیث رقم ۱۶۱۱ والترمذی حدیث رقم ۸۶۱ والنسائی حدیث رقم ۲۹۳۹ والدارمی حدیث رقم (۱۸۴۰)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو نہیں دیکھا کہ خانہ کعبہ کو ہاتھ لگاتے ہوئے مگر دو رکعتوں کو جو کہ یمن کی جانب ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۶۸- (۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۶۰۹ و مسلم حدیث رقم ۲۴۷-۱۲۶۹ والترمذی حدیث رقم ۸۵۸ واحمد فی المسند ۱۱۴/۲)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے طواف کیا حجتہ الوداع میں اونٹ پر حجر اسود کو یمن کے ساتھ ۱ بوسہ دیتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۶۹- (۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ يَمَحُجُّنِ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۶۰۷ و مسلم حدیث رقم ۲۲۳-۱۲۷۲ وابوداؤد حدیث رقم ۱۸۷۷ والنسائی حدیث رقم ۲۹۵۴ وابن ماجہ حدیث رقم (۲۹۴۸)

فوائد الحديث: ۱: یمن کے ساتھ الحج یمن اس چھتری کو کہتے ہیں کہ جس کا سر مڑا ہوا ہو۔ جیسے کھونڈی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر بھوم کے وقت حجر اسود کو نہ چھو سکے تو چھری وغیرہ سے چھو لے اور اس کو بوسہ دے لے۔

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ پر خانہ کعبہ کا طواف کیا چپ حجر اسود پر آتے

۲۵۷۰- (۱۰) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى الرُّكْنَ أَشَارَ إِلَيْهِ

تو اس کی طرف اشارہ کرتے ایک چیز کے ساتھ کہ جو آپ کے ہاتھ میں تھی اور اللہ اکبر کہتے۔ (بخاری)

بَشَىٰ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ۔ (بخاری) (البخاری حدیث رقم ۱۶۱۳ و الترمذی حدیث رقم ۸۶۵ و النسائی

حدیث رقم ۲۹۵۵ و الدارمی حدیث رقم ۱۸۴۵)

سیدنا ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور اشارہ کرتے تھے حجر اسود کی طرف اپنی کھونڈی کے ساتھ اور (پھر) کھونڈی کو بوسہ دیتے تھے۔ (مسلم)

۲۵۷۱- (۱۱) وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْلِمُ الرُّكْنَ بِمُحَجِّنٍ مَعَهُ وَيُقَبِّلُ الْمُحَجِّنَ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم

(۲۵۷- ۱۲۷۵) وابن ماجہ حدیث رقم ۲۹۴۹)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، نہیں ذکر کرتے تھے ہم گرج کا، تو جب کہ ہم سرف میں پہنچے تو میں حائضہ ہو گئی، نبی ﷺ تشریف لائے اور میں رو رہی تھی آپ نے فرمایا: ”شاید کہ تو حائضہ ہو گئی“ میں نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ”یہ ایک چیز ہے کہ ❶ مقدر کیا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر، پس کر تو جو حاجی ❷ کرتے ہیں سو اس کے کہ طواف کرے تو خانہ کعبہ کا یہاں تک کہ تو پاک ہو جائے۔“ (بخاری و مسلم)

۲۵۷۲- (۱۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفِ طِمِثُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ لَعَلَّكَ نَفْسَتِ قُلْتَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ ذَلِكَ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي۔ (متفق علیہ)

(البخاری حدیث رقم ۲۹۴ و مسلم حدیث رقم

۱۲۰- ۱۲۱۱ و ابوداؤد حدیث رقم ۱۷۸۲ و النسائی

حدیث رقم ۲۷۴۱ و ابن ماجہ حدیث رقم ۲۹۶۳ و

الدارمی حدیث رقم ۱۸۴۶ و الموطا حدیث رقم ۲۲۴)

فوائد الحديث: ❶ یعنی اس میں کسی کا کچھ اختیار نہیں پیدائشی بات ہے۔ ❷ یعنی حیض کی حالت میں سب کام درست ہیں طواف کے سوائے، سو اس کو غسل کے بعد کر لینا اس پر تمام علماء کا اجماع ہے کہ حائضہ حج کے تمام ارکان ادا کرے۔ طواف کے سوا اور امام احمد نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی آیا ہی نکالا اور ابن ابی شیبہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور اس حدیث کو مسلم نے بھی روایت کیا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس حج میں کہ ان کو نبی ﷺ نے امیر مقرر کیا تھا حجۃ الوداع سے پہلے نحر کے دن مجھے لوگوں میں بھیجا تا کہ میں لوگوں میں اعلان کروں کہ خبردار! اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی ننگا ❶ ہو کہ خانہ کعبہ کا طواف کرے۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۷۳- (۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ أَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ أَلَّا يَحُجَّ بَعْدَ النِّعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم

۳۶۹ و مسلم حدیث رقم (۴۳۵- ۱۳۴۷) و ابوداؤد

حدیث رقم ۱۹۴۶)

فوائد الحديث: ۵ کوئی ننگا الحج بھرت کے نويس سال نبی ﷺ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حایوں کا امیر بنا کر مکہ میں حج کو بھیجا اور یہ حدیث فرمائی کہ سب کو یہ حکم پہنچاؤ کہ اگلے سال کوئی کافر حج کو نہ آئے اور نہ کوئی ننگا طواف کرے کافروں کا دستور تھا کہ ننگا ہو کر طواف کرتے تھے ان کا گمان یہ تھا کہ کپڑوں میں ہم نے گناہ کئے ہیں۔ ان سے کیا طواف کریں شرع میں برہنہ ہونا حرام ہے خصوصاً کعبہ اور مسجد میں۔

الفصل الثانی (دوسری فصل)

مہاجر کی سے روایت ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سوال کئے گئے اس شخص کے متعلق کہ جو خانہ کعبہ کو دیکھ کر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے تو جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تحقیق ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ حج کیا اور ہم یہ نہ کرتے تھے۔ (ترمذی و ابوداؤد)

۲۵۷۴- (۱۴) عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سَمِعَ جَابِرَ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ۔ (رواہ الترمذی و ابو داؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۸۷۰ و الترمذی حدیث رقم ۸۵۵ والنسائی حدیث رقم ۲۸۹۵)

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ آئے تو مکہ میں داخل ہوئے پھر متوجہ ہوئے طرف حجر اسود کے پھر اس کو بوسہ دیا پھر خانہ کعبہ کا طواف کیا پھر صفا کے پاس آئے تو اس پر چڑھے یہاں تک کہ خانہ کعبہ کی طرف نظر کی پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے پھر شروع کیا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے جس قدر چاہا اور دعا مانگی۔ (ابوداؤد)

۲۵۷۵- (۱۵) وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَأَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللَّهَ مَا شَاءَ وَيَدْعُو۔ (رواہ ابو داؤد) (مسلم حدیث رقم ۸۴- ۱۷۸۰) و ابوداؤد حدیث رقم ۱۸۷۲

حکم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”خانہ کعبہ کے گرد طواف کرنا نماز کی مانند ہے مگر تحقیق تم اس میں بولتے ہو پس جو کوئی اس میں بولے تو نہ بولے مگر نیکی کے ساتھ۔“ (ترمذی و نسائی و دارمی) اور کہا ترمذی نے کہ محدثین کی ایک جماعت نے اس حدیث کو موقوف بیان کیا ہے یعنی یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

۲۵۷۶- (۱۶) وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ إِلَّا أَنْكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ إِلَّا بِخَيْرٍ۔ (رواہ الترمذی و النسائی و الدارمی) وَ ذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ۔ (الترمذی حدیث رقم ۹۶۰ والنسائی حدیث رقم ۲۹۲۲ والدارمی حدیث رقم ۱۸۴۷ واحمد فی المسند ۳۷۷/۵)

حکم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۲۵۷۷- (۱۷) وَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ﷺ نے فرمایا: ”حجر اسود بہشت سے اتر اور وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا“ پس اس کو بنی آدم کے گناہوں نے سیاہ کر دیا۔“ (روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔ (الترمذی حدیث رقم ۸۷۷ واحمد فی المسند ۳۰۷/۱)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کے بارہ میں فرمایا: ”اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اٹھائے گا کہ اس کی دوا نکھیں ہوں گی یہ ان کے ساتھ دیکھے گا اور زبان ہوگی (جس سے یہ) بولے گا اس شخص کے لئے گواہی دے گا کہ (جس نے) اس کو بوسہ دیا ہوگا ساتھ ۱۰ حق کے۔“ (ترمذی وابن ماجہ ودارمی)

۲۰۷۸- (۱۸) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللَّهِ لَيُبْعَثَنَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلَى مَنْ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ۔ (رواه الترمذی وابن ماجہ والدارمی) (الترمذی حدیث رقم ۹۶۱ وابن ماجہ حدیث رقم ۲۹۴۴ والدارمی حدیث رقم ۱۸۳۹)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ۵ حق کے ساتھ الخ یعنی ایمان کے ساتھ اس سے وہ مشرک نکل گئے جنہوں نے حجر اسود کو شرک کی حالت میں چوما ان کے لیے اس کا چومنا کچھ مفید نہ ہوگا طواف کرنے والے کو اختیار ہے کہ تین باتوں میں سے جو ممکن ہو کر لے ان میں سے ہر ایک کافی ہے حجر اسود کا چومنا لکڑی سے اس کی طرف اشارہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ اٹھانا جب کہ حجر اسود کے سامنے آئے اگر ہجوم کی وجہ سے چومنا اور چھونا ناممکن ہو تو ہر حال میں لوگوں کو ایذا دینا اور دیکھنا منع ہے جیسے اس زمانہ میں قوی لوگ کرتے ہیں یا عورتوں کے درمیان گھسنا امام احمدؒ نے عمر رضی اللہ عنہ سے نکالا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے عمر تو ایک قوی شخص ہے تو حجر اسود پر ضعیف کو مت تنگ کر اگر خالی جگہ پائے تو چوم لے ورنہ اس کی طرف منہ کر کے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہہ کر اس حدیث کی اسناد میں ایک راوی مجہول ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”حجر اسود اور مقام ابراہیم بہشت کے یا قوتوں سے دو یا قوت ہیں اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کا نور دور کیا اور اگر ان کا نور دور نہ کرتا تو وہ (ان سے) روشن کر دیتا ہر اس چیز کو جو کہ مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔“ (ترمذی)

۲۰۷۹- (۱۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَأْتِي قُوَّتَانِ مِنْ يَأْفُوتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللَّهُ نُورَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمَسْ نُورُهُمَا لَأَضَاءَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی حدیث رقم ۸۷۸ واحمد فی المسند ۲/۲۱۳)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے

سیدنا عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما لوگوں پر غلبہ کرتے تھے اوپر ہاتھ لگانے حجر اسود اور رکن یمانی کے

۲۰۸۰- (۲۰) وَعَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زَحَامًا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ

أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَزَاحِمُ عَلَيْهِ قَالَ إِنْ أَفْعَلُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ أَسْبُوعًا فَأَحْصَاهُ كَانَ كَعَتَقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَصْعُقُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرَى إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً (رواه الترمذی)

(الترمذی حدیث رقم ۹۵۹ والنسائی الحدیث رقم ۲۹۱۹ واحمد فی المسند ۳۱۲)

غلبہ کرنا میں نے رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی کو اس پر غلبہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے: ”اگر میں غلبہ کروں تو مجھ پر انکار نہ کرو اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”باتھ لگانا ان دونوں رکنوں کا واسطے گناہوں کے لیے کفارہ ہے“ اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو شخص خانہ کعبہ کا طواف کرے سات بار اور اس کی محافظت کرے تو اس کا ثواب ہوگا مانند ثواب آزاد کرنے غلام کے“ اور میں نے آپ کو سنا آپ فرماتے تھے: ”نہیں رکھتا کوئی قدم اور نہیں اٹھاتا دوسری بار مگر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ دور کرتا اور اس کی وجہ سے

❶ اس کے لیے نیکی لکھتا ہے۔“ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یہ ترمذی نے نقل کی ارح اور ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ خانہ کعبہ کے چاروں کونوں میں سے کسی کو نہ چھوتے تھے مگر حجر اسود اور جو کونہ اس کے قریب ہے یعنی رکن یمانی کو یمنی حج کے کونوں کی طرف بخاری اور مسلم نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور جس وقت حجر اسود یا رکن یمانی کو آپ اسلام کرتے تو فرماتے بسم اللہ واللہ اکبر اور جب حجر اسود کے پاس آتے اللہ اکبر کہتے اور آپ سے کوئی معین دعا طواف میں منقول نہیں مگر ابوداؤد اور ابن حبان نے نکالا ہے کہ آپ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ کہتے ”ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار“ اور طواف میں فرماتے ”اللهم متعنی بعمار زقتنی و بارک لی فیہ و اخلف علی کل غائب لی بخیر“ یہ حاکم نے نکالا اور رکن یمانی اور حجر اسود کی تخصیص کی وجہ اسلام میں یہ ہے کہ وہ اسی مقام پر باقی ہیں جہاں ابراہیم علیہ السلام نے بنائے تھے باقی دونوں رکنوں کا مقام جاہلیت والوں نے بدل ڈالا ہے۔

۲۵۸۱- (۲۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَنَا عَذَابَ النَّارِ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۸۹۲ واحمد فی المسند ۳/ ۴۱۱)

سیدنا عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ دونوں رکنوں کے درمیان ❶ فرماتے تھے اے ہمارے رب! ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔“ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دونوں رکنوں کے درمیان ارح یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کے۔

۲۵۸۲- (۲۲) وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَخْبَرْتَنِي بِنْتُ أَبِي تُجْرَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ

صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے مجھ کو خبر دی ابو تجرات کی بیٹی نے کہ میں قریش کی عورتوں کے ساتھ آمل ابی حسین کے گھر

مِنْ قُرَيْشٍ دَارَ آلِ أَبِي حُسَيْنٍ نُنْظَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَأَيْتُهُ يَسْعَى وَإِنْ مَشْرَرَةً لَيَدُورُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَاسْمَعْتُهُ يَقُولُ اِسْعَوْا فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ وَرَوَى أَحْمَدُ مَعَ اخْتِلَافٍ) (الدارقطني من كتاب الحج الحديث رقم ۸۷ من باب المواقيت والبعوى في شرح السنة حديث رقم ۱۹۲۱ واحمد في المسند ۶/ ۴۲۱)

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔ دوسری ایک سند صحیح موجود ہے۔

فوائد الحديث: ❶ لکھا الخ اس سے امام شافعی نے صفا مروہ کے درمیان دوڑنے کو حج کا فرض قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ جو سعی نہ کرے اس کا حج باطل ہے اور امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ اس کے معنی ایجاب کے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک سعی واجب ہے فرض نہیں۔

۲۵۸۳- (۲۳) وَعَنْ قُذَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى بَعِيرٍ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا إِلَيْكَ - (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ) (الترمذی حديث رقم ۹۰۳ النسائی حديث رقم ۳۰۶۱ وابن ماجه حديث رقم ۳۰۳۵ واحمد في المسند ۳/ ۴۱۳)

فوائد الحديث: ❶ اور اس سے پہلی حدیث میں پیادہ سعی کرنا مذکور ہے تو مطلب یہ ہے کہ کسی میں پیدل چلے اور کسی میں سوار۔

۲۵۸۴- (۲۴) وَعَنْ يَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِرِدِّ أَحْضَرَ - (رواه الترمذی و ابو داؤد و ابن ماجه والدارمی) (ابو داؤد حديث رقم ۱۸۸۳ والترمذی حديث رقم ۸۵۹ وابن ماجه حديث رقم ۲۹۵۴ والدارمی حديث رقم ۱۸۴۳ واحمد في المسند ۴/ ۲۲۳)

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ اضطباع کہے ہوئے الخ اضطباع یہ ہے کہ چادر کو دونوں طرف سے بقلوں کے نیچے سے لے جائے اور کندھوں پر ڈال لے اور دونوں بازو کھلے میں شجاعت اور بہادری کی یہ بھی علامت ہے جیسے رمل۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کے اصحاب نے ہجرانہ ❶ سے عمرہ کیا تو خانہ کعبہ کے طواف میں تین بار جلد چلے اور اپنی چادروں ❷ کو اپنی بغلوں کے نیچے کیا پھر ان کو اپنے بائیں کاندھوں پر ڈالا۔ (ابوداؤد)

۲۵۸۵- (۲۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوا مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَرَمَلُوا بِالْيَبِيتِ ثَلَاثًا وَجَعَلُوا أَرْدِيَّتَهُمْ تَحْتَ أَبَاطِهِمْ ثُمَّ قَدَفُوهَا عَلَى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرَى۔ (رواہ ابو داؤد)

(ابوداؤد حدیث رقم ۱۸۸۴ واحمد فی المسند ۱/ ۳۰۶)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہجرانہ سے ہجرانہ ایک بستی ہے مکہ شریف سے ایک منزل حنین اور حوازن کی طرف نبی ﷺ نے وہاں حنین کی ٹھیکتیں تقسیم کیں وہاں سترہ دن یا کم زیادہ قیام فرمایا۔ ❷ اور کیا الخ اس سے معلوم ہوا کہ اضطباع سنت ہے ساتوں پھیروں میں اچھل کر چلنے کے خلاف کہ وہ تین پھیروں میں سنت ہے باقی چار میں عادت کے موافق چلے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم نے ہاتھ لگانا نہیں چھوڑا ان دونوں ارکان رکن یمانی اور حجر اسود کو بھیڑ میں نہ غیر بھیڑ میں جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ان دونوں کو ہاتھ لگاتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

۲۵۸۶- (۲۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْنَا اسْتِلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّ وَالْحَجَرِ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (البخاری حدیث رقم ۱۶۰۶ و مسلم حدیث رقم ۲۴۵-۱۲۶۸) والنسائی حدیث رقم ۲۰۵۲ والدارمی حدیث رقم ۱۸۳۸)

اور ان کی ایک روایت میں یوں ہے کہ نافع نے کہا میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو اپنا ہاتھ لگاتے تھے پھر بوسہ دیتے تھے اپنے ہاتھ کو اور کہا کہ میں نے اس کو نہیں چھوڑا ❶ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کو کرتے ہوئے دیکھا۔

۲۵۸۷- (۲۷) وَفِي رَوَايَةٍ لَّهُمَا قَالَ نَافِعٌ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهُ وَقَالَ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُهُ۔ (مسلم حدیث رقم ۲۴۶-۱۲۶۸) و ابوداؤد حدیث رقم ۱۸۷۶)

فوائد الحدیث: ❶ میں نے نہیں چھوڑا الخ ان دونوں رکنوں کے استلام کی تخصیص کی وجہ زچگی کہ وہ اسی مقام پر باقی ہیں جہاں سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بنائے تھے باقی دوسرے رکنوں کا مقام جن کو رکنیں شامیین کہتے ہیں جاہلیت والوں نے بدل ڈالا ہے۔

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں تو آپ نے فرمایا: ”طواف کرو تو لوگوں کے پرے پرے اس ❶ حال میں

۲۵۸۸- (۲۸) وَعَنِ امِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَّوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ

يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ الطُّورَ وَكِتَابَ
مَسْطُورٍ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۶۳۳

و مسلم حدیث رقم (۲۵۸-۱۲۷۶) و ابوداؤد حدیث
رقم ۱۸۸۲ و ابن ماجہ حدیث رقم ۲۹۶۱ و النسائی
حدیث رقم ۲۹۲۶ و الموطا حدیث رقم ۱۲۳ من
کتاب الحج

فوائد الحديث: ۵ اس حال میں الخ اس سے معلوم ہوا کہ حج میں بیمار کو سوار ہو کر طواف کرنا درست ہے۔

سیدنا عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا
عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو بوسہ دیتے اور کہتے تھے میں
جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، نفع اور ضرر نہیں پہنچا سکتا اور اگر
ندیدکھا ہوتا میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے
تو میں تجھ کو بوسہ نہ دیتا۔ (بخاری و مسلم)

۲۵۸۹- (۲۹) وَعَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ
عُمَرَ يَقْبَلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَا
تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْ لَا إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم
۱۵۹۷ و مسلم حدیث رقم ۲۵۱-۱۲۷۰ و ابوداؤد
حدیث رقم ۱۷۷۳ و الترمذی حدیث رقم ۸۶۰ و
النسائی حدیث رقم ۲۹۳۷ و ابن ماجہ حدیث رقم
۲۹۴۳ و الموطا حدیث رقم ۱۱۵ من کتاب الحج و
احمد فی المسند ۱/ ۵۴)

فوائد الحديث: ۵ تو بوسہ نہ دیتا الخ اس حدیث سے گور پرستوں، بت پرستوں، چلہ پرستوں کے چولہے میں پانی بڑ گیا جو قبروں
وغیرہ کو اس خیال سے بوسہ دیتے ہیں کہ ہماری مراد پوری کریں گے اس لئے کہ جب حجر اسود جو بعینہ اللہ ہے اس کا بوسہ بھی جناب رسول اللہ
ﷺ کی اتباع کے سبب ہے نہ اس خیال سے کہ یہ ضرر رساں اور نفع دہندہ ہے تو پھر اور چیزیں جن کا بوسہ کہیں ثابت نہیں بلکہ منع ہے اس
خیال ناپاک کے ساتھ کیوں کر جائز ہوگا کہ یہ ہم کو نفع یا نقصان دے سکتی ہیں۔ طبی نے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ اس لئے فرمایا کہ زمانہ جاہلیت اور
شرک قریب گزرا تھا ایسا نہ ہو کہ بعض کچے مسلمان حجر اسود کے چومنے سے دھوکا کھائیں اور حجر اسود کو یہ سمجھیں کہ اس میں کچھ قدرت اختیار ہے
جیسے مشرک بتوں کو خیال کرتے تھے تو بیان کر دیا کہ حجر اسود ایک پتھر ہے اس میں کچھ بھی قدرت و اختیار نہیں اور اس کا چومنا محض نبی ﷺ کی
اقتداء اور پیروی کے لئے ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
”متعین ہیں اس یعنی رکن یمانی کے ساتھ سرفرشتے پس جو
کوئی کہے یا الہی! تحقیق میں مانگتا ہوں تجھ سے درگزر کرنا
گناہوں سے اور عافیت دنیا اور آخرت میں اے ہمارے

۲۵۹۰- (۳۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ
وَكُلَّ بِهِ سَبْعُونَ مَلَكًا يَعْنِي الرُّكْنَ اليماني فَمَنْ قَالَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
رَبَّنَا اِنِّسَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً

رب! ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہم کو آگ کے عذاب سے بچا تو فرشتے کہتے ہیں 'قبول کر۔'
(یہ ابن ماجہ نے نقل کی)

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، قَالُوا أَمِينٌ۔ (رواہ ابن ماجہ) (ابن ماجہ حدیث رقم ۲۹۵۷)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص کہ طواف کرے سات مرتبہ خانہ کعبہ کا اور نہ کلام کرے مگر ساتھ سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اکبر اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے تو اس سے دس برائیاں دور کی جاتی ہیں اور اس کے لیے دس درجات بلند کئے جاتے ہیں اور جو شخص کہ طواف کرے اور کلام کرے اور وہ اس حالت میں ہے کہ دریائے رحمت میں داخل ہوتا ہے اپنے دونوں پاؤں کے ساتھ مانند داخل ہونے والے پانی کے ❶ اپنے پاؤں کے ساتھ۔" (ابن ماجہ)

۲۵۹۱۔ (۳۱) وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مُحِيطٌ عَنْهُ عَشْرُ سِنَيَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرُجُلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرُجُلَيْهِ۔ (رواہ ابن ماجہ) (ابن ماجہ حدیث رقم ۲۹۵۷)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیونکہ طواف میں آدمی پاؤں سے چتا ہے تو پاؤں گویا رحمت میں ڈوبتے ہیں اگر طواف میں بات نہ کی اور ذکر الہی کرتا رہا تو سارا بدن گویا مستفید ہوا اور پورا فائدہ حاصل ہوا اگر بات کی تو گویا طواف ناقص رہا پاؤں کو رحمت لگی اور باقی جسم محروم رہا۔

بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

میدان عرفات میں ٹھہرنے کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

محمد بن ابوبکر ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا جب کہ وہ دونوں صبح کے وقت منیٰ سے عرفات کی طرف جا رہے تھے کہ کس طرح کرتے تھے تم اس دن میں ساتھ رسول اللہ ﷺ کے؟ تو انہوں نے کہا ہم میں سے لیک کہتا تھا لیک کہنے والا تو اس پر انکار نہ کیا

۲۵۹۲۔ (۱) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ كَانَ يَهْلُ مِنَّا الْمُهْلُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔ (متفق علیہ)

جاتا تھا اور ہم میں ❶ سے تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا تھا تو اس پر بھی انکار نہیں کیا جاتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

(البحاری حدیث رقم ۱۶۵۹ و مسلم حدیث رقم ۲۷۴-۱۲۸۵) والوسطا حدیث رقم ۴۳ من کتاب الحج واحمد فی المسند ۱۱۰/۳

فوائد الحديث: ❶ پس نہیں ان اس سے معلوم ہوا کہ تکبیر اور تہلیل دونوں مستحب ہیں جب کہ آدمی عرفہ کے دن منی سے عرفات کو جائے اور لیک ان دونوں سے افضل ہے اور اس روایت سے اس قول کا رد ہو گیا کہ جو کہتا ہے کہ لیک پکارنا چھوڑ دے بعد صبح کے عرفہ کے دن۔

۲۵۹۳- (۲) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَحَرْتُ هَهُنَا وَمِنَى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَأَنْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ وَوَقِفْتُ هَهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقِفْتُ هَهُنَا وَجَمْعُ كُلِّهَا مَوْقِفٌ۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۴۹-۱۲۱۸) و ابوداؤد حدیث رقم ۱۹۳۶

۲۵۹۴- (۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتَقَ اللَّهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمٍ عَرَفَةَ وَإِنَّ لِكِدُنَا ثَمَّ يَسَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هَلُولًا۔ (مسلم) (مسلم حدیث رقم ۴۳۶-۱۳۴۹) والنسائی الحدیث رقم ۳۰۰۳ وابن ماجہ حدیث رقم ۳۰۱۴

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں کوئی ❶ دن عرفہ سے بڑھ کر کہ اللہ تعالیٰ اس میں بندوں کو آگ سے نجات دیتا ہو اور وہ نزدیک ہوتا ہے پھر ان کے ساتھ فرشتوں کے رو برو فر کر رہے“ تو فرماتا ہے: ❷ ”کیا چاہتے ہیں یہ لوگ؟“ (مسلم)

فوائد الحديث: ❶ دن عرفہ سے ان عرفہ والہجہ کی نویں تاریخ کا نام ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عرفہ کا دن سب دنوں سے افضل ہے۔ ❷ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں ان یعنی جس چیز کی خواہش میں اس قدر بے کسی کے ساتھ اس میدان میں جمع ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں تیری مغفرت چاہتے ہیں اور تیرے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں حکم ہوتا ہے میں نے ان کو بخش دیا۔

الفصل الثاني (دوسری فصل)

عمر و بن عبد اللہ بن صفوان نے اپنے ماموں جن کا نام یزید بن شیبان ہے سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا کہ ہم عرفہ کے میدان میں اپنے موقف میں تھے کہ اس کو عمر و بہت دور بیان کرتا تھا امام کے ٹھہرنے کی جگہ سے تو ہمارے پاس مربع انصاری کے بیٹے آئے اور کہا میں ایشی ہوں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے تمہاری طرف آپ فرماتے ہیں: ”ٹھہرو ❶ تم اپنی عبادت کی جگہ پر اس لئے کہ تم اپنے باپ ابراہیم علیہ

۲۵۹۵- (۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ خَالٍ لَهُ يُقَالُ لَهُ يَزِيدُ ابْنُ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا فِي مَوْقِفٍ لَنَا بِعَرَفَةَ يَسَاعِدُهُ عَمْرُو بْنُ مَرْقِفٍ الْإِمَامُ جِدًّا فَاتَانَا ابْنُ مَرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيْكُمْ يَقُولُ لَكُمْ قِفُوا عَلَى مَسَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد

السلام کی میراث ❷ پر ہو۔“ (ترمذی و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ)

والنسائی وابن ماجه) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۹۱۹
والترمذی حدیث رقم ۸۸۳ والنسائی حدیث رقم
۳۰۱۴ وابن ماجه حدیث رقم ۳۰۱۱ واحمد فی

المسند ۴/ ۱۳۷)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ٹھہراؤاخ یعنی جہاں ٹھہرے ہو وہیں ٹھہرے رہو۔ ❷ میراث پر ہواخ اس لحاظ سے کہ ان کی سنت پر چلتے ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سارے عرفات میں ٹھہرنا کافی ہے اور ہر مقام میں عرفات سے یہ سنت ادا ہو جاتی ہے اگرچہ وہ مقام نبی ﷺ کے مقام سے دور ہو۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”عرفہ کا پورا میدان ٹھہرنے کی جگہ ہے اور ہر جگہ مٹی کی ذبح
کرنے کی جگہ ہے اور ہر جگہ مزدلفہ میں ٹھہرنے کی جگہ ہے اور
ہر راہ ❶ مکہ کی راہ اور ذبح کرنے کی جگہ ہے۔“ (ابوداؤد و
دارمی)

۲۵۹۶- (۵) وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنَحَرٍ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ
مَوْقِفٌ وَكُلُّ فِجَاجٍ مَكَّةَ طَرِيقٌ وَمَنْحَرٌ۔ (رواہ
ابوداؤد والدارمی) (ابوداؤد حدیث رقم ۱۹۳۷ وابن
ماجه حدیث رقم ۳۰۴۸ والدارمی حدیث رقم ۱۸۷۹

واحمد فی المسند ۳/ ۳۲۶)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور سب راہیں اخی یعنی جس راہ سے مکہ میں جائیں درست ہے اور جس جگہ مکہ میں ہدی ذبح کریں جائز ہے اس لئے کہ ذبح کرنا اس کا حرم میں چاہئے اور مکہ حرم میں ہے لیکن مٹی میں ذبح کرنے کی عادت ہوئی ہے کہ خر کے دن جو کہ دسویں ذوالحجہ کی ہے مٹی میں ہوتی ہے وہاں ذبح کرتے ہیں اور مقصود آپ کا اصل میں جواز ہے ورنہ نبی ﷺ کے وقوف کی جگہ اور ذبح کی جگہ اور راہ سے افضل ہے۔

سیدنا خالد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا آپ عرفہ کے ❶ دن اونٹ کے دونوں رکابوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

۲۵۹۷- (۶) وَعَنْ خَالِدِ بْنِ هُوْدَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى بَعِيرٍ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد حدیث رقم

۱۹۱۷ واحمد فی المسند ۵/ ۳۰)

فوائد الحدیث: ❶ اونٹ پر کھڑے ہو کر اخی اونٹ پر کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا تاکہ دور نزدیک کے سب سنیں۔

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ ❶ سے نقل کیا انہوں نے اپنے دادا رضی اللہ عنہ ❷ سے نقل کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
”بہترین دعا عرفہ ❸ کے دن کی دعا ہے اور بہترین بات جو میں نے کہی اور جو مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام نے کہی وہ یہ ہے کہ

۲۵۹۸- (۷) وَعَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ

”نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ (ترمذی)

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (النَّسَمِيُّ)
حدیث رقم ۳۵۸۵

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ① اپنے باپ سے یعنی شعیب سے۔ ② اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے۔

③ دن عرفہ کے ہے الخ یعنی عرفات میں یا جس جگہ پر کریں

اور امام مالک رحمہ اللہ نے سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما سے ”لا شریک لہ“ تک روایت کیا ہے۔

۲۵۹۹- (۸) وَرَوَى مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ إِلَى قَوْلِهِ لَا شَرِيكَ لَكَ۔ (الموطأ حدیث رقم ۲۴۶ من کتاب الحج)

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ بن کریم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں ① دیکھا گیا شیطان کسی دن کہ وہ اس میں بہت ذلیل ہو اور بہت راندہ اور بہت حقیر اور بہت غصہ میں عرفہ کے دن سے اور نہیں یہ مگر اس وجہ سے کہ وہ دیکھتا ہے رحمت کا اترنا اور اللہ تعالیٰ کا بڑے گناہوں کو معاف کرنا ہاں وہ بدر کے دن بھی ایسا ہی دیکھا گیا تھا تو پوچھا گیا کہ بدر کے دن ایسا کیوں دیکھا گیا تھا آپ نے فرمایا کہ جب اس نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ فرشتوں کی صفوں کو ترتیب دیتے ہیں۔“ (یہ مالک نے بطریق ارسال کے نقل کی اور شرح سنہ میں یہ حدیث روایت کی لفظ مصابیح کے ساتھ۔)

۲۶۰۰- (۹) وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَرِيمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا رَأَى الشَّيْطَانُ يَوْمَ مَا هُوَ فِيهِ أَصْفَرُ وَلَا أَذْهَرُ وَلَا أَحْقَرُ وَلَا أَغْيَظُ مِنْهُ فِي يَوْمٍ عَرَفَةَ وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِمَا يَرَى مِنْ تَنْزِيلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوَزِ اللَّهِ عَنِ الذُّنُوبِ الْعِظَامِ إِلَّا مَا رَأَى يَوْمَ بَدْرٍ فَقِيلَ مَا رَأَى يَوْمَ بَدْرٍ؟ قَالَ فَإِنَّهُ قَدَرَأَى جِبْرِيلَ يَرْعُ الْمَلَائِكَةَ۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَفِي شَرْحِ السَّنَةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ) (الموطأ حدیث رقم ۲۴۵ من کتاب الحج والبغوی فی شرح السنة حدیث رقم ۱۹۳۰)

حکم الحدیث: مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ① نہیں دیکھا گیا الخ یعنی شیطان ہمیشہ آدمیوں سے نیکیاں دیکھ کر غصہ کھاتا ہے اور خوار ہوتا ہے اور عرفہ کے روز سب دنوں سے زیادہ خوار اور غمناک ہوتا ہے۔ ② الخ یعنی جس دن کہ مسلمانوں کو فتح ملی اور اسلام کی عزت اور شوکت ظاہر ہوئی اس دن خواری و ذلت شیطان کی مانند خواری و ذلت عرفہ کے دن کی تھی یا اس سے زیادہ۔ غزوہ بدر کے دن شیطان بھی کافروں کے ساتھ مل کر لڑنے کو آیا تھا جب اس نے دیکھا کہ مسلمانوں کی مدد کے لئے فرشتے بھی آئے ہیں تو پیٹھ پھیر کر بھاگا۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت کہ عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نزول ① فرماتا ہے آسمان دنیا کی طرف فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے اور

۲۶۰۱- (۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ إِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُولُ انْظُرُوا إِلَى

فرماتا ہے: ”دیکھو میرے بندوں کی طرف‘ میرے پاس پرانگندہ بال گرد آلود چلاتے ہوئے آئے ہر راہ دور سے‘ میں تم کو واہ کرتا ہوں کہ تحقیق میں نے ان کو بخشا‘ پھر فرشتے کہتے ہیں‘ اے پروردگار ہمارے! فلاں شخص ہے کہ گناہ کیا کرتا تھا اور فلاں شخص اور فلاں عورت گناہ کرتے ہیں‘ نبی ﷺ نے فرمایا‘ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ”میں نے ان کو بھی بخش دیا“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو کوئی دن نہیں کہ اس میں بہت تہ زاد کئے جائیں آگ سے برابر دن عرفہ کے۔“ (یہ شرح السنہ میں نقل کی۔)

عَبَادِي اتَوْنِي شُعْنًا غَيْرًا صَاحِبِينَ مِنْ كُلِّ فَحْ عَمِيٍّ
أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ يَقُولُ الْمَلَكَةُ يَارَبِّ
فُلَانٌ كَانَ يَرْهَقُ وَفُلَانٌ وَفُلَانَةٌ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ
عَزَّوَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَا
مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ عَتِيقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ۔ (رواہ
فِي شَرْحِ السُّنَنِ) (البغوی فی شرح السنۃ حدیث رقم
۱۹۳۱)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور اس کی تاویل کرنا اس طرح کہ وہ قریب ہوتا ہے رحمت کے ساتھ خلاف عقیدہ سلف صالح ہے‘ سلف ایسی حدیثوں پر بلاتواہل ایمان لاتے تھے اور ان کی کیفیت اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے تھے اس حدیث اور اس کی مثل دوسری احادیث صفات نے جمیہ اور فلاسف کی تاویلات کو بالکل ناکارہ کر دیا۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے قریش اور وہ لوگ جو ان کے ہم مذہب تھے صرف مزدلفہ میں قیام کرتے تھے اور وہ اپنے کو محسوس کہلاتے تھے اور باقی تمام عرب میدان عرفات میں جا کر قیام کرتے‘ تو پھر جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم کیا کہ آپ عرفات میں آئیں اور اس میں ٹھہریں پھر وہاں سے واپس لوٹیں تو اللہ عزوجل کے اس قول کے یہی معنی ہیں: ”پھر ❶ اس جگہ سے واپس پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں۔“ (بخاری و مسلم)

۲۶۰۲- (۱۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوا يُسَمُّونَ الْحُمْسَ فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّهٗ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يَفِضُ مِنْهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ۔ (متفق علیہ) (البحاری حدیث رقم ۴۵۲۰ و مسلم حدیث رقم ۱۵۱ ۱۲۱۹ و ابوداؤد حدیث رقم ۱۹۱۰ و الترمذی حدیث رقم ۸۸۴ و النسائی حدیث رقم ۳۰۱۲)

فوائد الحدیث: ❶ پھر اس جگہ سے الخ یہ بھی کفر کی غلطی تھی کہ مکہ کے رہائشی عرفات تک نہ جاتے کہ عرفات حرم سے باہر ہے حرم کی حد پر ٹھہرے رہتے‘ سو فرمایا کہ جہاں سے سب لوگ طواف کو آئیں تم بھی وہیں سے آؤ۔

سیدنا عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے لیے عرفہ کی شام کو بخشش کی دعا مانگی

۲۶۰۳- (۱۲) وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مَرْدَاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَعَا لِمَتِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَأُجِيبَ

اَتَىٰ قَدْ عَفَرْتُ لَهُمْ مَآخِلَ الْمَطَالِمِ فَاِنِّي اُخِذُ
لِلْمَظْلُومِ مِنْهُ قَالَ اَيُّ رَبِّ اِنْ شِئْتَ اَعْطَيْتَ
الْمَظْلُومَ مِنَ الْجَنَّةِ وَ عَفَرْتُ لِلطَّالِمِ فَلَمْ يُجِبْ
عَشِيَّتَهُ فَلَمَّا اَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ اَعَادَ الدُّعَاءَ فَاجَابَ
اِلَيْهِ مَاسًا قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَوْ قَالَ
تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهُ اَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ بَابِي اَنْتَ وَاُمِّي اِنَّ
هَذِهِ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَصْحَكُ فِيهَا فَمَا الَّذِي
اَضْحَكَ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيسَ
لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِي وَ عَفَرَ
لَا مُنْيَ اَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوهُ عَلٰى رَاسِهِ وَيَدْعُوْ
بِالْوَيْلِ وَ الشُّوْرِ فَاصْحَكْنِي مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزَعِهِ
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبُعْثِ وَ
الشُّوْرِ نَحْوَهُ) (ابن ماجه حديث رقم ۳۰۱۳ واحمد
في المسند ۱/ ۱۴)

تو قبول کی گئی کہ میں نے بندوں کے حقوق کے علاوہ ان کو
بخش دیا اور تحقیق میں مظلوم کے لیے ظالم سے اس کا حق لوں
گا۔ آپ نے فرمایا: ”اے میرے رب! اگر تو چاہے ❶ تو
مظلوم کو جنت کی نعمتوں سے دیدے اور ظالم کو بخش دے“ تو
عزف کی شام کو نہ قبول کی گئی پھر جب آپ نے مزدلفہ میں صبح
کی پھر دعا مانگی تو قبول کی گئی جو چیز کہ آپ نے مانگی تھی راوی
نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یارواہی نے کہا مسکرائے تو ابو
بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا ہمارے ماں باپ
آپ پر قربان ہوں تحقیق یہ وقت ہے کہ آپ اس میں نہیں
ہنستے ❷ تھے تو کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ اللہ تعالیٰ آپ کے
دانتوں کو ہنسائے آپ نے فرمایا: ”تحقیق اللہ تعالیٰ کے دشمن
ابلیس نے جب جانا کہ اللہ عزوجل نے میری دعا قبول کی اور
بخشا ❸ میری امت کو تو اس نے منیٰ لے کر اپنے سر پر ڈالنی
شروع کی اور ویل اور ہلاکت سے پکارنا شروع کیا پس ہنسایا
مجھ کو اس چیز نے کہ دیکھی میں نے اس کی گھبراہٹ۔“ (ابن
ماجرہ اور بیہقی نے نقل کی اس کے مانند کتاب البعث والنشور
میں۔)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اگر چاہے اللہ تعالیٰ مظلوم کو جنت دے جس کو اس کو راضی کر دے کہ وہ ظالم کو اپنا بدلہ معاف کر دے۔

❷ نہیں تھے اللہ تعالیٰ جس شخص کو چاہے گا آپ کی امت میں یہ عبادت اور دعا کے مقام ہیں۔ ❸ اور بخشنا اللہ اس سے معلوم ہوا کہ آپ کی امت امت
مرحومہ ہے اور اللہ تعالیٰ جس شخص کو چاہے گا آپ کی امت میں سے اس کے حقوق العباد بھی معاف کر دے گا اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ جب ہر
ایک قسم کے گناہ کی مغفرت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے تو اب گناہ سے زیادہ ڈرنا کیا ضروری ہے کیونکہ جیسے اس حدیث میں مغفرت کا وعدہ
ہے ویسے ہی سینکڑوں آیات اور احادیث میں ظالموں کے لئے سخت مواخذہ اور عذاب کی وعید بھی آئی ہے اور مغفرت اور تعذیب دونوں کا
احتمال ہے، پس موبہوم امید پر گناہ کر بیٹھنا داناہی کے خلاف ہے، دوسرا یہ کہ اس حدیث کو ابن جوزی نے موضوع کہا ہے لیکن حافظ ابن حجر رحمہ اللہ
نے ایک رسالہ ”قوة الحجاج فی عموم المغفرة للحجاج“ لکھا ہے اور اس میں ثابت کیا ہے کہ حاجیوں کے سارے گناہ بخش دئے
جاتے ہیں اور اس حدیث کے کئی اور شواہد بیان کئے ہیں اور ابن جوزی رحمہ اللہ پر رد کیا ہے۔ (شاہ عبدالغنی رحمہ اللہ تعالیٰ)

بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عُرْفَةٍ وَ الْمُرْدَلِفَةِ

عرفات اور مزدلفہ سے واپس آنے کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے نقل کیا کہ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کس طرح چلتے تھے جس وقت کہ عرفات سے واپس آتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ: ”جلد چلتے تھے پس جب کشادہ راہ پاتے تو دوڑتے۔“ (یعنی تیز چلتے تھے جب کھلا راستہ آتا) (بخاری و مسلم)

۲۶۰۴- (۱) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعُنُقَ فَإِذَا وَجَدَ فُجُوءَ نَصٍّ - (متفق عليه) (البخاری حدیث رقم ۱۶۶۶ و مسلم حدیث رقم ۲۸۳۰ - ۱۲۸۶ والنسائی حدیث رقم ۳۰۲۳ والدارمی حدیث رقم ۱۸۸۰ والسیوطی حدیث رقم ۱۷۶ واحمد فی المسند ۲۱۰/۵)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ عرفہ کے دن ① نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے شدید ڈانٹ ② اور شدید اونٹوں کو مارنا سنا تو آپ نے کوزے سے لوگوں کی طرف اشارہ کیا ③ اور فرمایا: ”لوگو! آرام سے چلو اس لئے کہ دوڑنا نیکی نہیں۔“ ④

۲۶۰۵- (۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عُرْفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَرَأَاهُ زَجْرًا شَدِيدًا وَضَرْبًا لِلْإِبِلِ فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِطْصَاعِ - (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۱۶۷۱)

فوائد الحديث: ① عرفہ کے دن الخ یعنی عرفات سے منیٰ کی طرف۔ ② یعنی جانوروں کو بلند آواز کے ساتھ ہانکنا۔ ③ پس لوگوں کی طرف اپنے کوزے کے ساتھ اشارہ کیا الخ یعنی تاکہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوں اور آپ کی بات سنیں۔ ④ نیکی نہیں ہے الخ یعنی نیکی فقط دوڑانے ہی میں نہیں بلکہ افعال حج کی ادائیگی اور ممنوعات سے پرہیز کرنے میں ہے حاصل یہ کہ نیکیوں کی طرف جلدی کرنا اچھا ہے لیکن اس طرح کہ کمر دہات کو نہ پہنچے اور اس پر گناہ مترتب ہو تو اس حدیث اور پہلی حدیث میں منافات نہ ہوگی۔

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے عرفہ سے مزدلفہ تک پھر آپ نے فضل رضی اللہ عنہ کو بھی مزدلفہ سے منیٰ تک پیچھے بٹھالیا تو ان دونوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے رہے یہاں تک ① کہ

۲۶۰۶- (۳) وَعَنْهُ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رَدَفَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ عُرْفَةَ إِلَى الْمُرْدَلِفَةِ ثُمَّ ارْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُرْدَلِفَةِ إِلَى مَنَى فَيَكْلَاهُمَا فَلَا لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبِسِي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقْبَةِ - (متفق عليه)

جرۃ العقبة پر کنکر پھینکے۔ (بخاری، مسلم)

(البخاری الحدیث رقم ۱۶۸۶ - ۱۶۸۷) و مسلم الحدیث رقم ۲۶۶ - ۱۲۸۰) و الترمذی الحدیث رقم ۹۱۸ و النسائی الحدیث رقم ۳۰۸۱ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۳۰۴۰ و الدارمی الحدیث رقم ۱۹۰۴ و احمد فی المسند ۱/ ۱۱۴)

فوائد الحدیث: ۵ یہاں تک الخ یعنی نحر کے دن جب پہلے جرۃ العقبة پر کنکر مارے تو لیک کہنی موقوف کر دی۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مغرب اور عشا کی نماز مزدلفہ میں جمع ۵ کر کے پڑھی ہر ایک ان میں سے تکبیر کے ساتھ اور نہ نفل پڑھے ان دونوں کے درمیان اور نہ پیچھے ہر ایک کے ان دونوں میں سے۔ (بخاری)

۲۶۰۷ - (۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِاقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا۔ (بخاری) (البخاری الحدیث رقم ۱۶۷۳ و ابوداؤد الحدیث رقم ۱۹۲۶ و احمد فی المسند ۲/ ۵۶)

فوائد الحدیث: ۵ جمع کی نبی ﷺ نے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھے اور تمام ائمہ کا یہی مذہب ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ کوئی نماز پڑھی ہو مگر اپنے وقت میں دو نمازوں کے سوا مغرب اور عشاء کی مزدلفہ میں اور فجر کی نماز اس دن اس کے وقت سے پہلے پڑھی۔ (بخاری، مسلم)

۲۶۰۸ - (۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى صَلَوةً إِلَّا لِمِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَوتَيْنِ صَلَوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ۱۶۸۲ و مسلم الحدیث رقم ۲۹۲)۔

۱۲۸۹) و ابوداؤد حدیث رقم ۱۹۳۶)۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں ان شخصوں میں تھا جن کو نبی ﷺ نے آگے بھیجا تھا مزدلفہ کی رات کو اپنے اہل کے ضعیفوں کے ساتھ۔

۲۶۰۹ - (۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ الْمَزْدَلِفَةِ فِي ضَعْفَةِ أَهْلِهِ۔ (متفق علیہ) (البخاری حدیث رقم ۱۶۷۸ و مسلم حدیث رقم ۳۰۱ - ۱۲۹۳) و ابوداؤد حدیث رقم ۱۹۳۹ و الترمذی الحدیث رقم ۸۹۳ و النسائی حدیث رقم ۲۰۳۲ و احمد فی المسند ۱/ ۳۴۴)

انہی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے، انہوں نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ نبی ﷺ کے پیچھے سوار تھے کہ

۲۶۱۰ - (۷) وَ عَنْهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَ غَدَاةِ

نبی ﷺ نے عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح لوگوں کو جب کہ وہ عرفہ اور مزدلفہ سے لوٹے تھے فرمایا، تم آہستگی کے ساتھ چلو اور آپ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے تھے یہاں تک کہ داخل ہوئے میدان محسر میں اور وہ منیٰ سے ہے آپ نے فرمایا: ”تم کو لازم ہے اٹھالینا مانند کنکریوں خذف کے جو جمرہ پر ماری جائیں گی اور فضل نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ کو کنکر مارے۔“ (مسلم)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مزدلفہ سے چلے اور ان پر چلنے میں تسکین تھی اور لوگوں کو آہستہ چلنے کا حکم کیا اور اپنی اونٹنی محسر کے میدان میں جلدی چلائی اور لوگوں کو حکم کیا کہ ماریں ساتھ مانند کنکریوں خذف کے اور آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”شاید کہ میں تم کو اس برس کے بعد نہ دیکھوں۔“ (صاحب مشکوٰۃ نے کہا کہ یہ حدیث مجھے بخاری اور مسلم میں نہیں ملی مگر جامع ترمذی میں تقدیم اور تاخیر کے ساتھ موجود ہے)

الفصل الثانی (دوسری فصل)

سیدنا محمد بن قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا: ”اہل جاہلیت عرفات سے لوٹتے تھے جس وقت کہ ہوتا آفتاب گویا کہ پگڑیاں ❶ ہیں مردوں کی ان کے چہروں پر غروب ہونے سے پہلے اور آفتاب کے نکلنے کے بعد مزدلفہ سے چلتے اس وقت کہ ہوتا آفتاب گویا کہ مردوں کی پگڑیاں ہیں ان کے چہروں پر اور تحقیق ہم عرفات سے نہیں چلیں گے حتیٰ کہ آفتاب غروب ہو اور ہم مزدلفہ سے آفتاب کے نکلنے سے پہلے چلیں گے ہمارا طریقہ بت پوجنے والوں اور شرک کرنے والوں کے طریقہ کے ❷ خلاف ہے۔ (بیہقی) اور اس نے کہا ہم کو خطبہ دیا۔

جَمْعٌ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَأَنَّ نَاقَتَهُ حَتَّى دَخَلَ مُحَسَّرًا وَهُوَ مِنْ مَنَى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّتِي يُرْمَى بِهَا الْجُمُرَةُ وَقَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْبِسُ حَتَّى رَمَى الْجُمُرَةَ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۲۶۸-۱۲۸۲ والنسائی الحدیث رقم ۲۰۵۵)

۲۶۱۱- (۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقَاضَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسَّرٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ وَقَالَ لِعَلِيٍّ لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هَذَا لَمْ أَجِدْ هَذَا الْحَدِيثَ فِي الصَّحِيحَيْنِ إِلَّا فِي جَامِعِ التِّرْمِذِيِّ مَعَ تَقْدِيمِهِ وَتَاخِيرِهِ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ۱۹۴۴ والترمذی الحدیث رقم ۸۸۶)

۲۶۱۲- (۹) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَدْفَعُونَ مِنْ عَرَفَةَ حِينَ تَكُونُ الشَّمْسُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ وَمِنْ الْمَزْدَلِفَةِ بَعْدَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِينَ تَكُونُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوهِهِمْ وَإِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَدْفَعُ مِنَ الْمَزْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ هَدَيْنَا مُحَالِفَ لِهَدْيِ عَبْدِ الْأَوْثَانِ وَالْشَّرِكَ۔ (رواہ البيهقي) وَقَالَ خَطْبَنَا وَسَاقَهُ نَحْوَهُ۔ (الحاكم في المستدرک ۲/۲۷۷)

اور اس نے حدیث اس طرح بیان کی۔

حکم الحدیث: یہ حدیث مرسل ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ گویا کہ مردوں کی پگڑیاں ہیں ان یعنی آدھا آفتاب باہر اور آدھا اندر ہوتا تھا اس طرح جب وہ چلتے تو سورج

اندر باہر ہوتا۔

❷ رواہ کے بعد اصل کتاب میں کچھ نہیں لکھا اور جزئی نے حاشیہ میں یہ عبارت لکھی ہے البیہقی وقال خطبنا و ساقہ نحوہ۔

۲۶۱۳- (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدَّمْنَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمُرَذِلَةِ أُغِيلِمَةَ بِنَى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
عَلَى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَحُ أَفْخَادَنَا وَيَقُولُ ابْنِي
لَا تَرْمُوا الْجُمُرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ (رواہ ابو داؤد
و النسائی و ابن ماجہ) (ابو داؤد الحدیث رقم ۱۹۴۰
و النسائی الحدیث رقم ۳۰۶۴ و ابن ماجہ الحدیث رقم
۳۰۲۵ و احمد فی المسند ۱/ ۳۲۶)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مزدلفہ کی رات میں
رسول اللہ ﷺ نے ہم کو بنی عبدالمطلب کے بچوں کے ساتھ
پہلے ❶ بھیج دیا تھا اور ہم گدھوں پر سوار تھے اور آپ نے
رخصت کرتے وقت ازراہ محبت ہماری راہوں پر ہاتھ مارتے
ہوئے فرمایا: ”جرہ پر کنکریاں اس وقت تک نہ مارنا جب تک
سورج نہ نکل آئے۔“ (ابو داؤد و نسائی و ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہم کو پہلے بھیجا ان مزدلفہ سے اکثر لوگ فجر کی نماز پڑھ کر چلتے ہیں لیکن منیٰ میں پہنچنے تک جرہ کے پاس جہاں
کنکریاں مارتے ہیں وہاں رش ہو جاتا ہے اور رش میں عورتوں اور بچوں کو دقت اور تکلیف ہوتی ہے، اس لئے اگر عورتوں اور بچوں کو آدھی
رات کے بعد مزدلفہ سے روانہ کر دیا جائے تاکہ وہ لوگوں سے پہلے پہنچ کر سورج نکلنے ہی کنکریاں مار کر فارغ ہو جائیں تو اس میں کوئی مضائقہ
نہیں اور اگر عورتیں اور بچے سورج نکلنے سے بیشتر بھی کنکریاں ماریں تو درست ہے لیکن مردوں کو سورج نکلنے کے بعد کنکریاں مارنا چاہئیں۔

۲۶۱۴- (۱۱) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ
ﷺ بِأَمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتْ الْجُمُرَةَ قَبْلَ
الْفَجْرِ ثُمَّ مَضَتْ فَأَقَاصَتْ وَتَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ الْيَوْمَ
الَّذِي يَكُونُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَهَا (رواہ
ابو داؤد) (ابو داؤد الحدیث رقم ۱۸۱۷)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے ام
المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو قربانی کی رات بھیجا ❶ پس
کنکریاں ماریں انہوں نے فجر سے پہلے پھر چلیں اور طواف
❷ کیا اور یہ دن ایسا دن تھا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس
تھے۔ (ابو داؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بھیجا ان یعنی مزدلفہ سے منیٰ کو۔ ❷ اور طواف کیا ان یعنی طواف افاضہ۔

۲۶۱۵- (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَلْبَسِي الْمَقِيمُ
أَوِ الْمُعْتَمِرُ حَتَّى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ۔ (رواہ ابو داؤد)
وَقَالَ وَرَوَى مَوْفُوفًا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ۔ (ابو داؤد
الحدیث رقم ۱۸۱۷)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا:
لبیک ❶ کہے مقیم ❷ یا عمرہ کرنے والا یہاں تک کہ حجر اسود کو
بوسہ دے۔ (ابو داؤد) اور کہا کہ یہ روایت سیدنا ابن
عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف کی گئی ہے۔

حکم الحدیث: مروغایہ سند ضعیف ہے موقوف اور مست ہے۔

فوائد الحدیث: ① بلیک کہے انا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکہ کا رہنے والا اور عمرہ کرنے والا خواہ کی ہو یا آفاقی بلیک اس وقت موقوف کرے جب حجر اسود کو بوسہ دے لے۔ ② مقیم انا یعنی جو کہ مکہ کا رہنے والا عمرہ کرنے والوں میں سے ہو یا عمرہ کرنے والا باہر سے آیا ہو عمرہ کرے پس اس وقت بلیک کے لئے ہے اور یہاں تک کہ بوسہ انا مقصود یہ ہے کہ عمرہ میں بلیک حجر اسود کے چومنے کے وقت موقوف کرے جیسے کہ حج میں رمی جمرۃ العقی کے وقت موقوف کرتے ہیں۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

یعقوب بن عاصم بن عروہ تابعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے سیدنا شریک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوٹا ① تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں زمین کو نہ ② لگے یہاں تک کہ مزدلفہ میں آئے۔ (ابوداؤد) (احمد فی المسند ۴/ ۳۸۹)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ① یعنی عرفات سے۔ ② مقصود یہ ہے کہ تمام راہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوا چلے پیدل نہیں چلے، نہ یہ کہ اصلاً زمین پر اتارے ہی نہیں اس لئے کہ صحیح بخاری میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم راستہ میں پہاڑ کے درہ کی طرف تشریف لے گئے اور پیشاب کیا پھر وضو کیا سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! نماز کا وقت آیا؟ آپ نے فرمایا نماز آگے ہے یعنی مزدلفہ میں پڑھیں گے۔

ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے (سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے) خبر دی کہ حجاج بن یوسف نے جس سال عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کیا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ہم عرفہ کے دن ٹھہرنے میں کس طرح کریں؟ تو سالم نے کہا اگر تو سنت کا ارادہ کرتا ہے تو عرفہ کے دن نماز سویرے ① پڑھ تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سالم نے سچ کہا کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم ظہر اور عصر کو سنت طریقہ کے ادا کرنے کے لیے جمع کرتے تھے (ابن شہاب نے کہا) میں نے سالم کو کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے؟ تو سالم نے کہا صحابہ رضی اللہ عنہم اس معاملہ میں سنت رسول ہی کی پیروی کرتے تھے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ① پس سویرے پڑھ انا یعنی ظہر اور عصر کو ملا کر۔

بَابُ رَمَى الْجِمَارِ جمرات کو نکریاں مارنے کا بیان الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

یہنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ نحر کے دن اپنی سواری پر نکریاں مارتے اور فرماتے تھے: ”جج کے افعال سیکھو اس لئے کہ میں نہیں جانتا شاید کہ میں اپنے اس جج کے بعد جج کروں گا۔“ (مسلم)

۲۶۱۸- (۱) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُولُ نَاخِدُوا مَنَاسِكُكُمْ فَإِنِّي لَا أَذَرُ لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِي هَذِهِ۔ (مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۳۱۰-۱۲۹۷)

وابوداؤد الحدیث رقم ۱۹۷۰

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جمرات کو نکریاں مارتے ہوئے مانند خذف کے۔ ① (مسلم)

۲۶۱۹- (۲) وَعَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَمَى الْجِمَارِ بِرَمِيٍّ حَسَى الْخَذِفِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۳۱۳-۱۲۹۹)

فوائد الحدیث: ① مانند خذف کے الخ یعنی نکریاں مڑ کے برابر ہوں چھوٹی چھوٹی کیونکہ بڑی نکریوں میں لوگوں کو صدمہ پہنچنے کا ڈر ہے۔ انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمرہ کو نکریاں ماریں نحر کے دن ① چاشت کے وقت اور اس کے بعد جس وقت کہ سورج ڈھل چکا۔ (بخاری و مسلم)

۲۶۲۰- (۳) وَعَنْهُ قَالَ رَمَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجِمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَأَمَّا بَعْدُ ذَلِكَ فَإِذَا زَالَتْ الشَّمْسُ۔ (متفق علیہ) (البخاری تعلیقاً و مسلم حدیث رقم ۳۱۴-۱۲۹۹ و ابوداؤد الحدیث رقم ۱۹۷۱ و الترمذی حدیث رقم ۸۹۴ و النسائی حدیث رقم ۳۱۶۳ و ابن ماجہ حدیث رقم ۳۰۵۳ و اندامی حدیث رقم ۱۸۹۶ و احمد فی المسند ۳/۳۱۹)

فوائد الحدیث: ① نحر کے دن الخ یعنی سویں تاریخ صرف جمرہ العقبہ پر نکریاں مارتے ہیں جس کو اب لوگ ”بڑا شیطان“ کہتے ہیں اس دن سورج نکلنے کے بعد نکریاں ماری جاتی ہیں پھر گیارہ بارہ اور تیرہ تاریخ کو تینوں جمرات پر سات سات نکریاں مارتے ہیں لیکن تیسرے پہر کو اور یہ نکریاں مزدلفہ سے چن کر لانا چاہئے اگر بارہ تاریخ تک ٹھہرنا چاہے تو انچاس نکریاں کافی ہیں اور اگر تیرہ تاریخ تک ٹھہرنا ہو تو ستر نکریاں لائے یوم النحر کو بڑے شیطان پر سات نکریاں مارے اور باقی دنوں میں تینوں پر اکیس اکیس یعنی ہر جمرہ پر سات۔

۲۶۲۱- (۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْجِمْرَةِ الْكُبْرَى فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنَى عَنْ يَمِينِهِ وَرَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جمرہ کبریٰ کی طرف ① پہنچے تو خانہ کعبہ کو اپنی بائیں طرف کیا اور منیٰ کو اپنی دائیں طرف اور سات نکریاں ماریں ہر نکری کے ساتھ

یوم النحر کو بڑے شیطان پر سات نکریاں مارے اور باقی دنوں میں تینوں پر اکیس اکیس یعنی ہر جمرہ پر سات۔

اللہ اکبر کہتے تھے پھر سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسی طرح سے اس شخصیت نے کنکریاں ماریں کہ جن پر سورۃ بقرہ اتاری گئی۔ (بخاری مسلم)

حَصَاةٌ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَمَى الَّذِي أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ۱۷۴۹ و مسلم الحدیث رقم ۳۰۵-۱۲۹۶) و ابو داؤد الحدیث رقم ۱۹۷۴ و الترمذی الحدیث رقم ۹۰۱ و النسائی الحدیث رقم ۳۰۷۲ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۳۰۳۰ و احمد فی المسند ۱/ ۴۵۸)

فوائد الحدیث: ❶ جرہ کبریٰ کی طرف الخ یعنی بڑے شیطان کی۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”استنجا ❶ طاق ہے کنکریوں کا مارنا طاق ہے صفا اور مردہ کے درمیان چکر لگانا ❷ طاق ہے اور خانہ کعبہ کے گرد طواف کرنا طاق ہے اور جس ❸ وقت کہ ڈھیلے لے استنجا کے لیے تم میں سے کوئی شخص تو طاق لے۔“ (مسلم)

۲۶۲۲- (۵) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْإِسْجَمَارُ تَوَّ وَرَمَى الْجَمَارَتَوَّ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوَّ وَالطَّوْفُ تَوَّ وَإِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوَّ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۳۱۵-۱۳۰۰)

فوائد الحدیث: ❶ استنجا طاق ہے الخ یعنی مٹی تین ڈھیلے لیس یا پاؤں جس میں طہارت خوب حاصل ہو۔

❷ اور خانہ کعبہ کے گرد طواف کرنا طاق ہے الخ یعنی یہ تینوں رمی جمرات، سعی بین الصفا والمروة اور طواف بیت اللہ سات ہیں۔

❸ اور جو کہ ڈھیلے لینے کو دوبار فرمایا کمال تاکید کے لیے ہے کیونکہ اس کے بغیر طہارت کوئی درست عبادت نہیں۔

الفصل الثانی (دوسری فصل)

سیدنا قدامہ بن عبد اللہ بن عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ جرہ العقہ پر نحر کے دن اونٹنی صہبا پر سوار ہو کر کنکریاں مارتے تھے اس جگہ مارنا تھا نہ ہانکنا اور نہ کہنا ❶ تھا ایک طرف ہو جاؤ ایک طرف ہو جاؤ۔ (شافعی ترمذی نسائی ابن ماجہ دارمی)

۲۶۲۳- (۶) وَعَنْ قَدَامَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَارٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي الْجُمُرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ لَيْسَ حَضْرُ وَلَا طَرْدُ وَلَيْسَ قِيلَ إِلَيْكَ إِلَيْكَ۔ (رواه الشافعی و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و الدارمی) (الترمذی الحدیث رقم ۹۰۳ و النسائی الحدیث رقم ۳۰۶۲ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۳۰۳۵ و الدارمی الحدیث رقم ۱۹۰۱ و احمد فی المسند ۳/ ۴۱۲-۴۱۳)

حکم الحدیث: اس سے پہلے اس کے دوسرے الفاظ گذر چکے ہیں اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہ تھا الخ حاصل یہ ہے کہ جیسے امیروں کے آگے نقیب و چوب دار (پردہ کو ل کا) اہتمام کرتے چلتے ہیں نبی ﷺ کے آگے ایسا معمول نہ تھا۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”حجرات کو کنگریاں مارنا مقرر نہیں کیا گیا اور جفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا مگر اللہ تعالیٰ کی یاد قائم کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔“ (ترمذی دارمی اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

۲۶۲۴- (۷) وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِأَقَامَةِ ذِكْرِ اللَّهِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. (ابوداؤد الحدیث رقم ۱۸۸۸ والترمذی الحدیث رقم ۹۰۲)

والدارمی الحدیث رقم ۱۸۵۳ واحمد فی المسند ۶/

(۱۳۹)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ظاہر میں یہ ایسے افعال ہیں کہ ان کا عبادت ہونا معلوم نہیں ہوتا اسلئے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ذکر قائم کرنے کیلئے۔ انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے ہم نے کہا اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے لئے عمارت نہ بنائیں کہ جو آپ کو منیٰ میں سایہ کرے؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں منیٰ اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے اس شخص کی کہ جو پہلے ❶ پہنچے۔“ (ترمذی وابن ماجہ ودارمی)

۲۶۲۵- (۸) وَعَنْهَا قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَبْنِي لَكَ بِنَاءً يَظْلُكَ بِمَنَى قَالَ لَا مَنَى مَنَاحُ مَنْ سَبَقَ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۰۱۹ وابن ماجہ الحدیث رقم ۳۰۰۷ والدارمی الحدیث رقم ۱۹۳۷ واحمد فی

المسند)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پہلے پہنچنا اس معنی میں کہ خصوصیت اس میں سبقت کے ساتھ ہے نہ کہ مکان بنانے کے ساتھ، یعنی منیٰ وقف مکان ہے جو منیٰ کی کسی جگہ میں پہلے پہنچے وہی اس کا حق دار ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما پہلے دو جہروں کے نزدیک ❶ ٹھہرتے تھے ٹھہرنا کافی دیر اللہ اکبر کہتے سبحان اللہ کہتے الحمد للہ کہتے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے اور جہرہ العقبہ کے نزدیک نہ ٹھہرتے۔ (موطا)

۲۶۲۶- (۹) وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَقُوْفًا طَوِيلًا يُكَبِّرُ اللَّهَ وَيُسَبِّحُهُ وَيُحَمِّدُهُ وَيَدْعُو اللَّهَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعُقَبَةِ. (رَوَاهُ مَالِكٌ) (الموطا الحدیث رقم ۲۱۲ من

کتاب الحج)

حکم الحدیث: مؤثفاً صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دو جہروں کے نزدیک ان دو جہروں سے مراد جہرہ اولیٰ اور وسطیٰ ہے، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب ان پر مری کر چکے تو کافی دیر ٹھہر کر دعا وغیرہ کرتے اور عاجزی کرتے اور مذکورہ تسبیحات پڑھنا مسنون ہیں۔

بَابُ الْهُدَى

قربانی کے جانور کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ میں ظہر کی نماز پڑھی پھر اپنی ۱۰ اونٹنی منگوائی پس اس اونٹنی کی کوہان کے دائیں کنارے میں زخم کیا اور اس کا خون پونچھ ڈالا اور دو جوتیوں کا ہار اس کے گلے میں ڈالا پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے تو جب اونٹنی نے آپ کو بیدار پراٹھایا (تو آپ نے) حج کے لیے لیک کہی۔ (مسلم)

۲۶۲۷- (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ بِذِي الْحَلِيفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهِ فَأَشْعَرَهَا فِي صَفْحَتِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ وَسَلَّتِ الدَّمَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَ بِالسَّحَجِ۔ (مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۲۰۵-۱۲۴۳) و ابوداؤد الحدیث رقم ۱۷۵۲ والترمذی الحدیث رقم ۹۰۶ والنسائی الحدیث رقم ۲۷۷۴ والدارمی الحدیث رقم ۱۹۱۲

واحمد فی المسند ۱/ ۲۱۶

فوائد الحدیث: ۱۰ اپنی اونٹنی الخ یعنی قربانی کے جانور کو یہ زخم کرنا سنت ہے اور نبی ﷺ نے اس کو ہدی کے اونٹ میں کیا ہے اور یہ بھی ایک نشان ہے ہدی کے جانور کا تاکہ عرب کے لوگ راستہ میں اس سے تعرض نہ کریں، جمہور علماء اور اہل حدیث کا یہی قول ہے لیکن ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اشعار کو مکروہ کہا ہے اور کہا کہ وہ ایک قسم کا مثل ہے، تعجب ہے کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس کام کو مکروہ کہیں جو نبی ﷺ نے بنفس نفیس خود اپنے ہاتھ سے کیا ہوا اگر ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے واقعی ایسا کہا بھی ہو تو ان کا قول صحیح احادیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے دیوار پر پھینک دیا جائے گا و کعب بن جراح نے جب اشعار کی حدیث بیان کی تو ایک شخص بول اٹھا کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس کو مثلہ کہتے ہیں، و کعب نے کہا میں تجھ سے حدیث بیان کرتا ہوں اور تو ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول لاتا ہے، تو اس لائق ہے کہ قید کیا جائے یہاں تک کہ تو توبہ کرے۔ ایسی بے ادبی سے یہ روایت امام ترمذی نے اپنی جامع میں ذکر کی ہے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ خانہ کعبہ کی طرف ہدی کی بکریاں بھیجیں پھر ان کے گلے میں ہار ڈالا۔ (بخاری، مسلم)

۲۶۲۸- (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدَى النَّبِيُّ ﷺ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ عَتَمًا فَقَلَّدَهَا۔ (متفق علیہ) (مسلم الحدیث رقم ۳۶۷-۱۳۲۱) وابن ماجہ الحدیث رقم ۳۰۹۶ و احمد فی المسند ۶/ ۴۲

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے نحر کے دن ایک گائے ذبح کی۔ (مسلم)

۲۶۲۹- (۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ بَقْرَةً يَوْمَ النَّحْرِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۴۵۶-۱۳۱۹)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے جتہ الوداع میں ایک گائے ذبح کی۔ (مسلم)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے نبی ﷺ کے ہار بنائے پھر ان کے گلے میں ڈالے اور ان کو زخمی کیا اور ان کو خانہ کعبہ کی طرف بھیجا پس ❶ آپ پر کوئی چیز حرام نہ ہوئی کہ جو ان کے لئے حلال کی گئی تھی۔ (بخاری و مسلم)

۲۶۳۰- (۴) وَعَنْهُ قَالَ نَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ بَقْرَةً فِي حَجَّتِهِ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۲۵۷-۱۳۱۹)

۲۶۳۱- (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَتَلْتُ فَلَانِدَ بَدْنِ النَّبِيِّ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا فَمَا حَرَّمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أَحِلَّ لَهُ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۱۶۹۶ و مسلم الحدیث رقم ۳۶۹-۱۳۲۱) والنسائی الحدیث رقم ۲۷۹۳

والموطأ الحدیث رقم ۵۳ من کتاب الحج

فوائد الحدیث: ❶ پس نبی ﷺ پر حرام نہ ہوئی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص قربانی روانہ کر دے وہ محرم نہیں ہوتا جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور یہی صحیح ہے اور جس نے اس کا خلاف کیا اس کا قول بے سبب مخالفت حدیث کے مقبول نہیں ہے نووی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہدی کا بھیجنا حرم میں مستحب ہے اگر خود نہ جائے تو کسی دوسرے کے ہاتھ بھیج دے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اشعار سنت ہے فتح الودود شرح ابوداؤد میں لکھا ہے کہ محققین احناف نے کہا ہے کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک بھی اشعار مستحب ہے لیکن انہوں نے جو مکروہ کہا ہے وہ اشعار میں مبالغہ کرنے کو کہا ہے نہ کہ مطلق اشعار کو جو اعتدال کے طور پر سنت کے موافق ہوں۔ اور ہم کو حیرت یہ ہے کہ مثلاً تو اس کا نام ہے کہ کوئی عضو جیسے کان یا ناک کاٹ ڈالا جائے اشعار میں کوئی عضو نہیں کاٹا جاتا بلکہ صرف ایک مقام کا خون نکال دیا جاتا ہے، جیسے فصد یا پھینچنے لگوانے میں ہوتا ہے اگر یہ شملہ ہو تو ابوحنیفہ کے نزدیک فصد اور پھینچنے لگوانا بھی ناجائز ہوگا حالانکہ کوئی حنفی بھی اس کا قائل نہیں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہ کہنا کہ نبی ﷺ نے ضرورت سے یہ فعل کیا تھا کیونکہ حشر کین کا غلبہ تھا وہ مسلمانوں کے جانوروں کو لوٹنے تھے، ان کا یہ قول صحیح نہیں ہے اس لئے کہ اشعار جس زمانہ میں منقول ہو اس وقت مسلمانوں کی قوت اور شوکت بہت ہو گئی تھی اور مشرکین کو تعرض کی مجال نہ تھی شیخ عبدالحق دہلوی حنفی نے لعائن میں اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ احناف کی یہ توجیہ نہایت بعید ہے۔

۲۶۳۲- (۶) وَعَنْهَا قَالَتْ قَتَلْتُ فَلَانِدَهَا مِنْ عَهْنٍ كَانَ عِنْدِي ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۱۷۰۰ و مسلم الحدیث رقم ۳۶۹-۱۳۲۱)

فوائد الحدیث: ❶ میرے باپ کے ساتھ اربع یعنی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اونٹ ہانکتا (ہوا جا رہا) ہے تو آپ نے ❶ فرمایا: ”اس پر سوار ہو جا“ اس نے کہا یہ ہدی ہے آپ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جا“ اس نے کہا یہ ہدی ہے

۲۶۳۳- (۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيَلْكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ الثَّلَاثَةِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث

آپ نے فرمایا: ”اس پر سوار ہو جا تجھ پر افسوس ہے“ یہ بات آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ میں فرمائی۔ (بخاری مسلم)

رقم ۱۶۸۹ و مسلم الحدیث رقم ۳۷۱-۱۳۲۲ و ابو داؤد الحدیث رقم ۱۷۶۰ و الترمذی الحدیث رقم ۹۱۱ و النسائی الحدیث رقم ۲۷۹۹ و الموطا الحدیث رقم ۱۳۹ من کتاب الحج و احمد فی المسند ۲/ (۵۰۵)

فوائد الحدیث: ۱ تو فرمایا اس پر سوار ہو جا، یہ شخص چلنے میں تکلیف اٹھا رہا ہوگا اس لئے اس کو سوار ہونے کی تاکید کی اور نہ سوار ہونے پر ڈانٹا کیونکہ اگلی حدیث میں فرمایا اس شخص کو جس نے ہدی پر سوار ہونے کا مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا: اس پر اس طرح سوار ہو کہ اس کو تکلیف نہ ہو اور تجھے ضرورت ہو اور تجھے اور سواری نہ ملے۔

ابو زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ہدی پر سوار ہونے کے متعلق سوال ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ”اس پر اچھی طرح سوار ہو جس وقت کہ تو اس کی طرف مجبور ہو یہاں تک کہ تو کوئی دوسری سواری پائے۔“ (مسلم)

۲۶۳۴- (۸) وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ سَيْلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا الْجَنَّتْ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا. (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۳۷۵-۱۳۲۴) و ابو داؤد الحدیث رقم ۱۷۶۱ و النسائی الحدیث رقم ۲۸۰۲

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ساتھ سولہ اونٹ بھیجے اور اس کو ان پر مقرر کیا اس نے کہا اے اللہ کے رسول! میں اس اونٹ کو کیا کروں جو ان میں سے چل نہ سکے؟ آپ نے فرمایا: ”اس کو ذبح کر پھر اس کے خون ۱ میں اس کی دونوں پاپوشیں رنگ دے پھر چھاپ لگا تو ان پاپوشوں سے اس کی کوبان کے کنارہ پر اور اس میں سے تو اور تیرے رفیقوں میں سے کوئی بھی نہ کھائے۔“ (مسلم)

۲۶۳۵- (۹) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سِتَّةَ عَشَرَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أَبْدَعَ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ انْحَرِّهَا ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلَى صَفْحَتَيْهَا وَلَا تَكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُقَيْتِكَ. (مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۳۷۷-۱۳۲۵) و ابو داؤد الحدیث رقم ۱۷۶۳ و احمد فی المسند ۲/ (۲۱۷۰۱)

فوائد الحدیث: ۲ پھر اس کے خون میں اس کی دونوں پاپوشیں رنگ دے الخ یعنی جو بار میں انکائی جائیں تاکہ معلوم ہو کہ یہ قربانی کا جانور ہے جب قربانی راہ میں تھک جائے تو اس کا حکم یہی ہے جو حدیث میں مذکور ہے اور اس کا کھانا قربانی والے اور اس کے ساتھیوں کو دیا ہے اس لئے کہ لوگ تہمت نہ لگائیں کہ اپنے کھانے کی غرض سے اچھے بھلے جانور کو ذبح کر ڈالا۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال نحر کیا ۲ اونٹ ساہت آدمیوں کی طرف

۲۶۳۶- (۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةِ وَالْبَقَرَةَ

سے اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے۔ (مسلم)

عَنْ سَبْعَةٍ (رواہ رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم

۲۸۰۹-۱۳۱۸) وابوداؤد الحدیث رقم ۲۸۰۹

والترمذی الحدیث رقم ۹۰۴ وابن ماجہ الحدیث رقم

۳۱۳۲ والموطا الحدیث رقم ۹ من کتاب الضحایا

واحمد فی المسند ۳/۲۹۳)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ایک شخص کے پاس اس وقت آئے کہ وہ اپنے اونٹ کو بٹھا کر اس کو خر کرتا تھا، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ”تو اس کو کھڑا کر اور پاؤں باندھ“ ❶ (اور) محمد بن علیؒ کا طریقہ اپنا۔“ (بخاری و مسلم)

۲۶۳۷- (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ آتَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا فَيَأْمَأْ مُقْبِدَةً سَنَةً مُحَمَّدٌ ﷺ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم

۱۷۱۳ و مسلم الحدیث رقم (۳۵۸-۱۳۲۰) وابوداؤد

الحدیث رقم ۱۷۶۸)

فوائد الحدیث: ❶ اور پاؤں باندھنا یعنی پایاں پاؤں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اونٹ کا اگلا پایاں پاؤں باندھ کر کھڑا کر کے خر کرنا سنت ہے اس حال میں کہ وہ تین پیروں پر کھڑا ہو۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں آپ کے اونٹوں کی خبر گیری کروں اور یہ کہ میں ان کے گوشت کھالوں اور جھولوں کا صدقہ کروں اور یہ کہ میں ان میں سے قصاب کو نہ دوں آپ نے فرمایا: ”ہم ❶ اس کو اپنے پاس سے دیں گے۔“ (بخاری و مسلم)

۲۶۳۸- (۱۲) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى بَدَنِهِ وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُودِهَا وَاجْلِيَّتِهَا وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجِزَارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا (متفق

علیہ) (بخاری حدیث رقم ۱۷۱۶ و مسلم حدیث رقم

۳۴۸-۱۳۱۷) وابوداؤد حدیث رقم ۱۷۶۹ و الدارمی

حدیث رقم ۱۹۴۰ وابن ماجہ حدیث رقم ۲۰۹۹)

فوائد الحدیث: ❶ ہم اس کو اپنے پاس سے دیں گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانیوں کے گوشت اور ان کی کھالیں اور جھولیں سب کا خیرات کر دینا ضروری ہے اور معلوم ہوا کہ قصاب کی اجرت حلال ہے اور قصاب کی اجرت اپنے پاس سے دینا چاہئے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم تین دن سے زیادہ اپنی قربانی کا گوشت نہ کھاتے تھے، پھر ہم کو رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی اور فرمایا کہ ”کھاؤ اور تو شہ کر رکھو“ تو ہم نے کھایا اور تو شہ کیا۔ ❶ (بخاری و مسلم)

۲۶۳۹- (۱۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لَحْمٍ بَدَنْنَا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَرَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا كُلُّوْا وَتَزَوَّدُوا فَآكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا (متفق علیہ)

(البخاری الحدیث رقم ۱۷۱۹ و مسلم الحدیث رقم

۳۰-۱۹۷۲) واحمد فی المسند ۳/۳۸۸)

فوائد الحدیث: ❶ اور ہم نے تو شہ کیا اس لیے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا ان محتاجوں کی

وجہ سے جو آگئے تھے اب کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور خیرات کرو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا منع نہیں ہے اور جس نے منع کیا ہے وہ ان احادیث سے بے خبر ہے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

۲۶۴۰- (۱۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهْدَىٰ عَامَ الْحَدِيثِ فِي هَذَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَمَلًا كَانَ لِابْنِ جَهْلٍ فِي رَأْسِهِ بُرَّةٌ مِنْ فِصَّةٍ وَفِي رَوَايَةٍ مِنْ ذَلِكَ الْمُسْرِ كَيْنَ۔ (رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۱۷۴۹ وابن ماجہ الحدیث رقم ۳۱۰۰ واحمد فی المسند ۲۳۴)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حدیبیہ کے سال اپنے قربانی کے اونٹوں میں ابو جہل کا اونٹ لے گئے کہ اس کی ناک میں ایک چاندی کی تھنی تھی اور ایک روایت میں آیا ہے کہ سونے کی تھی اس کی وجہ سے ❶ مشرکوں کو غصہ دلاتے تھے۔ (ابوداؤد)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس کی وجہ سے مشرکوں کو غصہ دلاتے تھے الخ نبی ﷺ ہجرت کے چھ سال عمرہ کے لیے تشریف لے گئے مشرکوں نے حدیبیہ میں روک دیا اور مکہ میں نہ آنے دیا چنانچہ یہ قصہ مشہور ہے، پس اس سفر میں جو اونٹ اپنی ہدی ذبح کرنے کے لئے لے گئے، ان میں ایک اونٹ ابو جہل کا بھی تھا کہ بدر کی لڑائی میں غنیمت میں ملا تھا، اس کو نبی ﷺ اس لئے لے گئے تاکہ مشرک دیکھ کر جلیں کہ یہ اونٹ مسلمانوں کے ہاتھ لگا، پھر آپ نے اسے ذبح کیا، اس سے معلوم ہوا کہ کافروں کو جلا نا اور غصہ میں ڈالنا مستحب ہے۔

۲۶۴۱- (۱۵) وَعَنْ نَاجِيَةِ الْخُزَاعِيَةِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطَبَ مِنَ الْبُذْنِ قَالَ انْحَرَهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دِمَاسِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَيَنْتَهَا فَيَا كُلُّوْهَا۔ (رواہ مالک والترمذی وابن ماجہ الحدیث رقم ۱۳۰۶ والموطا الحدیث رقم ۱۴۸ من كتاب الحج واحمد فی المسند ۴/ ۳۳۴)

سیدنا ناجیہ خزاعیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! میں اس جانور کے ساتھ کیا کروں کہ جو ہدی کے جانوروں میں سے مرنے کے قریب پہنچے؟ آپ نے فرمایا: ”اس کو ذبح کر ڈال، پھر ❶ اس کی پاپوش اس کے خون میں رنگ لے پھر ❷ لوگوں کے لئے چھوڑ دے، پس وہ اس سے کھائیں۔“ (مالک ترمذی ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پھر اس کی پاپوش الخ یعنی جو اس کے ہار میں سے ہے اس کو خون میں رنگ کر اس کی گردن پر چھاپ لگا۔ ❷ پھر چھوڑ دے الخ یعنی فقرا کو اس کے کھانے سے منع نہ کر۔ اور یہ حدیث گزر چکی ہے کہ جب قربانی راہ میں تھک جائے تو اس کا حکم یہی ہے جو حدیث میں مذکور ہے اور اس کا کھانا قربانی والے اور اس کے ساتھیوں کو حرام ہے، اس خیال سے کہ لوگ تہمت نہ لگائیں کہ اپنے کھانے کی غرض سے اچھے تندرست جانور کو ذبح کر ڈالا۔

۲۶۴۲- (۱۶) وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ

اور ابوداؤد اور ترمذی نے سیدنا ناجیہ سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا۔

نَاجِيَةِ الْأَسْلَمِيِّ - (ابوداؤد الحدیث رقم ۱۷۶۲)

والدارمی الحدیث رقم ۱۹۰۹

۲۶۴۳- (۱۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرْطُوبِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمَ الْقَرَارِ قَالَ ثَوْرٌ وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِي قَالَ وَقُرْبَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَدَنَاتٍ خَمْسٌ أَوْ سِتٌّ فَطَقِفْنَ يَزْدَلِفْنَ إِلَيْهِ بَاتِيَهُنَّ يُدْأُ قَالَ فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوبَهَا قَالَ فَتَكَلَّمْنَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَةٍ لَمْ أَفْهَمْهَا فَقُلْتُ مَا قَالَ قَالَ مَنْ شَاءَ اقْطَعْ - (رواه ابوداؤد) وَذَكَرَ حَدِيثًا ابْنُ عَبَّاسٍ وَجَابِرٌ فِي بَابِ الْأَضْحِيَةِ - (ابوداؤد الحدیث رقم ۱۷۶۵)

سیدنا عبد اللہ بن قرطوبیؓ نے نبی ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنوں میں بہت بڑا دن نحر کا دن ہے پھر قر کا دن“ ثور ۱ نے کہا اور وہ دوسرا دن ۲ ہے راوی نے کہا کہ پانچ یا چھ اونٹ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک کئے گئے وہ آپ کے نزدیک ہونے لگے ۳ تاکہ ان میں سے پہلے کس کو ذبح کریں راوی نے کہا جب زمین پر جانوروں کے پہلو گرے راوی نے کہا کہ آپ بولے آہستہ بولنا کہ میں اس کو نہ سمجھا پھر میں نے کہا کہ آپ نے کیا فرمایا؟ اس نے کہا آپ نے فرمایا: ”جو شخص چاہے کہ کات کر لے جائے۔“ (ابوداؤد) اور دو احادیث ابن عباسؓ اور جابرؓ کی باب الاضحیہ میں ذکر کی گئیں۔

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ ثور نے کہا اِس حدیث کا راوی ثور ہے۔ ۲ اور وہ دن دوسرا دن ہے یعنی گیارہویں ذوالحجہ کا دن۔

۳ نزدیک ہوتے تھے نبی ﷺ کی طرف اِس یعنی آپ کے دست مبارک کی برکت حاصل کرنے کے لئے ہر ایک قربانی اس بات کی منتظر تھی کہ مجھے پہلے ذبح کریں اور یہ نبی ﷺ کا معجزہ تھا۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

سیدنا سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جو شخص قربانی کرے تو نہ باقی رکھے تیسرے دن کے بعد اپنے گھر میں قربانی کے گوشت میں سے کچھ پھر جب کہ اگلا برس آیا تو بعض صحابہؓ نے کہا اے اللہ کے رسول! (کیا) کریں ہم جیسا کہ ہم نے گذرے ہوئے سال میں کیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ”کھاؤ کھاؤ اور ذخیرہ کرو اس لئے کہ اس سال میں لوگوں پر محنت و مشقت و محتانگی تھی تو میں نے چاہا کہ تم ان کی مدد کرو۔“ (بخاری و مسلم)

۲۶۴۴- (۱۸) وَعَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يَصْبَحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفْعُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِيَ قَالَ كُلُّوْا وَأَطْعِمُوْا وَأَذْخِرُوْا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جُهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تَعِينُوْا فِيهِمْ - (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۵۵۶۵)

ومسلم الحدیث رقم (۳۴-۱۹۷۴)

سیدنا پیغمبر ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ”ہم تم کو قربانی کے گوشت سے منع کرتے تھے کہ تم اس کو تین
 دن سے زیادہ کھاؤ تاکہ تم کو وسعت ❶ (کافی) ہو اللہ تعالیٰ
 وسعت لایا، پس کھاؤ، ذخیرہ کرو اور ثواب طلب کرو ❷
 خبردار! ❸ یہ دن کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے یاد کرنے کے
 ہیں۔“ (ابوداؤد)

۲۶۴۵- (۱۹) وَعَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ إِنَّا كُنَّا نَهَيَّاكُمْ عَنْ لَحْمِهَا أَنْ تَأْكُلُوهَا فَوْقَ
 ثَلَاثِ لَيَالٍ تَسَعَّكُمْ جَاءَ اللَّهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوا وَ
 ادَّخِرُوا وَأَنْجَرُوا أَلَا وَإِنَّ هَذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلِ
 وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ۔ (رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد
 الحدیث رقم ۲۸۱۳ وابن ماجہ الحدیث رقم ۳۱۶۰

والدارمی الحدیث رقم ۱۹۵۸)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تاکہ تم کو وسعت ہو الخ یعنی جوں کو بھی پہنچ جائے ایک سال شدید قحط ہوا تھا کہ مدینہ باہر کے رہنے والوں
 سے بھر گیا تھا اس سال نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ جتنا بھی گوشت ہے وہ لوگوں میں تقسیم کر دو اور جمع نہ کرو آئندہ سال میں جب اس کی
 ضرورت نہ رہی تو آپ نے اجازت دے دی اور اس سے پہلی حدیث میں بھی اسی کا بیان ہے۔
 ❷ اور ثواب طلب کرو الخ یعنی خیرات کر کے۔ ❸ یہ دن الخ یعنی ایام تشریق، گیارہ بارہ اور تیرہ ذوالحجہ کے دن ہیں۔

بَابُ الْحَلْقِ

سرمنڈانے کا بیان ❶

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ
 کے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے حجۃ الوداع میں اپنا سر منڈایا اور بعض
 صحابہ رضی اللہ عنہم نے بال کتروائے۔ ❷ (بخاری و مسلم)

۲۶۴۶- (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 خَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَاسُ مِنْ أَصْحَابِهِ
 وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم
 ۴۴۱۱ و مسلم الحدیث رقم ۳۱۶-۱۳۰۱) و ابوداؤد

الحدیث رقم ۱۹۸۰ و احمد فی المسند ۲/۱۲۸)

فوائد الحدیث: ❶ باب سرمنڈانے کے بیان میں الخ اس باب میں سرمنڈانے اور بال کترانے کا بھی ذکر ہے اور مؤلف نے
 افضل بات کے بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے کہ جو احرام سے نکلے تو اس کو سرمنڈانا بال کترانے سے افضل ہے اور نبی ﷺ حج اور عمرہ کے
 علاوہ سر کا منڈانا ثابت نہیں ہے۔ ❷ اور بعض صحابہ نے بال کترائے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج میں سرمنڈانا اور بال کترانا دونوں
 جائز ہیں لیکن خلق افضل ہے جیسے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی آئندہ حدیث میں اس کی تصریح آئے گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے سیدنا معاویہ رضی اللہ
 عنہ نے کہا کہ ”میں ❶ نے مردہ کے نزدیک قینچی کے ساتھ نبی

۲۶۴۷- (۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَبِىْ مُعَاوِيَةُ
 إِنِّى قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ﷺ کے بال کاٹنے۔“ (بخاری و مسلم)

عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمَقْصَصٍ - (متفق علیہ) (البخاری

الحديث رقم ۱۷۳۰ و مسلم الحديث (۲۰۹ - ۱۲۴۶)

و ابوداود الحديث رقم ۱۸۰۲ و النسائي الحديث

۲۹۸۷ و احمد في المسند ۹۶/۴

فوائد الحديث: ❶ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے بال کاٹنے، یہ عمرہ حیرانہ کی بات ہے اس لئے کہ حجۃ الوداع میں تو آپ قارن تھے اور ثابت ہے کہ حجۃ الوداع میں آپ نے منیٰ میں حلق کیا اور سیدنا ابوطحہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے بال مبارک تقسیم کئے اور یہ حدیث عمرہ قضا پر محمول نہیں ہو سکتی، اس لئے کہ عمرہ قضا بجمعی میں ہوا اور اس وقت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ایمان نہیں لائے تھے وہ تو ہجرت کے آٹھویں سال ایمان لائے تھے یہی قول مشہور اور صحیح ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا: ”یا الہی! سر منڈانے والوں پر رحم کر“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اور بالوں کترانے والوں کے لئے بھی رحمت کی دعا کیجئے“ آپ نے فرمایا: ”یا الہی! رحم کر سر منڈانے والوں پر“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اور بالوں کترانے والوں کے لئے بھی رحمت کی دعا کیجئے“ آپ نے فرمایا: ”اور کترانے والوں پر بھی رحم کر۔“ (بخاری و مسلم)

۲۶۴۸ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَللّٰهُمَّ ارْحِمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا

وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحِمِ

الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ

وَالْمُقَصِّرِينَ - (متفق علیہ) (البخاری الحديث رقم

۱۷۲۷ و مسلم الحديث رقم (۳۱۷ - ۱۳۰۱)

فوائد الحديث: ❷ اور کترانے والوں پر بھی رحم کر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج میں سر منڈانا افضل ہے۔

یحییٰ بن حصین رضی اللہ عنہ نے اپنی دادی رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی کہ انہوں نے نبی ﷺ سے حجۃ الوداع میں سنا کہ سر منڈانے والوں کے لیے تین ❶ مرتبہ اور کترانے والوں کے لئے ایک مرتبہ دعا کی۔ (مسلم)

۲۶۴۹ - (۴) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَصَنِ عَنْ جَدَّتِهِ

أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا

لِلْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا وَلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً وَاحِدَةً - (رواه

مسلم) (مسلم الحديث رقم (۳۲۱ - ۱۳۰۳)

فوائد الحديث: ❸ تین بار اور کترانے والوں کے لئے ایک بار اٹھ اور صحیحین کی روایت جو اس سے بیشتر مذکور ہوئی اس سے معلوم

ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے دو بار سر منڈوانے والوں کے لئے دعا کی اور تیسری بار کترانے والوں کے لئے اور صحیحین میں ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ چوتھی بار آپ نے کترانے والوں کیلئے دعا کی اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ تین بار سر منڈانے والوں کے لئے دعا کی اور ایک بار کترانے والوں کے لئے خواہ تیسری بار ان کو شریک کر لیا خواہ چوتھی بار ان کے لئے علیحدہ دعا کی ان میں تطبیق کی وجہ یہ ہے کہ کئی مجالس میں دعا کی گئی کسی میں دو بار سر منڈانے والوں کے لئے اور تیسری میں کترانے والوں کے لئے دعا کی اور کسی میں تین بار سر منڈانے والوں کے لئے اور چوتھی بار کترانے والوں کے لئے دعا کی یا یہ کہ جس راوی نے جو سنا اور اس کے نزدیک تحقیق ہو اس نے وہی روایت کیا۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ منیٰ میں آئے پھر

۲۶۵۰ - (۵) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى مِنْى

جرۃ العقبہ کے پاس آئے تو اس کو کنکریاں ماریں پھر منیٰ میں اپنی جگہ پر آئے اور اپنی ہدیٰ ذبح کی پھر سر موٹہ نے ❶ والے کو بلایا اور اپنے سر کی ❷ دائیں طرف سر موٹہ نے والے کے آگے کی تو اس نے آپ کے سر کے بال موٹہ سے پھر آپ نے ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو موٹہ سے ہوئے بال دیئے پھر اپنے سر کی بائیں طرف آگے کی اور فرمایا: ”موٹہ“ تو اس نے موٹہ پھر آپ نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو موٹہ سے ہوئے بال دیئے اور فرمایا کہ: ”بالوں کو لوگوں کے درمیان تقسیم کر۔“ (بخاری و مسلم)

فَاتَى الْجُمُرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ بِمَنْى وَنَحَرَ نُسْكَهُ ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَاقِ وَنَاوَلَ الْحَاقِقَ شِقَّةَ الْأَيْمَنِ فَحَلَقَهُ ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَ الشَّقَّ الْأَيْسَرَ فَقَالَ إِحْلِقْ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ اِقْسِمُهُ بَيْنَ النَّاسِ۔ (متفق علیہ) (مسلم)
الحديث رقم (۳۲۶-۱۳۰۵) و ابو داود الحديث رقم ۱۹۸۱ والترمذی الحديث رقم ۹۱۲ و احمد فی المسند ۱۳۷/۳

فوائد الحديث: ❶ سر موٹہ نے والے کو اس کا نام سیدنا عمر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ تھا۔

❷ اپنے سر کے دائیں طرف سے سر موٹہ والے میں ابتدا کرنا سنت ہے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی تھی اور نحر کے دن ❶ پہلے طواف کرنے خانہ کعبہ کے ساتھ خوشبوئی کے کہ اس میں مشک ہوتا۔ (بخاری و مسلم)

۲۶۵۱- (۶) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِأَيْتِ بَطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ۔ (متفق علیہ)
(البحاری حديث رقم ۱۵۳۹ و مسلم حديث رقم ۴۶-۱۱۹۱ و ابو داود الحديث رقم ۱۷۴۵ و الترمذی حديث رقم ۹۱۷ و النسائی الحديث رقم ۲۶۸۵ و ابن ماجه حديث رقم ۲۹۲۶ و الموطا الحديث رقم ۱۷ من كتاب الحج و احمد فی المسند ۱۸۶/۶)

فوائد الحديث: ❶ نحر کے دن النحر کے دن احرام سے نکل آتے ہیں اور عورت کے سوا تمام چیزیں جو محرم پر حرام ہوتی ہیں وہ حلال ہو جاتی ہیں۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے دن طواف اضافہ کیا پھر واپس آئے اور منیٰ میں ❶ ظہر کی نماز پڑھی۔ (مسلم)

۲۶۵۲- (۷) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمَنْى۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ۳۳۵-۱۳۰۸)

فوائد الحديث: ❶ اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث میں گزر چکا ہے کہ ظہر کی نماز آپ نے مکہ میں پڑھی تو ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے مکہ میں ظہر پڑھی ہو اور منیٰ میں پھر دوبارہ امامت کرائی ہو کیونکہ متفعل کی امامت جائز ہے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

۲۶۵۳- (۸) وَعَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا۔ (رواه الترمذی)
سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع ❶ فرمایا کہ عورت اپنا سر منڈائے۔ (ترمذی)

(الترمذی الحدیث رقم ۹۱۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ منع فرمایا الخ یعنی احرام سے نکل کر عورت سر نہ منڈائے بلکہ کچھ بال کٹوائے۔

۲۶۵۴- (۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْحَلْقُ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ۔ (رواه ابو داؤد والدارمی)
سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورتوں پر سر منڈانا نہیں ❶ ہے عورتوں پر صرف کترانا ہے۔“ (ابوداؤد دارمی)

رقم ۱۹۸۵ والدارمی الحدیث رقم ۱۹۰۶ والدارقطنی

الحدیث رقم ۱۶۵ من کتاب الحج

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہیں ہے الخ یعنی عورتیں احرام سے نکلیں تو ان پر سر منڈانا واجب نہیں بلکہ حرام ہے اور ان پر بالوں کا کترانا واجب ہے بخلاف مردوں کے کیونکہ ان پر سر منڈانا کترانا واجب ہے جبکہ سر منڈانا افضل ہے۔

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ۔

اور یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

بَابُ

پہلے باب کے متعلقات کے بیان میں

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۶۵۵- (۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ فِي حَبَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنَى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ فَبَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ إِذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَبَجَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَحَسَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ إِرْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَدِمَ وَلَا آخَرَ إِلَّا قَالَ

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں لوگوں کے لیے منیٰ میں ٹھہرے وہ آپ سے مسائل پوچھتے تھے تو آپ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا نہ جانتا تھا میں پس میں نے ذبح کرنے سے پہلے اپنا سر منڈا لیا آپ نے فرمایا: ”ذبح کر لے اور کوئی گناہ نہیں“ پھر ایک اور شخص آیا اس نے کہا میں کچھ نہیں جانتا تھا میں نے

جہرات پر کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی ذبح کر لی آپ نے فرمایا: ”اب کنکریاں مارا اور نہیں کوئی گناہ“ تو نہ پوچھے گئے نبی ﷺ کسی چیز سے کہ جو مقدم ہوئی یا مؤخر ہوئی مگر آپ نے فرمایا کہ: ”کر اور کوئی نہیں گناہ۔“ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اس نے کہا کہ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے اپنا سر منڈا لیا آپ نے فرمایا: ”کنکریاں مارا اور کوئی نہیں گناہ“ ایک اور شخص آیا اس نے کہا میں نے خانہ کعبہ کا طواف افاضہ کنکریاں مارنے سے پہلے کر لیا“ آپ نے فرمایا: ”اب کنکریاں مار لے اور کوئی نہیں گناہ۔“

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے نحر ۱ کے دن منیٰ میں مسائل دریافت کیے گئے تو آپ فرماتے: ”نہیں گناہ“ پس ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ میں نے شام ہونے کے بعد کنکریاں ماریں تو آپ نے فرمایا: ”کوئی گناہ نہیں۔“ (بخاری)

إِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ إِرْمِ وَلَا حَرَجَ وَآتَاهُ آخَرُ فَقَالَ أَقْصَتُ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ إِرْمِ وَلَا حَرَجَ۔ (البخاری الحديث رقم ۱۷۳۶ و مسلم الحديث رقم (۳۲۷-۱۳۰۶) و ابوداؤد الحديث رقم ۲۰۱۴ و الترمذی الحديث رقم ۹۱۶ و ابن ماجه الحديث رقم ۳۰۵۱ و السوطا الحديث رقم ۲۴۲ و احمد في المسند ۱۵۹/۲)

۲۶۵۶- (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسْئَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمَنْى فَيَقُولُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ لَا حَرَجَ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ۱۷۳۵)

فوائد الحديث: ۵ نحر کے دن چار کام ہیں اول رمی جمرہ عقبہ پھر ذبح پھر طواف افاضہ اور سنت یہی ہے کہ چاروں کام اسی ترتیب سے بجالائے اور سلف کا یہی مذہب ہے اور ان کی دلیل یہی روایت ہے ان کا قول ہے کہ اگر کسی نے ان میں سے کسی کام کو آگے پیچھے کیا تو جائز ہے اور اس پر فدیہ ہے نہ قربانی اہل حدیث کا عمل انہیں احادیث پر ہے کہ ان اعمال میں اگر سب سے تقدیم و تاخیر ہو جائے تو کچھ نقصان لازم نہیں آتا اور نہ ہی دم لازم آتا ہے۔ اور یہی قول شافعی احمد اسحاق ابو ثور ابو داؤد ترمذی اور جمہور کا ہے اور نخی اور امام ابو حنیفہ رحمہم کہتے ہیں کہ اس پر دم لازم ہوگا اور اگر قارن ہو تو دوم دے جبکہ صاحبین اہل حدیث کے موافق ہیں احناف کہتے ہیں کہ ابن ابی شیبہ رحمہہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث بیان کی ہے کہ جو حج میں کسی بات کو مقدم یا مؤخر کرے تو وہ ایک دم دے اور طحاوی نے بھی اس کو ذکر کیا ہے جبکہ اہل حدیث کہتے ہیں کہ یہ روایت موقوف ہے یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور قول اتنی صحیحہ مرفوعہ حدیث کے مقابل کیوں کر حجت ہو سکتا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول! میں نے سر منڈا نے سے پہلے طواف افاضہ کیا“ آپ نے فرمایا: ”اب سر منڈا لے یا کتر والے اور گناہ نہیں“ ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا میں

۲۶۵۷- (۳) وَعَنِ عَلِيٍّ قَالَ آتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَقْصَتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ قَالَ إِحْلِقْ أَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ وَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ إِرْمِ وَلَا حَرَجَ۔ (رواه الترمذی)

(الترمذی الحدیث رقم ۹۱۶)

نے کنکریاں مارنے سے پہلے ذبح کیا، آپ نے فرمایا:
”کنکریاں مار اور گناہ نہیں۔“ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

سیدنا اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کے لیے نکلا تو لوگ آپ کے پاس آتے تھے کوئی کہنے والا کہتا اے اللہ کے رسول! میں نے پہلے صفامروہ کی سعی کر لی یا میں نے ایک چیز پیچھے کی یا نہیں، لیکن اس شخص پر گناہ ہے کہ جو مسلمان کی آبروریزی کرے اس حال میں کہ وہ ظالم شخص ہے تو یہ شخص گناہ گار ہے اور ہلاک ہونے والا ہے۔“ (ابوداؤد)

۲۶۵۸- (۴) وَعَنْ أَسَمَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَهُ فَمِنْ قَائِلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوفَ أَوْ أَخْرُتُ شَيْئًا أَوْ قَدْ مِتُّ شَيْئًا فَكَانَ يَقُولُ لَا حَرَجَ إِلَّا عَلَى رَجُلٍ افْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذَلِكَ الَّذِي حَرَجَ وَهَلَكَ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۰۱۵)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ وَرَمِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَالتَّوْدِيعِ

نحر کے دن خطبہ دینے، ایام تشریق میں کنکریاں مارنے اور طواف وداع کا بیان
الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن خطبہ فرمایا: ”تحقیق زمانہ ❶ پھر گیا ہے اپنی وضع کے مانند کہ تھا اللہ تعالیٰ کے آسمان اور زمین کو پیدا کرنے کے دن میں ایک برس بارہ مہینوں کا ہے ان میں سے چار ماہ حرمت والے ہیں، تین تو متواتر ذی قعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب ❷ مضر کا وہ جو کہ درمیان جمادی اور شعبان کے ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کون سامہینہ ہے؟“ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں پھر سکوت فرمایا آپ نے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اس کا نام رکھیں گے اس کے

۲۶۵۹- (۱) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثُ مُسَوِّبَاتٍ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مَضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشُعْبَانَ وَقَالَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى طَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ الْيَسَّ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى طَنَنَّا أَنَّهُ

غیر نام کے ساتھ پھر فرمایا: ”کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟“ ہم نے کہا، ذوالحجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کون سا شہر ہے؟“ ہم نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، پھر سکوت فرمایا آپ نے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اس کا نام رکھیں گے کوئی اور نام آپ نے فرمایا: ”یہ شہر مکہ نہیں ہے؟“ ہم نے کہا ہاں، شہر مکہ ہے آپ نے فرمایا: ”یہ کون سا دن ہے؟“ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، پھر سکوت فرمایا آپ نے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے آپ نے فرمایا: ”کیا نحر کا دن نہیں؟“ ہے؟“ ہم نے عرض کیا کہ ہاں ہے آپ نے فرمایا: ”تحقیق تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں تم پر حرام ہیں مانند حرام ہونے اس دن تمہارے کی تمہارا اس شہر میں، تمہارے اس مہینہ کے اور البتہ تم اپنے پروردگار سے ملو گے، تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارہ میں پوچھے گا، خبردار! تم میری وفات کے بعد گمراہ ہو کر واپس نہ لوٹ جانا کہ بعض تمہارا بعض کی گردن مارے، خبردار کیا میں نے پہنچا دیا؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں پہنچا دیا، آپ نے فرمایا: ❶ یا الہی! تو گواہ رہ پس چاہئے کہ حاضر غائب کو پہنچائے، کیونکہ بعض پہنچائے گئے زیادہ یاد رکھتے ہیں سننے والے سے۔“ (بخاری و مسلم)

فوائد الحديث: ❶ تحقیق زمانہ پھر گیا ہے اپنی وضع کے مانند الخ چار ماہ کی حرمت مدت سے چل آتی تھی مگر مکہ کے کافروں کا دستور تھا کہ جب ان کو لڑنا یا غارت گری کرنا منظور ہوتا تو ان مہینوں کو بدل ڈالتے چنانچہ اگر محرم میں لڑتے تو صفر کا نام محرم رکھ لیتے اسی طرح ان کم بختوں نے مہینوں کو خلط ملط کر ڈالا تھا مہینوں کا اصل حساب ٹھیک نہیں رہا تھا جس سال آپ ﷺ نے آخر عمر میں جتہ الوداع کیا تو ذوالحجہ کا مہینہ دونوں کے حساب سے ٹھیک تھا اصل کے حساب سے بھی اور کافروں کے حساب بھی تب نبی ﷺ نے حج کے موسم میں عرفہ کے دن ہزاروں آدمیوں کے رو برویہ حدیث فرمائی یعنی اب زمانہ گردش کھا کر اصل حساب پر ٹھیک ہو گیا ہے اب کوئی اس حساب کو نہ بگاڑے۔

❷ اور جب مضر کا الخ عرب میں مضر ایک قوم کا نام تھا جو جب کو بہت مانتے تھے اس لیے جب کو ان کی طرف نسبت کیا۔

❸ کیا نحر کا دن نہیں ہے الخ اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے صحابہ جنہوں نے عرض کیا حج اکبر کا دن پھر آپ نے آگے یہی حدیث فرمائی اور حج

سَيَسْمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلَدَةُ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَاَيُّ يَوْمٍ هَذَا قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيَسْمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمُ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَاِنْ دِمَاءُكُمْ وَاَمْوَالُكُمْ وَاَعْرَاصُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحَرَمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِى بَلَدِكُمْ هَذَا فِى شَهْرِكُمْ هَذَا وَتَسْلَقُونَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضَلَالًا يَضُرُّ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا هَلْ بَلَغْتُ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَشْهَدْ فَلْيَبْلُغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ قَرُبَ مَبْلَغِ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث

۱۷۴۱ و مسلم الحدیث (۳۱-۱۶۷۹) وابن ماجہ

الحدیث رقم ۲۳۳ و الدارمی الحدیث رقم ۱۹۱۶

و احمد فی المسند ۴۰/۵)

اکبر اور کچا ایک ہی دن ہوتا ہے اور وہ نویں ذوالحجہ کی ہے حج اکبر کہتے ہیں حج کو اور حج اصغر کہتے ہیں عمرہ کو اور حج اکبر کا دن یوم النحر ہے یا عرفہ یا سارے دن حج کے اور عوام میں جو مشہور ہے کہ حج اکبر اس حج کو کہتے ہیں جس میں یوم عرفہ جمعہ کے دن آئے اس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں لیکن بعض احادیث اس مضمون کی آئی ہیں جن سے اس حج کی زیادہ فضیلت نکلتی ہے جس میں عرفہ جمعہ کے دن واقع ہو۔

۴ یا الہی تو گواہ رہ۔ ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ تین مرتبہ آپ نے یہ فرمایا اور مطلب یہ ہے کہ میں نے تیرا حکم تیرے بندوں تک پہنچا دیا اور ابن ماجہ کی دوسری روایت میں ہے کہ پھر لوگوں کو آپ نے رخصت کیا تو لوگوں نے کہا کہ یہ وداع یعنی رخصت کا حج ہے اس حج کے تھوڑے دنوں کے بعد آپ کی وفات ہوئی اس لیے اس کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

۲۶۶۰ - (۲) وَعَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتَى أَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ إِذَا رَمَيْتُ إِمَامُكَ فَأَرْمِهِ فَأَعْدْتُ عَلَيْهِ الْمَسَآلَةَ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا۔ (رواہ البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۱۷۴۶ و ابو داود الحدیث رقم ۱۹۷۲)

۲۶۶۰ - (۲) وَ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتَى أَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ إِذَا رَمَيْتُ إِمَامُكَ فَأَرْمِهِ فَأَعْدْتُ عَلَيْهِ الْمَسَآلَةَ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا۔ (رواہ البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۱۷۴۶ و ابو داود الحدیث رقم ۱۹۷۲)

۲۶۶۰ - (۲) وَ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ مَتَى أَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ إِذَا رَمَيْتُ إِمَامُكَ فَأَرْمِهِ فَأَعْدْتُ عَلَيْهِ الْمَسَآلَةَ فَقَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا۔ (رواہ البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۱۷۴۶ و ابو داود الحدیث رقم ۱۹۷۲)

فوائد الحدیث: ۱ کس وقت ماروں الحج یعنی گیارہویں یا بارہویں ذوالحجہ کو۔ ۲ جس وقت الحج یعنی رمی میں پیروی کر اس کی جو کہ بہ نسبت تیری زیادہ جانتا ہو رمی کے وقت کو۔ ۳ پھر میں نے ان پر مسئلہ عرض کیا ان حج یعنی میں نے وقت رمی کی تحقیق چاہی۔ ۴ انتظار کرتے یعنی وقت رمی کا۔ ۵ پس جس وقت دو پہر و صلی الحج یعنی گیارہ بارہ تیرہ کو اور دوسویں تاریخ کو سورج ڈھلنے سے پہلے کنکریاں مارنا جائز ہے یا بعد جب بھی ممکن ہو لیکن زوال سے پہلے مسنون ہے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک تیرہ کی رمی قبل زوال کے بھی درست ہے۔ ۶ ہم رمی کرتے الحج یعنی کنکریاں مارتے۔

۲۶۶۱ - (۳) وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي جُمُرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يَسْهَلَ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ طَوِيلًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَأْخُذُ بِذَاتِ الشِّمَالِ فَيَسْهَلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُومُ طَوِيلًا ثُمَّ يَرْمِي جُمُرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُولُ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُهُ۔ (رواہ البخاری)

۲۶۶۱ - (۳) وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي جُمُرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يَسْهَلَ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ طَوِيلًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَأْخُذُ بِذَاتِ الشِّمَالِ فَيَسْهَلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُومُ طَوِيلًا ثُمَّ يَرْمِي جُمُرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُولُ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُهُ۔ (رواہ البخاری)

۲۶۶۱ - (۳) وَعَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي جُمُرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يَسْهَلَ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ طَوِيلًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَأْخُذُ بِذَاتِ الشِّمَالِ فَيَسْهَلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُومُ طَوِيلًا ثُمَّ يَرْمِي جُمُرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُولُ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُهُ۔ (رواہ البخاری)

طرح کرتے ہوئے دیکھا۔“ (بخاری)

فوائد الحديث: ❶ دیر تک الخ یعنی سورہ بقرہ پڑھنے کے مطابق اس حدیث میں جو رمی ہمار کی ترتیب مذکور ہے یہ احناف کے نزدیک سنت ہے اور شافعیہ کے نزدیک واجب لیکن عمدہ امر یہ ہے کہ اس ترتیب کا لحاظ رکھے۔

۲۶۶۲- (۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ
بُنَّ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ
لِيَأْتِيَ مِنْهُ مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ۔ (متفق علیہ)

❶ آپ ﷺ نے ان کو اجازت دے دی۔“ (بخاری)

(البخاری الحديث رقم ۱۷۴۵ و مسلم الحديث رقم

(۳۴۶- ۱۳۱۵) وابوداود الحديث رقم ۱۹۵۹ وابن

ماجه الحديث رقم ۳۰۶۵ والدارمی الحديث رقم

۱۹۴۳ واحمد فی المسند ۱۹/۲)

فوائد الحديث: ❶ پس نبی ﷺ نے ان کو اجازت دی الخ اس حدیث سے دو مسائل معلوم ہوئے اول یہ کہ منی کی راتوں میں منی ہی میں رہنا ضروری ہے۔ دوسرا یہ کہ جو لوگ زمزم پلاتے ہیں ان کو رات منی میں رہنا ضروری نہیں بلکہ ان کو ضروری ہے کہ مکہ میں جائیں اور رات کو زمزم پلائیں اور وضو کو پانی سے بھریں کہ پینے والے فراغت سے ہیں۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو پانی پینے کے لیے آئے تو پانی مانگا تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے بیٹے کو کہا، فضل! تو اپنی ماں کے پاس جا اور رسول اللہ ﷺ کے لئے اپنی ماں کے پاس سے پانی ❶ لے آؤ آپ نے فرمایا: ”مجھے ❷ پلا“ انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! اس میں لوگ اپنے ہاتھ ڈالتے ہیں آپ نے فرمایا: ”مجھ کو ❸ پلا“ پس آپ ﷺ نے اس میں سے پیا پھر زمزم کے کنوئیں کے پاس آئے اور وہ ❹ لوگوں کو پانی پلاتے تھے اور پلانے میں محنت کرتے تھے پھر فرمایا: ”کام کئے جاؤ پس تحقیق تم اوپر ایک نیک کام کے ہو“ پھر فرمایا: ”اگر اس کا خوف نہ ہوتا کہ تم غلبہ کئے جاؤ گے تو میں اترتا یہاں تک ❺ کہ میں اس پر ری رکھتا“ اور اپنے کندھے کی طرف اشارہ کیا۔ (بخاری)

۲۶۶۳- (۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَ إِلَى السَّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ قَالَ اسْقِنِي فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُونَ وَيَعْمَلُونَ فِيهَا فَقَالَ اِعْمَلُوا فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تَغْلِبُوا لَنَزَلْتُ حَتَّى أَصْعَ الْحَبْلَ عَلَى هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم

(۱۶۳۵)

فوائد الحديث: ❶ پانی الخ یعنی خاص پانی جو مستعمل نہ ہو۔ ❷ مجھ کو پلا الخ یعنی اسی میں سے اس حدیث سے نبی ﷺ کی کمال تواضع ثابت ہوئی۔ ❸ اور وہ یعنی عبدالمطلب کی اولاد۔ ❹ یہاں تک کہ میں اسی پر ری رکھتا الخ سیدنا

عباس رضی اللہ عنہم کی سبیل پر حایوں کو پانی پلاتے تھے آپ ﷺ نے ان کی تعریف کی اور فرمایا کہ پانی نکالنے میں بھی تمہارا شریک ہوتا لیکن مجھے ذرہ ہے کہ اگر میں یہ کام کروں تو مجھ کو دیکھ کر سب لوگ ہجوم کریں گے پھر تم کو پانی پلانا مشکل ہو جائے گا۔

۲۶۶۴- (۶) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمَحْضَبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ۔ (رواہ البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۱۷۵۶ والدارمی الحدیث رقم ۱۸۷۳)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی نماز پڑھی پھر سو رہے تھوڑا سا سونا محصب ① میں پھر خانہ کعبہ کی طرف سوار ہوئے ② اور اس کا طواف کیا۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ① محصب میں ان محصب کہتے ہیں پھر ملی جگہ کو اور حدیث میں محصب سے وہ جگہ مراد ہے جہنمی کے متصل ہے اور اس کو بطح اور بطحاء اور خیف سنی کہتے ہیں۔ ② اور اس کا طواف کیا الخ یعنی طواف الوداع۔

۲۶۶۵- (۷) وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنِّي صَلَّيْتُ الظُّهْرَ يَوْمَ التَّوْبَةِ قَالَ بِمَنْى قَالَ فَإِنِّي صَلَّيْتُ الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفَرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ أَفْعَلُ كَمَا يَفْعَلُ أَمْرَاءُكَ۔ (متفق علیہ)

عبد العزیز بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا مجھ کو اس چیز کے متعلق بتائیے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یاد کی ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ میں ظہر کی نماز آپ نے کہاں پڑھی تھی؟ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”منی میں“ (میں نے) کہا پس نفر کے دن ① عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ انہوں نے کہا، ابطح میں پھر (انس رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: ”کر تو ② جیسا کہ تیرے سردار کرتے ہیں۔“ (بخاری و مسلم)

حدیث رقم ۹۶۴ والنسائی حدیث رقم ۲۹۹۷

فوائد الحدیث: ① نفر کے دن الخ یعنی کوچ کے دن کہ وہ ذوالحجہ کی تیرہویں تاریخ کا دن ہے۔

② کرتو الخ یعنی تاکہ مخالفت تیری ان سے فتنہ کا سبب نہ ہو۔

۲۶۶۶- (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزُولُ الْأَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِحُرُوجِهِ إِذَا خَرَجَ۔ (متفق علیہ) (البخاری رقم ۱۷۶۵ و مسلم الحدیث رقم ۳۳۹-۱۳۱۱)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابطح میں اترنا سنت نہیں ① رسول اللہ ﷺ اترے تھے اس میں اس لیے کہ نکلنا بہت آسان تھا نبی ﷺ کے لیے جب آپ نکلے۔ (بخاری و مسلم)

ابوداؤد الحدیث رقم ۳۰۰۸ والترمذی الحدیث رقم ۹۲۳ وابن ماجہ الحدیث ۳۰۶۷ واحمد فی المسند

(۲۳۰/۶)

فوائد الحدیث: ① نبی ﷺ کا وہاں اترنا اگر چہ اتفاقی تھا لیکن پھر بھی اترنا نہ اترنے سے بہتر ہے اور صحابہ اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم

وہاں اترتے رہے اور اگروہاں نہ اترے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

۲۶۶۷- (۹) وَعَنْهَا قَالَتْ أَحْرَمْتُ مِنَ التَّعِيمِ بِعُمْرَةٍ قَدْ خَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِي وَانْتَظَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْأَبْطَحِ حَتَّى فَرَعْتُ فَأَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ هَذَا الْحَدِيثُ مَا وَجَدْتُهُ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ بَلْ بِرِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيرٍ فِي آخِرِهِ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۰۰۵)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے تعیم سے عمرہ کا احرام باندھا تو میں داخل ہوئی اور میں نے اپنا عمرہ ادا کیا اور رسول اللہ ﷺ نے ابطح میں میرا انتظار کیا یہاں تک کہ میں فارغ ہوئی پھر لوگوں کو کوچ کرنے کا حکم فرمایا، پھر ① آپ نکلے اور خانہ کعبہ پر گزرے تو ② فجر کی نماز سے پہلے اس کا طواف کیا، پھر آپ مدینہ کی طرف نکلے۔ مؤلف نے کہا - کہ یہ حدیث میں نے بخاری اور مسلم کی روایت کے ساتھ نہیں پائی، بلکہ ابوداؤد کی روایت کے ساتھ تھوڑے سے اختلاف سے اس کے آخر میں۔

فوائد الحديث: ① پھر نبی ﷺ نکلے ابطح یعنی ابطح سے اور خانہ کعبہ پر گزرے۔ ② پس طواف کیا الخ یعنی طواف وداع کیا۔

۲۶۶۸- (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَفِرْنَ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۱۷۵۵ و مسلم الحدیث رقم ۳۷۹-۱۳۳۷) و ابوداؤد الحدیث ۲۰۰۲ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۳۰۷۰ و الدارمی الحدیث رقم ۱۹۳۲ و احمد فی

المسند ۱/ ۲۲۲

فوائد الحديث: ① خانہ کعبہ کے ساتھ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف وداع واجب ہے اگر ترک کر دے گا تو قربانی لازم ہو گی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حائضہ عورت کو یہ طواف معاف ہے اور اسی پر نفاس والی عورت کو قیاس کرنا چاہئے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کوچ (رواگی) کی رات میں ام المؤمنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئیں تو انہوں نے کہا، میں اپنے کو گمان نہیں کرتی مگر یہ کہ تم کو روکوں گی، نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس کو اللہ تعالیٰ ہلاک اور زخمی کرے“ کیا نحر کے دن طواف کیا ہے؟ کہا گیا، ہاں، فرمایا: ① ”پس چل۔“ (بخاری و مسلم)

۲۶۶۹- (۱۱) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفَرِ فَقَالَتْ مَا أَرَانِي إِلَّا حَابِسْتُكُمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَقُرِي حَلَقِي أَطَافْتُ يَوْمَ النَّحْرِ فِئْلَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْفَرِي۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۱۷۷۱ و مسلم الحدیث رقم ۳۸۷-۱۲۱۱) و ابن ماجہ الحدیث رقم ۳۰۷۲ و احمد فی المسند ۶/ ۸۵

فوائد الحديث: ❶ فرمایا پس چل الخ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ طواف وداع حائضہ کو معاف ہے اور طواف افاضہ رکن ہے بغیر اس کے ادا کئے روانہ نہیں ہو سکتی۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

سیدنا عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں سنا آپ فرماتے تھے: ”کون سا دن ہے؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا حج اکبر کا دن ❶ ہے آپ نے فرمایا: ”پس تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری آبرو میں تمہارے درمیان حرام کی گئی ہیں مانند حرمت اس دن تمہارے کی تمہارے اس شہر میں خبردار! کوئی ظلم کرنے والا اپنی جان ❷ پر ظلم نہ کرے خبردار! کوئی ظلم کرنے والا اپنے بیٹے پر اور بیٹا اپنے باپ پر ظلم نہ کرے خبردار! تحقیق شیطان نا امید ہوا اس سے کہ تمہارے اس شہر میں اس کی عبادت کی جائے گی لیکن ان چیزوں میں شیطان کی فرمانبرداری ہوگی کہ تم اپنے اعمال سے حقیر جانو گے اور ❸ وہ اس کے ساتھ خوش ہوگا۔“ (ابن ماجہ ترمذی) اور اس کو ترمذی نے صحیح کہا۔

۲۶۷۰- (۱۲) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْاُخْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَامْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا اَلَا لَا يَجْنِي جَانٌ عَلَى نَفْسِهِ اَلَا لَا يَجْنِي جَانٌ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ اَلَا وَاِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيَسَّ اَنْ يُعْبَدَ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا اَبَدًا وَلَكِنْ سَتَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فِيمَا تَحْتَقِرُونَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَسِرْطِي بِهِ- (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ) (الترمذی الحدیث رقم ۲۱۵۹ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۰۵۵)

حکم الحديث: یہ حدیث حسن ہے۔

فوائد الحديث: ❶ حج اکبر کا دن ہے حج اکبر حج کو کہتے ہیں اور حج اصغر عمرہ کو اور حج کا دن خراج کا دن ہے۔
❷ خبر بخشی نہیں ہے اور مراد یہ کہ نہ ظلم کرے کوئی دوسرے پر تا کہ یہ بات خود اس کے نفس پر ظلم کا سبب نہ بنے قصاص و جزا سے اور آگے والد اور ولد کا ذکر تخصیص بعد تعمیم ہے۔ ❸ اور وہ اس کے ساتھ خوش ہوگا الخ یعنی آپس میں لڑنے اور نا اتفاقی اور خصومت سے خوش ہوگا۔

سیدنا رافع بن عمرو مزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منیٰ میں لوگوں کو خطبہ فرماتے ہوئے چاشت کے وقت اوپر سرخ خنجر کے دیکھا اور ❶ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بیان کرتے تھے اور بعض لوگ کھڑے اور بعض بیٹھے تھے۔ (ابوداؤد)

۲۶۷۱- (۱۳) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عُمَرَ وَبِ الْمَزْنِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنَى حِينَ ارْتَفَعَ الصُّحَى عَلَى بَغْلَةِ شَهْبَاءَ وَعَلَى يُعْبَرُ عَنْهُ وَالنَّاسُ بَيْنَ قَائِمٍ وَقَاعِدٍ- (رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ) (ابوداؤد الحدیث رقم ۱۹۵۶)

حکم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بیان کرتے تھے الخ یعنی جو لوگ کہ دور تھے ان کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ پہنچاتے

تھے جو کچھ کہ آپ فرماتے تھے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نحر کے دن طواف زیارت کو رات تک مؤخر کیا۔ ❶ (ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

۲۶۷۲- (۱۴) وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى اللَّيْلِ - (رواه الترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۰۰۰ و الترمذی حدیث رقم ۹۲۰ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۳۰۵۹ و احمد فی المسند ۱/ ۳۰۹)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مؤخر کیا الخ یعنی تاخیر کی اجازت دی کیونکہ آپ نے تو طواف افاضہ ظہر کی نماز سے پہلے کر لیا تھا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ طواف افاضہ میں رمل نہیں کیا۔ ❶ (ابوداؤد و ابن ماجہ)

۲۶۷۳- (۱۵) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَرْمِلْ فِي السَّبْعِ الَّذِي أَقَاضَ فِيهِ - (رواه ابو داؤد و ابن ماجہ) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۰۰۱ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۳۰۶۰)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ رمل نہیں کیا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طواف زیارت میں اچھل کر چلنا ضروری نہیں لیکن یہ اس وقت ہے کہ جب طواف قدوم میں رمل کر چکا ہو اور یہی حال صفا اور مردہ کے درمیان دوڑنے کا ہے اور اگر یہ دونوں امر طواف قدوم میں نہیں کئے تو طواف زیارت میں کرنا ضروری ہیں۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت تم میں سے کوئی شخص جمرۃ العقبة کو نکلیاں مارے تو اس کے لئے عورتوں ❶ کے علاوہ ہر چیز حلال ہوئی۔“ (شرح السنہ) اور کہا اس کی اسناد ضعیف ہیں۔

۲۶۷۴- (۱۶) وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا رَمَى أَحَدُكُمْ جَمْرَةَ الْعُقْبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ - (رواهُ قُتَيْبَةُ شَرْحُ السُّنَنِ) وَقَالَ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ - (ابوداؤد الحدیث رقم ۱۹۷۸ و الدارقطنی الحدیث رقم ۱۸۵ من باب المواقف و احمد فی المسند ۶/ ۱۴۳)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عورتوں کے علاوہ الخ اہل حدیث حنفیہ شافعیہ اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ نحر کے دن جب جمرہ عقبہ کی رمی کی تو سب چیزیں حلال ہو گئیں مگر عورتوں سے صحبت کرنا اس وقت تک درست نہیں ہے جب تک کہ طواف افاضہ نہ کر لے۔ احمد اور نسائی کی روایت میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس

طرح ہے کہ: ”جس وقت حجرہ کو کنکریاں مارے تو اس کے لیے عورتوں کے سوا ہر چیز حلال ہوئی۔“

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نحر کے آخری دن طواف افاضہ اس وقت کیا جب کہ ظہر کی نماز پڑھی پھر منی کی طرف واپس آئے پھر منی میں ٹھہرے ایام تشریق کی راتوں میں حجرہ کو کنکریاں مارتے تھے جس وقت دو پہر ڈھلتی ہر حجرہ کو سات سات کنکریاں ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے اور پہلے حجرہ کے نواحیک ٹھہرتے اور دوسرے کے نزدیک کافی دیر ٹھہرتے اور زاری کرتے اور تیسرے حجرہ کو مارتے اور اس کے نزدیک نہ ٹھہرتے۔ (ابوداؤد)

ابوداح بن عاصم بن عدی نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ۱۰ اونٹوں کے چرانے والے کو منی میں رات گزارنے کی اجازت دی اور یہ کہ وہ نحر کے دن کنکریاں ماریں پھر نحر کے دن کے بعد دونوں کی رمی اکٹھی کریں، دو دنوں کی کنکریاں ایک دن میں ماریں۔“ (مالک ترمذی نسائی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا رَمَى الْجُمُرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ۔ (النسائی الحدیث رقم ۳۰۸۴)

۲۶۷۶- (۱۸) وَعَنْهَا قَالَتْ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مِنَى فَمَكَتْ بِهَا لِكَيْلَى أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَرْمِي الْجُمُرَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جُمُرَةٍ بِسَبْعِ حَصَبَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْأُولَى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ وَيَرْمِي الثَّالِثَةَ فَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا۔

(رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۱۹۷۱ والدارقطنی الحدیث رقم ۱۷۹ من باب المواقیح واحمد فی المسند ۹۰/۶)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۶۷۷- (۱۹) وَعَنْ أَبِي الْبَدَاحِ بْنِ عَاصِمٍ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِرُعَاةِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُونَةِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَجْمَعُوا رَمَى يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُوهُ فِي أَحَدِهِمَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ۱۹۷۵)

والتِّرْمِذِيُّ الحدیث رقم ۹۵۵ والنسائی الحدیث رقم ۳۰۶۹ وابن ماجہ الحدیث ۳۰۳۷ والموطا الحدیث رقم ۲۱۸ من کتاب الحج واحمد فی المسند ۵/ (۴۵۰)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ۱۰ کیونکہ ان کو اپنے اونٹ چرانے کی اور اونٹوں کی حفاظت کرنے کی ضرورت پڑتی ہے اگر وہ منی میں رات گزاریں تو ان کے اونٹ چوری ہو جائیں اگر اونٹوں کو اپنے ساتھ رکھیں تو آدمیوں کے جھوم کو اور اونٹوں کو تکلیف ہو اس لیے آپ نے ان کو اجازت دی کہ وہ رات کو کسی دوسرے مقام میں رہ سکتے ہیں اور ان کے سوا کسی کو درست نہیں کہ وہ منی کی راتوں کو منی کے سوا اور کہیں رہے۔

بَابُ مَا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرَمُ

ان چیزوں کا بیان جن سے محرم بچے
الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا محرم کپڑوں کی قسم سے پہنے؟ آپ نے فرمایا: ”کرتے نہ پہنو“ کپڑیاں نہ باندھو یا بجاے نہ پہنو یا رانیاں نہ اوڑھو اور موزے نہ پہنو مگر وہ شخص جو کہ جوتے نہ پائے تو وہ موزے پہنے اور چاہئے کہ دونوں ٹخنوں کے نیچے سے موزے کاٹ ڈالے اور کپڑوں میں سے نہ پہنو کہ اس کو زعفران لگی ہو اور نہ وہ کپڑا کہ اس کو ورس لگی ❶ ہو۔“ (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں بخاری نے زیادہ کیا: ”اور احرام والی عورت نقاب ڈالے نہ دستانے پہنے۔“

۲۶۷۸- (۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرَمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدًا لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسُ خَفَيْنِ وَيَقْطَعُهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ (متفق عليه) وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِي رَوَايَةٍ وَلَا تَتَّقِبُ الْمَرْءَةُ الْمُحْرِمَةَ وَلَا تَلْبَسُ الْفَقَّازِينَ۔ (البخاری الحديث رقم ۱۵۴۲ ومسلم الحديث ۱۱۷۷-۱ وابوداود حديث رقم ۱۸۲۳ والترمذی الحديث ۸۳۳ والنسائی الحديث ۲۶۶۷ وابن ماجه الحديث رقم ۲۹۲۹ والدارمی الحديث رقم ۱۷۹۸ والموطا الحديث رقم ۸ من كتاب الحج واحمد في المسند ۲/۳۲)

فوائد الحديث: ❶ اور نہ وہ کپڑا کہ اس کو ورس لگی ہو یا بخاری میں مذکور ہوئیں درست نہیں بخلاف عورتوں کے کہ ان کو سیاہ کپڑا پہننا اور سارا بدن عمل ہے کہ احرام والے مرد کو یہ سب چیزیں جو حدیث میں مذکور ہوئیں درست نہیں بخلاف عورتوں کے کہ ان کو سیاہ کپڑا پہننا اور سارا بدن ڈھانپنا مباح ہے، چہرہ کے علاوہ کہ اس کا ڈھانپنا حرام ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، آپ فرماتے تھے: ”جس وقت محرم جوتے نہ پائے تو وہ موزے پہنے اور جس وقت نہ بند نہ پائے تو پابجا مہ پہنے۔“ ❶ (بخاری و مسلم)

۲۶۷۹- (۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرَمُ نَعْلَيْنِ لَبَسَ خَفَيْنِ وَإِذَا لَمْ يَجِدْ إِزَارًا لَبَسَ سَرَاوِيلَ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث ۱۸۴۱ ومسلم

الحديث رقم ۴/۱۱۷۸ وابوداود الحديث رقم ۱۸۲۹ والنسائی الحديث رقم ۱۶۷۱ وابن ماجه الحديث رقم

۲۹۳۱ والدارمی الحدیث رقم ۱۷۹۹ واحمد فی

المسند ۱/۲۱۵

فوائد الحدیث: ❶ یا نجماہ اپنے اہل یعنی جو احرام باندھے وہ موزہ یا پانجام نہ پہنے اور جس کو ان کے سوا کوئی چیز میسر نہ ہو تو پھر مجبوری

کی حالت میں ایسا کرنا درست ہے لیکن موزے کو اوپر سے اتنا کاٹ ڈالے کہ پاؤں کی پشت کھل جائے کما مرفی حدیث ابن عمر۔

سیدنا یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ہرانہ میں نبی

صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تھے کہ اچانک ایک دیہاتی شخص آیا اس پر

کرتہ تھا اور وہ شخص خلوک میں تھڑا ہوا تھا اس نے کہا اے

اللہ کے رسول! میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اس حال

میں کہ یہ کرتہ میرے بدن پر تھا تو آپ نے فرمایا کہ: ”تھہ پر

جو خوشبو ہے ❷ پس اس کو تین بار دھو ڈال اور کرتہ کو اتار ڈال

پھر اپنے عمرہ میں کر جیسا کہ تو اپنے حج کے احرام میں کرتا

ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۲۶۸۰- (۳) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمِيَّةٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرَةِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ

وَهُوَ مُتَضَمِّنٌ بِالْخُلُقِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي

أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَهَذِهِ عَلَيَّ فَقَالَ أَمَّا الطِّبُّ الَّذِي

بِكَ فَأَغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَأَنْزِعْهَا ثُمَّ

أَصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ۔ (متفق

عليه) البخاری الحدیث رقم ۱۵۳۶ و مسلم الحدیث

رقم (۶- ۱۱۸۰) وابوداؤد الحدیث رقم ۱۸۱۹

فوائد الحدیث: ❷ پس دھو ڈال اہل اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حالت احرام میں خوشبو لگانا اور سیاہ کپڑا پہننا درست نہیں اور ان

چیزوں سے منع کرنے میں یہ حکمت ہے کہ انانیت اور تکلف کی بوجاتی رہے اور بجز دنیا زعبدیت کی خواہ جائے اور موت کو یاد کرے اور کفن پوشی

کو اور بخت و قیامت کو کہ اس دن لوگ تنگے پیر اور تنگے بدن ہوں گے۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”احرام والا نکاح کرے نہ نکاح کرے اور نہ ہی نکاح کا

پیغام بھیجے۔“ (مسلم)

۲۶۸۱- (۴) وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يُحْطَبُ۔

(رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۴۱- ۱۴۰۹)

وابوداؤد الحدیث رقم ۱۸۴۱ والترمذی الحدیث رقم ۷۰

۸۴۰ والنسائی الحدیث رقم ۲۸۴۴ وابن ماجہ

الحدیث رقم ۱۹۶۶ والدارمی الحدیث رقم ۲۱۹۸

والموطا الحدیث رقم ۷۰ من کتاب الحج واحمد فی

المسند ۱/۵۷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اس حال میں کہ آپ احرام باندھے

ہوئے تھے۔ (بخاری، مسلم)

۲۶۸۲- (۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ

مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ (متفق علیہ) البخاری الحدیث

رقم ۱۸۳۷ و مسلم الحدیث رقم ۴۶- ۱۴۱۰ وابوداؤد

الحدیث رقم ۱۸۴۴ والترمذی الحدیث رقم ۸۴۲

والنسائی الحدیث رقم ۲۸۴۰ وابن ماجہ الحدیث رقم

۱۹۶۵ والدارمی الحدیث رقم ۱۸۲۲ واحمد فی

المسند ۱/۲۶۶

(سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے) سیدنا یزید بن اسلم رضی اللہ عنہ نے

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ❶

اس حال میں نکاح کیا کہ آپ احرام میں نہ تھے۔ (مسلم)

شیخ امام محی السنہ نے کہا اکثر اس پر ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدہ

میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا بغیر حالت احرام میں اور نکاح کا امر

ظاہر ہوا اس وقت کہ وہ احرام میں تھے پھر ہم بستر ہوئے ان

کے ساتھ بغیر حالت احرام کے سرف میں جو کہ مکہ کی راہ میں

ہے۔

۲۶۸۳- (۶) وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ ابْنِ أُخْتِ

مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا

وَهُوَ حَلَالٌ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِ

السُّنَنِ وَالْأَكْثَرُونَ عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ

أَمْرُ تَزَوُّجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ

بَسَرَفٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ.) (مسلم الحدیث رقم ۴۸-

۱۴۱۱) وابوداؤد الحدیث رقم ۱۸۴۳ والترمذی

الحدیث رقم ۸۴۵ وابن ماجہ الحدیث رقم ۱۹۶۴

واحمد فی المسند ۶/۳۳۵

فوائد الحدیث: ❶ یہ حدیث بظاہر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی گذشتہ حدیث کے معارض ہے جس میں انہوں نے کہا نبی ﷺ نے سیدہ

میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا اور موطا میں سیدنا سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے مولیٰ ابورافع اور ایک

شخص انصاری کو بھیجا ان دونوں نے میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے آپ کا نکاح کر دیا اور نبی ﷺ نکلنے سے پہلے مدینہ میں تھے اس سے معلوم ہوا

کہ آپ نے حالت احلال میں نکاح کیا نہ کہ احرام میں ترمذی اور ابن خزیمہ نے سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے سیدہ

میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور آپ حلال تھے اور زفاف کیا اور آپ حلال تھے اور میں ان دونوں میں سفیر تھا ابن عبد البر نے کہا حالت احلال

میں نکاح ہونے کی روایت متواتر ہے سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ سیدنا سلیمان بن یسار اور سیدنا یزید بن اسلم رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی روایت کیا ہے لیکن سیدنا ابن

عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ آپ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے حالت احرام میں نکاح کیا سعید بن مسیب نے کہا کہ یہ وہم ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ

سے صاحب تعلیق المجہد نے بڑے زور سے یہ امر ثابت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے حلال ہونے کی حالت میں نکاح کیا اور

حافظ زلیخی نے بھی اس مسئلہ کی خوب تحقیق کی ہے۔

سیدنا ابویوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ احرام کی

حالت میں اپنا سر دھوتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

۲۶۸۴- (۷) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ

يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ. (متفق عليه) (البخاری

الحدیث رقم ۱۸۴۰ و مسلم الحدیث رقم ۹۱-

۱۲۰۵) وابوداؤد الحدیث رقم ۱۸۴۰ والنسائی

الحدیث رقم ۲۶۶۵ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۹۳۴

واحمد فی المسند ۵/۴۱۸

فوائد الحدیث: ❶ حالت احرام میں اپنا سر دھوتے تھے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کو سر دھونا جائز ہے لیکن اس طرح کہ بال

نہ ٹوٹیں۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں پچھنے لگوائے۔ ❶ (بخاری و مسلم)

۲۶۸۵- (۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث

رقم ۱۸۳۵، مسلم الحدیث رقم ۸۷-۱۲۰۲، ابوداود الحدیث رقم ۱۸۳۵ و الترمذی الحدیث رقم ۸۳۹ و النسائی الحدیث رقم ۲۸۴۵ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۳۰۸۱ و الدارمی الحدیث رقم ۱۸۱۹ و احمد فی

المسند ۱/ ۲۱۵)

فوائد الحدیث: ❶ پچھنے لگوائے الخ علماء نے اس حدیث کی رو سے پچھنے لگانے کے جواز پر اجماع کیا ہے اگرچہ چونے میں فدیہ ہے اگر بال نہ ٹوٹیں تو کچھ فدیہ نہیں۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی کہ جب اس کی آنکھیں درد کرنے لگیں اور وہ محرم ہو تو وہ ان کو ایلیوی کے ساتھ لپ ❶ کرے۔ (مسلم)

۲۶۸۶- (۹) وَعَنْ عُثْمَانَ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّهُمَا بِالصَّبْرِ۔ (مسلم) (مسلم الحدیث رقم

۸۹-۱۲۰۴) و ابوداود الحدیث رقم ۱۸۳۸ و الترمذی الحدیث رقم ۹۵۲ و النسائی الحدیث رقم

۲۷۱۱ و الدارمی الحدیث رقم ۱۹۳۰)

فوائد الحدیث: ❶ لپ کرے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صبر وغیرہ کا لپ کرنا جس میں خوشبو نہ ہو بطور دوا کے درست ہے اور اس میں فدیہ نہیں اور اگر خوشبودار دوا کی ضرورت ہو تو لگالے اور فدیہ دیدے۔

سیدنا حصین رضی اللہ عنہ کی والدہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو اس حال میں دیکھا کہ ان میں سے ایک نبی ﷺ کی اونٹنی کی مہار پکڑے ہوئے تھا اور دوسرا آپ کا کپڑا اٹھائے ہوئے آفتاب کی گرمی سے آپ پر سایہ ❶ کرتا تھا یہاں تک کہ آپ نے حجرۃ العقبہ کو کنکریاں ماریں۔ (مسلم)

۲۶۸۷- (۱۰) وَعَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ رَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبَلَالًا وَاحِدَهُمَا اخِذًا بِخِطَامِ نَاقَةٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْآخَرُ رَافِعٌ تَوْبَهُ يَسْتَرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث

رقم ۳۱۲-۱۲۹۸) و ابوداود الحدیث رقم ۱۸۳۴ و النسائی الحدیث رقم ۳۰۶۰)

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کو اپنے آپ پر سایہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ سایہ کرنے والی چیز سر کو نہ لگے اور اکثر علماء کا یہی قول ہے۔

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اس پر

۲۶۸۸- (۱۱) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ

گذرے اور وہ مکہ میں داخل ہونے سے پہلے حدیبیہ میں تھا اور وہ محرم تھا وہ ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور اس کے چہرے پر جو کیں گرتی تھیں تو آپ نے فرمایا: ”کیا تجھ کو تیری جو کیں ایذا دیتی ہیں؟“ اس نے کہا: جی ہاں آپ نے فرمایا: ”پھر تو ❶ اپنا سر منڈوا دے اور چھ مسکینوں کے درمیان قدر فرق کے کھلا اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے یا تین دن روزے رکھ یا ذبح کرنے کے لائق جانور ذبح کر۔“ (بخاری و مسلم)

عَلَيْهِ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحَدَيْبِيَّةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرِ وَالْقُمَّلُ تَهَنَأَتْ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ ابْنُ ذَيْكَ هُوَ أَمْلَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ بَيْتَةِ مَسَاكِينٍ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ أَصْعٍ أَوْ صَمَّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَنْسُكَ نَسِيكَةً۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ۱۸۱۴ و مسلم الحديث رقم ۸۳-۱۲۰۱) والترمذی الحديث رقم ۹۵۳ و الموطأ الحديث رقم ۲۳۸ من كتاب الحج و احمد في المسند ۱/ ۲۴۱)

فوائد الحديث: ❶ تو اپنا سر منڈوا دے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عذر سے احرام والے کو سر منڈانا درست ہے مگر کفارہ دے کر قربانی کرے اگر کفارہ دینے کی طاقت نہ ہو تو تین روزے رکھے اور چھ چھتا جوں کو کھانا کھلائے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ عورتوں کو ان کے احرام میں دستانوں کے پہننے سے اور نقاب کے ڈالنے سے منع فرماتے تھے اور اس کپڑے کے پہننے سے کہ جس کو درس اور زعفران لگی ہو اور ❶ ان کے علاوہ مختلف اقسام میں سے جو کپڑا چاہیں پہن سکتی ہیں زرد رنگا خواہ روئی کا ہو یا ریشم کا زیور یا پاجامہ یا کرتہ یا موزہ۔ (ابوداؤد)

۲۶۸۹- (۱۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى النِّسَاءَ فِي إِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقَفَازِينَ وَالْيَقَابِ وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الْيَقَابِ وَلْتَلْبَسَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا أَحَبَّتْ مِنَ الْوَانِ الْيَقَابِ مُعْصَفِرٍ أَوْ خَزٍ أَوْ حِلْيٍ أَوْ سَرَاوِيلٍ أَوْ قَمِيصٍ أَوْ خُفٍّ۔ (رواه ابو داؤد) (ابوداؤد الحديث رقم ۱۸۲۷)

حکم الحديث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحديث: ❶ اور چاہئے کہ اس کے بعد پہنے الخ یعنی احرام سے نکلنے کے بعد۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمارے پاس سے ❶ قافلہ گذرتا تھا اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام باندھے ہوئے ہوتیں پس جس وقت کہ قافلہ ہمارے آگے سے گذرتا تو ذالقی ایک ہماری اپنے سر پر سے چادر اوپر چہرے اپنے کے پس جس وقت کہ بڑھ جاتا قافلہ ہم سے تو ہم اپنا چہرہ کھول ❷ دیتیں۔ (ابوداؤد اور ابن ماجہ کے لیے)

۲۶۹۰- (۱۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّونَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُحْرِمَاتٍ فَإِذَا جَاوَزُوا بِنَا سَدَلَتْ أَحَدَانَا جِلْبَابَهُمَا مِنْ رَأْسِهِمَا عَلَى وَجْهِهَا فَإِذَا جَاوَزُونَا كَشَفْنَاهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ) (ابوداؤد الحديث رقم ۱۸۳۳ و ابن ماجه الحديث رقم ۲۹۳۵ و احمد في

اس کے معنی ہیں۔)

المسند ۶/۳۰

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔ شواہد کے ساتھ۔

فوائد الحدیث: ❶ ہم پر اہل یعنی عورتوں پر۔ ❷ ہم اپنا چہرہ کھول دیتیں اہل احرام کی حالت میں عورت کو بھی چہرہ کھلا رکھنا چاہئے لیکن اگر کسی ایسے طریقہ سے چہرہ پر لٹکائے کہ کپڑا چہرہ سے دور رہے یا ضرورت کے وقت چہرہ پر لٹکائے پھر چہرہ کھول دے تو جائز ہے جیسے اس حدیث میں مذکور ہوا۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حالت احرام میں زیتون کا تیل بغیر خوشبو کے استعمال کرتے تھے۔ (ترمذی)

۲۶۹۱- (۱۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرُ الْمُقْتَتِ يَعْنِي غَيْرَ الْمُطَيَّبِ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم

۹۶۲ وابن ماجہ الحدیث رقم ۳۰۸۳ واحمد فی

المسند ۲/۱۴۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

الفصل الثالث (تیسری فصل)

نافع بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سردی محسوس کی تو کہا 'نافع! مجھ پر کوئی کپڑا ڈال' تو میں نے ان پر بارانی ڈالی تو فرمایا کہ: "تو مجھ پر یہ ڈالتا ہے اور تحقیق رسول اللہ ﷺ نے اس ❶ سے منع فرمایا کہ اس کو محرم پہنے۔" (ابوداؤد)

۲۶۹۲- (۱۵) وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ الْقُرْأَ فَقَالَ أَلْفَى عَلَى ثَوْبًا يَا نَافِعُ فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنَسًا فَقَالَ تَلْقَى عَلَى هَذَا وَلَقَدْ لَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَلْبَسَهُ الْمُحْرِمُ۔ (رواه ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۱۸۲۸)

فوائد الحدیث: ❶ اس سے منع فرمایا کہ اس کو محرم پہنے اہل سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو اپنے اوپر باران کوٹ ڈالنے سے منع فرمایا شاید انہوں نے اس کے سر پر بھی ڈال دیا ہوگا۔

سیدنا عبد اللہ بن مالک ابن نجیحہ رضی اللہ عنہ ❶ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں لمبی ❷ جمل کے مقام پر راہ مکہ میں اپنے سر کے درمیان ❸ پھنچے لگوائے۔ ❹ (بخاری و مسلم)

۲۶۹۳- (۱۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ نُجَيْعَةَ قَالَ إِحْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْجِي جَمَلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ فَبِي وَسُطِ رَأْسُهُ۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ۱۸۳۶ و مسلم الحدیث رقم

۱۸۳۶ والنسائی الحدیث رقم ۲۸۵۰ والدارمی

الحدیث رقم ۱۸۲۰ والموطا الحدیث رقم ۴۷ من

کتاب الحج)

فوائد الحدیث: ❶ بیخنیہ اہل بیخنیہ عبد اللہ بن مالک کی والدہ کا نام ہے اسی لیے ابن کوالف کے ساتھ لکھتے ہیں اور ان کے

باپ کا نام مالک ہے۔ ❷ کچی جمل الخ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام ہے۔ ❸ اپنے سر کے درمیان الخ سر کے درمیان بھری سنگی لگوانا بغیر بال ٹوٹنے کے ممکن نہیں تو اس کو ضرورت پر محمول کریں گے اور ضرورت کے وقت پچھنے لگانے کے جواز پر علماء کا اتفاق ہے مگر بال ٹوٹنے میں فدیہ ہے۔ ❹ پچھنے الخ اس کا فائدہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں گزر چکا ہے۔

۲۶۹۴- (۱۷) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ۔ (رواہ ابو داؤد والنسائی) (ابو داؤد الحدیث رقم ۱۸۳۷ والنسائی الحدیث رقم ۲۸۴۹)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پچھنے لگوائے الخ یعنی بھری ہوئی۔

۲۶۹۵- (۱۸) وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَيْمُونَةً وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ أَنَا الرَّسُولُ بَيْنَهُمَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ۸۴۱ والدارمی الحدیث رقم ۱۸۲۵)

واحمد فی المسند ۶/۳۳۳

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ احرام کے بغیر الخ اس مسئلہ کی تحقیق سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی گذشتہ حدیث میں گزر چکی ہے۔

بَابُ الْمُحْرَمِ يَجْتَنِبُ الصَّيْدَ

احرام والا شکار سے اجتناب کرے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۶۹۶- (۱) عَنِ الصَّغْبِ بْنِ جَنَامَةَ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِمَارًا وَحَشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ يَوْمَئِذٍ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَا حَرْمٌ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۱۸۲۵ ومسلم الحدیث رقم ۵۰)

سیدنا صعب بن جنامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وحشی گدھا کا تحفہ بھیجا اور آپ اس وقت ابواء یا ودان میں تھے تو آپ نے ان کو واپس کر ❶ دیا جب آپ نے وہ چیز دیکھی کہ اس کے چہرہ میں تھی آپ نے فرمایا: ”ہم نے اس کو تمہیں اس لئے واپس کیا کہ ہم احرام باندھے ہوئے تھے۔“ (بخاری ومسلم)

الحديث رقم ۲۸۱۹ وابن ماجه الحديث رقم ۳۰۹۰

والدارمی الحديث رقم ۱۸۳۰ والموطا الحديث رقم

۳۵۳ من كتاب الحج واحمد في المسند ۴/ ۳۷

فوائد الحديث: ① پس نبی ﷺ نے ان کو واپس کر دیا آپ حج یا عمرہ کا احرام باندھے ہوئے تھے صعب بن جشمہ نے وحشی گدھا کا شکار کیا اور اس کو زندہ نبی ﷺ کے پاس لائے تو آپ نے اس کو قبول نہ کیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ احرام والے کو شکار کرنا اور زندہ شکار لینا درست نہیں ہاں احرام والے کو شکار کا گوشت کھانا درست ہے بشرطیکہ شکار کو اشارے سے نہ بتلایا ہو اور نہ اس کے لئے شکار کیا گیا ہو سیدنا ابوقادہ اور جابر رضی اللہ عنہما کی آئندہ احادیث اس کی دلیل ہیں۔

سیدنا ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ① رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو وہ اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے اور وہ محرم تھے اور ابوقادہ رضی اللہ عنہ غیر محرم تھے تو اس کے ساتھیوں نے اس کے دیکھنے سے پہلے وحشی گدھا دیکھا اور جب اس کے ساتھیوں نے وحشی گدھا کو دیکھا تو اس کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس کو ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے پھر ساتھیوں سے مانگا کہ اس کو اس کا کوڑا دیں انہوں نے کوڑا نہ دیا پھر ② ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے کوڑا لیا اور وحشی گدھا پر حملہ کیا اس کو مارا پھر کھایا اور ساتھ والوں نے کھایا پھر ③ پشیمان ہوئے پھر جب کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے ملے تو آپ سے پوچھا ④ آپ نے فرمایا: ”کیا اس میں سے تمہارے پاس کچھ ہے؟“ انہوں نے کہا ہمارے پاس اس کا پاؤں ہے پس اس کو نبی ﷺ نے لیا اور اس کو کھایا۔“ (بخاری و مسلم) اور ان دونوں کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کسی نے ابوقادہ کو حکم کیا تھا کہ اس پر حملہ کرے یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟“ انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا: ”پس کھاؤ اس کے گوشت میں سے جو باقی بچا ہو۔“

فوائد الحديث: ① وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اس یعنی سال حدیبیہ میں ② پھر ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے کوڑا لیا اس یعنی گھوڑے سے

۲۶۹۷- (۲) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَوْا حِمَارًا وَحِشِيًّا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ فَلَمَّا رَأَوْهُ تَرَكَوهُ حَتَّى رَأَاهُ أَبُو قَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَسًا لَهُ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَنَازَلَهُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهُ ثُمَّ أَكَلَ فَأَكَلُوا فَنَدِمُوا فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَأَلُوهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالُوا مَعَنَا رَجُلُهُ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَأَكَلَهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رَوَايَةٍ لَهُمَا فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَمِنَكُمْ أَحَدٌ أَمْرَهُ أَنْ يُحْمَلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا۔ (متفق عليه) (البحاری

الحديث رقم ۱۸۲۴ ومسلم الحديث رقم ۵۶- ۱۱۹۶

وابوداود الحديث رقم ۱۸۵۲ والترمذی الحديث رقم

۸۴۷ والنسائی الحديث رقم ۲۸۱۶ وابن ماجه

الحديث رقم ۳۰۹۲ والموطا الحديث رقم ۷۶ من

كتاب الحج

اتر کر کوڑا پکڑا۔ ❸ پھر پشیمان ہوئے الخ جیسے اس خیال سے کہ محرم کو مطلق شکار کا کھانا درست نہیں۔
❹ یعنی اس کا حکم کہ کیا اس کا کھانا درست تھا یا نہیں۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”پانچ جانور ہیں کہ اس شخص پر کوئی گناہ نہیں جو ان کو حرم میں اور احرام میں مارے چوہا، کوا، چیل، بچھو اور کائٹے والا کتا۔“ (بخاری و مسلم)

۲۶۹۸- (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْأَحْرَامِ الْفَأْرَةُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاةُ وَالْعُقُورُ وَالْكَلْبُ الْعُقُورُ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث)

رقم ۳۳۱۵ و مسلم الحديث رقم ۷۲-۱۱۹۹ و ابو داود

الحديث رقم ۱۸۴۶ والنسائي الحديث رقم ۲۸۲۸ و

ابن ماجه الحديث رقم ۳۰۸۸ والموطا الحديث رقم

۸۹ من كتاب الحج واحمد في المسند ۸/۲

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا ❶ پانچ فاسق جانور حل میں بھی اور حرم میں بھی مارے جائیں سانپ، کوا، ابلق، (جس میں سفیدی اور سیاہی ملی ہوئی ہے) چوہا، کائٹے والا کتا اور چیل۔ (بخاری و مسلم)

۲۶۹۹- (۴) وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعُقُورُ وَالْحَدْيَا۔ (متفق عليه) (البخاری حديث رقم ۳۳۱۴ و مسلم

حديث رقم ۶۶-۱۱۹۸ و الترمذی حديث رقم ۸۳۷

و النسائي حديث رقم ۲۸۲۹ و ابن ماجه حديث رقم

۳۰۸۷ واحمد في المسند ۶/۱۶۴)

فوائد الحديث: ❶ فرمایا پانچ الخ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی گزشتہ حدیث اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ چھ چیزیں مخصوص ہیں چیل، کوا، چوہا، کائٹے والا کتا، بچھو سانپ اور بھیر علماء کا اتفاق ہے ان کے قتل پر حل و حرم و احرام میں اور اس پر اتفاق ہے کہ جو ان کی مثل ہیں وہ بھی انہی میں داخل ہیں اور جمہور کے نزدیک کلب عقور سے ہر درندہ حملہ کرنے والا مراد ہے جیسے چیتا شیر اور بھیر یا وغیرہ۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شکار کا گوشت ❶ تمہارے لیے احرام میں حلال ہے جب تک کہ تم نے شکار نہ کیا ہو یا تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو۔“ (ابوداؤد و ترمذی و نسائی)

۲۷۰۰- (۵) وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْأَحْرَامِ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يَصَادَ لَكُمْ۔ (رواه ابو داود و الترمذی و النسائي) (ابوداؤد الحديث رقم ۱۸۵۱ و الترمذی

الحديث رقم ۸۴۶ و النسائي الحديث رقم ۲۷۲۸

والدارقطني الحديث رقم ۲۳۴ من باب المواقيت

واحمد فی المسند ۳/ ۳۶۲)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ شکار کا گوشت الخ اس کا فائدہ سیدنا صعب بن جشمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث متفق علیہ میں گزر چکا ہے۔

۲۷۰۱- (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
الْجَرَادُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ۔ (رواہ ابو داؤد و
الترمذی) (ابو داؤد الحدیث رقم ۱۸۵۳ و الترمذی
الحدیث رقم ۸۵۰ وابن ماجہ الحدیث رقم ۳۲۲۲
واحمد فی المسند ۲/ ۳۰۶)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کو کھڑی کا شکار کرنا جائز ہے کیونکہ دریائی شکار کی محرم کو اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ میں اجازت دی ہے جہاں فرمایا حلال ہے تمہارے لئے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدہ کے لئے۔

۲۷۰۲- (۷) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبْعَ الْعَادِيَّ۔ (رواہ
الترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ) (ابو داؤد الحدیث
رقم ۱۸۴۸ و الترمذی و ابن ماجہ فی السنن الحدیث
رقم ۳۰۸۹ و احمد فی المسند ۳/ ۳)

فوائد الحدیث: ❶ حملہ کرنے والے درندے کو الخ جیسے شیر، بھیڑیا، ریچھ وغیرہ۔

۲۷۰۳- (۸) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ
سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الصَّبْعِ أَصِيدَ هِيَ فَقَالَ
نَعَمْ فَقُلْتُ أَبْوْ كُلُّ فَقَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ سَمِعْتُهُ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ۔ (رواہ الترمذی
و النسائی و الشافعی) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ۱۷۹۱
و النسائی الحدیث رقم ۴۳۲۳ و الدارقطنی الحدیث رقم
۴۵ من باب الموافیت و احمد فی المسند ۳/ ۳۱۸)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کہا ہاں الخ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بجو حلال ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں وہ

وانت والادرنده ہے تو دوسرے درندوں کی طرح حرام ہوگا اور جب حلت اور حرمت میں تعارض ہو تو اس سے باز رہنے ہی میں احتیاط ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بگو کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کہ: ”وہ شکار ہے اور دے اس میں مینڈھا جس وقت کہ پہنچے اس کو محرم۔“ (ابوداؤد وابن ماجہ و الدارمی)

۴- ۲۷۰ (۹) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّبُعِ قَالَ هُوَ صَيْدٌ وَيَجْعَلُ فِيهِ كَبْشًا إِذَا أَصَابَهُ الْمُحْرِمُ۔ (رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والدارمی) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۸۰۱ وابن ماجہ الحدیث رقم ۳۲۳۶ والدارمی الحدیث رقم ۱۹۴۱ والدارقطنی الحدیث رقم ۴۸ من باب الموافیت)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

سیدنا خزیمہ بن جزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے بگو کے کھانے کا حال پوچھا آپ نے فرمایا: ”کیا بگو کو کوئی کھاتا ہے؟“ ❶ اور میں نے آپ سے بھڑیئے کے کھانے کے متعلق پوچھا؟ آپ نے فرمایا: ”کیا بھڑیئے کو کوئی کھاتا ہے؟ کہ اس میں بھلائی ہو۔“ (ترمذی) اور کہا اس کی اسناد قوی نہیں۔

۵- ۲۷۰ (۱۰) وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الصَّبُعِ قَالَ أَوْيَا أَكُلُ الصَّبُعِ أَحَدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ أَوْيَا أَكُلُ الذِّئْبِ أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ۔ (رواہ الترمذی وقال لیس إسناده بالقوی) (الترمذی الحدیث رقم ۱۷۹۲ وابن ماجہ الحدیث رقم ۳۲۳۵)

حکم الحدیث: اس کی سند کدر ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیا بگو کو کوئی کھاتا ہے الخ اس حدیث سے ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے بگو کی حرمت پر دلیل لی ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ ناسخ ہے پہلی حدیث کی مگر اس کی سند ضعیف ہے بوجہ عبدالکریم بن ابوالخارق کے اور بجا اگر درنده ہے تو اس کی حرمت دوسری حدیث سے ثابت ہو گی جو ہر دانت والے درندے کی حرمت میں آئی ہے۔

الفصل الثالث (تیسری فصل)

عبدالرحمن بن عثمان تمیمی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور ہم محرم تھے پس ان کو ہدیہ بھیجا گیا ایک ❶ پرندہ اور طلحہ سویا ہوا تھا تو ہم میں سے بعض نے کھایا اور ہم میں سے بعض نے پرہیز کیا پس جب سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ جاگے تو انہوں نے ان لوگوں کی موافقت کی کہ جنہوں نے اس کو کھایا تھا اور کہا کہ ہم نے اس کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا تھا۔ (مسلم)

۶- ۲۷۰ (۱۱) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّمِيمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأَهْدَيْ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَافِدٌ فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقِظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ أَكَلَهُ قَالَ فَأَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۶۵-۱۱۹۷) والنسائی الحدیث رقم ۲۸۱۷ والدارمی الحدیث رقم ۱۸۲۹ واحمد فی

فوائد الحديث: ۱۰ ایک پرندہ الخ یعنی اس کا گوشت پکا ہوا۔

بَابُ الْإِحْصَارِ وَفَوْتِ الْحَجِّ

محرم کے روکے جانے ۱ اور حج فوت ہو جانے کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ روکے گئے تو آپ نے اپنا سر منڈایا اور اپنی عورتوں سے صحبت ۲ کی اور اپنی ہدی ذبح کی یہاں تک کہ اگلے سال عمرہ کیا۔ (بخاری)

۲۷۰۷- (۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ أَحْصَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ وَجَامَعَ نِسَاءَهُ وَنَحَرَ هَذِيهٗ حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا۔ (رواہ البخاری) (البخاری الحديث رقم ۱۸۰۹)

فوائد الحديث: ۱۱ احصار کہتے ہیں آدمی کے روکے جانے کو حج یا عمرہ سے کسی دشمن یا بیماری کی وجہ سے احرام کے بعد۔

۲ یعنی کامل حلال ہونے کے بعد نبی ﷺ عمرہ کا احرام باندھ کر چلے تھے مشرکوں نے حدیبیہ میں روکا تو آپ احرام سے نکل آئے۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے ۱ پس کفار قریش نے خانہ کعبہ سے روکا تو نبی ﷺ نے اپنی ہدی کے جانور ذبح کئے سر منڈوایا اور آپ کے ساتھیوں نے بال کتروائے۔ (بخاری)

۲۷۰۸- (۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ ذَوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ هَذَايَاهُ فَحَلَّقَ وَقَصَّرَ أَصْحَابُهُ۔ (رواہ البخاری) (البخاری الحديث رقم ۱۸۱۲)

فوائد الحديث: ۱۲ نکل الخ یعنی عمرہ کے لئے۔

سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے نہ نخر کیا سر منڈانے سے پہلے ۱ اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کا حکم کیا۔ (بخاری)

۲۷۰۹- (۳) وَعَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذَلِكَ۔ (رواہ البخاری) (البخاری الحديث رقم ۱۸۱۱)

۱۸۱۱ واحمد في المسند ۴/ ۳۲۷

فوائد الحديث: ۱۳ اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کے ساتھ حکم کیا الخ یعنی سر منڈانے سے پہلے نخر کا احادیث باب سے معلوم ہوا کہ جو شخص دشمن کے باعث روکا جائے اور وہ اس کی وجہ سے بیت اللہ تک نہ جاسکے تو وہ احرام کھول ڈالے اور اپنی ہدی کو نخر کرے اور سر منڈائے جہاں پر اس کو روکا گیا ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کیا تم کو رسول اللہ ﷺ کی سنت کفایت نہیں کرتی؟ اگر تم میں کوئی حج کرنے سے روکا جائے تو وہ خانہ کعبہ کا طواف کرے اور صفا اور مروہ میں سعی کرے پھر ہر چیز سے حلال ہوئے ۱ یہاں

۲۷۱۰- (۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنْ حُبِسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَحْجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدَى أَوْ يَصُومَ إِنْ لَمْ

يَجِدْهُدِيًّا۔ (رواہ البخاری) (النسائی الحدیث رقم ۲۷۶۹)
تک کہ اگلے سال حج کرے پھر ہدی ذبح کرے یا روزہ رکھے اگر ہدی نہ پائے۔ (بخاری)

فوائد الحدیث: ۵ یہاں تک کہ اگلے سال حج کرے الخ اگر حج فرض ہے اور عمرہ مذ رکا ہے یا دونوں نذر ہیں تو ظاہر ہے کہ ان کو آئندہ سال قضا کرے اور اگر نفل ہیں تو شافعی مالک اور جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ ان کی قضاء نہیں ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ امام مالک نے کہا مجھے معلوم ہوا کہ محمد ﷺ اور ان کے اصحاب نے حدیبیہ میں احرام کھول ڈالا اور نحر کیا ہدی کا اور سر منڈائے اور ہر شے سے حلال ہو گئے قبل طواف خانہ کعبہ کے اور قبل پہنچ جانے ہدی کے بیت اللہ کے پھر ہم نہیں جانتے کہ آپ ﷺ نے حکم کیا ہو کسی کو اپنے اصحاب جماعہ میں سے دوبارہ قضا یا اعادہ کرنے کا۔

۲۷۱۱- (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ضَبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ ارْدَتْ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا اَجِدُنِي اِلَّا وَجَعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّيْ وَاشْتَرِيْ طِيْءً وَقَوْلِيْ اَللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۵۰۸۹ و مسلم الحدیث رقم ۱۰۴-۱۲۰۷ و النسائی الحدیث رقم ۲۷۶۸ و احمد فی المسند ۱۶۴/۶)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا: ”شاید کہ توج حج کا ارادہ رکھتی ہے؟“ اس نے کہا اللہ کی قسم! نہیں پاتی میں اپنے تئیں مگر ۱ بیماری تو آپ نے اس سے فرمایا کہ: ”تو حج ۲ کر اور تو شرط کر اور کہہ یا الہی! میرا مکان احرام سے نکلنے کا اس جگہ ہوگا کہ جہاں تو مجھے روکے۔“ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ۵ مگر بیمار الخ اور مجھے ڈر ہے کہ وہ جاؤں حج کرنے سے اور حج پورا نہ ہو سکے۔
۲ کہ توج کراخ یعنی حج کا احرام باندھ لو اور شرط کر لو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص کو مرض کا دورہ ہوتا ہو اور اسے ڈر ہو تو اس کو جائز ہے کہ احرام کے وقت شرط کر لے کہ اگر بیمار ہو جاؤں تو احرام کھول ڈالوں گا اور معلوم ہوا کہ مرض کی وجہ سے بھی احصار ہو سکتا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

۲۷۱۲- (۶) عَنْ لُحَيْعِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَبْدُلُوا الْهَدْيَ الَّذِي نَحَرُوا عَامَ الْحَدِيثِيَّةِ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ (رَوَاهُ) (ابوداؤد الحدیث رقم ۱۸۶۴)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم کیا کہ ان جانوروں کے بدلہ میں جو حدیبیہ کے سال تم نے ذبح کئے تھے قضا عمرہ میں ان کے بدلہ میں جانور ذبح کرو۔ (نقل کی یہ ۲)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ بدلہ میں الخ اس حدیث کی صحت میں کلام ہے کیونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ قضا اس شخص پر ہے جو اپنا حج لذت اٹھانے کے لئے توڑے وہ جس کو دشمن وغیرہ روک دے تو وہ احرام کھول ڈالے اور قضا نہ کرے اور اگر اس کے ساتھ ہدی: وادروہ رک جائے تو اس کو نحر کرے اگر اس کو حرم میں نہیں بھیج سکتا اور اگر بھیج سکتا ہے تو احرام نہ کھولے جب تک کہ ہدی حرم میں پہنچ کر ذبح نہ ہو لے اس کو بخاری نے روایت کیا۔ ۲ اصل میں یہاں بیاض ہے اور ایک نسخہ میں رواہ ابوداؤد ہے اور ایک نسخہ میں یہ بھی ہے کہ اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور اس کی سند میں محمد بن اسحاق ہے۔ مرقاۃ اور محمد بن اسحاق میں گفتگو مشہور ہے۔

سیدنا حجاج بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ شخص کہ ٹوٹ جائے ❶ یا لنگڑا ہو جائے تو وہ ❷ حلال ہو گیا اور اس پر اگلے سال حج لازم ہے۔“ (ترمذی ابوداؤد نسائی ابن ماجہ اور دارمی) اور ایک روایت میں ابوداؤد کے زیادہ کیا یا بیمار ہو جائے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے اور مصابیح میں بغوی نے کہا کہ یہ ضعیف ہے۔

۲۷۱۳- (۷) وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرِو الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَسِرَ أَوْ عُرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْذَارِمِيُّ) وَزَادَ ابُودَاوُدَ فِي رَوَايَةٍ أُخْرَى أَوْ مَرَضَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي الْمَصَابِيحِ ضَعِيفٌ

(ابوداؤد الحدیث رقم ۱۸۶۲ و الترمذی الحدیث رقم

۹۴۰ والنسائی الحدیث رقم ۲۸۶۱ وابن ماجه

الحدیث رقم ۳۴۷۷ والدارقطنی الحدیث رقم ۱۹۱

من باب المواقيت واحمد في المسند ۳/ ۴۵۰)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ٹوٹ جائے الخ یعنی اس کا پاؤں۔ ❷ حلال ہو گیا یعنی احرام کھول ڈالے اور اپنے گھر چلا آئے، جمہور نے اس حدیث کو حج فرض پر محمول کیا ہے اور احناف نے مطلق حج پر خواہ فرض ہو یا نفل۔

سیدنا عبدالرحمن بن یحییٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ: ”حج عرفہ ہے جس نے کہ پایا قوف عرفات کا مزدقہ کی ❶ رات میں فجر کے طلوع ہونے سے پہلے تو اس نے حج پایا، سنی کے تین دن ہیں ❷ پس جو شخص کہ دو دن میں جلدی کرے ❸ تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو شخص کہ تاخیر کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔“ (ترمذی ابوداؤد نسائی ابن ماجہ اور دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۷۱۴- (۸) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةً جَمَعَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ أَيَّامٌ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمٍ فَلَا إِيَّامَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِيَّامَ عَلَيْهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْذَارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

(ابوداؤد الحدیث رقم

۱۹۴۹ و الترمذی الحدیث رقم ۸۸۹ وابن ماجه

الحدیث رقم ۳۰۱۵ و الدارمی الحدیث رقم ۱۸۸۷ و

النسائی الحدیث رقم ۳۰۴۴ واحمد في المسند ۴/

(۳۳۵)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مزدقہ کی رات الخ یعنی دسویں رات میں۔ ❷ تین ہیں گیارہ بارہ اور تیرہ۔ ❸ جلدی کرے یعنی ان تین دنوں میں دو پہر کو کنکرمارتے ہیں اگر کوئی چاہے تو دو ہی دن رہ کر رخصت ہو جائے اور اگر تین دن رہے تو بہتر ہے۔

بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى

حرم مکہ کا بیان اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ”ہجرت نہیں ❶ ہے لیکن جہاد اور نیت باقی ہے اور جس وقت کہ جہاد کے لئے بلائے جاؤ تو نکلو“ اور فتح مکہ کے دن فرمایا: ”یہ شہر اللہ تعالیٰ نے اس کو اس دن سے حرام کیا کہ جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا“ پس وہ ساتھ حرمت اللہ تعالیٰ کے قیامت تک حرام کیا گیا ہے اور تحقیق ہرگز حلال نہیں ❷ ہوا قال اس میں کسی کے لئے مجھ سے پہلے اور میرے لئے قال حلال نہیں ہوا مگر ایک ساعت دن سے پس وہ ساتھ حرمت اللہ تعالیٰ کے حرام کیا گیا روز قیامت تک اس کا کائناتے دار درخت نہ کاٹا جائے اور نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ اس کا لفظ اٹھایا جائے مگر ❸ جو شخص کہ اس کی تشبیر کرے اور اس کی گھاس نہ کافی جائے“ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! مگر اذخر اس لئے کہ وہ لوہاروں سناروں اور ان کے گھروں کے لیے ہے تو آپ نے فرمایا: ”مگر اذخر۔“ ❹ (بخاری، مسلم)

۲۷۱۵- (۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْتٌ وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَأَنْفِرُوا وَقَالَ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَمُهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَا يُعْصَدُ شَوْكُهُ وَلَا يَنْفَرُ صَيْدُهُ وَلَا يُلْتَقَطُ لِقَطْعَتِهِ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِيُوتِيَهُمْ فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (البخاری الحدیث رقم ۱۸۴۳ و مسلم الحدیث رقم (۴۴۵-۱۴۵۳) والنسائی الحدیث رقم ۲۸۷۴ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۸۷۴ واحمد فی المسند ۱/۲۵۹)

فوائد الحديث: ❶ ہجرت نہیں ہے الخ مراد یہ ہے کہ مکہ کی ہجرت اب نہیں رہی اس لئے کہ وہ دار الاسلام ہو گیا اور ہجرت دار حرب سے دار الاسلام کی طرف قیامت تک باقی ہے اس میں پیشگوئی اور معجزہ ہے نبی ﷺ کا کہ ہمیشہ یہ شہر دار الاسلام رہے گا اور ایسا ہی ہوا اور ہوگا۔ ❷ حلال نہیں ہوا اس میں قال کسی کے لئے الخ اس سے ثابت ہوا کہ مکہ میں لڑائی حرام ہے۔ ❸ مگر جو شخص کہ اس کی تشبیر کرے الخ یعنی جس کا وہ لفظ ہو اس کو دے دے اور اس کا خرچ کرنا اور خیرات کرنا جائز نہیں ہے بخلاف دوسرے ممالک کے لفظ کے یہی مذہب ہے امام شافعی علیہ الرحمۃ کا ہے اور اکثر علماء نے حرم اور غیر حرم کے لفظ میں فرق نہیں کیا وہ کہتے ہیں کہ جملہ ”الامن عرفہا“ کے معنی یہ ہیں مگر وہ شخص جو تعریف کرتا ہے وہ کہتے ہیں یہ آپ نے اس لئے فرمایا کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ جب حج کا وقت گزر گیا تو اب اس چیز کا مالک ملنا دشوار ہے لہذا اب اس میں تصرف جائز ہوگا اور امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے نزدیک اذخر کے سوا حرم کا گھاس مویشی کو چرا یا نہ جائے اور امام شافعی وغیرہ کا یہ مذہب ہے کہ حرم کی گھاس میں مویشی چرانا جائز ہے۔ ❹ مگر اذخر الخ یعنی اس کے توڑنے کاٹنے کی اجازت ہے۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ ہے کہ: ”اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور اس کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائے مگر مشہور کرنے والا۔“

۲۷۱۶- (۲) وَفِي رَوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يُعْصَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُلْتَقِطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا مُنْشِدًا (مسلم الحديث رقم ۱۳۵۵-۴۴۷) و ابو داود الحديث رقم

۲۰۱۷ و احمد في المسند ۲/ ۲۳۸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو سنا آپ فرماتے تھے کہ: ”تم میں سے کسی کے لیے حلال نہیں ❶ کہ وہ مکہ میں ہتھیار اٹھائے۔“ (مسلم)

۲۷۱۷- (۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ- (مسلم الحديث رقم ۱۳۵۶-۴۴۹)

فوائد الحديث: ❶ حلال نہیں الخ یعنی بغیر حاجت کے مکہ میں ہتھیار اٹھانا جائز نہیں ہے یہی جمہور کا قول ہے ❶ (نودی)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فتح کے دن مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر خود تھا پس جب اس کو اتارا تو ایک شخص آیا اور کہا کہ ابن نطل کعبہ کے پردے کو پکڑے ہوئے ہے آپ نے ❶ فرمایا: ”اس کو مار ڈال۔“ (بخاری و مسلم)

۲۷۱۸- (۴) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْيُمُفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ وَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكُعْبَةِ فَقَالَ أَقْتُلْهُ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ۱۸۴۶)

و مسلم الحديث رقم (۱۳۵۷-۴۵۰) والترمذی الحديث رقم ۱۶۹۳ والنسائی الحديث رقم ۲۸۶۷ والدارمی الحديث رقم ۱۹۴۸ والموطا الحديث رقم

۲۴۷ من کتاب الحج و احمد في المسند ۳/ ۱۶۴

فوائد الحديث: ❶ فرمایا اس کو مار ڈال الخ مالکیہ اور شافعیہ نے اس حدیث سے اس پر دلیل لی ہے کہ حرم میں قصاص لینا جائز ہے اور ابن نطل نے مار ڈالا تھا اپنے خادم کو جو مسلمان تھا اور ایک لڑکی گانے والی سدھائی تھی جو نبی ﷺ کی بجو کر تھی اس لئے آپ نے اسے مار ڈالنے کا ارشاد فرمایا۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن بغیر احرام ❶ کے داخل ہوئے اور آپ پر سیاہ ❷ پگڑی تھی۔ (مسلم)

۲۷۱۹- (۵) وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ- (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ۱۳۵۸-۴۵۱)

والنسائی الحديث رقم ۲۸۶۹ والدارمی الحديث رقم

(۲۸۶۹)

فوائد الحديث: ❶ احرام کے بغیر الخ اس حدیث میں دلیل ہے کہ مکہ میں بغیر احرام کے اس کو جو ارادہ حج اور عمرہ کا نہ رکھتا ہو داخل ہونا درست ہے کسی اور کام کے لئے آیا ہو یا ان کو جائز ہے جو ہمیشہ آتے جاتے ہیں جیسے لکڑیاں باہر سے لانے والے یا گھاس یا شکار لانے والے وغیرہ وغیرہ۔ ❷ ان پر سیاہ پگڑی تھی الخ اور اس سے پہلی حدیث میں گذر چکا کہ آپ کے سر پر خود تھا تو تطبیق اس طرح ہے کہ جب

داخل ہوئے اس وقت سر پر خود ہوگا پھر اسے اتار کر عمامہ باندھ لیا۔

۲۷۲۰- (۶) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو جَيْشُ الْكُعْبَةِ فَإِذَا

كَانُوا بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخَسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يُخَسَفُ بِأَوَّلِهِمْ

وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَأُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ

يُخَسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يَعْثُونَ عَلَى

نِيَابَتِهِمْ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۲۱۱۸

کتاب الحج باب هدم الکعبة ومسلم الحدیث رقم ۸-)

(۲۸۸ بلفظ مختلف)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: ”ایک لشکر کعبہ کو خراب کرنے کا قصد کرے گا“ پس

جس وقت وہ بیداء کے میدان میں پہنچے گا تو دھنسیا جائے گا

ساتھ اول اپنے اور آخر اپنے کے“ میں نے کہا اے اللہ کے

رسول! کس طرح سے دھنسیا جائے گا ساتھ اول اپنے اور

آخر اپنے کے اور ان میں ان کے ملازم ہوں گے اور وہ لوگ

کیے ان میں سے نہیں آپ نے فرمایا: ”ساتھ اول اپنے اور

آخر اپنے کے دھنسیے جائیں گے پھر ❶ اٹھائے

جائیں گے اپنی نیتوں پر۔“ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پھر اٹھائے جائیں گے اپنی نیتوں پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بروں کے ساتھ نیکوں پر بھی دنیاوی عذاب

ہوتا ہے لیکن آخرت میں جیسی نیت ہوگی ویسا عوض ملے گا۔

۲۷۲۱- (۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ يُخَرَّبُ الْكُعْبَةُ ذُو السَّوِيقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ-

(متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۱۵۹۶ و مسلم

الحدیث رقم ۵۷- ۲۹۰۹) والنسائی الحدیث رقم

۲۹۰۴ و احمد فی المسند ۲/ ۳۱۰)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ”کعبہ کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا جو حبشیوں میں ❶ سے

ہوگا خراب کرے گا۔“ (بخاری و مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ حبشیوں میں سے اس قیامت کے قریب جب کہ عابد بندے نہ رہیں گے تو ایسے ناپاک ضعیف الثقلت کے ہاتھ

سے کعبہ شریف خراب ہوگا اس کی حکمت اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ کیا ہے۔

۲۷۲۲- (۸) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

كَانَتِي بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجْرًا حَجْرًا (رواه

البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۱۵۹۵)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا

گويا: ”میں کعبہ کے خراب کرنے والے کو دکھتا ہوں ایک

شخص ہوگا سیاہ رنگ ناکلیں پھیلا کر چلنے والا خانہ کعبہ کا پتھر

پتھر ❶ اکھاڑے گا۔“ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ پتھر پتھر اس قیامت کے قریب ایک حبشی کے ہاتھ سے کعبہ منہدم ہوگا۔

الفصل الثانی (دوسری فصل)

سیدنا یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ”حرم میں غلہ ذخیرہ کرنا اس میں کج روی ❶ ہے۔“

۲۷۲۳- (۹) عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمِيَّةٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ قَالَ إِحْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ الْحَادُّ فِيهِ-

(ابوداؤد)

(رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۰۲۰)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کج روی ہے اس میں اچھا نچا اللہ تعالیٰ نے سورہ حج میں فرمایا ”اور جو اس میں چاہے ٹیڑھی راہ شرارت سے“ اس کو ہم دکھ کی مار چکھائیں گے تو غلہ کا روکنا اگرچہ ہر مقام میں برا ہے لیکن حرم میں الحاد ہے جس پر عذاب الیم کا وعید سنایا گیا ہے اعاذنا اللہ من ذلک

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ کے لیے فرمایا ❶ کیا خوب شہر ہے تو اور بہت محبوب ہے تو میری طرف اور اگر تحقیق ❷ میری قوم نہ نکالتی مجھ کو تجھ میں سے تو نہ رہتا میں کہیں تیرے سوا۔ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے باعتبار سند کے غریب ہے۔

۲۷۲۴- (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَكَّةَ مَا أَطْيَبُكَ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّكَ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكَ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ أَسْنَدًا۔ (الترمذی الحدیث رقم ۳۹۲۶)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔**فوائد الحدیث:** ❶ فرمایا اچھا یعنی قریش۔

سیدنا عبداللہ بن عدی بن حمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو حزرہ ❶ پر کھڑے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! کعبہ کی زمین تو اللہ تعالیٰ کی زمینوں میں سے بہترین زمین ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمینوں میں تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے اگر مجھ کو تجھ میں سے نہ نکالا جاتا تو نہ نکلتا میں۔“ (ترمذی وابن ماجہ)

۲۷۲۵- (۱۱) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ حَمْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاقِفًا عَلَى الْحِزْوَةِ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنَّكَ لَخَيْرُ أَرْضِ اللَّهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَيَّ وَاللَّهُ وَلَوْلَا أَنِّي أَخْرَجْتُ مِنْكَ مَا خَرَجْتُ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجہ) (الترمذی الحدیث رقم ۳۹۲۵ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۳۱۰۸ والدارمی الحدیث رقم ۲۵۱۰ واحمد فی المسند ۴/۳۰۵)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حزرہ پر اچھا ساتھ حاظی اور زاء معجمہ کے ہے قصورہ کے وزن کے پر اور یہ مکہ معظمہ میں ایک مقام ہے اور اصل میں چھوٹے سے ٹیلے کو حزرہ کہتے ہیں اور چونکہ یہاں ایک چھوٹا سا ٹیلہ تھا اس لئے اس مقام کا نام یہی مشہور ہوا۔

الفصل الثالث (تیسری فصل)

ابو شریح عدوی سے روایت ہے کہ انہوں نے عمرو بن سعید رضی اللہ عنہما کو اس وقت کہا جب کہ وہ مکہ کی طرف ❶ لشکر روانہ کر رہے تھے اے امیر! مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں آپ کے سامنے ایک بات بیان کروں کہ اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ

۲۷۲۶- (۱۲) عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرٍو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ إِنَّدَنِّي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أَحَدْتُكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعْتُهُ أَذْنًاى وَوَعَاهُ قَلْبِي

نے خطبہ فرمایا فتح مکہ سے اگلے دن اس کو میرے کانوں نے سنا، میرے دل نے یاد رکھا اور اس کو میری آنکھوں نے دیکھا جس وقت کہ آپ نے ارشاد فرمایا تعریف کی اللہ تعالیٰ کی اور اس پر ثناء کی پھر فرمایا: ”تحقیق مکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے بزرگی دی اور اس کو لوگوں نے بزرگی نہیں دی تو اس شخص کے لیے حلال نہیں ③ کہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان رکھتا ہو اور دن آخرت پر کہ اس میں خونریزی کرے اور نہیں حلال کہ اس میں سے درخت کاٹے پس اگر کوئی اس میں لڑنے کے لیے رسول اللہ ﷺ کے عمل سے رخصت ڈھونڈھے تو اس کو کہو کہ تحقیق ④ اللہ تعالیٰ نے اذن دیا اپنے رسول کو اور تم کو اذن نہیں دیا اور سو اس کے نہیں کہ اس میں مجھے اجازت دی ایک ساعت دن میں سے اور آج کے دن اس کی تعظیم ہوگی اس کے کل گزرے ہوئے کی طرح اور چاہئے کہ حاضر غائب کو پہنچائے پس ابو شریح سے کہا گیا کہ تجھ کو عمرو نے کیا جواب دیا؟ ابو شریح نے کہا عمرو نے کہا میں اس کو خوب ⑤ جانتا ہوں تجھ سے اے ابو شریح تحقیق حرم گناہ گار ⑥ کو پناہ دیتا ہے نہ خون کے ساتھ بھاگنے والے کو اور نہ تقصیر کے ساتھ بھاگنے والے کو۔“ (بخاری، مسلم) اور بخاری میں ہے کہ خرہ کے معنی قصور کے ہیں۔

وَابْصَرْتُهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمْتُ بِهِ حَمْدُ اللَّهِ وَأَتْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَمٌ مَّا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِمَرْءٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْصِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرُو قَالَ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيدُ عَاصِيًا وَلَا قَارًا بِدَمٍ وَلَا قَارًا بِخَرْبَةٍ۔ (متفق عليه و في البخارى الخيرية الخيانة)

(البخارى الحديث رقم ۱۸۳۲ و مسلم الحديث رقم

۴۶۷- ۱۳۷۰) و ابوداود الحديث رقم ۲۰۳۴

و الترمذی الحديث رقم ۲۱۲۷ و الدارمی الحديث رقم

۲۵۲۹ و احمد فی المسند ۸۱/۱)

فوائد الحديث: ① عمرو بن لُحیہ و عمر و سعید بن عاص اموی قرشی کا بیٹا ہے جو مدینہ کا حاکم تھا اپنے چچا زاد بھائی عبدالملک بن مروان کی طرف سے پھر اس کو عبدالملک نے عبداللہ بن زبیر کی لڑائی کے لیے بھیجا جو مکہ میں خلیفہ برحق تھے۔ ② مکہ کی طرف الخ یعنی سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل کو۔ ③ حلال نہیں الخ اس سے استدلال کیا ہے ان لوگوں نے جو کہتے ہیں کہ کفار فروغ اسلام کے مخاطب نہیں ہیں اور صحیح مذہب شافعیہ اور دوسرے فقہاء کا یہ ہے کہ وہ مخاطب ہیں فروغ کے بھی جیسے مخاطب ہیں اصول کے اور آپ نے یہ اس لئے فرمایا کہ پکا مومن تو وہی ہے جو متبع فرمان ہو اور محرمات شرعیہ سے نیچے والا ہو اور یہ مراد نہیں ہے کہ جو مومن نہیں ہے وہ مخاطب ہی نہیں ہے۔ ④ تحقیق اللہ تعالیٰ عزوجل نے اجازت دی الخ اس سے معلوم ہوا کہ مکہ شریف قہراً اور قتلاً فتح ہوا ہے نہ کہ صلحاً فتح ہوا وہ اس کی تاویل اس طرح کرتے ہیں کہ مہلہ اس سے یہ ہے کہ آپ قتال کے لیے تیار تھے مگر ضرورت نہ پڑی پس تیاری بسبب جو اذقتال کے تھی گو قتال نہ ہوا۔ ⑤ میں اس کو خوب جانتا ہوں تجھ سے الخ ہائے ظالم نے بات تو سچی کہی لیکن مراد باطل رکھی۔ ⑥ گناہ گار کو الخ اس نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو کہا معاذ

اللہ من ذلك۔

سیدنا عیاش بن ابی ربیعہ خزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ امت بھلائی کے ساتھ ہمیشہ رہے گی جب تک کہ اس حرمت کی تعظیم کریں گے جیسے اس کی تعظیم کا حق ہے اور جس وقت اس کو ضائع کریں گے تو ہلاک ❶ ہو جائیں گے۔“ (ابن ماجہ)

۲۷۲۷- (۱۳) وَعَنْ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَزَالُ هَذِهِ الْأُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوا هَذِهِ الْحُرْمَةَ حَتَّى تَعْظُمَهَا فَإِذَا ضَيَعُوا ذَلِكَ هَلَكُوا۔ (رواه ابن ماجه) (ابن ماجه الحديث رقم ۳۱۱۰)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہلاک ہو جائیں گے ایسا ہی ہوا کہ بزرگ کے زمانہ تک مسلمانوں کا غلبہ اور اتفاق رہا جب اس نے مدینہ کی بے حرمتی کی صحابہ رضی اللہ عنہم کو حرم میں قتل کیا حرم میں گھوڑے بندھوائے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی طرف لید کرتے تھے اور عبدالملک نے اپنے وقت میں حجاج کے ہاتھ سے مکہ پر حملہ کرایا سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تو اس وقت سے مسلمانوں کی تباہی ہو گئی اور آج تک یہ نا اتفاقی اور خونریزی ان میں جاری ہے یہ حدیث بھی ایک معجزہ ہے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا علیہ الف صلوٰۃ والسلام

بَابُ حَرَمِ الْمَدِينَةِ حَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى

مدینہ کے حرم کا بیان اللہ تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے قرآن کے اور اس چیز کے کہ جو اس صحیفہ میں ہے نہیں ❶ لکھا، علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مدینہ حرام ہے درمیان ❷ غیر کے تو رہے پس جو شخص کہ مدینہ میں بدعت پیدا کرے یا بدعتی کو ٹھکانا دے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، نہیں قبول کئے جاتے اس سے فرض اور نہ نفل، مسلمانوں کا عہد ❸ ایک ہے اس کے ساتھ ان کا ادنیٰ سہی کر سکتا ہے پس جو شخص کہ مسلمان کے عہد کو توڑے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے، نہیں قبول کئے جاتے اس سے فرض نہ نفل اور جو شخص کہ اپنے ساتھیوں کی اجات کے بغیر ایک قوم سے موالات کرے پس اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور تمام

۲۷۲۸- (۱) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ غَيْرِ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحَدِّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَذْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رَوَايَةٍ لَهُمَا مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ

لوگوں کی لعنت ہے اس سے فرض اور نفل قبول نہیں کئے جاتے۔“ (بخاری مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ بھی ہے: ”جو شخص کہ دعویٰ کرے طرف ❶ غیر باپ کے یا غیر مالکوں کی طرف اپنی نسبت کرے تو پس اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے نہیں قبول کئے جاتے اس سے فرض اور نفل۔“

وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ۔

(البخاری الحدیث رقم ۱۸۷۰ و مسلم الحدیث رقم ۴۶۷-۱۳۷۰ و ابوداؤد الحدیث رقم ۲۰۳۴ و الترمذی الحدیث رقم ۲۱۲۷ و الدارمی الحدیث رقم ۲۵۲۹ و احمد فی المسند ۱/ ۸۱)

فوائد الحدیث: ❶ نہیں لکھا الخ مسلم کی روایت میں اس طرح ہے کہ ہم پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا: جو دعویٰ کرے کہ اہل بیت کے پاس کوئی اور چیز ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے سوا ہے اور اس صیغہ کے سوا تو وہ جھوٹا ہے اور اس صیغہ میں اونٹوں کی عمروں اور دیات کا بیان تھا اور یہ بھی کہ نبی ﷺ نے فرمایا مدینہ حرم ہے الخ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جو یہ فرمایا تو اس میں انہوں نے رد انقض اور شیعہ کے اس باطل خیال کا رد فرمایا جو کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ نے بہت سی وصیتیں کی تھیں اور اسرار علوم اور دین کے قواعد اور شریعت کے غوامض بتائے تھے اور اپنا وصی قرار دیا تھا اور اہل بیت کو بعض چیزیں سکھائی تھیں جن پر دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم کو آگاہ نہیں کیا۔ ❷ درمیان عمر کے ثور تک الخ یہ دونوں پہاڑ ہیں اور مدینہ کے جنوب و شمال کی یہی حد ہیں اور یہ جو فرمایا کہ مدینہ حرام ہے الخ اس سے غرض یہ ہے کہ جیسے مکہ کے حرم میں زیادتی اور بے ادبی درست نہیں ویسے ہی مدینہ کے حرم میں بھی درست نہیں۔ ❸ یعنی اگر لشکر سے ادنی مسلمان جیسے غلام یا عورت کسی کا فرو کپناہ دے تو تمام مسلمانوں پر اس کی رعایت واجب ہوگئی جو اس امان کو توڑے تو اس پر لعنت ہے اور جب ایک قوم سے دوستی کی اور آپس میں ایک دوسرے کی مددگاری کا عہد کیا تو ان کی اجازت کے بغیر کسی اور قوم سے راہ ورسم کرنا اور مددگاری کا قول و قرار کرنا درست نہیں۔ ❹ طرف غیر باپ اپنے کے الخ اس میں ان لوگوں کے لئے وعید ہے جو اپنی ذات بدل کر شیخ سے سید بنتے ہیں یا اپنے کو دوسروں کا غلام قرار دیتے ہیں۔

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں درمیان دونوں کناروں سنگستان مدینہ کے حرام کرتا ہوں کہ اس کے کانٹے دار درخت کاٹنے کا میں نے اس کا شکار مارا جائے“ اور فرمایا: ”ان کے لیے مدینہ بہتر ہے اگر جانیں اس کو کوئی بے رغبتی سے نہ چھوڑے گا مگر اللہ تعالیٰ اس میں اس شخص کو بدلے گا کہ وہ اس سے بہتر ہوگا اور اس کی سختی اور اس کی مشقت پر جو ثابت رہے گا تو قیامت کے دن میں اس کے لیے شفاعت کرنے والا یا گواہ ہوں گا۔“ (مسلم)

۲۷۲۹- (۲) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَنِي الْمَدِينَةِ أَنْ يُقَطَعَ عِضَاهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ لَا يَدَعُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبَدَلَ اللَّهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا يَنْتُ أَحَدٌ عَلَى لَوَائِهَا وَجَهْدِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۴۵۹-۱۳۶۳) و احمد فی المسند ۱/ ۱۸۱

فوائد الحدیث: ❶ درخت کاٹنے جا میں الخ ایک جماعت علماء اور اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ مدینہ کا حرم بھی حرمت میں مکہ کے حرم کی طرح ہے اور وہاں کا درخت اکھیرنا بھی منع ہے اسی طرح وہاں کے شکار کا ستانا اور یہ حدیث اور اس کے علاوہ اور بہت احادیث ان کی دلیل ہیں اور احناف اور جمہور علماء کہتے ہیں کہ مدینہ کا حرم احکام میں مکہ کے حرم کی طرح نہیں ہے تو یہ احادیث ان پر حجت ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں صبر کرے گا مدینہ کی سختی اور شدت پر اور اہل کی محنت پر کوئی میری امت میں سے مگر یہ کہ میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔“ (مسلم)

۲۷۳۰- (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأَوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔ (رواہ مسلم)

(مسلم الحدیث رقم ۴۸۴-۱۳۷۳) والترمذی الحدیث رقم ۳۴۵۴ وابن ماجہ الحدیث رقم ۳۳۲۹ والدارمی الحدیث رقم ۲۰۷۲ والموطا الحدیث رقم ۲

من کتاب المدينة واحمد فی المسند ۲/ ۳۳۰

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ جس وقت لوگ نیا پھل دیکھتے اس کو نبی ﷺ کی طرف لاتے تو جس وقت آپ اس کو لیتے تو کہتے: ”یا الہی! برکت دے ہمارے لیے ہمارے میوہ جات میں ہمارے لیے ہمارے شہر میں برکت دے ہمارے لیے ہمارے صاع ۱ میں برکت دے ہمارے لیے ہمارے مد میں برکت دے یا الہی! ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ اور تیرا جانی دوست اور تیرا نبی تھا اور تحقیق میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں اور ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی تجھ سے مکہ کے لیے اور میں تجھ سے مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں اس چیز کی طرح کہ جو ابراہیم علیہ السلام نے تجھ سے مکہ کے لیے دعا کی تھی اور دوچند اس کے کہ دعا کی ابراہیم علیہ السلام نے“ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ﷺ اپنے اہل بیت میں سے بہت چھوٹے لڑکے کو بلاتے ۲ اور اس کو وہ پھل دیتے۔

۲۷۳۱- (۴) وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرَةِ جَاءُوا بِهٖ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا أَخَذَهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدَنَانَا اَللّٰهُمَّ اِنْ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَآتَى عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَرَأَتْهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاَنَا اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ يَدْعُوْا اصْغَرَ وَلِيْدٍ لَّهٗ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرُ۔ (رواہ مسلم)

(مسلم الحدیث رقم ۴۷۳-۱۳۷۳) والترمذی الحدیث رقم ۳۴۵۴ وابن ماجہ الحدیث رقم ۳۳۲۹ والدارمی الحدیث رقم ۲۰۷۲ والموطا الحدیث رقم ۲ من کتاب المدينة واحمد فی المسند ۲/ ۳۳۰

فوائد الحديث: ۱: ہمارے صاع میں الخ صاع اور مد کی برکت سے مراد اناج کی برکت ہے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ والوں کے لیے پھلوں کی دعا کی تھی اس لیے کہ وہاں اناج نہیں ہوتا تھا اور نبی ﷺ نے مدینہ کے پھل اور اناج دونوں کی برکت کے لیے دعا کی اس لیے کہ وہاں دونوں چیزیں ہوتی ہیں۔ ۲ پس دیتے اس کو وہ پھل الخ اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹا پھل چھوٹے لڑکے کو دے اس لیے کہ نئی چیز نئے شخص کو دینا مناسب ہے۔

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ابراہیم علیہ السلام نے مکہ بزرگی دی اس کو حرمت والا کیا اور تحقیق میں نے مدینہ کو بزرگی دی بزرگی دینا درمیان اس کی دونوں

۲۷۳۲- (۵) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنْ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ لَجَعَلَهَا حَرَامًا وَاِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَا زِمَ مِيْمَا اَنْ لَا يَهْرَاقَ فِيْهَا دَمٌ

وَلَا يُحْمَلُ فِيهَا سِلَاحٌ لِّقِتَالٍ وَلَا تُخْبَطُ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلْفٍ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۴۷۵۰-۱۳۷۴)

طرفوں سے کہ اس میں خوریزی نہ کی جائے اور اس میں لڑائی کے لیے ہتھیار نہ اٹھایا جائے اور نہ اس میں درخت جھاڑا جائے مگر جانوروں کے کھانے کے لیے۔“ (مسلم)

۲۷۳۳- (۶) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلَى قَصْرِهِ بِالْعَفِيقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا أَوْ يَخْبِطُهُ فَسَلَبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّهُ عَلَى غُلَامِهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذُوا مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُ عَلَيْهِمْ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۴۶۱۱-۱۳۶۴) واحمد فی المسند ۱/ ۱۶۸

سیدنا عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ اپنے محل کی طرف سوار ہوئے جو کہ عقیق میں تھا تو انہوں نے ایک غلام کو پایا کہ درخت کاٹتا تھا یا اس کے پتے جھاڑتا تھا تو ① چھین لئے سعد رضی اللہ عنہ نے اس غلام کے کپڑے اور جب سعد واپس آئے تو ان کے پاس غلام کے مالک آئے اور ان سے گفتگو کی کہ واپس کر دیں ان کے غلام پر یا ان پر اس چیز کو کہ ان کے غلام سے لی ہے سعد رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی پناہ کہ میں اس چیز کو واپس دوں کہ مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے دلوای ہے اور نہ (اس بات کو) مانا یہ کہ ان کو واپس کر دیں۔“ (مسلم)

فوائد الحدیث: ① پس چھین لئے اے ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا تعجب ہے ان پر جنہوں نے سنت صحیحہ صریحہ محمد کو جس کو بیس سے زیادہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے اور اس کا نبی ﷺ کے ایک تشابہ قول سے معارضہ کیا کہ آپ نے فرمایا اے ابوعمیر! کہاں گئی بلبل اور پھر اس کے کئی ایک جواب دیئے ہیں جن کے بیان کرنے کا یہ محل نہیں ہے اور ثابت کر دکھایا کہ حرم مدینہ بھی مثل حرم مکہ کے ہے۔

۲۷۳۴- (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَعَكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَلَحَبْرْتُهُ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحَبْنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَتَارِكٌ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمِدَّهَا وَانْقُلْ حِمَاَهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ))۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ۱۸۸۹ و مسلم الحدیث رقم ۴۸۸۰-۱۳۷۶) والموطا الحدیث رقم ۱۴ من کتاب الجامع واحمد فی المسند ۶/ ۵۶

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں آئے تو ابو بکر اور بلال رضی اللہ عنہما کو بخار ہو گیا پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ کو خبر دی تو آپ نے فرمایا: ”الہی محبوب کر تو طرف ہماری مدینہ کو مثل محبت ہماری مکہ کی بلکہ اس سے زیادہ تر“ مدینہ کی آب و ہوا کو تو درست کر اور ہمارے لیے اس کے صاع اور اس کے مد میں برکت دے اور اس کے بخار کو نکال ② اور اس کو جھہ میں رکھ۔“ (بخاری مسلم)

فوائد الحدیث: ① اور اس کو جھہ میں رکھا لے نبی ﷺ کی دعا سے وہ بلاد فح ہوئی جھہ مدینہ سے چھ کوس پر ایک جگہ ہے وہاں یہود رہتے تھے مدینہ کی بیماری نبی ﷺ کی دعا سے جاتی رہی اور جھہ ساتھ ضم جیم مجہ اور سکون جاء حطی کے ہے۔

۲۷۳۵- (۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَمِنْ رُؤْيَا سَيِّدَنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

خواب دیکھنے کے متعلق روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک کالی عورت دیکھی پراگندہ بال مدینہ سے نکلی یہاں تک کہ مہیہ میں اتری پس میں نے اس کی تعبیر یہ ٹھہرائی کہ تحقیق مدینہ کی بواء مہیہ ❶ کی طرف نقل کی گئی کہ نام اس کا جھ ہے (بخاری)

النَّبِيُّ ﷺ فِي الْمَدِينَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ تَأْتِرَةُ الرُّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى نَزَلَتْ مَهْيَةَ فَنَازَلَتْهَا أَنْ يَمَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ۷۰۳۹ والترمذی الحديث رقم ۲۲۹۰ وابن ماجه الحديث رقم ۳۹۲۴ والدارمی الحديث رقم ۲۱۶۱)

واحمد فی المسند ۱۰۷/۲

فوائد الحديث: ❶ مہیہ کی طرف رخ مہیہ جھ کا نام ہے جو مدینہ سے چھ کوس پر ہے جب سے نبی ﷺ نے دھاک کی اور یہ خواب دیکھا تو وہاں سے وبا جاتی رہی اور جھ میں جا پڑی۔

سیدنا سفیان بن ابوزہیرؒ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”یمن فتح کیا جائے گا تو ایک قوم آئے گی وہ اپنے اہل اور اپنے تابعداروں کے ساتھ کوچ کریں گے اور اگر وہ جانیں تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا اور شام فتح کیا جائے گا پھر ایک قوم آئے گی اور چلے گی وہ اپنے اہل اور اپنے تابعداروں کے ساتھ کوچ کرے گی اگر وہ سمجھیں ❶ تو ان کے لیے مدینہ بہتر ہوگا اور عراق فتح کیا جائے گا پس ایک قوم آئے گی چلے گی وہ اپنے اہل اور اپنے تابعداروں کے ساتھ کوچ کرے گی اور اگر وہ سمجھیں تو ان کے لیے مدینہ بہتر ہوگا۔“ (بخاری و مسلم)

۲۷۳۶- (۱۰) وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَفْتَحُ الْيَمَنُ قِيَابِي قَوْمٌ يَسُونُ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيَفْتَحُ الشَّامُ قِيَابِي قَوْمٌ يَسُونُ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَيَفْتَحُ الْعِرَاقُ قِيَابِي قَوْمٌ يَسُونُ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ۱۸۷۵ ومسلم الحديث رقم ۴۹۷-۱۳۸۸) والموطأ الحديث رقم ۷ من كتاب

الجامع و احمد فی المسند ۵/۲۲۰

فوائد الحديث: ❶ اگر وہ سمجھیں رخ یعنی بعد فتح اسلام کے لوگ مدینہ کی رہائش چھوڑ کر یمن اور شام اور عراق میں مع اپنے گھربار کے جا بسیں گے حالانکہ نبی ﷺ کا جوار چھوڑنا اور مدینہ کی برکات سے محروم رہنا ان کے حق میں بہتر نہیں اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے چند معجزے ہیں اول یہ کہ آپ نے شام عراق اور یمن کی فتح کی خبر دی اور یسا ہی ہوا کہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے ہاتھ پر یہ ممالک فتح ہوئے اور مصداق خلافت راشدہ یہی لوگ ٹھہرے اور مورعید الہی ان کے ہاتھ پر پورے ہوئے۔ دوسرا یہ کہ لوگ ان ممالک میں جا بسیں گے اور اپنے اہل و عیال کو لے جائیں گے اور ایسا ہی ہوا۔ تیسرا یہ کہ مفتوح ہونا ان بلاد کا اسی ترتیب سے ہوگا کہ پہلے یمن پھر شام اور پھر عراق اور اسی ترتیب سے یہ شہر فتح ہوئے اور اس روایت سے بڑی فضیلت سکونت مدینہ طیبہ کی ثابت ہوئی۔

۲۷۳۷- (۱۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ سَيِّدِنَا ابُو هُرَيْرَةَؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ”حکم کیا گیا ہوں میں ایسی بستی میں ہجرت کرنے کے ساتھ کہ جو تمام بستیوں کو کھائے ❶ گی اس کو یشرب کہتے ❷ ہیں اور وہ مدینہ ہے وہ دور کرتا ہے برے آدمیوں کو جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے۔“ (بخاری و مسلم)

اللّٰهُ ﷻ أَمَرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقَرْيَ يَقُولُونَ يَتَرَبُّ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَتْ الْحَدِيدُ۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ۱۸۷۱ و مسلم الحدیث رقم (۴۸۸-۱۳۸۲) و الترمذی الحدیث رقم ۳۹۲۰ و الموطا الحدیث رقم ۵

من کتاب الجامع و احمد فی المسند ۲/۳۸۴)

فوائد الحدیث: ❶ جو تمام بستیوں کو کھائے گی اس یعنی فتح اسلام کو ہوگی تمام شہر مدینہ کے تابع ہوں گے۔ ❷ اس کو یشرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے اس کا پہلا نام یشرب تھا نبی ﷺ نے نام بدل ڈالا اس لئے کہ مدینہ تعظیم پر دلالت کرتا ہے اور یشرب مذمت پر کیونکہ یشرب مذمت اور ملامت کرنے کو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”لا تشریب علیکم الیوم۔“

سیدنا جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ: ”اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طابہ ❶ رکھا ہے۔“ (مسلم)

۲۷۳۸- (۱۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷻ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةً۔ (مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۴۹۱-۱۳۸۵)

و احمد فی المسند ۵/۱۰۸)

فوائد الحدیث: ❶ یعنی مدینہ پاک ہے اس میں ناپاک نہیں ایک گنوار مسلمان ہوا پھر جب بیمار پڑا تو مرتد ہو کر مدینہ سے نکل گیا تو اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ پاک ہے ناپاک کو رہنے نہیں دیتا اور اگلی حدیث اس کی تفسیر ہے اور مدینہ کو طابہ فرمایا یعنی پاکیزہ کہ نجاسات شرک اور خباثات کفر سے پاک ہے یا طیب عیش وہاں حاصل ہے اور طیبہ بھی اسی معنی سے فرمایا جو کہ دوسری حدیث میں ہے۔

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور اعرابی کو مدینہ میں بخار ہو گیا تو وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے محمد (ﷺ)! مجھ کو میری بیعت واپس کر دیجئے رسول اللہ ﷺ نے انکار کیا پھر وہ دوبارہ آپ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھ کو میری بیعت واپس کر دیجئے تو آپ نے انکار کیا پھر آپ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھ کو میری بیعت واپس کر دیجئے تو آپ نے انکار کیا پھر اعرابی نکل گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سوائے اس کے نہیں کہ مدینہ مانند بھٹی کے ہے جو اپنی میل کو دور کرتا ہے اور اپنے ❶ اچھے کو خالص کرتا ہے۔“

۲۷۳۹- (۱۳) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷻ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ! أَقْلَبُنِي بَيْعَتِي فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷻ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْلَبُنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْلَبُنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي خَبَتْهَا وَتَنْصَعُ طَبِهَا۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ۱۸۸۳ و مسلم الحدیث رقم (۴۸۹-۱۳۸۳) و النسائی الحدیث رقم ۴۱۸۵ و الموطا الحدیث رقم ۴ من کتاب الجامع و احمد فی المسند

فوائد الحديث: ❶ اپنے اچھے کو اس لیے بات یا تو آپ ﷺ کے دور میں تھی کہ مدینہ ناپاک کر رہے نہیں دیتا تھا یا آخری دور میں ہوگی جیسے اگلی حدیث میں اس کی صراحت ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مدینہ اپنے شریروں کو دور کرے گا جیسے کہ بھی لوہے کا میل دور کرتی ہے۔“ (مسلم)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ کے راہوں پر فرشتے چمکھان ہیں، اس میں طاعون ❶ کی بیماری اور دجال داخل نہیں ہوں گے۔“ (بخاری مسلم)

۲۷۴۰- (۱۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفِي الْمَدِينَةَ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحديث رقم ۴۸۷- ۱۳۸۱)

۲۷۴۱- (۱۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَنْفَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونَ وَلَا الدَّجَالُ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ۱۸۸۰ و مسلم الحديث رقم ۴۸۵- ۱۳۷۹) والترمذی الحديث رقم ۲۲۴۲ والموطا الحديث رقم ۱۶ من كتاب الجامع و احمد في المسند ۳/ ۳۹۳

فوائد الحديث: ❷ اس میں طاعون کی بیماری الخ طاعون ایک بیماری ہے اور وہ مدینہ میں نہیں ہوتی یہ ہمارے نبی ﷺ کا صریح معجزہ ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شہر نہیں مگر اس کو ❶ دجال پامال کرے گا سوائے مکہ اور مدینہ کے، کوئی راستہ مدینہ کے راستوں سے نہیں مگر اس پر فرشتے صف باندھے ہوئے اس کی نگہبانی کرتے ہیں، پس دجال شور والی زمین میں اترے گا تو پہلے گا مدینہ اپنے رہنے والوں کے ساتھ تین مرتبہ بلنا پھر ہر کافرو منافق۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ۸۸۱ و مسلم الحديث رقم ۴۹۴- ۱۳۸۷) وابن ماجه الحديث رقم ۳۱۱۴

فوائد الحديث: ❸ مگر اس کو دجال پامال کرے گا الخ یعنی سب جگہ اس کا عمل دخل ہوگا۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں مگر کرے گا مدینہ والوں سے کوئی مگر کہ حل ہو جائے گا جیسا کہ نمک پانی میں حل ہو جاتا ❶ ہے۔“ (بخاری مسلم)

۲۷۴۳- (۱۷) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْتَمَعَ كَمَا يَسْمَعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ۱۸۷۷ و مسلم الحديث رقم ۴۹۴- ۱۳۸۷) وابن ماجه الحديث رقم ۳۱۱۴

فوائد الحديث: ❶ کہ تمک پانی میں حال ہو جاتا ہے الخ یہ فرمانا آپ کا سچ ہوا مسلم بن عقبہ جس نے مدینہ پر حملہ کیا تھا مدینہ سے لوٹتے وقت مرا اور بڑے جس نے مدینہ پر حملہ کر لیا چند ہی روز میں تباہ و برباد ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نالائق سے ایسا بدلہ لیا کہ چند ہی روز میں اس کو اور اس کی قوم کو سمیٹ لیا اس کی قبر کھودی گئی اس کے بزرگوں کی بھی قبریں کھودی گئیں اور لاشیں نجاست میں پھینکی گئیں ہڈیاں جلائی گئیں یہ حدیث بھی ایک معجزہ ہے نبی ﷺ کا کہ جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جس وقت سفر سے آتے تو مدینہ کی دیواروں کی طرف دیکھتے اور اپنی سواری کو دوڑاتے اور اگر کسی اور جانور پر ہوتے تو بسبب محبت مدینہ کے اس کو جلد چلاتے۔ (بخاری)

۲۷۴۴- (۱۸) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدْرَانِ الْمَدِينَةِ أَوْ ضَعَّ رَاحِلَتَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حَبِّهَا۔ (رواہ البخاری) (البخاری الحديث رقم ۱۸۸۶ والترمذی الحديث رقم ۳۴۴۱ واحمد فی المسند ۱۵۹/۳)

انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو احد پہاڑ نظر آیا تو فرمایا: ”یہ پہاڑ ہے ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہم اس کو دوست رکھتے ہیں یا الہی! تحقیق ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو حرام کیا اور میں حرام کرتا ہوں اس جگہ کو کہ جو درمیان ❶ دونوں طرفوں سنگستان مدینہ کے ہے۔“ (بخاری و مسلم)

۲۷۴۵- (۱۹) وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَلَعَ لَهُ أَحَدٌ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللَّهُمَّ إِنْ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَا بُدَّيْهَا۔ (منفق علیہ) (البخاری الحديث رقم ۷۳۳۳ و مسلم الحديث رقم ۳۱۱۵ و ابن مساحه الحديث رقم ۱۳۶۵ و ابن موطا الحديث رقم ۱۰ من كتاب الجامع و احمد فی المسند ۱۴۹/۳)

فوائد الحديث: ❶ دونوں طرفوں سنگستان مدینہ کے ہے الخ یہ دو سنگستان مدینہ کی مشرقی اور مغربی حد ہیں الخ۔ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”احد پہاڑ ہے کہ ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہم اس کو دوست رکھتے ہیں۔“ (بخاری)

۲۷۴۶- (۲۰) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ۔ (رواہ البخاری) (البخاری الحديث رقم ۱۴۸۲ و مسلم الحديث رقم ۵۰۴-۱۳۹۳)

فوائد الحديث: ❶ ہم کو دوست رکھتا ہے الخ معلوم ہوا کہ جس دل میں نبی ﷺ کی محبت نہیں وہ پتھر سے سخت اور بدتر ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہاڑوں کو بھی شعور اور ادراک ہے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

سیدنا سلیمان بن ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص

۲۷۴۷- (۲۱) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ رَأَيْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ أَخَذَ رَجُلًا فِي حَرَمٍ

الْمَدِينَةِ الَّتِي حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَلَبَهُ زِيَابَهُ
فَجَاءَ مَوَالِيَهُ فَاكْتَمَوْهُ فِيهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
حَرَّمَ هَذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ أَحَدًا أَحَدًا يَصِيدُ فِيهِ
فَلَيْسَ لَهُ فَلَا أَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً أَطْعَمْنَاهَا رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ وَلَكِنْ إِنْ شِئْتُمْ ذَقْنَتْ إِلَيْكُمْ ثَمَنَهُ۔ (رواه
ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۰۳۷ واحمد فی
المسند ۱/ ۱۷۰)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

۲۷۴۸- (۲۲) وَعَنْ صَالِحٍ مَوْلَى لَسْعِدٍ أَنَّ سَعْدًا
وَجَدَ عَبِيدًا مِنْ عِبِيدِ الْمَدِينَةِ يَقْطَعُونَ مِنْ شَجَرَةِ
الْمَدِينَةِ فَأَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ يَعْنِي لِمَوَالِيهِمْ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى أَنْ يُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ
شَيْءٌ وَقَالَ مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ سَلَبُهُ۔
(رواه ابو داؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۰۳۸)

کو پکڑا جو مدینہ کے حرم میں شکار کرتا تھا جس کو رسول اللہ ﷺ
نے حرام ٹھہرایا، تو سعد رضی اللہ عنہ نے اس کے پکڑے چھین لئے، اس
کے مالک آئے اور سعد سے رضی اللہ عنہ کلام کیا اس کے مقدمہ میں
تو سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسے رسول اللہ ﷺ نے حرام ٹھہرایا ہے
حرم اور فرمایا: ”جو شخص کسی کو پکڑے کہ وہ اس میں شکار کرتا ہو تو
اسے چاہئے کہ وہ اس کا اسباب چھین لے، پس میں تم کو وہ چیز
واپس نہیں کروں گا جو کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دلوائی ہے
لیکن اگر تم چاہو تو میں تم کو اس کی قیمت دے دوں گا (ابوداؤد)

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سیدنا صالح رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ سعد رضی اللہ عنہ نے مدینہ کے غلاموں میں سے کئی
غلام پائے جو کہ مدینہ کے درخت کاٹتے تھے، تو سعد رضی اللہ عنہ نے
ان کا اسباب لے لیا اور کہا، یعنی غلاموں کے مالکوں کو میں
نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ منع فرماتے تھے مدینہ کے
درخت سے کچھ کاٹا جائے اور فرمایا: ”جو اس میں سے کچھ ❶
کاٹے تو اس کا اسباب اس شخص کے لیے ہے جو اس کو
پکڑے۔“ (ابوداؤد)

فوائد الحدیث: ❶ ایک جماعت نے ان احادیث سے مدینہ کے حرم ہونے پر استدلال کیا ہے اور وہاں کا شکار حرام ہونے پر اور
درخت توڑنے پر اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک اور ان کے موافقین کا اور احناف نے دلیل لی ہے مدینہ کے شکار کے حلال
ہونے پر حدیث ”یا ابا عمیر مافعل النغیر“ سے اور نغیر ایک چڑیا ہے کہ وہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے بھائی کے پاس تھی اور وہ مرغی تو آپ
نے اس سے پوچھا کہ وہ کیا ہوئی حالانکہ اس حدیث سے ان کا استدلال محض بے کار ہے اس لئے کہ احتمال ہے کہ وہ چڑیا ان احادیث کے
فرمانے سے پہلے پکڑی گئی ہو جب شکار حرام نہ ہوا ہؤدوسرا احتمال یہ ہے کہ اس کو مدینہ کے حرم سے باہر سے پکڑ کر لائے ہوں اور جب ”نغیر“
کی حدیث میں احتمال ہو تو قابل استدلال نہ رہی خصوصاً ان احادیث صحیحہ کے مقابلہ میں جن میں مدینہ کے حرم ہونے پر نص صریح ہے۔

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”شکار وح کا اور درخت کاٹنے دار اس کے حرام ہیں اور اللہ
تعالیٰ کے ❶ لیے حرام کئے گئے ہیں۔“ (ابوداؤد) اور بھی السنۃ
نے کہا کہ علماء نے وج ذکر کیا کہ تحقیق وہ طائف کی ایک

۲۷۴۹- (۲۳) وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ إِنَّ صَيْدَ وَحٍّ وَعِصَاهُ حَرَمٌ مُحَرَّمٌ لِلَّهِ۔ (رواه
ابوداؤد) وَقَالَ مُحْيِي السُّنَنِ وَجَّ ذَكَرُوا أَنَّهَا مِنْ
نَاحِيَةِ الطَّائِفِ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ إِنَّهُ بَدَّلَ أَنَّهَا۔ (ابوداؤد)

الحديث رقم ۲۰۳۲ واحمد في المسند ۱/ ۱۶۵) جانب ہے اور کہا خطابی نے لفظ انه بدل انہا کے ہے۔

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ اللہ تعالیٰ کے لیے الخ اس حدیث کے مطابق امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ وجہ میں نہ شکار کیا جائے اور نہ اس کے درخت کاٹے جائیں اور احناف نے اس حدیث کا بھی خلاف کیا ہے اور یہ حدیث ان پر حجت ہے۔

۲۷۵۰- (۲۴) وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيُمْتُ بِهَا فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا۔ (الترمذی الحدیث رقم ۳۹۱۷ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۱۱۲ واحمد في المسند ۲/ ۷۴)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کہ طاقت رکھے کہ مدینہ میں مرے تو اسے چاہئے کہ وہ مدینہ میں مرے کیونکہ میں اس شخص کے لیے شفاعت ❶ کروں گا جو مدینہ میں مرے گا۔“ (ترمذی احمد) اور کہا یہ حدیث حسن صحیح باعتبار سند کے غریب ہے۔

حکم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ شفاعت کروں گا الخ سبحان اللہ ہر مومن کو چاہئے کہ عمر کے آخری حصہ میں یا جب امراض کا هجوم ہو اور موت کا احتمال ہو تو مدینہ میں چلا جائے اگر مدینہ کی نیت سے راہ میں بھی مر جائے تو امید ہے کہ حق تعالیٰ وہی ثواب دے گا۔

۲۷۵۱- (۲۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اخْرُجْ قَرْيَةً مِنْ قُرَى الْإِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِينَةُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ (الترمذی الحدیث رقم ۳۹۱۹)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آخر بستی اسلام کی بستیوں سے خراب ہونے میں مدینہ ہو گا۔“ (ترمذی) اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۷۵۲- (۲۶) وَكَهْنُ جَرِيرٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَيُّ هَذِهِ الثَّلَاثَةِ نَزَلَتْ فِيهِ دَارُ هَجْرَتِكَ الْمَدِينَةُ أَوِ الْبَحْرَيْنِ أَوْ قُسْرَيْنِ۔ (رواه الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۳۹۲۳)

سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ تم ان بستیوں میں سے جس بستی میں اترو گے پس وہی تمہاری ہجرت کا گھر ہے مدینہ یا بحرین ❶ یا قسرين۔“ (ترمذی)

فوائد الحديث: ❶ بحرین دریائے عمان میں ایک جزیرہ ہے اور قسرين شام کے شہروں میں سے ایک شہر کا نام ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۷۵۳- (۲۷) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ میں کانے دجال کے داخل ہونے کا خوف نہیں اس

دن ❶ مدینہ کے سات دروازے ہوں گے ❷ اور ہر دروازہ پر دو درختے ہوں گے۔“ (بخاری)

الدَّجَالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانَ۔ (رواہ البخاری) (البخاری الحدیث رقم

۱۸۷۹ واحمد فی المسند ۴۷/۵)

فوائد الحدیث: ❶ اس دن اربع یعنی دجال کے نکلنے کے دن۔ ❶ یعنی سات راستے ہوں گے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یا الہی! ❶ مدینہ میں اس سے دوچند برکت کر کہ جو تو نے مکہ میں کی۔“ (بخاری و مسلم)

۲۷۵۴- (۲۸) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفِي مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَاتِ۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ۱۸۸۵ و مسلم

الحدیث رقم ۴۶۶- ۱۳۶۹)

فوائد الحدیث: ❶ کہ یا الہی اربع یعنی مدینہ کی روزی میں بہ نسبت مکہ کی روزی کے دوچند برکت دے۔

آل خطاب کے ایک شخص سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرمایا: ❶ ”جس شخص نے ارادہ میری زیارت کی (تو) قیامت کے دن وہ میرے پڑوس میں ہوگا اور جو شخص کہ مدینہ میں رہا اور اس کی نختیوں پر صبر کیا تو میں اس کے لیے قیامت کے دن گواہ اور شفاعت کرنے والا ہوں گا اور جو شخص دونوں حرموں میں سے ایک میں مرے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن امن والوں میں سے اٹھائے گا۔“

۲۷۵۵- (۲۹) وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ آلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا كَانَ فِي جَوَارِي يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِينَةَ وَصَبَرَ عَلَى بَلَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا وَشَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللَّهُ مِنَ الْأَمِينِينَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا اربع احادیث سے بعض مالکیہ اور بعض ظاہریہ نے نبی ﷺ کی قبر شریف کی زیارت کے وجوب پر استدلال کیا ہے لیکن یہ دونوں احادیث اور دوسری جتنی احادیث اس باب میں وارد ہیں وہ تمام ضعیف بلکہ موضوع ہیں اور حدیث کی معتبر کتابوں میں ان کا کوئی نشان نہیں۔ ابن قدامہ نے اپنی کتاب ”الصارم المنکی علی نحو ابن سبکی“ میں ان تمام احادیث کو پرکھا ہے اور سب کا وہی ہونا ثابت کیا ہے، جمہور علماء کے نزدیک نبی ﷺ کی مرقد مبارک کی زیارت مستحب ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی تصنیفات اور فتاویٰ میں اس کا مستحب ہونا ذکر کیا ہے اور اس میں علماء کا خلاف بیان نہیں کیا۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت ہے کہ جس شخص نے حج کیا پھر میرے مرنے کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ ہوگا مانند اس شخص کے جس نے میری زندگانی میں میری زیارت کی۔“ (یہ بھی نے دونوں احادیث شعب الایمان میں نقل کی ہیں)

۲۷۵۶- (۳۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا مِّنْ حَجَّ فَرَّارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِیْ۔ (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

حکم الحدیث: یہ روایت من گھڑت ہے۔

۲۷۵۷- (۳۱) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ جَالِسًا وَقَبْرُ يُحْفَرُ فَاطَّاعَ رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ فَقَالَ بِنَسَمِ مَضْجَعِ الْمُؤْمِنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَسَمًا قُلْتُ قَالَ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أُرِدْ هَذَا إِنَّمَا أَرَدْتُ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا مِثْلَ الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ بُقْعَةً أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَكُونَ قَبْرِي بِهَا مِنْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - (رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا) (الموطأ الحديث رقم ۳۳ من كتاب الجهاد)

سیدنا یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے اور ایک قبر کھودی جا رہی تھی تو ایک شخص نے قبر میں جھانکا اور کہا قبر مومن کی بہت بری خواب گاہ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بری ہے وہ چیز جو تو نے کہی“ اس شخص نے کہا ”میرا یہ مشائخ نہیں تھا بلکہ میرا مطلب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے“ آپ نے فرمایا: ”واقعی اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے کے برابر کوئی چیز نہیں“ ❶ پھر فرمایا: ”زمین کا کوئی ٹکڑا مجھ کو اتنا محبوب نہیں کہ وہاں قبر ہو مدینہ سے۔“ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ (مالک نے مرسل روایت کیا ہے)

فوائد الحدیث: ❶ نہیں ہے کوئی چیز الخ نبی ﷺ نے اس کی بات کو پسند فرمایا یعنی اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ شہید ہونے کے برابر اور کوئی مرتبہ نہیں ہے لیکن مدینہ میں مرنا یہ بھی ایک قسم کی نفلیت ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور آنحضرت ﷺ ادی عقیق میں فرماتے تھے: میرے پاس آج کی رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھ اور کہہ ❶ عمرہ حج میں۔“ اور ایک روایت میں ہے: ”کہہ عمرہ اور حج۔“ (بخاری)

۲۷۵۸- (۳۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَوَادِي الْعَقِيقِي يَقُولُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ ابْتُ مِنْ رَبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةً فِي حَجَّةٍ وَفِي رَوَايَةٍ وَقُلْ عُمْرَةً وَحَجَّةً (رواه البخاری) (البخاری حدیث رقم ۱۵۴۴ و ابوداؤد حدیث رقم ۱۸۰۰ وابن ماجہ حدیث رقم ۲۹۷۶ و احمد فی المسند ۱/ ۲۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور کہہ عمرہ حج میں الخ یعنی کفار جو حج کے مہینہ میں عمرہ کرنا برا سمجھتے تھے یہ ان کا باطل خیال تھا عمرہ حج کے مہینہ میں داخل ہو گیا۔



کِتَابُ الْبُيُوعِ

خرید و فروخت کے مسائل

بَابُ الْكُسْبِ وَ طَلَبِ الْحَلَالِ

کسب اور طلب حلال کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۷۵۹- (۱) عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلٍ يَدِيهِ وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلٍ يَدِيهِ۔
(رواہ البخاری) (البخاری الحديث رقم ۲۰۷۲) (بخاری)

سیدنا مقدم بن معدی کربؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے کبھی کبھار اس سے کہ جو کھائے وہ اپنے ہاتھوں کی کمائی سے اور اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا ہاتھوں کے عمل ۱ سے کھاتے تھے۔“

فوائد الحديث: ۱۔ اپنے ہاتھوں کے عمل سے اس داؤد علیہ السلام کا معمول تھا کہ رات کو گشت کرتے اور اپنا حال لوگوں سے پوچھتے پھرتے تھے اگر کوئی نامناسب بات معلوم ہوتی تو اس کو ترک کر دیتے ایک رات ایک بوڑھی عورت سے پوچھا داؤد کیسا آدی ہے؟ اس نے کہا آدی تو اچھا ہے لیکن ملک کے محصول سے کھاتا ہے تو اس وقت سے داؤد علیہ السلام نے محنت کرنا شروع کی اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے لوہے کو نرم کر دیا اور وہ اپنے ہاتھ سے اس کی زرہ بناتے اور بیچ کر کھاتے۔

۲۷۶۰- (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَارَبِّ يَارَبِّ وَطَعْمُهُ حَرَامٌ وَ مَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَ مَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَ عُذْيُ بِالْحَرَامِ فَنَافَى يَسْتَحَابُّ لِدَلِكْ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحديث رقم ۲۰۷۲)

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ پاک ہے نہیں ۱ قبول کرتا مگر پاک کو اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس چیز کے ساتھ حکم کیا جس کے ساتھ کہ رسولوں کو حکم کیا“ فرمایا: اے رسولو! حلال رزق سے کھاؤ اور اچھے عمل کرو۔“ اور فرمایا: اے مومنو! حلال کھانوں سے کھاؤ جو کچھ کہ ہم نے تم کو دیا ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے ایک شخص کا ذکر کیا کہ جو لمبا سفر کرتا ہے پراگندہ بال اور پاؤں غبار آلود آسمان کی طرف اپنے ہاتھوں کو لمبا کر کے کہتا ہے اے میرے رب! اے میرے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام اس کا پینا

۶۵- ۱۰۱۵) والترمذی الحدیث رقم ۲۹۸۹
والدارمی الحدیث رقم ۲۷۱۷ واحمد فی المسند ۲/
۳۲۸

فوائد الحدیث: ❶ نہیں قبول کرتا مگر پاک کو الخ معلوم ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنا بے فائدہ بات ہے اللہ تعالیٰ اس کو قبول نہیں کرتا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے وہ ناپاک چیز کو کس طرح قبول کرے۔ ❷ پس کہاں الخ یعنی ہر چند مضطر اور مسافر رنج کش کی دعا قبول ہوتی ہے لیکن جب اس کا کھانا پینا اور گوشت پوست حرام مال کا ہو تو دعا قبول ہونے کی کون سی صورت ہے خواہ سفر حج کا ہو خواہ جہاد کا۔

۲۷۶۱- (۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۰۵۹) سے؟“ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ آیا حلال الخ جیسے اس دور کا حال ہے کہ جس طرح کا مال ملتا ہے اسے سمیٹے چلے جاتے ہیں گویا موت اور قیامت کی کوئی خبر نہیں ہے۔

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حلال ❶ ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور حلال اور حرام کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں بہت سے آدمی ان کو نہیں جانتے جو شخص شبہ کی چیزوں سے بچا اس نے اپنے دین کو اور اپنی آبرو کو پاک کیا اور جو شبہ کی چیزوں میں پڑا وہ حرام میں پڑ جائے گا چر دا ہے کی طرح کہ چراتا ہے گرد چر اگاہ کے قریب ہے کہ اس میں جانور چریں خبردار ہو جاؤ! ہر بادشاہ کے لیے چر اگاہ ہے خبردار ہو جاؤ! چر اگاہ اللہ کی حرام چیزیں ہیں خبردار ہو جاؤ! آدمی کے بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جس وقت وہ درست ہوتا ہے تو اس کا سارا بدن درست ہوتا ہے اور جس وقت وہ بگڑتا ہے تو اس کا سارا بدن بگڑتا ہے خبردار ہو جاؤ! وہ ❷ ٹکڑا دل ہے۔“ (بخاری مسلم)

۲۷۶۲- (۴) وَعَنِ السُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ الْآوَانُ وَإِنْ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى الْآوَانُ وَإِنْ حِمَى اللَّهِ مَحَارِمَهُ الْآوَانُ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةٌ إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ الْآوَانُ هِيَ الْقَلْبُ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۵۲)

ومسلم الحدیث رقم (۱۰۷-۱۵۹۹) وابوداؤد الحدیث رقم ۳۳۲۹ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۰۵ والنسائی الحدیث رقم ۴۴۵۳ وابن ماجہ الحدیث رقم ۳۹۸۴ والدارمی الحدیث رقم ۲۵۳۱ واحمد فی المسند ۴/ ۲۶۷)

فوائد الحديث: ❶ حلال ظاہر ہے الح دنیا کی تمام چیزوں کی تین اقسام ہیں حلال و حرام اور شبہ والی جو چیزیں حلال ہیں وہ قرآن اور حدیث میں صاف کھلی اور سب مسلمانوں میں مشہور ہیں جیسے کھتی سوداگری مزدوری گائے بکری اونٹ دودھ شہد میوے اور جو حرام ہیں وہ بھی مشہور ہیں جیسے نافع قتل شراب سوزا حرام کاری چوری دغا بازی جھوٹ اور اسی طرح دوسری چیزیں ان کو سب حرام جانتے ہیں یہاں تک کہ جاہل بھی اور شبہ والی وہ چیز ہے جو حلال سے بھی مشابہت رکھتی ہے اور حرام سے بھی جیسے کسی چیز میں علما کا اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو کوئی حرام تو اس کو چھوڑ دے اس میں دین کا بچاؤ ہے اس لیے کہ شاید وہ حرام چیزوں میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ ❷ وہ مکڑا دل ہے الح یعنی جب دل میں ایمان رچا تو آنکھ کان ہاتھ پاؤں سب خود بخود سنور جاتے ہیں اس لیے کہ دل تمام بدن کا بادشاہ ہے پھر اگر دل ہی بگڑ جائے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے آنکھ عورتوں کو دیکھتی ہے کان غیبت اور باجوں کی آواز پر بے ہوش ہیں زبان لقمہ حرام چٹ رہی ہے موت کا اور نہ قیامت کا کچھ غم ہے نہ قیامت کا کچھ ڈر۔

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کتے کی قیمت پلید ہے زنا کار عورت کی خرچی (کمائی) حرام ہے اور بچھنے لگانے والے کی کمائی خبیث ❶ ہے۔ (مسلم)

۲۷۶۳- (۵) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَنُّ الْكُلبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۴۱- ۱۵۶۸ و ابوداؤد الحدیث رقم ۳۴۲۱ و الترمذی الحدیث رقم ۱۲۷۵ و الدارمی الحدیث رقم ۲۶۲۱ و احمد فی المسند ۳/ ۴۶۴)

فوائد الحديث: ❶ خبیث ہے الح اور اسی فصل کی آخری حدیث میں آئے گا کہ ابوطیبہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بچھنے لگائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو گھجوروں کا ایک صاع دینے کا ارشاد فرمایا تو ان احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ بچھنے لگانے والے کی اجرت محض حرام نہیں ہے بلکہ اس میں ایک قسم کی کراہت ہے اس کا صرف کرنا اپنے کھانے پینے میں مناسب نہیں ہے بلکہ جانوروں کی خوراک میں صرف کرنا بہتر ہے جیسے اسی باب کی فصل ثانی میں آئے گا کہ حمیمہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بچھنے لگانے والے کی کمائی کی بابت پوچھا تو آپ نے منع کیا انہوں نے ضرورت بیان کی تو فرمایا: پانی لانے کے اونٹوں کو کھلا دے اب تعارض نہ رہا۔

سیدنا ابوسعید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”کتے کی قیمت سے منع کیا زانیہ عورت کی خرچی (کمائی) اور کاہن ❶ کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔“ (بخاری، مسلم)

۲۷۶۴- (۶) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَمَنُّ الْكُلبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ۲۲۳۷ و مسلم الحدیث رقم ۳۹- ۱۵۶۷ و ابوداؤد الحدیث رقم ۳۴۲۸ و الترمذی الحدیث رقم ۱۲۷۶ و النسائی الحدیث رقم ۴۶۶۶ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۱۵۹ و الدارمی الحدیث رقم ۲۵۶۸ و المؤطا الحدیث رقم ۶۸ من کتاب البیوع)

واحد فی المسند ۱۱۸/۲

فوائد الحديث: ۵: کاہن کی اجرت سے الخ کاہن شامل ہے رمال، جھار پندت وغیرہ سب کو جو آئندہ کی خبر بتلائے۔

۲۷۶۵- (۷) وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِّ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَ كَسْبِ الْبَيْعِ وَلَعَنِ أَكْلَ الرِّبَا وَ مُوَكَّلَهُ وَ الْوَاشِمَةَ وَ الْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ۔ (رواه البخاری) (البخاری

سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے خون کی قیمت ۱ کتے کی قیمت اور زانیہ عورت کی خرچی (کمائی) سے منع فرمایا اور سود لینے والے، سود دینے والے، جسم گودنے والی، ۲ گدوانے والی اور مصور پر لعنت کی۔ (بخاری)

الحديث رقم ۲۲۳۸ واحد فی المسند ۳۰۹/۲

فوائد الحديث: ۵: خون کی قیمت سے الخ خون کے بیچنے سے بچنے لگانے پر اجرت لینا مراد ہے۔

۲ یعنی بدن میں سوئی سے سرمہ یا نیل وغیرہ بھرنا، لوگ پیشانی یا رخساروں یا ہاتھوں پر مختلف تصویریں بنواتے ہیں۔

۲۷۶۶- (۸) وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ أَنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ تُطْلَى بِهَا السُّفْنُ وَيَدَّهْنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُومَهَا أَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهَا فَآكَلُوا ثَمَنَهُ۔ (متفق عليه)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے فتح مکہ کے سال سنا اور آپ مکہ میں تھے آپ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، سوراہوں کا بیچنا حرام کیا۔ پس کہا گیا، اے اللہ کے رسول! ہم کو مردار کی چربی کے متعلق خبر دیجئے، کیونکہ وہ ملی جاتی ہیں کشتیوں پر اور چکنے کئے جاتے ہیں اس کے ساتھ چمڑے اور اس کے ساتھ لوگ چراغ جلاتے ہیں تو آپ نے فرمایا: ”اس سے ایسا نفع اٹھانا جائز نہیں، وہ حرام ہے پھر اسی وقت فرمایا: لعنت کرے اللہ تعالیٰ یہودیوں پر کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے جانوروں کی چربیاں حرام کیں تو وہ چربی کو پگھلاتے، پھر اس کو بیچتے، پھر ۱ اس کی قیمت کھاتے تھے۔“ (بخاری، مسلم)

(البخاری الحديث رقم ۲۲۳۶ ومسلم الحديث رقم

(۷۱- ۱۵۸۱) وابوداؤد الحديث رقم ۳۴۸۶

والترمذی الحديث رقم ۱۲۹۷ والنسائی الحديث رقم

(۴۲۵۶)

فوائد الحديث: ۵: پھر اس کی قیمت کھاتے الخ ظاہر میں انہوں نے یہ حیلہ کیا کہ چربی نہیں کھائی اور اس کی قیمت کھائی لیکن اللہ تعالیٰ دلوں کی باتیں جانتا ہے اور کیا عجب ہے کہ حیلہ کرنے والوں کو اصل گناہ کرنے والوں سے زیادہ عذاب ہو۔

۲۷۶۷- (۹) وَعَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ حَرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَجَمَلُوهَا فَبَاعُوهَا۔ (متفق عليه) (البخاری

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ یہود کو مارے ان پر چربیاں حرام کی گئیں تو انہوں نے ان کو پگھلایا اور ان کو بیچا۔“ (بخاری، مسلم)

الحديث رقم ۲۲۳۳، مسلم الحديث رقم ۷۲- ۱۵۸۲

النسائی الحدیث رقم ۴۲۵۷ الدارمی الحدیث رقم

۲۱۰۴ واحمد فی المسند ۱/۲۵)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے اور
 ❶ بلی کی قیمت سے منع کیا۔ (مسلم)

۲۷۶۸- (۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنُورِ۔ (رواہ

مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۴۲-۱۵۶۹) وابوداؤد

الحدیث رقم ۳۴۷۹ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۷۹

وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۱۶۱ والدارقطنی الحدیث

رقم ۲۷۱ من کتاب البیوع)

فوائد الحدیث ❶ اور بلی کی قیمت سے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بلی کی بیع درست نہیں اور جنہوں نے اس کے خلاف کہا اور
 بلی کی بیع کو درست کہا ہے تو ان پر یہ حدیث حجت ہے اور کتا خواہ شکاری ہو خواہ غیر شکاری ائمہ ثلاثہ اور جمہور کے نزدیک اس کی بیع مطلقاً جائز
 نہیں ہے جبکہ نسائی نے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے کتے کی قیمت سے منع کیا مگر شکاری کتے کی (قیمت سے نہیں)۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طیبہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ
 ﷺ کو پچھنے لگائے آپ ﷺ نے اس کے لئے کھجوروں
 سے ایک صاع دینے کا حکم کیا اور اس کے مالکوں کو حکم فرمایا
 کہ ”اس سے اس کے خراج سے تخفیف کریں۔“ (بخاری
 مسلم)

۲۷۶۹- (۱۱) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ حَجَّم أَبُو طَيْبَةَ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِصَاعٍ مِنْ
 تَمْرٍ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يَخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاஜِهِ۔ (متفق
 علیہ) (البخاری الحدیث رقم ۲۱۰۲ و مسلم الحدیث
 رقم (۶۴-۱۵۷۷) وابوداؤد الحدیث رقم ۳۴۲۴

والترمذی الحدیث رقم ۱۲۷۸ والموطا الحدیث رقم

۲۶ من کتاب الاستئذان واحمد فی المسند ۳/۱۷۴)

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے
 فرمایا: ”بہترین اس چیز کی کہ جو کھاتے ہو تم وہ چیز ہے کہ جو
 تمہارے کب سے حاصل ہو اور تحقیق اولاد تمہاری تمہارے
 کب سے ہے۔“ (ترمذی نسائی ابن ماجہ) اور ابوداؤد اور
 دارمی کی ایک روایت میں ہے ”بہترین اس چیز کی کہ آدمی
 نے کھائی ہے وہ چیز ہے جو اس کے کب سے حاصل ہو اور
 اولاد اس کی اس کے کب ❶ سے ہے۔“

۲۷۷۰- (۱۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ
 إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَإِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ
 كَسْبِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي
 رَوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ وَالدَّارِمِيِّ أَنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ
 مِنْ كَسْبِهِ وَإِنَّ وَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ۔ (الترمذی الحدیث
 رقم ۱۳۵۸ والنسائی الحدیث رقم ۴۴۵۰ وابن ماجہ
 الحدیث رقم ۲۲۹۰ والدارمی الحدیث رقم ۲۵۳۷

واحمد فی المسند ۶/۱۶۲)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس کے کسب سے ہے الخ اگر والدین محتاج ہوں تو ان کا خرچ اولاد پر واجب ہے جب وہ خود کمانے کے قابل نہ ہوں اور اگر محتاج یا عاجز نہ ہوں تو پھر بھی اولاد کے مال سے کھا سکتے ہیں اور مطلب یہ ہے کہ والدین کے لئے اولاد کا مال بھی حلال اور طیب ہے اور اولاد کا مال اپنے کمائے ہوئے مال کی طرح ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں کما تا بندہ مال حرام پھر اس سے صدقہ کرے پھر ❶ اس سے قبول کیا جائے اور نہیں ❷ خرچ کرتا مال ❸ حرام میں سے پھر برکت دی جائے اس کے لیے اس مال میں اور نہیں چھوڑتا اپنے پیچھے حرام مال مگر یہ کہ اس کا توشہ آگ کی طرف ہوتا ہے تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ برائی کو برائی سے دور نہیں کرتا لیکن برائی کو بھلائی کے ساتھ ❹ دور کرتا ہے تحقیق پلید مال پلیدی کو دور نہیں کرتا۔“ (احمد اور اسی طرح شرح السنہ میں ہے۔)

۲۷۷۱- (۱۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالًا حَرَامًا فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيَقْبَلُ مِنْهُ وَلَا يَنْفِقُ مِنْهُ فَيَبَارِكُ لَهُ فِيهِ وَلَا يَتْرُكُهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ إِلَّا كَانَ زَادَةً إِلَى النَّارِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَمْحُو السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلَكِنْ يَمْحُو السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ إِنَّ الْخَبِيثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيثَ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَكَذَافِي شَرْحِ السُّنَّةِ) (البغوی الحدیث رقم ۲۰۳۰ واحمد فی المسند ۱/ ۳۸۷)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پھر اس سے قبول کیا جائے الخ یعنی حرام مال میں سے اگر صدقہ دے تو قبول نہیں ہوتا۔ ❷ اور نہیں خرچ الخ یعنی اپنے نفس پر۔ ❸ یعنی حرام مال میں سے جو خرچ کرے اس میں برکت نہیں ہوتی۔ ❹ یعنی بلکہ حلال مال برائی کو دور کرتا ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہشت میں وہ گوشت داخل نہیں ہوگا جو حرام کھانے سے تیار ہوا ہے اور جو گوشت حرام کھانے سے بچا ہوا تو دوزخ کی آگ اس کی زیادہ حق دار ہے۔“ (احمد دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی)

۲۷۷۲- (۱۴) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتْ مِنَ السُّحْتِ وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتْ مِنَ السُّحْتِ كَانَتْ النَّارُ أَوْلَى بِهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَابِيهِقَى فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔) (الدارمی الحدیث رقم ۲۷۷۶)

واحمد فی المسند ۳/ ۳۲۱ و البیہقی فی شعب الایمان

۵/ ۵۶ الحدیث رقم ۵۷۶۱

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات یاد کی کہ اس چیز کو چھوڑ دے جو تجھے شک میں ڈالے اس چیز کو اختیار کر جو تجھے شک میں نہ ڈالے

۲۷۷۳- (۱۵) وَعَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا مَابِرِيكَ إِلَى مَا لَا يَرِيكَ فَإِنَّ الصِّدْقَ طَمَآنِينَةٌ وَإِنَّ الْكُذِبَ

اس لیے کہ حق اطمینان دل کا باعث ہے اور باطل شک اور تردد کا باعث ہے۔“ (احمد ترمذی نسائی نے نقل کی اور دارمی نے پہلا جملہ ❶ روایت کیا)

رَبِّهِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَ رَوَى الدَّارِمِيُّ الْفَصْلَ الْأَوَّلَ۔) (الترمذی الحدیث رقم ۲۵۱۸ والنسائی الحدیث رقم ۵۷۱۱ والدارمی ۲/ ۳۱۹ الحدیث رقم ۲۵۳۲ واحمد فی المسند ۱/ ۲۰۰)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پہلا جملہ یعنی ”دع ما یریک الی مالا یریک“ فقط اور معنی اس جملہ کے یہ ہیں کہ جب پائے تو اپنے دل کو کہ کسی چیز میں شک کرنے والا خواہ اقبال سے ہو یا اعمال سے تو اس کو چھوڑ دے اور اس چیز کی طرف رجوع کر کہ جس میں تجھے شک نہ ہو اس لئے کہ شک ہونا کسی چیز میں اس کے باطل ہونے کی علامت ہے اور اطمینان حقانیت کی علامت ہے پس یہ قاعدہ کسی چیز کے حسن و قبح اور حلال و حرام کے پہچانے کا ہے لیکن یہ متحقق نہیں ہوتا مگر اچھے نفسوں میں جو تقویٰ اور عدالت کے ساتھ متصف ہوں۔

سیدنا وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے وابصہ! تو نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھنے کے لئے آیا ہے؟“ میں نے کہا: جی ہاں! راوی نے کہا پس آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں جمع کیں اور میرے سینے کو انگلیوں کے ساتھ مارا اور فرمایا: ”فتویٰ پوچھ اپنے نفس سے فتویٰ ❶ پوچھ اپنے دل سے تین بار اور فرمایا نیکی وہ چیز ہے کہ اس کی طرف جی قرار پکڑے اور آرام پکڑے طرف اس کی دل اور گناہ وہ چیز ہے کہ جو دل میں کھٹکے اور سینہ میں تردد کرے اگرچہ لوگ تجھ کو فتویٰ دیں۔“ (احمد دارمی)

۲۷۷۴- (۱۶) وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبُدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا وَابِصَةُ جِئْتُ تَسْأَلُ عَنِ الْبَرِّ وَالْإِنِّمِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَجَمَعَ أَصَابِعَهُ فَضْرَبَ بِهَا صَدْرَهُ وَقَالَ اسْتَفْتِ نَفْسَكَ اسْتَفْتِ قَلْبَكَ ثَلَاثًا الْبَرُّ مَا أَطْمَأَنَّتَ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَأَطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْإِنِّمَ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْكَتَكَ النَّاسُ۔ (رواه احمد و الدارمی) (الدارمی الحدیث رقم ۲۵۳۳ واحمد فی المسند ۴/ ۲۲۸)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن اس کا شاہد صحیح سند سے موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❷ اپنے نفس سے فتویٰ پوچھنا دل سے پوچھنا اس صورت میں ہے کہ دلیل شرعی معلوم نہ ہو اور جب شرعی دلیل موجود ہو تو پھر دل کے فتویٰ کی ضرورت نہیں۔

سیدنا عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ متقیوں کے درجہ کو نہیں ❶ پہنچتا یہاں تک کہ وہ ایسی چیزوں کو چھوڑ دے کہ جس میں قباحیت نہیں اس چیز سے بچنے کے لیے کہ جس میں قباحیت ❷ ہے۔“ (ترمذی ابن ماجہ)

۲۷۷۵- (۱۷) وَعَنْ عَطِيَّةِ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ حَدَرًا لِمَا بِهِ بَأْسٌ۔ (رواه الترمذی وابن ماجہ) (الترمذی الحدیث رقم ۲۴۵۱ وابن ماجہ الحدیث رقم ۴۲۱۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہیں پہنچتا اس یعنی پرہیز گار نہیں ہوتا۔ ❷ کہ اس میں قباحت ہے اس یعنی مباح کو ترک کر دے حرام سے بچنے کے لئے مثلاً نا محرم عورت سے بات کرنا درست ہے مگر اس سے بات نہ کرے اس ڈر سے کہ کہیں حرام کاری کا ذریعہ نہ ہو۔

۲۷۷۶- (۱۸) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةَ عَاصِرَهَا وَ مُعْتَصِرَهَا وَ شَارِبَهَا وَ حَامِلَهَا وَ الْمُحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَ سَاقِيَهَا وَ بَاتِعَهَا وَ أَكَلَ ثَمَرَهَا وَ الْمُشْتَرَى لَهَا وَ الْمُشْتَرَى لَهَا (رواه الترمذی وابن ماجه)
(الترمذی الحدیث رقم ۱۲۹۵ وابن ماجه الحدیث رقم ۳۳۸۱)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے شراب کے بارہ میں دس شخصوں پر لعنت کی ”شراب کے نچوڑنے والے، نچڑوانے والے، پینے والے، اٹھانے والے اور اس پر کہ جس کی طرف اٹھائی گئی اور پلانے والے اور بیچنے والے اور اس کی قیمت کھانے والے اور ❶ اس کے خریدنے والے پر اور اس پر کہ جس کے لیے خریدی گئی۔“ (ترمذی وابن ماجه)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی پینے والے کے لئے یا تجارت کے لئے بطریق وکالت یا ولایت کے قیمت لے۔

۲۷۷۷- (۱۹) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ الْخَمْرَ وَ شَارِبَهَا وَ سَاقِيَهَا وَ بَاتِعَهَا وَ مُبْتَا عَهَا وَ عَاصِرَهَا وَ مُعْتَصِرَهَا وَ حَامِلَهَا وَ الْمُحْمُولَةَ إِلَيْهِ (رواه ابو داؤد وابن ماجه)
(ابو داؤد الحدیث رقم ۳۶۷۴ وابن ماجه ۱۱۲۱/۲ الحدیث رقم ۳۳۸۰ واحمد فی المسند ۲/۲۵)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے شراب پر لعنت کی ہے ❶ اس کے پینے والے اس کے پلانے والے اس کے بیچنے والے کو اور اس کے خریدنے والے کو اور اس کے نچوڑنے والے کو اور اس کے نچڑوانے والے کو اور اس کے اٹھانے والے کو اور جس کی طرف اٹھائی گئی۔“ (ابو داؤد وابن ماجه)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ لعنت کی اس لئے کہ یہ ام الخبائث ہے اور احتمال ہے کہ مراد شراب سے شراب کی کمائی کھانے والا ہو اور نچوڑنے والا ہے وہ جو شراب بنانے کے لئے انگور کا شیرہ نچوڑے خواہ اپنے لئے نچوڑے خواہ دوسرے کے لئے اور اس طرح نچوڑوانے والا خواہ اپنے لئے نچوڑے خواہ دوسرے کے لئے اور بیچنے والا خواہ وکیل ہو یا دلال اور جو کوئی انگور بیچے شراب نچوڑنے والے کے ہاتھ اور اس سے اس کی قیمت لے تو وہ لعنت کے زیادہ لائق ہے۔

۲۷۷۸- (۲۰) وَعَنْ مُحِيصَةَ أَنَّ اسْتَاذَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَجْرَةِ الْحَجَامِ فَتَهَا قَلَمَ يَزَلْ يَسْتَاذَنُهُ حَتَّى قَالَ أَعْلَفُهُ نَاضِحَكَ وَ أَطْعِمُهُ رَقِيقَكَ (رواه مالك والترمذی وابو داؤد وابن ماجه)
(ابو داؤد الحدیث رقم ۳۴۲۲ والترمذی)

سیدنا محیصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بچنے لگوانے والے کی مزدوری کے متعلق اجازت طلب کی تو آپ نے اس کو منع کیا پس وہ آپ ﷺ سے اجازت طلب کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: ”اس کو اپنے اونٹ کو کھلا اور ❶ اس کو اپنے غلام کو کھلا۔“ (مالک، ترمذی)

ابوداؤد ابن ماجہ

الحديث رقم ۱۲۷۷ واحمد في المسند ۴۳۵/۵

حکم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ اور کھلا اس کو اپنے غلام کو الخ اس سے معلوم ہوا کہ سیگی لگانے والے کی اجرت بالکل حرام نہیں ہے ورنہ آپ غلاموں اور اونٹوں کو کھلانے کی بھی اجازت نہ دیتے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت سے اور ❷ گانے والیوں کی کمائی سے منع کیا ہے۔“ (شرح السنہ)

۲۷۷۹- (۲۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الزَّمَارَةِ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ) (الْبَغَوِيُّ الْحَدِيثِ

رقم ۲۰۳۸)

حکم الحديث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ اور گانے والیوں کی کمائی سے الخ اس حدیث میں وہ لونڈیاں مراد ہیں جن کا پیشہ بدکاری ہے اور وہ اجرت پر گاتی ہیں جیسے ہمارے دور میں رندیاں اور کسبیاں ہیں ان کی کمائی بالاتفاق حرام ہے اور اگلی حدیث میں بھی وہی لونڈیاں مراد ہیں جن کا پیشہ بدکاری ہے۔

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گانے والی لونڈیوں کو بیچو نہ ان کو خریدو اور نہ لونڈیوں کو گانا سکھلاؤ اور ان کی قیمت حرام ہے اور اس کی مانند یہ آیت نازل کی گئی ہے ”اور بعض آدمیوں میں سے وہ ہیں کہ کھیل کی بات مول لیتے ہیں۔“ (احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور علی بن یزید راوی ضعیف ہے اور ہم سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث عن اکل الہر باب مایحل اكلہ میں ذکر کریں گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

۲۷۸۰- (۲۲) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا تَعْلَمُوهُنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ وَفِي مِثْلِ هَذَا أَنْزَلَتْ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهُوَ الْحَدِيثُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ الرَّائِزِيُّ يَضَعُ فِي الْحَدِيثِ وَسَنَدُ كُرْ حَدِيثُ جَابِرٍ نَهَى عَنْ أَكْلِ الْهَرِّ فِي بَابِ مَا يَحِلُّ أَكْلُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔ (التِّرْمِذِيُّ الْحَدِيثِ رَقْم ۱۲۸۲ وَابْنُ

ماجه الحديث رقم ۲۱۶۸ واحمد في المسند ۵/۵)

(۲۶۴)

حکم الحديث: یہ حدیث صحیح ہے۔

الفصل الثالث (تیسری فصل)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حلال کمائی کا طلب کرنا فرض ہے بعد ❶ فرض

۲۷۸۱- (۲۳) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ كَسْبٍ

کے۔“ (بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا)

الْحَلَالِ فَرِيضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ۔ (رواہ البیہقی فی

شعب الایمان) (رواہ البیہقی الحدیث رقم ۴۷۴۱)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بعد فرض کے الح یعنی بعد ان احکام کے جو مقرر ہیں جیسے روزہ وغیرہ یا فرض سے ایمان مراد ہے یعنی ایمان لانے کے بعد حلال طلب کرنا فرض ہے اور اپنی ذات کے لئے اور ان کے لئے جن کا خرچہ اس پر واجب ہے محنت کر کے روزی کمانا فرض ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے قرآن لکھنے کی مزدوری کے متعلق پوچھا گیا فرمایا: کچھ مضائقہ نہیں سوائے اس کے نہیں کہ وہ نقش کھینچنے والے ہیں اور وہ نہیں کھاتے مگر ❶ اپنے ہاتھوں کے کام سے (رزین)

۲۷۸۲- (۲۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أُجْرَةِ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ فَقَالَ لَا بَأْسَ إِنَّهُمْ مُصَوِّرُونَ وَ إِنَّهُمْ إِنَّمَا يَكُلُونَ مِنْ عَمَلِ أَيْدِيهِمْ۔ (رواہ رزین)

حکم الحدیث: ابوداؤد نے اسے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مگر اپنے ہاتھوں کے کام سے الح گویا سائل نے کتابت پر مزدوری لینے کو اچھا نہ جانا تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ کاتب الفاظ کی صورتوں کے نقش کھینچتے ہیں اور محنت کرتے ہیں اور اپنے کام کی مزدوری لیتے ہیں قطع نظر اس سے کہ قرآن ہو یا غیر قرآن۔

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا گیا اے اللہ کے رسول! کون سا کسب پاکیزہ ہے؟ آپ نے فرمایا: آدی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور ہر مشروع چیز۔ ❶ (احمد)

۲۷۸۳- (۲۵) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْكَسْبِ أَطْيَبُ قَالَ عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ وَكُلُّ بَيْعٍ مُرُورٍ۔ (رواہ احمد) (احمد فی

المسند ۱/۴۱۱)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی شرع میں صحیح ہو یعنی اگر ہاتھ سے کسب نہ کرے تو تجارت کرے جس میں دیانت اور امانت ہو یہ بھی کسب طیب ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ افضل کسب وہ ہے جو ہاتھ سے کیا جاتا ہے جیسے زراعت اور کتابت وغیرہ لک۔

ابوبکر بن ابی مریم تابعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی دودھ بیچتی ❶ تھی اور مقدم رضی اللہ عنہ اس کی قیمت وصول کرتے تھے تو مقدم رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ سبحان اللہ! لونڈی دودھ بیچتی ہے اور آپ دودھ قیمت وصول کرتے ہیں تو انہوں نے کہا ہاں! اور اس کا مضائقہ نہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”لوگوں پر زمانہ آئے گا نہیں فائدہ دے گا اس میں مگر دینار ❷ اور درہم۔“ (احمد)

۲۷۸۴- (۲۶) وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ كَانَتْ لِمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرْبَ جَارِيَةٍ تَبِيعُ اللَّبَنَ وَ يَقْبِضُ الْمَقْدَامُ ثَمَنَهُ فَقِيلَ لَهُ سُبْحَانَ اللَّهِ اتَّبِعُ اللَّبَنَ وَ تَقْبِضُ الثَّمَنَ فَقَالَ نَعَمْ وَ مَا بَأْسَ بِذَلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِيَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفَعُ فِيهِ إِلَّا الدِّينَارُ وَالْدِّرْهَمُ۔ (رواہ احمد)

(احمد فی المسند ۴/۱۳۳)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وہ بچہ جس کی اس یعنی سیدنا مقدمؓ کے جانوروں کا۔ ❷ مگر دینار و درہم حقیقت میں یہ زمانہ اس حدیث کا صدق ہے لوگوں کے ہاں اہل کمال کی کوئی قدر نہیں ہے اور نالائق مال داروں کی قدر ہے۔

۲۷۸۵- (۲۷) وَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ أَجْهَزُ إِلَى الشَّامِ وَ إِلَى مِصْرَ فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ فَاتَيْتُ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ كُنْتُ أَجْهَزُ إِلَى الشَّامِ فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ مَا لَكَ وَ لِمَتَجَرَّكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَبَّ اللَّهُ لِأَحَدِكُمْ رِزْقًا مِنْ وَجْهِ فَلَا يَدْعُهُ حَتَّى يَتَغَيَّرَ لَهُ أَوْ يَتَغَيَّرَ لَهُ (رواه احمد و ابن ماجه) (ابن ماجه الحديث رقم ۲۱۴۸)

نافعؓ کہتے ہیں کہ میں ❶ شام اور مصر کی طرف سامان بھیجتا تھا پھر میں نے عراق کی طرف سامان بھیجا اور میں ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ کے پاس آیا تو میں نے ان کو کہا 'ام المؤمنین! میں شام کی طرف ❷ تجارت کا سامان لے جاتا تھا اور اب عراق کی طرف سامان لے جانے کا ارادہ کرتا ہوں' انہوں نے فرمایا ایسا نہ کر کیا ❸ ہے تیرے لیے اور تیری تجارت کے لیے پس میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: "جس وقت کسی کے لیے روزی کا کوئی سبب بن جائے تو وہ ❹ اس کو نہ چھوڑے یہاں تک کہ اس کے لیے متغیر ہو یا اس کو نقصان ہو۔" (احمد ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ سامان بھیجتا رہا یعنی اپنے دکلاء کو تجارت کے مال و اسباب کے ساتھ بھیجتا ہے۔

❷ شام کی طرف اس یعنی اس سے پہلے۔ ❸ کیا ہے اس یعنی اپنی تجارت کو کیوں چھوڑتا ہے جو کہ پہلے کرتا تھا۔ ❹ پس اس کو نہ چھوڑ دے اس یعنی یہ حدیث ایک عمدہ قاعدہ ہے جس پر چلنے سے ہمیشہ خوشی اور بے فکری رہتی ہے جو لوگ اپنے رزق کے لئے ایک پر قناعت نہیں کرتے ان کو بجائے امن کے تکلیف ہو جاتی ہے ایسی دولت سے کیا فائدہ جس میں راحت نہ ہو یہ ساری محنت اپنے آرام کے لئے ہے اور جب آرام ہی نہ ہو تو اس مال داری سے فقیری اچھی ہے۔

۲۷۸۶- (۲۸) وَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ تَذَرِي مَا هَذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَ مَا هُوَ قَالَ كُنْتُ تَكْهَنُ لِإِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ مَا أَحْسِنُ الْكُفَّانَةَ إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ فَلَقَيْتَنِي فَأَعْطَانِي بِذَلِكَ فَهَذَا الَّذِي أَكَلْتُ مِنْهُ قَالَتْ فَأَذْهَلْ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ۲۷۸۶)

ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے ابو بکرؓ کا ایک غلام تھا وہ خراج ❶ دیتا تھا اور ابو بکرؓ اس کی کمائی سے کھاتے تھے پس ایک دن غلام ایک چیز لایا اس میں سے ابو بکرؓ نے کھایا پھر غلام نے ان کو کہا 'جانتے ہو یہ کیا ہے؟' ابو بکرؓ نے کہا 'کیا ہے یہ؟' غلام نے کہا 'میں ایک آدمی کے لیے جاہلیت ❷ میں غیب کی خبر بتاتا تھا حالانکہ میں یہ خبر دینا اچھی طرح نہیں جانتا تھا لیکن میں اس کو فریب دیتا تھا پس (ایک دفعہ) وہ مجھ سے ملا تو اس نے دی مجھ کو بدلے اس خبر

بتانے کے پس یہ وہ چیز ہے کہ کھائی تم نے اس میں سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر ❶ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ منہ میں ڈالا پس قے کی اور باہر ڈالی ہر چیز جو کہ ان کے پیٹ میں تھی۔“ (بخاری)

فوائد الحديث: ❶ خراج الخ یعنی اس کے ذمہ اس کی کمائی میں سے کچھ مال مقرر تھا۔ ❷ جاہلیت میں الخ یعنی حالت کفر میں۔ ❸ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ الخ یعنی اپنے طلق میں اس حدیث سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کیونکہ اس میں حرمت مغلط تھی کہانت اور فریب ہونے کی وجہ سے اس لیے اس کو اچھی طرح نکالا اور اس سے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے یہ ثابت کیا ہے کہ جو کوئی حرام کھائے اور وہ اس کو جانتا تھا یا نہ لیکن بعد میں جانا تو اس پر لازم ہے کہ جو کچھ کھایا ہے اسے فی الفور قے کر دے اور امام غزالی نے منہاج العابدین میں لکھا ہے کہ یہ درع کے قبل سے ہے اور کہا ہے کہ حکم درع کا یہ ہے کہ نہ لے تو کسی سے کچھ یہاں تک کہ پوری تحقیق کرے اور یقین حاصل ہو کہ اس میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے وگرنہ اسے واپس کر دے۔

۲۷۸۷- (۲۹) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ عُذِيَ بِالْحَرَامِ۔ (رواه البيهقي في شعب الایمان)

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بہشت میں وہ بدن داخل نہیں ہوگا ❶ جو کہ حرام مال کے ساتھ پرورش کیا گیا ہو۔ (بخاری فی شعب الایمان)

حكم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ داخل نہیں ہوگا الخ۔ یعنی بغیر عذاب کے اچھے لوگوں کے ساتھ۔

۲۷۸۸- (۳۰) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّهُ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا وَأَعَجَبَهُ وَقَالَ لِلَّذِي سَقَاهُ مِنْ آيِنَ لَكَ هَذَا اللَّبَنُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَرَدَ عَلَى مَاءٍ قَدْ سَقَاهُ فَإِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُونَ فَحَلَبُوا إِلَيَّ مِنَ الْبَنَانِهَا فَجَعَلْتُهُ بِي سِقَائِي وَهُوَ هَذَا فَأَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَهُ۔ (رواه البيهقي في شعب الایمان)

زید بن اسلم سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا اور ان کو اچھا لگا اور ان کو جس شخص نے دودھ پلایا تھا انہوں نے اس سے پوچھا کہ تجھ کو یہ دودھ کہاں سے ملا؟ اس نے بتایا کہ وہ ایک پانی ❶ پر گیا تھا وہاں کئی چار پائے ❷ تھے زکوٰۃ کے چار پایوں سے اور ❸ وہ پلاتے تھے پس انہوں نے میرے لئے ان کا دودھ دوہا تو میں نے اس کو اپنی مشک میں ڈال لیا اور یہ دودھ وہی ہے پس ❹ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ ڈالا اور اس کو قے کر دیا۔ (بخاری فی شعب الایمان میں نقل کیا)

(البيهقي الحديث رقم ۵۷۷۱)

حكم الحديث: یہ ضعیف اور منقطع ہے۔

فوائد الحديث: ❶ ایک پانی پر الخ یعنی کونیں یا چشمہ پر کہ اس کا نام لیا۔ ❷ چار پائے تھے الخ یعنی اونٹ بکری وغیرہ۔ ❸ اور وہ پلاتے تھے الخ یعنی لوگوں کو دودھ۔ ❹ پس عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ ڈالا الخ یعنی اپنے منہ میں۔

۲۷۸۹- (۳۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اشْتَرَى ثَوْبًا سَيَدْنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَعَةً رَوَيْتَ هُوَ كَمَا جَوْشَعُضُ أَحَدٍ كِطْرًا

دوہم میں خریدے اور ان میں ایک درہم حرام کا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرتا جب تک کہ اس پر یہ کپڑا رہے پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں داخل کیں اور کہا، بہرے ہوں یہ دونوں اگر نہ سنا ہو نبی ﷺ سے کہ آپ اس کو فرماتے تھے۔ (احمد نے، بیہقی فی شعب الایمان اور کہا اس کی اسناد ضعیف ہے)

بِعَشْرَةِ دَرَاهِمَ وَفِيهِ دِرْهَمٌ حَرَامٌ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ صَلَاةً مَا دَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ ادْخَلَ اصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَقَالَ صُمْتًا إِنَّ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُولُهُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْإِيمَانِ وَقَالَ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ) (البيهقي الحديث رقم ۶۱۱۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

بَابُ الْمُسَاهَلَةِ فِي الْمُعَامَلَةِ

معاملات میں نرمی کرنے کا بیان الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو نرمی کرتا ہے جب وہ بیچتا ہے جب وہ خریدتا ہے اور جب وہ تقاضا کرتا ہے۔“ (بخاری)

۲۷۹۰- (۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا سَمَحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَى وَإِذَا اقْتَضَى. (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم ۲۰۷۶ وابن ماجه الحديث رقم ۲۲۰۳)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک ایک شخص ان لوگوں میں سے تھا جو تم سے پہلے تھے اس کے پاس فرشتہ آیا تاکہ اس کی روح قبض کرے تو اس شخص سے کہا گیا کہ کیا تو نے کوئی نیک عمل کیا ہے؟ اس نے کہا میں نہیں جانتا اس کو کہا گیا کہ سوچ اس نے کہا میں اس کے سوا کچھ نہیں جانتا کہ میں دنیا میں لوگوں سے معاملات کرتا تھا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور میں غنی کو مہلت دیتا تھا اور مفلس کو معاف کرتا تھا پس اللہ تعالیٰ نے اس کو بہشت میں داخل کیا۔“ (بخاری، مسلم)

۲۷۹۱- (۲) وَعَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَجُلًا تَمَنَّاهُ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُ الْمَلِكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ فَقِيلَ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا أَعْلَمُ قِيلَ لَهُ أَنْظِرْ قَالَ مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أَبَايَعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَأُجَارِيهِمْ فَأَنْظِرُ الْمُوسِرَ وَآتَجَاوِزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَأَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) (البخاری الحديث رقم ۳۴۵۱)

ومسلم الحديث رقم (۲۶-۱۵۶۰) والدارمی الحديث

رقم ۲۵۳۶ واحمد فی المسند ۵/۳۹۵

اور مسلم کی ایک اسی طرح کی روایت میں سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما اور ابی مسعود انصاری رضی اللہ عنہما سے ہے پس اللہ تعالیٰ نے

۲۷۹۲- (۳) وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَابْنِ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ اللَّهُ أَنَا

فرمایا: میں اس کے متعلق تجھ سے زیادہ لائق ہوں میرے بندے ❶ سے درگزر کرو۔“

أَحَقُّ بِذَا مِثْلِكَ تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِیْ۔ (مسلم الحدیث رقم ۲۶۰۷) وابن ماجه الحدیث رقم ۲۲۰۹

واحمد فی المسند ۴/۱۱۸

فوائد الحدیث: ❶ میرے بندے سے درگزر کرو! سبحان اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر کس قدر عنایت ہے کہ ایک ذرہ سی نیکی پر اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے حقیقت یہ ہے کہ وہاں اخلاق اور بخیر درکار ہے خدمت کے لئے تو ہزاروں ایسے غلام موجود ہیں جو کبھی نہیں جھٹکتے پھر اگر خدمت بھی ہو تو سبحان اللہ کیا کہنا لیکن غرور اور تکبر اور ریاء کا نام نہ ہو ورنہ وہ خدمت سب لغو ہے اور ایسی عبادت سے جو غرور میں ڈالے وہ گناہ بہتر ہے جس پر بندہ اپنے مالک کے سامنے گڑگڑائے اور عاجزی کرے۔

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(مال کے) بیچنے میں زیادہ قسم اٹھانے سے بچو اس لئے کہ وہ بیچنے میں رواج دیتی ہے پھر برکت کو کھو دیتی ہے۔“ (مسلم)

۲۷۹۳- (۴) وَعَنْ أَبِي شَدَّادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُمْ وَكَثْرَةُ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يَنْفَقُ ثُمَّ يَمْحَقُ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۱۶۰۷-۱۳۲ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۲۰۹)

واحمد فی المسند ۴/۱۱۸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”قسم سامان بیچنے کے لیے سبب ہے اور برکت ❶ کے ہٹنے کا سبب ہے۔“ (بخاری، مسلم)

۲۷۹۴- (۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَلْفُ مُنْفَقَةٌ لِلْسِّلْعَةِ مُمَحَقَةٌ لِلْبَرَكَةِ۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ۲۰۸۷ و مسلم الحدیث رقم ۱۳۱)

(۱۶۰۶) وابوداؤد الحدیث رقم ۳۳۳۵ والنسائی

الحدیث رقم ۴۴۶۱

فوائد الحدیث: ❶ اور برکت کے ہٹنے کا سبب ہے الح یعنی بیچنے والا بار بار جھوٹی قسم اس طرح نہ اٹھائے کہ واللہ! یہ چیز اتنے کی ہے اور فلاں شخص اتنی قیمت مجھ کو دیتا تھا میں نہ مانا سو فرمایا کہ اس میں آدمی دھوکہ کھا جاتا ہے چیز تو بک جاتی ہے لیکن اس مال میں برکت نہیں رہتی۔

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے قیامت کے دن نہ کلام ❶ کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا ❷ اور نہ ہی ان کو پاک ❸ کرے گا اور ان کے لیے درد دینے والا عذاب ہے“ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: خیر سے محروم ہوں اور نقصان اٹھائیں اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا: ”پانچے

۲۷۹۵- (۶) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْتُمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَابُوا وَخَسِرُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْمُسِبِلُ وَالْمَنَانُ وَالْمُنْفِقُ سَلَعَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۱۷۱-۱۰۶)

- والنسائی الحدیث رقم ۴۴۵۸ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۲۰۸ والدارمی الحدیث رقم ۲۶۰۵ واحمد فی المسند ۱۵۸/۵
- ۴ دراز کرنے والا احسان ۵ جتانے والا اور جھوٹی قسم سے سودا بیچنے والا۔ (مسلم)

فوائد الحدیث: ۱ کلام نہیں کرے گا الخ یعنی مہربانی اور عنایت کے ساتھ۔ ۲ ان کی طرف نہیں دیکھے گا الخ یعنی بنظر رحمت ۳ اور نہ ان کو پاک کرے گا الخ یعنی گناہوں سے۔ ۴ پانچے دراز کرنے والا الخ یعنی جس کا پا جامہ یا ازار نخنے سے نیچے رہے۔ ۵ احسان جتانے والا الخ یعنی کسی چیز کے دینے کے بعد۔

الفصل الثانی (دوسری فصل)

۲۷۹۶- (۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّ وَالصَّادِقِينَ وَالشَّهَدَاءِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ) (الترمذی الحدیث رقم ۱۲۰۹ والدارمی الحدیث رقم ۲۵۳۹)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بڑا سچا“ امانت دار تاجر ۱ انبیاء صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی اور دارمی اور دارقطنی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ ساتھ انبیاء الخ تجارت کے ساتھ سچائی اور امانت داری بہت مشکل ہے اکثر تاجر جھوٹ بولتے ہیں اور سود لیتے ہیں اور جو کوئی تاجر سچا امانت دار متقی اور پرہیزگار ہوگا تو اس کو ایسا درجہ ملے گا۔

۲۷۹۷- (۸) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ - (ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۱۳۹)

اور روایت کیا یہ ابن ماجہ نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۲۷۹۸- (۹) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نُسَمِّي فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمَاوَةَ قَمَرِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَانَا بِاسْمِهِ هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ فَقَالَ يَامَعْشَرَ التَّجَارِ إِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ - (رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ)

سیدنا قیس بن ابوغرزة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہمارا نام سمارہ ۱ رکھا جاتا تھا پس ہم پر رسول اللہ ﷺ گذرے اور آپ نے ہمارا ایک نام رکھا جو کہ پہلے نام سے بہتر تھا آپ نے فرمایا: اے تجار کی جماعت! بے شک بیچ میں بے فائدہ باتیں ہوتی ہیں اور قسم اٹھائی جاتی ہے پس بیچ ۲ کو صدقہ کے ساتھ ملاؤ۔ (ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ)

(ابوداؤد الحدیث رقم ۳۲۲۶ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۰۸ والنسائی الحدیث رقم ۴۴۶۳ وابن ماجہ

الحديث رقم (۲۱۴۵)

فوائد الحديث: ① یعنی تاجروں کا گروہ ہمارا نام سارسہ جمع سمساری ہے یعنی دلال سوداگری اور بازار والوں کو عرب لوگ یہی کہتے۔

② بیع کو صدقہ کے ساتھ ملاؤ الخ یعنی کچھ خیرات بھی کیا کرو اپنے بیوپار میں سے تاکہ وہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔

سیدنا عبید بن رفاعہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: ”فاجر ① تاجر قیامت کے دن اکٹھے کئے جائیں گے مگر جس شخص نے پرہیزگاری ② کی اور ③ نیکی کی اور بیچ بولا۔“ (ترمذی ابن ماجہ دارمی)

۲۸۹۹- (۱۰) وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّجَارُ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا الْأَمَنِ اتَّقُوا وَتَرَوْا صَدَقَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْذَاوَمِيُّ) (الترمذی الحديث

رقم ۱۲۱۰ وابن ماجہ الحديث رقم ۲۱۴۵ والدارمی

الحديث رقم ۲۵۳۸ واحمد فی المسند ۴۲۸/۳

حكم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ① فاجر الخ یعنی دروغ گو اور نافرمان۔ ② پرہیزگاری کی الخ یعنی خیانت اور فریب نہ کیا۔

③ نیکی کی الخ یعنی لوگوں سے اچھا سلوک کیا اور مفلس کو مہلت دی۔

اور روایت کیا بیہقی نے شعب الایمان میں سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۸۰۰- (۱۱) وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ الْبَرَاءِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (الترمذی الحديث رقم ۱۲۰۸)

بَابُ الْخِيَارِ

خرید و فروخت میں اختیار کا بیان

الفصل الأول (پہلی فصل)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیچنے اور خریدنے والا ہر ایک ان میں سے اپنے ساتھی پر اختیار ① رکھتا ہے جب ② تک کہ وہ جدا نہ ہوں مگر بیع ③ خیار میں۔“ (بخاری مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہے ”جس وقت خرید و فروخت کریں بائع اور مشتری تو ہر ایک ان میں سے اختیار رکھتا ہے اپنی بیع میں جب تک کہ نہ جدا ہوں یا ان کی بیع بشرط خیار کے ہو اور جس وقت ان کی بیع بشرط خیار کے ہوگی تو پھر اختیار واجب ہوا“ اور ترمذی کی ایک

۲۸۰۱- (۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَايعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونَ بَيْنَهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ وَفِي رَوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَا وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ أَوْ

روایت میں اس طرح ہے ”بائع مشتری اختیار کے ساتھ ہیں جب تک کہ وہ جدا نہ ہوں مگر یہ کہ اختیار کی شرط کریں“ اور بخاری و مسلم کی روایت میں اس طرح ہے: ”مگر یہ کہ ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو کہے کہ اختیار کی شرط کر۔“ یہ عبارت بدلے اور بخار کے واقع ہوئی ہے۔

يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْتُ بَدَلًا أَوْ يَخْتَارَا۔
(البخاری الحديث رقم ۲۱۰۷ و مسلم الحديث رقم ۴۳ / ۱۵۳۱ و ابوداؤد الحديث رقم ۳۴۵۴ و الترمذی الحديث رقم ۱۲۴۵ و النسائی الحديث رقم ۴۴۶۵ و ابن ماجه الحديث رقم ۲۱۸۱ و مالك الحديث رقم ۷۹ من كتاب البيوع و احمد في المسند ۵۲ / ۲)

فوائد الحديث: ① اختیار رکھتا ہے الخ کے بیچ کو ثابت رکھے یا بیچ کر دے۔ ② جب تک کہ جدا نہ ہوں اس حدیث سے دلیل ہے اختیار مجلس کے ثبوت پر بائع اور مشتری دونوں کے لئے یہاں تک کہ وہ دونوں مجلس بیچ سے جدا ہوں یعنی وہاں سے اور کہیں چلے جائیں اپنے جسم سے جدا ہو جائیں اور جو صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے امام نووی نے شرح مسلم میں اور صاحب روضہ نے الروضة الندیہ میں ان میں سے بہت سے صحابہ کو بیان کیا ہے اور یہی مذہب تمام محدثین کا ہے۔ ③ مگر بیچ خیار میں الخ یعنی اگر بائع اور مشتری بیچ کرتے وقت یہ شرط لگا لیں کہ اتنے دنوں تک اختیار ہے تو پھر اس صورت میں بائع اور مشتری کے جدا ہونے سے اختیار باطل نہ ہوگا۔

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بائع اور مشتری اختیار کے ساتھ ہیں جب تک کہ وہ دونوں جدا نہ ہوں اور اگر ① وہ دونوں بیچ نہیں اور ② بیان کریں تو ان دونوں کے لیے ان کی بیچ میں برکت دی جاتی ہے اور اگر عیب چھپائیں اور جھوٹ بولیں ③ (تو پھر) ان کی بیچ میں سے برکت دور کر دی جاتی ہے۔“ (بخاری مسلم)

۲۸۰۲- (۲) وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حَزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَّا بَوْرَكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَّتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔ (متفق عليه)
(البخاری الحديث رقم ۲۰۷۹ و مسلم الحديث رقم ۴۷- (۱۵۳۲) و الترمذی الحديث رقم ۱۲۴۶ و احمد في المسند ۴۰۳ / ۳)

فوائد الحديث: ① بیچ کہیں الخ یعنی فروخت کی جانے والی چیز کی حالت اور اس کی قیمت میں۔ ② بیان کریں الخ یعنی فروخت کی جانے والی چیز کا فائز اور اس کی قیمت کے۔ ③ دوران الخ اس حدیث سے بھی خیار مجلس ثابت ہوا اور معلوم ہوا کہ خرید و فروخت کی برکت بیچ بولنے اور اپنی چیز کے نقصان ظاہر کر دینے پر موقوف ہے یہی سبب ہے کہ اب اکثر سوداگروں اور مال داروں کے مال میں برکت نہیں رہتی کیونکہ کاروبار جھوٹ اور دغا بازی بہت رائج ہو گئی ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں بیچ کے معاملہ میں فریب دیا جاتا ہوں آپ نے فرمایا ”جس وقت تو بیچ کرے تو کہہ کہ فریب نہیں ہے ① (دین میں)“ (چنانچہ بیچ کے وقت) وہ شخص یہ کہا کرتا تھا۔ (بخاری و مسلم)

۲۸۰۳- (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَخْذَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَافَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُولُهُ۔ (متفق عليه)
(البخاری الحديث رقم ۲۱۱۷ و مسلم الحديث رقم ۴۸- ۱۵۲۲ و ابوداؤد الحديث رقم ۳۵۰۰)

والنسائی الحدیث رقم ۴۴۸۴ والموطا الحدیث رقم

۹۸ من کتاب البیوع و احمد فی المسند ۸/۲

فوائد الحدیث: ۱۰ پس کہ نہیں ہے فریب الخ یعنی اگر دھوکا دے گا تو چیز واپس کر دوں گا گویا مول لینا بشرط پسند ہوا۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

عمر و بن شعیب نے اپنے باپ سے نقل کیا اس نے اپنے دادا
رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بیچنے والے اور
خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک کہ وہ دونوں جدا نہ
ہوں مگر یہ کہ بیع خیار ہو یعنی جس بیع میں خیار شرط ہو اور بائع یا
مشتري کو یہ جائز نہیں ۱۰ کہ اپنے ساتھی سے اس خوف کی
وجہ سے جدا ہو کہ (کہیں) وہ اس سے چیز کے واپس کرنے کا
مطالبہ نہ کر دے۔“ (ترمذی و ابو داؤد و نسائی)

۲۸۰۴- (۴) عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ صَفَقَةً
خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ
يَسْتَقِيلَهُ۔ (رواه الترمذی و ابو داؤد و النسائی)
(ابو داؤد الحدیث رقم ۳۴۵۶ و الترمذی الحدیث رقم
۱۲۴۷ والنسائی الحدیث رقم ۴۴۸۳ و احمد فی

المسند ۲/۱۸۳)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ۱۰ جائز نہیں الخ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جدا ہونے سے جسوں کا جدا ہونا مراد ہے اور خود سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما
نے جو گزشتہ متفق علیہ حدیث کے راوی ہیں یہی معنی سمجھے تھے۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی بیع کو پورا کرنا چاہتے تو
عقد کے بعد چند قدم چلتے (تاکہ جدا ہو جائے) پھر اس کے پاس لوٹ آتے اور اگر تفرق سے اقوال مراد ہوتا یعنی ایجاب و قبول کا ہو جانا
جیسے احناف کا مذہب ہے تو نبی ﷺ کا یہ بیان کرنا کہ بائع اور مشتری کو اپنے صاحب سے اس ذر سے جدا ہونا جائز نہیں کہ کہیں اس کا صاحب
اقالہ طلب نہ کرے بے کار تھا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا بائع اور
مشتري آپس میں جدا نہ ہوئیں مگر رضا ۱۰ سے۔“ (ابو داؤد)

۲۸۰۵- (۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
لَا يَتَفَرَّقَنَّ إِنْسَانٌ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

(ابو داؤد الحدیث رقم ۳۴۵۸)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن یا صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ۱۰ مگر رضا سے الخ یعنی جب تک کہ بائع اور مشتری آپس میں لین دین کا معاملہ رضامندی سے مکمل نہ کر لیں تو اس
وقت تک جدا نہ ہوں۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک
اعرابی کو بیچنے کے بعد اختیار دیا۔ (ترمذی) اور کہنا یہ حدیث

۲۸۰۶- (۶) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔ (حسن صحیح غریب ہے۔)

(الترمذی الحدیث رقم ۱۲۴۹)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

بَابُ الرِّبَا

سود کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۸۰۷- (۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَ الرِّبَا وَمُؤْكَلَهُ وَكَاتِبَتَهُ وَشَاهِدِيهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ۔ (مسلم) (مسلم الحدیث)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے سود لینے دینے لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا وہ ۱ برابر ہیں۔“ (مسلم)

رقم (۱۰۶-۱۵۹۸) والترمذی الحدیث رقم (۱۲۰۶)

فوائد الحدیث: ۱۔ وہ برابر ہیں الخ یعنی گناہ میں۔ اب جو مسلمان تحصیل دار یا منصف سود کا فیصلہ کرتے ہیں اور سود دلاتے ہیں اور جو اہل کار اور فشی سود کا حساب لکھتے ہیں وہ بھی اس حدیث کی رو سے ملعون ہیں ان کو توبہ کرنا چاہیے اور ایسی نوکری پر خاک ڈالنا چاہیے اور لکھنے والے اور گواہ وغیرہ کو لعنت کی وجہ ان کے ناجائز کام پر مددگار ہونے کی ہے اور اس سے صریح معلوم ہوا کہ سود کا لکھنا اور اس پر گواہ بننا حرام ہے۔

۲۸۰۸- (۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلِ سَوَاءٌ بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هَذِهِ الْأَصْنَافُ قَبِعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۸۱-۱۵۸۷) والترمذی الحدیث رقم (۱۲۰۶)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سونا سونے کے بدلے چاندی چاندی کے بدلے گندم گندم کے بدلے جو جو کے بدلے کھجور کھجور کے بدلے اور نمک نمک کے بدلے جبکہ وہ ایک دوسرے کے مانند ۱ ہوں برابر برابر دست بدست فروخت کیا جائے اور جب کہ یہ اقسام مختلف ہوں تو پھر جس طرح چاہو بیچو بشرطیکہ بیع دست بدست ہو۔“ (مسلم)

فوائد الحدیث: ۱۔ مانند ہوں یعنی مقدار میں برابر ہوں جیسا کہ اس کی تاکید آگے خود بیان کر دی۔

۲۸۰۹- (۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلِ يَدًا بِيَدٍ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سونا سونے کے بدلے چاندی چاندی کے بدلے گیہوں گیہوں کے بدلے جو جو کے بدلے کھجور کھجور کے بدلے اور نمک نمک کے بدلے بیچنا درست ہے در حال یہ کہ

ایک دوسرے کی مانند ہوں دست بدست پس جس نے زیادہ دیا یا زیادہ طلب کیا تو اس نے سود کا معاملہ کیا اس میں لینے والا اور دینے والا برابر ہے۔“ (مسلم)

انہی (سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سونا سونے کے بدلہ نہ فروخت کرو مگر برابر برابر اور بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور چاندی چاندی کے بدلہ نہ فروخت کرو مگر برابر برابر اور بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور نہ آن میں سے غائب کو حاضر کے بدلہ میں فروخت کرو۔ ❶ (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے: ”سونے کو سونے کے بدلہ اور چاندی کو چاندی کے بدلہ میں فروخت نہ کرو مگر یہ کہ وہ وزن میں برابر ❷ ہوں۔“

فَمَنْ زَادَ أَوْ اسْتَرَادَ فَقَدْ ارْتَبَى - الْأَحْذَرُ الْمُعْطَى فِيهِ سَوَاءٌ - (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۸۲)۔

(۱۵۸۴)

۲۸۱۰ - (۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَشْتَفُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَشْتَفُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رَوَايَةٍ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ - (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۲۱۷۷ و مسلم الحدیث رقم ۷۵۰ - ۱۵۸۴) والنسائی

الحدیث رقم ۴۵۷۰ و الموطا الحدیث رقم ۳۰ من

كتاب البيوع واحمد في المسند ۳/ ۹۳)

فوائد الحدیث: ❶ اور نہ ان میں سے غائب کو حاضر کے بدلہ میں فروخت کرو الخ یعنی نقد کے بدلہ میں ادھار کے وعدہ پر فروخت نہ کرو۔ ❷ مگر یہ کہ وہ وزن میں برابر ہوں الخ اس سے معلوم ہوا کہ سونے کا زیور سونے کے بدلہ یا چاندی کا چاندی کے بدلہ میں فروخت کرے تو وزن میں برابر ہوں اور زیور ہوائی کی قیمت لینا جائز نہیں اور نہ زیادتی لازم آئے گی اس طرح زیور یا سونے کا برتن اگر اثرفیوں کے بدلہ میں فروخت کیا جائے تو ابوصنفیہؓ اور جمہور علماء کے نزدیک کمی بیشی جائز نہیں ہے اسی حدیث کی رو سے اور شافعیؒ اور بعض علماء کے نزدیک اگر زیور یا برتن والا اپنی ہوائی کے بدلے میں کچھ سونا زیادہ لے تو درست ہے حافظ ابن قیمؒ کا یہی مذہب ہے اور شوکانیؒ نے یہاں جہاں میں عدم جواز کو ترجیح دی ہے۔

سیدنا معمر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ سے سنتا تھا آپ فرماتے تھے: ”طعام طعام کے بدلہ میں برابر ❶ برابر۔“ (مسلم)

۲۸۱۱ - (۵) وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ - (رواہ مسلم) (مسلم

الحدیث رقم ۹۳ - ۱۵۹۲)

فوائد الحدیث: ❶ برابر برابر کے ساتھ الخ یعنی غلہ کو اس غلہ کی جس کے برابر فروخت کرنا چاہیے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سونے کے بدلہ میں سود ❶ ہے مگر دست بدست اور چاندی چاندی کے بدلہ میں سود ہے مگر دست بدست گندم گندم کے

۲۸۱۲ - (۶) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا

بدلہ میں سود ہے مگر دست بدست اور جو جو کے بدلہ میں سود ہے مگر دست بدست اور کھجور کھجور کے بدلہ میں سود ہے مگر دست بدست۔“ (بخاری و مسلم)

هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ رَبًّا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔ (متفق علیہ)
(البخاری الحدیث رقم ۲۱۳۴ و مسلم الحدیث رقم ۱۵۸۶-۷۹ و ابوداؤد الحدیث رقم ۳۳۴۸ و الترمذی الحدیث رقم ۱۲۴۳ و النسائی الحدیث رقم ۴۵۵۸ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۲۵۹ و الدارمی الحدیث رقم ۲۵۷۸ و الموطا الحدیث رقم ۳۸ من کتاب البیوع)

فوائد الحدیث: ۵ سود ہے الح یعنی اگرچہ دونوں برابر ہوں اور اگر دونوں برابر ہوں اور بیع نقد بہ نقد ہو تو درست ہے اس باب کی ان پانچ احادیث سے معلوم ہوا کہ ان ماپ تول کی چیزوں کے بدلنے اور فروخت کرنے کی دو صورتیں ہیں۔ ایک صورت تو یہ کہ ایک ہی جنس کا بدلنا جیسے چاندی کو چاندی سے یا جو کو جو سے تو اس میں شرط یہ ہے کہ اسی وقت دست بدست بدلہ وعدہ نہ ہو اور اگر وزن میں کمی بیشی ہوئی اور دوسری غائب ہو تو پھر یہ سود ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ دو جنس کا بدلنا جیسے چاندی کا سونے سے بدلنا یا گندم کا جو سے بدلنا تو اس میں شرط یہ ہے کہ دست بدست ہو اس میں کمی بیشی سود نہیں مثلاً ایک کلو گندم کا دو کلو جو سے بدلنا درست ہے اور اگر دست بدست نہ ہو تو گے ہوں آج دے اور جو کل لے تو یہ سود ہرگز درست نہیں۔

سیدنا ابوسعید اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو خیبر پر عامل بنایا تو وہ آپ ﷺ کے پاس اچھی کھجوریں لایا تو آپ نے فرمایا: ”کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں؟“ اس نے کہا اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! نہیں، ہم ایک صاع اچھی کھجور کے بدلہ میں دو صاع کے اور دو صاع بدلہ میں تین صاع کے لیتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ اس طرح نہ کر ❶ بلکہ ملی جلی تمام کو فروخت کر قیمتا پھر عمدہ کھجور قیمتا خرید کر اور فرمایا کہ: ”وزن میں بھی اسی طرح کر۔“ (بخاری و مسلم)

۲۸۱۳- (۷) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَبَجَّاهُ بِتَمْرِ جَبِيبٍ فَقَالَ أَكُلْتُ تَمْرَ خَيْبَرَ هَكَذَا قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعِ بِالذَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتِغِ بِالذَّرَاهِمِ جَبِيبًا وَقَالَ فِي الْمِيزَانِ مِثْلَ ذَلِكَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)۔ (البخاری الحدیث رقم ۲۲۰۱ و مسلم الحدیث رقم ۱۵۹۳-۹۵ و النسائی الحدیث رقم ۴۵۵۳ و الدارمی الحدیث رقم ۳۵۷۷ و الموطا الحدیث رقم ۲۱ من کتاب البیوع)

فوائد الحدیث: ۵ نہ کر تو اس طرح الح یعنی ناقص کھجوروں کا مطلب یہ ہے کہ ایک ہی جنس میں زیادہ ویتالینا سود ہے ایسا نہ کر بلکہ اس کی تدبیر یہ ہے کہ ناقص کو قیمتا بیچ اور پھر اس کی قیمت سے عمدہ قسم کا مال خرید کر اسی طرح وزن کی جانے والی تمام چیزیں جیسے گندم جو اور نمک اور پننے وغیرہ ہیں ان میں بھی اسی طرح کرنا چاہیے۔

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نبی ﷺ

۲۸۱۴- (۸) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ إِلَى

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَرُّ بَرْنِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هَذَا قَالَ عِنْدَنَا تَمَرُّ رَدِّي فَبَعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ أَوْهَ عَيْنُ الرَّبِّ عَيْنُ الرَّبِّ لَا تَفْعَلْ وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمَرِ بَيْعِ أَخْرَثُكُمْ اشْتَرِيهِ - (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ۲۳۱۲ ومسلم الحديث رقم ۴۵۵۷)

کے پاس اچھی قسم کی کھجور لائے تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ”یہ کہاں سے لائے ہو؟“ انہوں نے کہا کہ میرے پاس ناکارہ کھجوریں تھیں پس میں نے وہ دو صاع ایک ① صاع کے بدلہ میں فروخت کیں آپ نے فرمایا: آہ (یہ تو) عین سود ہے عین سود ہے تو یہ نہ کر ② لیکن جس وقت کہ خریدنے کا ارادہ ③ کرے تو کھجور فروخت کر اور بیع ④ کے ساتھ پھر اس کے بدلہ میں اچھی کھجور خرید کر۔“ (بخاری، مسلم)

فوائد الحديث: ① ایک صاع کے بدلہ اچھی قسم کے ② نہ کرنا چاہیے۔

③ ارادہ کرے اچھی قسم کی کھجوروں کے خریدنے کا۔ ④ اور بیع کے اچھی قسم کے بدلہ درہم کے یا غلہ کے بدلہ میں۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک غلام آیا تو اس نے نبی ﷺ سے ہجرت ① پر بیعت کی اور آپ کو معلوم نہ ہوا کہ یہ غلام ہے اس کا مالک اس کو ڈھونڈتا ہوا آیا تو اس کو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس کو میرے ہاتھ بیچ پس اسے ② خریدادوسیاہ رنگ کے غلاموں کے بدلے اور کسی سے نہ بیعت کی اس کے بعد یہاں تک کہ اس سے پوچھ لیتے کہ غلام ہے یا آزاد۔“ (مسلم)

۲۸۱۵ - (۹) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْنِيهِ فَأَشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يَبَايِعْ أَحَدًا بَعْدَهُ حَتَّى يَسْأَلَهُ عَبْدٌ هُوَ أَوْ حُرٌّ - (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ۱۶۰۲ - ۱۶۲۳) والترمذی الحديث رقم ۱۲۳۹ وابن ماجه الحديث رقم ۲۸۶۹

فوائد الحديث: ① ہجرت پر اچھی قسم کے عہد کیا کہ اپنے وطن سے نکل کر خدمت بابرکت میں حاضر ہوں گا۔ ② پس اسے دوسیاہ رنگ کے غلاموں کے بدلہ میں خرید لیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک غلام کا دو غلام کے بدلہ میں فروخت کرنا جائز ہے۔

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے ایسے ڈھیر کے کہ جس کی مقدار معلوم نہیں، معین بیان سے باہر ہوئی کھجور کے بدلہ میں فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ ① (مسلم)

۲۸۱۶ - (۱۰) وَعَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يَعْلَمُ مَكِيلَتَهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ - (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ۴۲ - ۱۵۳۰) والنسائی الحديث رقم ۴۵۴۷

فوائد الحديث: ① معین بیان کے بدلہ اچھی قسم کے جب جنس ایک ہو تو برابر بیچنا چاہیے اور یہاں احتمال ہے کہ ایک طرف کھجوریں وزن میں زیادہ ہوں البتہ اگر دوسری جنس کے بدلہ میں فروخت کرے تو قباحات نہیں ہے۔

سیدنا فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے خیبر کے دن ① ایک بار بارہ دینار میں خریدایا اس میں سونا اور گھینے

۲۸۱۷ - (۱۱) وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرٍ قِلَادَةً بِأَثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا

تھے ② تو میں نے اس بار کو جدا کیا تو میں نے اس میں بارہ دینار سے زیادہ سونا پایا میں نے نبی ﷺ کے روپر اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”سونا اور ننگینے کو جدا ③ جدا کر کے فروخت کرنا چاہیے۔“ (مسلم)

ذَهَبٌ وَخَزَرٌ فَقَصَلْتُمَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ اَثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبَاعُ حَتَّى تُفَصَّلَ۔ (رواہ مسلم)
(مسلم حدیث رقم ۱۵۹۱/۹۰ ابوداؤد حدیث رقم ۳۳۵۲ الترمذی الحدیث رقم ۱۲۵۵ النسائی حدیث رقم ۴۵۷۳ واحمد فی المسند ۶/۲۱)

فوائد الحدیث: ① خیر کے دن الخ یعنی خیر کے سال۔ ② یعنی سونے میں سے ننگینے نکال ڈالے۔ ③ جدا جدا کر کے الخ یعنی اس کا سونا ننگینوں وغیرہ سے جدا کیا جائے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب سونا کسی اور چیز کے ساتھ لگا ہو تو اس کو سونے کے بدلہ میں فروخت کرنا درست نہیں جب تک سونا علیحدہ نہ کیا جائے پھر سونے کو سونے کے بدلہ میں برابر برابر وزن کر کے فروخت کرنا چاہیے اور دوسری چیز کے لیے اختیار ہے کہ جتنے داموں پر چاہے اسے فروخت کرے اور جب کہ کسی چیز میں چاندی لگی ہو اور وہ چاندی کے بدلہ میں فروخت کی جائے تو اس میں بھی یہی حکم ہے۔

الفصل الثانی (دوسری فصل)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”البتہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ کوئی باقی نہیں رہے گا مگر سود کا کھانے والا تو اگر وہ سود نہ کھائے گا تو اس کو اس کا بخار بچنے کا اور ایک روایت ① میں اس طرح ہے کہ اس کے غبار سے۔“ (احمد ابوداؤد نسائی ابن ماجہ)

۲۸۱۸- (۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبَا فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ وَيُرْوَى مِنْ غَبَارِهِ۔ (رواہ احمد و ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ)
(ابوداؤد الحدیث رقم ۴۵۶۰ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۲۵۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ① اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ اس کے غبار سے الخ یعنی بجائے ”من بخاره“ بھی مروی ہے یہ زمانہ جس کا اس حدیث میں ذکر ہے موجودہ زمانہ ہے بعض پر یہ گارائیے ہیں جو سود نہیں کھاتے لیکن اپنے بیاہ شادی اور دنیا کی ضروریات میں سودی روپیہ لیتے ہیں تو یہ بھی گناہ میں ایسا ہی ہے بعض اس سے بھی بچتے ہیں تو سودی روپیہ دوسروں کو دلاتے ہیں بعض سود کے گواہ بن جاتے ہیں بعض سود کے فیصلے کرتے ہیں اور پیٹ کے لیے یہ حرام اپنے اوپر لیتے ہیں غرض ایسے آدمی بہت کم ہیں جو ان سب بلاؤں سے پاک ہوں۔

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سونا سونے کے بدلہ میں نہ چاندی چاندی کے بدلہ میں نہ گندم گندم کے بدلہ میں اور نہ جو جو کے بدلہ میں اور نہ کھجور کھجور کے بدلہ میں اور نہ نمک نمک

۲۸۱۹- (۱۳) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْمِلْحَ

بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً سَوَاءٌ عَيْنًا بَعَيْنٍ يَدًا يَدًا وَلَكِنْ
يُعَوُّوا الذَّهَبَ بِالْوَرَقِ وَالْوَرَقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ
بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَالْمِلْحَ
بِالتَّمْرِ يَدًا يَدًا كَيْفَ يَشْتُمُّ۔ (رواہ الشافعی)
(النسائی الحدیث رقم ۴۵۶۰ وابن ماجہ الحدیث رقم

(۲۲۵۴)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

۲۸۲۰- (۱۴) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِيلَ عَنْ
شِرَآءِ التَّمْرِ بِالرُّطْبِ فَقَالَ أَيْتَقُصُّ الرُّطْبُ إِذَا يَسَّ
فَقَالَ نَعَمْ فَتَنَاهُ عَنْ ذَلِكَ۔ (رواہ مالک والترمذی
وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ) (ابوداؤد الحدیث
رقم ۳۳۵۹ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۲۵ والنسائی
الحدیث رقم ۳/ ۶۵۴ والترمذی
الحدیث رقم ۱۲۲۵ والنسائی الحدیث رقم ۴۵۴۵ و
ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۲۶۴ والموطا ۲/ ۶۲۴
الحدیث رقم ۲۲ من کتاب البیوع واحمد فی المسند
(۱۷۵/۱)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس اس کو اس سے منع کیا الخ مالک شافعی احمد محمد ابن حسن اور ابو یوسف رحمہم اللہ وغیرہم تمام علمائے اس حدیث پر
عمل کیا ہے کہ ترکھور کی بیع خشک کھجور کے ساتھ جائز نہیں ہے مگر احناف کے نزدیک برابر برابر بیچنا ترکا خشک کے ساتھ درست ہے وہ کہتے
ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے مگر محدثین نے ان کی اس بات کو تسلیم نہیں کیا اور ابن قیم رحمہ اللہ نے یہاں احناف کا بڑے ربط سے رد کیا ہے۔
۲۸۲۱- (۱۵) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ
الْخَنَمِ بِالْحَيَوَانِ قَالَ سَعِيدٌ كَانَ مِنْ مَيْسِرِ أَهْلِ
الْجَاهِلِيَّةِ۔ (رواہ فی شرح السنۃ) (مالک فی الموطا
الحدیث رقم ۶۴ من کتاب البیوع)

کے بدلہ میں فروخت کرو مگر برابر برابر نقد نقد اور ہاتھوں
ہاتھ لیکن سونے کو چاندی کے بدلہ میں چاندی کو سونے کے
بدلہ میں اور گندم کو جو کے بدلے اور جو گندم کے بدلہ میں اور
کھجور کو نمک کے بدلہ میں اور نمک کو کھجور کے بدلہ میں ہاتھ بہ
ہاتھ جس طرح چاہو فروخت کرو۔ (شافعی)

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول
اللہ ﷺ سے سنا آپ سے خشک کھجور تازہ کھجور خریدنے کے
متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: ”کیا تازہ کھجور کم ہو جاتی ہے جب
خشک ہو؟“ کہا ہاں! تو آپ نے اس کو اس سے ❶ منع کیا۔
(مالک ترمذی ابوداؤد نسائی ابن ماجہ)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح اور مرسل ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جاہلیت کے جوئے سے الخ مراد یہ ہے کہ جیسے جوئے سے لوگوں کا مال باطل طریقہ سے کھایا جاتا ہے ویسے ہی

اس میں ہے اگرچہ کھانے کا طریقہ دونوں میں مختلف ہے۔

۲۸۲۲- (۱۶) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ

بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً۔ (رواہ الترمذی، ابو داؤد، نسائی،

ابن ماجہ، دارمی) (ابوداؤد الحدیث رقم ۱۲۳۷

والترمذی الحدیث رقم ۱۲۳۷ والنسائی الحدیث رقم

۴۶۲۰ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۲۷۰ والدارمی

الحدیث رقم ۲۵۶۴ واحمد فی المسند ۱۲/۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن اس کا شاہد صحیح سند سے موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❷ بطریق وعدہ کے الخ یعنی جب دونوں طرف سے وعدہ ہو تو یہ معاملہ درست نہیں ہے اور اس معنی پر دلیل وہ

حدیث ہے جس میں آپ نے ادھار کے ادھار پر بیچنے سے منع کیا اب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث آئندہ اس کی معارض نہ ہوگی۔

سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

نے اس کو لشکر کا سامان تیار کرنے کا حکم فرمایا، پس اونٹ ختم ہو

گئے تو آپ نے اس کو حکم فرمایا: زکوٰۃ کے اونٹوں کے بدلہ میں

ادھار پر اونٹ لے لے تو ❶ عبد اللہ اونٹوں کے اونٹوں کی

زکوٰۃ کے آنے تک دو اونٹوں کے بدلہ میں ایک اونٹ لے

لیتے تھے۔

۲۸۲۳- (۱۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ الْعَاصِ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أُمَّرَةً أَنْ يُجَهَّزَ

جَيْشًا فَتَقْدَتِ الْإِبِلُ فَأَمَرَ أَنْ يَأْخُذَ عَلَى فَلَانِصِ

الْمَدَّقَةِ فَكَانَ يَأْخُذُ الْبُعِيرَ بِالْبُعِيرِ إِلَى إِبِلِ

الْمَدَّقَةِ۔ (رواہ ابو داؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم

۳۳۵۷ واحمد فی المسند ۱۷۱/۲)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❸ پس عبد اللہ لیتا تھا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیوان کی بیع حیوان کے بدلہ وعدہ پر جائز ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

فرمایا: ”سود ❶ وعدے میں ہے۔“ اور ایک روایت میں

فرمایا: ”جو چیز دست بدست ہو اس میں سود نہیں۔“ (بخاری

مسلم)

۲۸۲۴- (۱۸) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ وَفِي رَوَايَةٍ

قَالَ لَا رِبَا فِيمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ۔ (متفق علیہ) (البخاری

الحدیث رقم ۲۱۷۹ ومسلم الحدیث

رقم ۲۰۱-۱۵۹۶ والنسائی الحدیث رقم ۴۵۸۰ وابن

ماجہ الحدیث رقم ۲۲۵۷ والدارمی الحدیث رقم

۲۵۸۰ واحمد فی المسند ۵/۲۰۰

فوائد الحدیث: ۱ سود وعدہ میں ہے ارج سود ایک جنس پیکاشی یا وزنی میں زیادہ لینے کا نام ہے خواہ دست بدست ہو خواہ وعدہ پر اور اگر دو جنسیں ہوں تو وعدہ سود ہے زیادتی سود نہیں اور اس حدیث سے ظاہر معلوم ہوا کہ دست بدست میں زیادہ لینا دینا سود نہیں مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب دو جنس ہوں جیسے چاندی کو سونے سے پیچھے تو دست بدست زیادہ لینا سود نہیں اس میں وعدہ سود ہے اس لئے کہ یہ حدیث مجمل ہے اور سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کی احادیث متین ہیں اور مجمل کا متین پر محمول کرنا واجب ہے۔

سیدنا عبداللہ بن حظلہ رضی اللہ عنہ غیبی الملائکہ ۱ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو آدمی ایک درہم سود کا ۲ کھائے اور وہ جانتا ہو کہ یہ گناہ میں چھتیس مرتبہ کے زنا سے بہت زیادہ ہے۔“ (احمد دارقطنی) اور روایت کیا اس کو تیمیقی نے شعب الایمان میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور تیمیقی اس عبارت کو زیادہ کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کہ اس کا گوشت حرام مال سے تیار ہو تو دوزخ کی آگ اس کے لئے زیادہ لائق ہے۔“

۲۸۲۵- (۱۹) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَيْبِي الْمَلَايِكَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمٌ رَبًّا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتَةِ وَثَلَاثِينَ زَنِيَةً (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالذَّارِقُطْنِيُّ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَادَ وَ قَالَ مَنْ نَبَتَ لِحُمَةٍ مِنَ السُّحْتِ قَالَتَارُ أُولَى بِهِ۔ (احمد فی المسند ۵/۲۲۵)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ غیبی الملائکہ ارج نبی ﷺ نے غزوہ احد کی طرف نکلنے کے لئے اعلان فرمادیا تو اس وقت یہ عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنی زوجہ سے ہم بستر تھے جب نبی ﷺ کا فرمان واجب الاذعان ان کے گوش باہوش میں پہنچا تو انہوں نے نبی ﷺ کے نفیر کی استجاب میں جلدی کی یہاں تک کہ جنابت کا غسل بھی نہ کیا پھر لڑے اور شہید ہو گئے جب دفن کرنے لگے تو ان کی بیوی نے اس بات کو ظاہر کیا لیکن ان کو بلا غسل دفن کیا گیا اور دفن سے پہلے فرشتوں نے ان کو غسل دیا۔ ۲ کہ یہ سود کا درہم ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کہ سود کے گناہ کے ستر جز ۱ ہیں ان میں سے ادنیٰ تر یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے (نکاح) زنا کرے۔“

۲۸۲۶- (۲۰) وَكَانَ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْرَبَا سَبْعُونَ جُرْءًا أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ (ابن ماجہ الحدیث

رقم ۲۲۷۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ ستر جز وہ ارج یعنی ستر گناہوں کا مجموعہ ہے۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سود اگرچہ زیادہ ہو لیکن اس کا انجام ۱ کمی کی صورت میں ہوتا ہے۔“ (یہ دونوں احادیث ابن ماجہ نے نقل

۲۸۲۷- (۲۱) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرِّبَا وَإِنْ كَثُرَ فَإِنَّ عَاقِبَتَهُ تَصِيرُ إِلَى قُلٍّ۔ (رواهما ابن ماجہ وَالْبَيْهَقِيُّ

فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ وَرَوَى أَحْمَدُ الْأَحْمَرُ - (ابن ماجہ)
الحديث رقم ۲۲۷۹ واحمد فی المسند ۱/ ۳۹۵ (روایت کی۔)

حکم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ انجام اخ اس امر کا تجربہ ہو چکا ہے کہ مسلمان کو کبھی سود سے فلاح نہیں ہو سکتی۔ البتہ کافروں کا مال سود سے بڑھ جاتا ہے تو وہ کافر ہیں ان کو سود کی حرمت سے کیا غرض ان کو تو پہلے ایمان لانے کا حکم ہے۔

۲۸۲۸- (۲۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرَى بِي عَلَى قَوْمٍ بَطُونُهُمْ كَالْبَيُوتِ فِيهَا الْحَيَّاتُ تُرَى مِنْ خَارِجٍ بَطُونُهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جَبْرِيلُ قَالَ هَؤُلَاءِ أَكَلَةُ الرِّبَا - (رواه احمد و ابن ماجه)
۲۲۷۳ واحمد فی المسند ۲/ ۳۶۳ (ابن ماجہ الحديث)

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۸۲۹- (۲۳) وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الرِّبَا وَكُلَّهُ وَكَاتِبَهُ وَمَا بَعِ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ النَّوْحِ - (رواه النسائي)
۵۱۰۳ (النسائي الحديث رقم ۵۱۰۳)

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث شواہد کی وجہ سے صحیح ہے۔

۲۸۳۰- (۲۴) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ آخِرَ مَا نَزَلَتْ آيَةُ الرِّبَا وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَلَمْ يُفَسِّرْ هَالِكًا قَدَعُوا الرِّبَا وَالرِّبَاةَ - (رواه ابن ماجه و الدارمي)
۲۲۷۶ (ابن ماجه الحديث رقم ۲۲۷۶)

فوائد الحديث: ❶ آخری آیت اخ اگرچہ ربائی آیت کے بعد اور کئی آیات بھی نازل ہوئیں لیکن اس کو آخری آیت اس اعتبار سے کہا کہ معاملات کے بارہ میں اس کے بعد کوئی آیت نازل نہیں ہوئی اور غرض اس سے یہ ہے کہ سود کی آیت منسوخ نہیں بلکہ اس کا حکم قیامت تک باقی ہے۔ ❷ نہیں واضح کیا اخ یعنی جیسا چاہیے تھا ویسا کھول کر سود کا بیان نہیں کیا چھ چیزوں کا بیان کر دیا کہ ان میں سود ہے سونا چاندی گندم نمک کھجور جو اور دوسری چیزیں بیان نہیں کیں کہ ان میں بھی سود ہوتا ہے یا نہیں لیکن مجتہدین نے اپنے قیاس سے دوسری چیزوں میں بھی سود ٹھہرایا اب جن چیزوں کو نبی ﷺ نے بیان کر دیا ان میں تو سود کی حرمت قطعی ہے کسی مسلمان کو ان کے نزدیک نہ جانا چاہیے اور جن چیزوں کے بارہ میں علماء کا اختلاف ہے تو تقویٰ تو یہ ہے کہ ان میں بھی سود سے پرہیز کرے۔

۳ اور یہ کہ یعنی جس چیز میں ربا کا شبہ ہو اس کو بھی چھوڑ دو۔

۲۸۳۱- (۲۵) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْرَضَ أَحَدُكُمْ قَرْضًا فَأَهْدَى إِلَيْهِ أَوْ حَمَلَهُ عَلَى الدَّائِيَةِ فَلَا يَرْكَبْهُ وَلَا يَقْبَلْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ جَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ قَبْلَ ذَلِكَ، (رواه ابن ماجه والبيهقي في شعب الإيمان) (ابن

ماجه الحديث رقم ۲۴۳۲ والبيهقي في شعب الإيمان

الحديث رقم ۵۵۳۲)

حکم الحديث: اس کی سند جدید ہے۔

۲۸۳۲- (۲۶) وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقْرَضَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلَا يَأْخُذْ هَدِيَّةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَارِيخِهِ هَكَذَا فِي الْمُتَّقَى۔

۲۸۳۳- (۲۷) وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّكَ بَارِضٌ فِيهَا الرِّبَا فَاشِ فَإِذَا تَمَنَّاهُ لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ فَأَهْدَى إِلَيْكَ حِمْلَ بَنِي أَوْ حِمْلَ شَعِيرٍ أَوْ حِمْلَ قَتٍ فَلَا تَأْخُذْهُ فَإِنَّهُ رِبَا۔ (رواه

البخاری) (البخاری الحديث رقم ۳۹۱۴)

فوائد الحديث: ۱ وہ سود کا حکم رکھتا ہے الخ ان احادیث سے یہ ثابت ہوا کہ اگر قرض لینے سے پہلے آپس میں میل جول تحفہ تحائف

کی راہ و رسم تھی تو اب بھی اس کا قبول کرنا درست ہے اور جو قرض لینے سے پہلے اس کی رسم نہ تھی تو یقیناً اس کا سبب قرض ہی ہے اور ہماری شریعت میں قرض دے کر نفع اٹھانا جائز نہیں ہے۔

بَابُ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوعِ

منوعہ بیوع کا بیان

الفصل الأول (پہلی فصل)

۲۸۳۴- (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَرْبَعَةٍ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْابَةِ أَنْ يَبِيعَ تَمْرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَ نَخْلًا يَتَمَرُ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ تَمْرًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا أَوْ كَانَ - وَعِنْدَ مُسْلِمٍ - وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ، نَهَى عَنْ ذَلِكَ كُلِّهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رَوَايَةٍ لَهَا نَهَى عَنِ الْمَرْابَةِ قَالَ وَالْمَرْابَةُ أَنْ يُبَاعَ مَا فِي رُؤُوسِ النَّخْلِ يَتَمَرُ بِكَيْلٍ مُسَمًّى إِنْ زَادَ قَلْبِي وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيْ - (البخاری)

الحديث رقم ۲۲۰۵ ومسلم الحديث رقم ۱۵۴۲-۷۶ والنسائی الحديث رقم ۱۳۰۰ والترمذی الحديث رقم ۴۵۴۹ وابن ماجة الحديث رقم ۲۲۶۵ والموطأ الحديث رقم ۲۳ من كتاب البيوع واحمد في المسند

(۷/۲)

فوائد الحديث: ۱ اس سبب سے منع فرمایا الخ کیونکہ سب میں کی اور بیشی کا احتمال ہے۔

۲ مزابت سے منع فرمایا الخ مالک نے کہا جو چیز ڈھیر لگا کر بیچی جائے اور اس کا وزن اور کیل معلوم نہ ہو وزن اور مانی ہوئی چیز کے بدلہ میں تو وہ مزابت میں داخل ہے (بشرطیکہ ایک جنس ہو) اگر ایک شخص دوسرے شخص سے کہے کہ یہ جو ڈھیر تیرا ہے گیہوں یا کھجور یا چارہ یا گھلیوں یا گھاس یا کسم یا روٹی یا کتان یا ریشم کا اس کو ناپ یا تول یا شمار کر اگر اس قدر سے کم نکلے تو میں تجھ کو دوں گا اور اگر زیادہ نکلے تو میں لے لوں گا اس قسم کی بیع درست نہیں ہے بلکہ یہ جوئے کے مشابہ ہے اسی طرح اگر کوئی شخص دوسرے سے کہے کہ یہ کپڑا اتنی ٹوپوں کو کافی ہے اگر کم نکلے تو میں دوں گا اور اگر بڑھ جائے تو میں لوں گا یا اس کپڑے میں اتنے گرتے نہیں گئے اگر کم ہوں تو میں دوں گا اور اگر زیادہ ہوئے تو میں لوں گا یا اس قدر کھالوں میں اتنے جوتے نہیں گئے اگر کم ہوں تو میں دوں گا اور اگر زیادہ ہوئے تو میں لوں گا یہ سب مزابت میں داخل ہے اور یہ جائز نہیں ہے۔

۲۸۳۵ - (۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَافَلَةِ وَالْمَرْابَةِ وَالْمُحَافَلَةُ أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمَائَةِ فَرْقٍ حِنْطَةٍ وَالْمَرْابَةُ أَنْ يَبِيعَ التَّمْرَ فِي رُؤُوسِ النَّخْلِ بِمَائَةِ فَرْقٍ وَالْمُخَابَرَةُ كِرَاءُ الْأَرْضِ بِالثَّلْثِ وَالرُّبْعِ - (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ۸۱)۔

(۱۵۳۶)

فوائد الحديث: ۱ تہائی یا چوتھائی پراخ ہمارے دور میں اس کو بٹائی کہتے ہیں زمین کا کرایہ دینا چاندی اور سونے کے بدلے میں

بالا تفاق درست ہے مگر پیداوار کے ایک حصہ پر کرایہ دینا جس کو مزارعت اور تجارت کہتے ہیں مختلف فیہ ہے ابو حنیفہ اور مالک رحمہما کے نزدیک ممنوع ہے اس حدیث کی رو سے اور احمد رحمہما اور اسحاق اور ابو یوسف اور محمد اور اہل حدیث کے نزدیک درست ہے انہوں نے اس نبی کو تنزیہ پر محمول کیا ہے اور اس پر کہ نبی ﷺ نے اس میں رغبت دی ہے زمین کے مفت دینے میں اور نووی رحمہما نے اس کو ترجیح دی ہے۔

۲۸۳۶- (۳) وَعَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْحَزَائِنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَعَنِ الشُّبْيَا وَرَخَصَ فِي الْعُرَايَا۔ (رواہ مسلم)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے محاقلت مزابنت، مخابرت ① معاومت اور شُبَا ② سے منع فرمایا اور عرایا میں رخصت دی۔ ③ (مسلم)

(مسلم) الحدیث رقم ۸۵-۱۵۳۶ والترمذی

الحدیث رقم ۱۳۱۳ واحمد فی المسند ۳/۳۱۳

فوائد الحدیث: ① محاقلت مزابنت اور مخابرت، معاومت ان لفظوں کے معنی خود احادیث میں گزرے اور معاومت یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باغ کا میوہ چار پانچ برس کے لئے کسی کے ہاتھ بیچے ایک معین قیمت پر تو یہ ناجائز ہے کیونکہ اس میں دھوکا ہے احتمال ہے کہ میوہ پیدا ہی نہ ہو یا پیدا ہو لیکن آفت آ کر خراب کر جائے تو خریدار کا رویہ برباد جائے گا ہمارے زمانہ میں یہ بیع بہت رواج پا گئی ہے اور مسلمان برابر ایسی بیوع کرتے ہیں اور اللہ سے نہیں ڈرتے اللہ رحم کرے۔ ② اور شُبَا سے الخ یعنی ایک مجہول مقدار نکال لینے سے جیسے یوں کہے میں نے تیرے ہاتھ یہ غلہ کا ڈھیر فروخت کیا مگر تھوڑا اس میں سے نکال لوں گا اور جو اشتاء معلوم ہو جیسے یوں کہے یہ ڈھیر غلہ کا بیچا مگر چوتھائی اس میں سے نکال لوں گا تو یہ اشتاء اتفاقاً صحیح ہے۔ ③ عرایا میں الخ عرایا بھی مزابنت ہے لیکن نبی ﷺ نے اجازت دی عرایا کی مسکینوں کے فائدے اور آرام کے لئے اور عرایا جمع ہے عریہ کی اور وہ یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنے باغ میں سے دو تین درخت کسی مسکین کو دے پھر آنا اس کا بار بار بار باغ میں نامناسب خیال کر کے ان درختوں کا میوہ خشک میوے کے بدل اس سے خریدے اور ضروری ہے کہ یہ پانچ وقت سے کم ہو جیسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث آئندہ میں جس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا اس کی صراحت ہے۔

۲۸۳۷- (۴) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَخْمَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَنَّهُ رَخَصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تَبَاعَ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطْبًا۔ (متفق علیہ) (بخاری)

الحدیث رقم ۲۱۹۱ و مسلم الحدیث رقم ۷-۱۵۴۰ والنسائی الحدیث رقم ۴۵۴۲)

سیدنا سهل بن ابی حخمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے خشک کھجوروں کو درخت پر لگے ہوئے میوہ کے بدلہ میں بیچنے سے منع فرمایا مگر عریہ میں رخصت دی عریہ یہ ہے کہ تازہ پھل جو کہ درخت پر ہے اس کو خشک ہونے کی حالت میں اندازہ کر کے فروخت کیا جائے اور خریدنے والے تازہ پھل کھائیں۔ (بخاری، مسلم)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایہ کے بیچنے میں رخصت دی اس کے اندازہ کے ساتھ ① کھجوروں سے اس مقدار میں کہ پانچ وقت سے کم ہو یا پانچ وقت میں داؤد بن حصین راوی نے شک کیا۔ (بخاری و مسلم)

الحدیث رقم ۲۱۹۰ و مسلم الحدیث رقم ۷۱-۱۵۴۱

وابوداؤد الحدیث رقم ۳۲۶۴ والترمذی الحدیث رقم

۱۳۰۱ والموطا الحدیث رقم ۱۴ من کتاب البیوع

فوائد الحدیث: ۱۰ ساتھ الخ یعنی اندازہ کر لیں کہ خشک ہو کر یہ پھل کس قدر رہ جائے گا اس قدر خشک کھجوریں دے کر لے لے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے پھل (درخت پر لگے ہوئے) کو بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ اس کی پختگی ظاہر ہو ایسی خرید و فروخت کرنے والے دونوں کو منع کیا۔ (بخاری، مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے: ”کھجور کے (پر لگے ہوئے) پھل کو بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ خشک وزرد ہو جائے اور کھیتی کے خوشے بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ آفت سے بچتے اور امن میں ہوں۔“

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے پھل کے بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ خوش رنگ ہو۔ ”کہا گیا خوش رنگ ہونے کے کیا معنی ہیں؟“ فرمایا: ”یہاں تک کہ سرخ ہو۔“ اور فرمایا: ”کیا تم دیکھتے نہیں کہ جب اللہ تعالیٰ پھل کو روک لے تو تم میں سے کوئی اپنے ۲ بھائی کا مال کس بنا پر لے گا۔“ (بخاری، مسلم)

۲۸۳۹- (۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَ حُفَا، نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ وَعَنِ السَّنْبُلِ حَتَّى يَبْصُصَ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةُ. (البخاری الحدیث رقم ۶۲۹۴ و مسلم الحدیث رقم ۴۹)

۱۵۳۴) وابوداؤد الحدیث رقم ۳۲۶۷ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۲۱۴

۲۸۴۰- (۷) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمَارِ حَتَّى تَزْهُيَ قِيلَ وَ مَا تَزْهُيُ قَالَ حَتَّى تَحْمَرَ وَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ. (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۲۱۹۸ و مسلم الحدیث رقم ۱۵- ۱۵۵۵) والنسائی الحدیث رقم ۴۵۲۶ والموطا

الحدیث رقم ۱۱ من کتاب البیوع

فوائد الحدیث: ۱۱ یہاں تک کہ سرخ ہو الخ یعنی درخت پہنچو پھل لگے ہوں ان کا بیچنا جائز نہیں مگر جب پھل پکنے کے قریب ہو گئے ہوں اور یقین ہو گیا ہو کہ اب یہ پھل آفت سے محفوظ رہے گا اور لازماً صحیح و سالم درخت سے اترے گا۔ ۲ اپنے بھائی کا مال الخ یعنی اگر پھل پکنے سے پہلے جھڑ جائے تو خریدار سے قیمت لینا کیوں کر حلال ہوگا۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے باغوں کو کئی سال تک بیچنے سے منع فرمایا اور آفات کے ساتھ موقوف ۱ کر دینے کا حکم فرمایا۔ (مسلم)

۲۸۴۱- (۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ وَأَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَالِحِ. (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۱۰۱- ۱۵۳۶ الحدیث

رقم ۱۷ و ۱۵۵۴ وابوداؤد الحدیث رقم ۳۳۷۴ والنسائی الحدیث رقم ۴۵۳۱ و ابن ماجہ الحدیث رقم

۲۲۱۸ واحمد فی المسند ۳/۳۰۹

فوائد الحديث: ۵ ساتھ متوقف کر دینے آفات کے اٹھانے کی کٹوتی دینے کا حکم فرمایا۔

۲۸۴۲- (۹) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بَعَثَ مِنْ أَحْيِكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمِ تَأْخُذُ مَالِ أَحْيِكَ بِغَيْرِ حَقٍّ- (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ۱۵۵۴-۱۴ وابوداؤد الحديث رقم ۳۴۷۰ والنسائي الحديث رقم ۴۵۳۷ وابن ماجه الحديث رقم ۲۲۱۹)

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تو نے اپنے بھائی کے ہاتھ پھل فروخت کیا، پھر کوئی ایسی آفت آپڑی کہ جس سے وہ پھل برباد ہو گیا تو تجھے اس سے کچھ بھی لینا حلال نہیں ۵ تو کس سبب سے اپنے بھائی کا مال حق کے بغیر لیتا ہے۔“ (مسلم)

فوائد الحديث: ۵ امام احمد کا یہی مذہب ہے کہ جب مالک نے درخت پر لگا ہوا پھل فروخت کیا پھر کسی آفت سے وہ پھل برباد ہو گیا تو باغ کا مالک باغ کا پھل خریدنے والے سے قیمت یا قیمت کے بدلہ میں کوئی چیز بھی نہ وصول کرے اور امام مالک کے نزدیک اس پھل کی قیمت ایک تہائی کر دے اور امام ابو حنیفہ اور شافعی رحمہما کے نزدیک اگر مالک نے باغ، پھل کے خریدار کے سپرد کر دیا ہو تو قیمت لینا درست ہے لیکن اس کو کچھ قیمت معاف کرنا مستحب ہے اور اگر سپرد کرنے سے پہلے ہی پھل برباد ہوا تو پھر کسی امام کے نزدیک بھی قیمت لینا درست نہیں۔

۲۸۴۳- (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوا يَتَنَاعَوْنَ الطَّعَامَ فِي أَعْلَى السُّوقِ فَيَبِعُونَهُ فِي مَكَانِهِ فَهَذَا هُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِهِ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَنْقُلُوهُ- (رواه أبو داؤد) وَلَمْ أَجِدْهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ- (البخاری الحديث رقم ۲۱۶۷ ومسلم الحديث رقم (۳۳-۱۵۲۷) وابوداؤد الحديث رقم ۳۴۹۳ والنسائي الحديث رقم ۴۶۰۶ والموطأ الحديث رقم ۴۲ من كتاب البيوع)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بازار کی بلندی کی جانب میں لوگ غلہ خریدنے سے تھے پھر اس کو اسی جگہ ۵ فروخت کر دیتے تو ان کو نبی ﷺ نے اس کے اس جگہ میں بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ اس کو (اپنے ہاں) منتقل کریں۔ (ابوداؤد) اور میں نے اس کو صحیحین میں نہیں پایا۔

فوائد الحديث: ۵ اسی جگہ الخ یعنی اپنے قبضہ میں کر لینے سے پہلے۔

۲۸۴۴- (۱۱) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ابْتِاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ- (البخاری الحديث رقم ۲۱۲۶ ومسلم الحديث رقم (۳۲-۱۵۲۶) وابوداؤد الحديث رقم ۳۴۹۲ والنسائي الحديث رقم ۴۶۰۴ وابن ماجه الحديث رقم ۲۲۲۶ والدارمی الحديث رقم ۲۵۵۹ والموطأ الحديث رقم ۴۰ من كتاب البيوع واحمد في المسند ۲/۲۲)

اور انہی (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کہ غلہ خریدے تو اس کو نہ بیچے یہاں تک کہ اس کو پورا لے۔“

اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں یہ ہے: ”یہاں تک کہ اس کو ماپے (وزن کر لے)۔ (بخاری، مسلم)

۲۸۴۵- (۱۲) وَفِي رَوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَتَّى يَكْتَالَهُ (متفق عليه) (مسلم الحديث رقم ۳۲)۔
۱۵۲۵) وابو داؤد الحديث رقم ۳۴۹۶ والترمذی الحديث رقم ۱۲۹۱ والنسائی الحديث رقم ۴۵۹۷ وابن ماجه الحديث رقم ۲۲۲۷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کہ وہ چیز کہ جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا: ”تو وہ غلہ ہے کہ جس کے بیجے سے منع کیا یہاں تک ❶ کہ اسے قبضہ میں لے لیا جائے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اور میں ہر چیز کو غلہ کی مانند گمان کرتا ہوں (بخاری، مسلم)

۲۸۴۶- (۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ لَطْعَامٌ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا أَحْسَبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ۲۱۳۵) ومسلم الحديث رقم ۳۰-۱۵۳۵

فوائد الحديث: ❶ یہاں تک کہ اسے قبضہ میں لے لیا جائے اُن مروان اپنی حکومت میں سپاہیوں کو تنخواہ کے عوض میں ایک کاغذ پر لکھ دیتا کہ اتنا اناج فلاں ضلع کے فلاں گاؤں سے لے لو سپاہی لوگ بغیر اناج لئے لوگوں کے ہاتھ وہ کاغذ بیچ ڈالتے تو اس وقت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو یہی حدیث سنائی اور فرمایا کہ تو نے سود کو حلال کر دیا کہ بغیر قبضہ کئے ہوئے لوگ اناج کے کاغذات بیچ ڈالتے ہیں میں نے جناب محمد ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے کہ اپنے قبضہ میں لیے بغیر اناج بیچنا درست نہیں پھر مروان اس سے رک گیا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم قافلے کو آگے جا ❶ کر نہ ملومول لینے کے لئے اور نہ کوئی کسی کی بیچ پر بیچ کرے ❷ اور نہ دھوکہ دے ❸ اور نہ شہری دیہاتی کے لیے بیچے اور نہ جمع کرو دودھ اونٹ اور بکری کے تھنوں میں اور جو شخص اس جانور کو خریدے دودھ جمع کرنے کے بعد پس وہ رکھنے اور واپس کرنے میں مختار ہے اس کے دوہنے کے بعد اگر اس سے راضی ہو تو رکھے اور اگر ناراض ہو تو اسے واپس کر دے اور ایک صاع کھجوریں دے۔“ (بخاری، مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے: ”جو کوئی بکری خریدے جس کے دودھ کو روکا گیا تھا تو وہ تین دن تک اختیار رکھتا ہے پھر اگر اس کو واپس کرے ❹ تو اس کے ساتھ ایک صاع کھجور دے گیہوں نہیں۔“

۲۸۴۷- (۱۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ لِبَيْعٍ وَلَا يَبِعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِعُ حَاضِرٌ لِنَاجِدٍ وَلَا تَصُرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنْ ابْتَاغَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلِبَهَا إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخَطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ (متفق عليه) وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُصْرَاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سُمْرَاءَ۔ (البخاری الحديث رقم ۲۱۵۰) ومسلم الحديث رقم (۱۱-۱۵۱۵) وابو داؤد الحديث رقم ۳۴۴۳ والنسائی الحديث رقم ۴۴۸۷ وابن ماجه الحديث رقم ۲۲۳۹ والموطا الحديث رقم ۹۶ من كتاب البيوع

فوائد الحديث: ❶ آگے نہ اٹھنے یعنی شہر سے کوس دو کوس آگے بڑھ کے اناج اور غلہ مول لینا حرام ہے اس لیے کہ اس میں دو نقصان ہیں ایک نقصان بیوپاری کا ہے کہ شاید بازار میں زیادہ قیمت پر فروخت ہوتا اور دوسرا یہ ہے کہ اس میں تمام شہر کی حق تلفی ہے کیونکہ اگر بازار میں مال آتا تو سب لوگ خرید لیتے اس لیے نبی ﷺ نے اس بیوپاری کو اختیار دیا اور یہ اختیار سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث میں مذکور ہے جس کو صرف مسلم نے روایت کیا۔ ❷ کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے اٹھ یعنی اگر ایک شخص اپنی چیز فروخت کرنا چاہتا ہو اور اس کی کسی سے اور قیمت ملے ہو رہی ہو تو اس کی چیز کو برابر اتلا کر اپنی چیز نہ فروخت کر دے کیونکہ اس میں دوسرے کی حق تلفی ہے اور اگر کھلی چیز کو لینے والا ناپسند کرے تو اس وقت دوسرے کو بیچنا درست ہے۔ ❸ اور نہ دھوکہ دے اٹھ یعنی دوسرے کو نقصان دینے کے لئے قیمت نہ بڑھاؤ جب کہ تم نے وہ چیز خرید نہ کرنا ہو۔ ❹ اور نہ بیچنا اٹھ یعنی اگر کوئی باہر سے شہر میں اناج بیچنے کے لئے لائے اور بازار کے نرخ کے مطابق فروخت کرنے کا ارادہ کرے اور کوئی شہر کا رہنے والا اس سے کہے تو ابھی نہ بیچ اس کو میرے پاس رکھ کر چلا جائے میں تجھ کو مہنگا بیچ دوں گا اس کو نبی ﷺ نے منع کیا کیونکہ اس میں لوگوں کا نقصان ہے۔ ❺ تو واپس کرے اٹھ صاع انداز اچھو نے تین سیر کا ہوتا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ اور جمہور علماء نے اسی حدیث کے موافق فتویٰ دیا ہے مگر احناف نے اس حدیث کے خلاف کیا ہے اور کہا ہے کھجور کا ایک صاع دینے کی کچھ ضرورت نہیں ہے حجۃ اللہ میں ہے کہ بعض احناف نے اس حدیث پر عمل نہ کرنے کے لئے ایک قاعدہ بنایا ہے وہ یہ ہے کہ جس حدیث کا راوی فقیہ نہ ہو اور وہ حدیث قیاس کے خلاف ہو تو اس پر عمل نہ کیا جائے گا اور یہ قاعدہ غلط ہونے کے علاوہ اس مقام میں چل بھی نہیں سکتا کیونکہ امام بخاری نے مصراۃ کی حدیث کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ظاہر ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ احناف کے نزدیک تمام صحابہ رضی اللہ عنہم میں زیادہ فقیہ تھے امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اس موقع پر بڑی تفصیلی بحث کی ہے۔

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم تجارتی قافلہ سے جو کہ غلہ وغیرہ لایا ہو آگے سے جا کر (راستہ میں) نہ ملو پھر جو اس سے ملا اور اس سے (مال) خرید لیا تو جس وقت اس کا مالک (قافلہ والا) بازار میں آئے تو وہ (رقم وغیرہ) واپس کرنے اور (مال) اپنے قبضہ میں رکھنے کا اختیار رکھتا ہے۔“ (مسلم)

۲۸۴۸- (۱۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْقُوا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرِ مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدَهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ۔ (رواہ مسلم)
(مسلم الحدیث رقم ۱۷- ۱۵۱۹) و ابوداؤد الحدیث رقم ۳۴۳۷ و الترمذی الحدیث رقم ۱۲۲۱ و النسائی الحدیث رقم ۴۵۱ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۱۷۸ و الدارمی الحدیث رقم ۲۵۶۶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسباب سے آگے جا کر نہ ملو یہاں تک کہ وہ اسباب بازار کی طرف اتارا جائے۔“ (بخاری و مسلم)

۲۸۴۹- (۱۶) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْقُوا السَّلْعَ حَتَّى يَهْبِطَ بِهَا إِلَى السُّوقِ۔ (متفق علیہ)
(البخاری الحدیث رقم ۲۱۶۵ و مسلم الحدیث رقم ۱۵۱۷- ۱۵۱۶) و ابوداؤد الحدیث رقم ۳۴۳۶ و الترمذی الحدیث رقم ۱۲۲۰ و الدارمی الحدیث رقم ۲۵۶۷ و احمد فی المسند ۲/ ۹۱

اور انہی (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح بھیجے“ ❶ مگر یہ کہ وہ اسے اجازت دے۔“ (مسلم)

۲۸۵۰- (۱۷) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ. (رواه مسلم) (البخاری الحديث رقم ۱۹۴۲ ومسلم الحديث رقم (۸- ۱۴۱۲) وابوداؤد الحديث رقم ۲۰۸۱ والنسائی الحديث رقم ۳۲۴۳ وابن ماجه الحديث رقم ۱۸۶۸ والدارمی الحديث رقم ۲۱۷۶ والموطا الحديث رقم ۲ من كتاب النكاح واحمد في المسند ۴۲/۲)

فوائد الحديث: ❶ اوپر الخ یعنی جب ایک مسلمان کی کسی جگہ شادی کی نسبت ٹھہر گئی ہو تو پھر وہاں اپنا پیغام دینا حلال نہیں کہ اس میں دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہے اور اگر ابھی تک نسبت نہ ٹھہری ہو تو پھر پیغام دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آدمی ❶ اپنے مسلمان بھائی کی قیمت لگانے پر قیمت نہ لگائے۔“ (مسلم)

۲۸۵۱- (۱۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسِمُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ. (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (۹- ۱۵۱۵) وابن ماجه الحديث رقم ۲۱۷۲ واحمد في المسند ۵۲۹/۲)

فوائد الحديث: ❶ قیمت نہ لگائے الخ یعنی اگر چیز کی قیمت طے ہو گئی ہو اور مالک راضی ہو چکا ہو تو کوئی دوسرا شخص زیادہ قیمت دے کر اس کو خریدنے کی کوشش نہ کرے کیونکہ اس میں دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شہری دیہاتی کے لئے نہ بیچے لوگوں کو چھوڑ دو تا کہ اللہ ان کے بعض کو بعض سے روزی دے۔“ (مسلم)

۲۸۵۲- (۱۹) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعَا النَّاسَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ. (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (۲۰- ۱۵۲۲) وابوداؤد الحديث رقم ۳۴۴۲ والترمذی الحديث رقم ۱۲۲۳ والنسائی الحديث رقم ۴۴۹۵ وابن ماجه الحديث رقم ۲۱۷۶)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو طرح کے لباس اور دو طرح کے بیچنے سے منع کیا ملامت سے اور منابذت سے بیچنے میں منع فرمایا اور ملامت یہ ہے کہ آدمی کا

۲۸۵۳- (۲۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبَسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ نَهَى عَنِ الْمَلَامَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ

اپنا ہاتھ دوسرے کے کپڑوں کو لگانا رات یا دن میں اور نہیں ہاتھ لگانا اس کو مگر بسبب ❶ اسی بیع کے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینکے اور دوسرا اپنا کپڑا پھینکے اور ان کی یہ بیع دیکھنے اور رضامندی کے بغیر ہو اور دو طرح کے لباس سے جو منع کیا ایک تو کپڑے کا پہننا ہے بطریق صماء کے اور صماء یہ ہے کہ اپنا کپڑا کندھے پر ڈالے اور اس کی ایک جانب ظاہر ہو ❷ اس پر کوئی کپڑا نہ ہو اور دوسرا پہناوایہ ہے کہ کپڑے سے گوٹ مارنا اس حال میں کہ وہ بیٹھا ہو اس کپڑے میں سے کچھ اس کی شرمگاہ پر نہ ہو (بخاری مسلم)

وَالْمَلَامَةُ لِمَسُّ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يَقْلِبُهُ إِلَّا بِذَلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يُبَدَّ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ ثَوْبَهُ وَيَكُونُ ذَلِكَ بَيْنَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ وَاللَّبْسُ شِمَالُ الصَّمَاءِ وَالصَّمَاءُ أَنْ تَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلَى أَحَدِ عَاتِقَيْهِ فَيُبْدُو أَحَدَ شِقَائِهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللَّبْسُ الْآخَرُ إِحْتِبَاءُ ثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔ (متفق عليه) (البحاری الحدیث رقم ۵۸۲۰ و مسلم الحدیث رقم ۱۵۱۲ و ابوداؤد الحدیث رقم ۳۳۷۷ و النسائی الحدیث رقم ۴۵۱۶ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۱۷۰ و الدارمی الحدیث رقم ۲۵۶۲ و احمد فی المسند ۹۵/۳)

فوائد الحدیث: ❶ مگر بسبب اسی کے الخ یعنی بیع کے لئے ان دونوں سے منع کیا اس لئے کہ ان میں دھوکا ہے اور یہ شرط فاسد ہے کہ دیکھنے پر کسی کو بیع کا اختیار نہ ہوگا۔

❷ اس پر کوئی کپڑا نہ ہوا الخ ایسے پسنے میں ایک سائیڈ ساری کھلی رہتی ہے اور ستر کھل جاتا ہے اس لئے منع ہوا۔

۲۸۵۴- (۲۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغُرَرِ۔ (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۴-)

۱۵۱۳) و ابوداؤد الحدیث رقم ۳۳۷۶ و الترمذی الحدیث رقم ۱۲۳۰ و النسائی الحدیث رقم ۴۵۱۸ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۱۹۴ و الدارمی الحدیث رقم ۲۵۶۳ و احمد فی المسند ۲۵۰/۲)

فوائد الحدیث: ❶ بیع حصاة بیع حصاة یہ ہے کہ آدمی کنکر پھینکے اور جس چیز پر وہ کنکر جا کر گرے اس کی بیع ہو اس کا جاہلیت میں رواج تھا اور بیع غرر یہ ہے کہ جس چیز کے ملنے یا نہ ملنے میں تردد ہو جیسے مچھلی دریا میں یا پرندہ ہوا میں اس کی بیع کرے۔

۲۸۵۵- (۲۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتْبَاعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ سِدْنَا ابْنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حبل الجملہ ❶ کی بیع سے منع فرمایا اور یہ ایک بیع تھی جس کو اہل جاہلیت کیا کرتے تھے۔ مثلاً ایک آدمی اس شرط پر اونٹ

خریدتا کہ یہ اونٹنی مادہ جنے پھر وہ مادہ جب جوان ہو کر بچہ جنے گی تو اس وقت قیمت ادا ہوگی (بخاری، مسلم)

الْجُزُورُ إِلَى أَنْ تَتَّحَ النَّاقَةُ ثُمَّ تَنْتِجُ الْيَتِي فِي بَطْنِهَا۔

(متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ۲۱۴۳ و مسلم

الحدیث رقم (۵-۱۵۱۴) و ابوداؤد الحدیث رقم

۳۳۸۰ و الترمذی الحدیث رقم ۱۲۲۹ و النسائی

الحدیث رقم ۴۶۲۵ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۱۹۷

والموطا الحدیث رقم ۶۲ من کتاب البیوع و احمد فی

المسند ۱۵/۲)

فوائد الحدیث: ❶ جمل الجبلہ الخ زمانہ جاہلیت میں قیمت کی ادائیگی کا ایک وعدہ ہوتا تھا مثلاً خریدنے والا کہتا کہ جب یہ اونٹنی مادہ جنے گی اور پھر وہ مادہ جوان ہو کر بچہ جنے گی تو اس وقت اس اونٹ کی قیمت ادا کروں گا چونکہ یہ وعدہ مجہول ہے اور اس میں دھوکہ کئی ایک احتمالات ہیں مثلاً وہ اونٹنی مادہ ہی نہ جنے اگر جنے تو کیا معلوم وہ زندہ رہے یا نہ اگر زندہ رہے تو معلوم نہیں وہ بچہ دینے کے قابل ہو یا نہ غرض اس طرح کے کئی احتمالات ہیں اس لئے شریعت نے اس بیع سے منع کر دیا ہے۔

انہی (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ترکو مادہ پر کدوانے (چڑھانے) کی اجرت سے منع فرمایا۔“ (بخاری)

۲۸۵۶- (۲۳) وَعَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْفَحْلِ۔ (رواہ

البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۲۸۴ و ابوداؤد

الحدیث رقم ۳۴۲۹ و الترمذی الحدیث رقم ۱۲۷۳

و احمد فی المسند ۱۴/۲)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اونٹ کے جست کرنے کے کرایہ ❶ سے منع فرمایا نیز پانی اور زمین کے بیچنے ❷ سے تاکہ کاشت کی جائے۔“ (مسلم)

۲۸۵۷- (۲۴) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْحَمَلِ وَعَنْ

بَيْعِ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ لِيُحَرَّكَ۔ (رواہ مسلم) (مسلم

الحدیث رقم (۳۵-۱۵۶۵) و النسائی الحدیث رقم

(۴۶۷۰)

فوائد الحدیث: ❶ کرایہ الخ زرگھوڑا ہو یا اونٹ یا گدھا یا بیل یا بکرا وغیرہ مایان سے جفتی کرانے کی اجرت لینا منع ہے البتہ اگر بلا شرط مادہ والا بطور سلوک کچھ دے تو اس کا لینا درست ہے۔

❷ اور زمین کے بیچنے الخ یعنی مزارعت سے منع کیا اور پہلے بیان ہو چکا ہے کہ یہ نبی نہیں تفریبی ہے۔

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ضرورت سے بچے ❶ ہوئے پانی کے بیچنے سے منع فرمایا۔ (مسلم)

۲۸۵۸- (۲۵) وَعَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ۔ (رواہ مسلم)

(مسلم الحدیث رقم (۳۴-۱۵۶۵) و ابن ماجہ

الحديث رقم (۲۴۷۷)

فوائد الحديث: ۱ اور اس سے اگلی روایت میں ہے منع کیا زائد پانی کے روکنے سے تاکہ اس کی وجہ سے زائد گھاس رکی رہے اور مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کا جنگل میں کنواں ہو اور اس میں اس کی ضرورت سے زیادہ پانی نکلے اور اس جنگل میں گھاس بھی ہو لیکن پانی اس کے کنوئیں کے سوا اور کہیں نہ ہو اب کنوئیں والا قیمت لئے بغیر پانی نہ دے تاکہ اس بہانے سے گویا گھاس کی چرائی کی قیمت لے یہ حرام ہے۔

۲۸۵۹- (۲۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِبَيْعٍ بِهِ الْكَلَاءُ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ۲۳۵۳ ومسلم الحديث رقم (۳۸-۱۵۴۶۶) وابوداؤد الحديث رقم ۳۴۷۳ والترمذی الحديث رقم ۱۲۷۲ وابن ماجه الحديث رقم ۲۴۷۸ والموطا الحديث رقم ۲۹ من كتاب الافضية واحمد في المسند ۲/۲۷۳)

۲۸۶۰- (۲۷) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةٍ طَعَامٍ فَأَذْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَقَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتَّى يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ عَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي۔ (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم (۱۶۴-۱۰۲) والترمذی الحديث رقم ۱۳۱۵ وابن ماجه الحديث رقم ۲۲۲۴)

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غلہ کے ڈھیر کے پاس سے گزرے آپ نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا تو آپ کی انگلیوں نے تراوٹ پائی آپ نے فرمایا: ”اے غلہ کے مالک! ۱ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس پر بارش ہو گئی تھی“ ۲ آپ نے فرمایا: ”تو نے ترک غلہ کے اوپر کی جانب کیوں نہ کیا تاکہ اسے لوگ دیکھتے جو فریب دے پس وہ مجھ سے نہیں۔“ ۳

فوائد الحديث: ۱ اے غلہ کے مالک! یعنی کہاں سے یہ تری پہنچی اور کیوں ترک کیا۔

۲ بارش ہو گئی تھی الخ یعنی میں نے تر نہیں کیا بارش سے تر ہو گیا۔ ۳ مجھ سے نہیں الخ یعنی میرے طریقہ پر نہیں۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

۲۸۶۱- (۲۸) عَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الثُّنْيَا إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ۔ (رواه الترمذی) (مسلم الحديث رقم (۸۵-۱۵۳۶) وابوداؤد الحديث رقم ۳۴۰۴ والترمذی الحديث رقم ۱۲۹۰ والنسائی الحديث رقم ۴۶۳۳ واحمد في المسند ۳/۳۶۴)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استنہا کرنے سے منع ۱ کیا مگر یہ کہ جانا جائے۔ (ترمذی)

فوائد الحديث: ۱ منع کیا الحائض استثناء کے معنی اور اس کی مثال فصل اول میں جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گزر چکی ہے۔

الحديث رقم ٣٣٧١ والترمذی الحديث رقم ١٢٢٨

وابن ماجه الحديث رقم ٢٢١٧ واحمد في المسند ٣/

(۲۲۱)

حکمِ الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ۱ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا الخ اس کی وجہ فصل اول میں انس رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث پر نگزری۔

② سیاہ الخ یعنی پک جائے۔ ③ سخت ہو جائے یعنی قابل انتفاع ہو۔ ④ مگر ابن عمر رضی اللہ عنہما سے الخ یعنی نہ انس رضی اللہ عنہ سے۔

۲۸۶۳- (۳۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ اللَّهَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْكَاغِي بِالْكَالِي-
(رواه الدار قطنی) (الدار قطنی الحدیث رقم ۲۶۹ من
سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھار کے
بدلہ میں ادھار کے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ ❶
(دارقطنی)

کتاب البیو (۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۱ ادھار کے بیچنے سے منع فرمایا الخ اس کی صورت یہ ہے کہ زید کا عمرو کے ذمہ ایک کپڑا ہوا اور بکر کے عمرو پر دس درہم ہوں اب زید بکر کو کہے کہ میں نے تیرے ہاتھ اپنا وہ کپڑا فروخت کیا کہ جو عمرو کے ذمہ ہے اس دس درہم کے بدلہ میں جو کہ تیرے عمرو پر ہیں اور بکر نے قبول کر لیا تو یہ بیع اس لئے ناجائز ہے کہ یہ بیع اس چیز کی ہے جو قبضہ میں نہیں۔

۲۸۶۴- (۳۱) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

دادا (رحمۃ اللہ علیہ) سے کہ رسول اللہ ﷺ نے عربان ❶ کی بیع سے منع فرمایا۔ (مالک ابوداؤد وابن ماجہ)

جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعُرَبَانِ۔ (رواہ مالک و ابوداؤد و ابن ماجہ)
(ابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۰۲ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۱۹۲)

۲۱۹۲ والموطا الحدیث رقم ۱ من کتاب البیوع

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ عربان کی بیع سے الخ وہ یہ ہے کہ خریدار فروخت کرنے والے بیعانہ کے طور پر کچھ رقم دے اور یہ شرط کرے کہ اگر یہ چیز میں نہ لوں تو بیعانہ کا روپیہ بائع کا ہو جائے گا اور مشتری کو واپس نہ ملے گا ہمارے زمانہ میں اس کو بیعانہ یا پیشگی کہتے ہیں اس کا عام رواج ہو گیا ہے سرکاری معاملات میں اور عام خرید و فروخت میں بھی اگر مشتری وہ معاملہ نہ کرے تو پیشگی ضبط ہو جاتی ہے یہ صریح ظلم اور ناجائز اور خلاف شرع ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مضطر کے بیچنے ❶ غرر کے بیچنے ❷ اور پھل کے پختہ ہونے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد)

۲۸۶۵- (۳۲) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْرِكَ (رواہ ابوداؤد)
(ابوداؤد الحدیث رقم ۳۳۸۲ و احمد فی المسند ۱)

(۱۱۶)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مضطر کے بیچنے سے منع فرمایا الخ بیچنے سے مراد یہاں خرید کرنا ہے یعنی اس سے منع فرمایا کہ کسی سے زبردستی کچھ خریدے۔ ❷ اور غرر کے بیچنے سے اور وہ یہ ہے کہ جس چیز کے ملنے یا نہ ملنے میں تردد ہو اس کو خرید کرے جیسے پھلی دریا میں پاپرندہ ہوا میں۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قوم کلاب میں سے ایک شخص نے نرکدانے کی اجرت کے متعلق نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے اس کو منع فرمایا پھر اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم نرکو عاریتہ دیتے ہیں پھر ہم انعام دیئے جاتے ہیں تو آپ نے اسے انعام لینے میں اجازت دیدی۔ (ترمذی)

۲۸۶۶- (۳۳) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَطْرُقُ الْفَحْلَ فَنُكْرِمُ فَرَحَّصَ لَهُ فِي الْكُرَامَةِ۔ (رواہ الترمذی)
(الترمذی الحدیث رقم ۱۲۷۴)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے منع فرمایا: ”کہ میں اس چیز کو بیچوں جو کہ میرے پاس نہیں۔ (ترمذی) اور ترمذی کی ایک دوسری روایت میں اور ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں اس طرح ہے حکیم رضی اللہ عنہ کہتے

۲۸۶۷- (۳۴) وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَبِيعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي (رواہ الترمذی) وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ وَلَا بِي دَاوُدَ وَ النَّسَائِي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَأْتِينِي الرَّجُلُ

فَيْرِيدُ مِنِّي الْبَيْعَ وَ لَيْسَ عِنْدِي قَابِضٌ لَهُ مِنَ السُّوقِ
قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ (ابوداؤد الحدیث رقم
۳۵۰۳ و الترمذی الحدیث رقم ۱۲۳۳ و النسائی
الحدیث رقم ۴۶۱۳ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۱۸۷

واحمد فی المسند ۴۰۲/۳)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہ بیچنا یعنی اس چیز کو فروخت نہ کرنا جو معاملہ طے ہوتے وقت تیری ملکیت میں نہیں، شرح السنہ میں ہے کہ یہ حدیث محمول ہے ذوات کی بیع پر نہ صفات کی بیع میں اور اسی لیے ایک موصوف چیز میں سلم کرنا جس کا مکمل مشروط کے وقت ہوتا کثیر ہو جائز ہے اگرچہ وہ چیز فروخت کے وقت بائع کے پاس نہیں ہوتی ہے اور بھاگے ہوئے غلام کا بیچنا بھی اسی حکم میں ہے اور بیع کا بیچنا قبل قبض کے اور غیر کے مال کا اس کی اجازت کے بغیر بیچنا یہ بھی اسی حکم میں ہے۔

۲۸۶۸- (۳۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ
(رواہ مالک و الترمذی و ابوداؤد و النسائی)
(ابوداؤد الحدیث رقم ۳۴۶۱ و الترمذی الحدیث رقم

۱۲۳۱ و النسائی الحدیث رقم (۴۶۳۲)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

۲۸۶۹- (۳۶) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
بَيْعَتَيْنِ فِي صَفَقَةٍ وَاحِدَةٍ (رواہ فی شرح السنہ)
(البغوی الحدیث رقم ۲۱۱۲)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دو بیعوں سے ایک عقد میں اگر اس کی مثال یہ ہے کہ فروخت کرنے والا خریدار سے کہے کہ میں یہ کپڑا تجھے نقد دے روپیہ میں اور ادھار پندرہ روپے میں فروخت کرتا ہوں اور اس سے پہلی حدیث کا بھی یہی مطلب ہے۔

۲۸۷۰- (۳۷) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانٌ فِي بَيْعٍ
وَلَا رُبْعٌ مَالٌ يُضْمَنُ وَلَا يَبْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ (رواہ
الترمذی و ابوداؤد و النسائی) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ

اور انہی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرض اور بیع ❶ حلال نہیں اور بیع میں دو شرطیں ❷ کرنا درست نہیں ہیں اور اس چیز کا نفع اٹھانا درست نہیں جو اس کی ضمان ❸ میں نہیں آئی اور اس چیز کا بیچنا درست نہیں کہ جو

تیرے پاس نہیں۔“ (ابوداؤد نسائی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۰۴ و الترمذی الحدیث رقم ۱۲۳۴ و النسائی الحدیث رقم ۴۶۱۱ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۱۸۸ و احمد فی

المسند ۱۷۸/۲)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ① قرض اور بیع حلال نہیں الخ مثلاً ایک شخص کسی کو قرض دے اور پھر کوئی اپنی چیز اس کے ہاتھ بیچے اور قیمت زیادہ وصول کرے۔ ② بیع میں دو شرطیں کرنا الخ یعنی ایک بیع میں دو بیعیں نہ کرے جس کی مثال ابھی گزری ہے۔ ③ ضمان میں نہیں آئی الخ یعنی اگر وہ چیز تلف ہو جائے اور تیرا کچھ نقصان نہ ہو تو ایسی چیز کا نفع اٹھانا بھی بیعت نہیں یہ شرع کا ایک عام مسئلہ ہے کہ ہمیشہ نفع ضمان کے ساتھ ہے جو شخص کسی چیز کا ضمان ہے وہی اس کے نفع کا مستحق ہے مثلاً ابھی خریدار نے خریدی ہوئی چیز پر قبضہ نہیں کیا اور وہ چیز خریدار کے ضمان میں داخل نہیں ہوئی اب خریدار اس کو قبضہ سے پہلے کسی اور کو فروخت کر کے نفع کمائے تو یہ درست نہیں۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں اونٹوں کو دیناروں کے بدلے بیچ میں بیچتا تھا پھر میں دینار کے بدلے درہم لیتا اور میں اونٹوں کو درہموں کے بدلے بیچتا اور میں درہموں کے بدلے دینار لیتا تھا پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو میں نے آپ سے یہ ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں بشرطیکہ تو اس دن کے نرخ کے مطابق لے جب کہ تمہاری ایک دوسرے سے علیحدگی ① ایسی صورت میں نہ ہو کہ تم نے ایک دوسرے کا کچھ دینا ہو۔“ (ترمذی، ابوداؤد نسائی، دارمی)

۲۸۷۱- (۳۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالنَّقِيعِ بِالدَّنَائِرِ فَأَخَذُ مَكَانَهَا الدَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ فَأَخَذُ مَكَانَهَا الدَّنَائِرِ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسَعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ۔

(رواہ الترمذی و ابوداؤد و النسائی و الدارمی)

(ابوداؤد الحدیث رقم ۳۳۵۴ و الترمذی الحدیث رقم

۱۲۴۲ و النسائی الحدیث رقم ۴۵۸۲ و ابن ماجہ

الحدیث رقم ۲۶۲۲ و الدارمی الحدیث رقم ۲۵۸۱)

حکم الحدیث: اس کی سند موثق ہے۔

فوائد الحدیث: ① تمہاری ایک دوسرے سے علیحدگی الخ کیونکہ چاندی سونے کی خرید و فروخت میں ہاتھ بہ ہاتھ لینا دینا ضروری ہے۔ سیدنا عدا بن خالد بن ہوزہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے ایک خط نکالا جس میں لکھا تھا کہ یہ وہ ہے جو عدا بن خالد بن ہوزہ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے خریدا اس نے آپ ﷺ سے ایک غلام ① یا لونڈی خریدی اس میں بیماری ہے نہ دھوکہ اور نہ بدی ② یہ بیع ہے مسلمان کی مسلمان سے۔“ (ترمذی اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔)

۲۸۷۲- (۳۹) وَعَنِ الْعَدَاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ هُوْدَةَ أَخْرَجَ كِتَابًا هَذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هُوْدَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً لَا ذَاءَ وَلَا عَائِلَةَ وَلَا خِجْتَةَ يَبُعُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ۔ (رواہ الترمذی و قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) (البخاری فی صحیحہ ۳۰۹/۴)

معلقاً فی کتاب البیوع باب ۱۹ و الترمذی الحدیث رقم

۲۵۸۱ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۲۵۱

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ غلام اور لونڈی الخ یہ راوی کو شک ہوا ہے کہ غلام کہا یا لونڈی۔ ❷ نہ بدی الخ بدی سے مراد وہ عیب ہے جو مشتری کے مال کی ہلاکت کا سبب ہو مثلاً ایسا غلام چور ہے یا بھاگ جاتا ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ٹاٹ اور پیالہ بیچا تو فرمایا: ”اس ٹاٹ اور پیالے کو کون خریدتا ہے؟“ ایک شخص نے کہا، میں ان دونوں کو ایک درہم سے لیتا ہوں، پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ”کون ❶ ہے جو ایک درہم سے زیادہ دے تو ایک شخص نے آپ کو دو درہم دیئے اور آپ نے ان دونوں چیزوں کو اس شخص کے ہاتھ بیچ دیا۔“ (ترمذی و ابوداؤد وابن ماجہ)

۲۸۷۳- (۴۰) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدْ حَا فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هَذَا الْحِلْسَ وَالْقَدْحَ فَقَالَ رَجُلٌ اخُذْهُمَا بِدَرَاهِمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دَرَاهِمٍ فَأَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ (رواه الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ) (ابوداؤد الحدیث رقم ۱۶۴۱ و الترمذی الحدیث رقم ۱۲۱۸ و النسائی الحدیث رقم ۴۵۰۸ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۱۹۸ و احمد فی المسند ۱۱۴/۳)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کون ہے جو ایک درہم سے زیادہ دے الخ اس طرح کے بیچنے کو نیلام کہتے ہیں یہ بیع شرع میں درست ہے اور جس حدیث میں یہ آیا ہے کہ ایک کی قیمت پر دوسرا قیمت نہ لگائے تو وہ اس صورت میں ہے کہ جب بیچنے اور لینے والے دونوں ایک قیمت پر راضی ہو گئے ہوں جبکہ نیلام میں یہ بات نہیں ہوتی بلکہ بیچنے والے کو بھی منظور ہوتا ہے کہ جو زیادہ قیمت دے گا میں اس کو دوں گا اس کو عربی میں ”بیع من یزید“ کہتے ہیں۔

الفصل الثالث (تیسری فصل)

سیدنا واثلہ بن اسحق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے: ”جو شخص عیب دار چیز فروخت کرے اور خریدار کو عیب کے متعلق نہ بتائے تو وہ ہمیشہ غضب الہی میں رہتا ہے۔“ یا فرمایا: ”ہمیشہ اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں۔“ (ابن ماجہ)

۲۸۷۴- (۴۱) عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْفَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يَبَيِّنْهُ لَمْ يَزَلْ فِي مَقْتِ اللَّهِ أَوْ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُهُ (رواه ابن ماجہ) (ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۲۴۷)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

بَابُ

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کھجور کا درخت تاہیر ❶ کے بعد خریدے تو ❷ اس کا پھل بیچنے والے کے لئے ہے مگر یہ کہ خریدنے والا شرط کرے اور جو شخص کہ غلام خریدے اور اس کے لیے مال ہو تو اس کا مال بیچنے والے کے لئے ہے مگر یہ کہ خریدنے والا شرط کرے۔“ (مسلم) اور بخاری نے فقط پہلا جملہ روایت کیا۔

۲۸۷۵- (۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ابْتاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤْتَرَ فَمَرَّتْهُمَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ ابْتاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ الْمَعْنَى الْأَوَّلُ وَحَدَّثَهُ (البخاری الحديث رقم ۲۳۷۹ ومسلم الحديث رقم (۸- ۱۵۴۳) والترمذی الحديث رقم ۱۲۴۴ والنسائی الحديث رقم ۴۶۳۶ وابن ماجه

الحديث رقم ۲۲۱۱ واحمد في المسند ۷۸/۲)

فوائد الحديث: ❶ کھجور کا درخت نرا اور مادہ ہوتا ہے مادہ کی بالی چیر کر نر کی بالی اس میں پیوند کرتے ہیں تو اس سے پھل زیادہ ہوتا ہے عربی میں اس کو تاہیر کہتے ہیں۔ ❷ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر درخت کا گاہا پیوند نہ ہوا ہو تو پھل خریدار کا ہوگا البتہ اگر بیچنے والا شرط کر لے کہ پھل مالوں کا اور مشتری راضی ہو جائے تو پھر پھل بائع کو ملے گا اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ ہر صورت میں پھل بائع کو ملے گا اور ابن ابی لیلیٰ کے نزدیک ہر حال میں پھل خریدار کا ہوگا اور یہ حدیث ان دونوں پر حجت ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے اونٹ پر سفر کر رہے تھے جب کہ وہ تھک گیا تھا نبی ﷺ اس کے پاس سے گذرے تو آپ ﷺ نے اونٹ کو مارا تو وہ ایسا چلنے لگا کہ اس کی طرح کوئی اونٹ نہیں چلتا تھا آپ نے فرمایا: ”اس کو وقیعہ کے ساتھ مجھے فروخت کر دے“ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”پس میں نے اس اونٹ کا سودا کر لیا اور میں نے اپنے گھریں اس کی سواری کی استثناء ❶ کی جب میں مدینہ پہنچا تو میں آپ کے پاس اونٹ لایا اور آپ نے مجھے اس کی قیمت دیدی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مجھے اس کی قیمت دی اور مجھے اونٹ بھی واپس کر دیا۔ (بخاری، مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ”جابر کو

۲۸۷۶- (۲) وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ كَانَ يَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أُعْطِيَ فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَضَرَبَهُ فَسَارَ سَيْرًا لَيْسَ يَسِيرُ مِثْلَهُ قَالَ يَعْزِيهِ بَرْقِيَّةٌ قَالَ فَبَعْتُهُ فَأَسْتَنْبَيْتُ حُمْلًا نَهَ إِلَى أَهْلِي فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِي ثَمَنَهُ وَفِي رَوَايَةٍ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَزَادَهُ عَلَيَّ (مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رَوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِبَلَالٍ أَقْضِهِ وَزَادَهُ فَأَعْطَاهُ وَزَادَهُ فَيَرَأَاهُ (البخاری الحديث رقم ۲۷۱۸ ومسلم الحديث رقم ۱۰۹-۷۱۵)

اونٹ کی قیمت دے اور کچھ زیادہ دے، تو بلال رضی اللہ عنہ نے ان

کو اونٹ کی قیمت سے ایک ② قیراط زیادہ دیا۔

فوائد الحديث: ① استثناء کے اہل امام احمد رحمہ اللہ اور ان کے موافقین نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ جانور کی بیع اس شرط سے درست ہے کہ مالک اپنی سواری اس پر بٹھرا لے اور علماء حنفیہ کے نزدیک یہ شرط جائز نہیں ہے اس لئے کہ نبی ﷺ نے بیع میں شرط کرنے سے منع کیا انہوں نے اس حدیث کی تاویل کی ہے کہ حقیقت میں یہ شرط نہ تھی بلکہ نبی ﷺ کی طرف سے احسان تھا۔ اور سواری کی اجازت منظور رعایت تھی یا یہ کہ بات محمد ﷺ کو خاص تھی اور ظاہر اہل نبی ﷺ کو جاہل تھا۔ اس سے احسان کرنا منظور تھا قیمت لینے کی غرض ہی نہ تھی اور صحیح بات یہی ہے کہ جانور کی بیع میں شرط کرنا جائز ہے (مرقاۃ و کتب حدیث) ② ایک قیراط چار جو یا پانچ جو کے برابر ایک وزن ہوتا ہے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کعبہ یہ ﷺ آئی اور کہا میں نے مکاتبت ① کی ہے نو اوقیہ پر کہ ہر سال میں ایک اوقیہ دوں گی تو آپ میری مدد کریں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر تیرے مالک چاہیں کہ میں انہیں سارے اوقیہ ایک ہی مرتبہ ادا کر دوں اور تجھے میں آزاد کروں اور تیری ولاء کا حق مجھے ملے تو وہ اپنے مالکوں کی طرف گئی تو انہوں نے نہ مانا مگر یہ کہ ولاء کا حق ان کا ہی رہے پھر رسول اللہ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تو اس کو لے اور آزاد کر۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے لوگوں میں خطبہ فرمایا اللہ کی حمد کی اور اس کی تعریف کی پھر اس کے بعد فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ ایسی شرطیں کرتے ہیں کہ جو کتاب اللہ میں سنیں اور جو شرط کتاب اللہ میں نہیں تو وہ باطل ہے اگرچہ سو شرائط ہوں پس اللہ کا حکم لائق تر ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اور اللہ کی شرط مضبوط تر ہے اور سوائے اس کے نہیں کہ ولاء ② اس کے لئے ہے جو آزاد کرے۔“ (بخاری و مسلم)

۲۸۷۷- (۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي كَاتَبْتُ عَلَى بَسِيعِ أَوْاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ وَقِيَّةً فَأَعْيَيْنِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ أَحَبَّ أَهْلِكَ أَنْ أَعِدَّهَا لَهُمْ عِدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكَ فَعَلْتُ وَيَكُونُ وَلَا إِلَيَّ قَدْ هَبْتُ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْوَلَاءَ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيهَا وَأُعْتِقِيهَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَنَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔ (متفق عليه)

(البخاری الحديث رقم ۲۱۶۸ و مسلم الحديث رقم

(۶- ۱۰۰۴) وابوداؤد الحديث رقم ۳۹۲۹ والترمذی

الحديث رقم ۱۲۵۶ وابن ماجه الحديث رقم ۲۵۲۱

والموطأ الحديث رقم ۱۷ من باب كتاب العتق واحمد

فی المسند ۶/۲۱۳)

فوائد الحديث: ① کتابت کہتے ہیں غلام لونڈی سے کچھ روپیہ مقرر کر کے اس کی آزادی کو ادائے قیمت پر معلق کرنا مثلاً مالک ایک غلام سے کہے کہ تو اس قدر روپیہ اتنی مدت میں مجھے ادا کر دے تو تو آزاد ہے اب وہ جو روپیہ مقرر ہوا وہ بدل کتابت ہوگا۔

② یعنی وراثت کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے اور ولاء ایک شرعی حق ہے جو آزاد کرنے والے کو اپنے غلام پر حاصل ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ آزاد کرنے والا اپنے غلام کا عصب و وارث ہو جاتا ہے۔ امام نووی نے کہا کہ یہ حدیث (مسائل کے لحاظ سے) بہت بڑی حدیث ہے اور اس

سے بہت سے مسائل علماء کرام نے نکالے ہیں پھر ان سب کو انہوں نے بڑی تفصیل سے بیان کیا۔

۲۸۷۸- (۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَيْبَةَ-
سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ولاء کے بیچنے ❶ اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔ (بخاری مسلم)

(متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ۲۵۳۵ ومسلم

الحدیث رقم (۱۶)۔ (۱۵۰۶) وابوداؤد الحدیث رقم

۲۹۱۹ والترمذی الحدیث رقم ۱۲۳۶ وابن ماجہ

الحدیث رقم ۲۷۴۷ والدارمی الحدیث رقم ۳۱۵۶

والموطا الحدیث رقم ۳۰ من کتاب العتق)

فوائد الحدیث: ❶ منع فرمایا اس حدیث سے ولاء کی فروخت اور ہبہ کی حرمت ثابت ہوگئی لہذا اس کو فروخت اور اس کو ہبہ کرنا صحیح نہیں ہے اور ولاء کا حق اپنے مستحق کی طرف سے اور کسی کی طرف منتقل نہ ہوگا بلکہ ولاء رشتوں کی طرح کا ایک رشتہ ہے۔ جمہور علماء کا بھی یہی قول ہے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

مخلد بن خفاف سے روایت ہے میں نے ایک غلام خرید لیا اور میں نے اس کی کمائی بے لئی پھر میں اس کے عیب پر مطلع ہوا تو میں اس غلام کا مقدمہ عمر بن عبدالعزیز کی طرف لے گیا (جو کہ خلیفہ تھے) انہوں نے مجھے غلام کے واپس کر دینے کا حکم فرمایا اور مجھے اس کی کمائی بھی واپس کر دینے کا حکم فرمایا پھر میں عروہ کے پاس آیا اور میں نے ان کو خبر دی تو انہوں نے کہا میں شام کے وقت عمر بن عبدالعزیز کی طرف جاؤں گا اور انہیں خبر دوں گا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کے واقعہ میں حکم دیا کہ: ”منفعت ❶ ضمان کے بدلہ میں ہے“ تو وہ عمر بن عبدالعزیز کی طرف گئے پھر انہوں نے میرے حق میں فیصلہ کیا کہ میں اس شخص سے غلام کی کمائی لوں کہ جس کے متعلق میرے خلاف فیصلہ کیا تھا۔ (شرح السنۃ)

۲۸۷۹- (۵) عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَّافٍ قَالَ ابْتَعْتُ غُلَامًا فَاسْتَعْلَلْتُهُ ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلَى عَيْبٍ فَخَاصَمْتُ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَضَى لِي بِرَدِّهِ وَقَضَى عَلَيَّ بِرَدِّ عَلَيْهِ فَاتَيْتُ عُرْوَةَ فَاخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَرْوُحْ إِلَيَّ الْعَشِيَّةَ فَأُخْبِرُهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي مِثْلِ هَذَا أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ قَرَأَ إِلَيَّ عُرْوَةَ فَقَضَى لِي أَنْ أَخْذَ الْخَرَاجَ مِنَ الَّذِي قَضَى بِهِ عَلَيَّ لَهُ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۰۹

والترمذی الحدیث رقم ۱۲۸۵ والنسائی الحدیث رقم

۴۴۹۰ واحمد فی المسند ۶/ ۴۹)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ منفعت ضمان کے بدلہ میں ہے لہذا اگر غلام اس حالت میں مرجاتا یا ناقص ہو جاتا تو قینا لینے والے کا

نقصان ہوتا اور بیچنے والے پر کوئی جرمانہ نہ ہوتا اب اگر فائدہ حاصل ہوا تو وہ بھی قیثا لینے والے کو ملنا چاہیے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس وقت بائع اور مشتری اختلاف کریں تو بیچنے والے کا قول معتبر ہے اور لینے والے کو اختیار ہے۔“ (ترمذی) اور ابن ماجہ اور دارمی کی روایت میں اس طرح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بیچنے والا اور لینے والا جس وقت کہ اختلاف کریں اور وہ چیز جو کہ فروخت ہوئی ہے وہ جوں کی توں قائم ہو اور ان دونوں کے درمیان کوئی گواہ نہ ہو تو بات وہ معتبر ہوگی جو بیچنے والے نے کہی یا وہ دونوں بیع کو واپس کر دیں۔ ❶

۲۸۸۰- (۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيْعَانُ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَفِي رَوَايَةٍ ابْنُ مَاجَةَ وَالذَّارِمِيُّ قَالَ الْبَيْعَانُ إِذَا اخْتَلَفَا وَالْمُبْتَاعُ قَائِمٌ بَعْنِهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ أَوْ تَوَدَّانِ الْبَيْعَ - (ابوداؤد) الحديث رقم ۳۵۱۱ والنسائي الحديث رقم ۴۶۴۸ وابن ماجه الحديث رقم ۲۱۸۶ والدارمي الحديث رقم ۲۵۴۹ واحمد في المسند ۱/ ۴۶۶

حکم الحديث: یہ روایت مرسل ہے لیکن حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ یادوں بیع کو پھر دیں اگر شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور اہل حدیث کا عمل اسی حدیث کے موافق ہے کہ جب بائع اور مشتری میں قیمت وغیرہ کا اختلاف ہو تو بائع کو قسم دیں گے اور مشتری کو اختیار ہوگا خواہ بائع کی قسم کے موافق راضی ہو کر بیع قبول کرے خواہ خود قسم اٹھائے اگر دونوں نے قسم کھائی اور راضی ہو گئے تو خیر ورنہ قاضی اس بیع کو فسخ کر دے گا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص کسی مسلمان کی بیع واپس کر لے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے اس ❶ کے گناہ بخشے گا۔“ (ابوداؤد و ابن ماجہ) اور شرح السنہ میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ ہے جو مصابیح میں شرح شامی سے بطریق ارسال کے منقول ہے۔

۲۸۸۱- (۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا أَقَالَ اللَّهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) وَفِي شَرْحِ السَّنَةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ عَنْ شَرْيْحِ الشَّامِيِّ مُرْسَلًا - (ابوداؤد) الحديث رقم ۳۴۶۰ وابن ماجه

الحديث رقم ۲۱۹۹ واحمد في المسند ۲/ ۲۵۲

حکم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اگر جب بیع بہ شرط خیار ہو تو جس کو اختیار دیا ہو اس کو فسخ کا اختیار حاصل ہوتا ہے اگر دونوں نے اختیار رکھا ہو تو دونوں کو اختیار ہوگا لیکن اگر اختیار کی مدت گزر جائے یا اختیار کی شرط ہی نہ ہو تو اب بیع فسخ نہیں ہو سکتی مگر اس صورت میں جب کہ بائع اور مشتری دونوں راضی ہو جائیں اور دونوں مل کر بیع کو فسخ کر دیں تو یہ جب چاہیں ہو سکتا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مشتری یا بائع ایک مدت کے بعد اپنا نقصان دیکھ کر فسخ بیع چاہتا ہے لیکن دوسرے فریق کے وہ اختیار میں ہوتا ہے تو حدیث میں اس کی ترغیب دی کہ ایسی حالت میں بھی بیع کا فسخ کر دینا بہتر ہے اور ثواب ہے کیونکہ وہ مسلمان پر احسان ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک شخص نے ان لوگوں میں سے جو تم سے پہلے ہوئے ہیں کسی شخص سے زمین خریدی تو جس شخص نے زمین خریدی تھی اس کو زمین میں سے ایک گھڑا ملا (دقیقہ) جس میں سونا تھا اس نے زمین فروخت کرنے والے سے کہا کہ تو اپنا سونا مجھ سے لے لے میں نے تجھ سے صرف زمین خریدی ہے نہ کہ سونا زمین فروخت کرنے والے نے کہا میں نے زمین اور جو چیز اس میں ہے سب کچھ تجھے فروخت کر دیا ہے تو وہ دونوں یہ معاملہ ایک منصف کی طرف لے گئے منصف نے کہا کیا تم دونوں کی کوئی اولاد ہے؟ ایک نے کہا کہ میرا لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میری ایک لڑکی ہے منصف نے کہا کہ لڑکے کی لڑکی سے شادی کر دو اور اس سونا میں سے کچھ ان پر خرچ ❶ کر دو اور کچھ فی سبیل اللہ صدقہ کر دو۔“ (بخاری و مسلم)

۲۸۸۲- (۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ عَقَارًا مِنْ رَجُلٍ فَوَجَدَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ عَنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ الْعَقَارَ وَلَمْ أَتَّعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ بَاتِعِ الْأَرْضَ إِنَّمَا بَيْعُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَا كَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَا كَمَا إِلَيْهِ الْكَمَا وَلَدٌ فَقَالَ أَخَذَهُمَا لِي غَلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ فَقَالَ أَنْكِحُو الْغَلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَيْهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقُوا۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۳۴۷۲ و مسلم الحدیث رقم ۱۷۲۱-۲۱ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۵۱۱ و احمد فی المسند ۲/ ۳۱۶)

فوائد الحدیث: ❶ اور خرچ کر دو اور یعنی ان پر خیرات کر دو اس حدیث میں نیک نیتی اور دیانت داری کا بیان ہے اور حاکم نے جب ان کو نیک نیت دیکھا تو ان میں رشتہ داری کو مناسب جانا اور اس مال کے خرچ کرنے کا کیا خوب طریقہ نکالا۔

بَابُ السَّلَمِ وَالرَّهْنِ

باب بیع سلم اور گروی کے بیان میں

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے جبکہ وہ لوگ بچوں میں ایک سال دو سال اور تین سال کے لیے بیع سلم ❶ کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص کسی چیز میں بیع سلم کرے تو اسے چاہیے کہ ماپ معلوم میں وزن معلوم میں اور مدت معلوم تک سلم

۲۸۸۳- (۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الْقَمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ۔ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم

کرے۔“ (بخاری، مسلم)

۲۲۳۹ و مسلم الحدیث رقم ۱۲۷-۱۶۰۴ ابو داؤد

الحدیث رقم ۳۴۶۳ و الترمذی الحدیث رقم ۱۳۱۱

والنسائی الحدیث رقم ۴۶۱۶ وابن ماجہ الحدیث رقم

۲۲۸۰ والدارمی الحدیث رقم ۲۵۸۳ واحمد فی

(المسند ۱/۲۱۷)

فوائد الحدیث: ۱ سلم اور سلف اس بیع کو کہتے ہیں جس میں قیمت پیشگی دی جاتی ہے اور مال ریئے کے لئے ایک مدت معین ہوتی ہے اور اہل اسلام نے اس کے جائز ہونے پر اتفاق کیا ہے۔ ۲ مدت معلوم تک الخ جب نبی ﷺ مکہ سے مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ وہاں کے لوگ بیع سلم کرتے تھے قول اور مدت میں جھگڑا ہوتا تھا نبی ﷺ نے یہ حدیث فرمائی۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے کچھ غلہ خریدا کچھ مدت کے وعدہ پر اور اس کے پاس اپنی لوہے کی زرہ رہن رکھی (بخاری، مسلم)

۲۸۸۴- (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ وَرَهْنَهُ دِرْعَالَهُ مِنْ حَدِيدٍ۔ (متفق علیہ)

(البخاری الحدیث رقم ۲۰۶۸ و مسلم الحدیث رقم

(۱۶۲-۱۶۰۳) والنسائی الحدیث رقم ۴۶۰۹ وابن

ماجہ الحدیث رقم ۲۴۳۶ واحمد فی المسند ۶/

(۱۶۰

انہی (ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اس حالت میں کہ آپ کی زرہ ۱ تیس صاع جو کے بدلہ میں یہودی کے ہاں گروی تھی۔

۲۸۸۵- (۳) وَعَنْهَا قَالَتْ تَرَفَّقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَرَعَهُ مَرْهُونَةً عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ۔ (رواہ البخاری) (البخاری الحدیث

رقم ۴۴۹۷)

رقم ۴۴۹۷)

فوائد الحدیث: ۱ ان کی زرہ یہودی کے نزدیک گروی تھی الخ ان دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ رہن حضر میں بھی جائز ہے اور قرآن میں سفر کی قید اتفاق ہے اور معلوم ہوا کہ ذمی کافروں سے معاملہ کرنا درست ہے لیکن مسلمانوں کو درست نہیں ہے کہ حربی کافروں کے ہاتھ ہتھیاریں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سواری کا جانور ۱ سواری کیا جائے اس خرچ کے بدلہ میں جس وقت کہ وہ گروی ہو اور شیردار جانور کا دودھ پیا جائے اس کے خرچ کرنے کے بدلہ میں جس وقت کہ وہ گروی ہو اور جو سواری کرے اور دودھ پئے اس پر خرچ ہے۔“ (بخاری)

۲۸۸۶- (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ يَرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَلَكِنْ الدَّرُّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيُشْرَبُ النَّفَقَةُ۔ (رواہ البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۵۱۲ و ابو داؤد

الحديث رقم ۳۵۲۶ و الترمذی الحديث رقم ۱۲۵۴

وابن ماجہ الحديث رقم ۲۴۴۹ واحمد فی المسند ۲/

(۴۷۲)

فوائد الحديث: ❶ جانور اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ مرتہن جانور کی خوراک اور خرچ کے بدلہ میں اس پر سواری کر سکتا ہے اور اس کا دودھ لے سکتا ہے۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا ان لوگوں کا قول فاسد ہے جو اس حدیث کے برخلاف کہتے ہیں۔ کبھی راہن غائب ہوتا ہے اور مرتہن کو اس سے خرچ لینا دشوار ہو جاتا ہے اور کبھی راہن سے خرچ لینے کے لئے حاکم کے پاس جانے کی ضرورت پڑتی ہے اور راہن کا اثبات اور راہن کا غائب ہونا اور خرچ کی مقدار کا ثابت کرنا اور اس کا حساب لکھنا اور کبھی دودھ والے جانور کا دودھ تلف ہو جانا یہ سب قباحتیں حدیث کے خلاف رائے دینے سے واقع ہوتی ہیں۔ جو قاعدہ حدیث میں مذکور ہے اس سے کسی آسانی ہے کہ مرتہن جانور پر سواری کر لے اس کا دودھ پئے اور اس کے بدلہ میں اس جانور کا خرچ اپنے پاس سے دے اور اگر حدیث نہ ہوتی تب بھی قیاس کے موافق بھی حکم تھا نہ کہ وہ حکم جو ان لوگوں نے دیا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گروی رکھنا گروی رکھی ہوئی چیز کو اس کے مالک سے نہیں ❶ روکتا کہ جس نے اسے گروی رکھا ہے اس ❷ کے لئے اس کی زیادتی اور اس پر اس کا تاوان ہے روایت کیا اس کو شافعی نے مرسل۔

۲۸۸۷- (۵) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْلُقُ الرَّهْنُ الرَّهْنَ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِي رَهْنَهُ لَهُ عُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ مُرْسَلًا) (الدارقطني الحديث رقم ۱۳۳ من كتاب البيوع)

حکم الحديث: یہ روایت مرسل ہے۔

فوائد الحديث: ❶ مالک سے نہیں روکتا راہن نے جب معین میعاد پر نہ چھوڑا تو اب مرتہن اس چیز کو اپنی ملکیت نہ سمجھے بلکہ جب بھی راہن راہن کی قیمت ادا کرے تو مرتہن کو وہ چیز حوالہ کرنا پڑے گی۔ ❷ اس کے لئے اس کی زیادتی اور اس پر اس کا تاوان ہے اس نے حکم حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے خلاف نہیں ہے جو ابھی فصل اول میں گزری جس میں مرتہن کا خرچ کے بدلہ میں مرتہن سے فائدہ اٹھانا مذکور ہے کیونکہ دودھ اور سواری بے شک راہن کا حق تھا مگر اب خوراک کے بدلے مرتہن کا حق ہو گیا اور شافعی رحمہ اللہ نے کہا عنتم سے مراد مرتہن چیز کا زیادہ ہونا جیسے جانور کا موٹا ہونا یا اس کے بچے پیدا ہوں تو یہ بالاتفاق راہن کے ہوں گے وغیرہ۔

اور روایت کی گئی ہے حدیث متصل عن سعید بن مسیب عن ابی ہریرہ مثل اس کے یا اس کے معنی کے مطابق جو اس کے بالکل مخالف نہیں ہے۔

۲۸۸۸- (۶) وَرَوَى مُثْلُهُ أَوْ مِثْلُ مَعْنَاهُ لَا يَخَالِفُهُ عَنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا (الحاكم في المستدرک ۵۱/۱)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ماپ اہل مدینہ کا ماپ ❶ ہے اور تول اہل مکہ کا تول ہے۔“

۲۸۸۹- (۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ

وَالْمِيزَانُ مِيزَانُ أَهْلِ مَكَّةَ۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد)

والنسائی) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۳۴۰ والنسائی

الحدیث رقم ۲۵۹۴)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پیمانہ اہل مدینہ کا پیمانہ ہے الخ یعنی حقوق شرعیہ میں مثلاً زکوٰۃ اور صدقہ فطر کا اعتبار مدینہ والوں کے پیمانہ کا ہے اور مکہ والوں کے تول کا اعتبار ہے۔

۲۸۹۰- (۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَصْحَابَ الْكَيْلِ وَالْمِيزَانِ أَنْكُمْ قَدْ وَلِيتُمْ أَمْرَيْنِ هَلَكَتْ فِيهِمَا الْأُمَمُ السَّابِقَةُ قَبْلَكُمْ۔ (الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۱۲۱۷)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ماپنے اور تولنے والوں کے لئے فرمایا: ”بے شک تم دو ایسے ❶ کاموں کے والی بنائے گئے ہو کہ تم سے پہلی امتیں ان میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو گئی ہیں۔“ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دو ایسے کاموں کے الخ یعنی ماپنے اور تولنے کے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۸۹۱- (۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفُهُ إِلَى غَيْرِهِ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ۔ (رواہ ابوداؤد و ابن ماجہ) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۴۶۸ ماجہ)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو ❶ شخص بیع مسلم کرے کسی چیز میں تو وہ اس پر قبضہ کرنے سے پہلے اس کو کسی اور کو نہ دے۔“ (ابوداؤد ابن ماجہ)

و ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۲۸۳)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جو شخص بیع مسلم کرے الخ مطلب یہ ہے کہ جب تک اس پر قبضہ نہ کرے اس وقت تک اس کو دوسرے کے ہاتھ نہ بیچے اور اگر غیرہ میں شے کو مرجع قرار دیں تو معنی یہ ہوں گے مسلم فیہ کا بدلنا درست نہیں ہے یا تو وہی مال لے جس کا سودا ہوا تھا یا اپنا راس المال واپس لے لیکن اول معنی درست ہیں اور یہ معنی غلط ہیں۔

بَابُ الْإِحْتِكَارِ

شاک کرنے ❶ کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۸۹۲- (۱) عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى سیدنا معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو

شخص ذخیرہ اندوزی کرے تو وہ گناہ گار ہے۔“ (مسلم)

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِيٌ ۖ (رواہ

مسلم) (مسلم حدیث رقم ۱۲۹-۱۶۰۵ ابوداؤد

حدیث رقم ۳۴۴۷ ابن ماجہ حدیث رقم ۲۲۰۰

الدارمی حدیث رقم ۲۴۴۵ واحمد فی المسند ۱۵۶/۳)

وَسَدَّ كُرْحُ حَدِيثِ عُمَرَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ

فِي بَابِ الْفَيْءِ اِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

اور ہم عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کانت اموال بنی النضیر باب فی بَابِ الْفَيْءِ اِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

فوائد الحدیث: ۵ احتکار کے ارتکاب کا یہ ہے کہ غلہ خرید کر شکا کر لے کہ جب مہنگا ہوگا تو بیچیں گے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا:

”سوداگر کو رزق دیا جاتا ہے اور شکا کرنے والا ملعون ۱

ہے۔ (ابن ماجہ دارمی)

۲۸۹۳- (۲) عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ الْجَالِبُ مَرْزُوقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُونٌ۔

(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) (ابن ماجہ الحدیث رقم

۳۴۵۱ والترمذی الحدیث رقم ۲۵۴۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۵ حکمہ اور احتکار یہ ہے کہ مال کو خرید کر شکا کر لے اس انتظار سے کہ جب مہنگا ہوگا تو بیچیں گے اور جلب یہ ہے

کہ دوسرے ممالک سے شہر میں بیچنے کے لئے مال لے کر آئے، نووی رحمہ اللہ نے کہا جو احتکار حرام ہے وہ اناج کا احتکار ہے یعنی اناج کی گرانی

کی حالت میں خرید کرے اور اس کو شکا کر کے رکھ لے کہ جب مہنگا ہوگا تو بیچیں گے لیکن اگر ارزانی کی حالت میں خرید کرے یا دوسرے

ملک سے لائے اور اس کو شکا کر کے گرانی کے وقت میں بیچنے کے لئے تو یہ حرام نہیں، اسی طرح جو کوئی گرانی کی حالت میں اپنے کھانے کے

لئے غلہ خرید کر رکھے یا گرانی کی حالت میں خریدے اسی وقت بیچنے کے لئے تو اس پر گناہ نہیں ہے اسی طرح اناج کے سوا اور چیزوں کا

احتکار منع نہیں ہے جیسے کپڑے یا اینٹ یا چونہ یا کوئلہ وغیرہ کا روکنا۔ ہدایہ میں ہے کہ احتکار مکروہ ہے انسان اور جانوروں کی غذا میں اس حالت

میں جب شہر والوں کو اس احتکار سے نقصان پہنچتا ہو اور جو کوئی اپنے کھیت کا غلہ احتکار کرے یا دوسرے شہر سے لائے تو وہ حاکم نہیں ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے دور میں غلہ کا

نرخ مہنگا ہوا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لئے نرخ مقرر کیجئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ نرخ

مقرر کرنے والا، تنگی کرنے والا، فراخی کرنے والا اور روزی دینے والا ہے میں امید رکھتا ہوں کہ میں اپنے پروردگار سے

اس حالت میں ملوں کہ تم میں سے کوئی بھی مجھ سے خون یا مال کا بدلہ لینے والا نہ ہو۔“ ۱ (ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ)

۲۸۹۴- (۳) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ عَلَا السَّعْرُ عَلَى عَهْدِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ

سَعَرْنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ

الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَإِنِّي لَا رَجُونَ

إِلَّا رَبِّي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِمَظْلَمَةٍ بَدَمَ وَ

لَا مَالٍ۔ (رواہ الترمذی، وابوداؤد و ابن ماجہ)

(ابوداؤد الحدیث رقم ۳۴۵۱ والترمذی الحدیث رقم

۱۳۱۴ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۲۰۰ والدارمی

الحدیث رقم ۲۵۴۵ واحمد فی المسند ۱۵۶/۳

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ۱۔ لینے والا نہ ہوا الخ یعنی مالی نہ جانی کسی طرح کا ظلم میں نے کبھی پر نہ کیا ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نرخ مقرر کرنا سودا گروں پر اور غلہ کے تاجروں پر ایک مالی ظلم ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ”جو کوئی مسلمانوں کا غلہ روک کر بیچے (تو) اللہ تعالیٰ اس کو جزام ۱ اور افلاس پہنچاتا ہے۔“ (ابن ماجہ و بیہقی فی شعب الایمان اور زرین نے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے)

۲۸۹۵- (۴) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللَّهُ بِالْجُدَامِ وَالْإِفْلَاسِ- (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَزَيْنٌ فِي كِتَابِهِ) (ابن ماجہ الحدیث رقم

۲۱۵۵ واحمد فی المسند ۱/۲۱)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۱۔ جزام پہنچاتا ہے الخ اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی مسلمانوں کو ضرر پہنچانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ بدنی اور مالی آزمائش میں مبتلا کرتا ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص چالیس دن اس ارادہ سے غلہ کو شاک کر کے رکھے کہ وہ مہنگا ہو تو وہ اللہ سے بیزار ہوا ۱ اور اللہ تعالیٰ ۲ اس سے بیزار ہوا۔“ (زرین)

۲۸۹۶- (۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ احْتَكَرَ طَعَامًا أَرْبَعِينَ يَوْمًا يُرِيدُ بِهِ الْغَلَاءَ فَقَدْ بَرَّيَ مِنَ اللَّهِ وَبَرَّيَ اللَّهُ مِنْهُ- (رَوَاهُ رَزَيْنٌ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۱۔ اللہ سے بیزار ہوا الخ یعنی اس کا عہد توڑا جو کہ بجا آوری احکام اور شفقت کرنے کے خلق پر باندھا ہے۔

۲۔ اور اللہ اس سے بیزار ہوا الخ یعنی حفظ اور عنایت اپنی اس سے اٹھالی۔

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”احکام کرنے والا آدمی برا ہے اگر اللہ تعالیٰ نرخوں کو سستا کرے تو غمگین ہو اور اگر نرخوں کو مہنگا کرے تو یہ خوش ہو۔“ (بیہقی نے شعب الایمان میں اور زرین نے اپنی کتاب میں روایت کیا)

۲۸۹۷- (۶) وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَنْسُ الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ أَنْ أَرْحَصَ اللَّهُ الْأَسْعَارَ حَزَنٌ وَإِنْ أَغْلَاهَا فَرَحٌ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَزَيْنٌ فِي كِتَابِهِ) (البیہقی الحدیث رقم ۱۱۲۱۵۰)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

۲۸۹۸- (۷) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ احْتَكَرَ طَعَامًا أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفَّارَةٌ۔ (رواہ رزین)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص چالیس دن غلہ بند رکھے پھر اس کو صدقہ کر دے تو وہ اس کے لیے کفارہ نہیں ہوگا۔“ (رزین)

حکم الحدیث: یہ سن گھڑت روایت ہے۔

بَابُ الْإِفْلَاسِ وَالْإِنْظَارِ

مفلسی اور مہلت دینے کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۸۹۹- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَفْلَسَ فَأَذْرَكَ رَجُلٌ مَالَهُ يَعْنِيهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ۔ (متفق علیہ)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کہ مفلس ہوا پس ایک شخص نے اپنا مال پایا بعینہ تو کسی دوسرے کی نسبت ❶ اس مال کا وہ زیادہ حق دار ہے۔“ (بخاری، مسلم)

(البخاری الحدیث رقم ۲۴۰۲ و مسلم فی صحیحہ ۳)

۱۱۹۴ و ابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۲۰ و الترمذی فی ۳

۵۶۲ و الموطا الحدیث رقم ۸۸ من کتاب البیوع

واحمد فی المسند ۲/ ۴۶۸)

فوائد الحدیث: ❶ کسی دوسرے کی نسبت اہل حدیث نے اسی حدیث کے موافق حکم دیا ہے لیکن ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد اور زفر رحمہم اللہ اور فقہاء کوفہ نے کہا ہے کہ ہر حال میں بائع دوسرے قرض خواہوں کی مثل ہوگا اور ان کا قول اس باب میں صحیح احادیث کے خلاف ہے اور طحاوی نے جو تجویز کی ہے کہ یہ حدیث اس بارہ میں ہے کہ جب کوئی اپنا غصب کیا ہوا مال یا مال سرودہ یا امانت کی چیز شخص کے پاس پائے تو یہ اس کی صریح غفلت ہے کیونکہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کئی روایات میں ”ایما رجل باع“ ہے یعنی بیع کی تصریح موجود ہے۔

۲۹۰۰- (۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَمَارِ ابْتِنَاعِهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْغُ ذَلِكَ وَقَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَرَمَائِهِ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ۔ (رواہ مسلم)

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو نبی ﷺ کے زمانہ میں پھل میں نقصان پہنچا کہ اس نے اس کو خرید ا تھا پس اس پر بہت زیادہ قرض ہوا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو صدقہ دو“ لوگوں نے اس کو صدقہ دیا وہ صدقہ اس کے قرض کے مطابق نہ ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے قرض خواہوں کو فرمایا: کہ جو تم پاؤ وہ لے لو اور تمہارے ❶ لئے بس یہی کچھ ہے۔“ (مسلم)

(مسلم الحدیث رقم ۱۸- ۱۵۵۶)

والترمذی الحدیث رقم ۶۵۵ والنسائی الحدیث رقم

۴۶۷۸ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۳۵۶

فوائد الحدیث: ۱ اور تمہارے لئے نہیں مگر یہ اہل معنی یہ ہیں کہ نہیں پہنچتا تم کو تنبیہ کرنا اور قید کرنا اس کو بسبب ظاہر ہونے اس کے افلاس کے پس اس کو مہلت دینا واجب ہے اور جب اس کے پاس کچھ دیکھو گے تو پھر لے لینا نہ یہ کہ بیچنے والے کا حق اس کے ذمہ سے ساقط ہوا۔

۲۹۰۱- (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ إِذَا آتَيْتَ مُعْسِرًا تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ. (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۲۰۷۸ ومسلم الحدیث رقم (۳۱-۱۵۶۲) واحمد فی المسند ۲/۲۶۳)

فوائد الحدیث: ۱ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مخلوق کو تنگ نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کو تنگ نہیں کرتا۔

۲۹۰۲- (۴) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهَ أَنْ يُنَجِّهَهُ اللَّهُ مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيَنْقِسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ. (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۳۲-۱۵۶۳)

فوائد الحدیث: ۱ مہلت دے اہل یعنی قرض مانگنے میں جلدی نہ کرے۔ ۲ معاف کر دے اہل یعنی سب یا تھوڑا۔

۲۹۰۳- (۵) وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَنْجَاهُ اللَّهُ مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (رواه مسلم)

فوائد الحدیث: ۱ یا اسے معاف کرے اہل یعنی سب یا کچھ۔

۲۹۰۴- (۶) وَعَنْ أَبِي الْيَسْرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ. (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم (۷۴-۳۱۰۶)

فوائد الحدیث: ۱ اپنے سایہ کے نیچے رکھے گا اہل مسلم کی دوسری روایت میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اتنا زیادہ ہے: ”جس دن

اس کے سایہ کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا۔ یعنی قیامت کے دن۔

۲۹۰۵- (۷) وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ إِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ أَبُو رَافِعٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرًا فَقُلْتُ لَا أَجِدُ إِلَّا جَمَلًا حَيَارًا رَبًّا عِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطِهِ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَ النَّاسِ أَحْسَنَهُمْ قَضَاءً۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم

۱۱۸-۱۶۰۰ و ابوداؤد الحدیث رقم ۳۳۴۶ و الترمذی

الحدیث رقم ۱۳۱۸ و النسائی الحدیث رقم ۴۶۱۷

وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۲۸۵ و الدارمی الحدیث رقم

(۲۵۶۵)

۲۹۰۶- (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا فَاشْتَرَوْا لَهُ بَعِيرًا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ قَالُوا لَا نَجِدُ إِلَّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ قَالَ اشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث

رقم ۲۳۰۶ و مسلم الحدیث رقم ۱۶۰۱-۱۲۰

و الترمذی الحدیث رقم ۱۳۱۷ و أحمد فی المسند ۲/

(۴۱۶)

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک جوان اونٹ قرض لیا پھر آپ کے پاس زکوٰۃ کے اونٹ آئے ابورافع نے کہا آپ نے مجھ کو حکم فرمایا کہ میں اس شخص کو اس کا اونٹ دوں تو میں نے کہا کہ نہیں پاتا میں مگر اچھا اونٹ سات برس کا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو اچھا اونٹ دے کیونکہ لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو قرض کے ادا کرنے میں بہت اچھا ہو۔“ (مسلم)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے تقاضا کیا اور آپ پر سختی کی آپ کے صحابہ نے اسے ایذا دینے کا ارادہ کیا تو ❶ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو چھوڑ دو اس لئے کہ صاحب حق کو بات کرنے کا حق ہے اور اس کے لئے اونٹ خریدو“ پس اس کو وہی اونٹ دو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم نہیں پاتے مگر زیادہ تر اس کی عمر سے آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو خریدو پھر وہ اس کو ادا کرو کیونکہ تم میں سے ❷ بہتر وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں اچھا ہے۔“ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ پس نبی ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو! اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا تم نے قرض داری کی طرف داری کیوں نہ کی اس حدیث سے نبی ﷺ کا کمال خلق معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ سچے نبی تھے اگر دنیا کے حاکموں کی طرح ہوتے تو اس کو نبی ﷺ مار کر لٹکوا دیتے۔ سبحان اللہ! کیا عدل و انصاف تھا کہ آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ فرمایا کہ تم قرض خواہ کی مدد کرو میری رعایت کیوں کرتے ہو حق کا خیال اس سے زیادہ اور کیا ہوگا۔ آپ کے نبی ہونے کی یہ ایک کھلی دلیل ہے نبی کے سوا ایسا عدل اور انصاف ہونا ممکن نہیں دوسری روایت میں ہے کہ پھر وہ گنوار جو کا فر تھا مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں نے آپ سے زیادہ صابر نہیں دیکھا اور یہ جو فرمایا کہ صاحب حق کو بات کرنے کا حق ہے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ سختی کے ساتھ بھی مانگ سکتا ہے تقاضا کر سکتا ہے لیکن یہ اس وقت ہے کہ جب قرض دار بلا ضرورت مالتا ہوا گراس کے پاس واقعی کچھ نہ ہو اور وہ سچا عذر کرے تو پھر زبان درازی اور تقاضا درست نہیں ہے۔

② تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں اچھا ہوا قرض کا اچھی طرح ادا کرنا یہ ہے کہ قرض کے مال سے اچھا مال دے یا کچھ زائد دے یا قرض خواہ کا شکر یہ ادا کرے قرض میں زائد ادا کرنا مستحب ہے اور یہ منع نہیں ہے کیونکہ منع تو اس وقت ہے کہ جب زیادہ دینے کی شرط ہو اور یہ زیادتی ہی سود ہے۔

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”غنی کا تاخیر ❶ کرنا ظلم ہے۔“ پس جب تم میں سے کسی شخص کو غنی کی ضمانت دی جائے تو ❷ اسے چاہیے کہ وہ ضمانت قبول کر لے۔“ (بخاری، مسلم)

۲۹۰۷- (۹) وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَإِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ۲۲۸۷ ومسلم الحديث رقم ۳۳-۱۵۶۴ وابوداؤد الحديث رقم ۳۳۴۵ والترمذی الحديث رقم ۱۳۰۸ والنسائی الحديث رقم ۴۶۹۱ وابن ماجه الحديث رقم ۲۴۰۳ والدارمی الحديث رقم ۲۵۸۶ والموطا الحديث رقم ۸۴ من كتاب البيوع واحمد في المسند ۷۱/۲)

فوائد الحديث: ❶ غنی کا تاخیر کرنا ظلم ہے الخ یعنی اگر آدمی مفلس ہو اور اس کے پاس ادائیگی کے لیے روپیہ پیسہ نہ ہو تو قرض ادا کرنے میں مجبوری ہے لیکن پیسہ ہوتے ہوئے لوگوں کا قرض نہ دینا اور اس میں دیر کرنا قرض خواہ پر ظلم ہے گویا اس کا حق مارنا ہے اور اپنے نفس پر بھی ظلم ہے اس لیے کہ زندگی کا اعتبار نہیں شاید مر جائے اور قرض خواہ کا قرض رہ جائے اس لئے جب پیسہ ہو تو فوراً قرض ادا کر دے۔
❷ پس چاہیے کہ ضمانت قبول کرے الخ یعنی اگر محتاج قرض دار کسی مال دار سے قرض دلانے تو لازم ہے کہ وہ مان لے۔

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں مسجد میں سیدنا ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا، پس (ہم) دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے آوازیں کو اپنے گھر میں سنا تو ان کی طرف رسول اللہ ﷺ نے نکلنے کا ارادہ کیا یہاں تک کہ اپنے حجرہ کا پردہ اٹھایا اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو آواز دی اور فرمایا: کعب! انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا یہ کہ اپنے قرض سے آدھا چھوڑ دے۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ٹھیک ہے میں نے چھوڑ دیا آپ نے فرمایا: کھڑا ہو پس ❶ باقی ادا کر۔“ (بخاری، مسلم)

۲۹۰۸- (۱۰) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنُ أَبِي حَذْرَدٍ دَيْنًا لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَرْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَشَفَ سَجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادَى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ يَا كَعْبُ قَالَ لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ صَغَ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ قَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُمْ فَأَقِضْ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ۴۵۷ ومسلم الحديث رقم ۲۰-۱۵۵۸ وابوداؤد الحديث ۳۵۹۵)

والنسائی الحدیث رقم ۵۴۰۸ وابن ماجہ الحدیث رقم

۲۴۲۹ واحمد فی المسند ۶/ ۳۹۰

فوائد الحدیث: ۵ پس باقی ادا کرا لیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس امر میں گناہ نہ ہو اس میں سفارش کا اشارہ کرنا درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسجد میں تقاضا کرنا بھی درست ہے۔

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اچانک ایک جنازہ لایا گیا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا، اس پر نماز پڑھیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا اس پر قرض ہے؟“ صحابہ نے کہا، نہیں تو آپ نے اس پر نماز پڑھی پھر ایک اور جنازہ لایا گیا، آپ نے فرمایا: ”کیا اس پر قرض ہے؟“ کہا گیا ہاں، آپ نے فرمایا یہ کیا کچھ چھوڑ گیا ہے؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا تین دینار چھوڑ گیا ہے، آپ نے اس پر نماز پڑھی پھر تیسرا جنازہ لایا گیا، آپ نے فرمایا: ”کیا اس پر قرض ہے؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا، تین دینار آپ نے فرمایا: ”کیا یہ کچھ چھوڑ گیا ہے؟“ عرض کیا نہیں، فرمایا: ❶ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو ابوقادہ نے کہا، اے اللہ کے رسول! اس پر نماز پڑھئے اور میرے ذمہ اس کا قرض ہے، پھر آپ نے اس پر نماز پڑھی (بخاری)

۲۹۰۹- (۱۱) وَعَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَى بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ ذَيْنٌ قَالُوا لَا فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ أَتَى بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ ذَيْنٌ قِيلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرٍ فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ أَتَى بِالثَّالِثَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ ذَيْنٌ قَالُوا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرٍ قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبْرُقَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَيَّ ذَيْنُهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۲۸۹ وابوداؤد الحدیث رقم ۳۳۴۳)

فوائد الحدیث: ۵ فرمایا پڑھو نماز اپنے ساتھی پر اگلے اوائل زمانہ اسلام میں جب مال کم تھا تو جو کوئی قرض دار مرید نبی ﷺ اس پر نماز نہ پڑھتے، بلکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کھڑے اور وہ پڑھ لیتے پھر جب اللہ تعالیٰ نے فتوحات دیں اور مال ہاتھ آیا تو آپ نے یہ حکم دیا کہ اب جو کوئی مسلمان قرض دار فوت ہو تو اس کا قرضہ میں ادا کروں گا، اسی طرح جو بے معاش بال بچے چھوڑ جائے ان کی پرورش بھی میرے ذمہ ہے اور یہی مضمون یعینہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث میں موجود ہے جس کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص لوگوں کا مال قرض لے اس کے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اللہ تعالیٰ اس سے ادا کرے گا اور جو شخص مال لے اس کے ضائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اللہ تعالیٰ اس کو اس پر ❶ ضائع کرے گا۔“ (بخاری)

۲۹۱۰- (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللَّهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم

۲۳۸۷ واحمد فی المسند ۱/ ۳۶۱)

فوائد الحدیث: ۵ ضائع کرے گا، یعنی جس مسلمان کو کچھ ضرورت ہو اور وہ بے نیت ادائیگی قرض لے اور اس کے ادا کرنے

میں کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے ادا کرادے گا یعنی ادا کرنے کا سامان کر دے گا دنیا یا آخرت میں اور جو ان مالوں کو برباد کرنے کے ارادے پر لے تو اللہ تعالیٰ اسی کو برباد کر ڈالے گا۔

سیدنا ابوقحافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں اس حال میں مارا جاؤں کہ میں ثواب ڈھونڈنے والا صبر کرنے والا پیش قدمی کرنے والا پیچھے نہ پھیرنے والا ہوں تو کیا اللہ تعالیٰ مجھ سے میرے گناہ جھاڑ دے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں! پس وہ شخص جانے لگا تو آپ ﷺ نے اس کو پکارا پھر فرمایا: ”ہاں! مگر قرض اسی طرح سے جبرائیل علیہ السلام نے کہا ہے۔“ (مسلم)

۲۹۱۱- (۱۳) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ قُضِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ يُكَفِّرُ اللَّهُ عَنِّي خَطَايَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا أَذْبَرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ إِلَّا الَّذِينَ كَذَلِكَ قَالَ جَبْرِيلُ - (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ۱۱۷- ۱۸۸۵) والترمذی الحديث رقم ۱۷۱۲ والنسائی الحديث رقم ۳۱۵۶ والدارمی الحديث رقم ۲۴۱۲ والموطأ الحديث رقم ۳۱ من كتاب الجهاد واحمد في المسند (۲۹۷/۵)

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شہید کے تمام گناہ بخشے جاتے ہیں مگر قرض۔“ (مسلم)

۲۹۱۲- (۱۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ - (رواه مسلم) (مسلم الحديث رقم ۱۱۹- ۱۸۸۶)

فوائد الحديث: ۵ مگر قرض الخ یعنی قرض کا مواخذہ شہید سے بھی باقی رہتا ہے ان دونوں احادیث میں اشارہ ہے کہ قرض ادا کرنے میں سستی نہ کرے علماء نے کہا ہے کہ قرض سے مراد جمیع حقوق عباد ہیں یعنی شہید سے حقوق اللہ کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر بندوں کے حقوق گناہ کا مواخذہ رہتا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی میت لائی جاتی جس پر قرض ہوتا تو آپ سوال کرتے ”کیا اس نے اپنے قرض کے لئے کوئی مال چھوڑا ہے؟“ پس اگر بیان کیا جاتا کہ قرض کے مطابق چھوڑ گیا ہے تو آپ اس پر نماز پڑھتے ❶ ورنہ مسلمانوں کو فرماتے: ”نماز ❷ پڑھو اپنے ساتھی پر“ پس جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتوحات کا دروازہ کھولا ❸ تو آپ کھڑے ہوئے ❹ اور فرمایا کہ: ”میں بہت زیادہ لائق ہوں مسلمانوں کے ساتھ ان کی

۲۹۱۳- (۱۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَقَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ قَضَاءً فَإِنْ حَدَّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبَكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْفَتْوحَ قَامَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تَوَقَّى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَى قَضَاءَهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لَوَرَثَتِهِ - (متفق عليه) (البخاری الحديث رقم ۲۲۹۸ و مسلم الحديث رقم

جانوں سے پس جو کوئی مرے مسلمانوں سے اور قرض ❸ چھوڑ جائے تو اس کا قرضہ ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور جو شخص کہ مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے ورثا کے لئے ہے؟“ (بخاری، مسلم)

(۴- ۱۶۱۹) و ابوداؤد الحدیث رقم ۳۳۴۳ و الترمذی الحدیث رقم ۱۰۷۰ و النسائی الحدیث رقم ۱۹۶۳ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۴۱۵ و احمد فی المسند ۲/ (۴۵۳)

فوائد الحدیث: ❶ اس قدر کہ قرض ادا ہو جائے گا۔ ❷ نماز پڑھو الخ یعنی آپ نماز نہ پڑھتے اور دوسروں کو فرماتے کہ تم پڑھو۔ ❸ فتوحات الخ یعنی غنیمت کے اموال ❹ کھڑے ہوئے الخ یعنی خطبہ کے لئے۔ ❺ اور قرض چھوڑ جائے الخ یعنی اس کا کچھ اور مال نہ ہو۔

الفصل الثانی (دوسری فصل)

سیدنا ابوخلدہ زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اپنے ایک ساتھی کے لیے جو ❶ مفلس ہو گیا تھا، پس انہوں نے کہا، یہ اس شخص کی مانند ہے کہ جس کے بارہ میں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ جو شخص مرے یا مفلس ہو جائے تو اسباب کا مالک زیادہ حق دار ہے اپنے اسباب کا جب کہ وہ اسے جوں کا توں پائے۔“ (شافعی ابن ماجہ)

۲۹۱۴- (۱۶) عَنْ أَبِي خَلْدَةَ الزُّرْقِيِّ قَالَ جِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا قَدْ أَفْلَسَ فَقَالَ هَذَا الَّذِي قَطَعِي فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْمَارَ جُلِي مَاتَ أَوْ أَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَهُ بَعِيْنِهِ- (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۲۳ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۳۶۰)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور اس کے پاس لوگوں کا اسباب تھا کہ جس کی قیمت اس نے ادا نہیں کی تھی اس مسئلہ پر گفتگو اب کی اول حدیث میں گزر چکی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کی روح اپنے قرض کے بدلہ میں لٹکائی جاتی ❶ ہے یہاں تک کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔“ (شافعی، احمد، ترمذی ابن ماجہ، دارمی)

۲۹۱۵- (۱۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يَقْضَى عَنْهُ- (الشَّافِعِيُّ، أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) (التِّرْمِذِيُّ الحدیث رقم ۱۰۷۸ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۴۱۳ والداری الحدیث رقم ۲۵۹۱ و احمد فی المسند ۲/ ۴۴۰)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ لٹکائی جاتی ہے الخ یعنی اس کو آرام نہیں ملتا یا جنت میں نہ داخل ہوگا۔

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قرض دار اپنے قرض کی وجہ سے قید ❶ میں ہوتا

۲۹۱۶- (۱۸) وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبُ الدَّيْنِ

ہے وہ قیامت کے دن اپنے پروردگار سے تہائی کا شکوہ کرے گا۔ (شرح السنۃ)

مَا سُوِّرَ بَدَنِهِ يَشْكُو إِلَىٰ رَبِّهِ الْوَحْدَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ) (البغوی الحدیث رقم

(۲۱۴۸)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تید کیا جائے گا یعنی جنت کے داخل ہونے سے روکا جائے گا۔

اور روایت کی گئی کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ قرض لیتے تھے پھر ❶ ان کے قرض خواہ نبی ﷺ کے پاس آئے تو نبی ﷺ نے ان کا تمام مال ان کے قرض میں ❷ فروخت کر دیا یہاں تک سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ مفلس ہو گئے یہ حدیث مرسل ہے اور یہ لفظ مصابیح کے ہیں اور میں نے یہ حدیث اصول میں ❸ نہیں پائی مگر مستثنیٰ میں۔

۲۹۱۷- (۱۹) وَرَوَى أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يَدَّ أَنْ فَاتَىٰ غُرْمَاوَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ كُلَّهُ فِي دِينِهِ حَتَّى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ مُّرْسَلٌ هَذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي الْأُصُولِ إِلَّا فِي الْمُتَنَقِي.

حکم الحدیث: یہ روایت مرسل ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پھر ان کے قرض خواہ الخ یعنی طلب قرض کے لئے ان احادیث میں قرض لینے کی برائی کو بیان کیا ہے اور دوسری احادیث میں قرض لینے کی فضیلت مذکور ہے اور مراد اس قرض سے وہ ہے جو اپنے یا اپنے بال بچوں یا عزیزوں کے ضروری خرچ کے لئے لیا جائے یا اللہ کی راہ میں مسکینوں اور طالب علموں اور مسافروں کے کھانے کے لئے ہو جو شخص ایسی باتوں میں قرض دار ہو جاتا ہے اور اس کی نیت ادا کرنے کی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مدد کرتا ہے اور اس کا قرض ادا کر دیتا ہے اور بغیر ضرورت کے قرض لینا کسی نے بھی جائز نہیں کہا اور ہمیشہ اولیاء اللہ اور نیک لوگ قرض لینے سے ڈرتے رہے اور اس سے پناہ مانگتے رہے اور سب سے زیادہ برا قرض وہ ہے جو ہمارے زمانہ میں لوگ لیتے ہیں اور حرام میں مبتلا ہوتے ہیں سودی قرض کسی حال میں بھی درست نہیں اگرچہ کبھی ہی شدید ضرورت ہو اور نہ سودی قرض لے کر کارخیر میں صرف کرنے سے کچھ اجر حاصل ہوگا مسلمان کو قرض لینے کی کبھی ضرورت نہیں ہوتی مگر اس حال میں کہ جب وہ یا اس کے بال بچے بھوک سے مرتے ہوں تو اس وقت بھی ضرورت کے موافق قرض لے تو اللہ تعالیٰ اس کو ادا کر دے گا رہا شادی اور موت تو اس سے شرع کے موافق زیادہ خرچ ہی نہیں ہے اور نکاح صرف ایجاب و قبول سے ہو جاتا ہے جبکہ سوئم چہلم وغیرہ یہ کام سب منع ہیں۔

❷ ان کے قرض میں الخ یعنی ان کے قرض ادا کرنے کے لئے۔ ❸ اصول میں الخ یعنی صحاح ستہ وغیرہ میں۔

سیدنا عبدالرحمن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سختی جوان تھے اور اپنے پاس ❶ کوئی چیز بھی نہ رکھتے تھے اور وہ ہمیشہ قرض لیا کرتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے اپنا سارا مال قرض میں ڈبو دیا پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ سے بات کی تاکہ ان کے قرض خواہوں ❷ سے کہیں ❸ پس اگر وہ کسی کے لئے قرض

۲۹۱۸- (۲۰) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ شَابًّا سَخِيًّا وَكَانَ لَا يُمْسِكُ شَيْئًا فَلَمَّ يَزِلُّ يَدَّ أَنْ حَتَّى أَغْرَقَ مَالَهُ كُلَّهُ فِي الدِّينِ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ لِيُكَلِّمَ غُرْمَانَهُ فَلَوْ تَرَكَوْا لِاحِدٍ لَتَرَكَوْا لِمُعَاذٍ لِأَجْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ رَسُولُ اللَّهِ

چھوڑتے تو البتہ رسول اللہ ﷺ کی خاطر معاذ کے لئے چھوڑتے پس رسول اللہ ﷺ نے ان (قرض خواہوں) کے لئے ان کا مال بیچا یہاں تک کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ مفلس ہو گئے (سعید نے بطریق ارسال اپنی سنن میں نقل کی)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ مَالَهُ حَتَّى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ - (رَوَاهُ سَعِيدٌ فِي سُنَنِهِ مُرْسَلًا) (الدارقطنی الحدیث رقم ۹۵ من باب المرأة تقتل اذا ارتدت)

فوائد الحديث: ❶ اور اپنے پاس کوئی چیز نہ رکھتے تھے الخ یعنی سخاوت کرنے کی وجہ سے۔ ❷ یعنی یہ کہ قرض چھوڑ دیں سب یا بعض۔ ❸ یعنی نبی ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کے قرض خواہوں سے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کے بارہ میں بات چیت کی تاکہ معاذ سے قرض کا مطالبہ نہ کریں مگر انہوں نے نہ چھوڑا

سیدنا شریذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”غنی کا دیر سے قرض ادا کرنا جائز کر دیتا ❶ ہے اس کی بے آبروئی کو اور اس کے سزا دینے کو“ امام ابن المبارک نے کہا جائز کر دینا اس کی بے آبروئی کا یہ ہے کہ اس کو سخت طریقہ سے ڈانٹا جائے اور اس کو سزا دینا یہ ہے کہ اس کو قید کروایا جائے۔ (ابوداؤد نسائی)

۲۹۱۹- (۲۱) وَعَنِ الشَّرِيدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي الْوَاحِدُ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوبَتُهُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُحِلُّ عِرْضَهُ يَغْلُظُ لَهُ وَعُقُوبَتُهُ يُحْبَسُ لَهُ - (رواه ابوداؤد و النسائي) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۶۲۸ و النسائی الحدیث رقم ۴۶۹۰ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۴۲۷ و احمد فی

المسند ۴/ ۳۸۹)

حكم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ جائز کر دیتا ہے الخ یعنی جو غنی ہو کر قرض خواہ کا قرض ادا نہ کرے تو اس کی آبروریزی کرنا اور اس کو قید کرنا درست ہے۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تاکہ اس پر نماز پڑھیں آپ نے فرمایا: ”کیا تمہارے اس ساتھی پر قرض ہے؟“ لوگوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا: ”کیا وہ اپنے قرض کی ادائیگی کے مطابق مال چھوڑ گیا ہے؟“ ❶ عرض کیا، نہیں آپ نے فرمایا: ”اپنے ساتھی پر نماز پڑھو، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کا قرض میرے ذمہ ہے پس آپ آگے بڑھے اور اس پر نماز پڑھی اور ایک روایت میں اس حدیث کے ہم معنی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تیرے نفس کو آگ دوزخ سے خلاصی کرے گا جیسا کہ تو نے اپنے مسلمان بھائی کی خلاصی کی، کوئی بندہ مسلمان نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی

۲۹۲۰- (۲۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَى هَذَا جِزْيَةٌ دِينَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ هَلْ تَرَكَ لَهُ مِنْ وَقَاءٍ قَالُوا لَا قَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبَكُمْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيَّ دَيْنُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدَّمَ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَفِي رَوَايَةٍ مَعْنَاهُ وَقَالَ فَكَ اللَّهُ رَهَانَكَ مِنَ النَّارِ كَمَا فَكَكَتَ رَهَانَ أَخِيكَ الْمُسْلِمِ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقْضِي عَنْ أَخِيهِ دَيْنَهُ إِلَّا فَكَ اللَّهُ رَهَانَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (رواه في شرح السنة) (البغوي الحدیث رقم ۲۱۵۵ و الدارقطنی الحدیث رقم

۲۹۱ من كتاب البيوع)

طرف سے اس کا قرض ادا کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے
نفس کی قیامت کے دن خلاصی کرے گا۔“ (شرح السنہ)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کیا چھوڑ گیا الخ یعنی مال بقدر ادائیگی کے اس حدیث پر گفتگو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی متفق علیہ حدیث میں گزر چکی
ہے۔ آپ کی عنایت اور رحم و کرم پر قربان کہ جو مال چھوڑ جائے وہ تو وارثوں کا اور جو قرض چھوڑ جائے وہ آپ کے ذمہ ہے۔

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جو شخص اس حال میں مرے کہ وہ تکبر، خیانت اور قرض سے
پاک ہو تو وہ جنت میں ❶ داخل ہوگا۔“ (ترمذی ابن ماجہ
دارمی)

۲۹۲۱- (۲۳) وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِّنَ
الْكِبْرِ وَالْغُلُولِ وَالَّذِينَ دَخَلَ الْجَنَّةَ. (رواه
الترمذی وابن ماجہ و الدارمی) (الترمذی الحدیث
رقم ۱۵۷۲ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۴۱۲ و الدارمی

الحدیث رقم ۲۵۹۲ واحمد فی المسند ۵/ ۲۷۶)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ داخل ہوگا الخ یعنی مقبولوں کے ساتھ۔

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”بے
شک کبیرہ گناہوں کے بعد جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے
اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی ایسی
حالت میں مرے کہ اس پر قرض ہو ❶ اور وہ اس کی ادائیگی
کے لئے کچھ نہ چھوڑے بقدر ادائیگی کے۔“ (احمد و ابوداؤد)

۲۹۲۲- (۲۴) وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَعْظَمَ الذُّنُوبِ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ
يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكِبَائِرِ الَّتِي نَهَى اللَّهُ عَنْهَا أَنْ
يَمُوتَ رَجُلٌ وَ عَلَيْهِ ذَيْنٌ لَا يَدْعُ لَهُ قَضَاءً. (رواه
احمد و ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۳۴۲

واحمد فی المسند ۴/ ۳۹۲)

فوائد الحدیث: ❶ کہ اس پر قرض ہوا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرض کبیرہ گناہ نہیں ہے اور اس سے نبی جو وارد ہوئی ہے تو
بسبب عارضہ کے ہے کہ اس سے لوگوں کے حقوق ضائع ہوتے ہیں اگر یہ عارضہ نہ ہو تو قرض لینا مستحب ہے۔

سیدنا عمرو بن عوف مزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے
فرمایا: ”مسلمانوں کے درمیان ❶ صلح جائز ہے مگر وہ صلح کہ
حلال کو حرام کرے یا حرام کو حلال کرے اور مسلمان اپنی شرائط
پر ہیں مگر وہ شرط کہ جو حلال کو حرام کرے یا حرام کو حلال کرے
۔“ (ترمذی ابن ماجہ ابوداؤد) اور ابوداؤد کی روایت تمام ہوئی
لفظ شرط و طہم تک

۲۹۲۳- (۲۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمِزَنِيِّ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ
الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلًّا لَا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا
وَالْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلًّا لَا
أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَأَبُو دَاوُدَ) وَانْتَهَتْ رَوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ عَلَى

شُرُوطُهُمْ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۹۴ والترمذی

الحدیث رقم ۱۳۵۲ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۳۵۳)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ خلاف شرع صلح جائز ہے اور مذہبی کوئی شرط جائز ہے باقی جس صلح یا جس شرط میں شرع کی مخالفت نہ ہو تو وہ صلح اور شرط ہر طرح سے جائز ہے اس حدیث کو ابوداؤد و ترمذی حاکم اور ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے لیکن اس کی اسناد میں کثیر بن عبداللہ ضعیف ہے اور ترمذی نے اس کو صحیح کہا لیکن ان کا قول درست نہیں ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا شاید ترمذی نے اس کو اس اعتبار سے صحیح کہا کہ اس کے اور طریق بھی ہیں کیونکہ ابوداؤد اور حاکم نے اس کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نکالا حاکم نے کہا یہ بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا اور ترمذی نے اس کو حسن کہا اور حاکم نے اس کو انس جلیف سے نکالا اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اور دارقطنی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

سیدنا سوید بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لایا میں اور مخرفہ عبدی ہجر سے ❶ کپڑا بیچنے کے لئے مکہ میں لائے تو ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ اس حال میں آئے کہ آپ پیدل تھے پس سودا کیا ہم سے پانچامہ کا ہم نے اسے بیچا اور اس جگہ ایک شخص اجرت پر وزن کرتا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ”قول اور جھکتا قول۔“ (احمد ابوداؤد و ترمذی ابن ماجہ دارمی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۹۲۴- (۲۶) عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزَامِنْ هَجَرَ فَأَتَيْنَا بِهِ مَكَّةَ فَجَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلَ فَبِعْنَاهُ وَتَمَّ رَجُلٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زِنْ وَأَرْجِعْ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۳۳۶ والترمذی

الحدیث رقم ۱۳۰۵ والنسائی الحدیث رقم ۲۵۹۲

والدارمی الحدیث رقم ۲۵۸۵ واحمد فی المسند ۴/

(۳۵۲)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہجرین یا تمام بحرین کا نام ہے۔ اس حدیث سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے پانچامہ خرید اور اس حدیث میں پہننے کا ثبوت نہیں اور جس روایت میں ہے کہ آپ نے پانچامہ پہنا وہ حدیث موضوع ہے انجاء الحلجہ ۲۹۳۵- (۲۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَيْنَ فَقَضَانِي وَزَادَنِي۔ (رواہ ابوداؤد)

آپ نے مجھ کو ادا کیا اور زیادہ دیا۔ ❶ (ابوداؤد)

(ابوداؤد الحدیث رقم ۳۳۴۷ والنسائی الحدیث رقم

(۴۵۹۱)

حکم الحدیث: یہ حدیث بخاری و مسلم میں موجود ہے۔**فوائد الحدیث:** ❶ پس مجھ کو دیا اور زیادہ دیا الخ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص قرض ادا کرتے وقت قرض خواہ کو اپنی طرف سے کچھ زیادہ دے دے تو درست ہے بشرطیکہ قرض لینے کے وقت زیادہ دینے کی شرط نہ کی ہو اور یہ سو نہیں ہے۔

۲۹۲۶- (۲۸) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ
 اسْتَفْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ
 أَلْفًا جَاءَهُ مَالٌ فَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ تَعَالَى فِي
 أَهْلِكَ وَمَالِكَ إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْأَدَاءُ۔
 (رواہ النسائی) (النسائی الحدیث رقم ۴۶۸۳ و ابن
 ماجہ الحدیث رقم ۲۴۲۴)

سیدنا عبد اللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے نبی
 ﷺ نے چالیس ہزار درہم قرض لئے، پس آپ ﷺ کے
 پاس مال آیا تو وہ چالیس ہزار درہم مجھے دیئے اور فرمایا: ”اللہ
 تعالیٰ تجھے تیرے اہل میں اور تیرے مال میں برکت کرے
 قرض کا بدلہ نہیں ❶ مگر شکریہ اور ادا کرنا۔“ (نسائی)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ قرض کا بدلہ نہیں الخ اور قرض خواہ کو اس وقت یوں کہنا چاہیے تو نے میرا حق پورا دیا اللہ تعالیٰ تجھے تیرا حق پورا دے۔
 ۲۹۲۷- (۲۹) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى
 رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ أَخْرَهُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ۔
 (رواہ احمد) (احمد فی المسند ۴/ ۴۴۲)

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
 نے فرمایا: ”کہ جس شخص کا کسی شخص پر کوئی حق ہو اور وہ اس
 میں تاخیر کرے تو یہ اس کے لیے ہر دن کے بدلہ میں صدقہ
 ہوگا۔“ ❶ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس کے لیے ہر دن کے بدلہ میں صدقہ ہوگا۔ الخ اور ایک روایت میں ہے جو کوئی محتاج پر آسانی کرے گا اس کو
 مہلت دے گا تقاضا نہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دنیا آخرت میں آسانی کرے گا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو کوئی
 چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سائے میں رکھے تو وہ محتاج کو مہلت دے یا کچھ قرضہ معاف کر دے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے
 فرمایا ایک شخص مر گیا اس سے پوچھا گیا تو نے کیا عمل کیا اس نے خود یاد کیا یا اس کو یاد دلایا گیا (اللہ کی طرف سے) کہ میں سکھ اور نقد میں چشم
 پوشی کرتا (یعنی اگر کوئی بڑا روپیہ یا شرفی بھی مجھ کو دیتا تو میں لے لیتا) اپنا نقصان گوارا کرتا لیکن دوسرے پر سختی نہ کرتا اور محتاج کو مہلت دیتا
 یہ سن کر اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔ ان تمام احادیث کو ابن ماجہ نے ”باب نظائر المعسر“ میں روایت کیا ہے۔

۲۹۲۸- (۳۰) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْأَطُولِ قَالَ مَا تَ
 أَحْيَى وَتَرَكَ ثَلَاثَ مِائَةِ دِينَارٍ وَتَرَكَ وَلَدًا صِغَارًا
 فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَّفِقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَاكَ مَحْبُوسٌ بِدَيْنِهِ فَأَقْضِ عَنْهُ
 قَالَ فَذَهَبْتُ فَقَضَيْتُ عَنْهُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ بَارَسُوكَ
 سیدنا سعد بن أطول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرا بھائی فوت
 ہوا تو وہ تین سو دینار اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا پس میں
 نے چاہا کہ میں ان پر خرچ کروں گا رسول اللہ ﷺ نے مجھے
 فرمایا: ”تیرا بھائی قید کیا گیا ہے اپنے قرض کے بدلہ میں پس
 اس کی طرف سے ادا کر“ سعد نے کہا پس گیا میں اور میں نے

قرض ادا کیا اس کی طرف سے پھر میں آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے اس کی طرف سے ادا کیا اور باقی نہیں رہی مگر ایک عورت کہ جو دودینار کا دعویٰ کرتی ہے اور اس کے پاس کوئی گواہ بھی نہیں آپ نے فرمایا: ”اس کو دے اس لئے کہ وہ سچی ❶ ہے۔“ (احمد)

اللَّهِ قَدْ قَضَيْتُ عَنْهُ وَلَمْ تَبَقْ إِلَّا امْرَأَةٌ تَدْعِي دِينَارَيْنِ وَلَيْسَتْ لَهَا بَيِّنَةٌ قَالَ أَعْطَاهَا فَإِنَّهَا صَادِقَةٌ۔ (رواہ احمد) (احمد فی المسند ۱۳۶/۴)

حکم الحدیث: دو میں سے ایک سنجھ ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وہ سچی ہے الخ نبی ﷺ کو بذریعہ دعویٰ معلوم ہو گیا ہوگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرض میراث پر مقدم ہے۔

۲۹۲۹- (۳۱) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا بِفَنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ يُوَضَّعُ الْجَنَازُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرِنَا قَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصْرَهُ قَبْلَ السَّمَاءِ فَظَرَنُوهَا طَاطًا بِصَرَةٍ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيدِ قَالَ فَسَكَنَّا يَوْمًا وَلَيْلَتًا فَلَمْ نَرَ إِلَّا خَيْرًا حَتَّى أَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا التَّشْدِيدُ الَّذِي نَزَلَ قَالَ فِي الدِّينِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ وَمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يُقْضَى دَيْنُهُ۔ (رواہ احمد) (احمد فی المسند ۲۸۹/۵)

۲۹۲۹- (۳۱) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا بِفَنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ يُوَضَّعُ الْجَنَازُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرِنَا قَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصْرَهُ قَبْلَ السَّمَاءِ فَظَرَنُوهَا طَاطًا بِصَرَةٍ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيدِ قَالَ فَسَكَنَّا يَوْمًا وَلَيْلَتًا فَلَمْ نَرَ إِلَّا خَيْرًا حَتَّى أَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا التَّشْدِيدُ الَّذِي نَزَلَ قَالَ فِي الدِّينِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ وَمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يُقْضَى دَيْنُهُ۔ (رواہ احمد) (احمد فی المسند ۲۸۹/۵)

۲۹۲۹- (۳۱) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا بِفَنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ يُوَضَّعُ الْجَنَازُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرِنَا قَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصْرَهُ قَبْلَ السَّمَاءِ فَظَرَنُوهَا طَاطًا بِصَرَةٍ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيدِ قَالَ فَسَكَنَّا يَوْمًا وَلَيْلَتًا فَلَمْ نَرَ إِلَّا خَيْرًا حَتَّى أَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا التَّشْدِيدُ الَّذِي نَزَلَ قَالَ فِي الدِّينِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ وَمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يُقْضَى دَيْنُهُ۔ (رواہ احمد) (احمد فی المسند ۲۸۹/۵)

حکم الحدیث: اس کی صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ہم مسجد کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے الخ یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم ❷ سجان بجان اللہ الخ یعنی ازراہ توجب کے۔ ❸ پس ہم نے سمجھا تھا کہ سختی سے مراد شاید عذاب ہے جو اترے گا اور وہ نہ اترے گا ❹ یہاں تک الخ یعنی اگر کئی بار اللہ کی راہ میں مارا جائے تو بھی کفارہ قرض کا نہیں ہوتا۔ باب کی احادیث میں قرض لینے کی برائی کو بیان کیا ہے اور ان احادیث کے مصداق وہ لوگ ہیں جو اپنی ذات

کے عیش اور آرام یا فضول خرچیوں یا دنیا کی واپسی تباہی رسموں کے لئے قرض لیتے ہیں اور ان کی ادا کرنے کی نیت نہیں ہوتی۔ اور جو کوئی نیک اور ثواب کے کاموں میں قرض دار ہو جائے جیسے مسلمانوں کے ساتھ سلوک کرنے میں یا یتیموں اور یتیموں کی پرورش میں اور ادا کرنے کی نیت ہو تو حق تعالیٰ سے امید ہے کہ قیامت کے دن وہ اس کے قرض کی ادائیگی کی کوئی صورت نکال دے بشرطیکہ دنیا میں اس کو اتنا مال نہ ملے جو قرضہ ادا کرنے کو کافی ہو۔ ورنہ جب مال ملے تو قرض کا فوراً ادا کرنا ضروری ہے اور ہر حال میں یہی بہتر ہے کہ قرض سے بچتا رہے جہاں تک ہو سکے لیکن اگر سخت ضرورت میں اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر قرض لے تو وہ ادا بھی کرادے گا۔

بَابُ الشَّرِكَةِ وَالْوَكَّالَةِ

شرکت اور وکالت کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

زہرہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں ان کے دادا عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ بازار کی طرف لے جاتے تھے تو وہ غلہ خریدتے پھر ان سے ابن عمر اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما ملتے تو وہ دونوں انہیں کہتے کہ ہمیں ❶ بھی شریک کر لے کیونکہ تیرے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی ہے پس وہ انہیں بھی شریک کر لیتے، اکثر اوقات فائدہ ❷ حاصل کرتا غلہ میں ایک اونٹ کے پورے بوجھ کی مقدار پس بھیجتے اسے اپنے گھر کی طرف اور برکت کی وجہ یہ تھی کہ عبد اللہ بن ہشام ❸ کی والدہ ایک دفعہ لے گئی تھیں ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے برکت کی دعا کی تھی۔ (بخاری)

۲۹۳۰- (۱) عَنْ زُهْرَةَ بِنِ مَعْبَدٍ أَنَّهَا كَانَتْ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى الْمُسَوِّقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيُلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُولَانِ لَهُ أَشْرِكُنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَاكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ قَرِيبًا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَبِعَتْ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ ذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۵۰۱)

فوائد الحدیث: ❶ ہمیں شریک کر لے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عقود میں شراکت جائز ہے۔ ❷ مقدار الخ یعنی بغیر نقصان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے۔ ❸ ہشام کی ماں الخ یعنی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انصار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے اور ہمارے مہاجر بھائیوں کے درمیان کھجوروں کے درخت تقسیم فرما دیں آپ نے فرمایا: ”ایسا نہ کرو بلکہ تم ہم سے محنت ❶ کو کفایت کرو اور ہم تمہیں پھلوں میں شریک کر لیں گے“ انصار نے کہا، ہم نے

۲۹۳۱- (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتْ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْسِمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلِ قَالَ لَا تَكْفُونَنَا الْمُنُونَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الشَّمْرِ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا۔ (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۳۲۵)

اس بات کو بخوشی قبول کیا۔ (بخاری)

فوائد الحديث: ❶ تم ہم سے محنت کو کفایت کرو الخ جب مہاجر اپنا گھر بار چھوڑ کر مدینہ چلے آئے تو انصار نے عرض کیا کہ ہمارے باغات ہمارے درمیان تقسیم کر دیجئے تو اس وقت نبی ﷺ نے یہ حدیث فرمائی یعنی تم ہی ان کی حفاظت و محنت اپنے ذمہ رکھو یہ بیچارے کاشتکاری نہیں جانتے اور جب پھل اترے گا تو ان کو تقسیم کر دینا انصار پر قربان جائیں کہ جنہوں نے نبی ﷺ کے حکم کو نہ لوٹایا اور بسر و چشم منظور کیا۔ اس حدیث میں شراکت کی صحت کا بیان ہے۔

سیدنا عروہ بن ابوالجعد الباری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو ایک دینار دیا ❶ تاکہ وہ ان کے لئے ایک سکری خریدے پس اس نے آپ کے لئے دو بکریاں خریدیں اور ان میں سے ایک بکری ایک دینار کے بدلہ میں فروخت کر دی اور آپ کے پاس ایک بکری اور ایک دینار لے آیا تو رسول اللہ ﷺ نے عروہ رضی اللہ عنہ کے لئے برکت کی دعا کی پھر اگر وہ مٹی بھی خریدتے تو ضرور اس میں فائدہ اٹھاتے۔ (بخاری)

۲۹۳۲- (۳) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِينَارًا لِيَشْتَرِيَ لَهُ شَاةً فَأَشْتَرَى لَهُ شَاتَيْنِ فَبَاعَ أَحَدَهُمَا بِدَيْنَارٍ وَآتَاهُ بِشَاةٍ وَدَيْنَارٍ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبُيعَ بِالْبَرَكَةِ فَكَانَ لَوْ اشْتَرَى ثَوَابًا لَرَبِحَ فِيهِ. (رواه البخاری) (البخاری الحديث)

رقم ۳۶۴۲ ابو داؤد الحديث رقم ۳۳۸۴ والترمذی

الحديث رقم ۱۲۵۸ وابن ماجه الحديث رقم ۲۴۰۲

واحمد في المسند ۴/ ۳۷۵

فوائد الحديث: ❷ اس کو ایک دینار دیا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسی چیزوں میں وکیل بنانا جائز ہے جن میں شرعاً نیابت جاری ہو سکتی ہے اور جو شخص غیر کامل اس کی اجازت کے بغیر بیچ دے تو وہ بیع منقعد ہو جاتی ہے لیکن اس کا صحیح ہونا مالک کی اجازت پر موقوف ہوتا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے ”اللہ عز وجل فرماتا ہے: میں تیسرا ❶ ہوں دو شریکوں کا جب تک کہ ان کا ایک اپنے شریک سے خیانت نہیں کرتا پھر جس وقت وہ اس کی خیانت کرتا ہے تو میں ان دونوں کے درمیان سے نکل جاتا ہوں۔“ (ابوداؤد) اور رزین نے زیادہ کیا کہ ”اور شیطان (ان کے درمیان) آ جاتا ہے۔“

۲۹۳۳- (۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَإِذَا خَانَ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا. (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَزَادَ رَزِينٌ وَجَاءَ الشَّيْطَانُ. (ابوداؤد الحديث رقم ۳۳۸۳)

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❸ میں تیسرا ہوں دو شریکوں کا الخ یعنی ان کی مدد کرتا ہوں۔

۲۹۳۴- (۵) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے نبی ﷺ نے

فرمایا: ”اگر امانت اس شخص کی جس نے تجھ کو امانت دار بنایا ہے اور خیانت نہ ❶ کر اس شخص کی جس نے تیری خیانت کی ہے۔“ (ترمذی ابو داؤد دارمی)

قَالَ اِلَّا مَانَةً اِلَى مَنْ اِتْمَنْكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ۔ (رواہ الترمذی، وابوداؤد، والدارمی)

(ابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۳۵ و الترمذی الحدیث رقم ۲۵۹۷)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہ خیانت کرنا خیر مراد یہ ہے کہ نہ معاملہ کر خائن سے مانند اس کے معاملہ کے پس تو اس کی مثل ہوگا اور اس میں وہ شخص داخل نہیں جو کسی منکر سے اپنا حق لے کیونکہ حق لینا زیادتی نہیں اور خیانت زیادتی ہے مثلاً کسی کا کچھ حق کسی کے ذمہ آتا ہو اور حق دار ہو تو اس کے مال میں سے اپنے حق کے مطابق لے لے، مثلاً دس روپے اس کے کسی کے ذمہ تھے اور یہ اس کے روپوں پر قادر ہو تو دس روپے لے لے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے خیبر کی طرف نکلنے کا ارادہ کیا پس ❶ میں نبی ﷺ کے پاس آیا انہیں سلام کیا اور کہا کہ میں خیبر کی طرف جانا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا: ”جس وقت کہ تو پہنچے میرے وکیل کے پاس تو اس سے پندرہ وسق لے لینا اور اگر وہ تجھ سے کوئی نشانی مانگے تو اپنا ہاتھ اس کے حلق پر رکھ دینا۔“ ❷ (ابوداؤد)

۲۹۳۵- (۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ارَدْتُ الْخُرُوجَ اِلَى خَيْبَرَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ اِنِّي ارَدْتُ الْخُرُوجَ اِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ اِذَا اَتَيْتَ وَكَيْلِي فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ سَقًّا اِنْ اَبْتَعِيَ مِنْكَ اَيَّةَ قَضْعٍ يَدَكَ عَلَى تَرْفُوتِهِ۔ (رواہ ابو داؤد)

(ابوداؤد الحدیث رقم ۳۶۳۲)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس میں نبی ﷺ کے پاس آیا الخ یعنی بارادہ رخصت ہونے کے۔ ❷ ہاتھ رکھنا الخ نبی ﷺ نے اس وکیل کو تعلیم کر دیا ہوگا کہ جو کوئی میری طرف سے کچھ لینے آئے اور تو اس سے کسی نشانی کا مطالبہ کرے اور وہ تیرے حلق پر ہاتھ رکھے تو جان لینا کہ اسے میں نے بھیجا ہے اور پندرہ وسق یعنی کھجوریں اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین چیزوں میں برکت ہے بیچنا بوجہ اور مضاربہ ❶ اور گیارہوں کا ملانا جو کے ساتھ گھر کے لئے نہ کہ بیچنے کے لئے۔“ (ابن ماجہ)

۲۹۳۶- (۷) عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ فِيهِنَّ الْبَرَكَةُ الْبَيْعُ إِلَى أَجَلٍ وَالْمُقَارَضَةُ وَاخْلَاطُ الْبَرِّ الشَّعْبِ لِلْبَيْتِ لَا لِلْبَيْعِ۔ (رواہ ابن ماجہ) (ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۲۸۹)

(۲۲۸۹)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور مضاربہ بت مضاربہ بت یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو اپنا روپیہ دے اور وہ اس میں محنت و تجارت کرے اس شرط پر کہ نفع میں دونوں کا حصہ ہوگا۔

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک دینار دے کر بھیجا تا کہ آپ کے لئے اس دینار سے قربانی خرید لائے، پس حکیم رضی اللہ عنہ نے اس دینار سے ایک مینڈھا خرید کر کے دو دیناروں کے عوض فروخت کر ڈالا واپسی پر آپ کے لئے ایک دینار سے قربانی خریدی (چنانچہ) قربانی اور باقی بچا ہوا دینار آپ کے پاس لے آیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار کا صدقہ کر دیا اور حکیم رضی اللہ عنہ کے لئے دعائے برکت کی کہ اللہ تعالیٰ اس کی تجارت میں برکت عطا کرے۔“ (ترمذی، ابوداؤد)

۲۹۳۷- (۸) وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهُ دِينَارًا لِيَشْتَرِيَ لَهُ بِهِ أُصْحِيَّةً فَأَشْتَرَى كَبْشًا بِدِينَارٍ وَبَاعَهُ بِدِينَارَيْنِ فَرَجَعَ فَأَشْتَرَى أُصْحِيَّةً بِدِينَارٍ فَجَاءَ بِهَا وَبِالدِّينَارِ الَّذِي اسْتَفْضَلَ مِنَ الْأُخْرَى فَتَصَدَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّينَارِ فَدَعَا لَهُ أَنْ يُبَارِكَ لَهُ فِي تِجَارَتِهِ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۳۸۶ و الترمذی الحدیث رقم ۱۲۵۷)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

بَابُ الْغَضَبِ وَالْعَارِيَةِ

غضب اور عاریۃ لینے کا بیان ① الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص ازراہ ظلم باشت بھر زمین سے (بھٹھیا) لے تو ② وہ بطور طوق کے اس کی گردن میں قیامت کے دن پہنائی جائے گی ساتوں زمینوں میں سے۔“ (بخاری، مسلم)

۲۹۳۸- (۱) عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يَكُونُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ۔

(متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ۳۱۹۸ و مسلم الحدیث رقم (۱۴۰- ۱۶۱) و الترمذی الحدیث رقم ۱۴۱۸ و الدارمی الحدیث رقم ۲۶۰۶ و احمد فی

المسند ۱/ ۱۸۷)

فوائد الحدیث: ①: غضب اور عاریۃ کے بیان میں الخ غضب چھین لینا ہے مال کسی کا ناحق ازراہ ظلم کے بغیر چوری کے۔

②: وہ زمین بطور طوق کے اس کی گردن الخ طہرائی اور احمد رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلم سے کسی کی زمین ایک باشت برابر بھی چھین لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو مجبور کرے گا کہ اس زمین کو سات طبق تک کھودے پھر اس کے گلے میں قیامت کے دن اس کا طوق ڈالا جائے گا یہاں تک کہ حساب سے فراغت ہو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زمین کھد کر اس کے گلے میں مثل طوق ہونے کی یہ صورت ہے کہ ظالم زمین میں دھنسا یا جائے گا تو زمین مثل طوق ہو جائے گی چنانچہ اس باب کی فصل ثالث کی پہلی اور دوسری حدیث میں اس کا بیان صاف ہے لہذا اس سے معلوم ہوا کہ زمین کا غضب کرنا نہایت ہی سخت گناہ ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 ”کوئی شخص کسی شخص کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے
 بغیر نہ دے، کیا تمہارا ایک پسند کرتا ہے کہ آئے اس کے
 خزانہ میں کوئی پس توڑا جائے اس کا خزانہ اور اس کا غلہ اٹھایا
 لیا جائے اور اسی طرح محفوظ کرتے ❶ ہیں ان کے جانوروں
 کے تھن ان کے طعموں کو۔“ (مسلم)

۲۹۳۹- (۲) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمَنْ أَحَدٌ مَا شِئَ أَمْرِي بِغَيْرِ إِذْنِهِ أَيَحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُؤْتِيَ مَشْرَبَتَهُ فَتُكْسَرَ خِزْرَانَتُهُ فَيَنْتَقَلَ طَعَامُهُ وَإِنَّمَا يَخْزَنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعَمَاتِهِمْ۔ (رواه مسلم) (البخاری
 الحدیث رقم ۲۴۳۵ و مسلم الحدیث رقم ۱۳)۔
 ۱۷۲۶) و ابوداؤد الحدیث رقم ۲۶۲۳ و ابن ماجہ
 الحدیث رقم ۲۳۰۲ و الموطا الحدیث رقم ۱۷ من
 کتاب الاستئذان

فوائد الحدیث: ❶ اور اسی طرح محفوظ کرتے ہیں الخ یعنی ان کے جانوروں کے تھن کو ٹھڑی کی طرح ہیں ان کے دودھ کی حفاظت کے واسطے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ اپنی کسی زوجہ محترمہ کے پاس تھے پس امہات المؤمنین میں سے کسی ایک نے پلیٹ بھیجی کہ اس میں کھانا تھا، پس اس بی بی نے جس کے گھر میں نبی ﷺ موجود تھے خادم کے ہاتھ کو مارا تو وہ پلیٹ گری اور ٹوٹ گئی، نبی ﷺ نے پلیٹ کے ٹکڑے جمع کئے پھر ٹکڑوں میں کھانا اکٹھا کیا جو کہ پلیٹ میں تھا اور فرمایا: ”تمہاری ماں نے غیرت ❶ کی پھر خادم کو ٹھہرائے رکھا یہاں تک کہ اس زوجہ محترمہ کے پاس سے پلیٹ لائی گئی جس کے گھر میں آپ تھے صحیح پلیٹ اس زوجہ محترمہ کی طرف بھیجی، جن کی پلیٹ توڑی گئی تھی اور ٹوٹی ہوئی پلیٹ اس کے گھر میں رکھ دی کہ جس نے توڑی تھی (بخاری)

۲۹۴۰- (۳) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِصَحْفَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَأَنْقَلَبَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَ الصَّحْفَةَ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُولُ غَارَتْ أُمُكُمْ ثُمَّ حَسَّ الْخَادِمُ حَتَّى أَتَى بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ هُوَ فِي بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى النَّبِيِّ كَسِرَتْ صَحْفَتَهَا وَأَمْسَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ كَسِرَتْ۔ (رواه البخاری) (البخاری

الحدیث رقم ۵۲۲۵ و النسائی الحدیث رقم ۳۹۵۵

واحمد فی المسند ۳/ ۲۶۳)

فوائد الحدیث: ❶ اور فرمایا کہ تمہاری ماں نے غیرت کی الخ بعض روایات میں آیا ہے کہ نبی ﷺ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے اور ام المؤمنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کو کھانا بھیجا تھا، رشک کرنا عورتوں میں پیدا کنی چیز ہے خصوصاً سکنوں میں، لہذا شرع میں اس پر پکڑ نہیں، اسی لیے آپ نے بھی ان پر کچھ غصہ نہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ آپ کا کمال عقل اور تواضع اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے

ساتھ خوش مزاجی پروردگار کی ایک نعمت تھی اور تمہاری ماں نے اس لیے یہ خطاب عام ہے اس قصہ بننے والوں سے آپ نے اپنی زوجہ محترمہ کی طرف سے عذریہ بیان کیا کہ یہ بات صادر ہوئی ہے بہ سبب غیرت کے کہ عورتوں میں ایک پیدائشی بات ہے اور یہ اس لئے فرمایا کہ لوگ اس فعل کو برائی پر محمول نہ کریں بلکہ جان لیں کہ باقتضائے بشری یہ امر صادر ہوا۔ اور قاضی نے کہا اس حدیث کو اس باب میں اس لئے لائے کہ پلیٹ کا توڑنا ایک طرح کا غضب تھا اس لئے کہ غیر کا مال تلف کرنا تھا یا یہ کہ بطور تحفہ کے طعام کا بھیجنا تھا اور جس پلیٹ میں طعام آیا تھا وہ بطریق عاریت کے تھی۔

سیدنا عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹنے اور مشلہ ❶ کرنے سے منع فرمایا۔ (بخاری)

۲۹۴۱- (۴) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ التُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ۔ (رواہ

البخاری) (البخاری الحديث رقم ۲۴۷۴)

فوائد الحديث: ❶ مشلہ کہتے ہیں ناک کان وغیرہ کے کاٹنے کو اور مسلمان کا مال لوٹنا حرام ہے اور مشلہ بھی حرام ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرہن ہوا جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم دنیا سے رخصت ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو چھ ❶ رکوع اور چار سجدہ کے ساتھ نماز پڑھائی پھر نماز سے فارغ ہوئے اس حال میں کہ پورا آفتاب روشن ہو گیا اور فرمایا: ”کوئی چیز نہیں کہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے مگر وہ میں نے اپنی اس نماز میں دیکھی ہے بے شک دوزخ لائی گئی اور یہ اس وقت تھا کہ جب تم نے مجھ کو پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا میں پیچھے اس لئے ہٹا کہ مجھے اس کی گرمی پہنچنے کا خطرہ تھا اور میں نے اس میز سے سرے کی لاٹھی ❷ والے کو بھی دیکھا کہ وہ اپنی انتڑیاں دوزخ میں کھینچتا تھا اور اسے یہ سزا اس لئے ملی کہ وہ حاجیوں کی چیزیں اپنی خیم دار لاٹھی سے چراتا تھا پس اگر پتہ چل جاتا تو کہتا میری لاٹھی سے انک گئی ہے اور اگر پتہ نہ چلتا تو اس چیز کو لے جاتا اور یہاں تک کہ میں نے دوزخ میں ایک بلی والی عورت کو دیکھا کہ اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا تو وہ اسے کچھ کھلاتی تھی اور نہ ہی اسے چھوڑتی تھی تاکہ وہ حشرات ❸ الارض کھائے یہاں تک کہ بھوک کی وجہ سے وہ بلی مر گئی پھر بہشت لائی گئی اور یہ اس وقت تھا جب کہ تم نے

۲۹۴۲- (۵) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بَارِعَ سَجَدَاتٍ فَأَنْصَرَفَ وَقَدْ أَضَتْ الشَّمْسُ وَقَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ إِلَّا قَدَرْتُمُوهُ فِي صَلَاتِي هَذِهِ لَقَدْ جِئْتُ بِالنَّارِ وَذَلِكَ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ أَنْ يُصِيبَنِي مِنْ لَفْحِهَا وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمُحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَةً فِي النَّارِ وَكَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمُحْجِنِهِ فَإِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ إِنَّمَا تَعْلَقُ بِمُحْجِنِي وَإِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ حَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَةَ الْهَرَّةِ الَّتِي رَبَطْتُهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَائِشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَنَّةِ وَذَلِكَ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَقْدُمْتُ حَتَّى قُمْتُ فِي مَقَامِي وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِنَنْظُرُوا إِلَيْهِ ثُمَّ بَدَأَ إِلَيَّ أَنْ لَا أَفْعَلَ۔ (رواہ مسلم)

(مسلم الحديث رقم ۱۰ - ۹۰۴) واحمد في المسند

(۳۱۸/۳)

مجھے آگے بڑھتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ میں اپنے کھڑے ہونے کی جگہ میں کھڑا ہوا اور میں نے اپنا ہاتھ لمبا کیا اس ارادہ سے کہ اس کے پھلوں میں سے کچھ لوں تاکہ تم بھی اسے دیکھو لیکن مجھے خیال آیا کہ ایسا نہ کروں۔“ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ چھ رکوع چار تجود کے ساتھ اربع یعنی دو رکعات پڑھیں اور ہر رکعت میں تین تین رکوع کئے اور دو دوجہ ادا کیے۔ ❷ لاٹھی والے کو اربع یعنی عمرو بن لُحی کو۔ ❸ اس حدیث میں خشاش کا لفظ ہے خاء معجمہ یعنی زمین کے کیڑے اور بعض نے خشاش کہا ہے خائے طلی سے اور یہ سہو ہے کیونکہ خشاش خشک گھاس کو کہتے ہیں۔ اسی سے خشش ہے اور وہ لمبی کی غذا نہیں ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جان دار کو قید کر رکھنا اور اس کو خوراک نہ دینا حتیٰ کہ وہ ہلاک ہو جائے بہت بڑا گناہ ہے جس کی وجہ سے آدمی دوزخ میں جائے گا۔

۲۹۴۳- (۶) وَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ قَزْعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُقَالُ لَهُ الْمُنْدُوبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَ إِنَّا وَجَدْنَاهُ لِكَبْحَرٍ (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۲۶۲۷ و مسلم الحدیث رقم ۴۹-۲۳۰۷) و ابو داؤد الحدیث رقم ۴۹۸۸ و الترمذی الحدیث رقم ۱۶۸۶ و احمد فی المسند ۱۷۱/۳)

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سنا مدینہ میں گھبراہٹ واقع ہوئی تو ❶ نبی ﷺ نے ابوطحہ رضی اللہ عنہ سے عاریہ گھوڑا مانگا پھر اس گھوڑے پر جس کا نام مندوب تھا سوار ہوئے اور جب واپس ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ: ”میں نے کوئی خطرے کی چیز نہیں دیکھی اور میں نے ❷ اس (گھوڑے) کو سمندر کی طرح (تیز رفتار) پایا ہے۔“

فوائد الحدیث: ❶ پس عاریہ الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عاریہ کسی چیز کا کسی سے لینا جائز ہے۔ ❷ میں نے اس گھوڑے کو تیز رفتار پایا الخ سیدنا ابوطحہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا بہت ست رفتار تھا لیکن نبی ﷺ کی سواری مبارک سے تیز رفتار ہو گیا آپ کے سوار ہونے پر قربان۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

۲۹۴۴- (۷) عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَحْبَبَ أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ وَ لَيْسَ لِعِمْرُقٍ ظَلَمٌ حَقٌّ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُو دَاوُدَ) (ابو داؤد الحدیث رقم ۳۰۷۳ و الترمذی الحدیث رقم ۱۳۷۸)

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کہ بجز زمین کو آباد کرے تو وہ ❶ اسی کی ہی ہے اور رگ ظالم کے واسطے کوئی حق نہیں۔“ ❷ (احمد ترمذی ابو داؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس وہ اسی کی ہی ہے الخ بشرطیکہ کسی کی ملکیت میں نہ ہو۔ ❷ اور رگ ظالم کے واسطے کوئی حق نہیں الخ ظالم مالک نے کہا کہ ظلم سے تصرف کرنے کی مثال یہ ہے کہ جیسے وہاں گڑھا کھودے یا کچھ زمین پر قبضہ کرے یا درخت لگائے۔

اور مالک رحمہ اللہ نے عروہ رحمہ اللہ سے روایت کی بطریق ارسال کے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ابو حرہ رقاشی نے اپنے چچا رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خبردار! نہ ظلم کرو، خبردار! نہیں حلال کسی شخص کا مال مگر اس کی خوشی کے ساتھ۔“ (تمتہ فی شعب الایمان) اور دارقطنی نے مجتبیٰ میں روایت کیا۔

-

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”نہیں ❶ ہے جلب اور جب اور شغار اسلام میں نہیں ❷ ہے اور جو شخص ڈاکہ زنی کرے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“ (ترمذی)

۲۹۴۵- (۸) وَ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔ (الموطا

الحديث رقم ۲۶ من كتاب الاقضية)

۲۹۴۶- (۹) وَعَنْ أَبِي حُرَّةٍ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا تَظْلِمُوا أَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ إِلَّا بِطَيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ (رَوَاهُ الْيُهَنَّا فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَالْذَّارِقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبَى) (احمد فی المسند ۷۲/۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث صحیح ہے۔

۲۹۴۷- (۱۰) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا جَلْبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمِنْ انْتَهَبَ نَهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔ (رواه الترمذی) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۵۸۱

والترمذی الحدیث رقم ۱۱۲۳ والنسائی الحدیث رقم

۳۳۳۴ واحمد فی المسند ۴/۴۳۹)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ نہیں ہے جلب اور جب اور جب الخ صدقہ جو جلب اور جب ہوتا ہے اس کا بیان تو کتاب الزکوٰۃ میں ہو چکا رہا گھوڑ دوڑ میں جلب اور جب تو اس کو ہم کتاب الجہاد میں ان شاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔ ❷ اور شغار اسلام میں نہیں ہے الخ شغلہ یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے سے کہے کہ تو اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح مجھ سے کر دے اس شرط پر کہ میں اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح تجھ سے کر دوں اور دونوں طرف سے کچھ مہر مقرر نہ کیا جائے بلکہ ہر ایک جانب سے مہر یہی ہو کہ دوسرے کی بہن یا بیٹی حاصل کرے۔

سائب بن یزید سے روایت ہے کہ ان کے باپ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: ”کہ تمہارا ایک لاشی نہ لے اپنے بھائی کی کھیتے ہوئے ❶ قصد کرنے والا پس جو شخص کہ اپنے بھائی کی لاشی لے تو اسے چاہیے کہ اس کو واپس لے لے دے۔“ (ترمذی و ابوداؤد) اور ابوداؤد کی روایت لفظ جاد تک ہے۔

۲۹۴۸- (۱۱) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ عَصَا أَخِيهِ لَاعِبًا جَادًا فَمَنْ أَحَدَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيُرْدهَا إِلَيْهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَرَوَّاهُ إِلَى قَوْلِهِ جَادًا) (ابوداؤد الحدیث رقم ۵۰۰۳ والترمذی

الحديث رقم ۲۱۶۰ واحمد فی المسند ۴/۲۱۱)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحديث: ۵ کھیلے ہوئے قصد کرنے والا الخ یعنی ظاہر میں تو نبی کرے اور اس کے نہ دینے کا ارادہ ہو۔

۲۹۴۹- (۱۲) وَعَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ وَيَتَّبِعُ الْبَيْعُ مَنْ بَاعَهُ (رواه احمد و ابوداؤد و النسائي) (ابوداؤد الحديث رقم ۳۵۳۱ والنسائي الحديث رقم ۴۶۱ واحمد في المسند ۵/ ۱۳)

حكم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے البتہ دوسری ایک سند صحیح موجود ہے۔

فوائد الحديث: ۵ پس وہ اس کا زیادہ حق دار ہے الخ یعنی اصل مالک جس کا مال چوری کیا گیا تھا وہ اپنی چیز لے لے۔
 ۵ اور مول لینے والا اس شخص کا پیچھا کرے الخ یعنی خریدار چور کی تلاش کرے یہاں تک کہ چور کا پتہ چل جائے اور وہ گرفتار ہو اور اگر جس سے اس نے مول لیا وہ نہ ملے تو اس کا رویہ گیا لیکن اصل مالک اپنی چیز لے لے گا۔

۲۹۵۰- (۱۳) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذْتُ حَتَّى تُؤَدَّى (رواه الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجه) (ابوداؤد الحديث رقم ۳۵۶۱ و الترمذی الحديث رقم ۱۲۶۶ و ابن ماجه الحديث رقم ۲۴۰۰ و الدارمی الحديث رقم ۲۵۹۶ واحمد في المسند ۵/ ۸)

حكم الحديث: مندا احمد میں صحیح سند سے موجود ہے۔

فوائد الحديث: ۱ یہاں تک کہ ادا کرے الخ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عاریت کا ضمان مستعیر پر لازم ہے اور شاید یہ حدیث اس حالت پر محمول ہو جب کہ مستعیر کی غفلت یا قصور کی وجہ سے وہ چیز تلف ہو جائے تو اس حالت میں بالاتفاق اس پر تاوان لازم ہوگا۔

۲۹۵۱- (۱۴) وَعَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيْصَةَ أَنَّ نَافَةَ لِبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَلَى أَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَأَنَّ مَا أَفْسَدَتْ الْمَوَاشِي بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلَى أَهْلِهَا (رواه مالك و ابوداؤد و ابن ماجه) (ابوداؤد الحديث رقم ۳۵۶۹ و ابن ماجه الحديث رقم ۲۳۳۲ و الموطا الحديث رقم ۵۰۱)

سیدنا حرام بن سعد بن محیصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک باغ میں چلی گئی اور خراب کیا پس رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا ”باغوں کی نگہ رانی باغ والوں پر ہے دن کو اور وہ باغ جن کو مواشی رات کو ۱ خراب کرے تو مواشی کے مالکوں پر بدلہ دینا آتا ہے۔“ (مالک ابوداؤد ابن ماجہ)

۳۷ من کتاب الافضیة واحمد فی المسند ۵/ ۴۳۶)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مواشی کے مالکوں پر بدلہ دینا آتا ہے ارجح اس لئے کہ رات کو جانوروں والوں کو چاہیے کہ اپنے جانور باندھ کر رکھیں جب انہوں نے چھوڑ دیا اور کسی کا نقصان کیا تو نقصان ان کو بھرنا پڑے گا۔

۲۹۵۲- (۱۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ جَبَّارٌ وَقَالَ النَّارُ جَبَّارٌ۔
سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ❶
”پاؤں معاف ہے۔“ اور فرمایا: ”آگ بھی معاف ہے۔“
(رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۴۵۹۲ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۵۷۶)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پاؤں معاف ہے ارجح یعنی اگر کسی کا جانور بلا تعدی مالک کے کسی کو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اس کے مالک پر تاوان نہیں اسی طرح اگر کسی نے آگ جلائی بغیر قصد کسی کی ایذا رسانی کے اور کسی کی چیز پر اس سے اتفاقاً انگارہ جا پڑا اور جل گئی تو آگ جلائے والے پر تاوان نہیں۔

۲۹۵۳- (۱۶) وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَا شِئَ فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيُسْتَأْذِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا فَلْيَصْرُثْ ثَلَاثًا فَإِنْ أَجَابَهُ أَحَدٌ فَلْيُسْتَأْذِنْهُ وَإِنْ لَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيُشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ۔
حسن بوسطی نے سیدنا سمیرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت کہ تم میں سے کوئی مواشی کے پاس آئے پس اگر ان میں ان کا مالک ہو تو اس سے اجازت مانگے اور اگر مالک اس کے پاس نہ ہو تو اسے چاہیے کہ تین بار آواز بلند کرے اگر اس کو کسی نے جواب دیا تو اس سے پوچھ لے اور اگر اس کو کسی نے جواب نہ دیا تو دودھ ❶ دہوے اور پی لے اور اس میں سے کچھ اٹھا کر نہ لے جائے۔“ (ابوداؤد والترمذی الحدیث رقم ۱۲۹۶)

حکم الحدیث: اس کی سند میں تالیس ہے لیکن اس کا شاہد صحیح سند سے موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس دودھ دوہے اور پی لے ارجح یہ حدیث اور آئندہ حدیث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی جس میں میوہ کھانے کی اجازت مذکور ہے اس حالت پر محمول ہیں کہ جب آدمی بھوک کی وجہ سے بے تاب ہو تو ایسی حالت میں حرام حلال ہو جاتا ہے پھر میوہ یا دودھ بغیر اجازت کھا لینا بدربجہ اولیٰ درست ہوگا لیکن یہ ضروری ہے کہ بقدر سردرق کھائے ضرورت سے زیادہ اس کا مال خراب نہ کرے، جمہور علماء کا یہی قول ہے۔
۲۹۵۴- (۱۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَأْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔ (الترمذی الحدیث رقم ۱۲۸۷ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۳۰۱)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۹۵۵- (۱۸) وَعَنْ أُمِّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ مِنْهُ اِذْرَاعَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ اَعْضَبَايَا مُحَمَّدٌ قَالَ بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم

۳۵۶۲ واحمد فی المسند ۶/ ۴۶۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ کہ واپس کر دی جائیں گی اگر صفوان اس وقت کافر تھے۔ پھر مشرف بہ اسلام ہوئے اللہ حدیث کے نزدیک امانت اور عاریت کا ایک ہی حکم ہے اگر امانت امانت دار کے پاس اور عاریت مستعیر کے پاس تلف ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں آتا مگر اس صورت میں کہ امانت دار یا مستعیر کی غفلت یا قصور سے وہ چیز تلف ہو جائے اور یہ حدیث بھی اسی پر محمول ہے۔

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”عاریت ادا کی جائے اور دودھ کے لئے لیا جانے والا جانور واپس کیا جائے“ قرض ادا کیا جائے اور ضامن ضمان بھرنے والا ہے۔“ (ترمذی ابوداؤد)

۲۹۵۶- (۱۹) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْعَارِيَةُ مَوْدَاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ وَالذَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّرْعِيمُ غَارِمٌ۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم

۳۵۶۵ و الترمذی الحدیث رقم ۱۲۶۵ وابن ماجہ

الحدیث رقم ۲۳۹۸ واحمد فی المسند ۵/ ۲۶۷)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سیدنا رافع بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں لڑکا تھا تو انصار کی کھجوروں کے درختوں پر پتھر پھینکتا تھا مجھے نبی ﷺ کے روہر لایا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اے لڑکے! کھجوروں پر پتھر کیوں پھینکتا ہے؟ میں نے کہا میں کھجوریں کھاتا ہوں آپ نے فرمایا: ”پتھر نہ پھینک اور جو اس کے نیچے گرا پڑا ہو اسے کھائے“ ❶ پھر میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا: ”یا الہی! تو اس کا پیٹ بھر۔“ (ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ) اور ہم عمرو بن شعیب کی حدیث لفظ کے باب میں ذکر کریں گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

۲۹۵۷- (۲۰) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا أَرْمِي نَخْلَ الْأَنْصَارِ فَأَتَانِي بَنِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ قُلْتُ أَكُلُ قَالَ فَلَا تَرْمِ وَكُلْ مِمَّا سَقَطَ فِي أَسْفَلِهَا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اشْبِعْ بَطْنَهُ۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ) وَسَنَدُ كُرْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِي بَابِ اللَّقْطَةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۶۲۲ و الترمذی الحدیث رقم ۱۲۸۸ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۲۹۹ واحمد فی المسند ۵/ ۳۱)

حکم الحدیث: اس کی سند میں جہالت ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جو گرا پڑا ہوا سے کھالے اُلج جو میوہ درخت سے گرے اس کا مالک کی اجازت کے بغیر کھالینا درست ہے یا نہیں اس میں بھی علماء کا اختلاف ہے بعض نے کہا ہر ملک کا دستور علیحدہ ہے شاید مدینہ میں یہ دستور ہوگا کہ درخت سے جو میوہ گرے اس کے کھانے کی عوام کو اجازت ہوگی اور اس سے منع نہ کرتے ہوں گے تو آپ نے اسی دستور کے موافق اجازت دی۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۲۹۵۸- (۲۱) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ۔ (رواہ البخاری) (المسند ۹۹/۲)

سالم نے اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص زمین سے کچھ ناحق لے اس کو قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسیا جائے گا۔“ (بخاری)

فوائد الحدیث: ❶ شاید بعض چھیننے والوں کو خسف کے ساتھ عذاب ہو اور بعض کو طوق کے ساتھ اور بعض کو اس زمین کے اٹھانے کے ساتھ۔ باب کی آخری حدیث میں آیا ہے کہ جو بالشت بھر زمین کسی کی ظلم سے چھین لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو مجبور کرے گا کہ اس زمین کو سات طبق تک کھودے پھر اس کے گلے میں قیامت کے دن اس کا طوق ڈالا جائے گا یہاں تک کہ حساب سے فراغت ہو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ظالم زمین میں دھنسیا جائے گا تو زمین مثل طوق ہو جائے گی اور حدیث آئندہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کھدا کر اس کے گلے میں مثل طوق پڑے گی تاکہ وہ ظالم سب لوگوں کے سامنے ذلیل ہو، معلوم ہوا کہ زمین کا غضب کرنا نہایت سخت گناہ ہے۔

۲۹۵۹- (۲۲) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كُفِّفَ أَنْ يَحْمِلَ تَرَابَهَا الْمُحْشَرُ۔ (رواہ احمد) (المسند ۱۷۲/۴)

سیدنا یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”جو شخص ناحق زمین لے اسے مجبور کیا جائے گا کہ وہ محشر میں لیس کی مٹی سر پر اٹھائے۔“ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند جدید ہے۔

۲۹۶۰- (۲۳) وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ كَلَّفَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَحْفِرَهُ حَتَّى يَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ أَرْضِينَ ثُمَّ يُطَوَّقَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ۔ (رواہ احمد) (المسند ۱۷۳/۴)

اور انہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”جو شخص کسی کی زمین ایک بالشت برابر بھی ظلم سے چھین لے تو اللہ عزوجل اسے تکلیف دے گا کہ وہ اسے کھودے یہاں تک کہ ساتوں زمینوں تک پہنچے پھر طوق بنا کر وہ زمین اس کے گلے میں قیامت کے دن ڈالی جائے گی یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔“ (احمد)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

بَابُ الشُّفْعَةِ

شفعہ کا بیان ①

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے شفعہ کے ثابت ہونے کا حکم فرمایا: ”ہر چیز میں کہ جو تقسیم نہ کی گئی ہو اور جس وقت کہ حد بندی کر دی جائے اور راہیں پھیری جائیں تو شفعہ نہیں۔“ (بخاری)

۲۹۶۱- (۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَالٍ يُقْسَمُ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطَّرِيقُ فَلَا شُفْعَةَ۔ (رواہ البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۲۱۳ و ابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۱۴ و الترمذی الحدیث رقم ۱۳۷۰ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۴۹۹ و احمد فی المسند ۳/ ۳۹۹)

فوائد الحدیث: ① شفعہ اس حق کو کہتے ہیں جو شریک کو جائیداد بیچنے وقت حاصل ہوتا ہے اور وہ حق یہ ہے کہ جو قیمت دوسرا خریدار دیتا ہے وہی قیمت ادا کر کے وہ جائیداد لے لے۔ ② پس شفعہ نہیں اس حق حدیث سے جمہور اور اہل حدیث نے استدلال کیا ہے کہ شفعہ شریک کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں ہے اور شفعہ جائیداد غیر منقولہ میں خاص ہے اور اس میں کہ جو تقسیم کے قابل ہو اب جو جائیداد تقسیم کے قابل نہیں ہے جیسے حمام یا چکی تو اس میں اصح قول پر شفعہ نہیں۔

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے شفعہ کا حکم فرمایا: ”ہر مشترکہ زمین میں کہ جو تقسیم نہ کی گئی ہو گھر ہو یا باغ ہو مالک کو بیچنا حلال نہیں ہے یہاں تک کہ اپنے شریک کو خبر کرے پس اگر چاہے وہ لے اور اگر چاہے چھوڑ دے اور جس وقت کہ وہ فروخت کرے اور اس کو خبر نہ دے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔“ (مسلم)

۲۹۶۲- (۲) وَعَنْهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شَرْكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رُبْعَةً أَوْ خَائِطٌ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبْعَ حَتَّى يُؤْذَنَ شَرِيكُهُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ فَإِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذَنَ فَهُوَ آخِ قَبْلُ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۱۶۰۸-۱۳۴)

سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہمسایہ ① اپنے نزدیک ہونے کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے۔“ (بخاری)

۲۹۶۳- (۳) وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْبِهِ۔ (رواہ البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۲۲۵۸)

ہمسایہ مراد ہے جو زمین یا راستہ میں شریک ہو۔

فوائد الحدیث: ① ہمسایہ اس حق حدیث ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی دلیل ہے لیکن اہل حدیث اور جمہور کے نزدیک حدیث میں ہمسایہ سے وہ

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

۲۹۶۴- (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

نے فرمایا: ”ہمسایہ اپنے ہمسائے کو ❶ اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے نہ منع کرے۔“ (بخاری، مسلم)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ۔ (متفق عليه) (البخاری الحديث)

رقم ۲۴۶۳ و مسلم الحديث رقم (۱۶۰۹-۳۶)

وابوداؤد الحديث رقم ۳۶۳۴ و الترمذی الحديث رقم

۱۳۵۳ وابن ماجه الحديث رقم ۲۳۳۵ و الموطا

الحديث رقم ۳۲ من كتاب الاقضية واحمد في المسند

(۴۶۳/۲)

فوائد الحديث: ❶ نہ منع کرے الخ یعنی اگر پڑوسی دیوار میں گاڑ ریائی آرو غیرہ رکھنا چاہے تو اس کو نہ روکے کہ یہ ہمسایہ کا حق ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت کہ تم راستہ میں اختلاف کرو تو اس کی چوڑائی سات ہاتھ مقرر کی جائے۔“ ❶ (مسلم)

۲۹۶۵- (۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيقِ جُعِلَ عَرْضُهُ

سَبْعَةَ أَذْرُعٍ۔ (رواه مسلم) (البخاری الحديث رقم

۲۴۷۳ و مسلم الحديث رقم ۱۶۱۳/۱۴۳ و ابوداؤد

الحديث رقم ۳۶۳۳ و الترمذی الحديث رقم ۱۳۵۶

وابن ماجه الحديث رقم ۲۳۳۸)

فوائد الحديث: ❶ تو اس کی چوڑائی سات ہاتھ مقرر کی جائے الخ یعنی اگر راستہ دراز ہو جس میں شہر والوں کی آمد و رفت ہو اور راستہ کی زمین کا مالک وہاں مکان بنانا چاہے اور لوگ منع کرتے ہوں تو اس میں شرع کا یہ حکم ہے کہ سات ہاتھ چوڑائی راستہ کی چھوڑ کر عمارت بنائے تاکہ اونٹ اور گائے اور لوگوں کی آمد و رفت میں حرج نہ ہو اور اگر ایسا کوچہ ہو کہ صرف محلہ کے لوگ ہی آتے جاتے ہوں تو اس کی اتنی چوڑائی چاہیے کہ جس میں محلہ والوں کا حرج نہ ہو اور زانہ سواری اور چناڑہ جانے کو بھی نہ ہو۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

سیدنا سعید بن حریش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”جو شخص تم میں سے زمین یا گھر فروخت کرے تو وہ اس لائق ❶ ہے کہ اس کے لیے برکت نہ دی جائے مگر یہ کہ اس کو اس کی طرح بنائے۔“ (ابن ماجہ، دارمی)

۲۹۶۶- (۶) عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَرْيِثٍ قَالَ سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَاعَ

مِنْكُمْ دَارًا أَوْ عَقَارًا فَمِنْ أَنْ لَا يَبَارَكَ لَهُ إِلَّا أَنْ يَحْعَلَّهُ

فِي مِثْلِهِ۔ (رواه ابن ماجه و الدارمی) (ابن ماجه

الحديث رقم ۲۴۹۰ و الدارمی الحديث رقم ۲۶۲۵

و أحمد في المسند ۴/۳۰۷)

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ اس لائق ہے کہ اس کے لیے برکت نہ دی جائے الخ سبحان اللہ یہ حدیث دنیا داروں کے لئے بڑی نصیحت ہے

نقد پر خرچ ہو کر برباد ہو جاتا ہے رہنے کا مکان اور معاش کی صورت بھی ہاتھ سے جاتی رہتی ہے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہمسایہ اپنے شفیع کا زیادہ حق دار ہے اس کا انتظار بسبب شفیع کے کیا جائے اگرچہ وہ غائب ہو جس ❶ وقت کہ ان دونوں کا راستہ ایک ہو۔“ (احمد ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ دارمی)

۲۹۶۷- (۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِشَفْعِهِ يُنْتَظَرُ لَهَا وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرِيقَهُمَا وَاحِدًا۔ (رواه احمد و الترمذی و ابوداؤد و ابن مساجه و الدارمی)
(ابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۱۸ و الترمذی الحدیث رقم ۱۳۶۹ و ابن مساجه الحدیث رقم ۲۹۴ و الدارمی الحدیث رقم ۲۶۲۸ و احمد فی المسند ۳/۳۰۳)

حکم الحدیث: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جس وقت کہ ان دونوں کا ایک راستہ ہو الخ یعنی راستہ میں شریک ہوں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شفیع کا سبب صرف شرکت ہے خواہ اصل جائیداد میں ہو یا اس کے راستہ میں یا اس کے کسی اور حق میں مثلاً پانی کے راستہ میں اس سے تائید ہوئی اہل حدیث کے مذہب کی وہ کہتے ہیں اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اگر ایک راستہ نہ ہو تو صرف ہمسائیگی سے حق شفیع نہ ہوگا تو ہماری دلیل حدیث ہوئی نہ کہ فریق مخالف کی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے الدرر النہیہ میں اہل حدیث کا یہی قول قرار دیا ہے۔

۲۹۶۸- (۸) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّرِيكُ شَفِيعٌ وَالشَّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) (الترمذی الحدیث رقم ۱۳۷۱)

فوائد الحدیث: ❶ ہر چیز میں ہے الخ یعنی غیر منقولہ جائیداد میں مگر کنوئیں اور کھجور کے زدرخت میں شفیع نہیں ہے اور اسی باب کی فصل ثالث کی پہلی حدیث میں یہ مضمون موجود ہے۔

۲۹۶۹- (۹) قَالَ وَقَدَرُوْیْ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهُوَ أَصَحُّ۔ (الترمذی الحدیث رقم ۱۳۷۱)

حکم الحدیث: یہ حدیث ضعیف ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن حمیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص کہ بیری کا درخت کاٹے اللہ تعالیٰ اس کا سر درخ میں لٹا ڈالے گا۔“ (ابوداؤد) اور کہا یہ حدیث مختصر ہے یعنی جو شخص کہ بیری کو جنگل میں کاٹے کہ اس کے ذریعہ

۲۹۶۷- (۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَقَالَ هَذَا الْحَدِيثُ مُخْتَصَرٌ يَعْنِي مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً فِي فَلَاةٍ

مسافر اور جانور سایہ حاصل کرتے ہیں، ازراہ ظلم و زیادتی کے غیر حق کے کہ اس کے لیے اس درخت میں ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا سر جہنم میں ٹاڈا لے گا۔

يَسْتَظِلُّ بِهَا ابْنُ السَّبِيلِ وَالْبَهَائِمُ غَشْمًا وَظُلْمًا بَعِيرٌ حَتَّى يَكُونُ لَهُ فِيهَا صَوْبُ اللَّهِ رَأْسُهُ فِي النَّارِ۔

(ابوداؤد الحدیث رقم ۵۳۲۹)

حکم الحدیث: یہ حدیث صحیح ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جس وقت کہ واقع ہوں زمین میں حدیں پس اس میں شفعہ نہیں اور نہ شفعہ ❶ ہے کنوئیں میں اور نہ کھجور کے درخت میں۔“ (مالک)

۲۹۷۱- (۱۱) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ قَالَ إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فِي الْأَرْضِ فَلَا شُفْعَةَ فِيهَا وَلَا شُفْعَةَ فِي بَشَرٍ وَلَا فَحْلٍ النَّخْلِ۔ (رواہ مالک) (فی الموطأ)

الحدیث رقم ۴ من کتاب الشفعة

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف اور منقطع ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور نہ شفعہ ہے کنوئیں میں اور نہ زکھور کے درخت میں الخ کنوئیں میں شفعہ اس لئے نہیں ہے کہ وہ تقسیم نہیں ہو سکتا اور نہ درخت میں اس لئے کہ عرب میں ہر شخص کے کھجور کے درخت علیحدہ علیحدہ ہوتے تھے اور زرخیز ایک ہوتا تھا جس میں سب شریک ہوتے تھے پھر ایک اس کا گاجھا لے کر اپنے مادہ درختوں میں شریک کیا کرتا ان میں سے اگر کوئی اپنے درختوں کو فروخت کرے تو دوسرے درخت والوں کو شفعہ نہ ہوگا اس وجہ سے کہ زرخیز میں سب شریک ہیں۔

بَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمَزَارَعَةِ

مساقات اور مزارعت کا بیان ❶

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہود کو خیبر کے کھجور کے درخت اور اس کی زمین اس شرط پر دیئے کہ اس میں اپنے مالوں سے محنت کریں اور رسول اللہ ﷺ کے لئے اس کا آدھا بھل ہوگا۔“ (مسلم)

اور بخاری کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہود کو اس شرط پر دیا کہ وہ اس میں محنت کریں اور اس میں کھیتی کریں اور ان ❷ کے لئے اس چیز کا آدھا ہو جو اس میں سے نکلے۔“

۲۹۷۲- (۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلًا خَيْرَ وَأَرْضَهَا إِلَى أَنْ يَعْمَلُوهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَطْرُ ثَمَرِهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِي رَوَايَةِ الْبُخَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔

(البخاری الحدیث رقم ۲۲۸۵ و مسلم الحدیث رقم ۵۳۲۹)

(۵۰-۱۵۵۱) و ابوداؤد الحدیث رقم ۳۴۰۹ و الترمذی

الحدیث رقم ۱۳۸۳ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۴۶۷

والدارمی الحدیث رقم ۲۶۱۴ واحمد فی المسند ۲/

(۱۷)

فوائد الحدیث: ۱ مساقات اور مزارعت کے بیان میں الخ مساقات اس کو کہتے ہیں کہ ایک آدمی اپنے درختوں کو دوسرے کے حوالے کر دے تاکہ وہ ان کی پرورش کرے پھر جب پھل اترے تو اس کو بھی ایک حصہ اس میں سے ملے اور مزارعت یہ ہے کہ زمین ایک کی ہو اور وہ دوسرے کو سپرد کر دے تاکہ وہ اس میں محنت کرے اس میں بل چلائے کاشت کرے اور جو کچھ پیدا ہو تو اس میں سے ایک حصہ زمین کا مالک لے اور ایک حصہ کاشتکار آج کے دور میں اس کو بٹائی کہتے ہیں۔ تمام ائمہ مساقات اور مزارعت کے جواز کے قائل ہیں مگر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ناجائز کہا ہے۔ ۲ اور یہود الخ اس حدیث سے مساقات اور مزارعت دونوں کا جواز ثابت ہوا کیونکہ مسلمانوں نے جب خیر کو فتح کیا تو وہ درخت اور زمین مسلمانوں کی ملکیت ہو گئے انہوں نے اپنی طرف سے یہود کو مقرر کیا کہ وہی محنت اور مشقت کریں اور آدھا پھل خود لیا کریں آدھا ہم کو دیا کریں۔

۲۹۷۳- (۲) وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا نَحَابِرُ وَلَا نَرَىٰ بِذَلِكَ بَأْسًا حَتَّىٰ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَىٰ عَنْهَا فَتَرَكْنَاهَا مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۱۰۶-۱۵۴۷)

انہی (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ ہم محابرت کرتے اور اس میں کوئی مضائقہ نہ سمجھتے تھے یہاں تک کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا تو ہم نے محابرت کو اس سبب سے چھوڑ دیا (مسلم)

والہن ماجہ الحدیث رقم ۲۴۵۰

فوائد الحدیث: ۱ تو ہم نے محابرت کو اس سبب سے چھوڑ دیا الخ محابرت یہی مزارعت ہے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ بخشے اللہ کی قسم! میں اس حدیث کو ان سے زیادہ جانتا ہوں دو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے وہ لڑ چکے تھے آپ نے فرمایا: اگر تمہارا یہ حال ہے تو کھیتوں کو بٹائی پر مت دیا کرو پس سیدنا رافع رضی اللہ عنہ نے اتنا ہی جملہ سن لیا کہ کھیتوں کو کرایہ پر مت دیا کرو اور مطلق ممانعت روایت کرنے لگے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروط فرمایا تھا کہ اگر جھگڑا کرتے ہو تو بٹائی مت کیا کرو اس کو ابن ماجہ نے سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

۲۹۷۴- (۳) وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمَّارٌ أَنَّهُمْ كَانُوا يَكْرُونَ الْأَرْضَ عَلَىٰ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا نَبَتْ عَلَى الْأَرْبَعَاءِ أَوْ شَيْءٍ يَسْتَنْبِيهِ صَاحِبُ الْأَرْضِ فَهَئَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ هِيَ بِالذَّرَاهِمِ وَالذَّنَابِيرِ فَقَالَ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ وَكَانَ الَّذِي نَهَىٰ عَنْ ذَلِكَ مَالُو

سیدنا حنظلہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ مجھے میرے دو چچاؤں نے خبر دی کہ صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں زمین کرایہ پر دیتے تھے اس چیز کے ساتھ کہ جو ان کا مالک مستحق پیدا ہوا یا اس چیز کے ساتھ کہ جو اس کو زمین کا مالک مستحق کرے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا حنظلہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رافع رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ پھر مزارعت کا درہم اور دینار کے بدلہ میں کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ

اس کا مضائقہ نہیں اور وہ چیز ❶ کہ جس سے منع کیا گیا ہے وہ وہ چیز ہے کہ اگر اس میں صاحب فہم دیکھے حلال اور حرام کے ساتھ تو اسے اس چیز کے لئے جائز نہ رکھے کہ اس میں جو خطرہ ہے (بخاری، مسلم)

نَظَرَفِيهِ دَوُوا الْفَهْمُ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يَجِزْ وَهُ لِمَا فِيهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ۲۳۴۶ واحمد فی المسند ۱۴۲/۴)

فوائد الحدیث: ❶ اور وہ چیز الخ سیدنا رافع رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے بھی اہل حدیث اور جمہور کے مذہب کی تائید ہوئی کیونکہ جن صورتوں کو سیدنا رافع رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے یہ صورتیں تو جمہور کے نزدیک بھی ناجائز ہیں اور اس حدیث میں دلیل ہے کہ جس بٹائی میں خطرہ نہ ہو تو وہ جائز ہے اور سیدنا رافع رضی اللہ عنہ کی آئندہ حدیث بھی اسی تقریر کی مؤید ہے۔

۲۹۷۵- (۴) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَفَلًا وَكَانَ أَحَدُنَا يُكْرِئُ أَرْضَهُ فَيَقُولُ هَذِهِ الْقِطْعَةُ لِي وَهَذِهِ لَكَ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ ذَهَبًا وَلَمْ تُخْرِجْ ذَهَبًا فَهَذَا هُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ۲۳۳۲ وخرجه مسلم الحدیث رقم ۱۱۷-۱۵۴۷)

۲۹۷۶- (۵) وَعَنْ عُمَرُو قَالَ قُلْتُ لِبَطَاوُسٍ لَو تَرَكْتُ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ قَالَ أَيْ عُمَرُو إِنِّي أُعْطِيهِمْ وَأُعْطِيهِمْ وَإِنْ أَعْلَمَهُمْ أَخْبَرَنِي يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلَكِنْ قَالَ أَنْ يَمْنَحَ أَحَدَهُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم ۲۳۳۰ ومسلم الحدیث رقم ۱۲۰-۱۵۵۰) وابوداؤد الحدیث رقم ۳۳۸۹ والنسائی الحدیث رقم ۳۸۷۳ واحمد فی المسند ۲۳۴/۱

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے طاؤس سے کہا اگر تو مزارعت کو چھوڑ دیتا تو بہتر تھا اس لئے کہ وہ گمان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے طاؤس نے کہا اے عمرو! میں لوگوں ❶ کو دیتا ہوں اور ان کی مدد کرتا ہوں اور ان کے بڑے عالم یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ نبی ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا لیکن یہ فرمایا ہے کہ تم میں سے کسی ایک کا اپنے بھائی کو زمین کا عطیہ دینا اس بات سے بہتر ہے کہ اس سے کرایہ معین کر کے لے۔“ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ میں لوگوں کو دیتا ہوں الخ یعنی زمین کھیتی باڑی کرنے کے لئے۔

۲۹۷۷- (۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزِرْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ۔ (متفق علیہ)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کی زمین ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس میں کھیتی کر لے یا اپنے بھائی کو عاریت دے اگر وہ (مالک) نہ مانے تو

محکم دلائل وبراین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

چاہیے کہ وہ اپنی زمین اپنے پاس رکھے۔“ (بخاری و مسلم)

علیہ) (البخاری الحدیث رقم ۲۳۴۰ و مسلم الحدیث رقم (۸۹-۱۵۳۶) والنسائی الحدیث رقم ۳۸۷۴ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۴۵۱ و احمد فی المسند ۳

(۳۷۳)

فوائد الحدیث: ۱ اپنی زمین اپنے پاس رکھے الخ اس سے بھی معلوم ہوا کہ زمین کا کرایہ پر دینا منع نہیں ہے لیکن مفت دینا اور اپنے بھائی مسلمان پر احسان کرنا افضل ہے۔

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس حال میں کہ انہوں نے کھیتی باڑی کا ساز و سامان بل وغیرہ دیکھا تو کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ: ”میں داخل ہوتا یہ کسی کے گھر میں مگر اللہ تعالیٰ ۱ داخل کرتا ہے اس گھر میں ذلت کو۔“ (بخاری)

۲۹۷۸- (۷) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَرَأَى سَكَّةً وَشَيْئًا مِنْ آلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ هَذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الدُّلَّ. (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم (۲۳۲۱)

فوائد الحدیث: ۱ اللہ تعالیٰ داخل کرتا ہے اس گھر میں ذلت کو الخ یعنی جس قوم نے جہاد چھوڑا اور کھیتی میں مشغول ہوئے تو وہ بیشک ذلیل اور بے قدر ہوئے کہ حاکم ان کو محصول کے لیے پکڑتا ہے اور مارتا ہے اور ہزار طرح سے ذلیل کرتا ہے۔ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ مسلمان جہاد نہ چھوڑیں اور دنیا کمانے میں مشغول نہ ہوں ورنہ ذلیل اور خوار ہوں گے اور کافر غالب ہو جائیں گے چنانچہ آج کے دور میں ویسا ہی ہو رہا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی قوم کی زمین میں ان کی اجازت ۱ کے بغیر کھیتی کرے تو ان کے لئے کھیتی میں کچھ نہیں اور اس کے لیے ۲ اس کا خرچ ہے۔“ (ترمذی ابو داؤد) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے۔

۲۹۷۹- (۸) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُهُ. (رواه التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. (ابو داؤد الحدیث رقم ۳۴۰۳ و الترمذی

الحدیث رقم ۱۳۶۶ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۴۶۶

و احمد فی المسند ۳/ ۴۶۵)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے لیکن اس کے شواہد موجود ہیں جو اسے صحیح کے درجہ تک لے جاتے ہیں۔

فوائد الحدیث: ۱ ان کی اجازت کے بغیر الخ یعنی ان کے حکم اور ان کی رضا کے بغیر۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیداوار زمین کے مالک کی ہوگی اور بونے والے کے لئے کچھ نہیں ہے سوائے ختم کے اُمام احمد رضی اللہ عنہ کا یہی مذہب ہے۔ ۲ اور اس کے لیے اس کا خرچ ہے الخ اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ تہائی یا چوتھائی پیداوار پر مزارعت کرنا جائز ہے اور وہ یہ ہے کہ زمین ایک کی ہو اور وہ دوسرے کے سپرد

کرے تاکہ وہ اس میں محنت کرے اور کھیتی باڑی کرے اور جو کچھ اس میں سے پیدا ہوا ایک حصہ زمین کا مالک لے اور ایک حصہ کا شکار یعنی محنت کرنے والا آج کے دور میں اس کو بنائی کہتے ہیں یہ اکثر علماء کے نزدیک جائز ہے جیسے اہل حدیث اور صاحبین اور احمد اور اسحاق وغیرہم اور اسی کو ترجیح ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے منع کیا ہے اور انہوں نے سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی گزشتہ حدیث سے دلیل لی ہے اور ہم نے اس کی توجیہ میں سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول بیان کیا جس کو ابن ماجہ نے روایت کیا کہ وہ کہا کرتے تھے سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ بخشے اللہ کی قسم! میں اس حدیث کو ان سے زیادہ جانتا ہوں دو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے وہ لڑ چکے تھے آپ نے فرمایا: اگر تمہارا یہ حال ہے تو زمین کو بنائی پر مت دیا کرو اور وہ مطلق روایت کرنے لگے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروط فرمایا تھا کہ اگر جھگڑا کرتے ہو تو بنائی مت کیا کرو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود خیر والوں سے بنائی کی جیسے فصل اول کی پہلی حدیث میں اس کا قصہ گزر چکا ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

قیس بن مسلم نے ابو جعفر سے ❶ نقل کیا کہا کہ مدینہ میں مہاجرین کا کوئی گھر نہیں مگر وہ زراعت کرتے تہائی اور چوتھائی پر اور زراعت کی علی نے سعد بن مالک نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عمر بن عبدالعزیز نے اور قاسم عروہ رضی اللہ عنہ اولاد ابوبکر اولاد عمر اولاد علی رضی اللہ عنہ اور ابن سیرین نے اور عبدالرحمن بن اسود تابعی رضی اللہ عنہ نے کہا میں عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ سے شراکت کرتا تھا مزارعت میں عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے معاملہ کیا اس شرط پر کہ اگر لائے عمر اپنا بیج تو اس کے لئے آدھا اور اگر لوگ بیج لائیں تو ان کے لئے اتنا (آدھا)۔ (بخاری)

۲۹۸۰- (۹) عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ مَا بِالْمَدِينَةِ أَهْلٌ بَيْتِ هَجْرَةٍ إِلَّا يَزْرَعُونَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبْعِ وَزَارِعَ عَلِيٍّ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَةُ وَالْأَبِيُّ بَكْرٍ وَالْأُمُّ عُمَرُ وَالْأُمُّ عَلِيٍّ وَابْنُ سِيرِينَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ كُنْتُ أُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدٍ فِي الزَّرْعِ وَغَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلَى أَنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهِ فَلَهُ الشَّطْرُ وَأَنْ جَاءَ وَأَبِ الْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا۔ (رواه البخاری)

(البخاری فی صحیحہ ۱۴/۵ معلقا کتاب الحرث)

والمزارعة باب المزارعة بالشطر

فوائد الحديث: ❶ ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے یعنی امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے۔

بَابُ الْإِجَارَةِ

اجارہ ❶ کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے ❷

۲۹۸۱- (۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ قَالَ زَعَمْتُ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَهَىٰ عَنِ الْمَزَارَعَةِ وَأَمَرَ بِالْمَوْاجِرَةِ وَقَالَ لَا بَأْسَ
بِهَا۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۱۱۹)۔
منع فرمایا اور اجرت پر کام کرنے کا حکم فرمایا اور فرمایا اس میں
کوئی مضائقہ نہیں۔ (مسلم)

(۱۵۴۹)

فوائد الحديث: ❶ اجارہ کے بیان میں الخ یعنی کسی کو محنت مزدوری پر رکھنا درست ہے قرآن شریف سے اس کا جواز ثابت ہے اور
جو کام شرع کی رو سے جائز ہے اس پر اجارہ درست ہے۔ (الدرر البھیة) ❷ مزارعت سے منع فرمایا ممنوع بنائی وہی ہے جس میں دھوکا ہو
جیسے مالک شرط کر لے کناؤں پر جو مزارعت لگے وہ میرے لئے ہے اور باقی کا شکار کے لئے وغیرہ ذلک قولہ علی ان جساء عامل کے
فائل سے حال ہے اور جملہ شرطیہ بطور حکایت محض مجروری عاملہم بنا علی هذا الشرط

۲۹۸۲- (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ فَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ
وَأَسْتَعَطَ۔ (متفق علیہ) (البخاری الحدیث رقم
۵۶۹۱ و مسلم الحدیث رقم ۶۵-۱۲۰۲) و ابو داؤد
الحدیث رقم ۳۴۲۳ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۱۶۲

واحمد فی المسند ۱/ ۲۵۸)

۲۹۸۳- (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ
أَصْحَابُهُ وَأَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَرْعَى عَلَى قَرَارِيطَ
لِأَهْلِ مَكَّةَ۔ (رواہ البخاری) (البخاری الحدیث رقم
۲۱۴۹ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۱۴۹)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: 'میں
بھیجا اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مگر اس ❶ نے بکریاں چرائی ہیں'
آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا 'کیا آپ نے بھی چرائی
ہیں؟ آپ نے فرمایا: 'ہاں میں چند ❷ قیراط کی اجرت پر مکہ
والوں کی بکریاں چراتا تھا۔' (بخاری)

فوائد الحديث: ❶ مگر اس نے بکریاں چرائی ہیں الخ بکریاں چرانے میں یہ حکمت ہے کہ انبیاء علیہم السلام گنہ بانی کے ذریعہ جہاں بانی کا
طریقہ یکھیں کیونکہ بکری انتہائی شرارتی اور منتشر ہونے والا جانور ہے خصوصاً جب کہ زیادہ ہوں تو ان کا اکٹھا رکھنا بہت محنت کا کام ہے اور پھر
اس کی ایسی شرارتیں ہوتی ہیں جن سے بہت غصہ آتا ہے لیکن اس کی کمزوری کی بناء پر چرواہا نرمی اور شفقت سے کام لیتا ہے۔ اس لئے
بکریوں کے چرانے میں امت کی ہر تکلیف نہ تمام معاملات میں نبی کو صبر و تحمل کی تمرین مقصود ہے یا یہ حکمت ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کا احسان اپنے
پر سمجھیں کہ پہلے یہ کس کام پر تھے اور اب ان کو اللہ تعالیٰ نے کس مرتبہ پر پہنچا دیا ہے اور زمانہ کے سب لوگوں سے افضل بنا دیا لغات حاشیہ
مشکوٰۃ۔ ❷ چند قیراط کے قیراط سونے کے پانچ جو کے برابر ہوتا ہے۔

۲۹۸۴- (۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصَمُهُمْ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ رَجُلٌ أَعْطَى بَنِي ثَمٍّ عَذْرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا
فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میں قیامت کے دن تین شخصوں سے
جھگڑوں گا ایک وہ کہ جس نے عہد دیا ❶ میرے نام کے
ساتھ پھر اس کو توڑ ڈالا اور دوسرا وہ شخص کہ اس نے ایک آزاد

کو فروخت کیا پھر اس کی قیمت کھا گیا اور تیسرا وہ شخص کہ جس نے ایک مزدور مزدوری پر لگایا پھر اس سے پورا کام لیا اور اس کو اس کی مزدوری نہ دی۔“ (بخاری)

فوائد الحديث: ۵ عہدِ دایمیرے نام کے ساتھ الخ یعنی کسی سے قول و قرار کیا اللہ کو ضامن دے کر قرض لیا۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت ایک پانی (کے چشمہ) پر گذری کہ اس میں لدیغ ۱۰ سلیم تھا پس آیا ان کے پاس ایک شخص بستی والوں میں سے اس نے کہا: کیا تم میں کوئی دم پڑھنے والا ہے؟ کیونکہ بستی میں ایک شخص کو بچھو یا سانپ ڈس گیا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص گیا اور سورۃ فاتحہ پڑھی بکریوں کے لینے پر تو وہ شخص اچھا ہو گیا، پھر وہ صحابی رضی اللہ عنہ اپنی بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس اجرت کو مکروہ جانا اور کہا کہ تو نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے یہاں تک کہ جب وہ مدینہ آئے تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! فلاں شخص نے کتاب اللہ پڑھنے پر اجرت لی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک لائق ۲ ترین اجرت لینی کتاب اللہ کی ہے۔“ (بخاری) اور ایک روایت میں ہے فرمایا: ”تم نے اچھا کیا اس کو تقسیم کرو اور اپنے ساتھ ساتھ میرے لیے بھی حصہ رکھو۔“

يُعْطِيهِ أَجْرَهُ۔ (رواہ البخاری) (البخاری الحديث رقم

۲۲۲۷ وابن ماجه الحديث رقم ۲۴۴۲ واحمد في

المسند ۳۵۸/۲)

۲۹۸۵- (۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِمَاءٍ فِيهِمْ لَدِيغٌ أَوْ سَلِيمٌ فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَاءِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ إِنَّ فِي الْمَاءِ رَجُلًا لَدِيغًا أَوْ سَلِيمًا فَاَنْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى شَاءٍ قَبْرًا فَجَاءَ بِالشَّاءِ إِلَى أَصْحَابِهِ فَكَبَّرُوا ذَلِكَ وَقَالُوا أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ أَجْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهَا أَجْرًا كِتَابُ اللَّهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِي رَوَايَةٍ أَصْبَتُمْ أَفْسِمُوا وَاضْرِبُوا إِلَى مَعَكُمْ سَهْمًا۔ (البخاری الحديث رقم ۷۳۷ وابن ماجه الحديث رقم ۲۱۵۶ واحمد في المسند ۸۳/۳)

فوائد الحديث: ۵ لدیغ یا سلیم یعنی بچھو یا سانپ کا کاٹا ہوا۔ ۱ لائق ترین الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید کے ساتھ دم جھاڑے پر اجرت لینا درست ہے۔ امام شوکانی رحمہ اللہ نے درر میں اہل حدیث کا یہی مذہب قرار دیا ہے لیکن قرآن مجید کی تعلیم پر اجرت لینے میں علماء کا اختلاف ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ بلکہ حرام ہے جبکہ جمہور محدثین اور متاخرین حنفیہ کے نزدیک جائز ہے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

خارجہ بن حلت نے اپنے چچا رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اپنے وطن کی طرف چلے پس ہم عرب کے ایک قبیلہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا: ہمیں بتایا گیا ہے کہ تم اس شخص کے پاس سے بھلائی لائے ہو کیا

۲۹۸۶- (۶) عَنْ خَارِجَةَ بِنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْنَا عَلَى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالُوا إِنَّا أَنْبَيْنَا أَنْكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ

تمہارے پاس کوئی دوا یا منتر ہے؟ ہمارے پاس بیڑیوں میں جکڑا ہوا دیوانہ ہے، ہم نے کہا ہاں ہمارے ہاں منتر ہے کہا پھر وہ دیوانہ کو بیڑیوں میں جکڑا ہوا لائے میں نے اس پر سورہ فاتحہ پڑھی تین دن صبح اور شام اور اس حال میں کہ میں اپنا تھوک جمع کرتا پھر میں اس پر تھوکتا، کہا گویا کہ وہ کھولا گیا بندھی ہوئی رسی سے پھر انہوں نے مجھ کو مزدوری دی تو میں نے کہا میں نہیں یہاں تک کہ میں نبی ﷺ سے پوچھوں (جب میں نے آپ سے پوچھا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”کھا تو، پس میری زندگانی کی قسم! البتہ ❶ وہ شخص بھی ہے کہ جو کھاتا ہے باطل کے ساتھ تو نے کھایا حق کے ساتھ۔“ (احمد)

(ابوداؤد)

فوائد الحديث: ❶ البتہ جو شخص کھاتا ہے ساتھ باطل کے الخ یعنی وہ برا ہے جس منتر میں شرک اور کفر کے الفاظ ہوں یا ایسے الفاظ جن کے معانی سمجھ میں نہ آتے ہوں وہ منتر برے ہیں اور آیات قرآنی سے دم کرنا برا نہیں ہے۔ نبی ﷺ کا اپنی عمر کی قسم اٹھانا شاید نہیں ہے پہلے ہو اور طبی نے ایسی قسموں کو نبی ﷺ کا خاصہ قرار دیا ہے۔

۲۹۸۷- (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ۔ (رواه ابن ماجه) (اخرجه ابن ماجه الحديث رقم ۲۴۴۳)

حكم الحديث: یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ اس کے پسینہ خشک ہونے سے پہلے الخ یعنی محنت ختم ہوتے ہی اس کی اجرت دے دو یہ نہیں کہ اجرت دینے میں تو بال منول کرو اور کام بخوبی لے لو۔

۲۹۸۸- (۸) وَعَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْسَّائِلِ حَقٌّ وَإِنْ جَاءَ عَلَى قَرْصٍ۔ (رواه أحمد و أبو داود) وَفِي الْمَصَابِيحِ مُرْسَلٌ۔ (اخرجه ابو داود الحديث

رقم ۱۶۶۵ والموطا الحديث رقم ۳ من كتاب الصدقة

واحمد في المسند ۱/ ۲۰۱)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اگرچہ اس حدیث میں علماء کا خلاف ہے امام شوکانی رحمہ اللہ نے فوائد میں قزوینی سے اس کا موضوع ہونا نقل کیا ہے اور گویا یہ اجرت ساکل کے سوال کی ہے اسی لئے باب الاجارہ میں لائے اس حدیث کی کوئی سند جس کے ساتھ احتجاج درست ہو میرے علم میں نہیں ہے اور ابن عدی نے اس حدیث کو بطریق عبداللہ بن زید موصولاً روایت کیا ہے لیکن عبداللہ کلی طور پر ضعیف ہے اس کا کوئی طریقہ علت سے خالی نہیں اور جس نے حسن کہا ہے اس نے تعدد طرق اور اعتقاد بالمرسل کی وجہ سے حسن کہا ہے مگر ہر تعدد طرق واعتقاد بالمرسل موجب حسن نہیں ہوتا کما تقرر فی اصول الحدیث۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

سیدنا عتبہ بن منذر رحمہ اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے طسم پڑھی یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام کے قصہ تک پہنچے آپ نے فرمایا: ”موسیٰ علیہ السلام نے اپنی ذات کو مزدوری میں دیا آٹھ برس یا دس برس اپنی شرم گاہ کے بچانے ❶ اور اپنے پیٹ کے طعام پر۔“ (احمد ابن ماجہ)

۲۹۸۹- (۹) عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ طَسْمًا حَتَّى بَلَغَ قِصَّةَ مُوسَى قَالَ إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَجَرَ نَفْسَهُ ثَمَانِ سِنِينَ أَوْ عَشْرًا عَلَى عَقَّةٍ فَرَجَّهَ وَطَعَامَ بَطْنِهِ۔ (رواه احمد و ابن ماجه) (اخرجه ابن ماجه)

الحدیث رقم ۲۹۴۴

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنی شرم گاہ کے بچانے پر الخ جب سیدنا موسیٰ علیہ السلام مصر سے بھاگ کر مدین پہنچے تو وہاں سیدنا شعیب علیہ السلام کے ہاں نوکر ہوئے اقرار یہ تھا کہ آٹھ یا دس برس تک ان کی خدمت کریں غنت کے ساتھ یعنی ان کی بیٹیوں پر جو جوان تھیں دست درازی نہ کریں اور پیٹ بھر کر کھانا کھائیں اور مدت گزرنے کے بعد ان سے ایک بیٹی کا نکاح کر دیا جائے گا یہ قصہ سورۃ القصص میں تفصیل سے مذکور ہے اور تورات میں بھی ہے۔

سیدنا عبادہ بن صامت رحمہ اللہ سے روایت ہے میں نے کہا اے اللہ کے رسول! ایک شخص نے میری طرف بطور تحفہ کمان بھیجی ان شخصوں میں سے کہ میں ان کو کتاب اور قرآن سکھاتا تھا اور نہیں ہے کمان مال پس اس سے اللہ کی راہ میں تیر اندازی کروں گا فرمایا: ”اگر تو یہ پسند کرتا ہے کہ تجھے آگ کا طوق پہنایا جائے تو اس کو قبول کر۔“ ❶ (ابوداؤد ابن ماجہ)

۲۹۹۰- (۱۰) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ أَهْدَى إِلَيَّ قَوْسًا مِمَّنْ كُنْتُ أَعْلَمُهُ الْكِتَابَ وَالْقُرْآنَ وَلَيْسَتْ بِمَالٍ فَأَرْمِي عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ إِنْ كُنْتَ تَحِبُّ أَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا۔ (رواه ابو داود و ابن ماجه)

(اخرجه ابو داود الحدیث رقم ۳۴۱۶ و ابن ماجه)

الحدیث رقم ۲۱۵۷ و احمد فی المسند ۵/۳۱۵

حکم الحدیث: ان کی اسناد ضعیف ہیں لیکن ایک اور صحیح سند بھی موجود ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس اس کو قبول کر الخ تعلیم قرآن پر اجرت جائز نہ ہونے کی دلیل ایک تو سیدنا عبادہ رحمہ اللہ کی یہ حدیث ہے اور دو تین احادیث صاحب روضہ نے بیان کیں پھر کہا اس باب میں کئی اور احادیث بھی ہیں۔

بَابُ أَحْيَاءِ الْمَوَاتِ وَالشَّرْبِ

بخبر ❶ زمین آباد کرنے اور پانی کی باری کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

۲۹۹۱- (۱) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا عُرْوَةً قُطِي بِهِ عَمْرُ فِي خِلَافَتِهِ (رواه البخاری) (اخرجه البخاری الحديث رقم ۲۳۳۵ واحمد في المسند ۱۲۰ / ۶)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ایسی زمین کو آباد کرے جو کہ کسی کی نہیں ہے تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے۔“ عروہ نے کہا اسی حکم ❷ کے ساتھ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں فیصلہ کیا تھا۔ (بخاری)

فوائد الحديث: ❶ قاموس میں لکھا ہے کہ موات بروزن صحاب ہے اور موات وہ زمین ہے جس کا کوئی مالک نہ ہو اور نہ ہی میں لکھا ہے موات وہ زمین ہے جس میں نہ بویا گیا ہو اور نہ آباد کی گئی ہو اور نہ وہ کسی کے قبضہ میں آئی ہو اور اس کا زندہ کرنا یہ ہے کہ اس کو آباد کرے ویران زمین کو موات اس لئے کہتے ہیں کہ وہ کام نہیں آتی اور شرب پانی کے حصہ کو کہتے ہیں اور شریعت کی اصطلاح میں پانی لینے کی باری کو کہتے ہیں جو کھیتوں میں چوپایوں کے لئے مقرر ہوتی ہے۔ ❷ حکم کیا الخ ان کے حکم کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث منسوخ نہیں۔

۲۹۹۲- (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَنَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا حِمْلَ إِلَّا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ۔ (رواه البخاری) (اخرجه البخاری الحديث رقم ۲۳۷۰ واحمد في المسند ۳۸ / ۴)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ صعب بن جنامہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے نہیں ہے جائز مخصوص کرنا کسی چراگاہ کا سوا ❶ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے۔“ (بخاری)

فوائد الحديث: ❶ مگر الخ اللہ کے اور اس کے رسول کے لئے کسی حاکم کو اپنے لئے روند کر دیکھنا جائز نہیں ہے مگر جہاد کے گھوڑوں اور اونٹوں اور زکوٰۃ کے جانوروں کے لئے چراگاہ روکنے کی اجازت ہے۔

۲۹۹۳- (۳) وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصِمَ الزُّبَيْرِ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي شِرَاحٍ مِّنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَلَوْنَ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ

سیدنا عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جھگڑا کیا سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری شخص نے حرہ ❶ کی ایک پانی کی نالی کے متعلق تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے ❷ زبیر! اپنی کھیتی کو پانی دے کر پھر پانی اپنے ہمسایہ کی طرف چھوڑ دے“ انصاری نے کہا اس لئے کہ وہ آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں (یہ سن کر) آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہوا پھر آپ نے فرمایا: ”اے زبیر!

اپنی کھیتی کو پانی پلا پھر پانی روک رکھ یہاں تک کہ پانی ❶
منڈیر تک پہنچے پھر پانی چھوڑ دے اپنے ہمسایہ کی طرف“ نبی
ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا حق پورا دلویا صریح حکم میں جب
کہ انصاری نے آپ کو غصہ دلویا حالانکہ آپ نے ان دونوں
کو پہلی مرتبہ ایک ایسے امر کا مشورہ دیا تھا کہ اس میں ان
دونوں کے لئے آسانی تھی۔ (بخاری، مسلم)

فَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ
فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ حِينَ أَحَقَّقَهُ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ
أَشَارَ عَلَيْهِمَا بِأَمْرِ لُهُمَا فِيهِ سَعَةٌ. (متفق عليه)
(اخرجه البخاری الحديث رقم ۲۳۵۹ ومسلم الحديث
رقم (۱۲۹-۲۳۵۷) وابوداؤد الحديث رقم ۳۶۳۷
والترمذی الحديث رقم ۱۳۶۳ والنسائی الحديث رقم
۵۴۰۷ وابن ماجه الحديث رقم ۲۴۸۰ واحمد في
المسند ۵/۴)

فوائد الحديث: ❶ حراغِ حرہ مدینہ کی کالی پتھر ملی زمین ہے۔ ❷ اے زبیر اپنی کھیتی کو ان سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کا کھیت نہر کی طرف
اونچا تھا اس کے بعد انصاری کا تھا۔ ❸ یہاں تک کہ پانی منڈیر تک پہنچے پھر چھوڑ دے ان کی یہی قانونی فیصلہ ہے جس میں رعایت نہیں لیکن
پہلے آپ نے رحم و کرم سے انصاری پر شفقت کرنے کا حکم دیا اس نے بے وقوفی سے ناشکری کی اور بے ادبی کی بات کہہ بیٹھا تو آپ ﷺ نے
شفقت کو ترک کیا اور انصاف کا حکم دیا یہ اس کی سزا تھی۔

انہی (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: ”تم بچے ہوئے پانی کو مت روکنا کہ اس سبب سے
بچے ہوئے گھاس کوروگو۔“ ❶ (بخاری، مسلم)

۲۹۹۴- (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا
بِهِ فَضْلَ الْكَلْبِ. (متفق عليه) (اخرجه البخاری
الحديث رقم ۲۳۵۴ ومسلم الحديث رقم ۳۷)
۱۵۶۶ (۱) وابوداؤد الحديث رقم ۳۴۷۳ والترمذی
الحديث رقم ۱۲۷۲ وابن ماجه الحديث رقم ۲۴۷۸
واحمد في المسند ۳/۲۴۴)

فوائد الحديث: ❶ گھاس کوروگو یہ سبب اس کے زیادہ گھاس کو ان یعنی پانی روکنے سے تمہاری غرض یہ ہے کہ اس تدبیر سے چارہ
بچے کیونکہ آدی وہاں آئیں گے نہ جانور اور نہ گھاس چریں گے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”تین شخص ہیں کہ ان سے اللہ قیامت کے دن ❶ کلام
کرے گا نہ ان کی طرف ❷ دیکھے گا ایک وہ شخص کہ جو تم
اٹھاتا ہے ❸ اپنے سامان کی قیمت پر تاکہ اس سبب سے
زیادہ قیمت دیا جائے حالانکہ وہ جھوٹا ہے ❹ اور دوسرا وہ شخص
کہ ایک چیز پر جھوٹی قسم اٹھائی نماز عصر کے بعد ❺ تاکہ اس

۲۹۹۵- (۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلِمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ خَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ
بِهَا أَكْثَرُ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ خَلَفَ عَلَى
يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ
وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللَّهُ الْيَوْمَ أَمْنَعَكَ

قسم کی وجہ سے کسی مسلمان شخص کا مال (جھیا) لے اور تیسرا وہ شخص کہ اس نے بچے ہوئے پانی کو روکا تو اللہ تعالیٰ ⑥ فرمائے گا آج روکوں گا میں تجھ سے فضل اپنا جیسا کہ تو نے بچا ہوا پانی روکا تھا وہ تیرے ہاتھوں نے نہیں نکالا ⑦ تھا۔“ (بخاری، مسلم)

فُضِّلِيْ كَمَا مَنَعْتُ فَضْلَ مَاءٍ لَّمْ تَعْمَلْ بِدَاكِ۔ (متفق علیہ)

فوائد الحديث: ① نہ بولے گا الخ یعنی رحمت کا بولنا۔ ② نہ دیکھے گا الخ یعنی نظر عنایت سے نہیں دیکھے گا۔ ③ قسم اٹھاتا ہے الخ یعنی بیچنے والا قسم اٹھاتا ہے کہ مجھ کو اس سے زیادہ ملتا تھا۔ ④ جھوٹا ہے الخ یعنی اس قسم میں۔ ⑤ نماز عصر کے بعد الخ قسم عصر کے بعد اور مسجد میں یا منبر نبوی ﷺ پر اٹھانے سے مغلط ہو جاتی ہے۔ ⑥ پس اللہ تعالیٰ آج کے دن فرمائے گا الخ یعنی قیامت کے دن۔ ⑦ نہیں نکالا الخ اگرچہ کنواں اور نہریں آدمی کی مشقت سے نبی ہیں لیکن پانی کا نکلنا محض اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہے۔

اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی ① حدیث ذکر کی گئی ہے باب المنہی عنها من البیوع میں۔

وَذُكِرَ حَدِيثُ جَابِرٍ فِيْ بَابِ الْمُنْهِي عَنْهَا مِنَ الْبُيُوعِ۔ (اخرجه البخاری الحديث رقم ۲۳۶۹ ومسلم الحديث رقم (۱۷۳-۱۰۳) وابوداؤد الحديث رقم ۳۴۷۴ والنسائی الحديث رقم ۴۴۶۲ وابن ماجه

الحديث رقم ۲۲۰۷ واحمد في المسند ۲/۲۵۳)

فوائد الحديث: ① سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث الخ اور وہ یہ ہے کہ ضرورت سے زائد پانی کے بیچنے سے منع فرمایا۔

الفصل الثاني (دوسری فصل)

حسن بصری رضی اللہ عنہ نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کیا آپ نے فرمایا کہ: ”جو شخص زمین پر دیوار کر لے تو ① وہ اس کے لئے ہے۔“ (ابوداؤد)

۲۹۹۶- (۶) عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَاطَ حَائِطًا عَلَى الْأَرْضِ فَهُوَ لَهُ۔ (رواه ابوداؤد) (اخرجه ابوداؤد

الحديث رقم ۳۰۷۷ واحمد في المسند ۵/۲۱)

حكم الحديث: اس کی سند کزور ہے لیکن شاہد کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ① تو وہ اس کے لئے ہے الخ یعنی جو کوئی بنجر زمین پر جو کہ کسی کی ملکیت میں نہیں ہے اس کو آباد کرنے کے لئے دیوار کھینچ لے تو وہ زمین اس کی ہو جاتی ہے۔

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو کھجوروں کے درختوں کی جاگیر (عطا کر دی۔) (ابوداؤد)

۲۹۹۷- (۷) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ نَخِيلًا۔ (رواه ابوداؤد) (اخرجه ابوداؤد الحديث رقم

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

۲۹۹۸- (۸) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ حَضْرَ قَرَسِهِ فَأَجْرَى قَرَسَهُ حَتَّى قَامَ ثُمَّ رَمَى بِسَوْطِهِ فَقَالَ أَعْطُوهُ مِنْ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ۔ (رواه ابو داؤد) (اخرجه ابو داؤد الحدیث

رقم ۳۰۷۲ واحمد فی المسند ۱۵۶/۲)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔**فوائد الحدیث: ۵** یعنی ایک دوڑ میں گھوڑا جہاں جا کر ٹھہر جائے وہاں تک جاگیر ہے۔

۲۹۹۹- (۹) وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَ مَوْتٍ قَالَ فَأَرْسَلَ مَعِيَ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَعْطَاهَا يَا ه۔ (رواه الترمذی و الدارمی) (اخرجه ابو داؤد الحدیث

رقم ۴۴۳ الحدیث رقم ۳۰۵۸ و الترمذی الحدیث رقم

۱۳۸۱ و الدارمی الحدیث رقم ۲۶۰۹ واحمد فی

المسند ۳۹۹/۶)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔**فوائد الحدیث: ۵** حضرت موت ایک شہر کا نام ہے اور واثل بن حجر رضی اللہ عنہما وہاں ہی رہتے تھے۔

۳۰۰۰- (۱۰) وَعَنْ أَبِيصَ بْنِ حَمَّالٍ الْمَارَبِيِّ أَنَّهُ وَقَدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمُلُحَ الَّذِي بِمَارَبٍ فَاقْطَعَهُ يَا هُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَقْطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْبَعْدَ قَالَ فَرَجَعَهُ مِنْهُ قَالَ وَ سَأَلَهُ مَاذَا يُحْمَلُ مِنَ الْأَرَاكِ مَا لَمْ تَنْلُهُ أَخْخَافُ الْإِبِلَ۔ (رواه الترمذی و

ابن ماجہ و الدارمی) (اخرجه الترمذی الحدیث رقم

۱۳۸۰ و ابن مساجہ الحدیث رقم ۲۴۷۵ و الدارمی

الحدیث رقم ۲۶۰۸)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے زیر طہنیہ کو ان کے گھوڑے دوڑنے کے مطابق ۱ جاگیر دی پس انہوں نے اپنا گھوڑا دوڑایا یہاں تک کہ وہ ٹھہرا پھر انہوں نے اپنا کوڑا پھینکا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”زیر کو اتنی زمین دیدو جہاں تک کہ اس کا کوڑا پہنچا ہے۔“ (ابو داؤد)

سیدنا علقمہ بن واثل رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے نقل کیا کہ نبی ﷺ نے ان کو حضرموت میں ۱ زمین جاگیر کے طور پر عطا کی واثل نے کہا کہ آپ ﷺ نے میرے ساتھ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تا کہ وہ مجھ کو زمین کی پیشکش دیں۔ (ترمذی و دارمی)

ابیص بن حمال ماریبی سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے سوال کیا یہ کہ اس کو نمک کی کان جاگیر میں دیں جو کہ مارب ۱ میں تھی تو آپ نے اس کو نمک کی کان جاگیر میں دیدی جب ابیص واپس ہوا تو ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ نے تو اس کو تیار شدہ پانی دے دیا ہے آپ ۲ نے ابیص سے وہ کان واپس لے لی راوی نے کہا اور سوال کیا آپ سے ایک شخص نے کہ پیلو کے درختوں سے کہاں تک زمین روکی جائے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ زمین کہ جہاں اونٹ نہ پہنچیں۔“ ۳

فوائد الحديث: ❶ مارب میں مارب یمن میں ایک بستی ہے کہتے ہیں بلقیس وہیں کی رہنے والی تھی نبی ﷺ نے وہاں نمک ان کو مقطعہ کے طور پر دے دیا کہ ان کے سوا اور کوئی نمک وہاں سے لینے نہ پائے تاکہ وہ اس کو اپنے اختیار سے فروخت کرے۔ ❷ تو نبی ﷺ نے اس کو ایض سے پھیر لیا الخ اور اس کو وقف کر دیا اور فرمایا وہ تیری طرف سے صدقہ ہے اور وہ مشکل جاری پانی ہے جو وہاں جائے اس کو لے اور اس کے بدلہ میں نبی ﷺ نے ایض کو حرف مراد میں کچھ زمین اور کھجور کے درخت جاگیر میں عطا کر دیئے۔ ❸ اس کو اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچیں الخ اس سے معلوم ہوا کہ آبادی کے آس پاس روندرو کنا جائز نہیں کیونکہ وہاں جانوروں کے چرانے کی ضرورت پڑتی ہے۔

۳۰۰۱- (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ فِي الْمَاءِ وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ۔ (رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ) (اخرجه ابو داؤد الحدیث رقم ۳۴۷۷ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۴۷۲ واحمد فی المسند ۵/ ۳۶۴)

حکم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحديث: ❶ شریک یعنی ہر ایک کو ان سے مفت فائدہ لینا درست ہے۔ ❷ پانی الخ ابوسعید جو اس حدیث کا ایک راوی ہے وہ کہتا ہے اس سے جاری پانی مراد ہے (جیسے دریایا چشمہ کارو کنا کسی مسلمان سے ناجائز اور حرام ہے)

۳۰۰۲- (۱۲) وَعَنِ اسْمَرِ بْنِ مُضَرَّسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَقَالَ مَنْ سَبَقَ إِلَى مَاءٍ لَمْ يَسْبِقْهُ إِلَيْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَ لَهُ۔ (رواہ ابو داؤد) (اخرجه ابو داؤد الحدیث رقم ۳۰۷۱)

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ پہلے پہنچنے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص کو کوئی ایسی مباح چیز مل جائے جس تک اس سے پہلے کوئی مسلمان نہیں پہنچ سکا تو وہی اس کا مالک ہے۔

۳۰۰۳- (۱۳) وَعَنْ طَاوُسٍ مُرْسَلًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْيَا مَوَاتًا مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ لَهُ وَغَادِي الْأَرْضِ لِلَّهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مِثْنِي۔ (رواہ الشافعی) (اخرجه الشافعی فی الام ۴/ ۴۵)

طاوُس مرسل سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بنجر زمین کو آباد کرے تو وہ اس کے لئے ہے اور قدیم ❶ زمین اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے پھر میری طرف سے تمہارے لئے ہے۔“ (شافعی)

۴۵ کتاب احکام الہیة باب عمارة ما ليس معمورا)

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ قدیم زمین سے وہی بنجر زمین مراد ہے جو کسی کی ملک میں نہ ہو۔

۳۰۰۴- (۱۴) وَرَوَى فِي شَرْحِ السُّنَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اور شرح السنہ میں روایت کیا گیا کہ نبی ﷺ نے سیدنا عبداللہ

بن مسعود رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں گھر دیا اور وہ گھر انصاری کی آبادی کے درمیان تھا (یعنی ان کے مکانون اور کھجوروں کے درمیان) پس عبد بن زہرہ کے بیٹوں نے کہا کہ ہم سے ام عبد ❶ کے بیٹے کو دور رکھو تو ان کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اللہ تعالیٰ نے کس لئے بھیجا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس امت کو پاک نہیں کرتا (جب تک) کہ ضعیف کے لئے ان میں انس کا حق ❷ نہ لیا جائے۔“

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ الدُّوْرَ بِالْمَدِينَةِ وَهِيَ بَيْنَ ظَهْرِ ابْنِي عِمَارَةَ الْأَنْصَارِ مِنَ الْمَنَازِلِ وَالنَّخْلِ فَقَالَ بَنُو عَبْدِ بْنِ زُهْرَةَ نَجَبٌ عَنَّا ابْنُ أُمِّ عَبْدِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِمَ إِنْبَعْنِي اللَّهُ إِذَا إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْدِسُ أُمَّةً لَا يُوْخَذُ لِلضَّعِيفِ فِيْهِمْ حَقُّهُ (الشافعی فی المسند ۲ / ۱۳۳ کتاب الجہاد باب ما جاء فی الحما والقطنع)

حکم الحدیث: یہ سند منقطع ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ ام عبد کے بیٹے کو ان ابن ام عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔

❷ یعنی عبد اللہ ضعیف ہے لہذا مجھ پر یہ لازم ہے کہ میں اس کی پاس داری کروں۔

عمر بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ❶ مہزور کے پانی کے بارہ میں حکم فرمایا کہ بند کیا جائے یہاں تک کہ وہ ٹخنوں تک پہنچے پھر ❷ چھوڑ دے اوپر والا نیچے والے پر۔ (ابوداؤد ابن ماجہ)

۳۰۰۵- (۱۵) وَعَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي السَّبِيلِ الْمَهْزُورِ أَنْ يَمْسَكَ حَتَّى يُلْغِ كَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسِلَ الْأَعْلَى عَلَى الْأَسْفَلِ - (رواه ابوداؤد و ابن ماجہ)
الحديث رقم ۲۴۸۲ والموطا الحديث رقم ۲۸ من كتاب الاقضية

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ مہزور کے پانی کے بارہ میں الخ مہزور بنی قریظہ کے ایک نالہ کا نام ہے۔ مصابیح کے اکثر نسخوں میں ”سیل اور مہزور“ دونوں معرّف باللام کی طرف بطور اضافت آیا ہے اور یہ ترکیب نحوی اصول سے ممنوع ہے۔ بہتر یہ تھا کہ دونوں پر الف لام تعریف کا نہ ہوتا اور لفظ سیل مہزور کی طرف مضاف ہوتا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مہزور علم ہے جو کہ صفت سے منقول ہے اور ایسے علم میں دونوں وجوہات جائز ہیں جیسے حارث اور عباس۔ ❷ پھر چھوڑ دے اوپر والا نیچے والے پر الخ یعنی اوپر والا اپنے کھیت میں ٹخنوں تک پانی بھر کر اس کی طرف چھوڑ دے جو شیب میں ہے اس طرح آخر تک عمل کیا جائے۔

سیدنا سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص کے باغ میں ان کے کھجوروں کے کئی درخت تھے اور وہ انصاری شخص اپنے اہل سمیت اس باغ میں رہتا تھا تو جب سرہ رضی اللہ عنہ باغ میں جاتے تو انصاری کو تکلیف ہوتی، پس وہ

۳۰۰۶- (۱۶) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَصَدٌ مِنْ نَخْلٍ فِي حَائِطِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَ الرَّجُلِ أَهْلُهُ فَكَانَ سَمُرَةُ يَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيَتَأَذَى بِهِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ

نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے سامنے اس تکلیف کا ذکر کیا، نبی ﷺ نے سمرہ رضی اللہ عنہ کو طلب کیا تاکہ ❶ وہ اپنے درختوں کو انصاری کے ہاتھ فروخت کر ڈالے تو سمرہ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا پھر آپ ﷺ نے ❷ چاہا کہ اس سے تبادلہ کر لے سمرہ رضی اللہ عنہ نے اس سے بھی انکار کر دیا، آپ نے فرمایا: ”اپنے درخت انصاری کو ہیہ کر دے اور تجھے آخرت ❸ میں اجر ملے گا ایک کام تھا جس میں آپ نے اس کو ترغیب دلائی تھی تو سمرہ رضی اللہ عنہ نے اس کو بھی نہ مانا، آپ نے فرمایا: ”حکم تو ضرر ❹ پہنچانے والے ہو۔“ اور آپ نے انصاری کو حکم دیا ”جا اس کے درخت کاٹ ڈال۔“ (ابوداؤد) اور جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث من احبنا ارضا غضب کے باب میں ذکر کی گئی سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔

فَطَلَبَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسِيعَهُ قَابِي فَطَلَبَ أَنْ يُنَافِلَهُ قَابِي قَالَ فَهَبْ لَهُ وَلَكَ كَذَا أَمْرًا رَغَبَ فِيهِ قَابِي فَقَالَ أَنْتَ مُضَارٌّ فَقَالَ لِلْأَنْصَارِيِّ إِذْهَبْ فَاقْطَعْ نَخْلَهُ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)
وَذِكْرُ حَدِيثِ جَابِرٍ مِنْ أَحِبِّي أَرْضًا فِي بَابِ الْغَضَبِ بِرَوَايَةِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تاکہ انصاری کے ہاتھ بیچا لے یعنی کھجور کے درخت تاکہ اس کو ایذا نہ ہو۔ ❷ چاہا کہ اس یعنی رسول اللہ ﷺ نے سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ کو کہا کہ ان درختوں کے بدلے میں دوسرے باغ میں انصاری سے درخت لے لے۔ ❸ اور تجھ کو اس قدر راج یعنی بہشت کی نعمتیں ملیں۔ ❹ کہ تو ضرر پہنچانے والا ہے لہذا اس انصاری کو اور جو کوئی کسی کو ضرر پہنچائے تو ضرر کا اس سے دفع کرنا واجب ہے۔
اور ہم ابوصرمہ کی حدیث من ضار اضر اللہ بہ فی باب ما ينهى من التهاجر کے باب میں ذکر کریں گے۔
الحیث رقم ۳۶۳۶

الفصل الثالث (تیسری فصل)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا چیز ہے کہ جس کا روکنا درست نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”پانی، نمک ❶ اور آگ“ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول! پانی کو تو ہم نے جان لیا، پس نمک اور آگ کا کیا حال ہے؟ ❷ آپ نے فرمایا: ”اے حمیراء! جو شخص کسی کو آگ دے تو گویا کہ اس نے صدقہ کیا اس تمام چیز کو کہ جس کو آگ نے پکایا اور جس شخص

۳۰۰۷- (۱۷) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَتَعُهُ قَالَ الْمَاءُ وَالْمِلْحُ وَ النَّارُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا بِالْمِلْحِ وَ النَّارِ قَالَ يَا حَمِيْرَاءُ مَنْ أَعْطَى نَارًا فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقُ بِجَمِيعِ مَا أَنْصَجَتْ تِلْكَ النَّارُ وَمَنْ أَعْطَى مِلْحًا فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقُ بِجَمِيعِ مَا طَيَّبَتْ تِلْكَ الْمِلْحُ وَمَنْ سَقَى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ

نے نمک دیا تو گویا کہ اس نے تمام چیز کو صدقہ کیا جس کو اس نمک نے اچھا کر دیا اور جس نے مسلمانوں کو پانی پلایا ایک بار پلانا اس جگہ کہ جہاں پانی پایا جاتا ہے تو گویا کہ اس نے ایک غلام آزاد کیا اور جس نے مسلمان کو ایک بار پانی پلایا اس جگہ پلانا کہ جہاں پانی نہیں پایا جاتا تو گویا اس نے اس کو زندہ کیا۔“ (ابن ماجہ) ③

يُوجَدُ الْمَاءُ فَكَأَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً وَمَنْ سَقَى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ لَا يُوجَدُ الْمَاءُ فَكَأَنَّمَا اَحْيَاهَا۔ (رواہ ابن ماجہ) (اخرجه ابن ماجه الحديث رقم ۲۴۷۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ① نمک اور آگ کا کیا حال ہے الخ یعنی اس کا روکنا کیوں منع ہے؟ ② آپ نے فرمایا اے رنگ والی حجت اللہ میں ہے اگر یہ چیزیں ملوک ہوں تو بھی ان کو مفت دینے کی استجابة تا کید ہے اور اگر ملوک نہ ہوں تو پھر تو ان کا روکنا کسی حال میں بھی جائز نہیں۔ ③ اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن عدعان راوی ضعیف ہے علاوہ ازیں امام احمد و ابو داؤد نے اس حدیث کو بروایت ابو خراش عن بعض الصحابہ بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں پانی گھاس اور آگ میں۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس کی اسناد صحیح ہے ابو نعیم نے بھی اس حدیث کو درست کہا ہے لیکن اس نے عن بعض الصحابہ کا ذکر نہیں کیا پھر کسی نے امام ابو حاتم سے ابو خراش کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا ابو خراش نے نبی ﷺ کو نہیں دیکھا اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بلوغ المرام میں کہا ہے کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے فتح الباری اور نیل الاوطار کی طرف رجوع فرمائیں۔

بَابُ الْعَطَايَا

عطیات کا بیان

الفصل الأول (پہلی فصل)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک زمین خیر میں پائی وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا اے اللہ کے رسول! میں نے خیر میں ایک زمین پائی ہے کہ میں نے کوئی مال کبھی نہیں پایا کہ جو میرے نزدیک اس زمین سے بہت نفیس ہو آپ مجھے اس کے بارہ میں کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اگر چاہے تو زمین کے اصل کو روک رکھ اور اس کے حاصل کو صدقہ کر“ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو اس شرط پر صدقہ کیا کہ اس کا اصل فروخت نہ کیا جائے اور نہ ہبہ کی جائے اور نہ ہی اس کو میراث بنایا جائے اور اس میں سے

۳۰۰۸- (۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْرٍ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْرٍ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنَفْسٌ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَا يَبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ وَتُصَدَّقُ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ

أَوْ يُطْعِمَ غَيْرَ مَمْلُوكٍ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ غَيْرَ مَمْلُوكٍ مَالًا۔ (متفق علیہ) (اخرجه البخاری الحدیث رقم ۲۷۳۷ و مسلم الحدیث رقم (۱۵-۱۶۳۲) والنسائی الحدیث رقم (۳۵۹۷) وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۳۹۶ واحمد فی المسند ۱۲/۲)

حاصل ہونے والی آمدن کو فقیروں، رشتہ داروں، غلاموں کے آزاد ❶ کرنے، اللہ کی راہ میں مسافروں، مہمانوں پر صدقہ کیا جائے اور اس شخص پر کوئی گناہ نہیں کہ جو اس زمین کا متولی ہو کہ وہ اس میں سے کھائے عرف کے موافق یا اس حالت میں کھائے ❷ کہ مال کو ❸ جمع کرنے والا نہ ہو اس کے حاصل میں سے۔ “ابن سیرین نے کہا کہ نہ جمع کرنے والا ہو (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ غلاموں کے آزاد کرنے میں اربع یعنی ان کی آزادی میں مدد دینے کے لئے۔

❷ یا کھائے اربع یعنی کسی دوست کو۔ ❸ مال کو نہ جمع کرنے والا ہو اربع یعنی روپیہ جوڑنے کی نیت سے اس میں تصرف نہ کرے امام نووی رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے کہ وقف صحیح ہے اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور وقف کرنے والے کی شرائط صحیح ہیں اور وقف کی بیع یا ہبہ یا میراث درست نہیں ہے اور وقف صدقہ جاریہ ہے۔

۳۰۰۹- (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ۔ (متفق علیہ) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۴۸ والنسائی الحدیث رقم ۳۵۴۸ واحمد فی المسند ۳۴۷/۲)

فوائد الحدیث: ❶ نووی نے کہا عمری کہتے ہیں اس طرح کہنے کو کہ یہ گھر میں نے تجھے عمر بھر کے لئے دیا یا زندگی بھر کے لئے یا جب تک تو جئے یا باقی رہے اور عمری کی تین صورتیں ہیں (۱) اس طرح کہے کہ میں نے تجھے یہ گھر عمر بھر کے لئے دیا پھر جب تو مر جائے تو وہ تیرے وارثوں کا ہے یہ عمری تو بلا اختلاف صحیح ہے اور مثل ہبہ کی ہے اس صورت میں موبہبہ کی وفات کے بعد وہ گھر اس کے ورثہ کا ہوگا اگر اس کا کوئی وارث نہ ہو تو وہ بیت المال میں داخل ہوگا اور عمری کرنے والے کو پھر نہ ملے گا۔ (۲) اس طرح کہے کہ میں نے تجھے عمر بھر کے لئے دیا اس میں اختلاف ہے مگر صحیح قول یہ ہے کہ اس کا حکم بھی اول جیسا ہے۔ (۳) اس طرح کہے کہ یہ گھر میں نے تجھے عمر بھر کے لئے دیا جب تو مر جائے تو گھر میرا ہے یا میرے ورثہ کا اس کی صحت میں بھی علماء کا اختلاف ہے مگر صحیح بات یہی ہے کہ یہ عقد بھی صحیح ہے اور اس کا حکم بھی اول کا سا ہے اور شروط فاسدہ لغوی ہیں۔

۳۰۱۰- (۳) وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعُمَرَى مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا۔ (رواہ مسلم) (اخرجه مسلم الحدیث رقم (۳۱-۱۶۲۵)

۳۰۱۱- (۴) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ عُمَرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لَلَّذِي أُعْطِيَهَا لَا يَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أُعْطَاهَا لِأَنَّهُ أُعْطِيَ

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کے لئے عمری کیا گیا وہ اس کا مالک ہے اور اس کے بعد اس کے رشتہ دار کیونکہ وہ (عمری) اسی کا ہوتا

ہے جس کو دیا گیا ہے، جو کہ نہیں لوٹا دینے والے کی طرف
کیونکہ دینے والے نے ایک ایسا عطیہ ❶ دیا ہے کہ جس میں
میراث واقع ہوئی ہے۔“ (بخاری، مسلم)

عَطَاءٌ وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِثُ۔ (متفق علیہ) (اخرجہ
البخاری الحدیث رقم ۲۶۲۵ و مسلم الحدیث رقم
(۲۰-۱۶۲۵) و ابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۵۳
و الترمذی الحدیث رقم ۱۳۵۰ و ابن ماجہ الحدیث رقم
(۲۳۸۰)

فوائد الحدیث: ❶ ایک ایسا عطیہ ہے کہ جس میں میراث واقع ہوئی ہے الخ عمری کسی چیز کے عمر بھردینے کو کہتے ہیں خواہ اپنی زندگی
تک دے یا جس کو دے اس کی زندگی تک دے باب کی احادیث کا مطلب یہ ہے کہ عمری دینے سے وہ ہمیشہ کے لئے دینے والے کے ملک
سے نکل جائے گی اور اسی کی ہو جائے گی جس کو عمری دیا گیا اس کے بعد اس کے ورثا کو ملے گی، اہل حدیث اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور مسلم
کی ایک آئندہ روایت میں جو یہ مذکور ہے کہ نبی ﷺ نے جس عمری کو جائز رکھا وہ یہ ہے کہ عمری دینے والا یوں کہے یہ چیز تیری اور تیرے ورثا
کی ہے لیکن اگر صرف اتنا کہے کہ وہ تیری ہے جب تک تو زندہ رہے تو اس کے مرنے کے بعد وہ چیز پھر دینے والے کے پاس آ جائے گی تو یہ
حدیث نہیں بلکہ راوی کا کلام ہے اور اس روایت سے حجت صحیح نہیں ہے۔

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے جس عمری کو رسول اللہ
ﷺ نے جائز قرار دیا ہے وہ یہ ہے کہ مالک کہے کہ یہ تیرے
لئے ہے اور تیرے ورثا کے لئے اور جس وقت کہ مطلق کہے
کہ یہ عمری تیرے لئے ہے جب تک کہ تو زندہ رہے تو وہ عمری
دینے والی کی طرف واپس آتا ہے۔“ (بخاری، مسلم)

۳۰۱۲- (۵) وَعَنْهُ قَالَ إِنَّمَا الْعُمَرَى الَّتِي أَجَارَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ هِيَ لَكَ
وَلِعَقِيبِكَ فَمَاذَا إِذَا قَالَ هِيَ لَكَ مَا عَشْتُ فَإِنَّهَا تَرْجِعُ
إِلَى صَاحِبِهَا۔ (متفق علیہ) (اخرجہ مسلم الحدیث
رقم ۲۳-۱۶۲۵) و ابوداؤد الحدیث رقم ۱۳۵۰ و ابن
ماجہ الحدیث رقم (۲۳۸۰)

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”رقعی
کرو ❶ نہ عمری پس جس شخص کے لئے کوئی چیز رقی یا عمری کی
گئی ہے تو وہ اس کے ورثا کے لئے ہے۔“ (ابوداؤد)

۳۰۱۳- (۶) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرُقُّوْا وَلَا تُعِمِّرُوْا فَمَنْ أَرُقَّ شَيْئًا أَوْ
أُعِمِّرَ فَهِيَ لِرِوَرَّتِهِ۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد
الحدیث رقم ۳۵۵۶ و النسائی الحدیث رقم ۳۷۳۱)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ رقی کرو نہ عمری الخ رقی یہ ہے کہ کوئی دوسرے سے کہے میں نے یہ مکان اس شرط پر تجھے دیا کہ اگر میں پہلے مر
جاؤں تو مکان تیرا ہے اور اگر تو مر جائے تو مکان میں لوں گا، اس کا حکم بھی اہل حدیث، شافعی، احمد اور ابو یوسف کے نزدیک عمری کا سا ہے، یعنی
وہ چیز اسی کی ہو جائے گی جس کے لئے رقی کیا گیا ہے۔

انہی (سیدنا جابر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ۳۰۱۴- (۷) وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالرُّقْبَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا۔
 (رواہ احمد و الترمذی و ابوداؤد) (ابوداؤد)
 الحدیث رقم ۳۵۵۸ و الترمذی الحدیث رقم ۱۳۵۱
 والنسائی الحدیث رقم ۲۷۳۹ وابن ماجہ الحدیث رقم
 ۲۳۸۳ و احمد فی المسند ۳/۳۰۳)
حکم الحدیث: یہ حدیث حسن ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۳۰۱۵۔ (۸) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكُوا أَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ لَا تُفْسِدُوا هَآئِنَهُ مِنْ أَعْمَرَ عُمَرَىٰ فِيهِ لِلَّذِي أُعْمِرَ حَيًّا وَمَيِّتًا وَلِعَقِبِهِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۱۶۲۵-۲۶ و احمد فی المسند ۳/۳۱۲)
 سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے مالوں کو اپنے پاس رکھو ان کو خراب نہ کرو کیونکہ جو شخص کسی کو بطریق عمری کے دیتا ہے تو وہ عمری اس شخص کے لئے ہے جس کے لئے عمرہ کیا گیا حالت زندگی اور موت میں اور اس کی اولاد کے لئے۔“ (مسلم)

بَابُ

پہلے باب کے متعلق

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

۳۰۱۶۔ (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَرَضَ عَلَيْهِ رِبْحَانٌ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ طَيْبُ الرِّيحِ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحدیث رقم ۲۰-۲۲۵۳) و ابوداؤد الحدیث رقم ۴۱۷۲ و الترمذی الحدیث رقم ۲۷۹۱ والنسائی الحدیث رقم ۵۲۵۹)
 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو خوشبودار پھول دیا جائے تو وہ اس کو واپس نہ کرے اس لئے کہ وہ سبک بار ❶ ہے اور اس کی بو اچھی ہے۔“ (مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ سبک بار ہے الخ یعنی ہلکا احسان ہے کیونکہ خوشبودار پھول کچھ بڑا احسان نہیں کہ اس کا عوض دینا کچھ مشکل ہو یا عوض نہ دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی چیز کیوں رد کرے۔

۳۰۱۷۔ (۲) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطَّيِّبَ۔ (رواہ البخاری)
 سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ خوشبو واپس نہیں کرتے تھے۔ (بخاری)

(البخاری الحدیث رقم ۵۹۲۹ والنسائی الحدیث رقم

(۵۲۵۸)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بہرہ کر کے واپس لینے والا کتبہ ❶ کی مانند ہے جو اپنی تہ چائے ہے بری مثال ہمارے لائق نہیں۔“ (بخاری)

۳۰۱۸- (۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْعَائِدُ فِي هَيْبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْبِهِ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ۔ (رواه البخاری)

(البخاری الحدیث رقم ۲۶۲۲ ومسلم الحدیث رقم

(۱۶۲۲/۵) وابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۳۸ والنسائی

الحدیث رقم ۳۷۰۱ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۳۸۵

فوائد الحدیث: ❶ کتبہ کی مانند ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دے کر پھر واپس لینا نہایت کمینہ پن دہات اور خست ہے اور مردوت کے خلاف ہے اور اکثر علماء بہرہ میں رجوع کو حرام کہتے ہیں مگر باپ کو رجوع جائز ہے اس میں جو اپنی اولاد کو بہرہ کرے اور سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی حدیث آئندہ اور اسی باب کی فصل ثانی کی حدیث اول و دوم میں اس کا صاف بیان ہے۔

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس کا باپ اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا اور کہا کہ میں نے اس اپنے بیٹے کو ایک غلام بہرہ کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو نے اس بیٹے کی طرح اپنے تمام فرزندوں کو دیا ہے؟“ والد نے کہا: ”نہیں“ آپ نے فرمایا: ”پس واپس کر ❶ اس کو“ اور ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا: ”کیا تجھے یہ بات پسند آتی ہے کہ تیری سب اولاد تجھ سے اچھا سلوک کرے؟“ اس نے کہا: ہاں اور ایک روایت میں یہ ہے: نعمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے باپ نے مجھے ایک چیز دی پس عمرہ بنت رواحہ نے کہا: میں نہیں راضی ہوتی یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کو تو گواہ کر تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے بیٹے کو جو عمرہ بنت رواحہ کے بطن سے ہے ایک چیز دی ہے عمرہ نے مجھ سے کہا ہے کہ میں آپ کو گواہ کروں آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو نے اپنے سارے فرزندوں کو اس دینے کی طرح دیا ہے؟ کہا نہیں“ آپ نے فرمایا: ”پس اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد ❷ کے درمیان

۳۰۱۹- (۴) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غَلًا مَا فَقَالَ أَكُلْ وَلَكِ نَحْلٌ مِثْلُهُ قَالَ لَا قَالَ فَأَرْجِعْهُ وَفِي رَوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ أَيْسُرُكَ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبَرِّ سَوَاءً قَالَ بَلَى قَالَ فَلَا إِذَا وَفِي رَوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضِي حَتَّى تَشْهَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتُ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَأَمَرْتَنِي أَنْ أَشْهَدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَعْطَيْتَ سَأَرَوْ لَكَ مِثْلَ هَذَا؟ قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ قَالَ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ وَفِي رَوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ۔ (متفق عليه)

(البخاری الحدیث رقم ۲۵۸۷ ومسلم الحدیث رقم

(۱۹۲۳/۹) والترمذی الحدیث رقم ۱۳۶۷ والنسائی

الحدیث رقم ۳۶۷۲ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۳۷۵

انصاف کرو، نعمان بن النضرؓ نے کہا پس وہ واپس آئے اور اپنے عطیہ کو واپس لے لیا اور ایک روایت میں یہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔“

والموطا الحدیث رقم ۳۹ من کتاب الاحکام واحمد فی المسند ۴/ ۲۶۹

فوائد الحديث: ❶ پس پھیر لے اس کو الخ یعنی ایسا مت کر کہ ایک بیٹے کو دے اور دوسروں کو محروم رکھ کیونکہ جب تو ایسا کرے گا تو دوسرے بیٹوں کے دل میں تیرا بغض پیدا ہوگا اور وہ بڑے ہو کر تیرے ساتھ بھلائی نہ کریں گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو کم و بیش دینا ظلم ہے اور جس نے ایسا کیا تو رجوع کرے طائوسؓ، ثوریؓ، احمدؓ اسحاقؓ اور بعض مالکیہ رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں اور جمہور کے نزدیک برابری مستحب ہے شافعیؒ اور ابوحنیفہؒ نے کہا برابر نہ کرنا مکروہ ہے لیکن تصرف نافذ ہو جائے گا اور سیدنا ابو بکرؓ نے ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ کو دوسری اولاد سے زیادہ دیا اور اہل حدیث کہتے ہیں کہ برابری کرنا واجب ہے اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ والدین جو اپنی اولاد کو دیں اس میں ان کو رجوع کرنا درست ہے اسی طرح دادا اور دادی اور نانا اور نانی کو بھی درست ہے لیکن ان کے سوا دوسرے لوگوں کو ہبہ میں رجوع کرنا جائز نہیں ❷ اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو الخ یعنی سب کو برابر دیا کرو بعض کو زیادہ اور بعض کو کم دینا شفقت پدری کے مناسب نہیں اور امام احمد رحمہم اللہ کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو گواہ مت کہ ظلم پر اور تیرے بیٹوں کا تجھ پر حق ہے کہ تو ان کو دینے میں برابری کرے اور صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ جو تو نے دیا ہے وہ واپس لے لے طبرانیؒ، بیہقیؒ اور سعید بن منصورؒ نے نکالا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اپنی اولاد کو دینے میں برابری کرو اور اگر میں کسی کو زیادہ دلاتا تو لڑکیوں کو دلاتا، کیونکہ وہ کمائی کرنے پر قادر نہیں ہیں۔ اس کی اسناد میں سعید بن یوسف ضعیف ہے حافظ ابن حجر رحمہم اللہ نے فتح الباری میں کہا اس کی اسناد اچھی ہیں ان احادیث سے بھی یہی نکلتا ہے کہ اولاد کو کم و بیش دینا ظلم ہے اور برابری واجب ہے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

سیدنا عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہ رجوع کرے کوئی اپنے ہبہ میں مگر باپ اپنے بیٹے سے۔“ (نسائی ابن ماجہ)

۳۰۴۰- (۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْجِعُ أَحَدٌ فِي هِبَتِهِ إِلَّا الْوَالِدَ مِنْ وَلَدِهِ۔ (رواه النسائي وابن

ماجة) (النسائي الحديث رقم ۳۶۸۹ وابن ماجه -

الحديث رقم ۲۳۷۸ واحمد في المسند ۲/ ۱۸۲)

حكم الحديث: اس کی سند صحیح ہے۔

سیدنا ابن عمرؓ اور سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”آدمی کے لئے حلال نہیں کہ کچھ دے پھر اس میں رجوع کرے مگر باپ ❶ کو رجوع کرنا درست ہے اس چیز میں کہ جو وہ اپنے بیٹے کو دے اور جو شخص کوئی چیز دے کر واپس لے لیتا ہے تو اس کی مثال اس کتے کی سی ہے جس

۳۰۲۱- (۶) وَعَنِ ابْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَ مِثْلَ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمِثْلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَهُ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْهِ۔

نے خوب پیٹ بھر کر کھایا اور جب پیٹ بھر لیا تو تے کر ڈالی اور پھر اپنی تے چاٹنے لگا۔“ (ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ) اور ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

(رواہ ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و صححہ الترمذی) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۵۳۹ و الترمذی الحدیث رقم ۲۱۳۲ و النسائی الحدیث رقم ۳۶۹۰ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۳۷۷ و احمد فی

المسند ۱/ ۲۳۷)

فوائد الحدیث: ۵ مگر باپ کو رجوع کرنا درست ہے الخ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ والدین جو اپنی اولاد کو دس تو اس میں ان کو رجوع کرنا درست ہے اور امام ابو حنیفہ اور شافعی رحمہما کہتے ہیں کہ والد کو بھی رجوع جائز نہیں جو اس نے اپنی اولاد کو ہبہ کیا اس میں امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اہل حدیث کا مذہب ثابت کیا ہے اور امام شافعی اور امام ابو حنیفہ رحمہما پر رد کیا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک جوان اونٹنی تحفہ لایا تو آپ ﷺ نے اس کو اس اونٹنی کے بدلہ میں چھ جوان اونٹنیاں دیں وہ پھر بھی راضی نہ ہوا (اور جب) نبی ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: ”فلاں شخص میری طرف ایک اونٹنی کا تحفہ لایا تھا تو اس کے بدلہ میں میں نے اس کو چھ اونٹنیاں دیں پھر بھی وہ راضی نہ ہوا (لہذا) میں نے قصد کیا ہے کہ میں کوئی تحفہ نہ قبول کروں مگر قریش کا یا انصاری کا یا ثقفی کا یا دوسی کا۔“ (ترمذی ابوداؤد نسائی)

۳۰۲۲- (۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكْرَاتٍ فَتَسَخَّطَ قَبْلَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ فَلَانًا أَهْدَى إِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكْرَاتٍ فَظَلَّ سَاحِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَيْشٍ أَوْ أَنْصَارٍ أَوْ ثَقَفٍ أَوْ دُوسٍ۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد و النسائی) (ابوداؤد الحدیث رقم ۳۴۳۷ و الترمذی الحدیث رقم ۳۹۴۵ و النسائی

الحدیث رقم ۳۷۵۹)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن لذاتہ ہے۔

فوائد الحدیث: ۵ ثقفی کا دوسی کا الخ ثقیف اور دوس دو قبائل کے نام ہیں اور ان کو خاص کر اس لیے ذکر کیا کہ یہ دونوں علوماتی اور سخاوت نفوس میں دوسروں سے زیادہ ہوں گے۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کو کوئی چیز عطیہ دی جائے اور اس کو عوض کی طاقت ہو تو وہ ضرور اس کا بدلہ دے اور جس کو بدلہ دینے کی طاقت نہ ہو تو وہ دینے والے کی تعریف کرے اس لئے کہ جس نے تعریف کی اس نے شکر یہ ادا کیا اور جس نے احسان کو چھپایا اس نے کفران نعمت کیا اور جو شخص اپنے میں اس چیز کو ظاہر کرے جو

۳۰۲۳- (۸) وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيُجْزِ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُشْنِ فَإِنَّ مَنْ أَتْنَى فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسَ ثَوْبِي زُورٍ۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۴۸۱۳ و الترمذی الحدیث رقم ۲۰۳۴)

اس میں نہیں ہے تو اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو دو ❶
جھوٹے کپڑے پہننے والا ہے۔“ (ترمذی ابوداؤد)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی دین اور دنیا کے کمال کا اظہار یا علماء صلحاء کا لباس پہن کر اپنے کو عالم اور صالح ظاہر کرے اور بعض نے کہا کر کرتا ایک پہنے اور کرتے کی آستین میں دو اور آستینیں جوڑے تاکہ دو کرتے پہننے والا معلوم ہو علماء نے کہا یہ عرب میں دستور تھا کہ بعض لوگ اشراف لوگوں کی طرح دو کپڑے پہن لیتے اور لوگ ان کو نیک پاک سمجھتے اور ان کی بات اور جھوٹی گواہی کا بھی اعتبار کر لیتے۔

۳۰۲۴- (۹) وَعَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الشَّيْءِ۔
سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کی طرف احسان کیا جائے تو وہ احسان کرنے والے کے لئے کہے کہ تجھ کو اللہ تعالیٰ بہتر بدلہ دے تو اس نے بہت ❶ کامل تعریف کی۔“ (ترمذی)

(رواہ الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۲۰۳۵)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ بہت کامل تعریف کی گئی یعنی مبالغہ کیا اس کے ادائے شکر میں اس لئے کہ اس نے اقرار کیا اپنے تصور کا اور عاجز ہونے کا اس کا بدلہ اتارنے سے پس اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سونپا۔

۳۰۲۵- (۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ۔ (رواہ احمد و الترمذی) (ابوداؤد)

الحدیث رقم ۴۸۱۱ و الترمذی الحدیث رقم ۱۹۵۵

واحمد فی المسند ۲/ ۲۵۸)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ جو شخص کہ لوگوں کا شکر نہیں کر رہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر نہیں کرتا ہے الخ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی قدر دانی کرنے کا حکم کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے پہنچانے میں واسطہ ہیں تو جس نے اللہ عزوجل کی لوگوں کا قدر کرنے میں فرمانبرداری نہ کی تو اس نے اللہ عزوجل کا شکر ادا نہ کیا یہ معنی کرتی ہے کہ جس نے لوگوں کا قدر نہ کیا یا وجود یکہ لوگ اپنی قدر دانی کے حریص ہوتے ہیں اور اپنی قدر دانی سے فائدہ اٹھاتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا جس کے نزدیک شکر کرنا یا نہ کرنا دونوں برابر ہیں۔

۳۰۲۶- (۱۱) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ آتَاهُ الْمُهَاجِرُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا آتَيْنَا قَوْمًا أَبَدَلْ مِنْ كَثِيرٍ وَلَا أَحْسَنَ مَوَاسَاةٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمَمْنُونَةَ وَأَشْرَكُونَا فِي الْمُهَنَّا حَتَّى لَقَدْ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ مدینہ میں آئے تو آپ کے پاس مہاجر حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم نے کسی قوم کو بہت خرچ کرنے والی بہت ہم دردی کرنے والی تھوڑے مال سے اس قوم سے جن میں ہم نے اقامت اختیار کی ہے بڑھ کر نہیں دیکھا انہوں نے

نے ہم کو محنت سے کفایت کیا اور ہم کو منفعت میں شریک کیا۔ یہاں تک کہ ہم ڈرے کہ وہ تمام ثواب لے جائیں گے، تو آپ نے ❶ فرمایا: ”نہیں، جب تک کہ دعا کرو گے تم اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے اور تم ان کی تعریف کرو گے۔“ (ترمذی) اور ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کیا۔

خِفْنَا أَنْ يَذْهَبُوا بِالْأَجْرِ كُلِّهِ فَقَالَ لَا مَدْعُوْتُمْ اللَّهُ لَهُمْ وَأَنْتُمْ عَلَيْهِمْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)
(الترمذی الحدیث رقم ۲۴۸۷)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فرمایا نہیں الخ یعنی ایسا نہ ہوگا کہ تم ثواب سے محروم رہ جاؤ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص پر کوئی احسان کرے تب وہ احسان کرنے والے کے لئے ہمارے اور اس کی تعریف کرنے کو جو ثواب انعام کرنے والے اور احسان کرنے والے کو اللہ عزوجل دیتا ہے تو ویسا ہی اس شخص کو بھی ثواب دیتا ہے جس پر کسی نے احسان کیا۔ اس حدیث سے انصاری بڑی فضیلت معلوم ہوئی کہ انہوں نے مہاجرین کا ایک مدت تک بھارا اٹھایا بھلا اب یہ کیونکر سکتا ہے رضی اللہ عنہم ورضوانہ واعدلہم جنت تجری تحتہا الانہار خالدین فیہا ذلک ہو الفوز العظیم۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”آپس میں تحفہ بھیجا کرو اس لئے کہ تحفہ بھیجنا کینہ کی باتوں کو دور کرتا ہے۔“ (اس کو روایت کیا۔۔۔) ❶

۳۰۲۷- (۱۲) وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تَذْهَبُ الضَّغَائِنَ۔ (رواہ) (قوله: ((رواہ)) بیاض فی آخره)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ رواہ بزرگی نے کہا یہاں اصل میں سفیدی چھوڑی ہوئی ہے اور مصنف کو اس حدیث کا مخرج معلوم نہیں ہوا اور اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”آپس میں تحفہ بھیجا کرو اس لئے کہ تحفہ سینے کی کدورت دور کرتا ہے اور ہمسایہ اپنے ہمسایہ کے لئے حقیر نہ جانے اگرچہ ❶ بکری کے کھر کا ایک ٹکڑا ہو۔“ (ترمذی)

۳۰۲۸- (۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تَذْهَبُ وَحَرَّ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ حِمَارَةً لِحَارَتِهَا وَلَوْ شِقَ فُوسٍ شَاةٍ۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۲۰۳۰)

واحمد فی المسند ۲/ ۲۶۴)

حکم الحدیث: اس کی سند کمزور ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اگرچہ بکری کے کھر کا ایک ٹکڑا بھیجنا الخ یعنی ہمسایہ اور پڑوسیوں کو آپس میں محبت اور الفت سے رہنا چاہیے آپس میں تحفہ دینے لینے سے محبت زیادہ ہوتی ہے تھوڑے اور بہت کا خیال نہ کرنا چاہیے اور عورتوں کو خاص کر اس لیے فرمایا کہ ان کو تحمل نہیں ہوتا کم چیز کو حقیر جان کر پھیر دیتی ہیں اور اس کو ذلیل کرتی ہیں تو محبت کہاں بلکہ اس سے تو مزید عداوت پیدا کی۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین چیزیں ہیں کہ واپس نہ کی جائیں، تکیہ، تیلی اور دودھ۔“

۳۰۲۹- (۱۴) وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ

(ترمذی) اور کہا یہ حدیث غریب ہے کہا گیا ہے کہ آپ نے تیل سے خوشبو مراد لی ہے۔

وَالَّذَيْنِ وَاللَّيْنُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ قِيلَ أَرَادَ بِالذَّهْنِ الطَّيِّبِ - (الترمذی الحدیث

رقم ۲۷۹۰)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

ابو عثمان نہدی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس وقت تم میں سے کوئی شخص خوشبو وار پھول دیا جائے تو وہ اس کو واپس نہ کرے کیونکہ وہ بہشت سے نکلا ❶ ہے۔“ (ترمذی بطریق ارسال)

۳۰۳۰- (۱۵) وَعَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمْ الرِّيحَ حَانَ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا) (الترمذی الحدیث رقم ۲۷۹۱)

حکم الحدیث: یہ روایت ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وہ بہشت سے نکلا ہے الخ یعنی پھول کا اصل بہشت سے ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بشیر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے (بشیر) سے کہا: تو میرے بیٹے کو غلام کا عطیہ دے اور میرے لئے رسول اللہ ﷺ کو گواہ بنا، تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا فلاں ❶ کی بیٹی نے مجھ سے سوال کیا کہ میں اس کے بیٹے کو غلام عطا کروں اور کہا کہ میرے لیے رسول اللہ ﷺ کو گواہ بناؤ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا اس بیٹے کے بھائی ہیں؟“ اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا: ”کیا تو نے سب کو دی ہے اس چیز کی مانند کہ جو تو نے اس بیٹے کو دی ہے؟“ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا: ”پس یہ درست نہیں اور میں گواہ نہیں ❷ ہوتا مگر حق پر۔“ (مسلم)

۳۰۳۱- (۱۶) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتْ امْرَأَةٌ بَشِيرٍ اِنْحَلِ ابْنِي غُلَامًا وَاشْهَدْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنَةَ فَلَانٍ سَأَلَتْنِي اَنْ اِنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِي وَ قَالَتْ اَشْهَدْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلْهُ اخْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَكُلَّهُمْ اَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَنِي قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هَذَا وَاِنِّي لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلَى حَقٍّ - (رواه مسلم) (مسلم الحدیث رقم -

(۱۹- ۱۶۲۴) واحمد في المسند ۳/ ۳۲۶)

فوائد الحدیث: ❶ فلاں کی بیٹی نے الخ یعنی عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا نے جو میری بیوی ہے۔ ❷ میں گواہ نہیں ہوتا مگر حق پر الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کو جب دے تو برابر دے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی اولاد کو صدقہ دے کر اس سے رجوع کر سکتا ہے اور وہ منع نہیں ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اولاد کو دینے میں برابری کرنا چاہیے اور لڑکا لڑکی اس ہبہ میں برابر ہیں اور بعض نے لڑکے کے دو حصے رکھے ہیں اور لڑکی کا ایک حصہ لیکن اگر ایک کو زیادہ دے اور دوسرے کو کم تو امام شافعی امام مالک اور ابو حنیفہ رحمہم اللہ کے نزدیک یہ مکروہ ہے حرام نہیں اور یہ ہی صحیح ہے اور طاؤس عروہ مجاہد نووی احمد اور اسحاق رحمہم اللہ کے نزدیک یہ حرام ہے اور ہبہ باطل ہے۔ قال النووي في شرحه على المسلم اور یہی قول اہل حدیث کا ہے جیسے کہ گدرا ہے۔

۳۰۳۲- (۱۷) وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى بِبَاكُورَةِ الْفَاكِهَةِ وَ ضَعَهَا عَلَى عَيْنَيْهِ وَ عَلَى شَفَتَيْهِ وَ قَالَ اللَّهُمَّ كَمَا أَرَيْتَنَا أَوَّلَهُ فَإِنَّا آخِرُهُ ثُمَّ يُعْطِيهَا مَنْ يَكُونُ عِنْدَهُ مِنَ الصَّيَّانِ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكُبْرَى)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ کی خدمت میں کوئی نیا پھل پیش کیا جاتا تو آپ اسے اپنی آنکھوں اور ہونٹوں پر رکھتے اور فرماتے: ”یا الہی! جس طرح تو نے ہم کو اس پھل کا اول دکھایا ہے اسی طرح اس کا آخر بھی دکھا“ پھر آپ ﷺ اس پھل کو ان بچوں کو دے دیتے جو اس وقت آپ کے پاس موجود ہوتے۔“ (روایت کیا اس کو بیہقی نے دعوات کبیر میں)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

بَابُ اللَّقْطَةِ

لقطہ کا بیان ①

الفصل الأول (پہلی فصل)

۳۰۳۳- (۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ إِعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوَكَّاءَ هَائِمَ عَرِفَهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَلَا فَشَانِكَ بِهَا قَالَ فَضَالَةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لَا خِيكَ أَوْ لِلذَّئِبِ قَالَ فَضَالَةُ الْإِبِلِ قَالَ مَالِكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاءٌ هَا وَحِذَاءٌ هَاتِرِدُ الْمَاءِ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَقَالَ عَرِفَهَا سَنَةً ثُمَّ إِعْرِفْ وَكَّاءَ هَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَادِّهَا إِلَيْهِ۔

سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”اس کا ظرف پہچان ② رکھ اور اس کا سر بند پہچان رکھ پھر ③ ایک سال اس کا اعلان کر پس اگر اس کا مالک آئے تو اس کو دے دے ④ ورنہ تجھے اختیار ہے۔“ اس شخص نے کہا، ”گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”وہ تیرے لئے ہے یا تیرے بھائی کے لئے یا پھر بھیڑیے ⑤ کے لئے“ اس نے کہا، ”گم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”تجھے اس سے کیا کام ہے؟ اس کے ساتھ اس کی ⑥ مشک ہے اور اس کا موزہ ⑦ وہ پانی پر آتا ہے اور درخت میں سے کھاتا ہے یہاں تک کہ اس سے اس کا مالک آتا ہے۔“ (بخاری، مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی ایک برس تک تعریف کر، پھر اس کا سر بند اور ظرف پہچان رکھ پھر اس کو

(البخاری الحدیث رقم ۲۴۲۹ و مسلم الحدیث رقم

(۱- ۱۷۲۲) و ابوداؤد الحدیث رقم ۱۷۰۴ و الترمذی

الحجہ الحدیث رقم ۱۳۷۲ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۵۰۴

والموطا الحدیث رقم ۴۶ من کتاب الاقضية و احمد فی

المسند ۴/ ۱۱۶)

خرچ ۵ اگر اس کا مالک آجائے تو اس کو اس کی

قیمت ادا کر دے۔“

فوائد الحديث: ۱ لفظ کا بیان الخ راستہ میں گری پڑی چیز کو لفظ کہتے ہیں۔ ۲ اس کا ظرف پہچان رکھ الخ یعنی جس میں وہ لفظ ہو خواہ چمڑے میں ہو کپڑے میں۔ ۳ پھر اس کی ایک برس تعریف کراخ یعنی ایسے مقامات میں جہاں لوگ جمع ہوا کرتے ہیں جیسے جامع مسجد عید گاہ اور میلے ٹھیلوں میں پکا کر اعلان کرے کہ جس کی کوئی چیز گرم ہوگی ہو تو ہمارے پاس اس کا پتہ بتلائے۔ ۴ ورنہ تجھے اختیار ہے الخ یعنی تو چاہے تو اسے اپنے استعمال میں لاسکتا ہے۔ ۵ یا بھیڑیے کے لیے الخ مطلب یہ ہے کہ بکری کو پکڑ لے چھوڑ نہ دے اگر اس کا مالک آجائے تو اس کے حوالہ کر دے ورنہ تو اپنے کام میں لا اگر چھوڑ دے گا تو احتمال ہے کہ بھیڑ یا اس کو پھاڑ ڈالے یا اور کوئی جانور مار ڈالے اس سے مسلمان کا مال ناحق ضائع ہوگا۔ ۶ اس کے ساتھ اس کی مشکک ہے الخ یعنی اس کے پیٹ میں پانی بھرا رہتا ہے جس سے وہ کئی دن تک پیاس کا تحمل ہو سکتا ہے۔ ۷ اور اس کا موزہ الخ یعنی اس کے تلوے مضبوط اور زور آ رہیں کہ چلنے سے گھٹتے نہیں غرض یہ ہے کہ اونٹ کو پکڑنا جائز نہیں کیونکہ اس کے تلف ہونے کا خوف نہیں ہے۔ ۸ پھر اس کو خرچ کراخ مسلم کی ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے لیکن وہ روپیہ یا اشرفی تیرے پاس امانت ہوگا سو اگر عمر بھر میں کبھی کسی دن اس کا مالک تلاش کرتا ہوا آئے تو اس کو دے دے اس روایت سے غرض یہ ہے کہ روپیہ اشرفی کے لفظ کا خرچ کرنا سال بھر کے بعد اگر چہ جائز ہے لیکن اس کو قرض سمجھے اور جب اس کا مالک آئے تو اس کو دیدے۔

۳۰۳۴- (۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُوِيَ ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يَعْرِفْهَا۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحديث رقم (۱۲) - ۱۷۲۵)

انہی (سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص گم شدہ جانور کو اپنے پاس رکھے تو وہ گمراہ ۱ ہے جب تک کہ اس کی پہچان نہ کرائے۔ (مسلم)

واحد فی المسند ۴/ ۱۱۷)

فوائد الحديث: ۱ پس وہ گمراہ ہے جب تک کہ تعریف نہ کرے الخ اس سے معلوم ہوا کہ لفظ کا معلوم کرنا اور بتلانا ضروری ہے۔

۳۰۳۵- (۳) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَرَ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُقْطَةِ الْحَاجِّ۔ (رواہ مسلم) (مسلم الحديث رقم (۱) - ۱۷۲۴) وابوداؤد الحديث رقم ۱۷۱۹ واحمد فی المسند ۳/ ۴۹۹)

سیدنا عبدالرحمن بن عثمان تمیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حاجیوں کی گری پڑی چیز اٹھانے سے منع فرمایا۔ ۱ (مسلم)

فوائد الحديث: ۱ حاجیوں کا لفظ اٹھانے سے منع فرمایا الخ یعنی واسطے ملک کے نہ کہ واسطے حفاظت کے۔ (نودی رحمہ اللہ)

الفصل الثاني (دوسری فصل)

۳۰۳۶- (۴) عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَنَّ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعْلَقِ فَقَالَ مَنْ أَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِي

عمرو بن شعيب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت فرماتے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ آپ سے ان پھلوں کے متعلق پوچھا گیا جو درختوں پر لٹکے ہوں آپ ﷺ نے

فرمایا: ”جو ضرورت مند ❶ اس سے لے اس حال میں کہ جھولی بھرنے والا نہ ہو تو اس پر کوئی حرج نہیں اور جو شخص تو ذکر لے جائے تو اس پر ان پھلوں کا دو گنا تاوان واجب ہے اور سزا بھی اور جو شخص پھلوں کو چرائے کھلیان میں سے پس چرائے ہوئے پھلوں کی قیمت ڈھال کی قیمت ❷ کے برابر پہنچ جائے تو اس کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے اور ذکر کیا راوی نے گم شدہ اونٹ اور گم شدہ بکری کا جیسا کہ دوسرے راویوں نے ذکر کیا ہے کہا راوی نے اور پوچھا گیا آپ سے لفظ کا حکم تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو گری پڑی چیز آمد و رفت والے راستہ اور آباد گاؤں میں ملے تو اس کا اعلان ایک ❸ سال تک کر اگر اس کا مالک آجائے تو اس کو دے دے اور اگر مالک نہ آئے تو وہ تیرے لئے ہے اور وہ لفظ جو قدیم ویران زمین میں پایا جائے تو اس میں اور دینہ جاہلیت میں پانچواں حصہ اللہ کی راہ کا ہے۔“ (نسائی) اور ابو داؤد نے عمرو بن شعیب سے روایت کی اس کے قول و مسئل عن اللقطہ آخر تک۔

حَاجَةٌ غَيْرُ مُتَّحِدٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةٌ مِثْلِيهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيرُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَذَكَرَ فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَ غَيْرُهُ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللَّقْطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيقِ الْمِيتَاءِ وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرَفَهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَذْفَعَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَأْتِ فَهُوَ لَكَ وَمَا كَانَ فِي الْخَرَابِ الْعَادِي فِيهِ وَفِي الْبَرَكَاظِ الْحُمْسِ - (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ) وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ وَسُئِلَ عَنِ اللَّقْطَةِ إِلَى آخِرِهِ - (ابوداؤد الحديث رقم ۱۷۱۰ والترمذی الحديث رقم ۱۲۸۹ والنسائی الحديث رقم ۴۹۵۸ وابن ماجه الحديث رقم ۲۵۹۶ واحمد فی المسند ۲/ ۲۸۰)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ یعنی جو شخص بھوک کی شدت سے بے تاب ہو جائے وہ اگر درخت کا میوہ کھائے بقدر سمور مق کے اور جھولی نہ بھر لے تو گناہ گار نہیں ہوتا۔ ❷ ڈھال کی قیمت کے برابر پہنچ جائے اس ڈھال کی قیمت نبی ﷺ کے دور میں تین درہم تھی، جمہور علماء سلف اور خلف اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ چوری کا نصاب ربع دینار یعنی تین درہم ہیں۔ ❸ اعلان ایک سال تک کراخ اور ابی بکرؓ کی روایت سے جو بخاری میں ہے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک سال کے بعد بھی پوچھنا ضروری ہے اس میں ہے کہ میں نے ایک تھیلی پائی سودینار کی تو میں نبی ﷺ کے پاس آیا آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کو پوچھتا رہیں پوچھتا رہا لیکن کوئی اس کا مالک نہ ملا پھر میں دوسری بار آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کو پوچھتا رہیں پوچھتا رہا لیکن کوئی اس کا مالک نہ پایا پھر آپ کے پاس تیسری بار آیا آپ نے فرمایا اس کی تھیلی شمار کر اور سر بندھن کو یاد رکھ اگر اس کا مالک آئے تو خیر ورنہ اس سے فائدہ اٹھا میں نے اس کو خرچ کیا پھر اس کے مالک سے مکہ میں ملا اب حدیث کے حفاظ کا اس روایت میں اختلاف ہے بعض نے کہا ایک سال پر جو زیادت اس میں مذکور ہے وہ راوی کی غلطی ہے ابن حزم رحمہ اللہ نے ایسا ہی یقین کیا اور ابن جوزی رحمہ اللہ نے کہا سلمہ نے اس میں خطا کی اور بعض نے کہا ایک سال پر بڑھانا احتیابا ہے بطور دروغ اور حقو کی کے اور اگر لفظ حقیر چیز ہو تو اس کا خرچ کر لینا بغیر پوچھے بھی درست ہے جیسے سیدنا ابوسعیدؓ کی آئندہ حدیث میں مذکور ہے۔

۳۰۳۷ - (۵) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ عَلِيَّ سَيْدَنَا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ سیدنا علی بن ابی

طالب رضی اللہ عنہ نے ایک دینار پایا تو وہ اس کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس لائے پھر انہوں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ اللہ کا رزق ہے“ پس اس سے رسول اللہ ﷺ نے کھایا ❶ اور علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہما نے کھایا، کچھ مدت کے بعد ایک عورت دینار کو ڈھونڈھتی ہوئی آئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے علی! دینار ادا کر۔“ (ابوداؤد)

بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَجَدَ دِينَارًا فَأَتَى بِهِ فَاطِمَةَ فَسَأَلَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا رِزْقُ اللَّهِ فَأَكَلْ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَكَلَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ تَحَانَ بَعْدَ ذَلِكَ آتَتْ امْرَأَةٌ تَنْشُدُ الدِّينَارَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ ادِّ الدِّينَارَ۔

(رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۱۷۱۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس اس سے آپ ﷺ نے کھایا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حقیر چیز جیسے ایک دینار یا اس کی مثل کا مشہور کرنا ضروری نہیں ہے۔

سیدنا جبارود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کی گم شدہ چیز آگ کا شعلہ ہے۔“ ❶ (دارمی)

۳۸-۳ (۶) وَعَنِ الْجَارُودِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَالَةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ۔

(رواہ الدارمی) (الترمذی الحدیث رقم ۱۸۸۱)

والدارمی الحدیث رقم ۲۶۰۱ واحمد فی

المسند ۸۰/۵

فوائد الحدیث: ❶ آگ کا الح یعنی اس کے لئے جو اس کو بتلائے نہیں بلکہ اس کے ہضم کرنے کی نیت سے چھپا رکھے اور فصل اول میں مسلم کی روایت سے گزرا کہ جو کوئی گم شدہ چیز کو جگہ دے وہ گمراہ ہے جب تک اس کو بتلائے نہیں اگر بتلانے اور معلوم کرانے کی نیت سے گم شدہ چیز لے تو برا نہیں ہے اہل حدیث کے نزدیک ہر ایک جانور گم شدہ لے لینا اور پکڑ لینا درست ہے سوا اونٹ کے کیونکہ اونٹ تلف نہیں ہو سکتا وہ پھرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک آئے وہ لے لے اور یہ مضمون سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گزرا جو فصل اول کی پہلی حدیث ہے۔

سیدنا عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کہ لفظ پائے تو اسے ❶ چاہیے کہ وہ صاحب عدل کو گواہ کرے یا کہا دو صاحب عدل کو اور لفظ کو چھپائے نہ اس کو غائب کرے پھر اگر اس کے مالک کو پائے تو اس کو اسے لوٹا دے اور اگر مالک کو نہ پائے تو وہ اللہ کا مال ہے وہ دیتا ہے جسے چاہتا ہے۔“ (احمد ابوداؤد دارمی)

۳۹-۳ (۷) وَعَنِ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ لُقْطَةً فَلْيُشْهَدْ ذَا عَدْلٍ أَوْ ذَوَى عَدْلٍ وَلَا يَكُنْكُمْ وَلَا يُعْجِبُ فَإِنْ وَجَدَ صَاحِبَهَا فَلْيُرُدَّهَا عَلَيْهِ وَإِلَّا فَهُوَ مَالُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ (رواہ احمد و ابوداؤد و الدارمی)

(ابوداؤد الحدیث رقم ۱۷۰۹ وابن ماجہ الحدیث رقم

۲۵۰۵ واحمد فی المسند ۴/۱۶۱)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ۵۔ تو اسے چاہیے کہ گواہ کرے الخ گواہ کرنے میں حکمت یہ ہے کہ مالک زیادہ دعویٰ نہ کر بیٹھے دوسرا یہ کہ بغیر گواہ کرنے کے کبھی اپنا جی لپکا سکتا ہے تو گواہ کرنے میں یہ طمع نہیں رہتا اور خواہ مخواہ دینا پڑتا ہے اور یہ جو فرمایا پس وہ مال ہے اللہ کا تو اس سے غرض یہ ہے کہ ایک برس کے بعد اس کا صرف کرنا درست ہے یہ مطلب نہیں ہے کہ مالک کو واپس نہیں کر سکتا۔

۳۰۴۰- (۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَصَا وَالسَّوِطِ وَالْحَبْلِ وَأَشْبَاهِهِ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهِ- (رواہ ابو داؤد) وَذَكَرَ حَدِيثُ الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ إِلَّا لَا يَحِلُّ فِي بَابِ الْإِعْتِصَامِ- (ابو داؤد الحدیث رقم ۱۷۱۷)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم کو رسول اللہ ﷺ نے لاشیٰ کوڑے رسی اور ان کی مانند میں رخصت دی اس کو آدمی اٹھا لئے اس سے فائدہ ۵۔ لے۔“ (ابو داؤد) اور سیدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کی حدیث الا لا یحل فی باب الاعتصام بالکتاب و السنۃ میں اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ۵۔ اس سے فائدہ لے الخ اس حدیث اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی گزشتہ حدیث سے معلوم ہوا کہ تھوڑے مال کا مشہور کرنا ضروری نہیں۔ قلیل کی حد میں علماء کا اختلاف ہے جبکہ بات یہ ہے کہ دینار اور دینار سے کم قلیل ہے۔

بَابُ الْفَرَائِضِ

فرائض کا بیان

الفصل الأول (پہلی فصل)

۳۰۴۱- (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا أَوَّلُ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ ذَيْنَ وَلَمْ يَتْرُكْ وَقَاءَ فَعَلَى قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَفِي رَوَايَةٍ مَنْ تَرَكَ ذَيْنًا أَوْ ضِيَاعًا فَلْيَاثِمِي قَاتَا مَوْلَاهُ وَفِي رَوَايَةٍ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَلْيَاثِمَا- (متفق علیہ)

(البخاری الحدیث رقم ۲۳۹۹ و مسلم الحدیث رقم ۱۵۰۱-۱۶۱۹) و ابو داؤد الحدیث رقم ۲۹۵۵ و النسائی الحدیث رقم ۱۹۶۳ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۴۱۵ و احمد فی المسند ۲/ ۴۵۶)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ۵۔ ”میں مومنوں کے ساتھ ان کی جانوں سے نزدیک تر ہوں پس جو شخص مرے اور اس پر قرض ہو اور وہ اتنا مال نہ چھوڑ گیا ہو کہ اس کا قرض ادا ہو سکے تو اس کا قرض ادا کرنا مجھ پر ہے اور جو شخص کہ مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے ورثا کے لئے ہے۔“ اور ایک روایت میں ہے: ”جو شخص قرض چھوڑ جائے یا عیال چھوڑ جائے تو وہ میرے پاس آئیں میں ان کا انتظام کروں گا“ اور ایک روایت میں ہے: ”جو شخص مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے ورثا کے لئے ہے اور جو شخص کہ عیال چھوڑ جائے تو وہ میری طرف آئیں (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ۵۔ ابتداء اسلام میں نبی ﷺ قرض دار کا جنازہ نہ پڑھتے پھر جب اسلام کو فتح ہوئی اور بیت المال میں مال جمع ہوا تو

اس وقت نبی ﷺ نے یہ حدیث فرمائی: قرض دار پر نبی ﷺ شاید اس لیے نماز نہ پڑھتے تھے کہ لوگ قرض سے ڈریں اور جو قرض دار ہوں وہ قرض ادا کرنے میں غفلت نہ کریں۔

۳۰۴۲- (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِقُّوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ - (متفق عليه)
(البخاری الحدیث رقم ۶۷۳۲ ومسلم الحدیث رقم ۱۶۱۵) و ابوداؤد الحدیث رقم ۲۸۹۸ والترمذی الحدیث رقم ۲۰۹۸ والدارمی الحدیث رقم ۲۹۸۷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میراث ❶ کے حصہ داروں کو ان کے حصے دو پھر جو بچ جائے تو وہ اس شخص کے لئے ہے کہ جو میت کے بہت نزدیک ہو مردوں میں سے۔“ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ میراث کے حصے دو ان میراث کے حصے ان کو کہتے ہیں جو قرآن میں مفصل مذکور ہیں جیسے آدھا حصہ لڑکی کا اور چھٹا حصہ ماں کا اور آٹھواں حصہ بیوی کا وغیرہ وغیرہ پس فرمایا کہ میت کے مال میں سے پہلے فرائض والوں کو دیتے اور ان کو دینے کے بعد اگر کچھ بچ رہے تو اس کو عصبہ پائے گا اور عصبہ وہ قوی وارث ہے جس کا حصہ اللہ کی کتاب میں مقرر نہیں ہے لیکن حصہ والوں کو دے کر جو مال بچ رہے تو وہ سب اسی کا ہوتا ہے جیسے بیٹا یا باپ جب میت کا بیٹا نہ ہو تو پھر چچا بھائی وغیرہ۔

۳۰۴۳- (۳) وَعَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ - (متفق عليه) (البخاری الحدیث رقم ۶۷۶۴ ومسلم الحدیث رقم ۱۶۱۴) و ابوداؤد الحدیث رقم ۲۹۰۹ والترمذی الحدیث رقم ۲۱۰۷ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۷۲۹ والدارمی الحدیث رقم ۳۰۰۰ والموطا الحدیث رقم ۱۰ من -

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان کا کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ ہی کافر ❶ مسلمان کا (وارث ہوتا ہے)۔“ (بخاری، مسلم)

فوائد الحدیث: ❶ اور نہ ہی کافر مسلمان کا وارث یعنی کافر اور مسلمان میں وراثت نہیں ہے اگر باپ کا کافر ہو تو مسلمان بیٹا اس کا حصہ نہ لے اور نہ مسلمان باپ کا کافر بیٹا حصہ پائے اور یہی مذہب چاروں اماموں کا ہے۔

۳۰۴۴- (۴) وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوَلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ - (رواه البخاری) (البخاری الحدیث رقم ۶۷۶۱)

فوائد الحدیث: ❶ قوم کا مولیٰ اس قوم میں سے ہے الخ ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا کوئی وارث نہ ہو تو اس کی میراث کا حق وارثہ شخص ہے جس کو اس نے آزاد کیا لیکن جمہور اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں کہ مولیٰ سے آزاد کنندہ مراد ہے اور ہم کہتے ہیں کہ جمہور کا یہ کہنا ٹھیک نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ نے خود غلام آزاد کو اس کے آزاد کنندہ کی میراث دلوائی چنانچہ اسی باب کی دوسری فصل کی

انیسویں حدیث میں بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان شاء اللہ تعالیٰ یہ آئے گا کہ ایک شخص نبی ﷺ کے دور میں مر گیا اور اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا مگر ایک غلام کہ جس کو اس نے آزاد کیا تھا تو آپ ﷺ نے اس کی میراث اسی کو دلائی اب ان دونوں احادیث سے صاف ثابت ہوا کہ آزاد کرنے والا مولیٰ کا وارث ہے جو جہور اس کا خلاف کریں۔

۳۰۴۵۔ (۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔ (متفق علیہ)
انہی (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قوم کا بھانجا ❶ انہی میں سے ہے۔“ (بخاری مسلم)

فوائد الحديث: ❶ بھانجا الخ یعنی جب کوئی قرہبی وارث باقی نہ رہے تو بھانجا اپنے ماموں کا وارث ہوتا ہے اور ماموں اپنے بھانجے کا وارث ہے۔

وَذُكِرَ حَدِيثُ عَائِشَةَ أَنَّهَا الْوَلَاءُ فِي بَابِ قَبْلِ بَابِ السَّلَامِ وَسَنَدُ كُرْ حَدِيثِ الْبُرَاءِ الْخَالَةِ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ فِي بَابِ بُلُوغِ الصَّغِيرِ وَحَصَانَتُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔ (البخاری الحديث رقم ۶۷۶۲ ومسلم الحديث رقم (۱۳۳-۱۰۵۹))

اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث انما الولاء باب السلم سے پہلے باب میں ذکر کی گئی ہے اور ہم سیدنا براء رضی اللہ عنہ کی حدیث الخالة بمنزلة الام بلوغ الصغیر و حضانتہ کے باب میں ذکر کریں گے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

۳۰۴۶۔ (۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ الْمِلَتَيْنِ شَتَّى (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) (ابو داؤد الحديث رقم ۲۹۱۱ وابن ماجه الحديث رقم ۲۷۳۱)

سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ❶ ”دو مختلف دین والوں کے درمیان وراثت نہیں ہوتی۔“ (ابوداؤد وابن ماجہ)

واحمد فی المسند ۱۹۵/۲

حکم الحديث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحديث: ❶ دو مختلف دین والوں کے الخ یعنی کافر اور مسلمان کے۔

۳۰۴۷۔ (۷) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ۔ (فی السنن ۴/ ۳۷۰ الحديث رقم ۸۲۱۰۸)

اور ترمذی نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

۳۰۴۸۔ (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ۔ (رواه الترمذی وابن ماجه) (الترمذی الحديث رقم ۲۰۱۹)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قتل کرنے والا وارث ❶ نہیں ہوتا۔“ (ترمذی ابن ماجہ)

وابن ماجه الحديث رقم (۲۷۳۵)

حکم الحدیث: اس کی سند سخت ضعیف ہے۔**فوائد الحدیث: ❶ وارث نہیں ہوتا الخ یعنی اس کا جس کو قتل کرے۔**

۳۰۴۹- (۹) وَعَنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ إِذَا لَمْ تَكُنْ دُونَهَا أُمًّا۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۸۹۵ والدارقطنی الحدیث رقم ۷۴ من کتاب الفرائض)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جدہ کے لئے چھٹا حصہ ٹھہرایا جس وقت ❶ کہ اس کو ماں حاجب نہ ہو۔

فوائد الحدیث: ❷ جس وقت کہ اس کو ماں حاجب نہ ہو الخ یعنی اگر میت کی ماں زندہ ہوگی تو وہ جدہ کو اس کے حصہ سے محروم کرے گی اور جدہ سے دادی ہوخواہ تانی عام مراد ہے۔

۳۰۵۰- (۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صَلَّى عَلَيْهِ وَوُورَتْ۔ (رواہ ابن ماجہ والدارمی) (ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۷۵۰ والدارمی الحدیث رقم ۳۱۲۶)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بچہ (پیدائش کے وقت) آواز کرے تو اس پر نماز پڑھی جائے اور ❶ وارث بنایا جائے۔“ (ابن ماجہ داری)

حکم الحدیث: اس کی سند معلول ہے۔**فوائد الحدیث: ❸ یعنی اپنے مورث کا اور اس بچے کی میراث اس کے وارث پائیں لیکن اگر مردہ پیدا ہو تو وہ وارث نہ ہوگا نہ اس کا کوئی وارث ہوگا گویا وہ پیدا ہی نہیں ہوا اور یہ جو فرمایا کہ جس وقت آواز کرے تو آواز سے صرف چلانا ہی مراد نہیں ہے بلکہ ابن ماجہ کی دوسری روایت میں صاف آیا ہے کہ استہلال یہ ہے کہ روئے یا چہچہ یا چھینکے غرض کوئی ایسا کام کرے جس سے اس کا زندہ ہونا ثابت ہو۔**

۳۰۵۱- (۱۱) وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَخَلِيفُ الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔ (رواہ الدارمی) (الدارمی الحدیث رقم ۲۵۲۷)

کثیر بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے نقل کیا انہوں نے کثیر کے دادا رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قوم کا مولیٰ اس قوم میں سے ہے اور قوم کا حلیف ❶ اس قوم میں سے ہے اور قوم کا بھانجا اس قوم میں سے ہے۔“ (داری)

فوائد الحدیث: ❹ قوم کا حلیف الخ عرب کا دستور تھا کہ آپس میں قول و اقرار کرتے صلح و صفائی کا اور پھر ایک دوسرے کا وارث ہوتا اسلام نے اس وراثت کو منسوخ کر ڈالا اور شاید مراد اس سے یہ ہو کہ جب اور کوئی قریبی وارث باقی نہ رہے تو حلیف وارث ہوگا۔

۳۰۵۲- (۱۲) وَعَنِ الْمِقْدَامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلَىٰ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ فَمَنْ تَرَكَ دِينًا أَوْ ضِيعَةً فَلَيْنَا وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَأَنَا مَوْلَىٰ مَنْ لَا مَوْلَىٰ لَهُ أَرِثَ مَالَهُ وَأَفْلُكُ عَانَهُ وَالْخَالُ وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَرِثُ مَالَهُ وَيَفْلُكُ عَانَهُ

سیدنا مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں ہر مومن کے لئے اس کی جان سے زیادہ عزیز ہوں پس جو شخص اپنے ذمہ قرض چھوڑ جائے یا عیال تو میری طرف سے اس کا ادا کرنا ہے اور اس کا پرورش کرنا اور جو شخص مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے ورثا کے لئے ہے اور میں اس شخص کا

انتظام کرنے والا ہوں جب کہ کوئی منتظم نہ ہو اور اس کے مال کا وارث ہوں ❶ اور چھڑاتا ہوں اس کی قید کو ❷ ماموں اس شخص کا وارث ہے کہ جس کا کوئی وارث نہ ہو وہ اس کے مال کا وارث ہے اور اس کی قید کو چھڑائے گا اور ایک روایت میں ہے: ”میں اس کا وارث ہوں کہ جس کا کوئی وارث نہ ہو“ میں اس کی طرف سے خون بہا اور اس کا وارث ہوں اور ماموں اس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو وہ ادا کرے گا اس کی طرف سے خون بہا اور اس کا وارث ہوگا۔“ (ابوداؤد)

وَفِي رَوَايَةٍ وَأَنَا وَارِثٌ مَنْ لَأَوَارِثَ لَهُ أَغْقِلُ عَنْهُ وَارِثُهُ وَالْحَالُ وَارِثٌ مَنْ لَأَوَارِثَ لَهُ يَغْقِلُ عَنْهُ وَيَسِرُّهُ۔ (رواہ ابوداؤد) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۷۳۸) وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۹۰۰

فوائد الحدیث: ❶ اس کے مال کا وارث ہوتا ہوں ار یعنی اس کو بیت المال میں رکھتا ہوں۔

❷ اس کی قید کو ار یعنی جودیت وغیرہ اس کے ذمہ ہوتی ہے اس کو ادا کرتا ہوں۔

سیدنا واہلہ بن اسحقؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عورت تین شخصوں کی میراث لیتی ہے اپنے آزاد کئے ہوئے کی ❶ اپنے پائے ہوئے کی ❷ اور اپنے بچے کی کہ اس پر لعان کرے۔“ ❸ (ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ)

۳۰۵۳- (۱۳) وَعَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْزِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَ مَوَارِيثَ عَيْقُهَا وَلَقِيْطُهَا وَوَلَدُهَا الَّذِي لَا عَنَتَ عَنْهُ۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۹۰۶ و الترمذی الحدیث رقم ۲۱۱۵ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۷۴۲) واحمد فی المسند ۳/ ۴۹۰

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اپنے آزاد کئے ہوئے کی ار یعنی بشرطیکہ اس کا کوئی عصبہ نسبی نہ ہو۔ ❷ اپنے پائے ہوئے کی ار یعنی جس کو لا وارث پا کر پرورش کرے۔ ❸ کہ اس پر لعان کرے ار یعنی اپنے خاوند سے اور خاندان اس بچہ کا وارث نہ ہوگا کیونکہ اس نے تو اس کو غیر کا بچہ ظاہر کیا اور اپنی بیوی کو زنا کی تہمت لگائی۔

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے نقل کیا اور شعیب نے ان کے دادا رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کہ آزاد عورت سے زنا کرے یا لونڈی سے تو پیدا ہونے والا بچہ ولد الزنا ہوتا ہے کہ نہ وہ وارث ہوتا ❶ ہے اور نہ ہی اس سے میراث لی جاتی ہے۔“ (ترمذی)

۳۰۵۴- (۱۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ غَاثَرِ بَحْرَةً أَوْ أَمَةٍ قَالُوا لَدُ وَلَدُنَا لَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ۔ (رواہ الترمذی) (الترمذی الحدیث رقم ۲۱۱۳ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۷۴۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وہ وارث ہوتا ہے نہ اس سے میراث لی جاتی ہے الخ یعنی مرد اس بچہ کا وارث ہوگا نہ وہ بچہ اس مرد کا وارث ہوگا کیونکہ جو بچہ اس سے پیدا ہو وہ درحقیقت اس مرد سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا جس نے زنا کیا، گو اس کا نطفہ ہی سہی مگر شریعت کی رو سے نہ وہ بچہ اس کا وارث ہوگا نہ وہ اس بچہ کا اب اگر زانی مر جائے اور اس کا کوئی رشتہ دار بھی ہو تو کل میراث اس کو مل جائے گی۔

۳۰۵۵- (۱۵) وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مَوْلَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا وَلَمْ يَدْعُ حَيِّمًا وَلَا وَلَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوا مِيرَاثَهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ قَرَبَتِهِ۔ (رواہ ابو داؤد و الترمذی) (ابو داؤد الحدیث رقم ۲۹۰۲)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا آزاد کیا ہوا غلام مر گیا اور چھوڑ گیا کچھ مال اور کوئی نانتے دار چھوڑا نہ کوئی فرزند تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی میراث ❶ ایک ایسے شخص کو دو جو اس کی بستی والوں میں سے ہو۔“ (ابوداؤد و ترمذی)

وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۷۲۳)

حکم الحدیث: اس کی سند جید ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس کی میراث دواخ حالانکہ یہ میراث نبی ﷺ کی تھی مگر نبی کسی کے وارث ہوتے ہیں نہ ان کا کوئی وارث ہوتا ہے اس لئے آپ نے یہ میراث نہ لی اور بیت المال میں ایسی میراث رکھنے کے لئے امام کو اختیار ہے اس لیے آپ نے یہی مناسب خیال کیا کہ اس کی بستی والے اس کے مال سے فائدہ اٹھائیں۔

۳۰۵۶- (۱۶) وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ خُرَاعَةَ قَاتِبَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيرَاثِهِ فَقَالَ التَّمِسُّوْا لَهُ وَارِثًا أَوْ ذَارِجِمٍ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُ وَارِثًا وَلَا ذَارِجِمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوْهُ الْكُبْرَ مِنْ خُرَاعَةَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ قَالَ انْظُرُوا اكْتَبَرَ رَجُلٌ مِنْ خُرَاعَةَ۔ (ابو داؤد)

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خزاعہ میں سے ایک شخص مر گیا، اور نبی ﷺ کے پاس اس کی میراث لائی گئی تو آپ نے فرمایا: ”اس کے لیے وارث کو ذی رحم کو تلاش کرو“ پس اس کا کوئی وارث پایا نہ کوئی ذی رحم تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی میراث خزاعہ میں سے بڑے کو دو۔“ ❶

(ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”خزاعہ میں سے بڑے شخص کو دیکھو۔“

الحدیث رقم ۲۹۰۴ واحمد فی المسند ۵/۳۴۷)

فوائد الحدیث: ❶ اس کی میراث خزاعہ میں سے بڑے کو دواخ پہلے گزر چکا ہے کہ میراث رکھنے کا بیت المال میں امام کو اختیار ہے لیکن نبی ﷺ نے یہاں بھی اس قبیلہ کے بڑے آدمی کو دینا مناسب سمجھا۔

۳۰۵۷- (۱۷) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ هَذِهِ الْآيَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةِ تَوْصُونَ بِهَا أَوْ دِينَ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالَّذِينَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَإِنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَاتِ الْكَرْجُلُ يَرِثُ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمُّهُ دُونَ أَخِيهِ لِأَبِيهِ۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: تم اس آیت کو پڑھتے ہو ﴿مَنْ بَعْدَ وَصِيَّةِ تَوْصُونَ بِهَا أَوْ دِينَ﴾ اور رسول اللہ ﷺ نے وصیت سے پہلے قرض کے ادا کرنے کا حکم کیا اور آپ ﷺ نے حکم کیا کہ حقیقی بھائی ❶ وارث ہوتے ہیں نہ کہ سوتیلی آدمی اپنے گئے بھائی کا وارث ہوتا ہے نہ کہ

سوتیلے بھائی کا۔“ (ترمذی ابن ماجہ) اور دارمی کی ایک روایت میں اس طرح ہے سیدنا علیؑ نے فرمایا سگے بھائی وارث ہوتے ہیں نہ کہ سوتیلے۔“ تا آخر حدیث کی مذکور ہوئی۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ) وَفِي رَوَايَةِ الدَّارِمِيِّ: قَالَ الْإِخْوَةُ مِنَ الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَاتِ إِلَى آخِرِهِ۔“ (الترمذی الحدیث رقم ۲۰۹۵ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۷۳۹ والدارمی الحدیث رقم ۲۹۸۴) واحمد فی المسند ۱/ ۱۴

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ حقیقی بھائی وارث ہوتے ہیں نہ کہ سوتیلے الخ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب سگے اور سوتیلے دونوں طرح کے بھائی موجود ہوں تو سگے وارث ہوں گے اور سوتیلے محروم رہیں گے۔

۳۰۵۸- (۱۸) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قِيلَ أَبُوهُمَا مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا وَإِنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَ مَالَهُمَا وَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَلَا تُنْكَحَانِ إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِي اللَّهُ فِي ذَلِكَ فَزَلْتُ آيَةَ الْوَصَايَا فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَمَّهُمَا فَقَالَ لَا بَنَتِي سَعْدِ الثَّلَاثِينَ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثَّمَنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔ (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۸۹۲ والترمذی الحدیث رقم ۲۰۹۲ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۷۲۰ واحمد فی المسند ۳/ ۳۵۲)

۳۰۵۹- (۱۹) وَعَنْ هُزَيْلِ بْنِ شَرَحْبِيلٍ قَالَ سَأَلَ أَبُو مُوسَى عَنِ ابْنَةِ وَبْنَتِ ابْنٍ وَأَخْتٍ فَقَالَ لِلْبَنَتِ

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور مال نہ ہونے کی وجہ سے الخ یعنی زیور وغیرہ کے لئے ورنہ اس کے نکاح میں لوگ رغبت نہیں کرتے اور آج کل بھی دنیا داروں کا یہی حال ہے۔ ❷ سیدنا سعدؓ کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی دے الخ یعنی تمام مال کے چوبیس حصے ہوں گے سولہ دفعوں بیٹیوں کے اور تین حصے اس کی بیوی کے اور پانچ تیرے۔

سیدنا ہزیل بن شرحبیلؓ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوموسیٰؓ سے پوچھا گیا کہ ایک بیٹی ٹھیک پوتی اور ایک بہن

النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ وَأَنْتَ ابْنُ مَسْعُودٍ
فَسَيَّابِعُنِي فُسَيْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَخِيرَ بِقَوْلِ أَبِي
مُوسَى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذَا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ
أَقْضِي فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِلْبَنَاتِ النِّصْفُ وَلِلْبَنَةِ الْإِنْسَانِ السُّدُسُ تَكْمِلَةُ الثَّلَاثِينَ
وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ فَاتَيْنَا أَبَا مُوسَى فَأَخْبَرَ نَاهُ يَقُولُ
ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونَنِي مَا دَامَ هَذَا
الْحَبْرُ فَيُكْمُ- (رواه البخاری) (البخاری الحديث رقم

۶۷۳۶ والترمذی الحديث رقم ۲۰۹۳ وابن ماجه

الحديث رقم ۲۷۲۱ والدارمی الحديث رقم ۲۸۹۰

واحمد فی المسند ۱/ ۳۸۹)

کا ورثہ کس طرح تقسیم کیا جائے؟ تو ابو موسیٰ نے جواب دیا:
بٹی کو آدھا اور بہن کو آدھا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس
جاوہ میری موافقت کریں گے پس ابن مسعود سوال کئے گئے
اور خبر دیئے گئے گا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے جواب کے متعلق تو انہوں
کہا اگر میں اس فتویٰ سے موافقت کروں تو میں گمراہ سمجھا
جاؤں گا اور میں اپنے آپ کو راہ ہدایت پر نہ پاؤں گا میں تو وہ
فیصلہ کروں گا جو نبی ﷺ نے فرمایا ہے اور وہ یہ ہے بٹی کو
آدھا پوتی کو چھٹا و تہائی کے پورا کرنے کے لئے اور جو باقی
رہے تو وہ بہن کے لئے ① ہے پس ہم ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس
آئے اور ہم نے ان کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فتویٰ بتایا تو انہوں
نے کہا مجھ سے نہ پوچھا کرو جب تک کہ تم میں یہ عالم موجود
ہے۔ (بخاری)

فوائد الحديث: ① تو وہ بہن کے لئے ہے الخ مطلب یہ ہے کہ میراث چھ حصہ پر تقسیم ہوگی تین حصے بٹی کو اور ایک حصہ پوتی کو اور دو
بہن کو ملیں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ایک لڑکی کے ساتھ پوتیاں زیادہ ہوں یا ایک ہی پوتی ہو تو نصف بٹی کو مل کر دو ٹکٹ کا مکملہ پوتیوں پر
برابر تقسیم ہو جائے گا اور بیٹئیں بیٹیوں کے ساتھ حصہ ہو جاتی ہیں یعنی بیٹیوں کے حصے سے جو بچ رہے وہ بہنوں کو مل جاتا ہے اور جمہور علماء اس
فتویٰ میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہیں لیکن سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے کہ بیٹے کے ہوتے ہوئے بہن محروم ہو جاتی ہے کیونکہ اللہ
تعالیٰ نے فرمایا ہے ”ان امروہلک لیس له ولد وله اخت“ اور ولد عام ہے بیٹا اور بٹی دونوں کو شامل ہے تو معلوم ہوا کہ بہن دونوں سے
محروم ہو جاتی ہے جبکہ جمہور یہ کہتے ہیں کہ ولد سے یہاں بیٹا مراد ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ آگے یوں فرمایا ”وہویر ثنھا ان لم یکن لھا
ولد“ اور یہاں بالا جماع ولد سے بیٹا مراد ہے اس لئے کہ دختر بھائی کو محروم نہیں کر سکتی اجماعاً۔

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول
اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میرا پوتا مر گیا تو اس کی میراث
سے میرا کتنا حصہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تیرے لئے چھٹا
حصہ ہے“ جب وہ واپس مڑا تو آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا:
”تیرے لئے چھٹا حصہ اور ہے پس جب پشت پھیری اس کو
بلایا اور فرمایا کہ دوسرا چھٹا ① حصہ تیرے لئے رزق ہے۔“
(احمد ترمذی ابوداؤد) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔

۳۰۶- (۲۰) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ
رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ
ابْنَ مَاتَ فَمَا لِي مِنْ مِيرَاثِهِ قَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا
وَلَّى دَعَاهُ قَالَ لَكَ سُدُسٌ آخَرُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ قَالَ
إِنَّ السُّدُسَ الْآخَرَ طُعْمَةٌ لَكَ (رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَالْتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ- (ابوداؤد الحديث رقم ۲۸۹۶

والترمذی الحديث رقم ۲۰۹۹)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ دوسرا چھٹا حصہ تیرے لئے رزق ہے اے یعنی تیری اصل میراث سدس ہے اور دوسرا سدس اس صورت خاص کی وجہ سے تھک کو ملا ہے صورت مسئلہ یہ ہے کہ ایک شخص دو بیٹیاں اور ایک دادا چھوڑ کر مر گیا اب اس کے کل مال کے چھ حصے ہوں گے چار حصے دونوں بیٹیوں کو ملیں گے اور دو حصے دادا کو ایک حصہ اصل میراث میں اور ایک بطور عصیت کے۔ دادا کے باب میں صحابہ رضی اللہ عنہم اور علماء و ما بعد کا بہت اختلاف ہے بعض نے دادا کو باپ کی مثل رکھا ہے اور کبھی اس کو ثلث دلا یا ہے کبھی سدس اور کبھی عصبہ کیا ہے جبکہ بعض نے ہمیشہ اس کے لئے سدس رکھا ہے اسی طرح اختلاف ہے کہ دادا کے ہوتے ہوئے بھائی بہن کو ترکہ ملے گا یا نہیں تو ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم جیسے علی ابن مسعود اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کا یہ قول ہے کہ بھائیوں کے ساتھ تقاسمہ کرے گا اور بعض نے کہا بھائی بہن دادا کی وجہ سے محروم ہوں گے جیسے باپ سے محروم ہوتے ہیں والتفصیل فی کتب الفرائض۔

قصیدہ بن ذویب سے روایت ہے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نانی اس حال میں آئی کہ ان سے اپنی میراث مانگتی تھی انہوں نے اس سے کہا کہ تیرے لئے اللہ کی کتاب میں کچھ نہیں اور تیرے لئے سنت رسول اللہ ﷺ میں کچھ نہیں پس تو چلی جا یہاں تک کہ میں لوگوں سے پوچھوں پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا آپ نے نانی کو چھٹا حصہ دلایا تھا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کیا تیرے ❶ ساتھ تیرے سوا کوئی اور ہے؟ تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس طرح کہا جس طرح کہ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا پس اس حکم کو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس نانی کے لئے جاری کیا پھر ❷ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس دادی اس حال میں آئی کہ ان سے طلب کرتی تھی اپنی میراث تو انہوں نے کہا وہی چھٹا حصہ ہے پس اگر تم دونوں جمع ہو تو وہ چھٹا حصہ تم دونوں کے درمیان ہے اور تم دونوں میں سے جو اس چھٹے حصہ کے ساتھ تھا ہو تو وہ حصہ اس کے لئے ہے۔ (ترمذی ابوداؤد دارمی ابن ماجہ)

۳۰۶۱- (۲۱) وَعَنْ قَبِيصَةَ بِنْتُ ذُوَيْبٍ قَالَتْ جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ لَهَا مَالِكٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ وَمَالِكٌ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ فَأَرْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ فَقَالَ الْمَغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مِثْلُ مَا قَالَ الْمَغِيرَةُ فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْأُخْرَى إِلَى عُمَرَ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ هُوَ ذَلِكَ السُّدُسُ فَإِنْ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَأَيْتُكُمَا خَلْتُ بِهِ فَهُوَ لَهَا۔ (رواه مالك واحمد والترمذی و ابوداؤد والدارمی و ابن ماجه)
(ابوداؤد الحدیث رقم ۲۸۹۴ والترمذی الحدیث رقم ۲۱۰۰ وابن ماجه الحدیث رقم ۲۷۲۴ والدارمی الحدیث رقم ۲۹۳۹ والموطا الحدیث رقم ۴ من کتاب الفرائض واحمد فی المسند ۴/ ۲۲۵)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ تیرے ساتھ آیا ہے اے یعنی جو اس معاملہ کو جانتا ہے۔ ❷ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس دادی آئی اے یعنی اسی میت کی ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس اس میت کی نانی آئی تھی اس لئے آپ نے اس کو چھٹا حصہ دلایا اور جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں دادی نے بھی دعویٰ کیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بھی حصہ مذکورہ میں شریک کر دیا۔ حافظ نے کہا اس حدیث کی اسناد صحیح ہے کیونکہ اسی کے راوی ثقہ ہیں

مگر مرسل ہے اس لئے کہ قبیصہ کا سامع سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے صحیح نہیں ہے اور عبداللہ بن احمد نے مسند میں اور اس کے سوا دوسروں نے اپنی اپنی کتابوں میں سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے داوی اور نانی دونوں کو ایک سدس دلایا آدھوں آدھ اور یہ روایت بھی منقطع ہے اور ابوداؤد اور نسائی نے سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے نکالا کہ نبی ﷺ نے داوی اور نانی کو سدس دلایا جب کہ ماں نہ ہو اور اس کو ابن السکن نے صحیح کہا، بحر میں ہے کہ داویوں اور نانیوں کا حصہ سدس ہے اگرچہ زیادہ ہوں جب درجہ میں برابر ہوں اور نانی اور داوی درجہ میں برابر ہیں اگر اختلاف ہو درجہ میں تو دور والی نزدیک والی سے محروم ہوگی اور ماں کی وجہ سے داوی اور نانی دونوں محروم ہوں گی اور باپ کی وجہ سے داوی محروم ہوگی نانی محروم نہ ہوگی۔

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے داوی کے بارہ میں اس کے بیٹے کی موجودگی میں بتایا کہ وہ پہلی داوی تھی کہ اس کو رسول اللہ ﷺ نے چھٹا حصہ ① دلویا تھا اس کے بیٹے کے ساتھ اور اس کا بیٹا زندہ تھا (ترمذی و دارمی) اور ترمذی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

۳۰۶۲- (۲۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا أَوَّلُ جَدَّةٍ أَطْعَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُسًا مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَتَّى (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) وَالتِّرْمِذِيُّ ضَعْفَهُ (الترمذی الحدیث رقم ۲۱۰۲ والدارمی الحدیث رقم ۲۹۳۲)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ① چھٹا حصہ دلویا تھا الخ یہ حدیث ضعیف ہے اس لئے علما کا عمل اس حدیث پر نہیں ہے۔

سیدنا ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے نام خط لکھا کہ اشیم ضبائی کی بیوی کو اس کے خاوند کے خون بہا کی دیت سے میراث دے۔ ① (ترمذی و ابوداؤد) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے

۳۰۶۳- (۲۳) وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ سَفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِثَ امْرَأَةً أَشِيمَ الضَّبَائِيَّ مِنْ دِيَّةِ زَوْجِهَا- (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ) وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ- (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۹۲۷ و الترمذی الحدیث رقم ۲۱۱۰ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۶۴۲ والموطا الحدیث رقم ۹ من کتاب العقول و احمد فی -

المسند ۴۵۲/۳)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ① میراث دے اشیم ضبائی کی بیوی کو اس کے خاوند کی دیت سے الخ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کی یہ رائے تھی کہ عورت خاوند کی دیت سے ورثہ نہیں پاتی تو اسی لیے سیدنا ضحاک رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے یہ حدیث بیان کی۔

سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ مشرک شخص کے بارہ میں شرع کا کیا حکم ہے جو ایک مسلمان شخص کے ہاتھ پر اسلام لائے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ شخص ① اس کی زندگی اور اس کے مرنے کے متعلق زیادہ

۳۰۶۴- (۲۴) وَعَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَي رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ-

حق دار ہے۔“ (ترمذی ابن ماجہ دارمی)

(رواہ الترمذی و ابن ماجہ والدارمی) (البخاری فی

صحیحہ ۱۲/ ۴۵ معلقاً فی کتاب الفرائض باب اذا

اسلم علی یدیه وابوداؤد الحدیث رقم ۲۹۱۸ و الترمذی

الحدیث رقم ۲۱۱۲ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۷۵۲

والدارمی الحدیث رقم ۳۰۳۳ واحمد فی المسند

(۱۰۳/۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: • وہ شخص اس کی زندگی اور اس کے مرنے کے متعلق زیادہ حق دار ہے الخ ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر نو مسلم کا کوئی وارث نہ ہو تو اس کی میراث کا حق واروہ شخص ہے جس نے اس کو مسلمان کیا اور جمہور اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں یہ حکم ابتداء اسلام میں ہوگا پھر منسوخ ہو گیا ہم کہتے ہیں کہ نسخ کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ (اس لیے اس کو مسلمان کرنے والا ہی وارث ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص مر گیا اور اس نے کوئی وارث نہ چھوڑا مگر ایک غلام کہ جس کو اس نے آزاد کیا تھا پس نبی ﷺ نے فرمایا: ”کیا اس کا کوئی وارث ہے؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کوئی وارث نہیں مگر ایک غلام کہ جس کو اس نے آزاد کیا ہے تو نبی ﷺ نے اس کو اس کی میراث دلوائی۔“ (ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ)

۳۰۶۵- (۲۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَاْرثًا إِلَّا غُلَامًا كَانَ أَعْتَقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَهُ أَحَدٌ؟ قَالُوا لَا إِلَّا غُلَامٌ لَهُ كَانَ أَعْتَقَهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَهُ لَهُ۔ (رواہ ابوداؤد و الترمذی وابن ماجہ)

(ابوداؤد الحدیث رقم ۲۹۰۵ و الترمذی الحدیث رقم

۲۱۰۶ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۷۴۱ واحمد فی

المسند ۱/ ۲۲۱)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

عمر و بن شعیب نے اپنے باپ سے نقل کیا اس نے اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ولاء کا وارث • وہی ہوتا ہے جو مال کا وارث ہوتا ہے۔“ (ترمذی) اور کہا اس حدیث کی اسناد قوی نہیں۔

۳۰۶۶- (۲۶) وَهَنَّ عُمَرُ وَ بَنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِثُ الْوَلَاءُ مَنْ يَرِثُ الْمَالُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِي۔ (الترمذی الحدیث رقم

(۲۱۱۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: • ولاء کا وارث وہی ہوتا ہے جو مال کا وارث ہوتا ہے الخ مطلب یہ ہے کہ عورت ولاء کی وارث نہیں ہوتی مگر جب کہ عورت خود کسی غلام کو آزاد کرے یا اس کا آزاد کیا ہوا کسی کو آزاد کرے تو ان کے ولاء کی وارث ہوتی ہے۔ اللھم اغفر لنا و نساء المؤمنین و المؤمنات۔ امین ثم امین

الْفَصْلُ الثَّالِثُ (تیسری فصل)

۳۰۶۷- (۲۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ مِنْ مِّيرَاثٍ قِسْمٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا كَانَ مِنْ مِّيرَاثٍ أَذْرَكَهُ الْإِسْلَامُ فَهُوَ عَلَى قِسْمَةِ الْإِسْلَامِ۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو میراث جاہلیت میں تقسیم گئی پس ❶ وہ جاہلیت کی تقسیم پر ہے اور جو میراث کہ اس کو پایا اسلام نے تو وہ اسلام کی تقسیم پر ہے۔“ (ابن ماجہ)

(رواہ ابن ماجہ) (ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۷۴۹)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس وہ جاہلیت کی تقسیم پر ہے اس یعنی اسلام کے زمانہ میں اس کو دوبارہ تقسیم نہ کریں گے کیونکہ اس میں حرج ہے اس حدیث سے کیا عمدہ مسئلہ حل ہوا کہ قانون پر عمل اس کے نفاذ کے بعد جو مقدمات پیدا ہوں ان پر ہوتا ہے اور جو مقدمے نفاذ قانون سے پہلے فیصلہ ہو چکے ہوں ان میں اس قانون کے نفاذ سے کوئی مداخلت نہیں کی جائے گی۔

۳۰۶۸- (۲۸) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ كَثِيرًا يَقُولُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ عَجَبًا لِلْعَمَةِ تَوَرَّثَتْ وَلَا تَوَرَّثَ۔ (رواہ مالک)

محمد بن ابوبکر بن حزم سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ سے سنا کہ اکثر کہتے تھے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ پھوپھی کے لیے تعجب ہے کہ اس کا بھتیجا وارث ہوتا ہے اور وہ بھتیجی کی وارث ❶ نہیں ہوتی (مالک)

(والموطا الحدیث رقم ۹ من کتاب الفرائض)

حکم الحدیث: اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اور وہ بھتیجی کی وارث نہیں ہوتی اس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے سے پھوپھی کے لیے میراث تجویز کی تھی اس قیاس سے کہ پھوپھی کا بھتیجا وارث ہوتا ہے وہ بھی اس کی وارث ہوتی ہے پھر مشورہ کے بعد معلوم ہوا کہ پھوپھی کو میراث نہیں ملتی تو اس وقت آپ نے یہ فرمایا۔

۳۰۶۹- (۲۹) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَرَآذِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَالطَّلَاقَ وَالْحَجَّ قَالَا فَإِنَّهُ مِنْ دِينِكُمْ۔ (رواہ الدارمی) (الدارمی الحدیث رقم ۲۸۵۱)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا فرائض کے احکام سیکھو ❶ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے زیادہ کیا کہ طلاق اور حج کے احکام سیکھو سیدنا عمر اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا اس لئے کہ یہ تمہارے دین سے ہے۔ (دارمی)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ فرائض کے احکام سیکھو الخ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا اور زیادہ کیا اس کو سکھلاؤ کہ وہ شریعت کے علم کا آدھا حصہ ہے (کیونکہ اس میں بہت سی تفصیل اور بہت سے مسائل ہیں اور اس میں ذہن ثاقب اور رائے صائب اور علم حساب کی حاجت ہے) اور وہ علم بھلا دیا جائے گا اور سب سے پہلے میری امت سے چھین لیا جائے گا یعنی قیامت سے پہلے جب لوگ دین کا علم حاصل کرنا چھوڑ دیں گے تو فرائض ہی کے علم میں سب سے پہلے ناواقف ہو جائیں گے پھر دوسرے علوم بھی ان سے جاتے رہیں گے۔

بَابُ الْوَصَايَا

وصیتوں کا بیان

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ (پہلی فصل)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان مرد کو یہ لائق نہیں ❶ اس کے لیے ایک ایسی چیز ہو کہ وہ اس کے متعلق وصیت کرنا چاہتا ہو کہ وہ دو راتیں گزرے مگر یہ کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہو۔“ (بخاری، مسلم)

۳۰۷۰- (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبْتَئِلُ لِيَلْتَنِي إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ۔ (البخاری الحديث رقم ۲۷۳۸ ومسلم الحديث رقم (۱- ۱۶۲۷) وابوداؤد الحديث رقم ۲۸۶۲ والترمذی الحديث رقم ۲۱۱۸ والنسائی الحديث رقم ۳۶۱۵ وابن ماجه الحديث رقم ۲۷۰۲ والدارمی الحديث رقم ۳۱۷۵ والموطا الحديث رقم ۱

من کتاب الوصیة واحمد فی المسند ۴/۲)

فوائد الحديث: ❶ نہیں وارث الخ یعنی مسلمان مرد کو لائق نہیں ہے کہ اس پر وصیت کے بغیر تین راتیں گزریں یعنی جس پر لوگوں کا قرض ہو یا کسی کے پاس کوئی امانت ہو تو اس پر لازم ہے کہ اپنے پاس اس کی وصیت لکھ رکھے تاکہ اس کے بعد اس کے وارث اس پر عمل کریں اس لیے کہ آدمی کو اپنی موت معلوم نہیں وصیت لکھ رکھنا اس صورت میں تو واجب ہے اور اگر کسی کا لینا دینا نہ ہو تو پھر وصیت کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس سال بیمار ہوا کہ مکہ فتح ہوا ایسا بیمار کہ میں موت کے کنارے پر پہنچا پس میرے پاس میری عیادت کے لیے رسول اللہ ﷺ آئے تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول! میرے پاس بہت سارا مال ہے اور میرا کوئی وارث نہیں ❷ مگر میری بیٹی کیا میں اپنے تمام مال کے ساتھ اسے وصیت کروں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں“ میں نے کہا دو تہائی اپنے مال سے میں وصیت کروں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں“ میں نے کہا پس میں آدھے مال کی وصیت کروں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں“ میں

۳۰۷۱- (۲) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا أَشْفَيْتُ عَلَى الْمَوْتِ فَاتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ بِيْرْتِي إِلَّا ابْنَتِي أَقَاوُصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَلَئْسِي بِمَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالْشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالْثُلُثُ قَالَ الْثُلُثُ وَالْثُلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَوْ رَثْلَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أَجْرَتْ بِهَا حَتَّى

نے کہا: تہائی کی وصیت کروں؟ آپ نے فرمایا: تہائی اور تہائی بھی بہت ہے ② پس تو یہ کہ چھوڑ کر جائے اپنے وارثوں کو غنی اس سے بہتر ہے کہ ان کو مفلس چھوڑ کر جائے اس حال میں کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلا دیں مانگنے کے لئے اور تو ہرگز کوئی مال نہ خرچ کرے گا طلب کرے تو اس خرچ کرنے کے ساتھ اللہ کی رضا مندی مگر یہ کہ تو اس کی وجہ سے ثواب دیا جائے گا یہاں تک کہ تو لقمہ اٹھائے اپنی بیوی کے منہ کی طرف۔“ (بخاری، مسلم)

اللُّقْمَةُ تَرْفَعُهَا إِلَىٰ فِيْ أَمْرَاتِكَ۔ (متفق علیہ)
(البحاری الحدیث رقم ۲۷۴۲ و مسلم الحدیث رقم ۵/۱۶۲۸ و الترمذی الحدیث رقم ۲۱۱۶ و النسائی الحدیث رقم ۳۶۲۶ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۷۰۸)

فوائد الحدیث: ① اور میرا کوئی وارث نہیں مگر میری بیٹی اب یعنی اصحاب فرائض میں سے صرف ایک بیٹی ہی وارث ہے اور یہ غرض نہیں کہ دوسرے عصبہ بھی نہیں ہیں۔ ② تو یہ کہ چھوڑ کر جائے اپنے وارثوں کو غنی اس سے بہتر ہے الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ورثا کا حق مقدم ہے اور تہائی سے زیادہ وصیت درست نہیں اور بیوی اور لڑکوں کو کھانا اور کپڑے دینے میں بھی ثواب ہے اگر اللہ کا حکم جان کر دے 'معلوم ہوا کہ تہائی مال سے زیادہ میں وصیت نافذ نہ ہوگی اور دو تہائی ورثا کو ملے گا اگرچہ وصیت تہائی سے زیادہ یا کل مال کی کر جائے اور جمہور علماء کا بھی یہی قول ہے لیکن اگر وصیت کرنے والے کا کوئی وارث نہ ہو تو ثلث مال سے زیادہ کی وصیت درست ہے حنفیہ استحقاق شریک اور احمد کا ایک روایت میں یہی قول ہے اور سیدنا علیؓ سیدنا ابن مسعودؓ سے بھی ایسا ہی مروی ہے احمد اور ابوداؤدؓ نے سیدنا ابو زید انصاریؓ سے روایت کیا کہ ایک شخص نے مرتے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اور ان کے سوا اور کوئی مال اس کے پاس نہ تھا نبی ﷺ نے ان غلاموں میں قرعہ ڈالا اور دوکان میں سے آزاد کر دیا اور چار کو غلام رکھا اور ابوداؤدؓ کی ایک روایت میں ہے کہ اگر میں پہلے سے اس کے ذمے کے وقت موجود ہوتا تو وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جاتا اور مسلم نے اس کو سیدنا عمران بن حصینؓ سے روایت کیا اس میں یہ ہے کہ اس کے وارث نبی ﷺ کے پاس آئے اور یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا: کیا اس نے ایسا کیا اگر ہم اس کا یہ حال جانتے تو اس پر نماز نہ پڑھتے ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ثلث مال سے زیادہ کی وصیت کرنا گناہ ہے کیونکہ اس میں ورثا کی حق تلفی ہے۔

الْفَصْلُ الثَّانِي (دوسری فصل)

سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے آئے جس وقت میں بیمار تھا تو آپ نے فرمایا: ”کیا تو نے وصیت کا کیا ارادہ کیا ہے؟“ میں نے کہا: جی ہاں آپ نے فرمایا: ”کس قدر؟“ میں نے کہا: اپنے سارے مال کی اللہ کی راہ میں وصیت کرنے کا ارادہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ پھر تو نے اپنی اولاد کے لئے کیا چھوڑا؟ میں نے کہا وہ مال کے ساتھ غنی ہیں آپ نے فرمایا: ”دسویں

۳۰۷۲- (۳) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ أَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِحَمِّ كُفْلِي كُفْلِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قُلْتُ هُمْ أَغْنَاءُ بِخَيْرٍ فَقَالَ أَوْصِ بِالْعُسْرِ فَمَا زِلْتُ أَنَا قِصَّهُ حَتَّى قَالَ أَوْصِ بِالثَّلْثِ وَالثَّلْثُ كَثِيرٌ۔ (رواه الترمذی)
(الترمذی الحدیث رقم ۹۷۵ و النسائی الحدیث رقم

(۳۶۳۱)

حصہ کی وصیت کر، پس میں برابر اصرار کرتا رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: ”تہائی کی وصیت کر اور تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔“ (ترمذی)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ حجۃ الوداع کے سال اپنے خطبہ میں فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق دیا ہے پس وارث کے لئے وصیت نہیں۔“ (ابوداؤد ابن ماجہ) اور ترمذی نے زیادہ کیا کہ: ”بچہ بستر والے کے لئے ہے اور زنا کرنے والے کے لئے پتھر ہے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے۔“

۳۰۷۳- (۴) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِرِوَارِثٍ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ) وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ الْوَلَدَ لِلْفَرَّاشِ وَاللِّعَاطِرِ الْحَجَرِ وَحِسَابَهُمْ عَلَى اللَّهِ- (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۸۷۰ و الترمذی

الحدیث رقم ۱۲۲۰ وابن ماجہ الحدیث رقم ۲۷۱۳

واخرجه احمد في المسند ۵/ ۲۶۷)

حکم الحدیث: اس کی سند حسن ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وارث کے لئے وصیت نہیں مگر یہ کہ وارث چاہیں۔“ یہ حدیث منقطع ہے اور یہ مصابیح کے الفاظ ہیں اور دارقطنی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”وارث کے لیے وصیت جائز ❶ نہیں ہوتی ❷ مگر یہ کہ وارث چاہیں۔“

۳۰۷۴- (۵) وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا وَصِيَّةَ لِرِوَارِثٍ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرِثَةُ (مُنْقَطِعٌ هَذَا لَفْظُ الْمَصَابِيحِ) وَفِي رَوَايَةِ الدَّارِ قُطْنِيِّ قَالَ لَا تَجُوزُ وَصِيَّةُ لِرِوَارِثٍ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرِثَةُ- (الدارقطني الحدیث رقم ۸۹)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ وصیت وارث کے لیے جائز نہیں ہوتی الخ شروع اسلام میں یہ حکم تھا کہ جب کوئی مرنے لگے اور اس کے پاس مال ہو تو وہ اپنے مال باپ اور رشتہ داروں کے لئے وصیت کرے اور وصیت کے موافق اس کا مال تقسیم کیا جائے پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے میراث کی آیات اتاریں اور ہر ایک کا حصہ مقرر کر دیا اب وارث کے لئے وصیت کرنا جائز نہیں رہا۔ ❷ مگر جب دوسرے وارث اس کو جائز رکھیں، تخصیص میں ہے کہ اس کی اسناد وہابی ہے اور دارقطنی نے سیدنا جابر اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہے۔ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ حدیث متواتر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سال مکہ فتح کیا یہ فرمایا تھا کہ وارث کے لئے وصیت نہیں ہے اس کو بہت سے ائمہ اور اہل علم نے اہل مغازی و فہم سے نقل کیا ہے تو یہ حدیث اس آیت کو خاص کر دے گی ”من بعد وصیة یوصی بہا و دین“ اور جمہور علماء کا یہی قول ہے اور موطا میں ہے کہ اس میں اختلاف نہیں ہے کہ وارث کے لئے وصیت درست نہیں مگر جب دوسرے وارث اس کو قبول کر لیں اور اہل علم کا یہی مذہب ہے۔

۳۰۷۵- (۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مرد اور عورت ساتھ برس اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتے ہیں پھر ان کو موت آتی ہے تو وہ ضرر پہنچاتے ہیں وصیت کرنے میں“ تو ان کے لئے واجب ❶ ہوتی ہے دوزخ۔“ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی: ”وصیت کے بعد میراث لیں کہ اس کے ساتھ وصیت کیا جائے یا قرض کے بعد اس حال میں کہ نقصان پہنچانے والا نہ ہو اس قول تک آیت پڑھی؟“ یہ بڑی مراد پانا ہے۔“ (احمد ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللَّهِ سِتِّينَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْذَيْنِ غَيْرَ مُضَارٍّ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى وَذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔ (رواہ احمد و الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ) (ابوداؤد الحدیث رقم ۲۸۶۷ و الترمذی الحدیث رقم ۲۱۱۷ و ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۷۰۴)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ پس ان کے لئے واجب ہوتی ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ وصیت میں کسی وارث کو نقصان پہنچانا کبیرہ گناہوں میں سے ہے بلکہ اہل حدیث کے نزدیک جس وصیت میں کسی وارث کا نقصان ہو وہ صحیح نہیں ہوتی۔

الفصل الثالث (تیسری فصل)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص وصیت پر مرا وہ طریق مستقیم سنت تقویٰ اور شہادت ❶ پر مرا اور اس حالت میں مرا کہ اس کے لئے بخشش کی گئی۔“ (ابن ماجہ)

۳۰۷۶- (۷) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ عَلَى وَصِيَّةٍ مَاتَ عَلَى سَبِيلٍ وَسُنَّةٍ وَمَاتَ عَلَى تَقَى وَشَهَادَةٍ وَمَاتَ مَغْفُورًا لَهُ۔ (رواہ ابن ماجہ) (ابن ماجہ الحدیث رقم ۲۷۰۱)

حکم الحدیث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحدیث: ❶ اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے اور شہادت سے یہ مراد ہے کہ اس کو شہید کا ثواب ملے گا یا شہادت سے مراد گواہی ہے یعنی ملائکہ اس کے ایمان اور تقویٰ کی گواہی دیں گے دوسری روایت میں ہے کہ جو لوگ موت کے وقت وصیت کرتے ہیں وہ تو بزرگ اور اموات کے ساتھ بات کرتے ہیں اور جو وصیت نہیں کرتے وہ بات نہیں کر سکتے۔

عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور شعیب نے اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ میری طرف سے ایک سو غلام آزاد کئے جائیں تو اس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کئے پھر اس کے بیٹے عمرو نے ارادہ کیا کہ اس کی طرف سے باقی پچاس غلام آزاد کرے عمرو نے کہا میں آزاد نہیں کروں گا یہاں تک کہ رسول اللہ

۳۰۷۷- (۸) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ أَوْصَى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ ابْنُهُ هِشَامُ خَمْسِينَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرُو أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ الْخَمْسِينَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي

أَوْصَى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَإِنْ هَشَامًا أَعْتَقَ عَنْهُ
خَمْسِينَ وَبَقِيَ عَلَيْهِ خَمْسُونَ رَقَبَةً أَفَاعَتَقَ عَنْهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَوْ كَانَ
مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَجَّجْتُمْ عَنْهُ
بَلَغَهُ ذَلِكَ - (رواه ابو داؤد) (ابو داؤد الحديث رقم ۲۷۰۱)

ﷺ سے پوچھوں پس وہ نبی ﷺ کے پاس آئے تو کہا اے
اللہ کے رسول! میرے باپ نے وصیت کی تھی کہ اس کی
طرف سے سو غلام آزاد کئے جائیں ہشام نے اس کی طرف
سے پچاس غلام آزاد کئے اور باقی اس پر پچاس غلام رہے کیا
میں اس کی طرف سے آزاد کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: ”وہ اگر مسلمان ہوتا اور تم اس کی طرف سے آزاد
کرتے یا اس کی طرف سے صدقہ دیتے یا اس کی طرف سے
حج کرتے تو اس کو یہ پہنچتا۔“ ❶

حکم الحديث: اس کی سند سن ہے۔

فوائد الحديث: ❶ اس کو یہ پہنچتا الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ وغیرہ کافر کے لئے مفید نہیں اور یہ ہشام عاص کا بیٹا اور عمرو
بن عاص کا بھائی ہے۔ مشہور یہ ہے کہ ہشام عمرو بن عاص سے چھوٹا تھا اور یہ ان لوگوں میں سے ہے جو پہلے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے اور
عالم فاضل تھے اور یہ جو فرمایا پھر اس کے بیٹے عمرو نے ارادہ کیا یعنی عاص کے بیٹے نے جو ہشام سے بڑا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ
وغیرہ کا فائدہ کافر کو نہیں پہنچتا اور ہا مسلمان تو اس کو مالی اور بدنی دونوں عبادتیں پہنچتی ہیں لمعات۔

۳۰۷۸ - (۹) وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ مِيزَاتٍ وَارْتَمَ قَطَعَ اللَّهُ
مِيزَاتَهُ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) (ابن
سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”جو شخص اپنے وارث کی میراث کاٹے ❶ تو قیامت کے دن
اللہ تعالیٰ اس کی میراث بہشت سے کاٹے گا۔“ (ابن ماجہ)
ماجہ الحديث رقم ۲۷۰۳)

حکم الحديث: اس کی سند ضعیف ہے۔

فوائد الحديث: ❶ جو شخص اپنے وارث کی میراث کاٹے الخ مومنین جنت کے وارث یعنی مستحق ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اولئک ہم
الوارثون الذین یورثون الفردوس ہم فیہا خالدون طیبی نے کہا مناسبت کی وجہ یہ ہے کہ جیسے وارث میراث کے ملنے کا اپنے مورث
سے امیدوار اور منتظر ہوتا ہے اور انجام میں وہ اس کو ناامید کر دیتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اس کو جنت سے محروم کر دے گا اس دن جس دن اس کو
اس کے ملنے کی بڑی توقع ہوگی۔

۳۰۷۹ - (۱۰) وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -
اور بیہقی نے شعب الایمان میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے۔

.....تمت بالخیر.....

ترجمہ وفوائد احادیث
مولانا سید محمد عبد القادر العزیزی
حکم احادیث
شیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی



اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ!

”رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں اسکو پکڑ لو۔ یعنی اپنا لو اور جس چیز سے تمہیں روک دیں اُس سے رُک جاؤ۔“ (القرآن)
اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن کریم کے ساتھ انسان کا تعلق اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک قرآن کریم کی تشریح و تفسیر رسول اکرم ﷺ کی سنت، یعنی آپ کے طریقہ کے مطابق نہ ہو، اور آپ کے طریقہ کے ساتھ وابستہ نہ ہو اس وقت تک نامکن ہے جب تک اس علم پر عمل نہ کیا جائے جو رسول اللہ ﷺ کے مشکوٰۃ نبوت سے ظاہر ہوا ہو۔

تقریباً سات صدی قبل عربی زبان میں ترتیب دیا جانے والا احادیث نبوی ﷺ کا ایک اہم نسخہ (مشکوٰۃ المصابیح) کے نام سے جانا جاتا ہے، جس میں دین اسلام کے تقریباً ہر قسم کے مسائل درج ہیں جن کو آجکل کے دور میں سمجھنا اور ان پر عمل کرنا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔ جس کی وجہ سے یہ نسخہ ہر مسلمان گھرانے کی اہم ضرورت ہے۔ اس اہمیت کے پیش نظر اس مجموعہ کو بیشتر مکاتب فکر کے دینی مدارس نے اپنے نصاب میں شامل کیا ہے۔ اور مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوتی رہی ہے۔
اُردو زبان میں مشکوٰۃ المصابیح کا پیش نظر اعلیٰ ایڈیشن **مکتبہ محمدیہ** نے بھی اپنی استطاعت کے مطابق اس میں اپنا حصہ ڈالنے کی سعی کی ہے تاکہ رب کریم، رسول اکرم ﷺ کے فدائین میں ہمارا نام بھی شامل فرمادے۔

زیر نظر ایڈیشن درج ذیل امتیازی خصوصیات سے مزین ہے۔

- ترجمہ و حواشی کے جو الفاظ پرانی اُردو میں تھے ان کو جدید اُردو کے الفاظ میں تبدیل کر کے نہایت آسان اور عام فہم کر دیا گیا ہے۔
- تفہیم حدیث کے لیے ہر حدیث کے ساتھ فوائد الحدیث کے نام سے حواشی لگائے گئے ہیں۔
- احادیث کی تخریج کے ساتھ ساتھ شیخ علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی طرف سے حکم الحدیث کے عنوان سے صحت و ضعف کا حکم لگا کر حدیث کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔

عصر حاضر میں امام ولی الدین ابی عبد اللہ حمیری رحمہ اللہ کی یہ گراں قدر تصنیف علمائے کرام اور طالب علموں کی سہولت کے ساتھ ساتھ عام پڑھے لکھے افراد کے لیے بھی مینارۂ نور ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں مقبول اور مسلمانوں کے علم و عمل کے لئے نافع بنائے۔ (آمین)

عبد الرحمن عابد

مدیر (مکتبہ محمدیہ) لاہور

قذافی ٹرسٹ
الفضل سٹور

0300-4826023

E-mail: maktabah_muhammadiyah@yahoo.com & maktabah_m@hotmail.com

مکتبہ محمدیہ

